۲۲۹۴ منتخب احادیث مبارکہ کی شہرہ آفاق کتاب کا مکمل سلیس اردو ترجمہ اور حواشی

صحیح مسلم شریف مترجم

عربی اردو

الجامع الصحیح للامام المسلم

الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری م ۲۶۱ھ

جلد دوم

اردو ترجمہ۔ فوائد وتشریحات:

مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی

جدید حواشی از فتح الملہم وتکملہ فتح الملہم

حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

تقریظ

مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

مفتی واستاذ الحدیث جامعہ دار العلوم کراچی

صحیح مسلم شریف ﷺ
مُترجم ○ عربی اردو

جلد دوم

۲۲۸۳ منتخب احادیث مبارکہ کی شہرہ آفاق کتاب کا مکمل سلیس اردو ترجمہ اور حواشی

صحیح مسلم شریف مترجم عربی اردو

الجامع الصحیح للامام المسلم

الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری م ۲۶۱ھ

جلد دوم

اردو ترجمہ ـ فوائد وتشریحات:

مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی

جدید حواشی از فتح الملہم وتکملۂ فتح الملہم

حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتا جامعہ دار العلوم کراچی

تقریظ

مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

مفتی واستاذ الحدیث جامعہ دار العلوم کراچی

ادارہ اسلامیات لاہور ـ کراچی پاکستان

نام کتاب

صحیح مسلم شریف مترجم

نام مصنف

الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری م ۲۶۱ھ

اشاعت اول

ربیع الاول ۱۴۲۸ھ، اپریل ۲۰۰۷ء

ادارہ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

۱۴- دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۷۳۲۴۴۱۲ فیکس ۷۳۲۴۷۸۵-۴۲-۹۲+
۱۹۰- انارکلی، لاہور- پاکستان.........فون ۷۲۲۳۹۹۱-۷۳۵۳۲۵۵
موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی- پاکستان......فون ۲۷۲۲۴۰۱

ملنے کے پتے
ادارۃ المعارف، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴
مکتبہ دار العلوم، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴
ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، چوک لسبیلہ، کراچی
دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر ۱
بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر ۱
بیت العلوم، نابھہ روڈ، لاہور

فہرست مضامین صحیح مسلم شریف مترجم اُردو جلد دوم

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	کِتَابُ الصِّیَام	۱۵
۱	چاند دیکھنے پر روزے رکھنا اور اسی کے دیکھنے پر افطار کرنا اور اگر چاند نظر نہ آئے تو پھر تیس روزے پورے کرنا۔	۱۶
۲	ہر ایک شہر میں اسی جگہ کی رویت معتبر ہے اور دوسرے مقام کی رویت بغیر کسی دلیل شرعی کے وہاں معتبر نہیں۔	۲۳
۳	چاند کے چھوٹا اور بڑا ہونے کا کوئی اعتبار نہیں، اگر چاند نظر نہ آسکے تو پھر تیس دن پورے کرے۔	۲۴
۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عید کے دونوں مہینے ناقص نہیں ہوتے۔	۲۵
۵	روزہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک سحری کھا سکتا ہے اور طلوع فجر سے صبح صادق مراد ہے صبح کاذب مراد نہیں۔	۲۵
۶	سحری کی فضیلت اور اس کے استحباب اور اس کے دیر میں کھانے اور افطار جلدی کرنے کا استحباب۔	۳۰
۷	روزہ کے پورا ہونے کا وقت اور دن کا اختتام۔	۳۲
۸	صوم وصال کی ممانعت	۳۴
۹	جسے اپنی شہوت پر اطمینان ہو اسے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا حرام نہیں۔	۳۷
۱۰	حالت جنابت میں اگر صبح ہو جائے تو روزہ درست ہے۔	۴۰
۱۱	روزہ دار پر دن میں جماع کا حرام ہونا اور اس کے کفارہ اور وجوب کا بیان۔	۴۳
۱۲	رمضان المبارک میں مسافر شرعی کے لئے روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا حکم۔	۴۶
۱۳	حاجی کے لئے عرفہ کے دن میدان عرفات میں افطار مستحب ہے۔	۵۴
۱۴	عاشورہ کے دن روزہ رکھنا۔	۵۵
۱۵	عید کے دنوں میں روزہ رکھنے کی حرمت۔	۶۵
۱۶	ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی حرمت اور اس چیز کا بیان کہ یہ کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔	۶۶
۱۷	جمعہ کے دن کو مخصوص کر کے بغیر کسی عادت کے روزہ رکھنا۔	۶۸
۱۸	آیت وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ منسوخ ہے۔	۶۹
۱۹	جو کسی عذر مثلاً مرض، سفر اور حیض کی بنا پر روزے نہ رکھ سکے اس کے لئے ایک رمضان کی قضا میں دوسرے رمضان تک تاخیر درست ہے۔	۷۰
۲۰	میت کی جانب سے روزے رکھنے کا حکم۔	۷۱
۲۱	روزہ دار کے لئے مستحب ہے کہ جس وقت اسے کوئی کھانے کے لئے بلائے یا گالی وغیرہ دے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں اور اپنے روزے کو بیہودہ باتوں سے پاک رکھے۔	۷۴
۲۲	روزے کی فضیلت۔	۷۵
۲۳	جہاد میں جو بغیر کسی نقصان اور تکلیف کے روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو، اس کے روزے کی فضیلت۔	۷۸
۲۴	زوال سے قبل نفل روزہ کی نیت صحیح ہونا اور بغیر عذر کے اس کے توڑ دینے کا جواز۔	۷۹
۲۵	بھول کر کھانے اور پینے اور جماع سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔	۸۰
۲۶	رمضان المبارک کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا بیان اور مستحب یہ ہے کہ کوئی مہینہ روزوں سے خالی نہ جائے۔	۸۰
۲۷	صوم دہر کی ممانعت اور صوم داؤدی کی فضیلت۔	۸۳
۲۸	ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنا اور یوم عرفہ، عاشورہ، پیر اور جمعرات کے روزوں کا استحباب۔	۹۱

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۹	شعبان کے روزوں کا بیان۔	۹۴
۳۰	محرم کے روزوں کی فضیلت۔	۹۵
۳۱	شوال کے چھ روزوں کی فضیلت۔	۹۶
۳۲	شب قدر کی فضیلت اور اس کا وقت۔	۹۷
	کِتَابُ الْاِعْتِکَافِ	۱۰۵
۳۳	رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بہت زیادہ عبادت کرنا۔	۱۰۷
۳۴	عشرۂ ذی الحجہ کے روزوں کا حکم۔	۱۰۸
	کِتَابُ الْحَجّ	۱۰۹
۳۵	محرم کے لئے کونسا لباس پہننا جائز ہے اور کونسا ناجائز؟	۱۰۹
۳۶	مواقیت حج۔	۱۱۴
۳۷	تلبیہ اور اس کا طریقہ۔	۱۱۷
۳۸	مدینہ والوں کے لئے ذی الحلیفہ سے احرام باندھنے کا حکم۔	۱۱۹
۳۹	جب سواری مکہ کی جانب متوجہ ہو کر کھڑی ہو جائے، اس وقت احرام باندھنا افضل ہے۔	۱۱۹
۴۰	احرام سے قبل بدن میں خوشبو لگانے اور مشک کے استعمال کرنے کا استحباب اور اس کے اثر کے باقی رہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔	۱۲۲
۴۱	محرم کے لئے بری شکار کھیلنے کی ممانعت۔	۱۲۷
۴۲	محرم اور غیر محرم کے لئے حل اور حرم میں جن جانوروں کا مارنا حلال ہے۔	۱۳۳
۴۳	تکلیف کے لاحق ہونے کے بعد محرم کو سر منڈانے کی اجازت اور اس پر فدیہ کا واجب ہونا اور اس کی تعداد۔	۱۳۷
۴۴	محرم کو پچھنے لگانا جائز ہے۔	۱۴۱
۴۵	محرم کو آنکھوں کا علاج کرنا جائز ہے۔	۱۴۱
۴۶	محرم کو اپنے سر اور بدن دھونے کی اجازت۔	۱۴۲
۴۷	محرم کے انتقال کے بعد اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟	۱۴۳
۴۸	محرم کا شرط لگانا کہ اگر میں بیمار ہوا تو احرام کھول ڈالوں گا۔	۱۴۷
۴۹	حیض اور نفاس والیوں کے احرام اور اُن کے غسل کا بیان۔	۱۴۹
۵۰	احرام کی اقسام اور یہ کہ حج قران، تمتع اور افراد سب اقسام جائز ہیں۔	۱۴۹
۵۱	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان۔	۱۶۸
۵۲	اپنے احرام کو دوسرے کے احرام کے ساتھ معلق کرنے کا جواز۔	۱۷۷
۵۳	جواز حج تمتع۔	۱۸۰
۵۴	حج تمتع کرنے والے پر قربانی واجب ہے ورنہ تین روزے ایام حج میں اور سات گھر جانے پر رکھے۔	۱۸۵
۵۵	قارن اسی وقت احرام کھولے جبکہ مفرد با حج احرام کھولتا ہے۔	۱۸۷
۵۶	احصار کے وقت حاجی کو احرام کھولنے کا جواز اور قران اور قارن کے طواف وسعی کا حکم۔	۱۸۸
۵۷	حج افراد اور قران۔	۱۹۱
۵۸	طواف قدوم اور اس کے بعد سعی کرنا۔	۱۹۲
۵۹	عمرہ کرنے والے کا احرام طواف وسعی سے قبل اور اسی طرح حاجی اور قارن کا طواف قدوم سے قبل نہیں کھل سکتا۔	۱۹۳
۶۰	حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز۔	۱۹۷
۶۱	احرام کے وقت قربانی کا اشعار کرنا اور اس کے قلادہ ڈالنا۔	۱۹۹
۶۲	ابن عباسؓ سے لوگوں کا کہنا کہ آپ کا یہ کیا فتویٰ ہے جس میں لوگ مصروف ہیں۔	۲۰۰
۶۳	عمرہ کرنے والے کے لئے بالوں کا کتانا بھی جائز ہے، حلق واجب نہیں اور یہ کہ مروہ کے پاس حلق یا تقصیر کرائے۔	۲۰۱
۶۴	تمتع فی الحج اور قران کا جواز۔	۲۰۲

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۶۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی تعداد اور ان کے اوقات۔	۲۰۴
۶۶	رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت۔	۲۰۷
۶۷	مکہ مکرمہ میں ثنیہ علیا سے داخل ہونا اور ثنیہ سفلیٰ سے نکلنا۔	۲۰۷
۶۸	مکہ میں داخل ہونے کے وقت ذی طویٰ میں رات گزارنے کا استحباب اور اسی طرح مکہ میں دن کے وقت داخل ہونا۔	۲۰۸
۶۹	حج اور عمرہ کے پہلے طواف میں رمل کا استحباب۔	۲۱۰
۷۰	طواف میں رکنین یمانیین کا استلام مستحب ہے۔	۲۱۴
۷۱	طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کا استحباب۔	۲۱۵
۷۲	اونٹ وغیرہ پر طواف کا جواز، اور اسی طرح چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کا استلام کرنا۔	۲۱۷
۷۳	صفا و مروہ کی سعی رُکن حج ہے بغیر اس کے حج نہیں ہوتا۔	۲۱۹
۷۴	سعی دوبارہ نہیں ہوتی۔	۲۲۲
۷۵	یوم النحر میں جمرہ عقبہ کی رمی تک حاجی برابر لبیک کہے۔	۲۲۳
۷۶	عرفہ کے دن منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا۔	۲۲۵
۷۷	عرفات سے مزدلفہ کو لوٹنا اور اس شب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ساتھ پڑھنا۔	۲۲۶
۷۸	مزدلفہ میں یوم النحر کو صبح کی نماز بہت جلد پڑھنا۔	۲۳۱
۷۹	ضعیفوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے منیٰ جلدی روانہ کرنے کا استحباب۔	۲۳۲
۸۰	بطن وادی سے جمرۂ عقبہ کی رمی کرنا اور یہ کہ مکہ مکرمہ بائیں طرف ہونا چاہئے اور ہر ایک کنکری کے ساتھ تکبیر ہے۔	۲۳۶
۸۱	یوم النحر کو سوار ہو کر جمرۂ عقبہ کی رمی کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ مجھ سے مناسک حج معلوم کرلو۔	۲۳۸
۸۲	ٹھیکری کے برابر کنکریاں مارنے کا استحباب۔	۲۳۹
۸۳	رمی کا وقت مستحب۔	۲۴۰
۸۴	سات کنکریاں مارنی چاہئیں۔	۲۴۰
۸۵	حلق کرانا قصر کرانے سے افضل ہے۔	۲۴۰
۸۶	یوم النحر کو اول رمی پھر نحر اور پھر حلق کرے، اور حلق داہنی طرف سے شروع کرے۔	۲۴۳
۸۷	رمی سے پہلے ذبح اور رمی و ذبح سے قبل حلق کرنا اور اسی طرح ان سب سے قبل طواف کرنے کا بیان۔	۲۴۴
۸۸	طواف افاضہ نحر کے دن کرنا۔	۲۴۷
۸۹	مقام محصب میں اترنا۔	۲۴۸
۹۰	ایام تشریق میں رات کو منیٰ میں رہنا واجب ہے، اور جو حضرات مکہ مکرمہ میں زمزم پلاتے ہوں انہیں رخصت ہے۔	۲۵۰
۹۱	موسم حج میں پانی پلانے کی فضیلت۔	۲۹۱
۹۲	قربانیوں کے گوشت، کھالیں اور جھولیں صدقہ کرنا اور قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دینا، اور قربانی کے لئے اپنا نائب متعین کردینے کا جواز۔	۲۵۲
۹۳	اونٹ اور گائے کی قربانی میں سات آدمیوں کی شرکت کا جواز۔	۲۵۳
۹۴	اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا چاہئے۔	۲۵۵
۹۵	جو شخص کہ خود حرم میں نہ جا سکے، اور ہدی بھیجے تو تقلید ہدی مستحب ہے، باقی خود محرم نہ ہوگا۔	۲۵۵
۹۶	قربانی کے اونٹ پر شدید مجبوری کے وقت سوار ہو سکتا ہے۔	۲۵۹
۹۷	قربانی کا جانور اگر راستہ میں نہ چل سکے تو کیا کرے؟	۲۶۱
۹۸	طواف وداع واجب ہے اور حائضہ عورت سے معاف ہے۔	۲۶۳
۹۹	حاجی اور غیر حاجی کے لئے کعبہ میں داخل ہونے کا استحباب اور اس میں جا کر نماز پڑھنا، اور نواحی کعبہ میں دعا مانگنا۔	۲۶۶
۱۰۰	کعبہ توڑ کر از سرِ نو تعمیر کرنے کا جواز۔	۲۷۰

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۰۱	عاجز بوڑھے اور میت کی جانب سے حج کرنا۔	۲۷۶
۱۰۲	نابالغ کے حج کا حکم۔	۲۷۷
۱۰۳	زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض ہے۔	۲۷۸
۱۰۴	عورت کو حج وغیرہ کا سفر محرم کے ساتھ کرنا چاہئے۔	۲۷۹
۱۰۵	حج وغیرہ کے سفر کے لئے روانہ ہونے کے وقت ذکر الٰہی کا استحباب۔	۲۸۳
۱۰۶	حج وغیرہ کے سفر سے واپسی پر کیا دعا پڑھنی چاہئے۔	۲۸۴
۱۰۷	بطحاء ذی الحلیفہ میں اترنا اور نماز پڑھنا۔	۲۸۵
۱۰۸	کوئی مشرک حج بیت اللہ نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ طواف کعبہ کرے، اور حج اکبر کا بیان۔	۲۸۶
۱۰۹	عرفہ کے دن کی فضیلت۔	۲۸۷
۱۱۰	حج اور عمرہ کی فضیلت۔	۲۸۸
۱۱۱	حاجیوں کا مکہ میں اترنا اور اس کے گھروں کے وارث ہونے کا بیان۔	۲۸۹
۱۱۲	مکہ سے ہجرت کر جانے والا بعد فراغت حج یا عمرہ مکہ میں قیام کر سکتا ہے۔	۲۹۰
۱۱۳	مکہ مکرمہ کی حرمت اور یہ کہ وہاں شکار کھیلنا، گھاس اور درخت کاٹنا سب حرام ہیں۔	۲۹۱
۱۱۴	مکہ مکرمہ میں بغیر حاجت کے ہتھیار اٹھانا ممنوع ہے۔	۲۹۴
۱۱۵	بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا۔	۲۹۵
۱۱۶	مدینہ منورہ کی فضیلت اور اس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے برکت، اس کی حرمت اور اس کے درخت وشکار کا حرام ہونا اور اس کے حرم کی حدود کا بیان۔	۲۹۶
۱۱۷	سکونت مدینہ منورہ کی فضیلت اور وہاں کی شدت و محنت پر صبر کرنے کا ثواب۔	۳۰۷
۱۱۸	مدینہ منورہ کا طاعون اور دجال سے محفوظ ہونا۔	۳۰۹
۱۱۹	مدینہ منورہ خبیث چیزوں کو نکال کر پھینک دیتا ہے اور اس کا نام طابہ اور طیبہ ہے۔	۳۰۹
۱۲۰	مدینہ منورہ والوں کو ایذا پہنچانے والے کی ہلاکت و بربادی۔	۳۱۱
۱۲۱	فتوحات کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں رہنے کی ترغیب۔	۳۱۳
۱۲۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ لوگ مدینہ منورہ کو اس کے خیر ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے۔	۳۱۴
۱۲۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور منبر کے درمیانی حصہ کی فضیلت اور مقام منبر کی فضیلت۔	۳۱۵
۱۲۴	کوہ اُحد کی فضیلت۔	۳۱۵
۱۲۵	مسجد حرام اور مسجد نبویؐ میں نماز پڑھنے کی فضیلت۔	۳۱۶
۱۲۶	خصوصیت کے ساتھ صرف تین مسجدوں کی فضیلت۔	۳۱۹
۱۲۷	اس مسجد کا بیان جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔	۳۲۰
۱۲۸	مسجد قبا اور وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اس کی زیارت کا بیان۔	۳۲۱
	كِتَابُ النِّكَاح	۳۲۳
۱۲۹	جس میں نکاح کی طاقت وقوت ہو وہ نکاح کرے اور جسے اس پر قدرت نہ ہو وہ روزے رکھے۔	۳۲۳
۱۳۰	اگر کسی عورت کو دیکھ کر نفس میں میلان ہو تو اپنی بیوی سے ہم بستری کرے۔	۳۲۶
۱۳۱	نکاح متعہ اب قیامت تک کے لئے حرام اور منسوخ ہو گیا۔	۳۲۷
۱۳۲	بھتیجی اور پھوپھی، بھانجی اور خالہ کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔	۳۳۵
۱۳۳	حالت احرام میں نکاح اور پیغام نکاح کا بیان۔	۳۳۷
۱۳۴	ایک پیغام نکاح پر جب تک وہ جواب نہ دے دے دوسرے کو پیغام دینا صحیح نہیں۔	۳۴۰
۱۳۵	نکاح شغار کا بطلان اور اس کی حرمت۔	۳۴۲
۱۳۶	شرائط نکاح کا پورا کرنا۔	۳۴۳
۱۳۷	بیوہ کی اجازت زبانی اور دوشیزہ کی اجازت سکوت ہے۔	۳۴۳
۱۳۸	باپ نابالغہ کا نکاح کر سکتا ہے۔	۳۴۶
۱۳۹	ماہ شوال میں نکاح کرنے کا استحباب۔	۳۴۸
۱۴۰	منگنی سے قبل مستحب ہے کہ عورت کا چہرہ اور ہاتھ پیر دیکھ لے۔	۳۴۸

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۴۱	مہر کا بیان۔	۳۴۹
۱۴۲	اپنی باندی آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ نکاح کرنے کی فضیلت۔	۳۵۳
۱۴۳	حضرت زینبؓ کا نکاح اور نزول حجاب اور ولیمہ کا بیان۔	۳۵۸
۱۴۴	قبول دعوت کا حکم۔	۳۶۴
۱۴۵	مطلقہ ثلاثہ طلاق دینے والے کے لئے بغیر حلالہ کے حلال نہیں۔	۳۶۸
۱۴۶	جماع کے وقت کی دعا۔	۳۷۰
۱۴۷	دُبر کے علاوہ قبل میں جس طرح چاہے جماع کرے۔	۳۷۱
۱۴۸	عورت کو اپنے شوہر کا بستر چھوڑنے کی ممانعت۔	۳۷۲
۱۴۹	عورت کا راز ظاہر کرنے کی ممانعت۔	۳۷۳
۱۵۰	عزل کا بیان۔	۳۷۴
۱۵۱	قیدی حاملہ عورتوں سے مجامعت کرنے کی ممانعت۔	۳۷۹
۱۵۲	مرضعہ کے ساتھ صحبت کا جواز اور عزل کی کراہت۔	۳۷۹

كِتَابُ الرِّضَاع ۳۸۱

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۵۳	استبراء کے بعد باندی سے صحبت کرنا جائز ہے، اگرچہ اس کا شوہر موجود ہو، اور قید ہو جانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔	۳۹۴
۱۵۴	بچہ صاحب فراش کا ہے اور شبہات سے بچنا چاہئے۔	۳۹۶
۱۵۵	الحاق ولد میں قیافہ شناس کا اعتبار۔	۳۹۷
۱۵۶	زفاف کے بعد دوشیزہ اور ثیبہ کے پاس کتنا ٹھہرنا چاہئے؟	۳۹۹
۱۵۷	سنت طریقہ یہ ہے کہ ایک رات دن ہر ایک بیوی کے پاس رہے اور تقسیم ایام میں برابری رکھے۔	۴۰۱
۱۵۸	اپنی باری سوکن کو ہبہ کر دینے کا جواز۔	۴۰۲
۱۵۹	دیندار سے نکاح کرنے کا استحباب۔	۴۰۴
۱۶۰	دوشیزہ سے نکاح کرنے کا استحباب۔	۴۰۴
۱۶۱	عورتوں کے ساتھ حسن خلق کا بیان۔	۴۰۸

كِتَابُ الطَّلَاق ۴۱۱

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۶۲	تین طلاقوں کا بیان۔	۴۱۸
۱۶۳	اس شخص پر کفارہ کا وجوب جو اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کرے اور طلاق کی نیت نہ ہو۔	۴۱۹
۱۶۴	تخییر سے بغیر نیت کے طلاق واقع نہیں ہوتی۔	۴۲۲
۱۶۵	مطلقہ بائنہ کے لئے نفقہ نہیں ہے۔	۴۲۷
۱۶۶	معتدہ بائنہ اور جس کا شوہر مر گیا ہو وہ دن میں ضرورت کے لئے نکل سکتی ہے۔	۴۳۶
۱۶۷	حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے۔	۴۳۶
۱۶۸	جس کا شوہر انتقال کر جائے وہ زینت ترک کر سکتی ہے باقی کسی حال میں تین دن سے زائد سوگ کرنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔	۴۳۸

كِتَابُ اللِّعَان ۴۵۴

كِتَابُ الْعِتْق ۴۶۶

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۶۹	ولاء صرف آزاد کرنے والے کو ہی ملے گی۔	۴۶۷
۱۷۰	حق ولاء کو فروخت کرنے اور اس کو ہبہ کر دینے کی ممانعت۔	۴۷۲
۱۷۱	آزاد شدہ کو اپنے آزاد کرنے والوں کے علاوہ اور کسی کی طرف اپنے کو منسوب کرنے کی حرمت۔	۴۷۳
۱۷۲	غلام آزاد کرنے کی فضیلت۔	۴۷۵
۱۷۳	اپنے والد کو آزاد کرنے کی فضیلت۔	۴۷۶

كِتَابُ الْبُيُوْع ۴۷۷

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۷۴	بیع ملامسہ اور منابذہ کا ابطال	۴۷۷
۱۷۵	کنکری اور دھوکے کی بیع باطل ہے۔	۴۷۸
۱۷۶	بیع حبل الحبلہ کی ممانعت۔	۴۷۹
۱۷۷	اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنے، اور اس کے نرخ پر نرخ	۴۷۹

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	کرنے کی حرمت اور ایسے ہی دھوکہ دینا حرام ہے اور جانوروں کے تھنوں میں دودھ روک لینا حرام ہے۔	
۱۷۸	تلقی جلب کی حرمت۔	۴۸۲
۱۷۹	شہری کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے کی ممانعت۔	۴۸۳
۱۸۰	بیع مصراۃ کا حکم۔	۴۸۴
۱۸۱	قبضہ سے پہلے خریدار کو دوسرے کے ہاتھ بیچنا باطل ہے۔	۴۸۶
۱۸۲	جس کھجور کے ڈھیر کا وزن معلوم نہ ہو اسے دوسری کھجوروں کے عوض بیچنا درست نہیں۔	۴۹۰
۱۸۳	بیع سے قبل عاقدین کو خیار مجلس حاصل ہے۔	۴۹۰
۱۸۴	جو شخص بیع میں دھوکہ کھا جائے۔	۴۹۳
۱۸۵	پھلوں کو درختوں پر ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بغیر کاٹنے کی شرط سے بیچنا درست نہیں۔	۴۹۴
۱۸۶	عرایا کے علاوہ تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا حرام ہے۔	۴۹۷
۱۸۷	جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس پر کھجوریں ہوں۔	۵۰۳
۱۸۸	محاقلہ، مزابنہ اور مخابرہ کی ممانعت اور ایسے ہی پھلوں کو صلاحیت کے ظہور سے قبل فروخت کرنے اور چند سالوں کے لئے بیچنے کی ممانعت۔	۵۰۵
۱۸۹	زمین کو کرایہ پر دینا۔	۵۰۷
	كِتَابُ الْمُسَاقَاتِ وَالْمُزَارَعَةِ	۵۲۰
۱۹۰	درخت لگانے اور کھیتی کرنے کی فضیلت۔	۵۲۲
۱۹۱	کسی آفت سے نقصان ہو جانے کا حکم۔	۵۲۵
۱۹۲	قرض میں سے کچھ معاف کر دینے کا استحباب۔	۵۲۷
۱۹۳	اگر خریدار مفلس ہو جائے اور بائع مشتری کے پاس اپنی چیز بعینہٖ پائے تو وہ واپس لے سکتا ہے۔	۵۲۹
۱۹۴	مفلس کو مہلت دینے اور قرض وصول کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت۔	۵۳۱
۱۹۵	مالدار کو قرض کی ادائیگی میں تاخیر کی حرمت اور حوالہ کا صحیح ہونا اور یہ کہ جب قرضہ مالدار پر حوالہ کیا جائے تو	۵۳۴
	اس کا قبول کرنا مستحب ہے۔	
۱۹۶	جو پانی جنگلات میں ضرورت سے زائد ہو اور لوگوں کو اس کی حاجت ہو تو اس کا بیچنا اور اس کے استعمال سے منع کرنا، اور ایسے ہی جفتی کرانے کی اجرت لینا حرام ہے۔	۵۳۴
۱۹۷	بیکار کتوں کی قیمت، نجومی کی مزدوری اور رنڈی کی کمائی کی حرمت اور بلی کی بیع ممنوع ہے۔	۵۳۶
۱۹۸	کتوں کے قتل کا حکم اور پھر اس کا منسوخ ہونا، اور اس چیز کا بیان کہ شکار یا کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کتے کا پالنا حرام ہے۔	۵۳۸
۱۹۹	پچھنے لگانے کی اُجرت حلال ہے۔	۵۴۴
۲۰۰	شراب کی بیع حرام ہے۔	۵۴۵
۲۰۱	شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع حرام ہے۔	۵۴۷
۲۰۲	سود کا بیان۔	۵۵۰
۲۰۳	حلال شے لینا اور مشتبہ چیزوں کا ترک کرنا۔	۵۶۵
۲۰۴	اونٹ کا بیچنا اور سواری کی شرط کر لینا۔	۵۶۷
۲۰۵	جانوروں کا قرض لینا درست ہے اور اس سے اچھا جانور واپس کرنا چاہئے۔	۵۷۲
۲۰۶	جانور کو جانور کے عوض کی زیادتی کے ساتھ بیچنا درست ہے۔	۵۷۳
۲۰۷	رہن سفر و حضر میں ہر وقت جائز ہے۔	۵۷۴
۲۰۸	بیع سلم کا جواز۔	۵۷۵
۲۰۹	قوت یعنی غذا انسانی اور حیوانی میں احتکار کی حرمت۔	۵۷۶
۲۱۰	بیع میں قسم کھانے کی ممانعت۔	۵۷۷
۲۱۱	حق شفعہ کا بیان۔	۵۷۷
۲۱۲	پڑوسی کی دیوار میں لکڑی گاڑنا۔	۵۷۹
۲۱۳	ظلماً زمین کے غصب کر لینے کی حرمت۔	۵۷۹
۲۱۴	جب راستہ کی مقدار میں اختلاف ہو تو پھر کتنا راستہ رکھنا چاہئے۔	۵۸۲
	كِتَابُ الْفَرَائِضِ	۵۸۲

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	کِتَابُ الْھِبَاتِ	۵۸۹
۲۱۵	جو چیز صدقہ میں دے دے، پھر اسی کو خریدنے کی کراہت۔	۵۸۹
۲۱۶	صدقہ میں رجوع کرنے کی حرمت۔	۵۹۱
۲۱۷	بعض اولاد کو کم اور بعض کو زائد دینے کی کراہت۔	۵۹۲
۲۱۸	زندگی بھر کے لئے کسی چیز کا دے دینا۔	۵۹۶
	کِتَابُ الْوَصِیَّۃِ	۶۰۱
۲۱۹	میت کو صدقات کا ثواب پہنچتا ہے۔	۶۰۶
۲۲۰	مرنے کے بعد انسان کو کس چیز کا ثواب پہنچتا ہے۔	۶۰۸
۲۲۱	وقف کا بیان۔	۶۰۸
۲۲۲	جس کے پاس قابل وصیت کوئی چیز نہ ہو اسے وصیت نہ کرنا درست ہے۔	۶۱۰
	کِتَابُ النَّذْرِ	۶۱۴
	کِتَابُ الْاَیْمَان	۶۲۰
۲۲۳	غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت۔	۶۲۰
۲۲۴	جو شخص کسی کام کی قسم کھائے اور پھر اس کے خلاف کو اچھا سمجھے تو اسے کرے اور قسم کا کفارہ ادا کردے۔	۶۲۳
۲۲۵	قسم، قسم کھلانے والے کی نیت کے مطابق ہوگی۔	۶۳۱
۲۲۶	قسم میں انشاء اللہ کہنا۔	۶۳۲
۲۲۷	اگر قسم سے گھر والوں کا نقصان ہو تو قسم نہ توڑنا ممنوع ہے، بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو۔	۶۳۴
۲۲۸	کافر مشرف باسلام ہونے کے بعد اپنی نذر کا کیا کرے۔	۶۳۴
۲۲۹	غلاموں کے ساتھ کس طرح سلوک کیا جائے؟	۶۳۷
۲۳۰	مدبر غلام کی بیع کا جواز۔	۶۴۹

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	کِتَابُ الْقَسَامَۃِ وَالْمُحَارِبِیْنَ وَالْقِصَاصِ وَالدِّیَاتِ	۶۵۰
۲۳۱	قسامت کا بیان۔	۶۵۰
۲۳۲	لڑنے والوں اور مرتد ہو جانے والوں کے احکام۔	۶۵۵
۲۳۳	پتھر وغیرہ بھاری چیز سے قتل کر دینے میں قصاص کا ثبوت، اسی طرح مرد کو عورت کے عوض قتل کیا جائے گا۔	۶۵۹
۲۳۴	جب کوئی کسی کی جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اس کو دفع کرنا چاہے تو اس صورت میں حملہ کرنے والے کو اگر کوئی نقصان پہنچے تو اس کا کوئی تاوان نہیں۔	۶۶۱
۲۳۵	دانتوں وغیرہ میں قصاص کا حکم۔	۶۶۳
۲۳۶	مسلمان کا خون کس وقت مباح ہے۔	۶۶۴
۲۳۷	جو قتل کا طریقہ ایجاد کرے اس کا گناہ۔	۶۶۵
۲۳۸	آخرت میں خونوں کا بدلہ اور قیامت کے دن سب سے پہلے خون ہی کا فیصلہ ہوگا۔	۶۶۵
۲۳۹	خون اور عزت اور مال کے حقوق کی اہمیت۔	۶۶۶
۲۴۰	قتل کا اقرار صحیح ہے اور ولی مقتول کو قصاص کا حق حاصل ہے، باقی معافی کی درخواست کرنا مستحب ہے۔	۶۶۹
۲۴۱	پیٹ کے بچے اور قتل خطا اور شبہ عمد میں دیت کا حکم۔	۶۷۱
	کِتَابُ الْحُدُوْدِ	۶۷۴
۲۴۲	چوری کی حد اور اس کا نصاب۔	۶۷۴
۲۴۳	چور خواہ شریف ہو یا غیر شریف اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور حدود میں سفارش کرنے کی ممانعت۔	۶۷۸
۲۴۴	زنا کی حد۔	۶۸۰
۲۴۵	شراب کی حد۔	۶۹۷
۲۴۶	تعزیر کے کوڑوں کی تعداد۔	۷۰۰
۲۴۷	حدود گناہوں کا کفارہ ہیں۔	۷۰۰
۲۴۸	جانور کسی کو مار ڈالے یا کوئی کان یا کنوئیں میں گر	۷۰۲

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	پڑے تو اس کا خون ہدر ہے۔	
	کِتَابُ الْاَقْضِيَةِ	۷۰۴
۲۴۹	مدعیٰ علیہ پر قسم واجب ہے۔	۷۰۴
۲۵۰	ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا۔	۷۰۴
۲۵۱	حاکم کے فیصلہ سے حقیقت الامر میں تبدیلی نہیں ہوتی۔	۷۰۵
۲۵۲	ہند یعنی ابوسفیان کی بیوی کا فیصلہ۔	۷۰۶
۲۵۳	کثرت سوال اور اضاعت مال کی ممانعت۔	۷۰۸
۲۵۴	حاکم کے اجتہاد کا ثواب۔	۷۰۹
۲۵۵	غصہ کی حالت میں قاضی کو فیصلہ کرنے کی ممانعت۔	۷۱۰
۲۵۶	احکام باطلہ کو ختم کرنے اور بدعات و رسومات کی بیخ کنی کرنے کا حکم۔	۷۱۱
۲۵۷	بہترین گواہ۔	۷۱۲
۲۵۸	مجتہدین کا اختلاف۔	۷۱۲
۲۵۹	حاکم کو دونوں فریق میں صلح کرانا بہتر ہے۔	۷۱۳
	کِتَابُ اللُّقَطَةِ	۷۱۴
۲۶۰	مالک کی اجازت کے بغیر جانور کا دودھ دوہنا حرام ہے۔	۷۲۰
۲۶۱	مہمان نوازی اور اس کی اہمیت۔	۷۲۰
۲۶۲	جو مال اپنی حاجت سے زائد ہو اسے اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی میں صرف کرنے کا استحباب۔	۷۲۲
۲۶۳	جب توشے کم ہوں تو سب توشوں کو ملا دینا مستحب ہے۔	۷۲۳
	کِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ	۷۲۴
۲۶۴	امام کو لشکروں پر امیر بنانا اور انہیں لڑائی کے آداب اور اس کے طریقے بتلانا۔	۷۲۵
۲۶۵	عہد شکنی کی حرمت۔	۷۲۸
۲۶۶	لڑائی میں چال اور حیلہ کا جواز۔	۷۳۰
۲۶۷	دشمن سے مقابلہ کی تمنا کرنے کی ممانعت، اور جنگ کے وقت صبر کرنے کا حکم۔	۷۳۰
۲۶۸	دشمن سے مقابلہ کے وقت فتح کی دعا مانگنے کا استحباب۔	۷۳۱
۲۶۹	لڑائی میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت۔	۷۳۲
۲۷۰	شبخون حملہ میں بغیر ارادہ کے عورتیں اور بچے مارے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔	۷۳۳
۲۷۱	کافروں کے درخت کاٹنا اور اُن کا جلا دینا درست ہے۔	۷۳۴
۲۷۲	خصوصیت کے ساتھ اس امت کے لئے اموال غنیمت کا حلال ہونا۔	۷۳۵
۲۷۳	غنیمت کا بیان۔	۷۳۶
۲۷۴	قاتل کو مقتول کا سامان دلانا۔	۷۳۹
۲۷۵	فئی یعنی جو مال کفار کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے۔	۷۴۴
۲۷۶	غنیمت کا مال کس طرح تقسیم کیا جائے گا؟	۷۵۳
۲۷۷	غزوۂ بدر میں فرشتوں کی امداد اور غنیمت کا مباح ہونا۔	۷۵۴
۲۷۸	قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس پر احسان کرنے کا جواز۔	۷۵۶
۲۷۹	یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا۔	۷۵۸
۲۸۰	جو شخص عہد شکنی کرے اس کا قتل درست ہے، اور قلعہ والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلے پر اتارنا جائز ہے۔	۷۶۰
۲۸۱	جہاد میں سبقت کرنا اور امور ضروریہ میں سے اہم کو مقدم کرنا۔	۷۶۳
۲۸۲	جب اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کو فتوحات کے ذریعہ غنی کر دیا تو انصار کے اموال اور ان کے عطایا واپس کر دیئے۔	۷۶۴
۲۸۳	دار الحرب میں مال غنیمت میں سے کھانا جائز ہے۔	۷۶۶
۲۸۴	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام کی دعوت کے لئے ہرقل بادشاہ کے نام خط۔	۷۶۷
۲۸۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوت اسلام کے لئے کافر بادشاہوں کے نام خطوط۔	۷۷۰
۲۸۶	غزوۂ حنین۔	۷۷۱
۲۸۷	غزوۂ طائف۔	۷۷۶
۲۸۸	غزوۂ بدر۔	۷۷۶
۲۸۹	فتح مکہ کا بیان۔	۷۷۷

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۹۰	صلح حدیبیہ۔	۷۸۲
۲۹۱	اقرار کو پورا کرنا۔	۷۸۸
۲۹۲	غزوۂ احزاب یعنی جنگ خندق۔	۷۸۸
۲۹۳	غزوۂ احد۔	۷۹۰
۲۹۴	جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کر دیں اس پر غضب الٰہی کا نزول۔	۷۹۲
۲۹۵	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین اور منافقین سے جو تکالیف پہنچیں۔	۷۹۳
۲۹۶	ابوجہل مردود کے قتل کا بیان۔	۷۹۹
۲۹۷	طاغوت یہود یعنی کعب بن اشرف کا قتل۔	۸۰۰
۲۹۸	غزوۂ خیبر۔	۸۰۲
۲۹۹	غزوۂ احزاب یعنی جنگ خندق کے دیگر واقعات۔	۸۰۶
۳۰۰	ذی قرد وغیرہ لڑائیاں۔	۸۰۸
۳۰۱	فرمان الٰہی وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ الآیۃ	۸۱۷
۳۰۲	عورتوں کا مردوں کے ساتھ جہاد کرنا۔	۸۱۸
۳۰۳	جہاد میں شریک ہونے والی عورتوں کو انعام ملے گا، حصہ نہیں دیا جائے گا، اور حربیوں کے بچے مار ڈالنے کی ممانعت۔	۸۲۰
۳۰۴	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد۔	۸۲۳
۳۰۵	غزوۂ ذات الرقاع۔	۸۲۶
۳۰۶	بغیر کسی حاجت کے کافر سے جہاد میں مدد لینے کی ممانعت۔	۸۲۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

كِتَابُ الصِّيَامِ (۱)

۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ *

۱۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، ابو سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان المبارک آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں کس دیئے جاتے ہیں۔

(فائدہ) مگر اس زمانہ میں شیاطین بہت ہی سرکش ہیں، وہ وہیں سے کسی بھی طرح سے اپنا کام کر جاتے ہیں مگر پھر بھی ان کے دل پر ندامت اور خوف طاری رہتا ہے۔

۲- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ *

۲۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن ابی انس، بواسطہ اپنے والد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور شیطان زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ (۲)

---

(۱) صوم کا لغوی معنی مطلقاً رکنا خواہ کسی بھی چیز سے رکنا ہو۔ شریعت کی اصطلاح میں صوم نام ہے تین چیزوں یعنی کھانے، پینے اور جماع سے مخصوص شرائط کے ساتھ رکنا۔ صوم کے فوائد میں سے ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ روزے میں جب روزہ دار بھوک پیاس کی تکلیف محسوس کرتا ہے تو اسے ایسے مساکین اور غرباء و فقراء کی تکلیف کا بھی جلد احساس ہو جاتا ہے جن کی حالت اکثر بھوک و پیاس والی رہتی ہے۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت کا حکم شعبان ۲ ہجری میں نازل ہوا۔

(۲) ان احادیث کے مطالعہ سے ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جب شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے تو پھر رمضان میں شرور اور معاصی کا صدور کیوں ہوتا ہے؟ شروح حدیث میں اس سوال کے کئی جواب دیئے گئے ہیں (۱) سرکش شیاطین تو قید کر دیئے جاتے ہیں تمام کے تمام شیاطین قید نہیں کئے جاتے۔ (۲) مقصود یہ بیان فرمانا ہے کہ رمضان میں شرور و معاصی کا صدور بنسبت دوسرے مہینوں کے کم ہو جاتا ہے اور یہ بات تو رمضان میں واضح طور پر محسوس کی جاسکتی ہے۔ (۳) گناہوں کے صدور کے کئی اسباب ہیں شیاطین، نفوس خبیثہ، عادات قبیحہ۔ تو شیاطین کے قید کئے جانے کے باوجود چونکہ دوسرے اسباب معاصی موجود ہیں اس لئے گناہوں کا صدور ممکن ہے۔

٣- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ بِمِثْلِهِ *

۳۔ محمد بن حاتم اور حلوانی، یعقوب، بواسطہ اپنے والد صالح، ابن شہاب، نافع بن انس بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور حسب سابق روایت بیان کی۔

(١) بَاب وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَأَنَّهُ إِذَا غُمَّ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ أُكْمِلَتْ عِدَّةُ الشَّهْرِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا *

باب (۱) چاند دیکھنے کے بعد رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور چاند ہی کے دیکھنے پر افطار کرنا اور اگر چاند نظر نہ آئے تو پھر تیس روزے پورے کرنا!

٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ *

۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے رمضان المبارک کا تذکرہ کیا، پھر فرمایا روزے نہ رکھو، تاوقتیکہ چاند نہ دیکھ لو اور ایسے ہی بغیر اس کو دیکھے افطار نہ کرو، اور اگر چاند تمہیں نظر نہ آسکے تو تیس روزے پورے کرو۔

(فائدہ) یعنی اگر شعبان کی ۲۹ تاریخ کو چاند نظر نہ آیا تو شعبان کا مہینہ تیس دن کا شمار کرو، اور اسی طرح اگر ۲۹ رمضان کو چاند نظر نہ آیا تو پھر تیس روزے رکھیں، جمہور علمائے سلف و خلف کا یہی قول ہے، محض ریڈیو اور اخبار کی خبر پر روزہ کھول دینا، تاوقتیکہ شہادت مطابق شرع اور اس پر شہر کے مفتی کا فتویٰ نہ ہو، محض اپنی رائے سے کسی بھی حال میں صحیح اور درست نہیں ہے۔

٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ عَقَدَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ فَصُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ *

۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اور فرمایا مہینہ ایسا ہے، ایسا ہے، اور تیسری مرتبہ اپنے انگوٹھے کو بند کر لیا اور فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند ہی دیکھ کر افطار کرو اور اگر کسی بنا پر تم چاند نہ دیکھ سکو تو تیس دن پورے کرو۔

٦- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا ثَلَاثِينَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ *

۶۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبد اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا مہینہ اس طرح، اس طرح، اس طرح ہے، پھر اگر چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے

تیس دن پورے کرو جیسا کہ ابواسامہ کی روایت میں ہے۔

٧- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَالَ فَاقْدِرُوا لَهُ وَلَمْ يَقُلْ ثَلَاثِينَ *

٧۔ عبیداللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا تذکرہ کیا اور فرمایا مہینہ ٢٩ کا بھی ہوتا ہے اور ہاتھ سے اشارہ کیا، ایسا، ایسا، ایسا اور فرمایا اس کا اندازہ کریں اور تیس کا لفظ نہیں فرمایا۔

٨- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ *

٨۔ زہیر بن حرب، اسماعیل، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ ٢٩ کا بھی ہو جاتا ہے تو چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور نہ چاند دیکھے بغیر افطار کرو اور اگر چاند نظر نہ آسکے تو تعداد پوری کرلو۔

٩- وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ *

٩۔ حمید بن مسعدہ باہلی، بشر بن مفضل، سلمہ بن علقمہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ ٢٩ کا بھی ہوتا ہے، جب تم چاند دیکھو اس وقت روزہ رکھو اور جب چاند دیکھ لو تب ہی افطار کرو، سو اگر تم پر پوشیدگی ہو جائے تو تیس روزے پورے کرو۔

١٠- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ *

١٠۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے جب تم چاند دیکھ لو تب روزہ رکھو اور جب نظر آجائے تب ہی افطار کرو اور اگر چاند تم پر پوشیدہ رہے تو تیس دن پورے کرو۔

١١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا

١١۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ إِلَّا أَنْ يُغَمَّ عَلَيْكُمْ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ *

فرمایا کہ مہینہ ۲۹ راتوں کا بھی ہو جاتا ہے تو چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور نہ چاند دیکھے بغیر افطار کرو، مگر یہ کہ چاند تم سے پوشیدہ ہو جائے سو اگر چاند تم سے پوشیدہ ہو جائے تو تیس دن پورے کر لو۔

١٢ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَبَضَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ *

۱۲۔ ہارون بن عبداللہ، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ مہینہ ایسا ایسا ایسا ہے اور تیسری مرتبہ آپؐ نے اپنے انگوٹھے کو دبایا (یعنی ۲۹)۔

١٣ - حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْأَشْيَبُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ *

۱۳۔ حجاج بن شاعر، حسن اشیب، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ فرما رہے تھے، مہینہ ۲۹ تاریخ کا بھی ہو جاتا ہے۔

١٤ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا *

۱۴۔ سہل بن عثمان، زیاد بن عبداللہ بکائی، عبدالملک بن عمیر، موسیٰ بن طلحہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، مہینہ اس طرح اس طرح اس طرح ہے، دس دس اور نو (یعنی ۲۹ روز کا)۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ اگر رمضان المبارک ۲۹ روز کا ہو جائے تو ثواب میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوتی۔

١٥ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ كَذَا وَكَذَا وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِكُلِّ أَصَابِعِهِمَا وَنَقَصَ فِي الصَّفْقَةِ الثَّالِثَةِ إِبْهَامَ الْيُمْنَى أَوِ الْيُسْرَى *

۱۵۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، جبلہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ ایسا ایسا ہے، اور آپؐ نے دو مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں کو مارا اور سب انگلیاں کھلی رکھیں اور تیسری مرتبہ اشارہ کرنے میں دایاں یا بایاں انگوٹھا کم کر لیا۔

١٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ وَطَبَّقَ شُعْبَةُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَكَسَرَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ عُقْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ الشَّهْرُ ثَلَاثُونَ وَطَبَّقَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۱۶۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عقبہ بن حریث، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہو جاتا ہے اور شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ اشارہ کر کے بتلایا اور تیسری مرتبہ میں انگوٹھے کو موڑ لیا اور عقبہ کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا مہینہ تیس روز کا ہوتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ ملایا۔

١٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي تَمَامَ ثَلَاثِينَ *

۱۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، اسود بن قیس، سعید بن عمرو بن سعید، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہم امت امیہ (۱) ہیں کہ نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں، مہینہ تو ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے اور تیسری مرتبہ میں آپؐ نے انگوٹھا بند کر لیا اور فرمایا کہ مہینہ تو ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے، یعنی پورے تیس دن کا۔

١٨- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلشَّهْرِ الثَّانِي ثَلَاثِينَ *

۱۸۔ محمد بن حاتم، ابن مہدی، سفیان، اسود بن قیس سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر دوسرے تیس دن کے مہینے کا تذکرہ نہیں ہے۔

١٩- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَجُلًا يَقُولُ اللَّيْلَةَ لَيْلَةُ النِّصْفِ فَقَالَ لَهُ مَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّيْلَةَ النِّصْفُ سَمِعْتُ رَسُولَ

۱۹۔ ابوکامل جحدری، عبدالواحد بن زیاد، حسن بن عبیداللہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے ایک آدمی کو کہتے سنا کہ آج کی رات آدھا مہینہ ہو گیا، ابن عمرؓ نے فرمایا کہ تجھے کیسے معلوم ہو گیا کہ آج کی رات مہینہ آدھا ہو گیا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) اس سے مراد اہل عرب ہیں انہیں امی اس لئے کہا جاتا تھا کہ ان میں لکھنے پڑھنے کا رواج بہت کم تھا۔ قرآن کریم میں بھی ایک مقام پر انہیں امیین کہا گیا ہے هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ الخ، ترجمہ: وہ ذات جس نے امیوں میں انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا۔

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ الْعَشْرِ مَرَّتَيْنِ وَهَكَذَا فِي الثَّالِثَةِ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ كُلِّهَا وَحَبَسَ أَوْ خَنَسَ إِبْهَامَهُ *

سے سنا آپ فرمار ہے تھے کہ مہینہ ایسا ایسا ہوتا ہے، اور اپنی دسوں انگلیوں سے دو مرتبہ اشارہ کیا، اور اسی طرح تیسری بار کیا اور اپنی تمام انگلیوں سے اشارہ کیا اور بند کیا، یا جھکا لیا اپنے انگوٹھے کو۔

۲۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا *

۲۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھ لو تب افطار کرو اور اگر تمہیں چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے روزے رکھو۔

۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعَدَدَ*

۲۱۔ عبدالرحمٰن بن سلام جمحی، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرو اور اگر چاند نظر نہ آئے تو (تیس کی) تعداد پوری کرلو۔

۲۲- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ *

۲۲۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھنے پر ہی روزہ رکھو اور چاند دیکھنے پر افطار کرو، پر اگر مہینہ کا حال تم پر مخفی رہے تو تیس کی تعداد پوری کرلو۔

۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهِلَالَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ*

۲۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر عبیدی، عبیداللہ بن عمر، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کا تذکرہ کیا اور فرمایا جب تم چاند دیکھ لو تو افطار کرو سو اگر چاند کی حالت تم پر مخفی رہے تو تیس دن پورے کرلو۔

۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

۲۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، وکیع، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مُبَارَكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ *

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک سے پہلے ایک روزہ یا دو روزے نہ رکھو مگر وہ شخص جو ان دنوں میں روزے رکھتا ہو (اور وہی دن آگیا) تو وہ رکھ لے۔

٢٥ - وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۵۔ یحییٰ بن بشر الحریری، معاویہ بن سلام (دوسری سند) ابن مثنیٰ، ابن ابی عمر، عبدالوہاب بن عبدالمجید (چوتھی سند) زہیر بن حرب، حسین بن محمد شیبان، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت منقول ہے۔

٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَزْوَاجِهِ شَهْرًا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً أَعُدُّهُنَّ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَدَأَ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَعُدُّهُنَّ فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ *

۲۶۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ اپنی ازواج مطہرات کے پاس ایک ماہ تک نہیں آؤں گا، زہری بواسطہ عروہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ۲۹ راتیں ہو گئیں اور میں گنتی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس ایک ماہ تک نہیں آئیں گے اور آپؐ ۲۹ روز میں تشریف لے آئے تو میں گن رہی تھی آپؐ نے فرمایا مہینہ ۲۹ کا بھی ہو جاتا ہے۔

٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَزَلَ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا فِي تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْنَا إِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَقَالَ إِنَّمَا الشَّهْرُ وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثَ

۲۷۔ محمد بن رمح، لیث، (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے ایک مہینہ جدا رہے پھر ۲۹ دن کے بعد ہماری طرف تشریف لائے سو ہم نے عرض کیا کہ آج ۲۹ واں دن ہے آپؐ نے فرمایا، مہینہ اتنا بھی ہوتا ہے اور دونوں ہاتھ تین مرتبہ ملائے اور اخیر کی بار

مَرَّاتٍ وَحَبَسَ إِصْبَعًا وَاحِدَةً فِي الْآخِرَةِ *

ایک انگلی بند کرلی۔

٢٨- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا صَبَاحَ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثًا مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا وَالثَّالِثَةَ بِتِسْعٍ مِنْهَا *

۲۸۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن شاعر حجاج بن محمد ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ تک علیحدگی اختیار کی تو آپ ۲۹ کی صبح کو تشریف لائے تو بعض حضرات نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آج تو ۲۹ کی صبح ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ کبھی ۲۹ تاریخ کا بھی ہوتا ہے، پھر آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ ملایا، دو مرتبہ پوری انگلیوں کے ساتھ اور تیسری مرتبہ ان میں سے ۲۹ انگلیوں کے ساتھ (یعنی مہینہ ۲۹ کا بھی ہوتا ہے)۔

٢٩- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ حَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا*

۲۹۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، یحییٰ بن عبداللہ بن محمد صیفی، عکرمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ اپنی بعض ازواج کے پاس ایک ماہ تک نہیں جائیں گے جب ۲۹ دن پورے ہوگئے تو ان کے پاس صبح کو تشریف لے گئے، آپؐ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ نے قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس ایک مہینہ تک نہیں آئیں گے تو آپؐ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ ۲۹ کا بھی ہو جاتا ہے۔

٣٠- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۳۰۔ اسحاق بن ابراہیم، روح (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، ضحاک، ابو عاصم، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

٣١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ

۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، اسماعیل بن ابی خالد، محمد بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرَى فَقَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إِصْبَعًا *

ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ مہینہ ایسا اور ایسا ہوتا ہے اور پھر تیسری بار ایک انگلی کم کر دی۔

٣٢ - وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا مَرَّةً *

۳۲۔ قاسم بن زکریا، حسین بن علی، زائدہ، اسماعیل، محمد بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ ایسا ایسا ایسا ہوتا ہے یعنی دس، دس اور نوا یک بار۔

٣٣ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ وَسَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا *

۳۳۔ محمد بن عبداللہ بن قہزاذ، علی بن حسن بن شقیق، سلمہ بن سلیمان، عبداللہ بن مبارک، اسماعیل بن ابی خالد اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

(٢) بَاب بَيَانِ أَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ وَأَنَّهُمْ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ بِبَلَدٍ لَا يَثْبُتُ حُكْمُهُ لِمَا بَعُدَ عَنْهُمْ *

باب (۲) ہر ایک شہر میں اسی جگہ کی رؤیت معتبر ہے اور دوسرے مقام کی رؤیت بغیر کسی دلیل شرعی کے وہاں معتبر نہیں ہے۔

٣٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ فَقُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ

۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، محمد بن ابی حرملہ، کریب بیان کرتے ہیں کہ ام فضل بنت حارثؓ نے انہیں ملک شام میں حضرت امیر معاویہؓ کے پاس بھیجا، بیان کرتے ہیں کہ میں ملک شام آیا اور ان کا کام پورا کیا اور میں نے جمعہ کی شب میں ملک شام میں رمضان المبارک کا چاند دیکھا پھر میں مہینہ کے آخر میں مدینہ منورہ آیا تو عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ سے دریافت کیا اور پھر چاند کا تذکرہ کیا، پھر فرمایا تم نے چاند کب دیکھا، میں نے کہا جمعہ کی شب میں، انہوں نے کہا کہ تم نے خود دیکھا، میں نے کہا ہاں! اور لوگوں نے بھی دیکھا، ابن عباس نے فرمایا کہ ہم نے تو ہفتہ کی شب میں دیکھا ہے اور ہم پورے تیس روزے رکھیں یا چاند دیکھ لیں، میں نے

النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَوَ لَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ فَقَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَكَّ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى فِي نَكْتَفِي أَوْ تَكْتَفِي *

عرض کیا کہ آپ حضرت معاویہؓ کا چاند دیکھ لینا اور روزہ رکھنا کافی نہیں سمجھتے، انہوں نے کہا نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی چیز کا حکم دیا ہے، یحییٰ بن یحییٰ کو شک ہے کہ نکتفی کا لفظ کہا یا تکتفی کا۔

(۳) بَاب بَيَانِ أَنَّهُ لَا اعْتِبَارَ بِكِبَرِ الْهِلَالِ وَصِغَرِهِ وَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ غُمَّ فَلْيُكْمَلْ ثَلَاثُونَ *

باب (۳) چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا کوئی اعتبار نہیں ہے، اگر چاند نظر نہ آسکے تو پھر تیس دن پورے کرے۔

۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ قَالَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قَالَ فَقُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ *

۳۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، حصین، عمرو بن مرہ، ابو البختری سے روایت ہے کہ ہم عمرہ کے ارادہ سے چلے، جب ہم وادی بطن نخلہ میں اترے تو ہم سب نے چاند دیکھنا شروع کیا، بعض بولے یہ تین رات کا چاند ہے اور بعض بولے دو رات کا ہے، پھر ہم ابن عباس سے ملے اور ان سے اس کا تذکرہ کیا کہ ہم نے چاند دیکھا، بعض بولے تین رات کا ہے اور بعض نے کہا کہ دو رات کا ہے، انہوں نے پوچھا کہ کون سی رات تم نے چاند دیکھا(۱) ہم نے کہاں فلاں فلاں رات! انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دیکھنے کے لئے بڑھا دیا باقی وہ اسی رات کا تھا جس رات کو تم نے دیکھا۔

۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ قَالَ أَهْلَلْنَا

۳۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) ابن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو البختری بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رمضان المبارک کا چاند دیکھا اور ہم ذات عرق میں تھے تو ہم نے ایک آدمی حضرت ابن عباسؓ کے پاس

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل مدار رویت پر ہے چاند کے چھوٹے یا بڑے ہونے کا اعتبار نہیں ہے۔ بعض لوگ چاند کے حجم کو دیکھ کر رویت ہلال کمیٹی کے فیصلوں پر اعتراض کرتے ہیں اور ان کے بارے میں بدگمانی میں مبتلا ہوتے ہیں اس روایت میں ایسے لوگوں کی اصلاح کا سامان ہے۔ (از احقر عفی عنہ)

رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ *

چاند کے متعلق دریافت کرنے کے لئے بھیجا تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے چاند کو دیکھنے کے لئے بڑا کر دیا ہے، پھر اگر وہ نظر نہ آسکے تو تیس کی تعداد پوری کرو۔

(٤) بَاب بَيَان مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ *

باب (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عید کے دونوں مہینے ناقص نہیں ہوتے۔

٣٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ *

۳۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، خالد، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا عیدین کے دونوں مہینے ناقص نہیں ہوتے، ایک رمضان المبارک دوسرا ذی الحجہ۔

٣٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُوَيْدٍ وَخَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ فِي حَدِيثِ خَالِدٍ شَهْرَا عِيدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ *

۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معتمر بن سلیمان، اسحاق بن سوید، خالد، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عید کے دو مہینے گھٹتے نہیں اور خالد کی روایت میں ہے کہ عید کے دو مہینے یعنی رمضان اور ذی الحجہ۔

(فائدہ) یعنی ان کے ثواب میں کمی نہیں ہوتی خواہ مہینہ ۲۹ تاریخ کا ہو یا تیس کا۔

(٥) بَاب بَيَان أَنَّ الدُّخُولَ فِي الصَّوْمِ يَحْصُلُ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ وَأَنَّ لَهُ الْأَكْلَ وَغَيْرَهُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَبَيَان صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِي تَتَعَلَّقُ بِهِ الْأَحْكَامُ مِنَ الدُّخُولِ فِي الصَّوْمِ وَدُخُولِ وَقْتِ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَغَيْرِ ذَلِكَ *

باب (۵) روزہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک سحری کھا سکتا ہے اور طلوع فجر سے صبح صادق مراد ہے صبح کاذب نہیں۔

٣٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

۳۹۔ ابو بکر بن شیبہ، عبداللہ بن ادریس، حصین، شعبی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب

عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) قَالَ لَهُ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِي عِقَالَيْنِ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ أَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ وِسَادَتَكَ لَعَرِيضٌ إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ *

یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) یعنی کھاتے پیتے رہو جب تک کہ سفید دھاگہ صبح کے سیاہ دھاگے سے نمایاں نہ ہو جائے، عدیؓ نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے اپنے تکیہ کے نیچے دو رسیاں رکھ لیں ایک سفید اور دوسری سیاہ، اس سے میں پہچان لیتا ہوں، رات کو دن سے، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور مزاح) فرمایا تمہارا تکیہ بہت چوڑا ہے اس آیت سے تو رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی مراد ہے۔

٤٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ خَيْطًا أَبْيَضَ وَخَيْطًا أَسْوَدَ فَيَأْكُلُ حَتَّى يَسْتَبِينَهُمَا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مِنَ الْفَجْرِ) فَبَيَّنَ ذَلِكَ *

۴۰۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، فضیل بن سلیمان، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت "کلوا واشربو" الخ، نازل ہوئی تو ایک صاحب ایک سفید دھاگہ لے لیتے اور ایک سیاہ اور جب تک ان میں فرق ظاہر نہ ہوتا تو کھاتے پیتے رہتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے "من الفجر" کا لفظ نازل فرمایا تو یہ التباس ظاہر ہو گیا۔

٤١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرَادَ الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَالْخَيْطَ الْأَبْيَضَ فَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رِئْيُهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَ ذَلِكَ (مِنَ الْفَجْرِ) فَعَلِمُوا أَنَّمَا يَعْنِي بِذَلِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ *

۴۱۔ محمد بن سہل تمیمی، ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، ابو غسان، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کلوا واشربوا الخ نازل ہوئی تو آدمی جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو دو دھاگے اپنے پیر میں باندھ لیتا۔ ایک سفید اور دوسرا سیاہ، اور کھاتا پیتا رہتا، یہاں تک کہ اسے دیکھنے میں کالے اور سفید کا فرق محسوس ہونے لگتا، تب اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد "من الفجر" کا لفظ نازل کیا، تب معلوم ہوا کہ دھاگے سے مراد، رات اور دن ہے۔

٤٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ

۴۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن رمح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ *

نے فرمایا کہ بلالؓ رات کو ہی اذان دے دیتے سو تم کھاتے پیتے رہا کرو، یہاں تک کہ ابن مکتوم (۱) کی اذان سنو۔

٤٣ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ *

۴۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ بلالؓ رات ہی سے اذان دے دیتے ہیں تو کھاتے پیتے رہا کرو حتی کہ ابن مکتومؓ اذان دیں۔

(فائدہ) اتنی جلدی اذان دینے کی وجہ آئندہ روایات میں آرہی ہے۔

٤٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هَذَا وَيَرْقَى هَذَا *

۴۴۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موذن تھے، بلالؓ اور ابن مکتومؓ اعمی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلال تو رات ہی سے اذان دے دیتے ہیں، اس لئے کھاتے پیتے رہا کرو تاوقتیکہ ابن ام مکتومؓ اذان نہ دیں اور دونوں کی اذان میں اتنا فرق ہوتا تھا کہ وہ اترتے تھے اور یہ چڑھتے تھے۔

(فائدہ) حضرت بلالؓ صبح صادق سے قبل اذان دے کر صبح صادق کے انتظار میں وہیں بیٹھ جاتے، اور پڑھتے رہتے، پھر جب صبح صادق طلوع کے قریب ہو جاتی تو وہ اترتے اور ابن ام مکتومؓ کو مطلع کرتے کہ اذان دو، چنانچہ پھر وہ اذان دیتے، واللہ اعلم۔

٤٥ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۴۵۔ ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

٤٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۴۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ (دوسری سند) اسحاق، عبدہ

---

(۱) حضرت ابن ام مکتومؓ کا اصل نام عمرو یا حصین تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ تجویز فرمایا۔ یہ قدیم الاسلام صحابہ میں سے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کا اکرام فرمایا کرتے تھے اور جب مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جاتے تو انہیں کو اپنا نائب بنا کر جاتے۔ حضرت ابن ام مکتومؓ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے اور ایک قول کے مطابق وہیں پر شہادت کے مرتبہ پر فائز بھی ہو گئے۔

أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِالْإِسْنَادَيْنِ كِلَيْهِمَا نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

(تیسری سند) ابن مثنیٰ، حماد بن مسعدہ، عبید اللہ سے دونوں سندوں سے ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

٤٧- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ أَوْ قَالَ نِدَاءُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوقِظَ نَائِمَكُمْ وَقَالَ لَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَصَوَّبَ يَدَهُ وَرَفَعَهَا حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَفَرَّجَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ *

۴۷۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، سلیمان، تیمی، ابو عثمان، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے سحری کھانے سے کسی کو بلالؓ کی اذان نہ روکے اس لئے کہ وہ رات سے اذان دے دیتے ہیں تاکہ تم سے نماز پڑھنے والا (سحری کھانے کے لئے) چلا جائے اور سونے والا بیدار ہو جائے اور صبح وہ نہیں ہے جو ایسی ہو، اور اپنے ہاتھوں کو سیدھا کیا اور انہیں بلند کیا، جب تک ایسی نہ ہو اور کھول دیا اپنی انگلیوں کو (یعنی کہ پھیل نہ جائے)۔

٤٨- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْفَجْرَ لَيْسَ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ نَكَسَهَا إِلَى الْأَرْضِ وَلَكِنِ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا وَوَضَعَ الْمُسَبِّحَةَ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّ يَدَيْهِ *

۴۸۔ ابن نمیر، ابو خالد احمر، سلیمان تیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر اس میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا فجر وہ نہیں جو ایسی ہو، اور آپؐ نے سب انگلیوں کو ملایا اور زمین کی طرف جھکایا بلکہ صبح صادق تو ایسی ہے اور آپؐ نے شہادت کی انگلی کو شہادت کی انگلی پر رکھا اور دونوں ہاتھوں کو پھیلایا۔

٤٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَانْتَهَى حَدِيثُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ يُنَبِّهُ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعُ قَائِمَكُمْ و قَالَ إِسْحَقُ قَالَ جَرِيرٌ فِي حَدِيثِهِ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَلَكِنْ يَقُولُ هَكَذَا يَعْنِي الْفَجْرَ هُوَ الْمُعْتَرِضُ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيلِ *

۴۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معتمر بن سلمان (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، معتمر بن سلیمان، سلیمان تیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی معتمر کی روایت یہیں تک ہے کہ بلالؓ کی اذان اس لئے ہوتی ہے کہ نماز پڑھنے والا رک جائے اور سونے والا بیدار ہو جائے، اسحاق بیان کرتے ہیں کہ جریر نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ صبح وہ نہیں ہے جو ایسی یعنی اونچی ہو لیکن وہ ہے، جو ایسی یعنی پھیلی ہوئی ہو۔

٥٠- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ

۵۰۔ شیبان بن فروخ، عبدالوارث، عبداللہ بن سوادہ القشیری، بواسطہ اپنے والد، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ

حَدَّثَنِي وَالِدِي أَنَّهُ سَمِعَ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَغُرَّنَّ أَحَدَكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ مِنَ السَّحُورِ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَسْتَطِيرَ *

تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ تم میں سے کسی کو بلالؓ کی اذان سحری کھانے سے دھوکے میں نہ ڈال دے، اور نہ یہ سفیدی تاوقتیکہ پھیل نہ جائے۔

۵۱- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ لِعَمُودِ الصُّبْحِ حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا *

۵۱۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبداللہ بن سوادہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں بلالؓ کی اذان دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ یہ سفیدی جو صبح کے ستون کی طرح ہوتی ہے، تاوقتیکہ پھیل نہ جائے۔

۵۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الْمُسْتَطِيلُ هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَالَ يَعْنِي مُعْتَرِضًا *

۵۲۔ ابوالربیع، حماد بن زید، عبداللہ بن سوادہ قشیری بواسطہ اپنے والد، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو سحری کھانے سے بلالؓ کی اذان دھوکے میں مبتلا نہ کرے اور نہ وہ سفیدی جو افق کی لمبائی میں اس طرح پھیلی ہو، تاوقتیکہ (چوڑائی میں) اس طرح نہ پھیل جائے اور حماد نے اپنے ہاتھوں سے بتایا، کہ اس طرح پھیل جائے۔

۵۳- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَوَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَبْدُوَ الْفَجْرُ أَوْ قَالَ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ *

۵۳۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، سوادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ خطبہ دے رہے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر رہے تھے کہ آپؐ نے فرمایا کہ بلالؓ کی اذان تم کو دھوکے میں نہ رکھے اور نہ یہ سفیدی، یہاں تک کہ صبح ظاہر اور روشن ہو جائے۔

۵۴- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذَا *

۵۴۔ ابن مثنیٰ، ابوداؤد، شعبہ، سوادہ بن حنظلہ، قشیری، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور حسب سابق روایت نقل فرمائی۔

(٦) بَاب فَضْلِ السُّحُورِ وَتَأْكِيدِ اسْتِحْبَابِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَتَعْجِيلِ الْفِطْرِ *

باب (۶) سحری کی فضیلت اور اس کا استحباب اور اس کے دیر میں کھانے اور جلدی افطار کرنے کا بیان۔

٥٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً *

۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، ابن علیہ، عبدالعزیز، حضرت انس (تیسری سند) قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ اور عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سحری کھاؤ اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

٥٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ *

۵۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث، موسیٰ بن علی، بواسطہ اپنے والد، ابو قیس مولیٰ (آزاد کردہ غلام) عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزہ میں صرف سحری کے لقمہ کا فرق ہے۔

٥٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ ح و حَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۵۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) ابو طاہر، ابن وہب، موسیٰ بن علی سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

٥٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ خَمْسِينَ آيَةً *

۵۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام، قتادہ، حضرت انس، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی اور پھر ہم نماز کے لئے کھڑے ہوئے، میں نے دریافت کیا کہ دونوں کے درمیان کتنا فصل تھا، انہوں نے کہا بقدر پچاس آیتوں کے۔

٥٩- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى

۵۹۔ عمرو ناقد، یزید بن ہارون، ہمام (دوسری سند) ابن مثنیٰ، سالم بن نوح، عمرو بن عامر، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

٦٠- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ *

۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر اور بھلائی(۱) میں رہیں گے جب تک کہ افطار جلدی کرتے رہیں گے۔

٦١- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۶۱۔ قتیبہ، یعقوب (دوسری سند) زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

٦٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَتْ كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى *

۶۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوکریب، محمد بن علاء، ابومعاویہ، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابوعطیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اور ہم نے عرض کیا کہ اے ام المومنین اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دو آدمی ہیں ان میں ایک افطار میں جلدی کرتا اور نماز جلدی پڑھتا ہے اور دوسرا ان میں روزے کا افطار بھی دیر میں کرتا ہے اور نماز بھی تاخیر کے ساتھ پڑھتا ہے، ام المومنین نے فرمایا ان میں سے وہ کون سے صحابی ہیں جو افطار بھی جلدی کرتے اور نماز بھی جلدی پڑھتے ہیں، ہم نے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے، ابوکریب نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ دوسرے ابوموسیٰؓ ہیں۔

٦٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ

۶۳۔ ابوکریب، ابن ابی زائدہ، اعمش، عمارہ، ابوعطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہؓ رضی

(۱) ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اہلسنت والجماعت کا عمل یعنی افطار میں تعجیل، سنت کے موافق ہے اور خیر لانے کا باعث ہے جبکہ روافض کا عمل یعنی ستاروں کے ظاہر ہونے تک افطار میں تاخیر کرنا خلاف سنت ہے۔

قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيْرِ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ فَقَالَتْ مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَتْ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ *

اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئے، مسروق نے ان سے عرض کیا کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دو شخص ہیں، دونوں خیر اور بھلائی میں کسی قسم کی کوتاہی کرنے والے نہیں ہیں، ایک ان میں سے مغرب کی نماز اور افطار کو جلدی کرتے ہیں اور دوسرے مغرب اور افطار دونوں کو تاخیر کے ساتھ کرتے ہیں، فرمایا کون ان میں سے مغرب کی نماز اور افطار میں جلدی کرتا ہے، مسروقؒ نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ! فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(٧) بَاب بَيَانِ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوجِ النَّهَارِ *

باب (۷) روزہ کے پورا ہونے کا وقت اور دن کا اختتام۔

٦٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاتَّفَقُوا فِي اللَّفْظِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ و قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي و قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ فَقَدْ *

۶۴۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو کریب اور ابن نمیر، ابو معاویہ، ابن نمیر، ابو معاویہ، ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، ابو کریب، بواسطہ ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، عاصم بن عمر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رات آئی اور دن گیا اور سورج غروب ہو گیا تو روزہ دار نے افطار کر لیا (یعنی سورج غروب ہو چکنے کے بعد روزہ افطار کر دینا چاہئے، دیر نہیں کرنی چاہئے) ابن نمیر نے لفظ "فقد" کا بیان نہیں کیا۔

٦٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ

۶۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، ابو اسحاق شیبانی، حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں رمضان المبارک کے مہینے میں تھے جب سورج غروب ہو گیا تو آپؐ نے فرمایا اے فلاں اترو، اور ہمارے لئے ستو گھولو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابھی آپؐ پر دن ہے، آپؐ نے فرمایا اترو اور ہمارے لئے ستو گھولو، چنانچہ وہ اترے اور ستو گھولے اور آپؐ کی خدمت میں لے کر آئے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا، پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ سے

بِيَدِهِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَا هُنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ *

اشارہ کر کے فرمایا کہ جب سورج اس طرف کو ڈوب جائے اور رات ادھر سے آجائے تو روزہ دار کا روزہ کھل گیا۔

٦٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا نَهَارًا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ *

٦٦۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عباد بن عوام، شیبانی، ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا اترو اور ہمارے لئے ستو گھول دو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر آپ شام ہونے دیں، آپؐ نے فرمایا اترو اور ہمارے لئے ستو گھولو، انہوں نے فرمایا ابھی ہم پر دن ہے، غرضیکہ وہ اترے اور آپؐ کے لئے ستو گھول دیئے، پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم رات کو دیکھو کہ ادھر سے آگئی اور مشرق کی طرف اشارہ کیا تو روزہ دار نے افطار کیا۔

(فائدہ) یعنی افطار کا وقت آگیا، اب تاخیر اچھی نہیں کیونکہ سورج کا غروب ہونا ضروری ہے، سرخی کا غائب ہونا ضروری نہیں، واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

٦٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ *

٦٧۔ ابو کامل، عبدالواحد، سلیمان شیبانی، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور آپؐ روزہ دار تھے۔ جب آفتاب غروب ہو گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا، اے فلانے! اترو اور ہمارے لئے ستو گھول دو، بقیہ حدیث اسی طرح ہے جیسا کہ ابن مسہر اور عباد بن عوام کی روایت میں ذکر کیا گیا ہے۔

٦٨- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادٍ وَعَبْدِ الْوَاحِدِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ فِي

٦٨۔ ابن ابی عمر، سفیان (دوسری سند) اسحاق، جریر، شیبانی، ابن ابی اوفی (تیسری سند) ابن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، شیبانی، حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن مسہر، عباد اور عبدالواحد کی روایت کی طرح ذکر کرتے ہیں مگر ان میں سے کسی میں بھی یہ نہیں ہے کہ وہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا اور نہ ہی رات کے اس طرح آنے کا تذکرہ ہے، مگر صرف ہشیم کی روایت میں یہ چیز مذکور ہے۔

شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَا قَوْلُهُ وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا إِلَّا فِي رِوَايَةِ هُشَيْمٍ وَحْدَهُ *

(۸) بَاب النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ *

۶۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى *

۷۰- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فِي رَمَضَانَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَنَهَاهُمْ قِيلَ لَهُ أَنْتَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى *

۷۱- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي رَمَضَانَ *

۷۲- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ

باب (۸) صوم وصال کی ممانعت!

۶۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال (یعنی بغیر افطار کے روزہ پر روزہ رکھنے) سے منع کیا، صحابہ نے عرض کیا کہ آپؐ تو وصال کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا میں تمہارے جیسا نہیں ہوں مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

۷۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں وصال فرمایا تو صحابہ کرامؓ نے بھی وصال شروع کیا، آپؐ نے انہیں منع کیا، انہوں نے عرض کیا آپؐ بھی تو وصال فرماتے ہیں، آپؐ نے فرمایا میں تمہارے جیسا نہیں ہوں مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

۷۱۔ عبدالوارث، عبدالصمد، بواسطہ اپنے والد، ایوب، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت مذکور ہے مگر اس میں رمضان المبارک کا تذکرہ نہیں ہے۔

۷۲۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہؐ آپ تو وصال فرماتے ہیں، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کون مجھ جیسا ہو سکتا ہے، میں تو رات گزارتا ہوں تو مجھے میرا پروردگار کھلاتا اور پلاتا ہے، جب صحابہ کرامؓ وصال سے باز نہ رہے تو آپؐ نے بھی ان کے ساتھ ایک روز، پھر دوسرے روز

الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا *

اور پھر تیسرے روز وصال فرمایا، جب انہوں نے چاند دیکھ لیا تو آپؐ نے فرمایا اگر چاند ابھی نظر نہ آتا تو میں اور وصال کرتا گویا کہ اس انکار پر آپؐ توبیخ فرما رہے تھے۔

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کے نزدیک وصال ممنوع ہے، یعنی بغیر کچھ کھائے پیئے روزے پر روزہ رکھنا، یہ آپؐ کی خصوصیات میں سے ہے امت کے لئے درست نہیں ہے۔

٧٣- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ فِي ذَلِكَ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَاكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ *

۷۳۔ زہیر بن حرب، اسحاق، جریر، عمارہ، ابو زرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وصال سے بچو، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ تو وصال فرماتے ہیں، آپؐ نے فرمایا تم اس معاملہ میں میرے برابر نہیں ہو، میں تو رات گزارتا ہوں تو میرا پروردگار کھلاتا اور پلاتا ہے اور تم اتنے ہی افعال بجالاؤ کہ جن کی تم میں طاقت اور قدرت ہے۔

٧٤- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاكْلَفُوا مَا لَكُمْ بِهِ طَاقَةٌ *

۷۴۔ قتیبہ، مغیرہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں مگر اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنی تم میں طاقت ہے، اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ۔

٧٥-وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ *

۷۵۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے وصال سے منع فرمایا جیسا کہ عمارہ عن ابی زرعہ کی روایت میں مضمون مذکور ہے۔

٧٦- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَامَ أَيْضًا حَتَّى كُنَّا رَهْطًا فَلَمَّا حَسَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّا خَلْفَهُ جَعَلَ يَتَجَوَّزُ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَهُ فَصَلَّى صَلَاةً

۷۶۔ زہیر بن حرب، ابوالنضر، ہاشم بن قاسم، سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں (رات کو) نماز پڑھتے تھے تو میں آیا اور آپؐ کے بازو پر کھڑا ہو گیا، ایک اور شخص آیا وہ بھی کھڑا ہو گیا، یہاں تک کہ ہماری ایک جماعت ہو گئی، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ ہم آپ کے پیچھے ہیں تو آپؐ نے نماز ہلکی کرنا شروع کر دی، پھر آپؐ اپنے گھر تشریف لے گئے اور ایسی نماز پڑھی کہ ہمارے ساتھ نہیں

لَا يُصَلِّيهَا عِنْدَنَا قَالَ قُلْنَا لَهُ حِينَ أَصْبَحْنَا أَفَطِنْتَ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ ذَاكَ الَّذِي حَمَلَنِي عَلَى الَّذِي صَنَعْتُ قَالَ فَأَخَذَ يُوَاصِلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَأَخَذَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يُوَاصِلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ رِجَالٍ يُوَاصِلُونَ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي أَمَا وَاللَّهِ لَوْ تَمَادَّ لِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ *

پڑھتے تھے، صبح کو ہم نے عرض کیا، کیا رات آپؐ کو ہماری اقتداء کی خبر ہوگئی تھی، آپؐ نے فرمایا اسی وجہ سے تو میں نے کیا، جو کچھ بھی کیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کرنا شروع کر دیا اور یہ مہینہ کے آخر میں تھا، آپؐ کے اصحاب میں سے کچھ حضرات نے بھی وصال کرنا شروع کر دیا، اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ وصال کرتے ہیں، تم میرے برابر نہیں ہو سکتے، خدا کی قسم! اگر مہینہ دراز ہو جاتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے اپنی زیادتی چھوڑ دیتے۔

٧٧- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَاصَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصَلْنَا وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي أَوْ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي *

۷۷۔ عاصم بن نضر تیمی، خالد بن حارث، حمید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کے اخیر میں وصال فرمایا، مسلمانوں میں سے کچھ حضرات نے وصال شروع کر دیا، آپ کو اس چیز کی اطلاع ہوگئی تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر مہینہ ہمارے لئے دراز ہو جاتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے اپنی زیادتی کو چھوڑ دیتے، آپؐ نے فرمایا تم میرے برابر نہیں ہو، یا یہ فرمایا کہ تم مجھ جیسے نہیں ہو، میں تو اس طرح رہتا ہوں کہ مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔

٧٨- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي *

۷۸۔ اسحاق بن ابراہیم، عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بطور شفقت کے وصال سے منع فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ آپؐ تو وصال فرماتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے(۱)۔

---

(۱) جمہور حضرات کی رائے یہ ہے کہ کھلانے اور پلانے سے مراد قوت طعام اور قوت شراب ہے کہ کھانے پینے سے جو قوت حاصل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ وہ قوت بغیر کھائے پیئے عطا فرما دیتے ہیں۔

(۹) بَاب بَيَان أَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلَى مَنْ لَمْ تُحَرِّكْ شَهْوَتُهُ*

باب (۹) جسے اپنی شہوت پر اطمینان ہو، اسے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا حرام نہیں ہے۔

۷۹- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ إِحْدَى نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَضْحَكُ *

۷۹۔ علی بن حجر سعدی، سفیان، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کا بھی بوسہ لے لیتے تھے، یہ فرما کر پھر حضرت عائشہؓ ہنستی تھیں۔

۸۰- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ نَعَمْ *

۸۰۔ علی بن حجر سعدی، ابن ابی عمر، حضرت سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے کہا کہ تم نے اپنے والد سے سنا ہے کہ وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں اس کا بوسہ لے لیتے تھے، کچھ دیر وہ خاموش رہے، پھر کہاں جی ہاں!

۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ *

۸۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبیداللہ بن عمر، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے، اور تم میں سے کون اپنی شہوت پر ایسا قابو پاسکتا ہے جیسا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شہوت پر قدرت حاصل تھی۔

۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ح و حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، علقمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (دوسری سند) شجاع بن مخلد، یحیی بن ابی زائدہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے اور ایسے ہی روزہ کی حالت میں مباشرت کر لیا کرتے تھے مگر وہ تم سب سے زیادہ اپنی شہوت پر قابو رکھتے تھے۔

عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلَكِنَّهُ أَمْلَكُكُمْ لِإِرْبِهِ *

٨٣- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ *

۸۳۔ علی بن حجر، زہیر بن حرب، سفیان، منصور، ابراہیم علقمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے، باقی وہ اپنی شہوت پر بہت زیادہ قابو رکھتے تھے۔

٨٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ *

۸۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، ابراہیم، علقمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں مباشرت کر لیا کرتے تھے۔

٨٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْنَا لَهَا أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ وَلَكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ أَوْ مِنْ أَمْلَكِكُمْ لِإِرْبِهِ شَكَّ أَبُو عَاصِمٍ *

۸۵۔ محمد بن مثنیٰ، ابو عاصم، ابن عون، ابراہیم، اسود بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں مباشرت (بوس و کنار) کر لیا کرتے تھے، فرمایا ہاں! لیکن تم سب سے زیادہ اپنی خواہش کو ضبط کرنے والے تھے اور تم میں سے کون حضورؐ کی طرح اپنی خواہش کو ضبط کر سکتا ہے، ابو عاصم کو آخر کے الفاظ میں شبہ ہے کہ مِن کا لفظ فرمایا یا نہیں۔

٨٦- وَحَدَّثَنِيهِ يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ لِيَسْأَلَانِهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۸۶۔ یعقوب دورقی، اسماعیل، ابن عون، ابراہیم، اسود اور مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دونوں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر حسب سابق روایت مذکور ہے۔

٨٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ

۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسن بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، عمر بن عبدالعزیز، عروہ بن زبیر، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت

الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ *

میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۸۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۸۸۔ یحییٰ بن بشر الحریری، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مذکور ہے۔

۸۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ *

۸۹۔ یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، زیاد بن علاقہ، عمرو بن میمون، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں روزہ کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے (معلوم ہوا کہ صرف بوسہ لینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا)۔

۹۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ *

۹۰۔ محمد بن حاتم، بہز بن اسد، ابو بکر نہشلی، زیاد بن علاقہ، عمرو بن میمون، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں رمضان المبارک میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۹۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ *

۹۱۔ محمد بن بشار، عبدالرحمٰن، سفیان، ابوالزناد، علی بن حسین، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۹۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ *

۹۲۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، شتیر بن شکل، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۹۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ

۹۳۔ ابوالربیع زہرانی، ابو عوانہ (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحٰق بن ابراہیم، جریر، منصور، مسلم، شتیر بن شکل،

بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتی ہیں۔

٩٤ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُقَبِّلُ الصَّائِمُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ هَذِهِ لِأُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَتْقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَخْشَاكُمْ لَهُ *

۹۴۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبدربہ بن سعید، عبداللہ بن کعب، حمیری، عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا روزہ دار بوسہ لے سکتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ چیز ام سلمہؓ سے دریافت کرو تو ام سلمہؓ نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے تو انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ اللہ تعالیٰ نے تو آپؐ کی اگلی اور پچھلی لغزشیں (اگر بالفرض والتقدیر ہوتیں) سب معاف کر دی ہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا خدا کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور خوف کرتا ہوں۔

(١٠) بَاب صِحَّةِ صَوْمِ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ *

باب (۱۰) حالت جنابت میں اگر صبح ہو جائے تو روزہ درست ہے۔

٩٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُصُّ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ مَنْ أَدْرَكَهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فَلَا يَصُمْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ لِأَبِيهِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

۹۵۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج (دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق بن ہمام، ابن جریج، عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ اپنی حدیثوں میں بیان کرتے ہیں کہ جسے جنابت کی حالت میں صبح ہو جائے تو وہ روزہ نہ رکھے تو میں نے عبدالرحمٰن بن حارثؓ سے جو میرے والد تھے، اس چیز کا تذکرہ کیا، انہوں نے اس چیز کا انکار کیا چنانچہ عبدالرحمٰن چلے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، یہاں تک کہ ہم حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ کے پاس آئے، عبدالرحمٰن نے دونوں سے اس چیز کے متعلق سوال کیا تو دونوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں بغیر احتلام

عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَكِلْتَاهُمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى مَرْوَانَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ مَرْوَانُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا ذَهَبْتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ قَالَ فَجِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبُو بَكْرٍ حَاضِرُ ذَلِكَ كُلِّهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا أَعْلَمُ ثُمَّ رَدَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنَ الْفَضْلِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَمَّا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ أَقَالَتَا فِي رَمَضَانَ قَالَ كَذَلِكَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ *

کے صبح کرتے اور پھر اسی حالت میں روزہ رکھتے، پھر ہم مروان کے پاس گئے تو عبدالرحمٰن نے ان سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو مروان بولا میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم ضرور ابوہریرہؓ کے پاس جاؤ اور ان کے قول کی تردید کردو" چنانچہ ہم حضرت ابوہریرہؓ کے پاس گئے اور ابو بکر ان تمام باتوں میں حاضر تھا چنانچہ عبدالرحمٰن نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا، کیا ان دونوں نے تم سے یہ فرمایا ہے، انہوں نے کہا ہاں! تو حضرت ابوہریرہؓ نے اس قول کی نسبت فضل بن عباس کی طرف کی، اور ابوہریرہؓ بولے کہ میں نے یہ بات فضل بن عباس سے سنی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی تھی، غرضیکہ کہ ابوہریرہؓ نے اس بات سے جو اس مسئلہ میں کہا کرتے تھے رجوع کر لیا، پھر میں نے یہ بات عبدالملک سے کہی (یہ مقولہ ابن جریج کا ہے) کیا ان دونوں نے یہ بات رمضان کے متعلق فرمائی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ایسا فرمایا ہے کہ آپ کو جنابت کی حالت میں بغیر احتلام کے صبح ہوتی اور آپؐ روزہ رکھ لیتے تھے۔

٩٦- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ *

٩٦۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، ابو بکر بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان المبارک میں جنابت کی حالت میں بغیر احتلام کے صبح ہو جاتی تھی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرماتے اور پھر روزہ رکھتے۔

٩٧- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَرْوَانَ أَرْسَلَهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَسْأَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ

٩٧۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبدربہ، عبداللہ بن کعب حمیری سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر نے ان سے بیان کیا کہ مروان نے انہیں ام سلمہؓ کے پاس یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ جو شخص جنابت کی حالت میں صبح کرے تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے، انہوں نے فرمایا کہ

جُنُبًا أَيَصُومُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ لَا مِنْ حُلُمٍ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِي *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں جماع کے ساتھ بغیر احتلام کے صبح کرتے تھے، پھر نہ افطار کرتے تھے اور نہ قضا کرتے تھے (یعنی روزہ رکھتے تھے)۔

٩٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا قَالَتَا إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ يَصُومُ *

۹۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد ربہ بن سعید، ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں بیان کرتی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں جنابت کی حالت میں جماع سے، بغیر احتلام کے صبح کرتے تھے اور پھر روزہ رکھتے تھے۔

٩٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيُّ أَبُو طُوَالَةَ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ أَفَأَصُومُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَصُومُ فَقَالَ لَسْتَ مِثْلَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِي *

۹۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر بن حزم الانصاری، ابوطوالہ، ابو یونس، مولیٰ حضرت عائشہؓ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ دریافت کرنے کے لئے آیا اور وہ دروازہ کے پیچھے سے سن رہی تھیں، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نماز کا وقت آجاتا ہے اور میں جنبی ہوتا ہوں تو کیا میں روزہ رکھوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے بھی جنابت کی حالت میں نماز کا وقت آجاتا ہے اور میں روزہ رکھتا ہوں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ ہم جیسے نہیں، اللہ نے آپؐ کی سب اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دیں، آپؐ نے فرمایا بخدا مجھے امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ ان چیزوں کا جاننے والا ہوں جن سے بچنا ضروری ہے۔

١٠٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا أَيَصُومُ

۱۰۰۔ احمد بن عثمان نوفلی، ابو عاصم، ابن جریج، محمد بن یوسف، سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہؓ سے کسی نے دریافت کیا کہ جو جنابت کی حالت میں صبح کرے وہ روزہ رکھے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت

قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ *

کی حالت میں بغیر احتلام کے صبح کرتے اور پھر روزہ رکھتے تھے۔

(١١) بَاب تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الْجِمَاعِ فِي نَهَارِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّائِمِ وَوُجُوبِ الْكَفَّارَةِ الْكُبْرَى فِيهِ وَبَيَانِهَا وَأَنَّهَا تَجِبُ عَلَى الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ وَتَثْبُتُ فِي ذِمَّةِ الْمُعْسِرِ حَتَّى يَسْتَطِيعَ *

باب (۱۱) روزہ دار پر رمضان المبارک میں دن کے وقت جماع کا حرام ہونا اور اس کے کفارہ کے واجب ہونے کا بیان، اور یہ کفارہ امیر اور غریب سب پر یکساں ہے۔

١٠١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ أَفْقَرَ مِنَّا فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ *

۱۰۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آکر عرض کیا کہ یارسول اللہ میں تو ہلاک ہو گیا، آپ نے فرمایا تجھے کس چیز نے ہلاک کیا؟ بولا میں نے اپنی بیوی کے ساتھ رمضان میں جماع کر لیا، آپؐ نے فرمایا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ وہ بولا نہیں، آپؐ نے فرمایا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں، آپؐ نے فرمایا کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کے بقدر تیرے پاس موجود ہے؟ اس نے کہا نہیں، پھر وہ بیٹھ گیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا آیا، آپؐ نے فرمایا اس کو صدقہ کر دے، وہ بولا مجھ سے بڑھ کر کوئی مسکین ہے، مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی گھر مجھ سے زائد محتاج نہیں ہے، یہ سن کر آپ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپؐ کے سامنے کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور فرمایا اچھا اسے لے جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا۔

١٠٢ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزِّنْبِيلُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

۱۰۲۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، محمد بن مسلم زہری، اسی سند کے ساتھ ابن عیینہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں کہ کھجوروں کا ایک ٹوکرا یعنی زنبیل لایا گیا باقی اس میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی کا تذکرہ نہیں ہے، یہاں تک کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ *

آپ کے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔

١٠٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا *

۱۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن رمح، لیث (دوسری سند) قتیبہ، لیث، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے (دن میں) رمضان المبارک میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع کر لیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا کوئی غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کیا دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں تو آپؐ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

١٠٤-وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

۱۰۴۔ محمد بن رافع، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ ایک شخص نے رمضان میں افطار کر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنے کے لئے فرمایا، پھر ابن عیینہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔

١٠٥- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ أَوْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا *

۱۰۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص جس نے رمضان المبارک میں افطار کر لیا تھا، حکم دیا کہ ایک غلام یا لونڈی آزاد کرے یا دو مہینے کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

١٠٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

۱۰۶۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری اسی سند کے ساتھ ابن عیینہ کی روایت کی طرح حدیث مذکور ہے۔

١٠٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ

۱۰۷۔ محمد بن رمح، لیث، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن قاسم، محمد بن جعفر بن زبیر، عباد بن عبداللہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں

رَضِي اللَّهُ عَنهَا أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ احْتَرَقْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ قَالَ وَطِئْتُ امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ نَهَارًا قَالَ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَجَاءَهُ عَرَقَانِ فِيهِمَا طَعَامٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ *

جل گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا وہ کیوں؟ بولا میں نے رمضان المبارک میں اپنی عورت کے ساتھ دن میں جماع کر لیا، آپؐ نے فرمایا صدقہ دے، صدقہ دے، اس نے عرض کیا کہ میرے پاس تو کچھ بھی موجود نہیں، آپؐ نے اسے بیٹھنے کا حکم دیا اتنے میں آپؐ کے پاس دو ٹوکرے کھانے کے آئے، آپؐ نے حکم دیا کہ ان کو صدقہ کر دے۔

۱۰۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَيْسَ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ وَلَا قَوْلُهُ نَهَارًا *

۱۰۸۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب ثقفی، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن قاسم، محمد بن جعفر بن زبیر، عباد بن عبداللہ بن زبیرؓ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ایک شخص رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر بقیہ حدیث کا ذکر کیا، باقی اس حدیث کے شروع میں صدقہ دینے اور دن کی قید نہیں ہے۔

۱۰۹ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْتَرَقْتُ احْتَرَقْتُ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُهُ فَقَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي قَالَ تَصَدَّقْ فَقَالَ وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَالِي شَيْءٌ وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ

۱۰۹۔ ابو طاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبدالرحمٰن بن قاسم، محمد بن جعفر بن زبیر، عباد بن عبداللہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رمضان المبارک میں مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آکر عرض کیا یا رسول اللہ میں جل گیا، میں جل گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کی حالت دریافت کی تو اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے، آپؐ نے فرمایا کہ صدقہ دے، اس نے عرض کیا خدا کی قسم! اے اللہ کے نبی میرے پاس کچھ نہیں ہے اور میں نہ کچھ دے سکتا ہوں، آپؐ نے فرمایا بیٹھ جا، وہ بیٹھ گیا غرضیکہ وہ اسی طرح بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی ایک گدھا ہانکتا ہوا لایا، اس پر کھانا لدا ہوا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی جلنے والا کہاں ہے؟ وہ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِهَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَيْرَنَا فَوَاللَّهِ إِنَّا لَجِيَاعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ فَكُلُوهُ *

شخص کھڑا ہو گیا، آپؐ نے فرمایا اسے صدقہ کر دے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہمارے علاوہ اس کا کوئی اور مستحق ہے، خدا کی قسم ہم بھوکے ہیں، ہمارے پاس کچھ نہیں، آپؐ نے فرمایا تو تم ہی کھا لو۔

(فائدہ) یہ صرف آپ کی خصوصیت تھی، آپؐ کے بعد اور کسی کے لئے یہ چیز جائز نہیں اور نہ ہی اس طرح اب کوئی کفارہ ادا کر سکتا ہے۔

(١٢) بَاب جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِلْمُسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ إِذَا كَانَ سَفَرُهُ مَرْحَلَتَيْنِ فَأَكْثَرَ *

باب (۱۲) رمضان المبارک میں مسافر شرعی کے لئے روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا حکم، جب سفر دو منزل یا اس سے زائد ہو۔

١١٠- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ ثُمَّ أَفْطَرَ قَالَ وَكَانَ صَحَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُونَ الْأَحْدَثَ فَالْأَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ *

۱۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن رمح، لیث (دوسری سند) قتیبہ، لیث، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا رمضان المبارک میں نکلے تو آپ نے روزہ رکھا، جب مقام کدید پر پہنچے تو آپ نے روزہ افطار کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ آپ کی ہر نئی سے نئی بات کا اتباع کرتے تھے۔

(فائدہ) علمائے کرام اور اصحاب فتویٰ اور امام مالک، امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک اگر مسافر میں روزہ رکھنے کی ہمت اور قوت ہے تو پھر روزہ رکھنا افضل ہے، ورنہ افطار بہتر ہے کیونکہ روایتوں میں دونوں قسم کے امر موجود ہیں اور سفر سے سفر شرعی مراد ہے۔

١١١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ يَحْيَى قَالَ سُفْيَانُ لَا أَدْرِي مِنْ قَوْلِ مَنْ هُوَ يَعْنِي وَكَانَ يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، سفیان، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قول کس کا ہے؟ یعنی یہ کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری قول لیا جاتا ہے۔

١١٢- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۱۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور زہری بیان کرتے ہیں کہ افطار

قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ *

کرنا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری امر تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری ہی بات پر عمل کرنا چاہئے(۱) اور زہری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں تیرہویں رمضان المبارک کی صبح کی تھی۔

١١٣- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانُوا يَتَّبِعُونَ الْأَحْدَثَ فَالْأَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ وَيَرَوْنَهُ النَّاسِخَ الْمُحْكَمَ *

۱۱۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب نے اسی سند کے ساتھ لیث کی روایت کی طرح نقل کی ہے اور ابن شہاب نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ صحابہ کرامؓ آپ کی ہر نئی بات اختیار کرتے تھے اور نئی بات کو ناسخ اور محکم جانتے تھے۔

١١٤- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَشَرِبَهُ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ *

(فائدہ) یہی جمہور کا قول ہے اور تفصیل میں نے لکھ دی ہے۔

۱۱۴۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں سفر کیا اور روزہ رکھا، جب مقام عسفان پر پہنچے تو آپؐ نے ایک برتن منگایا اس میں پینے کی کوئی چیز تھی اور اسے دن میں پیا تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھ لیں، پھر افطار کرتے رہے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ پہنچ گئے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے روزہ بھی رکھا اور افطار بھی فرمایا سو جس کی سمجھ میں آئے وہ روزہ رکھے اور جو چاہے وہ افطار کرے۔

١١٥- و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا تَعِبْ عَلَى مَنْ صَامَ وَلَا عَلَى مَنْ أَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ *

۱۱۵۔ ابو کریب، وکیع، سفیان، عبدالکریم، طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ہم عیب نہیں لگاتے تھے اس پر جو (سفر میں) روزہ رکھے اور نہ اس پر جو افطار کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں روزہ بھی رکھا اور آپؐ نے افطار بھی کیا۔

(۱) بعد والے امر کو لینا تب ضروری ہے جب کہ دوسرا امر ناسخ ہو یا پہلے سے راجح ہو ہمیشہ ایسا نہیں کیونکہ کئی مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد والا امر بیان جواز کے لئے کیا جیسے اولاً وضو میں ہر عضو کو تین مرتبہ دھویا پھر بعد میں دو مرتبہ اور ایک مرتبہ دھونے کا عمل بھی کر کے دکھایا۔

١١٦- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ *

۱۱۶۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب بن عبدالمجید، جعفر بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ کی طرف رمضان میں نکلے، اور روزہ رکھا یہاں تک کہ جب کراع غمیم تک پہنچے تو لوگوں نے روزہ رکھا، پھر آپؐ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اسے بلند کیا حتیٰ کہ لوگوں نے دیکھ لیا پھر اس کے بعد آپؐ نے پی لیا۔ اس کے بعد آپ سے کہا گیا کہ بعض لوگ روزہ رکھتے ہیں آپؐ نے فرمایا وہی نافرمان ہیں، وہی نافرمان ہیں۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے روزہ رکھنا نافرمانی نہیں ہے باقی اس وقت انہوں نے بظاہر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی نافرمانی کی اس لئے آپؐ نے یہ فرمایا۔

١١٧- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ *

۱۱۷۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراوردی، جعفر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ زیادتی ہے کہ کہ آپؐ سے عرض کیا گیا کہ لوگوں پر روزہ شاق ہو رہا ہے اور وہ آپ کے فعل کے منتظر ہیں چنانچہ آپؐ نے عصر کے بعد ایک پیالہ پانی کا منگایا۔

١١٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا لَهُ قَالُوا رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ *

۱۱۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، غندر، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد، محمد بن عمرو بن حسن، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ ایک شخص پر لوگوں کا ہجوم دیکھا کہ وہ اس پر سایہ کئے ہوئے تھے، آپؐ نے دریافت فرمایا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ شخص روزہ دار ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں (ایسی حالت میں) (۱) روزہ رکھنا بہتری کا کام نہیں ہے۔

---

(۱) حالت سفر میں روزہ رکھنے کی وجہ سے اگر ضرر لاحق ہونے کا اور مشقت میں پڑنے کا اندیشہ ہو تو افطار کرنا یعنی روزہ نہ رکھنا افضل ہے اور اگر ایسا اندیشہ نہ ہو تو پھر روزہ رکھنا ہی افضل ہے۔

١١٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ *

۱۱۹۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن عمرو بن حسن، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا اور حسب سابق روایت بیان کی۔

١٢٠ - وَحَدَّثَنَاه أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ يَبْلُغُنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَزِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللَّهِ الَّذِي رَخَّصَ لَكُمْ قَالَ فَلَمَّا سَأَلْتُهُ لَمْ يَحْفَظْهُ *

۱۲۰۔ احمد بن عثمان نوفلی، ابوداؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح اور کچھ زیادتی کے ساتھ روایت منقول ہے، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یحییٰ بن ابی کثیر سے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ اس حدیث اور سند پر یہ بات زائد بیان کرتے تھے کہ آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے لئے اللہ کی اس رخصت کا قبول کرنا لازم ہے جو اللہ نے تمہیں دی، پھر جب میں نے ان سے پوچھا تو ان کو یاد نہیں رہا۔

١٢١ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ *

۱۲۱۔ ہداب بن خالد، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، ابونضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کی سولہویں تاریخ کو جہاد کیا تو کوئی ہم میں سے روزہ دار تھا اور کسی نے افطار کر رکھا تھا تو نہ روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب لگاتا تھا اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر۔

١٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ هَمَّامٍ غَيْرَ أَنَّ فِي

۱۲۲۔ محمد بن ابوبکر مقدمی، یحییٰ بن سعید تیمی (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن مہدی، شعبہ، ابوعامر، ہشام، سالم بن نوح، عمر بن عامر (تیسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، سعید، حضرت قتادہ سے اسی سند کے ساتھ ہمام کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے اور تیمی اور عمرو بن عامر اور ہشام کی روایت میں اٹھارہویں تاریخ ہے اور سعید کی روایت میں بارہویں تاریخ ہے اور شعبہ کی روایت میں سترہویں تاریخ یا انیسویں تاریخ کا دن مذکور ہے۔

حَدِيثِ التَّيْمِيِّ وَعُمَرَ بْنِ عَامِرٍ وَهِشَامٍ لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَشُعْبَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ أَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ *

(فائدہ) مغازی کی کتابوں میں مشہور ہے کہ آپ مدینہ سے دس تاریخ کو نکلے اور مکہ مکرمہ میں ۱۹ تاریخ کو داخل ہوئے لہٰذا کسی نے درمیانی تاریخ ذکر کر دی اور کسی نے آخر کی، اس میں کوئی اشکال نہیں۔

١٢٣ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ إِفْطَارُهُ *

۱۲۳۔ نضر بن علی جہضمی، بشر بن مفضل، ابو سلمہ، ابو نضرہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے تو نہ روزہ دار کے روزہ پر کوئی عیب لگاتا تھا، اور نہ مفطر کے افطار پر۔

١٢٤ - حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ وَيَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَأَفْطَرَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ *

۱۲۴۔ عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، جریری، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک میں جہاد کرتے تو کوئی ہم میں سے روزہ دار ہوتا اور کوئی صاحب صاحب افطار، تو نہ روزہ دار مفطر پر غصہ کرتا اور نہ مفطر روزہ دار پر، جانتے تھے کہ جس میں قوت ہو وہ روزہ رکھے، تو یہ بھی اس کے لئے بہتر ہے اور سمجھتے تھے کہ جس میں ضعف اور کمزوری ہو اور وہ روزہ کھول دے تو یہ بھی اس کے حق میں خیر اور اچھا ہے۔

١٢٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ كُلُّهُمْ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصُومُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ فَلَا يَعِيبُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ *

۱۲۵۔ سعید بن عمرو، اشعثی، سہل بن عثمان، سوید بن سعید، حسین بن حریث، مروان بن معاویہ، عاصم، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا تو روزہ رکھنے والا روزہ رکھتا اور افطار کرنے والا افطار کر لیتا، لیکن کوئی کسی پر عیب نہیں لگاتا تھا۔

١٢٦- حَدَّثَنَا يَحْيَي بْنُ يَحْيَي أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الصَّوْمِ فِيْ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ *

۱۲۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، حمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ سے رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ کے بارہ میں پوچھا گیا، فرمایا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا ہے تو روزہ دار افطار کرنے والے اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر کوئی عیب لگاتا تھا۔

١٢٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْتُ فَصُمْتُ فَقَالُوا لِي أَعِدْ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا أَخْبَرَنِي أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُسَافِرُوْنَ فَلَا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَقِيتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِمِثْلِهِ *

۱۲۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر، حمید بیان کرتے ہیں کہ میں سفر کے لئے نکلا، اور روزہ رکھا تو لوگوں نے کہا تم دوبارہ روزہ رکھو، میں نے کہا حضرت انسؓ نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سفر کرتے تھے تو روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہیں لگاتا تھا اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر، پھر میں ابن ابی ملیکہ سے ملا تو انہوں نے بھی مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طرح خبر دی ہے۔

١٢٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ وَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ قَالَ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ *

۱۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، عاصم، مورق، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم میں سے بعض روزہ دار تھے اور بعض افطار کرنے والے، چنانچہ ہم سخت گرمی کے دن ایک منزل پر اترے اور ہم میں سے سب سے زیادہ سایہ حاصل کرنے والا وہ تھا جس کے پاس چادر تھی اور بعض تو ہم میں سے اپنے ہاتھ ہی سے سورج کی گرمی روک رہے تھے، نتیجتاً روزہ دار تو گر پڑے اور مفطر قائم و باقی رہے، انہوں نے خیمے نصب کئے اور اونٹوں کو پانی پلایا تو آپؐ نے فرمایا کہ افطار کرنے والوں نے آج ثواب حاصل کر لیا۔

(فائدہ) اپنے روزہ دار بھائیوں کی خدمت کر کے یہ مطلب نہیں کہ روزہ دار ثواب سے محروم رہے بلکہ ہر ایک کا مقام اور ثواب کے مراتب جدا جدا ہیں۔

١٢٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَامَ بَعْضٌ وَأَفْطَرَ بَعْضٌ

۱۲۹۔ ابو کریب، حفص، عاصم احول، مورق، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے سو بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے افطار کیا چنانچہ افطار کرنے والے کمر بستہ ہوگئے اور خدمت

فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُونَ وَعَمِلُوا وَضَعُفَ الصُّوَّامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ فَقَالَ فِي ذَلِكَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ *

شروع کی اور روزہ دار بعض کاموں میں ضعیف ہوگئے، اس چیز کی بنا پر آپؐ نے فرمایا کہ مفطر لوگ ثواب لے گئے۔

١٣٠- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَزَعَةُ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هَؤُلَاءِ عَنْهُ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مُصَبِّحُو عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا وَكَانَتْ عَزْمَةً فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ *

١٣٠۔ محمد بن حاتم، عبدالرحمٰن مہدی، معاویہ بن صالح، ربیعہ، قزعہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان پر لوگوں کا ہجوم تھا، جب سب لوگ ان کے پاس سے متفرق ہوگئے تو میں نے کہا کہ میں آپ سے وہ نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھ رہے تھے، میں نے ان سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا، انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کا سفر کیا اور ہم روزہ دار تھے چنانچہ ایک منزل پر نزول کیا تو آپؐ نے فرمایا اس وقت تم اپنے دشمن کے قریب آگئے ہو اب افطار سے تمہارے لئے زیادہ قوت ہوگی، چنانچہ افطار کی رخصت ہوگئی، سو ہم میں سے بعض نے افطار کیا، پھر ہم ایک دوسری منزل پر اترے تو آپ نے فرمایا تم صبح کو اپنے دشمن سے ملنے والے ہو اور افطار تمہاری قوت کو بڑھادے گا لہٰذا تم افطار کرو، اس وقت آپ کا یہ حکم قطعی تھا، لہٰذا ہم نے افطار کیا اس کے بعد ہم نے اپنے آپ کو دیکھا کہ سفر میں آپؐ کے ساتھ روزہ رکھتے تھے۔

١٣١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَ حَمْزَةُ ابْنُ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ *

١٣١۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو افطار کرو اور اگر مناسب سمجھو تو روزہ رکھو۔

١٣٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ

١٣٢۔ ابو ربیع زہرانی، حماد بن زید، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمیؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ

سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ *

وسلم سے دریافت کیا، یارسول اللہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں تو کیا سفر میں بھی روزے رکھوں؟ آپؐ نے فرمایا روزہ رکھنا چاہو تو روزہ رکھو، چاہو تو افطار کرو۔

١٣٣ - وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ *

۱۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ حماد بن زید کی روایت کی حدیث منقول ہے کہ میں ایک آدمی ہوں، کہ مسلسل روزے رکھتا ہوں۔

١٣٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ حَمْزَةَ قَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ *

۱۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، عبدالرحیم بن سلیمان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ حمزہ نے کہا کہ میں ایک روزہ دار آدمی ہوں تو کیا سفر میں بھی روزہ رکھوں۔

١٣٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا و قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ هِيَ رُخْصَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنَ اللَّهِ *

۱۳۵۔ ابوالطاہر، ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابوالاسود، عروہ بن زبیر، ابی مراوح، حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں اپنے اندر سفر کی حالت میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں تو روزہ رکھنے میں مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے رخصت ہے تو جو اس پر عمل کرے تو وہ اچھا ہے، اور جو کوئی روزہ رکھنا چاہے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے، ہارون نے اپنی روایت میں صرف رخصت کہا ہے، من اللہ کا لفظ نہیں بولا۔

١٣٦ - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ

۱۳۶۔ داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز، اسماعیل بن عبیداللہ، ام درداء، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ماہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت گرمی میں نکلے حتیٰ کہ ہم میں سے بعض گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ

شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ رَوَاحَةَ *

علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہؓ کے علاوہ ہم میں سے اور کوئی بھی روزہ دار نہیں تھا۔

١٣٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا أَحَدٌ صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ *

۱۳۷۔ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، ہشام بن سعد، عثمان بن حیان دمشقی، ام درداء، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے بعض سفروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (روزہ کی حالت میں) دیکھا ہے، یہاں تک کہ آدمی گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوئے تھا اور ہم میں سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہؓ کے علاوہ اور کوئی بھی روزہ دار نہ تھا۔

(١٣) بَاب اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ لِلْحَاجِّ بِعَرَفَاتٍ يَوْمَ عَرَفَةَ *

باب (۱۳) حاجی کے لئے عرفہ کے روز میدان عرفات میں افطار مستحب ہے۔

١٣٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ *

۱۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالنضر، عمیر مولیٰ عبداللہ بن عباسؓ، ام الفضل بنت حارث سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس چند لوگوں نے عرفہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق بحث شروع کی، بعض بولے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں اور بعض بولے کہ آپ کا روزہ نہیں ہے چنانچہ انہوں نے ایک دودھ کا پیالہ آپؐ کی خدمت(۱) میں روانہ کیا اور آپ عرفات میں اپنے اونٹ پر تھے تو آپؐ نے پی لیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ امام مالک، امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور جمہور علمائے کرام کے نزدیک افطار میدان عرفان میں حاجی کے لئے مستحب ہے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ سے بھی یہی چیز منقول ہے اور یہی اولیٰ بالعمل ہے۔

١٣٩- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ *

۱۳۹۔ اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان، ابوالنضر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں اونٹ پر کھڑے ہونے کا تذکرہ نہیں اور سند میں عن عمیر مولیٰ ام الفضل کے الفاظ ہیں۔

(۱) حضرت ام فضل نے حکم شرعی معلوم کرنے کے لئے اس وقت کے مناسب تدبیر اختیار فرمائی کیونکہ وہ گرم دن کی دوپہر کا وقت تھا۔

١٤٠ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ *

۱۴۰۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، سالم، ابوالنضر سے سفیان بن عیینہ کی روایت کی طرح اسی سند کے ساتھ حدیث مذکور ہے۔

١٤١ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ شَكَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَنَحْنُ بِهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَعْبٍ فِيهِ لَبَنٌ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ *

۱۴۱۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو، ابوالنضر، عمیر مولیٰ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام الفضلؓ سے سنا فرما رہی تھیں کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے کچھ حضرات نے شک کیا اور ہم بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، چنانچہ انہوں نے آپؐ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ روانہ کر دیا اور آپؐ عرفات میں تھے تو آپ نے پی لیا۔

١٤٢ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ مَيْمُونَةُ بِحِلَابِ اللَّبَنِ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ *

۱۴۲۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو، بکیر بن اشج، کریب مولیٰ ابن عباسؓ، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ لوگوں نے عرفہ کے دن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے میں شک کیا تو حضرت میمونہؓ نے دودھ کا ایک برتن آپؐ کی خدمت میں روانہ کیا اور آپؐ وقوف کئے ہوئے تھے، آپ نے اس میں سے پیا اور سب لوگ دیکھ رہے تھے۔

(١٤) بَاب صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ *

باب (۱۴) عاشورہ کے دن روزہ رکھنا۔

١٤٣ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ شَهْرُ رَمَضَانَ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ *

۱۴۳۔ زہیر بن حرب، جریر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ قریش جاہلیت کے زمانہ میں عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی روزہ رکھتے تھے، جب آپؐ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو آپ نے روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم فرمایا، پھر جب ماہ رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپؐ نے فرمایا جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

١٤٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِوَايَةِ جَرِيرٍ *

۱۴۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اول حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپؐ عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور حدیث کے اخیر میں ہے کہ آپ نے (بعد فرضیت رمضان) عاشورہ کا روزہ چھوڑ دیا سو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے اور جریر کی روایت کی طرح اس بات کو بھی آپ کا فرمان نہیں بنایا۔

١٤٥- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَانَ يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ *

۱۴۵۔ عمرو ناقد، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عاشورہ کے دن کا روزہ جاہلیت میں رکھا جاتا تھا اور پھر جب اسلام آگیا تو اب جس کا جی چاہے رکھے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے۔

١٤٦- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ *

۱۴۶۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی فرضیت سے قبل اس روزے کا (عاشور کا) حکم فرمایا کرتے تھے، جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو یہ حکم ہوا کہ جس کا جی چاہے وہ عاشورہ کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے وہ نہ رکھے۔

١٤٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عِرَاكًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ *

۱۴۷۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن رمح، لیث بن سعد، یزید بن ابی حبیب، عراک، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ قریش جاہلیت کے زمانہ میں عاشور کا روزہ رکھا کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ رمضان المبارک کے روزے فرض کر دیئے گئے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جس کی مرضی ہو وہ افطار کرے۔

١٤٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ

۱۴۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَهُ وَالْمُسْلِمُونَ قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اہل جاہلیت عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے بھی رمضان المبارک کے فرض ہونے سے پہلے اس کے روزے رکھے، پھر جب رمضان المبارک فرض ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورہ اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے لہٰذا جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے مطلب یہ ہے کہ رمضان کے روزوں کے بعد اب کسی روزے کو وہ فضیلت حاصل نہیں جو رمضان کے روزوں کو ہے، اور پھر احادیث سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ امور دین میں بھی غیر ضروری امور کو ضروری بنا لینا درست نہیں ہے بلکہ شریعت نے جس کی جو حد مقرر کر دی ہے اسی حد میں رہتے ہوئے اگر اس کام کو کیا جائے تو باعث خیر اور ثواب ہے ورنہ الٹا عذاب ہے، کجا کہ غیر دین کو دین سمجھ کر کرنا اور اسے ضروری سمجھنا، معاذ اللہ منہ۔

١٤٩- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۴۹۔ محمد بن مثنیٰ، زہیر بن حرب، یحییٰ قطان (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، دونوں عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

١٥٠- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعْهُ *

۱۵۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن رمح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عاشورہ کے دن کا تذکرہ کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے لہٰذا جو روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے اور جس کی طبیعت نہ چاہے تو وہ رہنے دے۔

١٥١- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ

۱۵۱۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ولید بن کثیر، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ عاشورہ کے دن کے متعلق فرما رہے تھے کہ یہ دن ایسا ہے کہ اس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جو روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھے اور جو نہ چاہے وہ نہ رکھے اور عبد اللہ بن عمرؓ اس دن روزہ نہیں

أَحَبَّ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صِيَامَهُ*

رکھتے تھے مگر جب کہ ان دنوں کے موافق ہو جائے جن میں ان کو روزہ کی عادت تھی۔

١٥٢- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ سَوَاءً *

۱۵۲۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، روح، ابو مالک، عبید اللہ بن اخنس، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عاشورہ کے دن کے روزے کا تذکرہ کیا گیا، بقیہ حدیث لیث بن سعد کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

١٥٣- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَقَالَ ذَاكَ يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ *

۱۵۳۔ احمد بن عثمان نوفلی، ابو عاصم، عمر بن محمد بن زید عسقلانی، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عاشورہ کے دن کا تذکرہ کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے سو جس کی سمجھ میں آئے وہ روزہ رکھے اور جس کی طبیعت چاہے وہ چھوڑ دے۔

١٥٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ادْنُ إِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ أَوَلَيْسَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ قَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ إِنَّمَا هُوَ يَوْمٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تُرِكَ و قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ تَرَكَهُ *

(فائدہ) یعنی اب رکھنا ضروری نہیں رہا ہے۔

۱۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، عمارہ، عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس حضرت عبداللہ کے پاس آئے اور وہ صبح کا ناشتہ کر رہے تھے تو انہوں نے فرمایا ابو محمد آؤ ناشتہ کر و، وہ بولے کیا آج عاشور کا دن نہیں ہے؟ عبداللہؓ نے فرمایا تم جانتے ہو عاشورہ کا دن کیا ہے؟ اشعث نے کہا وہ کیسا دن ہے، عبداللہؓ نے کہا کہ رمضان فرض ہونے سے قبل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا روزہ رکھتے تھے پھر جب رمضان کا مہینہ فرض ہو گیا تو آپؐ نے چھوڑ دیا اور ابو کریب کی روایت میں ہے کہ اسے چھوڑ دیا۔

١٥٥- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ

۱۵۵۔ زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش سے اسی

أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَهُ *

سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٥٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ أَنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ادْنُ فَكُلْ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ كُنَّا نَصُومُهُ ثُمَّ تُرِكَ *

۱۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، یحییٰ بن سعید قطان، سفیان (دوسری سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، سفیان، زبید یامی، عمارہ بن عمیر، قیس بن سکن بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس عاشورہ کے دن گئے اور وہ کھانا کھا رہے تھے، انہوں نے فرمایا، ابو محمد قریب آؤ اور کھاؤ، انہوں نے کہا میں روزے سے ہوں، اس پر انہوں نے فرمایا اس دن ہم روزہ رکھتے تھے مگر پھر چھوڑ دیا گیا۔

١٥٧- و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ يَأْكُلُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَقَالَ قَدْ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَإِنْ كُنْتَ مُفْطِرًا فَاطْعَمْ *

۱۵۷۔ محمد بن حاتم، اسحاق بن منصور، اسرائیل، منصور، ابراہیم، علقمہ بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس ابن مسعودؓ کے پاس تشریف لائے اور وہ عاشورہ کے دن کھانا کھا رہے تھے، انہوں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن آج تو عاشور ہے، فرمایا رمضان کے روزوں سے قبل اس کا روزہ رکھا جاتا تھا پھر جب کہ رمضان فرض ہو گیا تو اس کا روزہ چھوڑ دیا گیا، اب اگر تم روزہ سے نہ ہو تو کھاؤ۔

١٥٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ *

۱۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، اشعث بن ابی الشعثاء، جعفر بن ابی ثور، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا ہمیں حکم فرمایا کرتے اور اس کی ترغیب دیتے تھے اور اس کا ہمارے لئے خیال رکھتے تھے پھر جب کہ رمضان فرض کر دیا گیا تو نہ آپ نے اس کا حکم کیا اور نہ اس سے منع کیا اور نہ اس کا آپؐ نے ہمارے لئے خیال رکھا۔

١٥٩- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ

۱۵۹۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خطبہ میں مدینہ منورہ میں سنا یعنی ان کی

أَبِي سُفْيَانَ خَطِيبًا بِالْمَدِينَةِ يَعْنِي فِي قَدْمَةٍ قَدِمَهَا خَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِهَذَا الْيَوْمِ هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ *

ایک آمد کے وقت جب کہ وہ مدینہ میں آئے تھے انہوں نے عاشورہ کے دن خطبہ دیا اور فرمایا اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟(۱) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یوم عاشور کے متعلق فرما رہے تھے کہ یہ عاشورے کا دن ہے، اللہ نے اس کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا اور میں روزہ سے ہوں، سو جو روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھے اور جسے افطار اچھا معلوم ہو وہ افطار کرے۔

١٦٠ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۱۶۰۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، مالک بن انس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

١٦١ - وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بَاقِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَيُونُسَ *

۱۶۱۔ ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے متعلق سنا کہ میں روزہ سے ہوں جس کا جی چاہے وہ روزہ رکھے، اور مالک بن انس اور یونس کی روایت کا باقی حصہ بیان نہیں کیا۔

١٦٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ فَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ *

۱۶۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، ابوبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا، لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا، انہوں نے کہا، یہ وہ دن ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا، اس لئے اس کی تعظیم کی بنا پر ہم روزہ رکھتے ہیں، تو آپؐ نے فرمایا کہ ہم تم سے زیادہ حضرت موسیٰؑ کے قریب اور دوست ہیں، تو آپؐ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

١٦٣ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ

۱۶۳۔ ابن بشار، ابوبکر بن نافع، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوبشر سے

(۱) حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ این علماء کم تمہارے علماء کہاں ہیں؟ اس بنا پر کہ حضرت معاویہؓ نے ان کے علماء کو اس دن کے روزہ کا اہتمام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یا ان کی طرف سے یہ خبر ملی ہوگی کہ وہاں کے علماء اس دن کے روزہ کو واجب یا مکروہ سمجھتے ہیں اس بنا پر اصل صورت حال بتلادی۔

جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ ذَلِكَ *

اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے باقی اس میں یہ ہے کہ آپؐ نے یہود سے اس کا سبب دریافت فرمایا۔

۱۶۴ - وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ *

۱۶۴۔ ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، عبداللہ بن سعید بن جبیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ کون سا دن ہے کہ جس میں تم روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا یہ بہت بڑا دن ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا، اس پر حضرت موسیٰ نے نجات کے شکریہ میں روزہ رکھا تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں، اس پر آپؐ نے فرمایا ہم تم سے زیادہ حضرت موسیٰ کے شکریہ میں شریک ہونے کے مستحق اور قریب ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

۱۶۵ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ لَمْ يُسَمِّهِ *

۱۶۵۔ اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے مگر اس میں ابن سعید بن جبیر ہے، نام مذکور نہیں۔

۱۶۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَتَتَّخِذُهُ عِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوهُ أَنْتُمْ *

۱۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو اسامہ، ابو عمیس، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عاشورہ کے دن کی یہود تعظیم کرتے تھے اور اسے عید ٹھہراتے تھے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی روزہ رکھو۔

۱۶۷ - وَحَدَّثَنَاه أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ أَخْبَرَنِي قَيْسٌ فَذَكَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ فَحَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۶۷۔ احمد بن منذر، حماد بن اسامہ، ابوالعمیس، قیس نے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے باقی بواسطہ ابو اسامہ، صدقہ بن ابی عمران، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ زیادتی نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ خیبر کے یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھا

قَالَ كَانَ أَهْلُ خَيْبَرَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَتَّخِذُونَهُ عِيدًا وَيُلْبِسُونَ نِسَاءَهُمْ فِيهِ حُلِيَّهُمْ وَشَارَتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُومُوهُ أَنْتُمْ *

کرتے تھے اور اس دن عید ٹھہراتے تھے اور اپنی عورتوں کو زیور پہناتے تھے اور ان کا بناؤ سنگار کراتے تھے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم بھی روزہ رکھو۔

١٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ وَلَا شَهْرًا إِلَّا هَذَا الشَّهْرَ يَعْنِي رَمَضَانَ *

۱۶۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن ابی یزید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عاشورہ کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا، انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دن کی فضیلت تلاش کر کے روزہ رکھا ہو، مگر اس مہینے یعنی رمضان المبارک کا۔

(فائدہ) یعنی دنوں میں عاشورہ اور مہینوں میں رمضان المبارک کو افضل اور بزرگ سمجھتے تھے۔

١٦٩ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۱۶۹۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عبید اللہ بن ابی یزید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث روایت کرتے ہیں۔

١٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي زَمْزَمَ فَقُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ وَأَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا قُلْتُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ قَالَ نَعَمْ *

۱۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع بن جراح، حاجب بن عمر، حکم بن الاعرج بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس پہنچا وہ اپنی چادر سے زمزم کے کنارے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے، میں نے عرض کیا کہ عاشورہ کے روزہ کے متعلق مجھے خبر دیجئے، انہوں نے فرمایا کہ جب تم محرم کا چاند دیکھ لو تو تاریخیں گنتے رہو اور نویں تاریخ کی صبح روزہ کی حالت میں کرو، میں نے عرض کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روزہ رکھا کرتے تھے، انہوں نے فرمایا، ہاں!۔

١٧١ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ عِنْدَ زَمْزَمَ عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ بِمِثْلِ حَدِيثِ

۱۷۱۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید قطان، معاویہ بن عمرو، حکم بن اعرج سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا اور وہ زمزم کے پاس اپنی چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، بقیہ حدیث حاجب بن عمر کی روایت کی طرح مذکور ہے۔

حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ *

۱۷۲- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غَطَفَانَ بْنَ طَرِيفٍ الْمُرِّيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۲۔ حسن بن علی حلوانی، ابن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، اسماعیل بن امیہ، ابوغطفان بن طریف مری، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ نے جب عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا اور اس کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ اس دن کی تو یہود اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اگلا سال آئے گا تو ہم انشاءاللہ نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے، (راوی نے) بیان کیا کہ پھر ابھی آئندہ سال آنے نہ پایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔

(فائدہ) مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارہویں ربیع الاول ہی کو اس دنیا سے رحلت فرما گئے، چونکہ آپ نے دسویں کا روزہ رکھا تھا اور نویں کا ارادہ فرمایا تھا اس لئے دو دن روزہ مسنون ہو گیا اور شیخ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ تنہا دسویں تاریخ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں یہود کی مشابہت ہے اس لئے ایک دن قبل یا ایک دن بعد اس کے ساتھ ملا کر روزہ رکھنا چاہئے تاکہ مشابہت یہود کی بنا پر جو کراہت ہوتی ہے وہ ختم ہو جائے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض بھی یہی تھی جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے، یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور اس کا اتباع باعث خیر و برکت و فلاح دارین ہے، باقی آج کل جو خرافات مروج ہیں اور جو رسوم کی جاتی ہیں ان سب کے متعلق درمختار میں تصریح موجود ہے کہ وہ بوجہ تشبیہ روافض حرام ہیں، جیسا کہ ذکر شہادت، سبیل لگانا، شربت پلانا، تعزیہ نکالنا اور خصوصیت کے ساتھ امام باڑے گرم کرنا اور محفلیں منعقد کرنا وغیرہ ہر قسم کے لہو ولعب حرام اور ناجائز ہیں کہ جن سے احتراز اور پرہیز اشد ضروری ہے اور رکن دین ہے اگر کسی کو محبت کا دعویٰ ہے تو سینہ پیٹنے سے کیا ہوتا ہے، ان کے اعمال و اخلاق اختیار کرے اور اس پر کاربند رہے تاکہ نجات کا ذریعہ بھی ہو اور یہ روش تو سراسر خسر الدنیا والآخرہ کا باعث ہے۔

میں کہتا ہوں روزے رکھے تاکہ حدیث پر عمل ہو اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس میں مشابہت بھی ہو جائے کہ جیسے وہ پیاسے شہید کئے گئے تم بھی پیاسے رہو، باقی محبت کا تو محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے، اصل تو پیٹ پوجا اور شربت پینا اور تفریح کرنا ہے، اللہ تعالیٰ سب کو ان امور سے محفوظ رکھے اور صراط مستقیم پر کاربند ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین، نیز حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، اگر ہوتا تو آپ یہ نہ فرماتے کہ آئندہ سال میں زندہ رہا، نیز اس حدیث سے آپ کی بشریت بھی ثابت ہوئی کہ موت و حیات بشریت کا خاصہ ہے اور ابن عباسؓ کا مسلک یہ ہے کہ عاشورہ نویں تاریخ کو ہے، باقی جمہور علماء سلف اور خلف کا مسلک یہی ہے کہ وہ دس تاریخ کو ہے۔

۱۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ

۱۷۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، وکیع، ابن ابی ذئب، قاسم بن عباس، عبداللہ بن عمیر، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ لَعَلَّهُ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ *

تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا، ابو بکر کی روایت میں ہے یعنی عاشورے کا (روزہ رکھوں گا)۔

١٧٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ مَنْ كَانَ لَمْ يَصُمْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ إِلَى اللَّيْلِ *

۱۷۴۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ایک آدمی کو عاشورہ کے دن روانہ فرمایا اور اس کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کردے کہ جس نے روزہ نہ رکھا ہو وہ روزہ رکھ لے، جو کھا چکا ہو وہ اپنے روزے کو رات تک پورا کرے۔

(فائدہ) شب عاشورہ اور جمعہ وغیرہ کی راتوں میں شیرینی وغیرہ پر فاتحہ دلانا، احادیث اور کتب معتبرہ کی رو سے ثابت نہیں اور احادیث صحیحہ سے ارواح کا ان راتوں میں آنا بھی ثابت نہیں، اگر ان راتوں میں بلا اصرار اور تاکید واعتقاد صدقہ کرے تو جائز اور درست ہے لیکن امر مستحب پر ایسا اصرار اور تاکید کہ کبھی ساقط نہ ہو، یہ شیطانی حصہ ہے چنانچہ ملا علی قاری اور علامہ طیبی نے شرح مشکوۃ میں اس کی تصریح کر دی ہے اور آخر میں فرمادیا ہے کہ جب امر مستحب پر اصرار کرنے کا یہ حال ہے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جو کہ بدعات اور امور منکرہ پر اصرار کرے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٧٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ لَاحِقٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكُنَّا بَعْدَ ذَلِكَ نَصُومُهُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصِّغَارَ مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَنَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهَا إِيَّاهُ عِنْدَ الْإِفْطَارِ *

۱۷۵۔ ابو بکر بن نافع عبدی، بشر بن مفضل بن لاحق، خالد بن ذکوان، ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کی صبح کو انصار کے گاؤں میں جو مدینہ کے قرب وجوار میں تھے، کہلا بھیجا کہ جس نے روزہ رکھا ہے وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح ہی سے افطار کر لیا ہے وہ باقی دن پورا کرے چنانچہ اس کے بعد ہم روزہ رکھتے تھے اور اگر مشیت الٰہی ہوتی تو اپنے چھوٹے بچوں کو بھی رکھوایا کرتے تھے اور مسجد جاتے اور بچوں کے لئے روئی کی گڑیاں بناتے پھر جو ان میں سے کھانے کی وجہ سے رونے لگتا تو افطار کے وقت تک کے لئے انہیں وہ دے دیتے۔

١٧٦- وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرِ الْعَطَّارُ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ سَأَلْتُ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذٍ عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُسُلَهُ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَنَصْنَعُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَنَذْهَبُ بِهِ مَعَنَا فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَاهُمُ اللُّعْبَةَ تُلْهِيهِمْ حَتَّى يُتِمُّوا صَوْمَهُمْ *

۱۷۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معشر عطار، خالد بن ذکوان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عاشورہ کے روزے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قاصدوں کو انصار کے دیہات میں بھیجا چنانچہ بشر کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، باقی اتنی زیادتی ہے کہ ہم ان بچوں کے کھیلنے کے لئے اون کی چیز بنا دیتے تھے، پھر جب وہ کھانا مانگتے تو ہم انہیں وہی کھلونا دے دیتے جو انہیں غافل کر دیتا، حتیٰ کہ وہ اپنا روزہ پورا کر لیتے۔

(فائدہ) تاکہ اس طرح بچپن ہی سے روزہ کی عادت ہو جائے، اس سے گڑیوں کے جواز پر استدلال کرنا درست نہیں کیونکہ بچوں کو کھلونے دینے سے پہلے روزہ رکھنا اور رکھوانا واجب اور ضروری ہے، رمضان کی فرضیت سے قبل عاشورہ کا روزہ واجب تھا، رمضان کے فرض ہونے کے بعد اس کا وجوب ختم ہو گیا اور اب صرف سنیت ہی باقی رہ گئی ہے۔ واللہ اعلم۔

(١٥) بَاب النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى *

باب (۱۵) عید کے دنوں میں روزہ رکھنے کی حرمت!

١٧٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْآخَرُ يَوْمٌ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ *

۱۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابی عبید مولیٰ ابن ازہر بیان کرتے ہیں کہ میں عید میں حضرت عمر بن الخطابؓ کے ساتھ حاضر تھا آپ آئے اور نماز پڑھی، پھر فارغ ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا کہ یہ دونوں دن ایسے ہیں کہ ان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، ایک تمہارے روزوں کے بعد آج یہ افطار کا دن ہے اور دوسرا وہ دن ہے کہ اس میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

(فائدہ) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن باجماع علماء کرام ہر حال میں روزہ رکھنا حرام ہے خواہ نفلی ہو یا نذر اور کفارہ کا، کسی بھی حال میں صحیح اور درست نہیں ہے۔

١٧٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ *

۱۷۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، محمد بن یحییٰ بن حبان، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنوں کے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، ایک عید قربان کا دن اور دوسرے عید الفطر کا دن۔

١٧٩ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِي يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ *

١٧٩۔ قتیبہ بن سعید، جریر، عبدالملک بن عمیر، قزعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے ایک حدیث سنی تو بہت اچھی معلوم ہوئی تو میں نے کہا، آپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، انہوں نے کہا، کیا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی بات کہوں گا جو آپؐ نے نہیں فرمائی، اور میں نے نہیں سنی، میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو دنوں میں روزہ درست نہیں، ایک عید الاضحیٰ اور دوسرے رمضان کی عید فطر میں۔

١٨٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ *

١٨٠۔ ابو کامل حجدری، عبدالعزیز بن مختار، عمرو بن یحییٰ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن کے روزہ رکھنے سے منع فرمایا، ایک عید الفطر اور دوسرے عید الاضحیٰ۔

١٨١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ يَوْمًا فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ *

١٨١۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابن عون، حضرت زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور کہا میں نے ایک دن روزہ رکھنے کی نذر مانی تھی تو وہ عید الاضحیٰ یا فطر کے موافق ہو گیا، ابن عمرؓ بولے کہ اللہ تعالیٰ نے نذر کے پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) نذر تو لازم ہے اور اس کی وفا بھی ضروری ہے لہٰذا ان ایام کے گزر جانے کے بعد اس کی قضا کی جائے گی۔

١٨٢ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى *

١٨٢۔ ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، سعد بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن کے روزوں سے منع فرمایا ہے، ایک عید الفطر کا دن اور دوسرے عید الاضحیٰ کا دن۔

(١٦) بَاب تَحْرِيمِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَبَيَانِ أَنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ

باب (۱۶) ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی حرمت اور اس چیز کا بیان کہ یہ کھانے، پینے اور اللہ تعالیٰ

عَزَّ وَجَلَّ *

کے ذکر کے دن ہیں!

١٨٣ - وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ *

۱۸۳۔ سریج بن یونس، ہشیم، خالد، ابو ملیح، نبیشہ ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔

١٨٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ خَالِدٌ فَلَقِيتُ أَبَا الْمَلِيحِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَزَادَ فِيهِ وَذِكْرٍ لِلَّهِ *

۱۸۴۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، اسماعیل بن علیہ، خالد حذاء، ابو قلابہ، ابو ملیح، نبیشہ، خالد بیان کرتے ہیں کہ میں ابو ملیح سے ملا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھ سے بواسطہ نبیشہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہشیم کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، باقی اتنی زیادتی ہے کہ فرمایا یہ دن یاد الٰہی کے ہیں۔

١٨٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَأَوْسَ بْنَ الْحَدَثَانِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَأَيَّامُ مِنًى أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ *

۱۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن سابق، ابراہیم بن طہمان، ابو الزبیر، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبؓ اور اوس بن حدثانؓ کو ایام تشریق میں روانہ کیا کہ جا کر اعلان کر دیں کہ جنت میں تو مومن ہی داخل ہوگا اور ایام منیٰ (تشریق) کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

(فائدہ) یعنی ان دنوں میں روزہ رکھنا مومنوں کا کام نہیں اور جو مومنوں جیسا کام نہ کرے تو وہ مومن کیسے ہو سکتا ہے، اس لئے آپ نے فرمایا کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے، میں کہتا ہوں کہ عبادت اور اطاعت اسی مقام پر سود مند ہے جہاں شریعت حکم دے یا اجازت دے اور اپنی رائے اور مرضی سے غیر مشروع امور کو عبادت اور اطاعت سمجھ لینا تو یہ اس سے بھی زیادہ بدتر اور برا ہے جیسا کہ زمانہ حاضر میں قسم قسم کی چیزیں عبادت سمجھی جاتی ہیں اور جو عبادتیں ہیں انہیں بالائے طاق رکھا جاتا ہے اور ایام تشریق کی دسویں تاریخ کے بعد تین دن ہیں، گیارہ، بارہ اور تیرہ، ان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کرنا اور قربانیوں کا گوشت کھانا مسنون ہے اور اگر کوئی روزہ رکھے تو کسی حال میں بھی درست اور صحیح نہیں، اس کا توڑنا واجب اور ضروری ہے، امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا یہی مذہب اور اکثر علمائے کرام کا یہی مسلک ہے۔

١٨٦ - وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَنَادَيَا *

۱۸۶۔ عبد بن حمید، ابو عامر عبدالملک بن عمرو، ابراہیم بن طہمان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔ باقی اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم دونوں جا کر اعلان کر دینا۔

(١٧) بَاب كَرَاهَةِ اِفْرَادِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ لَا يُوَافِقُ عَادَتَهُ *

باب (۱۷) جمعہ کے دن کو مخصوص کر کے بغیر کسی عادت کے روزہ رکھنا۔

١٨٧ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ *

۱۸۷۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، عبدالحمید بن جبیر، محمد بن عباد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا اور وہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا جمعہ (۱) کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، انہوں نے جواب دیا کہ ہاں قسم ہے اس بیت اللہ کے پروردگار کی۔

١٨٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۸۸۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عبدالحمید بن جبیر بن شعبہ، محمد بن عباد بن جعفر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حسب سابق نقل کیا ہے۔

١٨٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ *

۱۸۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، حفص، ابو معاویہ، اعمش (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی تنہا کو جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے مگر یہ ایک دن اس سے قبل رکھے یا اس کے بعد۔

١٩٠ - وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

۱۹۰۔ ابوکریب، حسین جعفی، زائدہ، ہشام، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تمام راتوں میں کوئی

---

(۱) تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے ممانعت اس وقت ہے جبکہ اسے افضل سمجھے البتہ اگر پہلے سے کسی دن روزہ رکھنے کی عادت ہو اور اتفاق سے وہ عادت کا دن یوم جمعہ ہو تو اس دن روزہ رکھ سکتا ہے کچھ حرج نہیں۔ یا کوئی شخص یوم عرفہ کا روزہ رکھتا ہو اتفاق سے یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو تو روزہ رکھ سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے نذر مانی کہ جس دن فلاں کام ہو گیا اس دن روزہ رکھوں گا اور وہ کام جمعہ کو ہوا تو اب وہ بھی جمعہ کو روزہ رکھے گا۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ *

جمعہ کی رات کو نماز پڑھنے کے لئے اور بیدار رہنے کے لئے خاص نہ کرے اور نہ جمعہ کے دن کو اور دنوں میں روزہ رکھنے کے لئے خاص کرے مگر یہ کہ کوئی ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اور پھر اس میں جمعہ آجائے۔

(فائدہ) قارئین جانتے ہیں کہ جمعہ کی کتنی فضیلت ہے اور پھر نماز اور روزہ کی کیا کیا فضیلتیں ہیں مگر اپنی رائے سے ان ایام میں یہ امور ضروری قرار دینا بھی درست نہیں، چہ جائیکہ وہ رسومات کہ جن کی شریعت میں کوئی اصلیت ہی نہیں وہ کیسے صحیح اور درست ہو سکتی ہیں جیسا کہ تیجہ، چہلم، عرس اور کونڈے وغیرہ اور اس کے علاوہ تمام خرافات جو جاری و ساری ہیں، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان سے محفوظ رکھے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ خاص جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے، الا یہ کہ وہ کسی تاریخ میں روزہ رکھتا تھا اور اس میں جمعہ آگیا تو کوئی مضائقہ نہیں یا اس کے ساتھ اگلا اور پچھلا دن ملا کر روزے رکھے، کیونکہ جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا، غسل کرنا، نماز کو جلد جانا مستحب ہے، ایسی شکل میں افطار بہتر ہے اور جمعہ کے آگے یا پیچھے روزہ رکھ لے گا تو ان وظائف کا کفارہ ہو جائے گا اور اس حدیث سے صلوۃ الرغائب کا بدعت ہونا معلوم ہوا کہ یہ سراسر ضلالت اور گمراہی ہے کہ جس کی کوئی اصلیت نہیں، اللہ تعالیٰ اس کے ایجاد کرنے والے، اور اس کے پڑھنے والے کو برباد کرے۔ علمائے کرام کی ایک جماعت نے اس کی مذمت اور قباحت میں عجیب وغریب تصانیف کی ہیں اور اس کو سراپا فسق و گمراہی اور ضلالت لکھا ہے اور اس کا مرتکب گمراہ اور بے راہ ہے۔ (نووی جلد ا، صفحہ ۳۶۱)۔ مترجم کہتا ہے کہ یہی حکم ان اوراد کا ہے جو لوگوں نے ایجاد کر لئے ہیں کہ جن کی شریعت میں کوئی اصلیت نہیں اور بعض میں کلمات شرکیہ تک موجود ہیں، جیسا کہ درود تاج، گنج العرش وغیرہ، ان سے اجتناب لازم اور ضروری ہے۔ اب آخر میں تحقیق سابق سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے لکھتا ہوں کہ علماء حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک صرف جمعہ کے روزہ میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔ (ردالمختار، انہر)۔

(۱۸) بَاب بَيَان نَسْخِ قَوْله تَعَالَى (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ) بِقَوْلِهِ (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) *

باب (۱۸) اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ جن لوگوں میں روزہ کی طاقت ہے وہ ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلادیں، منسوخ ہے۔

۱۹۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا *

۱۹۱۔ قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، عمرو بن حارث، بکیر، یزید مولیٰ سلمہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ جن لوگوں میں روزے کی طاقت ہے، وہ ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلادیں تو جو رمضان میں چاہتا تھا، افطار کرتا تھا اور فدیہ دے دیتا تھا، حتیٰ کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی کہ جس نے اس کے حکم کو منسوخ کر دیا۔

(فائدہ) یعنی اب روزہ رکھنا واجب اور ضروری ہے، فدیہ کفایت نہیں کرے گا، جمہور علمائے کرام کا یہی قول ہے کہ اب یہ حکم منسوخ ہے۔

۱۹۲- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا

۱۹۲۔ عمرو بن سواد عامری، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث،

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا فِي رَمَضَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ فَافْتَدَى بِطَعَامِ مِسْكِينٍ حَتَّى أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) *

بکیر بن اشج، یزید مولیٰ سلمہ بن اکوع، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا افطار کرتا اور اس کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا۔ یہاں تک یہ آیت نازل ہوئی کہ جو اس مہینہ کو پائے وہ ضرور روزہ رکھے۔

(١٩) جَوَازِ تَاخِيْرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ مَالَمْ يَجِيْ رَمَضَانُ اٰخَرُ لِمَنْ اَفْطَرَ بِعُذْرٍ كَمَرَضٍ وَّ سَفَرٍ وَّ حَيْضٍ وَّ نَحْوِ ذٰلِكَ*

باب (۱۹) جو کسی عذر مثلاً مرض، سفر اور حیض کی بنا پر روزے نہ (۱) رکھ سکے، اس کے لئے ایک رمضان کی قضا میں دوسرے رمضان تک تاخیر کرنا درست ہے!

١٩٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ الشُّغْلُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۹۳۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، یحییٰ بن سعید، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ آپ فرما رہی تھیں کہ مجھ سے جو رمضان المبارک کے روزے قضا ہو جاتے تھے تو میں شعبان سے پہلے ان روزوں کی قضا ادا نہیں کر سکتی تھی کیونکہ میں (تمام سال) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مصروف رہتی تھی۔

١٩٤- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَذَلِكَ لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۹۴۔ اسحاق بن ابراہیم، بشر بن عمر زہرانی، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مصروف رہتی تھی۔

١٩٥- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۹۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، یحییٰ بن سعید سے

(۱) رمضان کے تمام یا بعض دنوں کے روزے رہ گئے ہوں تو بعد میں ان کی قضا ضروری ہے۔ اگر قضا نہ کی ہو اور اگلے سال کا رمضان آ جائے تو بھی پہلے روزوں کی قضا ساقط نہیں ہوتی ان کا وجوب باقی رہتا ہے۔ رمضان کے بعد قضا کرے اتنی تاخیر کرنے سے جمہور کے ہاں مزید کچھ واجب نہیں ہوتا وہی روزے باقی رہتے ہیں۔

الرَّزَّاق أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّ ذَلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَى يَقُولُهُ *

اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور فرماتے ہیں کہ یہ تاخیر میری رائے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی بنا پر ہوتی تھی۔

١٩٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ الشُّغْلُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۹۶۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب۔
(دوسری سند) عمرو ناقد، سفیان، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا تذکرہ نہیں ہے۔

١٩٧ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَتْ إِحْدَانَا لَتُفْطِرُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ *

۱۹۷۔ محمد بن ابی عمر مکی، عبدالعزیز بن محمد دراوردی، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم میں سے ایک ایسی تھی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں افطار کرتی تھی مگر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں قضا نہیں کر سکتی تھی، یہاں تک کہ شعبان آجاتا تھا (ہم میں سے ایک ایسی تھی سے مراد حضرت عائشہؓ کی اپنی ذات ہے)۔

(فائدہ) اور شعبان میں اس لئے فرصت پاتی تھیں کہ اس مہینہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بکثرت روزے رکھتے تھے اور پھر رمضان بھی قریب آجاتا تھا، سبحان اللہ یہ ہے کمال ادب۔ امام مالکؒ، امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور جمہور علمائے سلف اور خلف کے نزدیک رمضان کی قضا میں تاخیر جائز ہے، باقی شعبان سے مؤخر کرنا اچھا نہیں، اس لئے شعبان سے قبل ہی جب چاہے قضا کرے، البتہ قضا میں جلدی کرنا مستحب ہے، واللہ اعلم۔

(٢٠) بَاب قَضَاءِ الصِّيَامِ عَنِ الْمَيِّتِ *

باب (۲۰) میت کی جانب سے روزے رکھنے کا حکم!

١٩٨ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ *

۱۹۸۔ ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبیداللہ بن ابی جعفر، محمد بن جعفر، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص انتقال کر جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کی جانب سے اس کا ولی روزے رکھے (یعنی فدیہ دے)۔

١٩٩- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتِ تَقْضِينَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ *

۱۹۹۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، مسلم بطین، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میری ماں انتقال کر گئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے واجب ہیں، آپؐ نے فرمایا بھلا دیکھ اگر اس پر کچھ قرض ہوتا تو تو اسے ادا کرتی، اس نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرضہ ادا کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔

(فائدہ) جمہور علماء کرام امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہر ایک روزے کے بدلہ میں اس کا وارث ایک مسکین کو کھانا کھلا دے، یہی روزہ رکھنے کے مرتبہ میں ہے اور امام شافعی کا قول بھی اسی طرح ہے اور یہی قول حضرت عائشہؓ اور ابن عمرؓ کا ہے کیونکہ جامع ترمذی میں موجود ہے کہ اس کے بدلے ہر مسکین کو کھانا کھلا دے، اب دو سیر گیہوں دے یا اس کی قیمت۔

٢٠٠- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى قَالَ سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ جَمِيعًا وَنَحْنُ جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ *

۲۰۰۔ احمد بن عمر وکیعی، حسین بن علی، زائدہ، سلیمان، مسلم بطین، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ماں انتقال کر گئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے ہیں، تو کیا میں اس کی جانب سے انہیں (فدیہ دے کر) قضا کر دوں، آپؐ نے فرمایا اگر تمہاری ماں پر قرضہ ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے، اس نے کہا ہاں! آپؐ نے فرمایا تو اللہ کا قرضہ ضرور ادا کرنا چاہئے، سلیمان بیان کرتے ہیں کہ حکم اور سلمہ دونوں نے بیان کیا کہ جس وقت مسلم نے یہ حدیث بیان کی تو ہم دونوں بیٹھے ہوئے تھے تو ان دونوں نے کہا کہ ہم نے مجاہد سے سنا، وہ یہی حدیث ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

٢٠١- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۲۰۱۔ ابو سعید اشج، ابو خالد احمر، اعمش، سلمہ بن کہیل اور حکم بن عتیبہ، مسلم بطین، سعید بن جبیر مجاہد اور عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

٢٠٢- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِيهِ أَكَانَ يُؤَدِّي ذَلِكِ عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُومِي عَنْ أُمِّكِ *

۲۰۲۔ اسحاق بن منصور، ابن ابی خلف، عبد بن حمید، زکریا بن عدی، عبیداللہ بن عمرو، زید بن انیسہ، حکم بن عتیبہ، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! میری ماں انتقال کر گئی ہے اور اس پر نذر کے روزے تھے تو کیا میں اس کی جانب سے روزے رکھوں، آپؐ نے فرمایا بھلا دیکھ تو اگر تیری ماں پر کچھ قرضہ ہوتا اور تو اس کی جانب سے ادا کر دیتی تو ادا ہو جاتا؟ اس نے عرض کیا بے شک! آپؐ نے فرمایا تو پھر اللہ کا قرض(۱) ادا کرنے کا زیادہ حق ہے، لہٰذا تو اپنی ماں کی طرف سے روزہ رکھ لے (یعنی فدیہ روزوں کا ادا کر دے)۔

٢٠٣- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَبُو الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَقَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا

۲۰۳۔ علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، ابوالحسن، عبداللہ بن عطاء، حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور اس نے عرض کیا کہ میں نے اپنی ماں کو ایک باندی صدقہ میں دی اور وہ مر گئی، آپؐ نے فرمایا تیرا ثواب ثابت ہو گیا اور اب میراث نے اس کو تجھ پر واپس کر دیا، اس نے کہا کہ میری ماں پر ایک ماہ کے روزے تھے تو کیا میں یہ روزے رکھوں فرمایا ہاں! اس کی طرف سے روزے رکھو، اس نے کہا میری ماں نے حج نہیں کیا تھا تو کیا میں اس کی جانب سے

(۱) جمہور علماء وفقہاء کی رائے یہ ہے کہ کسی میت کی طرف سے نہ روزہ رکھا جاسکتا ہے اور نہ نماز پڑھی جاسکتی ہے کیونکہ احادیث میں صراحۃً منع فرمایا گیا ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے اور اس لئے بھی کہ نماز اور روزہ عبادات بدنیہ محضہ ہے اور ایسی عبادات میں کسی دوسرے زندہ کی طرف سے نیابۃً عبادت ادا نہیں کی جاسکتی تو کسی میت کی طرف سے بھی نیابۃً عبادت ادا نہیں کی جاسکتی۔ اس باب کی احادیث میں جو میت کی طرف سے روزہ رکھنے کا حکم ہے ان میں مراد یہ ہے کہ ولی ایسا کام کرے جو اس کے روزہ کے قائم مقام ہو یعنی فدیہ ادا کرے۔ یا نفلی روزہ رکھ کر اس کے ثواب کا میت کے لئے ہدیہ کر دے۔ ان احادیث کے ظاہری معنی اس لئے بھی مراد نہیں لئے جاسکتے کہ ان احادیث کو روایت کرنے والے صحابی حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابن عباسؓ کی اپنی رائے بھی وہی ہے جو جمہور علماء کی رائے ہے۔

قَالَ حُجِّي عَنْهَا *

حج کروں، فرمایاہاں! اس کی طرف سے حج بھی کرلو۔

۲۰۴- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ *

۲۰۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، عبداللہ بن عطاء، حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ابن مسہر کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، باقی اس میں دو ماہ کے روزے مذکور ہیں۔

۲۰۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ *

۲۰۵۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، ثوری، عبداللہ بن عطاء، حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس روایت میں ایک ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

۲۰۶- وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ *

۲۰۶۔ اسحاق بن منصور، عبداللہ بن موسیٰ، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں دو ماہ کے روزوں کا تذکرہ ہے۔

۲۰۷- وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ الْمَكِّيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ *

۲۰۷۔ ابن ابی خلف، اسحاق بن یوسف، عبدالملک بن ابی سلیمان، عبداللہ بن عطاء مکی، سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، باقی اس میں ایک مہینہ کے روزوں کا تذکرہ ہے۔

(۲۱) بَاب نُدْبُ لِلصَّائِمِ اِذَا دُعِيَ اِلَى طَعَامٍ وَّلَمْ يُرِدِ الْاَفْطَارَ اَوْ شُوْتِمَ اَوْ قُوْتِلَ اَنْ يَّقُوْلَ اِنِّيْ صَائِمٌ وَاَنَّهُ يُنَزِّهُ صَوْمَهُ عَنِ الرَّفَثِ وَالْجَهْلِ وَنَحْوِهِ *

باب (۲۱) روزہ دار کے لئے مستحب ہے کہ جس وقت اسے کھانے کے لئے بلائے یا گالی وغیرہ دے تو کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں اور اپنے روزے کو بے ہودہ باتوں سے پاک رکھے۔

۲۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

۲۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ رِوَايَةً و قَالَ عَمْرٌو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و قَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ *

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کسی کو کھانے کے لئے بلائے اور وہ روزے سے ہو تو اسے کہہ دینا چاہئے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے (۱)۔

۲۰۹- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رِوَايَةً قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَإِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ *

۲۰۹۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ جو تم میں سے صبح روزہ کی حالت میں کرے تو فحش گوئی اور جہالت سے رکا رہے اور اگر اسے کوئی برا کہے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں۔

(۲۲) بَاب فَضْلِ الصِّيَامِ *

باب (۲۲) روزے کی فضیلت!

۲۱۰- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ *

۲۱۰۔ حرملہ بن یحییٰ تجیبی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ انسان کا ہر ایک عمل اسی کے لئے ہے مگر روزہ خاص میرے لئے ہے (۲) اور میں ہی اس کی جزا دوں گا (۳)، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ اچھی ہے۔

---

(۱) دعوت کے جواب میں عذر بیان کرنے کے لئے انی صائم کہے تاکہ دعوت قبول نہ کرنے کی وجہ سے دعوت دینے والے کے دل میں کدورت پیدا نہ ہو عام حالات میں نفلی روزے کا چھپانا مستحب ہے۔

(۲) "الا الصیام لی "روزہ میرے لئے ہے اس جملے کی وضاحت محدثین کرام نے اپنے اپنے انداز سے کی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ چونکہ روزے میں ریا کا احتمال نہیں ہوتا کیونکہ روزے میں افعال ظاہرہ نہیں ہوتے صرف چند چیزوں سے رکنے کی نیت کرنا ہوتا ہے اور نیت امر مخفی ہے اس لئے فرمایا کہ روزہ میرے لئے ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ کھانے پینے سے مستغنی ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور روزہ دار بھی کچھ وقت کے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس صفت میں موافقت اختیار کرتا ہے اس لئے فرمایا کہ روزہ میرے لئے ہے۔

(۳) "وانا اجزی به" یعنی روزے پر ملنے والے اجر کی مقدار کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے جبکہ باقی اعمال کے ثواب سے بعض دوسرے لوگ بھی مطلع ہیں۔

٢١١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ وَهُوَ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ *

۲۱۱۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے(۱)۔

٢١٢- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَسْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ *

۲۱۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عطاء، ابوصالح زیات بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کا ہر ایک عمل اسی کے لئے ہے مگر روزہ وہ میرے لئے ہے، اور میں ہی اس کی جزادوں گا، اور روزہ ڈھال ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی دن کسی کا روزہ ہو تو اس روز گالیاں نہ دے اور نہ فحش گوئی کرے، اگر اسے کوئی گالی دے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، روزہ دار کی منہ کی بو قیامت کے دن اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے اچھی ہے اور روزہ دار کو دو خوشیاں (۲) ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے، ایک جب افطار کرتا ہے تو اپنے افطار سے خوش ہوتا ہے، دوسرے جب اپنے رب سے ملے گا تو روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا۔

٢١٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا

۲۱۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، وکیع، اعمش، (دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کا ہر ایک عمل بڑھتا رہتا ہے،

---

(۱) جنّۃ کا معنی ڈھال ہے یعنی روزہ گناہوں سے بچنے کے لئے ڈھال ہے اور روزہ دار جب آداب کی رعایت کرتے ہوئے روزہ رکھتا ہے تو پھر یہ روزہ اس کے لئے جہنم کے عذاب سے ڈھال بن جاتا ہے۔

(۲) فرحتان، حدیث کی رو سے روزہ دار کو دو فرحتیں حاصل ہوتی ہیں ایک فرحت افطار کے وقت حاصل ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزہ مکمل کرنے کی توفیق بخشی اور افطار سے بھوک اور پیاس کی تکلیف زائل ہوئی۔ دوسری فرحت آخرت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت حاصل ہوگی جب روزہ دار کو اس کے روزہ پر اجر و ثواب اور رضائے الٰہی حاصل ہوگی۔

الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفُ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ *

بایں طور کہ ایک نیکی دس گنا ہو جاتی ہے یہاں تک کہ سات سو تک پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مگر روزہ تو خاص میرے لئے ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں، اس لئے کہ بندہ میری وجہ سے اپنی خواہشیں اور کھانا چھوڑ دیتا ہے، روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی تو روزہ افطار کرنے کے وقت ہے اور دوسری اپنے پروردگار کے ملنے کے وقت اور اس کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(فائدہ) کیونکہ روزہ میں ریاو نمائش کی کوئی صورت نہیں پائی جاتی اور نفس کو دخل نہیں ہوتا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے ثواب کو اپنے ہی پر موقوف رکھا ہے کہ بغیر حساب و کتاب کے وہ عنایت فرمائے گا۔

٢١٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ اللَّهَ فَرِحَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ *

۲۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، ابوسنان، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزادوں گا اور روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جب افطار کرتا ہے، تو خوش ہوتا ہے، اور جب اللہ سے ملے گا تو خوش ہو گا، قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے(۱)۔

٢١٥- وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ وَهُوَ أَبُو سِنَانٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَقَالَ إِذَا لَقِيَ اللَّهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ *

۲۱۵۔ اسحاق بن عمر بن سلیط ہذلی، عبدالعزیز بن مسلم، ضرار بن مرہ اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں کہ جس وقت وہ اپنے رب العزت سے ملاقات کرے گا اور وہ اسے بدلہ دے گا تو خوش ہو گا۔

٢١٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَهُوَ الْقَطَوَانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ

۲۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد قطوانی، سلیمان بن بلال، ابو حاتم، سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

(۱) حدیث پاک کے یہ الفاظ واضح طور پر بتارہے ہیں کہ روزہ دار کے منہ کی مہک اللہ تعالیٰ کے ہاں جو کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہے اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضا، قبولیت اور آخرت میں ملنے والا اجر ہے کیونکہ حدیث میں یوم القیامۃ کے الفاظ ہیں لہٰذا روزے کی حالت میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ مسواک سے یہ قبولیت، رضا اور ملنے والا اخروی اجر ضائع ہونے والا نہیں ہے۔

بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَدْخُلُونَ مِنْهُ فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں، قیامت کے دن اس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے (۱)، ان کے علاوہ اس میں کوئی ان کے ساتھ داخل نہ ہوگا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں، پھر اس میں سے داخل ہو جائیں گے، پھر جب ان کا آخری آدمی بھی اس میں داخل ہو جائے گا تو وہ بند ہو جائے گا اور پھر کوئی اس میں داخل نہ ہوگا۔

(٢٣) بَاب فَضْلِ الصِّيَامِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِمَنْ يُطِيقُهُ بِلَا ضَرَرٍ وَلَا تَفْوِيتِ حَقٍّ *

باب (۲۳) جہاد میں جو بغیر کسی نقصان اور تکلیف کے روزہ کی طاقت رکھتا ہو اس کے روزہ کی فضیلت۔

٢١٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا *

۲۱۷۔ محمد بن رمح بن مہاجر، لیث، ابن ہاد، سہیل بن ابی صالح، نعمان بن ابی عیاش، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بندہ بھی ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک دن روزہ رکھے مگر یہ کہ دور کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس دن کی برکت سے اس کے منہ کو جہنم سے ستر برس کی مسافت کے بقدر۔

٢١٨-وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۱۸۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراوردی، سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

٢١٩- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَسُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

۲۱۹۔ اسحاق بن منصور، عبدالرحمٰن بن بشر عبدی، عبدالرزاق، ابن جریج، یحییٰ بن سعید اور سہیل بن ابی صالح، نعمان بن ابی عیاش زرقی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے

(۱) وہ لوگ داخل ہوں گے جو دوسری فرض اور نفلی عبادات کا بھی اہتمام کرتے تھے لیکن ان کی زیادہ عبادت روزہ کی ہوتی تھی نفلی روزہ بکثرت رکھتے تھے۔ اور یہ لوگ جس دروازے سے داخل ہوں گے اس کا نام ریان ہے۔ ریان ماخوذ ہے ری سے جس کا معنی "سیر اب ہونا" ہے کہ روزہ دار جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے روزہ کی حالت میں پیاس برداشت کی اس دروازے سے داخل ہوتے ہی ان کے روزے کی پیاس اور قیامت کے دن کی پیاس زائل ہو جائے گی اور ہمیشہ کے لئے سیرابی حاصل ہو جائے گی۔

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا *

راستہ(۱) میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو دوزخ سے بقدر ستر میل کی مسافت کے دور کر دیتا ہے۔

(٢٤) بَاب جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بِنِيَّةٍ مِنَ النَّهَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ وَجَوَازِ فِطْرِ الصَّائِمِ نَفْلًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ *

باب (۲۴) زوال سے قبل نفل روزہ کی نیت کا صحیح ہونا اور بغیر عذر کے اس کے توڑ دینے کا جواز، باقی بہتر پورا کرنا ہے۔

٢٢٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ وَقَدْ خَبَأْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ هَاتِيهِ فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ قَدْ كُنْتُ أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ طَلْحَةُ فَحَدَّثْتُ مُجَاهِدًا بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ ذَاكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَالِهِ فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا *

۲۲۰۔ ابو کامل فضیل بن حسین، عبدالواحد بن زیاد، طلحہ بن یحییٰ بن عبیداللہ، عائشہ بنت طلحہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عائشہؓ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں، تو فرمایا کہ میں روزہ سے ہوں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور ہمارے پاس کچھ ہدیہ آیا اور کچھ مہمان بھی آگئے، جب رسول اللہ صلی اللہ پھر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمارے پاس کچھ ہدیہ آگیا تھا اور اس کے ساتھ کچھ مہمان بھی آگئے اور میں نے تھوڑا سا آپ کے لئے چھپا کر رکھ لیا ہے، آپؐ نے فرمایا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا، حیس ہے، فرمایا تو لاؤ میں لے کر آئی اور آپؐ نے کھالیا، پھر فرمایا میں صبح روزہ سے تھا، طلحہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مجاہد سے اسی سند کے ساتھ بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ایسی ہی بات ہے کہ کوئی اپنے مال سے صدقہ نکالے، اس کی مرضی ہو تو دے دے، ورنہ رہنے دے۔

٢٢١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ

۲۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، طلحہ بن یحییٰ، عائشہ بنت طلحہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے

(۱) فی سبیل اللہ یعنی جہاد وغیرہ میں نکلنے کی صورت میں روزہ رکھنے کی یہ فضیلت اس شخص کے لئے ہے جسے روزہ رکھنے سے کمزوری لاحق نہ ہوتی ہو۔ اسے یہ فضیلت دو عبادتوں کو جمع کرنے کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔

بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي إِذَنْ صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرِينِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ *

ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز کھانے کی ہے، ہم نے عرض کیا نہیں، تو آپؐ نے فرمایا میں روزے سے ہوں، پھر آپ دوسرے روز تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ حیس ہمارے پاس ہدیہ آیا ہے، آپؐ نے فرمایا مجھے دکھاؤ، اور میں صبح کو روزے سے تھا چنانچہ آپؐ نے اسے کھالیا۔

(فائدہ) بغیر عذر کے روزہ کھولنا صحیح اور درست نہیں، اگر کھول دے تو گناہ گار ہوگا کیونکہ نفل روزہ شروع کرنے کے ساتھ ہی واجب ہو جاتا ہے اب اگر کھول دیا تو بعد میں اس کی قضا واجب ہوگی، امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی مذہب ہے کیونکہ سنن نسائی میں اور ابن حبان میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ ان کے بدلہ روزہ رکھ لو اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ کہ اپنے اعمال کو باطل نہ کرو اس لئے ان امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے روزہ کھول دینے پر بہر صورت قضا واجب ہے اور پھر اس روایت میں قضا کی نفی بھی مذکور نہیں ہے۔

(٢٥) بَاب أَكْلُ النَّاسِي وَشُرْبُهُ وَجِمَاعُهُ لَا يُفْطِرُ *

باب (۲۵) بھول کر کھانے اور جماع سے روزہ نہیں ٹوٹتا!

٢٢٢ - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ الْقُرْدُوسِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ *

۲۲۲۔ عمرو بن محمد ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام قردوسی، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بھولے سے کھالیوے یا پی لے، تو اسے چاہئے کہ اپنا روزہ پورا کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے۔

(فائدہ) جمہور علماء کا یہی مسلک ہے کہ اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور یہی قول امام ابوحنیفہ اور امام شافعیؒ کا ہے۔

(٢٦) بَاب صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ وَاسْتِحْبَابِ أَنْ لَا يُخْلِيَ شَهْرًا عَنْ صَوْمٍ *

باب (۲۶) رمضان المبارک کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا بیان اور مستحب یہ ہے کہ کوئی مہینہ روزوں سے خالی نہ جائے۔

٢٢٣ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا

۲۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، سعید جریری، عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کسی پورے مہینہ کے روزے رکھے ہیں،

مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللَّهِ إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ حَتَّى مَضَى لِوَجْهِهِ وَلَا أَفْطَرَهُ حَتَّى يُصِيبَ مِنْهُ *

انہوں نے فرمایا خدا کی قسم کسی ماہ کے رمضان کے علاوہ پورے روزے آپؐ نے نہیں رکھے، یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے اور نہ کسی پورے مہینہ کا افطار کیا کہ کوئی روزہ نہ رکھا ہو۔

٢٢٤- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۲۴۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد کہمس، عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ کے پورے روزے رکھتے تھے، انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتی کہ آپؐ نے رمضان کے علاوہ کسی اور ماہ کے پورے روزے رکھے ہوں اور نہ کسی ماہ کامل افطار کیا تاوقتیکہ ایک دو روز روزے نہ رکھ لئے ہوں حتی کہ آپؐ اس دنیا سے رحلت فرماگئے۔

٢٢٥- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ حَمَّادٌ وَأَظُنُّ أَيُّوبَ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُهُ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ *

۲۲۵۔ ابو ربیع زہرانی، حماد، ایوب، ہشام، محمد، عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت کیا، فرمایا آپؐ روزے رکھتے تھے حتی کہ ہم کہنے لگتے کہ آپؐ نے خوب روزے رکھے، آپؐ نے خوب روزے رکھے اور افطار کرتے تھے تو ایسا کہ ہم کہتے تھے آپؐ نے بہت روز افطار کیا، آپؐ نے بہت افطار کیا، اور جب سے آپ مدینہ تشریف لائے ہیں میں نے آپ کو سوائے رمضان کے کسی ماہ کے پورے روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

٢٢٦- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْإِسْنَادِ هِشَامًا وَلَا مُحَمَّدًا *

۲۲۶۔ قتیبہ، حماد، ایوب، عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا مگر اس کی سند میں ہشام اور محمد راوی کا تذکرہ نہیں ہے۔

٢٢٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ

۲۲۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالنضر مولیٰ، عمر بن عبید اللہ، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنا شروع کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب افطار نہیں

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ*

کریں گے اور افطار کرنا شروع کرتے تھے، یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے تھے کہ اب روزہ نہیں رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان کے علاوہ پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا اور نہ میں نے کسی مہینے میں آپؐ کو شعبان سے زیادہ روزے رکھتے دیکھا۔

۲۲۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا *

۲۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابن ابی لبید، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ آپؐ روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہنے لگتے تھے کہ آپؐ روزے ہی رکھیں گے اور آپؐ افطار کرتے تھے تو ہم کہتے تھے کہ آپؐ افطار ہی کریں گے اور میں نے شعبان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں آپؐ کو زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے سوائے چند روز کے۔

۲۲۹- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّهْرِ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَمَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ يَقُولُ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَإِنْ قَلَّ *

۲۲۹۔ اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال بھر کے کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جتنی طاقت ہے، اتنی عبادت کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں تھکے گا، یہاں تک کہ تم عبادت کرتے کرتے تھک جاؤ گے اور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین عمل وہ ہے جس پر دوام حاصل ہو، اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

۲۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ يَصُومُ إِذَا صَامَ حَتَّى

۲۳۰۔ ابو الربیع زہرانی، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کسی مہینہ کے پورے روزے نہیں رکھے اور آپؐ روزے رکھتے تھے، جب بھی رکھتے تھے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا کہ خدا کی قسم آپؐ افطار نہیں

يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ إِذَا أَفْطَرَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يَصُومُ *

کریں گے اور افطار کرتے تھے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا تھا کہ خدا کی قسم اب آپؐ روزہ نہیں رکھیں گے۔

٢٣١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ غُنْدَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ *

۲۳۱۔ محمد بن بشار، ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، ابوبشر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں ہے کہ مدینہ منورہ آنے کے بعد کسی مہینہ کے پے درپے روزے نہیں رکھے۔

٢٣٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ فِي رَجَبٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ *

۲۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عثمان بن حکیم انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے رجب کے روزوں کے متعلق دریافت کیا اور اس وقت رجب ہی کا مہینہ تھا، انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرما رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنا شروع فرماتے حتیٰ کہ ہم کہنے لگتے اب افطار نہیں کریں گے اور افطار فرماتے حتیٰ کہ ہم کہنے لگتے کہ اب روزہ نہیں رکھیں گے۔

٢٣٣ - وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۲۳۳۔ علی بن حجر، علی بن مسہر (دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ بن یونس، عثمان بن حکیم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

٢٣٤ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهم ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ حَتَّى يُقَالَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يُقَالَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ *

۲۳۴۔ زہیر بن حرب، ابن ابی خلف، روح، حماد، ثابت، حضرت انسؓ (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، بہز، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنے شروع فرماتے حتیٰ کہ کہا جاتا کہ آپؐ نے خوب روزے رکھے، اور افطار فرماتے یہاں تک کہ کہا جاتا کہ آپؐ نے خوب افطار کیا، خوب افطار کیا۔

(٢٧) بَاب النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ أَوْ فَوَّتَ بِهِ حَقًّا أَوْ لَمْ يُفْطِرِ

باب (۲۷) صوم دہر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا، حتیٰ کہ عیدین اور ایام تشریق کا بھی) کی ممانعت اور

الْعِيدَيْنِ وَالتَّشْرِيقَ وَبَيَانِ تَفْضِيلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ *

۲۳۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَأَنْ أَكُونَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صوم داؤدی (ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا) کی فضیلت۔

۲۳۵۔ ابو طاہر، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیّب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ میں کہتا ہوں کہ میں ساری رات جاگا کروں گا، اور جب تک زندہ رہوں گا ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کروں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے یہ باتیں کہی ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ میں نے ایسا ہی کہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، لہٰذا روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور رات کو نماز بھی پڑھو اور آرام بھی کرو اور ہر ماہ میں تین روزے رکھ لیا کرو اس لئے کہ ہر ایک نیکی دس گنا لکھی جاتی ہے تو یہ صوم دہر یعنی ہمیشہ ہی روزہ رکھنا ہو گیا، بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، میں اس سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں تو آپؐ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو، میں نے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اس سے زائد طاقت رکھتا ہوں، تو آپؐ نے فرمایا ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کرو، اور یہ حضرت داؤد کا روزہ ہے اور یہ سب روزوں میں معتدل اور عمدہ ہے، میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں، آپؐ نے فرمایا بس ان روزوں سے زیادہ افضل کوئی روزہ نہیں، عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں، کاش کہ میں رسول اللہ صلی اللہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ہر ایک مہینہ میں تین روزے رکھ لیا کرو(۱)، قبول کر لیتا تو یہ چیز

---

(۱) ولان اکون قبلت الثلاثة الخ یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس وقت فرمائی جب بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے اپنی پرانی عادت کے مطابق روزے رکھنا مشکل ہو گیا تو تمنا فرمائی کہ کاش میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی جانے والی تخفیف کو قبول کر لیتا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي *

۲۳۶- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ الرُّومِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَتَّى نَأْتِيَ أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِ رَسُولًا فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَإِذَا عِنْدَ بَابِ دَارِهِ مَسْجِدٌ قَالَ فَكُنَّا فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنْ تَشَاءُوا أَنْ تَدْخُلُوا وَإِنْ تَشَاءُوا أَنْ تَقْعُدُوا هَا هُنَا قَالَ فَقُلْنَا لَا بَلْ نَقْعُدُ هَا هُنَا فَحَدِّثْنَا قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أَصُومُ الدَّهْرَ وَأَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ فَإِمَّا ذُكِرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فَقُلْتُ بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَلَمْ أُرِدْ بِذَلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْبَدَ النَّاسِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَاقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي

مجھے میرے اہل و عیال اور مال سے بھی زیادہ پیاری ہوتی (کیونکہ اب اتنی قوت نہیں رہی)۔

۲۳۶۔ عبداللہ بن محمد بن رومی، نضر بن محمد، عکرمہ بن عمار، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن یزید دونوں چلے، یہاں تک کہ ابو سلمہ کے پاس آئے اور ایک قاصد ان کے پاس روانہ کیا، چنانچہ وہ باہر آئے اور ان کے دروازہ پر ایک مسجد تھی، جب وہ نکلے تو ہم سب مسجد میں تھے، وہ بولے چاہے گھر چلو اور طبیعت چاہے تو یہیں بیٹھ جاؤ، ہم نے کہا ہم یہیں بیٹھیں گے اور آپ ہم سے حدیثیں بیان کیجئے، انہوں نے کہا مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا تھا اور ہر رات قرآن کریم پڑھتا تھا، یا تو میرا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا، یا آپؐ نے مجھے بلا بھیجا غرضیکہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا ہمیں معلوم نہیں ہوا کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو(۱) اور ساری رات قرآن کریم پڑھتے ہو، میں نے عرض کیا جی ہاں! یا رسول اللہ اور میرا مقصد اس سے خیر اور بھلائی ہے، آپؐ نے فرمایا تمہیں اتنا کافی ہے کہ ہر ماہ میں تین روزے رکھ لیا کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ میں اس سے زائد قوت ہے، آپؐ نے فرمایا تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے ملنے والوں کا بھی تم پر حق ہے، اور تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، بس تم حضرت داؤد کا روزہ اختیار کرو کیونکہ وہ سب انسانوں میں اللہ تعالیٰ کے بہت عابد تھے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضرت داؤد کا روزہ کیا تھا؟ فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور فرمایا کہ ہر ماہ میں ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کرو، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں تو فرمایا

(۱) صوم وصال اور صوم دھر میں فرق یہ ہے کہ صوم وصال کہتے ہیں مسلسل روزے سے رہنا رات کو بھی افطار نہ کرنا۔ اور صوم دھر کا معنی یہ ہے کہ دن میں تو مسلسل روزہ رہے رات کو افطار کرے۔

كُلِّ عِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عَشْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ فَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قَالَ وَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّكَ يَطُولُ بِكَ عُمْرٌ قَالَ فَصِرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

کہ بیس روز میں ختم کرو، میں نے پھر عرض کیا یا نبی اللہ میں اس سے زائد طاقت رکھتا ہوں، تو آپ نے فرمایا تو دس روز میں ختم کرو، میں نے عرض کیا، یا نبی اللہ میں اس سے زائد قوت رکھتا ہوں، آپؐ نے فرمایا تو بس سات روز میں ختم کرو، اور اس سے زائد نہ پڑھو، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے ملاقاتیوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے غرضیکہ میں نے اپنے پر سختی کی تو مجھ پر سختی کر دی گئی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ شاید تمہاری عمر دراز ہو، عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اسی حالت کو پہنچ گیا جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا تھا، جب میں بوڑھا ہو گیا تو میں نے تمنا کی کہ کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت کو قبول کر لیتا۔

٢٣٧- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْئًا وَلَمْ يَقُلْ وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَكِنْ قَالَ وَإِنَّ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا *

۲۳۷۔ زہیر بن حرب، روح بن عبادہ، حسین معلم، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں یہ ہے کہ ہر نیکی دس گنا ہوتی ہے تو یہ ثواب میں ہمیشہ کے روزوں کے برابر شمار ہو گا، اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضرت عبداللہؓ نے دریافت کیا کہ داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا پورے زمانہ کا آدھا، اور اس روایت میں قرأت قرآن کے بارے میں کوئی ذکر نہیں ہے اور "تیرے ملاقاتی کا تجھ پر حق ہے"، کے بجائے "تیرے بیٹے کا تجھ پر حق ہے" کے الفاظ ہیں۔

٢٣٨- حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ وَأَحْسِبُنِي قَدْ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي

۲۳۸۔ قاسم بن زکریا، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ، بنی زہرہ، ابو سلمہؓ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ قرآن کریم ایک مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھو، میں نے عرض کیا کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی قوت ہے، آپؐ نے فرمایا بیس راتوں میں پڑھو، میں نے عرض کیا کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ طاقت ہے، آپؐ نے

عِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ *

فرمایا تو بس سات روز میں پڑھو اور اس سے زائد نہ پڑھو (۱)۔

۲۳۹- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قِرَاءَةً قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ بِمِثْلِ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ *

۲۳۹۔ احمد بن یوسف ازدی، عمر بن ابی سلمہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابن حکم بن ثوبان، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عبداللہ فلاں شخص کی طرح مت ہو کہ وہ قیام اللیل (رات کو عبادت کے لئے اٹھنا) کیا کرتا تھا، پھر اس نے قیام اللیل چھوڑ دیا۔

۲۴۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَزْعُمُ أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَصُومُ أَسْرُدُ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِأَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ قَالَ إِنِّي أَجِدُنِي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ وَكَيْفَ كَانَ دَاوُدُ يَصُومُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا

۲۴۰۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عطاء، ابوالعباس، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع پہنچی کہ میں برابر روزے رکھے جاتا ہوں، اور ساری رات قیام کرتا ہوں، تو آپؐ نے کسی کو میرے پاس بھیجا یا میں آپ سے ملا، آپؐ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم برابر روزے رکھے جاتے ہو، اور افطار نہیں کرتے اور ساری رات نماز پڑھتے ہو تو ایسا مت کرو، کیونکہ تمہاری آنکھوں کا بھی کچھ حصہ ہے، تمہاری ذات کا بھی کچھ حصہ ہے، اور تمہاری بی بی کا بھی، سو تم روزہ رکھو اور افطار بھی کرو، نماز پڑھو اور آرام بھی کرو، اور ہر دس روز میں ایک دن روزہ رکھو کہ تمہیں نو دن کا بھی ثواب مل جائے گا، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میں اپنے اندر اس سے زائد قوت پاتا ہوں، فرمایا اچھا حضرت داؤد کا روزہ رکھو، میں نے

(۱) سات دنوں کا امر وجوب کے لئے نہیں ہے کہ اس سے کم میں ختم کرنا جائز نہیں ہے بلکہ یہ امر ہمارے اپنے فائدہ کے لئے ہے اور جمہور حضرات فرماتے ہیں کہ ختم قرآن کتنے دنوں میں ہونا چاہئے اس بارے میں کوئی خاص دنوں کی تعداد متعین نہیں ہے بلکہ قوت اور نشاط کو دیکھتے ہوئے مختلف لوگوں کے اعتبار سے مختلف حکم ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا منشاء یہ ہے کہ قرآن ختم کرنے میں ایسی جلدی نہ کی جائے کہ جس میں ادائیگی حروف اور آیات میں غور کرنے کا مقصد پورا نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ سلف میں قرآن کریم ختم کرنے کے بارے میں عادت مختلف رہی ہے ایک مہینہ، بیس دن، دس دن، سات دن، تین دن، ایک دن ایک رات، حتیٰ کہ صرف ایک رات۔

وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ مَنْ لِي بِهَذِهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ *

عرض کیا یا نبی اللہ ان کا روزہ کیا تھا؟ فرمایا، ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے، اور لڑائی میں دشمن کے مقابلہ سے نہ بھاگتے، انہوں نے کہا یا نبی اللہ مجھے یہ کیسے نصیب ہو سکتا ہے؟ عطاء کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں ہمیشہ روزہ رکھنے کا ذکر کیسے آیا، اس پر آپؐ نے فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے کوئی روزہ نہیں رکھا، دوبارہ آپؐ نے یہی فرمایا۔

۲۴۱- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو الْعَبَّاسِ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ثِقَةٌ عَدْلٌ *

(فائدہ) امام مسلم نے ابوالعباس کی توثیق بیان کر دی ہے۔

۲۴۱۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور بیان کرتے ہیں کہ ابوالعباس شاعر نے انہیں خبر دی، امام مسلم فرماتے ہیں کہ ابوالعباس السائب بن فروخ اہل مکہ سے ہیں اور ثقہ اور عادل ہیں۔

۲۴۲- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعَ أَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَهِكَتْ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الشَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى *

۲۴۲۔ عبیداللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حبیب، ابوالعباس، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عبداللہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات نماز پڑھتے ہو، جب تم ایسا کرو گے تو آنکھیں خراب ہو جائیں گی اور کمزور ہو جائیں گی، جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ نہیں رکھا، اور ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھنا پورے مہینہ روزے رکھنے کے برابر ہے، میں نے عرض کیا میں اس سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں، آپؐ نے فرمایا حضرت داؤد کا روزہ رکھو، وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور دشمن کے مقابلہ کے وقت بھاگتے نہ تھے۔

۲۴۳- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَنَفِهَتِ النَّفْسُ *

۲۴۳۔ ابوکریب، ابن بشر، مسعر، حبیب بن ابی ثابت سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہے کہ تمہاری جان تھک جائے گی۔

۲۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

۲۴۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، ابوالعباس، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا

قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ إِنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ قَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ لِعَيْنِكَ حَقٌّ وَلِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلِأَهْلِكَ حَقٌّ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ *

مجھے معلوم نہیں ہوا کہ تم رات بھر جاگتے ہو اور ہمیشہ روزہ رکھتے ہو، میں نے عرض کیا جی ہاں! میں ایسا ہی کرتا ہوں، آپؐ نے فرمایا اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں خراب اور جان کمزور ہو جائے گی، تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی، سو تم جاگو بھی، سوؤ بھی، روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔

٢٤٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا *

۲۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ پیارا روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا ہے اور سب سے زیادہ محبوب اللہ کو حضرت داؤد کی نماز ہے، وہ نصف رات سوتے تھے اور پھر تہائی رات جاگتے تھے اور پھر رات کے چھٹے حصہ میں سو جاتے تھے، ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

٢٤٦ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْقُدُ آخِرَهُ يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَعَمْرُو بْنُ أَوْسٍ كَانَ يَقُولُ يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قَالَ نَعَمْ *

۲۴۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام روزوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب روزہ داؤد علیہ السلام کا ہے، اور وہ آدھے زمانہ میں روزہ رکھتے تھے، اللہ تعالیٰ کو داؤد علیہ السلام کی نماز بہت پیاری ہے کہ وہ اولاً آدھی رات سو جاتے تھے اور پھر اٹھتے تھے اور اخیر میں پھر سو جاتے تھے اور آدھی رات کے برابر جو بیدار ہوتے تو تہائی رات تک نماز پڑھتے، ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کہ کیا عمرو بن اوس یہ کہتے تھے کہ پھر جاگتے تھے اور آدھی رات کے بعد تہائی رات تک نماز پڑھتے تھے، انہوں نے کہا ہاں!۔

٢٤٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى

۲۴۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، خالد، ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوالملیح نے خبر دی کہ میں تمہارے والد کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس گیا تو انہوں نے بیان

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَحَدَ عَشَرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرُ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ *

کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میرے روزوں کا تذکرہ ہوا، آپؐ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے آپؐ کے لئے چمڑے کا تکیہ رکھ دیا کہ ان میں کھجور کی چھال بھری تھی، آپ زمین پر بیٹھ گئے اور وہ تکیہ آپ کے اور میرے درمیان ہو گیا۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا تمہارے لئے ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا کافی نہیں، میں نے کہا یارسول اللہ، آپؐ نے فرمایا پانچ سہی، میں نے کہا یارسول اللہ، فرمایا اچھا سات سہی، میں نے کہا یارسول اللہ، فرمایا اچھا نو، میں نے کہا یارسول اللہ، فرمایا گیارہ، میں نے عرض کیا یارسول اللہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد کے روزہ کے برابر کوئی روزہ نہیں، وہ نصف زمانہ روزہ رکھتے یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

٢٤٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللَّهِ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا *

۲۴۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، زیاد بن فیاض، ابو عیاض، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم ایک دن روزہ رکھو، باقی ایام کا بھی تمہیں ثواب ملے گا، میں نے عرض کیا، میں اس سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں، آپؐ نے فرمایا دو دن روزہ رکھو، اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا، میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بھی زیادہ قوت رکھتا ہوں، آپؐ نے فرمایا تو تین دن روزہ رکھو اور تمہیں بقیہ ایام کا بھی ثواب ملے گا، انہوں نے کہا، میں اس سے زائد طاقت رکھتا ہوں، فرمایا چار دن روزہ رکھو اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا، میں نے کہا میں اسے زائد قوت رکھتا ہوں، فرمایا تمام روزوں میں افضل رکھو، اور وہ اللہ کے نزدیک حضرت داؤد کا روزہ ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے، ایک دن افطار کرتے۔

٢٤٩- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ

۲۴۹۔ زہیر بن حرب، محمد بن حاتم، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلیم بن حیان، سعید بن میناء، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَنِي أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا صُمْ وَأَفْطِرْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَكَانَ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي أَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ *

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبداللہ بن عمرو! مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو اور ساری رات نماز پڑھتے ہو تو ایسا نہ کرو، اس لئے کہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، اور تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، اور تمہاری بی بی کا بھی تم پر حق ہے، روزہ رکھو اور افطار بھی کرو، ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو، یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھ میں اس سے زیادہ قوت ہے، آپؐ نے فرمایا تو تم داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو، ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو، چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ آخیر عمر میں فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں رخصت قبول کر لیتا۔

(فائدہ) جمہور علماء کرام کے نزدیک اگر ایام منہی عنہا یعنی عیدین اور ایام تشریق میں روزہ نہ رکھے تو پھر درست ہے اور صاحب در مختار نے ہمیشہ روزہ رکھنے کو مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے اور خلاصہ میں ہے کہ جب ایام منہی عنہا میں روزہ نہ رکھے تو پھر کسی قسم کی کراہت نہیں، یہی چیز پسندیدہ ہے۔

اب رہا مسئلہ کہ ایام منہی عنہا کے علاوہ ہمیشہ روزے رکھنا افضل ہے، یا ایک دن افطار کرنا اور ایک دن روزہ رکھنا، تو میں کہتا ہوں کہ یہ احکام انسانوں کے احوال کے اعتبار سے مختلف ہیں کہ جس سے جس طرح روزے رکھنے میں حقوق واجبہ فوت نہ ہوں، وہی اس کے لئے افضل ہے، ضروری امر حقوق واجبہ کی ادائیگی ہے، اب اگر اس کی تقویت نہ ہو تو جونسی ان دو صورتوں میں سے وہ صورت اختیار کرے تو وہ اس کے لئے افضل ہے، واللہ اعلم۔

(٢٨) بَاب اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَالِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ *

باب (۲۸) ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنا اور یوم عرفہ اور عاشورہ اور پیر اور جمعرات کے روزوں کا استحباب!

٢٥٠- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ الْعَدَوِيَّةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ

۲۵۰۔ شیبان بن فروخ، عبدالوارث، یزید رشک، معاذہ عدویہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرتے تھے، انہوں نے جواب دیا جی ہاں، میں نے دریافت کیا کہ کون سے دنوں میں؟ انہوں نے جواب دیا کہ دنوں کا کوئی اہتمام نہیں کرتے تھے،

لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ *

٢٥١- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَوْ قَالَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَسْمَعُ يَا فُلَانُ أَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ هَذَا الشَّهْرِ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ *

٢٥٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَجُلٌ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَضَبَهُ قَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُرَدِّدُ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي

مہینہ میں جونسے دنوں میں چاہتے، روزہ رکھ لیتے تھے (۱)۔

۲۵۱۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء ضبعی، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یا اور کسی سے فرمایا، اور وہ سن رہے تھے کہ اے فلاں تم نے اس ماہ کے درمیان میں روزے رکھے ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں، آپؐ نے فرمایا جب تم افطار کرو تو دو روزے اور رکھو۔

۲۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، غیلان، عبداللہ بن معبد زمانی، حضرت ابوقتادہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کیونکر روزہ رکھتے ہیں، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سوال سے ناراض ہوگئے، جب حضرت عمرؓ نے آپؐ کا غصہ دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوگئے اور ہم اللہ تعالیٰ کے غصہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ سے پناہ مانگتے ہیں، حضرت عمرؓ اس کلام کو بار بار دہراتے رہے، حتیٰ کہ آپؐ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا، پھر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جو ہمیشہ روزہ رکھے وہ کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا، پھر عرض کیا جو دو دن روزے رکھے اور ایک دن افطار کرے، وہ کیسا ہے؟ فرمایا ایسی طاقت کس میں ہے، پھر عرض کیا، جو ایک دن روزہ رکھے ایک دن افطار کرے، فرمایا یہ حضرت داؤدؑ کا روزہ ہے، پھر عرض کیا جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے، فرمایا میں آرزو کرتا ہوں کہ مجھے اس کی قوت حاصل ہو، پھر آپ نے فرمایا، ہر

(۱) ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا مسنون ہے اور احادیث میں اس کی ترغیب دی گئی ہے۔ صحیح مسلم میں اس مقام پر مذکور روایات میں ان تین دنوں کی تعیین نہیں ہے کہ کونسے تین دن روزے رکھے جائیں البتہ سنن نسائی کی روایت میں تصریح ہے ایام بیض کی، اس لئے اکثر حضرات کی رائے یہی ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن ایام بیض یعنی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنا بہتر ہے۔

طُوِّقْتُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ *

مہینہ میں تین روزے رکھنا، اور ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے روزے رکھنا، سو یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہیں اور عرفہ کے دن کا روزہ ایسا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس بات کا امیدوار ہوں، کہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔

٢٥٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيَّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمَيْنِ قَالَ لَيْتَ أَنَّ اللَّهَ قَوَّانَا لِذَلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ ذَاكَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ قَالَ فَقَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّهْرِ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ رِوَايَةِ

۲۵۳۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، غیلان بن جریر، عبداللہ بن معبد زمانی، حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوگئے، حضرت عمرؓ نے فرمایا ہم اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوگئے، پھر آپ سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا، پھر آپ سے دو دن روزہ رکھنے، اور ایک دن افطار کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا، تو آپؐ نے فرمایا، اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ اس کے بعد آپؐ سے ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن افطار کرنے کے متعلق پوچھا گیا، آپؐ نے فرمایا، کاش اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی قوت عطا فرمائے، پھر ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کے متعلق سوال ہوا، آپؐ نے فرمایا یہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے، پھر آپ سے پیر کے روزہ کے متعلق پوچھا گیا، فرمایا یہ وہ دن ہے کہ جس میں میری ولادت ہوئی، اور اسی دن مبعوث ہوا ہوں، یا فرمایا کہ مجھ پر وحی کی گئی، راوی کہتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہر مہینہ میں تین روزے رکھنا، اور رمضان کے بعد رمضان کے روزے رکھنا، یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہیں، پھر آپؐ سے عرفہ کے روزے کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا کہ یہ گذشتہ اور آئندہ سال کے لئے کفارہ ہے، اور عاشورہ کے روزے کے متعلق

شُعْبَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيسِ لَمَّا نُرَاهُ وَهْمًا *

بھی آپؐ سے دریافت کیا گیا تو فرمایا یہ گذشتہ سال کا کفارہ ہے، امام مسلمؒ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں شعبہ کی روایت میں ہے کہ آپؐ سے دوشنبہ اور پنج شنبہ کے روزوں کے متعلق پوچھا گیا تو ہم نے پنج شنبہ کا تذکرہ نہیں کیا، کیونکہ اس میں وہم ہے۔

٢٥٤ - وَحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۵۴۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، شبابہ (تیسری سند)، اسحاق بن ابراہیم، نضر بن شمیل، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث روایت کی گئی ہے۔

٢٥٥ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ الِاثْنَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَمِيسَ *

۲۵۵۔ احمد بن سعید دارمی، حبان بن ہلال، ابان، عطار، غیلان بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ شعبہ کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، باقی اس میں پیر کے روز کا تذکرہ ہے، جمعرات کے روز کا ذکر نہیں ہے۔

٢٥٦ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الِاثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ *

۲۵۶۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، مہدی بن میمون، غیلان، عبداللہ بن معبد زمانی، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا اسی دن میں پیدا ہوا ہوں اور اسی روز مجھ پر وحی نازل کی گئی۔

(٢٩) بَاب صَوْمِ شَهْرِ شَعْبَانَ *

باب (۲۹) شعبان کے روزوں کا بیان۔

٢٥٧ - وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ وَلَمْ أَفْهَمْ مُطَرِّفًا مِنْ هَدَّابٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَوْ لِآخَرَ أَصُمْتَ مِنْ سُرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ *

۲۵۷۔ ہداب بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت، مطرف، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یا کسی اور سے ارشاد فرمایا کہ کیا شعبان کے شروع میں تم نے روزے رکھے، انہوں نے کہا، نہیں، آپؐ نے فرمایا جب تم افطار کے دن پورے کر لو تو پھر دو دن روزے رکھو۔

٢٥٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ

۲۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، جریری، ابوالعلاء، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سُرَرِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا قَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مَكَانَهُ *

۲۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَخِي مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سُرَرِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا يَعْنِي شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَقَالَ لَهُ إِذَا أَفْطَرْتَ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ شُعْبَةُ الَّذِي شَكَّ فِيهِ قَالَ وَأَظُنُّهُ قَالَ يَوْمَيْنِ *

۲۶۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ وَيَحْيَى اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَانِئٍ ابْنِ أَخِي مُطَرِّفٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

(۳۰) بَاب فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ *

۲۶۱- وَحَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ *

۲۶۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تم نے اس مہینہ کے شروع میں روزے رکھے ہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم رمضان سے فارغ ہو تو (اس کے عوض میں) دو روزے رکھ لو۔

۲۵۹۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، ابن اخی مطرف بن شخیر، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تو نے اس مہینہ کے شروع میں یعنی شعبان میں روزے رکھے ہیں؟ انہوں نے کہا، نہیں، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم رمضان سے فارغ ہو تو ایک دن یا دو دن روزے رکھو، شعبہ کو اس میں شک ہے، مگر میرے خیال میں آپؐ نے دو ہی روزوں کے متعلق فرمایا۔

۲۶۰۔ محمد بن قدامہ اور یحییٰ لولوی، نضر، شعبہ، عبداللہ بن ہانی، ابن اخی مطرفؒ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۳۰) محرم کے روزوں کی فضیلت۔

۲۶۱۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، ابو بشر، حمید بن عبدالرحمٰن حمیری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کے بعد سب روزوں سے افضل اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز تہجد کی نماز ہے۔

۲۶۲۔ زہیر بن حرب، جریر، عبدالملک بن عمیر، محمد بن منتشر، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپؐ

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ سُئِلَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ وَأَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِيَامُ شَهْرِ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ *

سے دریافت کیا گیا کہ فرض نماز کے بعد کون سی نماز افضل ہے؟ اور رمضان المبارک کے مہینہ کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا افضل نماز فرض نماز کے بعد نصف رات میں تہجد پڑھنا اور رمضان المبارک کے بعد افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینہ محرم کے روزے ہیں۔

٢٦٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي ذِكْرِ الصِّيَامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۶۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، عبدالملک بن عمیر سے اسی سند کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزوں کا تذکرہ موجود ہے۔

(٣١) بَاب اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ إِتْبَاعًا لِرَمَضَانَ *

باب (۳۱) رمضان المبارک کے بعد شوال کے چھ (۶) روزوں کی فضیلت۔

٢٦٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ *

۲۶۴۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، سعد بن سعید بن قیس، عمر بن ثابت بن حارث الخزرجی، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو اس نے گویا سال بھر کے روزے رکھے۔

(فائدہ) اس حدیث سے شوال کے چھ روزوں کی فضیلت ثابت ہوئی اور آپ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ اسے تین سو ساٹھ دن کے روزوں کا ثواب ملے گا، یہ مطلب نہیں ہے کہ سال بھر جو روزے رکھے، اسے اس شخص سے زائد ثواب نہیں ملے گا کہ جس نے رمضان کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے کیونکہ جب ایک روزہ کا ثواب دس روزوں کے برابر ہے تو جو سال بھر روزے رکھے گا تو وہ ساڑھے تین سو روزے رکھے گا، اسے ساڑھے تین سو روزوں کا ثواب تین ہزار پانچ سو روزوں کے برابر ملے گا، نیز عوام میں جو مشہور ہے کہ شش عید کے روزوں کا ثواب اسی وقت ملے گا جبکہ عیدالفطر کے بعد ایک روزہ متصل رکھ لیا جائے، اس قید کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ شوال کے اندر اندر جس وقت بھی چھ روزے رکھ لئے جائیں گے یہ ثواب مل جائے گا۔

٢٦٥- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا

۲۶۵۔ ابن نمیر بواسطہ بوالد، سعد بن سعید، عمر بن ثابت سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ایوب

عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ *

انصاری سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسب سابق فرمان نقل کر رہے تھے۔

٢٦٦- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن مبارک، سعد بن سعید، عمر بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسب سابق فرمان نقل کر رہے تھے۔

(٣٢) بَاب فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَبَيَانِ مَحَلِّهَا *

باب (۳۲) شب قدر(۱) کی فضیلت اور اس کا وقت!

٢٦٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ *

۲۶۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے چند حضرات کو خواب میں دکھلا دیا گیا کہ شب قدر آخری ہفتہ میں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب رمضان کی آخری سات راتوں کے موافق و مطابق ہوا، لہٰذا جو شخص شب قدر کو تلاش کرنے والا ہو، وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے (۲)۔

---

(۱) لیلۃ القدر کو لیلۃ القدر یا تو اس لئے کہتے ہیں کہ قدر کا معنی عظمت ہے یعنی عظمت والی رات، اس لئے کہ قرآن کا نزول ہوا یا فرشتوں کے نزول کی وجہ سے یا اس رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت، برکت اور مغفرت نازل ہونے کی وجہ سے یہ عظمت والی رات بنی۔ یا لیلۃ القدر اس لئے کہ جو اس رات عبادت کر کے اسے پالیتا ہے وہ عظمت والا بن جاتا ہے یا لیلۃ القدر اس لئے کہ قدر کا معنی تنگ ہونا ہے اور اس رات فرشتوں کے کثرت سے نازل ہونے کی وجہ سے ان کے لئے زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ یا لیلۃ القدر اس لئے کہ قدر تقدیر سے ہے اور اس رات فرشتے لوگوں کی تقدیریں سال بھر کے لئے لکھ لیتے ہیں۔

(۲) لیلۃ القدر کونسی رات ہوتی ہے؟ اس بارے میں صحابہ کرام، محدثین اور فقہاء کے اقوال بہت مختلف ہیں۔ چند اقوال یہ ہیں (۱) پورے سال میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے کبھی کسی مہینے میں اور کبھی کسی مہینے میں ہوتی ہے (۲) ہوتی تو رمضان میں ہے لیکن اس کی کوئی بھی رات ہو سکتی ہے (۳) رمضان کی ستائیسویں رات (۴) رمضان کے آخری عشرے کی پہلی رات (۵) رمضان کی تیئیسویں رات (۶) رمضان کی چوبیسویں رات (۷) رمضان کے آخری عشرے کی کوئی طاق رات۔ راجح بات یہ ہے کہ لیلۃ القدر رمضان میں ہوتی ہے اور اس کی زیادہ امید آخری عشرے میں ہونے کی ہوتی ہے پھر آخری عشرے کی بھی طاق راتوں میں اور ان میں سے بھی ستائیسویں شب میں ہونے کی زیادہ امید ہوتی ہے۔

٢٦٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ *

۲۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، شب قدر رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

٢٦٩- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى رَجُلٌ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَاطْلُبُوهَا فِي الْوِتْرِ مِنْهَا *

۲۶۹۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے شب قدر کو ستائیسویں رات میں دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب اخیر عشرہ میں واقع ہوا ہے تو اسی کی طاق راتوں میں اسے تلاش کرو۔

٢٧٠- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنَّ نَاسًا مِنْكُمْ قَدْ أُرُوا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأُوَلِ وَأُرِيَ نَاسٌ مِنْكُمْ أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ *

۲۷۰۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ شب قدر کے متعلق فرما رہے تھے کہ تم میں سے چند لوگوں نے شب قدر کو اول کی سات تاریخوں میں دیکھا ہے اور چند لوگوں نے آخر کی سات تاریخوں میں دیکھا ہے، سو تم آخر کی دس تاریخوں میں اسے تلاش کرو۔

٢٧١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَإِنْ ضَعُفَ أَحَدُكُمْ أَوْ عَجَزَ فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي *

۲۷۱۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عقبہ بن حریث، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ شب قدر کو آخری عشروں میں تلاش کرو، اگر کسی کو کمزوری ہو یا وہ عاجز ہو جائے تو پھر آخر کی سات راتوں میں سستی نہ کرے۔

٢٧٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ مُلْتَمِسَهَا فَلْيَلْتَمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ *

۲۷۲۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، جبلہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شب قدر کو تلاش کرنے والا ہے تو وہ اسے (رمضان المبارک کے) آخری عشرہ میں تلاش کرے۔

٢٧٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَبَلَةَ وَمُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَيَّنُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ أَوْ قَالَ فِي التِّسْعِ الْأَوَاخِرِ *

۲۷۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی اور جبلہ اور محارب، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو (رمضان کے) آخری عشرے یا آخری ہفتے میں تلاش کرو۔

٢٧٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَيْقَظَنِي بَعْضُ أَهْلِي فَنُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ و قَالَ حَرْمَلَةُ فَنَسِيتُهَا *

۲۷۴۔ ابوالطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے خواب میں شب قدر دکھائی دی، پھر مجھے میرے کسی گھر والے نے جگا دیا سو میں اسے بھلا دیا گیا، لہٰذا آخری عشروں میں تلاش کرو اور حرملہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر اسے بھول گیا۔

(فائدہ) بھولنا یا بھلا دیا جانا، دونوں بشریت کے خاصہ ہیں، ملائکہ کے اوصاف سے یہ چیز بعید ہے۔

٢٧٥- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ مِنْ حِينِ تَمْضِي عِشْرُونَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ يَرْجِعُ إِلَى مَسْكَنِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ ثُمَّ إِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أُجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَبِتْ فِي مُعْتَكَفِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فَأُنْسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي كُلِّ وِتْرٍ

۲۷۵۔ قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، ابن ہاد، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے، پھر جب بیس راتیں گزر جاتیں اور اکیسویں آنے کو ہوتی تھی تو اپنے گھر لوٹ آتے تھے اور جو آپؐ کے ساتھ معتکف ہوتے وہ بھی لوٹ آتے تھے، پھر ایک ماہ میں اسی طرح اعتکاف کیا پھر جس رات میں گھر آنے کو تھے، خطبہ پڑھا اور جو منظور الٰہی تھا، اس کا لوگوں کو حکم دیا پھر ارشاد فرمایا کہ میں اس عشرہ میں اعتکاف کرتا تھا تو مجھے مناسب معلوم ہوا کہ اس عشرہ اخیر میں بھی اعتکاف کروں، سو جو میرے ساتھ اعتکاف کرنے والا ہو، وہ رات کو اپنی اعتکاف گاہ ہی میں رہے، میں نے خواب میں اس شب قدر کو دیکھا، مگر بھلا دیا گیا اور اسے آخر کی دس راتوں میں سے ہر ایک طاق رات میں تلاش کرو، اور میں اپنے کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ کیچڑ اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں، حضرت ابوسعید خدریؓ بیان

وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مُطِرْنَا لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُبْتَلٌّ طِينًا وَمَاءً *

کرتے ہیں کہ ۲۱ویں شب کو ہم پر مینہ برسا اور مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ٹپکی اور میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کا چہرہ انور کیچڑ اور پانی میں بھرا ہوا تھا۔

٢٧٦ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ وَقَالَ وَجَبِينُهُ مُمْتَلِئًا طِينًا وَمَاءً *

۲۷۶۔ ابن ابی عمر، عبدالعزیز دراوردی، یزید، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے، اور حسب سابق روایت منقول ہے، باقی اس میں اتنا اور ہے کہ جس نے اعتکاف کیا ہے وہ ہمارے ساتھ اپنے معتکف میں ثابت رہے اور آپؐ کی پیشانی مبارک کیچڑ اور پانی میں بھری ہوئی تھی۔

٢٧٧ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلَى سُدَّتِهَا حَصِيرٌ قَالَ فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ فَدَنَوْا مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ ثُمَّ أُتِيتُ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ قَالَ وَإِنِّي أُرِيتُهَا لَيْلَةَ وِتْرٍ وَإِنِّي أَسْجُدُ صَبِيحَتَهَا فِي

۲۷۷۔ محمد بن عبدالاعلیٰ، معتمر، عمارہ بن غزیہ انصاری، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے عشرہ اول میں اعتکاف کیا اور عشرہ ثانی میں ایک ترکی قبہ میں اعتکاف فرمایا کہ اس کے دروازہ پر ایک چٹائی لگی ہوئی تھی، آپؐ نے اپنے ہاتھ سے وہ چٹائی ہٹائی اور قبہ کے ایک کونے میں کر دی، پھر اپنا سر نکالا اور لوگوں سے کلام فرمایا، چنانچہ سب آپ کے قریب آگئے، تب آپؐ نے فرمایا کہ میں عشرہ اول میں اس رات کو تلاش کرنے کے لئے اعتکاف کیا کرتا تھا، پھر میں نے درمیانی عشرہ کا اعتکاف کیا، چنانچہ میرے پاس کوئی آیا اور مجھ سے کہا گیا کہ یہ آخری عشرہ میں ہے، لہٰذا تم میں سے جو چاہے وہ پھر اعتکاف کرے، چنانچہ سب آدمیوں نے آپؐ کے ساتھ اعتکاف کیا اور آپؐ نے فرمایا کہ مجھ سے کہا گیا ہے کہ وہ طاق راتوں میں ہے، اور میں اس کی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں، پھر جب اکیسویں شب کی صبح ہوئی اور

طِينٍ وَمَاءٍ فَأَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَقَدْ قَامَ إِلَى الصُّبْحِ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَأَبْصَرْتُ الطِّينَ وَالْمَاءَ فَخَرَجَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَجَبِينُهُ وَرَوْثَةُ أَنْفِهِ فِيهِمَا الطِّينُ وَالْمَاءُ وَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ *

آپؐ نے رات کو صبح تک نماز پڑھی، اور اس رات بارش ہوئی، اور مسجد ٹپکی اور میں نے مٹی اور پانی کو دیکھا، چنانچہ جب آپؐ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ کی پیشانی مبارک اور ناک کے نتھنے پر مٹی اور پانی کا اثر تھا، اور عشرہ آخر کی اکیسویں رات تھی۔

٢٧٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقُلْتُ أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْوُسْطَى مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نَسِيتُهَا أَوْ أُنْسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ كُلِّ وِتْرٍ وَإِنِّي أُرِيتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ قَالَ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ وَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرْنَا حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ قَالَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ *

٢٧٨- محمد بن مثنیٰ، ابو عامر، ہشام، یحییٰ، حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آپس میں شب قدر کا تذکرہ کیا، چنانچہ میں ابو سعید خدریؓ کے پاس آیا اور وہ میرے دوست تھے، اور ان سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ کھجوروں کے باغ تک نہیں چلتے، تو وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے نکلے، اور میں نے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے کہ شب قدر کا تذکرہ کرتے ہوں، تو انہوں نے کہا ہاں! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا اور ہم بیسویں کی صبح کو نکلے تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا، اور فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی سو میں اسے بھول گیا، یا بھلا دیا گیا، سو تم اسے اخیر کے عشرہ میں سے ہر ایک طاق رات کو تلاش کرو اور میں نے دیکھا ہے کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں، پھر جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہو، وہ پھر جائے اور ہم پھر اپنی اعتکاف گاہوں میں آگئے اور آسمان پر بارش وغیرہ کا کوئی اثر نہیں دیکھتے تھے، اتنے میں ابر آیا اور بارش ہوئی، حتیٰ کہ مسجد کی چھت بہنے لگی اور وہ کھجور کی ڈالیوں سے بنی ہوئی تھی، اور نماز صبح کی تکبیر ہوئی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مٹی اور پانی میں سجدہ کرتے ہیں، یہاں تک کہ میں نے کیچڑ کا اثر آپؐ کی پیشانی مبارک پر دیکھا۔

٢٧٩- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

٢٧٩- عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر (دوسری سند) عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، ابوالمغیرہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر سے

عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ انْصَرَفَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ وَأَرْنَبَتِهِ أَثَرُ الطِّينِ *

اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی ان دونوں احادیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز سے لوٹے تو آپؐ کی پیشانی مبارک اور ناک کی نوک پر کیچڑ کا اثر تھا۔

۲۸۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ تُبَانَ لَهُ فَلَمَّا انْقَضَيْنَ أَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَقُوِّضَ ثُمَّ أُبِينَتْ لَهُ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَأَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَأُعِيدَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا كَانَتْ أُبِينَتْ لِي لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَإِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِهَا فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَّانِ مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ فَنُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ الْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ أَجَلْ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ إِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَإِذَا مَضَتْ ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ فَإِذَا مَضَى خَمْسٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا الْخَامِسَةُ و قَالَ ابْنُ خَلَّادٍ مَكَانَ يَحْتَقَّانِ يَخْتَصِمَانِ *

۲۸۰- محمد بن مثنیٰ، ابوبکر بن خلاد، عبدالاعلیٰ، سعید، ابونضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا، آپؐ پر لیلۃ القدر کے ظاہر ہونے سے قبل آپؐ اسے تلاش کرتے تھے، جب عشرہ اوسط کی راتیں پوری ہو گئیں، تو آپؐ نے خیمہ کے متعلق حکم دیا وہ کھول دیا گیا، پھر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ اخیر عشرہ میں ہے، لہٰذا آپؐ نے پھر خیمہ کے متعلق حکم دیا، وہ قائم کیا گیا، پھر صحابہ کرام کی جانب آپؐ تشریف لائے، اور فرمایا کہ اے لوگو!! مجھے شب قدر کا علم ہوا تھا اور تمہیں بتانے کے لئے نکلا تھا مگر دو آدمی جھگڑتے ہوئے آگئے کہ ان کے ساتھ شیطان بھی تھا، لہٰذا میں بھول گیا، تو تم رمضان کے آخری عشرہ میں اسے تلاش کرو، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوسعید سے کہا کہ تم ہم لوگوں سے زائد اس گنتی کو جانتے ہو، وہ بولے جی ہاں! ہم اس چیز کے بہ نسبت تمہارے زیادہ مستحق ہیں، پھر میں نے دریافت کیا نویں، ساتویں اور پانچویں سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا جب اکیسویں گزر جائے اس کے بعد جو بائیسویں آئے، وہی مراد ہے نویں سے، اور جب تیئسویں گزر جائے، تو اس کے بعد جو رات آئے وہی مراد ہے ساتویں سے، اور جب پچیسویں گزر جائے تو اس کے بعد جو رات آئے، وہی مراد ہے پانچویں سے اور ابن خلاد نے "یحتقان" کی جگہ "یختصمان" کا لفظ بولا ہے۔

(فائدہ) حضرت ابوسعید خدریؓ کی تشریح کو ملحوظ رکھتے ہوئے عشرہ اخیرہ کی تمام راتیں شب قدر ہی شمار ہو جائیں گی، بندہ کا خیال بھی یہی ہے کہ جب انسان شب قدر کی جستجو کرے تو پھر پورے ہی عشرہ بیدار رہنے کی کوشش کرے تاکہ ہر قسم کے فضائل سے بہرہ ور ہو سکے۔

نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل نہیں تھا ورنہ اس تردد اور شبہ اور پھر بھول جانے کے کیا معنی، یہ تمام خاصیتیں تو بشریت کے ساتھ وابستہ ہیں اور اسی پر اس قسم کے احوال طاری ہوتے رہتے ہیں، اور علم غیب تو محض اللہ تعالیٰ کی صفت خاصہ ہے جو کسی اور کے لئے ثابت نہیں ہو سکتی، اب اگر کوئی ثابت کرے تو علم الٰہی میں غیر اللہ کو شریک کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات تو وحدہ لاشریک ہے جو شرکت سے منزہ اور مبرا ہے، تعالیٰ اللہ عن ذلک علواً کبیراً۔

باقی امور کا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو علم دیا ہے، وہ آپ کو حاصل ہے جیسا کہ آپ نے احوال قیامت، جنت، دوزخ اور فتنوں کے پیش آنے کے متعلق خبریں دی ہیں، اس کا نام اطلاع غیب ہے، اور اسے علم غیب کہنا یہ جہال کا کام اور ان کی اقتداء کرنا ہے، اور پھر میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کے لئے بس یہی مسئلہ رہ گیا ہے اور تمام دین پر عمل کرنا ضروری نہیں رہا، قیامت کے دن ہرگز ہرگز اس سے سوال نہیں ہوگا، بلکہ عبادات، عقائد، معاملات اور جملہ امور شریعت کے متعلق باز پرس ہوگی کہ آیا اس پر عمل پیرا ہوئے یا نہیں، بس اسی کا نام جہالت اور حماقت ہے کہ جو امور کرنے کے تھے، ان کے لئے تو ایک مختصر سی جماعت کو چھوڑ دیا کہ وہ خود نمازیں پڑھ بھی لیں اور پڑھا بھی دیں اور جو نہیں کرنے کے تھے ان پر کاربند ہو گئے۔

٢٨١- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَهْلِ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَأَرَانِي صُبْحَهَا أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ قَالَ فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْصَرَفَ وَإِنَّ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُنَيْسٍ يَقُولُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ*

۲۸۱۔ سعید بن عمرو بن سہیل بن اسحاق بن محمد بن اشعث بن قیس الکندی، علی بن خشرم، ابو ضمرہ، ضحاک بن عثمان، ابوالنضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ، بسر بن سعید، حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی گئی، پھر میں اسے بھول گیا اور میں نے دیکھا کہ میں اس کی صبح کو پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں، راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم پر تیئیسویں رات کو بارش ہوئی اور ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، پھر آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو پانی اور کیچڑ کا اثر آپ کی پیشانی مبارک اور آپ کی ناک پر تھا، راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیئیسویں رات کو شب قدر کہا کرتے تھے۔

٢٨٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ الْتَمِسُوا وَقَالَ وَكِيعٌ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ

۲۸۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، وکیع، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو، ابن نمیر اور وکیع کے الفاظ مختلف ہیں، مگر معنی ایک ہی ہیں۔

الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ *

٢٨٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَعَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا *

۲۸۳۔ محمد بن حاتم، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، عبدہ، عاصم بن ابی النجود، زر بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اور کہا تمہارے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو کہتے ہیں کہ جو سال بھر بیدار رہے، وہ شب قدر کو پالے گا، انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل کرے، اس کہنے سے ان کی غرض یہ تھی کہ لوگ ایک ہی رات پر بھروسہ نہ کرلیں اور وہ خوب جانتے تھے کہ وہ رمضان میں ہے اور عشرہ اخیرہ میں ہے اور وہ ستائیسویں شب ہے اور اس پر قسم کھاتے تھے اور انشاء اللہ بھی نہیں کہتے تھے، اور کہتے تھے وہ ستائیسویں شب ہے، میں نے کہا اے ابو منذر! یہ تم کس بنا پر کہتے ہو، فرمایا اس علامت اور نشانی کی بنا پر جو کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلائی ہے کہ اس شب کی صبح کو آفتاب بغیر شعاعوں کے نکلتا ہے۔

٢٨٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أُبَيٌّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْبَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِي عَنْهُ *

۲۸۴۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدہ بن ابی لبابہ، زر بن حبیش، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے شب قدر کے متعلق فرمایا، خدا کی قسم! میں اسے جانتا ہوں، اور شعبہ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ میرا زیادہ علم یہی ہے کہ وہ وہی رات ہے کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیدار رہنے کا حکم فرمایا تھا اور وہ ستائیسویں شب ہے اور شعبہ نے ان الفاظ میں کہ یہ وہی رات ہے کہ جس میں بیدار رہنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا تھا، شک کیا ہے، اور کہا ہے کہ یہ میرے ایک رفیق نے شیخ عبدہ سے نقل کی ہے۔

٢٨٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ

۲۸۵۔ محمد بن عباد، ابن ابی عمر، مروان فزاری، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شب قدر کا تذکرہ کیا تو آپؐ نے فرمایا تم میں سے کون یاد

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِينَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ *

رکھتا ہے، شب قدر اس رات میں ہے کہ چاند اس طرح طلوع کرتا ہے، گویا کہ وہ ایک طشت کا ٹکڑا ہے۔

(فائدہ) شب قدر کو شب قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس رات فرشتے بحکم الٰہی بندوں کی عمریں اور رزق اور دوسرے جو امور اس سال ہونے والے ہوتے ہیں لکھ دیتے ہیں اور یہ رات اس امت کی خصوصیت ہے اور یہ قیامت تک باقی رہے گی، باقی اس کے محل میں اختلاف ہے، بعض نے کہا وہ ہر سال میں بدلتی رہتی ہے، اس صورت میں سب حدیثوں میں تطبیق ہو جائے گی جس میں جو تاریخ اور علامت مذکور ہے، صحیح ہے، اور عبداللہ بن مسعودؓ اور امام ابو حنیفہؒ اور قاضی ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک وہ سال بھر میں ایک رات ہے کہ جس میں کسی قسم کا کوئی تبدل نہیں ہوتا تو اس شکل میں انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکہ میں بھی تطبیق ہو جائے گی، اس کے علاوہ علمائے کرام کے اور بکثرت اقوال موجود ہیں کہ جن کا تذکرہ اس مقام پر مناسب نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ الْاِعْتِكَافِ

٢٨٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ *

۲۸۶۔ محمد بن مہران رازی، حاتم بن اسماعیل، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف (۱) فرمایا کرتے تھے۔

٢٨٧- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَسْجِدِ *

۲۸۷۔ ابو الطاہر، ابن وہب، یونس بن یزید، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے، حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے مسجد میں وہ جگہ بتائی جہاں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

٢٨٨- و حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

۲۸۸۔ سہل بن عثمان، عقبہ بن خالد سکونی، عبیداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ

(۱) اعتکاف کا لغوی معنی ٹھہرنا اور شرعی معنی نیت کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنا۔

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ *

تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

٢٨٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ *

۲۸۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ (دوسری سند) سہل بن عثمان، حفص بن غیاث، ہشام (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

٢٩٠- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ *

۲۹۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی، پھر آپؐ کے بعد آپؐ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف فرمایا۔

٢٩١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ وَإِنَّهُ أَمَرَ بِخِبَائِهِ فَضُرِبَ أَرَادَ الِاعْتِكَافَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمَرَتْ زَيْنَبُ بِخِبَائِهَا فَضُرِبَ وَأَمَرَ غَيْرُهَا مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِبَائِهِ فَضُرِبَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ نَظَرَ فَإِذَا الْأَخْبِيَةُ فَقَالَ آلْبِرَّ تُرِدْنَ فَأَمَرَ بِخِبَائِهِ فَقُوِّضَ وَتَرَكَ الِاعْتِكَافَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى اعْتَكَفَ فِي

۲۹۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، یحییٰ بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز پڑھتے، پھر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوتے، اور ایک مرتبہ آپ نے اپنا خیمہ لگانے کا حکم فرمایا تو وہ لگا دیا گیا اور آپ نے رمضان کے عشرہ اخیرہ میں اعتکاف کا ارادہ فرمایا، پھر حضرت زینبؓ نے حکم دیا تو ان کا بھی خیمہ لگا دیا گیا اور ان کے علاوہ اور ازواج مطہرات نے خیمے لگانے کے متعلق فرمایا، ان کے بھی لگا دیئے گئے، سب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ چکے تو سب خیموں کو دیکھا اور فرمایا کیا انہوں نے نیکی کا ارادہ کیا ہے، اور آپ نے اپنے خیمہ کے متعلق حکم دیا وہ کھول دیا گیا اور رمضان میں اعتکاف کو ترک کر دیا، پھر شوال کے اول عشرہ میں اعتکاف

الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ شَوَّالٍ *

فرمایا۔

(فائدہ) کیونکہ حقانیت میں نفسانیت کا شائبہ معلوم ہونے لگا اور ایک کا دیکھا دیکھی دوسری کرنے لگی، اس لئے اس وقت آپ نے اپنا اعتکاف بھی موقوف کر دیا اور ماہ شوال میں اس کا عوض ادا کیا۔

٢٩٢ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ إِسْحَقَ ذِكْرُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَنَّهُنَّ ضَرَبْنَ الْأَخْبِيَةَ لِلِاعْتِكَافِ *

٢٩٢۔ ابن ابی عمر، سفیان۔
(دوسری سند) عمرو بن سواد، ابن وہب، عمرو بن حارث۔
(تیسری سند) محمد بن رافع، ابواحمد سفیان۔
(چوتھی سند) سلمہ بن شبیب، ابوالمغیرہ، اوزاعی)۔
(پانچویں سند) زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد ابواسحاق، یحییٰ بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو معاویہ کی حدیث کی طرح روایت نقل فرماتی ہیں، باقی ابن عیینہ، عمرو بن حارث، اور ابن اسحاق کی روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تذکرہ ہے کہ ان کے لئے خیمے نصب کئے گئے تھے، تاکہ وہ ان میں اعتکاف فرمائیں۔

(٣٣) بَاب الِاجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ *

باب (۳۳) رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بہت زیادہ عبادت کرنا!

٢٩٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ(١) وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ *

٢٩٣۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، سفیان ابی یعفور، مسلم بن صبیح، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تھا، تو آپ پوری رات بیدار رہتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور عبادت میں بہت ہی کوشش کرتے اور کمر ہمت باندھنا شروع فرمادیتے۔

٢٩٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ

٢٩۴۔ قتیبہ بن سعید، ابو کامل حجدری، عبدالواحد بن زیاد،

(۱) احیاء لیل سے مراد یہ ہے کہ رات کو عبادت کے لئے بیدار رہتے اس بیداری کو حیات سے تعبیر فرمادیا کیونکہ نیند بمنزلہ موت کے ہے۔

الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ *

حسن بن عبید اللہ، ابراہیم، اسود بن یزید، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان المبارک کے) آخری دس دنوں میں اس کوشش اور محنت کے ساتھ عبادت کرتے تھے کہ دوسرے دنوں میں اتنی محنت نہ کرتے تھے۔

(٣٤) بَاب صَوْمِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ *

باب (۳۴) عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا حکم۔

٢٩٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ *

۲۹۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحاق، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو عشرہ ذی الحجہ میں کبھی روزے رکھتے نہیں دیکھا ہے۔

٢٩٦- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمِ الْعَشْرَ *

۲۹۶۔ ابو بکر بن نافع عبدی، عبدالرحمٰن، سفیان، اعمش ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے کبھی اس عشرہ میں روزہ نہیں رکھا۔

(فائدہ) کسی مرض اور بیماری یا عارضہ کی بنا پر آپ نے روزے نہیں رکھے ورنہ نویں تاریخ کو عرفہ ہے اور اس کے روزہ کی غیر حاجیوں کے لئے فضیلت گزر چکی، مترجم کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ حج کے زمانے کا بیان ہو کہ آپ نے روزہ نہیں رکھا غرضیکہ صحیح بخاری، سنن ابوداؤد، مسند احمد اور نسائی میں نویں ذوالحج کے روزہ کی فضیلت آئی ہے، اس لئے یہ علماء کے نزدیک مستحب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْحَجِّ(۱)

(۳۵) بَاب مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ وَمَا لَا يُبَاحُ وَبَيَان تَحْرِيم الطِّيبِ عَلَيْهِ *

باب (۳۵) محرم کے لئے کون سا لباس پہننا جائز ہے اور کون سا ناجائز؟

۲۹۷ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ *

۲۹۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ محرم کیا کپڑے پہنے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کرتا نہ پہنو اور عمامے (۲) نہ باندھو، نہ پاجامے پہنو، نہ برساتی، نہ کوٹ، اور نہ ہی موزے مگر جس کے پاس چپل نہ ہو تو وہ موزے پہن لے مگر ٹخنوں کے نیچے سے انہیں کاٹ ڈالے اور وہ کپڑے مت پہنو کہ جس میں زعفران اور ورس کی خوشبو لگی ہو۔

(فائدہ) مذکورہ بالا اشیاء کا استعمال بحالت احرام باجماع علمائے کرام حرام ہے۔

۲۹۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا

۲۹۸۔ یحییٰ بن یحییٰ اور عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ محرم کیا پہنے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ محرم قمیص نہ پہنے، اور نہ عمامہ باندھے، اور نہ بارانی کوٹ اوڑھے اور نہ پاجامہ پہنے اور نہ ہی وہ کپڑا پہنے کہ جسے ورس اور زعفران لگا ہو، اور موزے بھی نہ پہنے مگر یہ کہ کسی کے پاس چپل نہ ہو تو وہ

(۱) حج کا لغوی معنی ارادہ کرنا ہے اور شرعی معنی یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں بیت اللہ اور عرفات و منیٰ میں مخصوص افعال یعنی طواف، سعی، وقوف وغیرہ ادا کئے جائیں۔

(۲) عمائم سے مراد ہر ایسی چیز کی ممانعت ہے جو سر کو ڈھانپ دے جیسے ٹوپی پٹی وغیرہ لہٰذا حالت احرام میں سر کسی بھی کپڑے سے ڈھانپنا ممنوع ہے کپڑا سلا ہوا ہو یا سلا ہوا نہ ہو۔

الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ *

انہیں کاٹ کر پہنے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

۲۹۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ *

۲۹۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن دینا، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز سے منع فرمایا ہے کہ محرم زعفران اور ورس کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور فرمایا کہ جس کے پاس نعلین نہ ہوں وہ خفین پہن لے اور دونوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے۔

۳۰۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ يَعْنِي الْمُحْرِمَ *

۳۰۰۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابوالربیع زہرانی اور قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عمرو، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ خطبہ کی حالت میں ارشاد فرمارہے تھے کہ پاجامہ اس کے لئے ہے جس کے پاس ازار نہ ہو، اور موزہ اس کے لئے ہے جس کے پاس نعلین نہ ہوں، یعنی محرم ہو۔

(فائدہ) امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک پاجامہ اگر اس کی ہیئت کے ساتھ احرام میں پہن لے گا تو دم واجب ہے اور موزوں کو اگر کاٹ دیا جائے تو ائمہ اربعہ کے نزدیک اس پر فدیہ واجب نہیں اور امام ابوحنیفہ کی طرف جو وجوب فدیہ کا قول منسوب ہے اس کی صاحب ردالمختار نے تردید کی ہے اور اس منسوبیت کو خلاف مذہب بتایا ہے اور یہی چیز ملاء علی قاریؒ نے شرح مشکوۃ میں تحریر فرمائی ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۰۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ *

۳۰۱۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، (دوسری سند) ابوغسان رازی، بہز، شعبہ، عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ عرفات میں خطبہ فرما رہے تھے اور بقیہ حدیث بیان فرمائی۔

۳۰۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ

۳۰۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم (تیسری سند)، ابوکریب، وکیع، سفیان (چوتھی سند) علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج (پانچویں سند) علی بن حجر، اسماعیل، ایوب، عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ غَيْرُ شُعْبَةَ وَحْدَهُ *

سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور ان میں سے کسی راوی نے بھی شعبہ کے علاوہ میدان عرفات میں خطبہ دینے کو بیان نہیں کیا۔

٣٠٣- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ *

۳۰۳۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو نعلین نہ پائے وہ موزے پہن لے اور جو تہبند نہ پائے وہ پاجامہ پہن لے۔

٣٠٤- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا خَلُوقٌ أَوْ قَالَ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي قَالَ وَأُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ وَدِدْتُ أَنِّي أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَقَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَرَفَعَ عُمَرُ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ كَغَطِيطِ الْبَكْرِ قَالَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ أَوْ قَالَ أَثَرَ الْخَلُوقِ وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا أَنْتَ صَانِعٌ فِي حَجِّكَ *

۳۰۴۔ شیبان بن فروخ، ہمام، عطاء بن ابی رباح، صفوان بن یعلی بن امیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ جعرانہ میں تھے اور وہ ایک جبہ پہنے ہوئے تھا اور اس پر کچھ خوشبو لگی ہوئی تھی یا فرمایا اس پر کچھ زردی کا اثر تھا اور اس نے عرض کیا کہ آپ مجھے میرے عمرہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں کہ میں اس میں کس طرح کروں؟ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی، اور آپ نے کپڑا اوڑھ لیا اور یعلی کہتے تھے کہ میری آرزو تھی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں جس وقت آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو، بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا، کیا تم چاہتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی نازل ہونے کی حالت میں دیکھو، پھر حضرت عمرؓ نے کپڑے کا کونا اٹھا دیا، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپؐ ہانپتے تھے اور خراٹے لیتے تھے، راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے، انہوں نے کہا کہ جیسے جوان اونٹ ہانپتا ہے جب وحی پوری ہو گئی تو آپؐ نے فرمایا، عمرہ کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے اور فرمایا کہ زردی کا اثر دھو ڈالو اور اپنے عمرہ میں وہی کرو جو اپنے حج میں کرتے ہو۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ محرم کو خوشبو لگانا، اور سلا ہوا کپڑا پہننا حرام ہے اور ان کا ازالہ اور اس کا فدیہ ادا کرنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۰۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَأَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ يَعْنِي جُبَّةً وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَيَّ هَذَا وَأَنَا مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ قَالَ أَنْزِعُ عَنِّي هَذِهِ الثِّيَابَ وَأَغْسِلُ عَنِّي هَذَا الْخَلُوقَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ *

۳۰۵- ابن ابی عمر، سفیان، عمرو، عطاء، صفوان بن یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور آپؐ جعرانہ میں تھے اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا اور وہ سائل جبہ پہنے ہوئے تھا اور اس پر خوشبو لگی ہوئی تھی، اور اس نے عرض کیا کہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور اس پر بھی میں نے خوشبو لگا رکھی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمرہ میں وہی افعال بجالاؤ جو کہ تم اپنے حج میں بجا لاتے ہو، اسنے کہا کہ میں اپنے یہ کپڑے اتار ڈالوں، اس خوشبو کو دھو دوں تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جو افعال تم اپنے حج میں کرتے ہو، وہی اپنے عمرہ میں کرو۔

۳۰۶- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْتَنِي أَرَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ عَلَيْهِ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ فَجَاءَهُ

۳۰۶- زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم (دوسری سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج (تیسری سند) علی بن خشرم، عیسیٰ بن جریج، عطاء، صفوان بن یعلی بن امیہ، یعلیؓ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی نازل ہونے کے وقت دیکھوں، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کپڑے سے سایہ کیا گیا تھا، کہ اتنے میں ایک شخص آیا جس نے ایک جبہ پہنا ہوا تھا اور اس پر خوشبو لگی ہوئی تھی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس آدمی کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں جو عمرہ کا ایک جبہ میں احرام باندھے اور اس پر خوشبو لگی ہوئی ہو، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر اس کی جانب دیکھا اور خاموش ہو گئے، پھر آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یعلی بن امیہؓ کو اشارہ کیا کہ آؤ، یعلیؓ آئے اور اپنا سر کپڑے کے اندر داخل کر دیا اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ

الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ بِيَدِهِ إِلَى يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي سَأَلَنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ *

وسلم کو دیکھا کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا ہے اور آپ لمبے لمبے سانس لے رہے ہیں، پھر آپؐ سے وہ کیفیت دور ہو گئی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سائل کہاں ہے جو ابھی مجھ سے عمرہ کا حکم دریافت کرتا تھا، چنانچہ اس آدمی کو تلاش کیا گیا، پھر اسے لایا گیا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ جو خوشبو ہے اسے تین مرتبہ دھو ڈالو اور اپنے اس جبہ کو اتار دو اور اپنے عمرہ میں وہی افعال واعمال بجا لاؤ جو اپنے حج میں بجالاتے ہو۔

۳۰۷- وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ قَدْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا تَرَى فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ *

۳۰۷۔ عقبہ بن مکرم عمی، محمد بن رافع، وہب بن جریر بن حازم، بواسطہ اپنے والد، قیس، عطاء، صفوان بن یعلی بن امیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ اس وقت جعرانہ میں تھے اور اس نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا اور اس کی داڑھی اور سر پر زردی لگی ہوئی تھی اور وہ ایک جبہ پہنے ہوئے تھا اور اس نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور میں اس حال میں ہوں جس میں آپ دیکھتے ہیں، آپؐ نے فرمایا اپنا جبہ اتار دو اور زردی دھو ڈالو اور جو افعال تم حج میں کرتے تھے وہی عمرہ میں کرو۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ یہ شخص حج کے ارکان سے واقف تھا اس لئے اتنا ہی فرما دینا کافی ہوا۔

۳۰۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ بِهَا أَثَرٌ مِنْ خَلُوقٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ أَفْعَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ

۳۰۸۔ اسحاق بن منصور، ابو علی عبید اللہ بن عبد المجید، رباح بن ابن معروف، عطاء، صفوان بھی یعلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا جو جبہ پہنے ہوئے تھا اور اس پر خوشبو لگی ہوئی تھی اور عرض کیا یارسول اللہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے تو ارکان عمرہ کس طرح ادا کروں؟ آپؐ خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہیں دیا اور حضرت عمرؓ آپؐ پر پردہ کئے ہوئے تھے اور حضرت عمرؓ کی عادت تھی کہ جب آپؐ پر وحی نازل ہوتی

يَسْتُرُهُ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ يُظِلُّهُ فَقُلْتُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي أُحِبُّ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ أُدْخِلَ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَلَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ خَمَّرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالثَّوْبِ فَجِئْتُهُ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا عَنِ الْعُمْرَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ الَّذِي بِكَ وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ فَاعِلًا فِي حَجِّكَ*

تو پردہ کرتے، میں نے عمرؓ سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ جس وقت آپ پر وحی نازل ہو تو میں اپنا سر آپؐ کے ساتھ کپڑے میں کرلوں، جب وحی نازل ہونی شروع ہوئی تو حضرت عمرؓ نے کپڑے سے پردہ کر لیا، چنانچہ میں آیا اور میں نے اپنا سر آپؐ کے ساتھ کپڑے میں داخل کر دیا اور آپؐ کو دیکھا جب آپؐ سے یہ کیفیت زائل ہو گئی تو آپؐ نے فرمایا ابھی جو عمرہ کے متعلق سوال کر رہا تھا وہ کہاں گیا، چنانچہ وہ شخص کھڑا ہوا، آپؐ نے فرمایا اپنے اس جبہ کو اتار دو اور اپنی اس خوشبو کو دھو ڈالو اور اپنے عمرہ میں وہی افعال کرو جو حج میں کرتے ہو۔

(۳٦) بَاب مَوَاقِيتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ *

باب (۳٦) مواقیت حج!

۳۰۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ وَكَذَا فَكَذَلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا *

۳۰۹۔ یحییٰ بن یحییٰ اور خلف بن ہشام اور ابوالربیع، قتیبہ، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ میقات مقرر کی اور شام والوں کے لئے جحفہ اور اہل نجد کے لئے قرن، اور یمن والوں کے لئے یلملم، اور یہ سب میقاتیں ان کے لئے ہیں جو کہ وہاں رہتے ہوں اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو اور ملکوں سے وہاں آئیں، خواہ حج کا ارادہ رکھتے ہوں یا عمرہ کا، اور وہ لوگ جو ان مواقیت سے اس طرف رہنے والے ہیں ان کا مقام احرام اپنا مسکن ہے، حتی کہ مکہ والے مکہ ہی سے احرام باندھیں۔

۳۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى

۳۱۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ، اور اہل شام کے لئے جحفہ، اور نجد کے رہنے والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم میقات مقرر فرمائی ہے اور فرمایا یہ مواقیت مذکورہ بالا باشندوں کے لئے ہیں اور ہر اس شخص کے لئے جو کہ دوسرے ممالک کا

عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ *

ان مواقیت پر ہو کر آئے، اور حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں، ہاں جو ان مواقیت سے ادھر رہنے والے ہوں ان کا میقات وہی ہے جہاں سے وہ چلا ہے حتی کہ مکہ والوں کے لئے مکہ مقام احرام ہے۔

٣١١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ *

۳۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے جحفہ سے، اور نجد کے رہنے والے قرن منازل سے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یمن والے یلملم سے اپنا احرام باندھیں۔

٣١٢- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَذُكِرَ لِي وَلَمْ أَسْمَعْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ *

۳۱۲۔ زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام کے رہنے والے جحفہ سے، اور نجد کے رہنے والے قرن منازل سے احرام باندھیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے سامنے یہ بات بیان کی گئی اور میں نے خود نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔

٣١٣- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَزَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ

۳۱۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ مدینہ والوں کی احرام گاہ ذوالحلیفہ ہے اور شام والوں کی مہیعہ یعنی جحفہ ہے، اور نجد والوں کی احرام گاہ قرن منازل ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے اور میں نے خود نہیں سنا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یمن والوں کی احرام

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْهُ قَالَ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ *

گاہ یلملم ہے۔

٣١٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَنْ يُهِلُّوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ *

۳۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کو حکم دیا کہ وہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، اور شام کے رہنے والے جحفہ سے اور نجد کے رہنے والے قرن منازل سے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یمن کے رہنے والے یلملم سے احرام باندھیں۔

٣١٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ ثُمَّ انْتَهَى فَقَالَ أُرَاهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۳۱۵۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مواقیت کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا، کہ میں نے سنا، ابوالزبیر بیان کرتے ہیں، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

٣١٦ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ أَحْسَبُهُ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيقُ الْآخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ *

۳۱۶۔ محمد بن حاتم، عبد بن حمید، محمد بن بکر، محمد، ابن جریج، ابوالزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا کہ ان سے مواقیت کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا ہے کہ مدینہ والوں کی احرام گاہ ذوالحلیفہ ہے، اور دوسرا راستہ جحفہ ہے، اور عراق کے رہنے والوں کی احرام گاہ ذات عرق ہے اور نجد کے رہنے والوں کی احرام گاہ قرن منازل ہے، اور یمن کے رہنے والوں کی احرام گاہ یلملم ہے۔

(۳۷) بَاب التَّلْبِيَةِ وَصِفَتِهَا وَوَقْتِهَا *

۳۱۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَزِيدُ فِيهَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ *

۳۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَنَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ وَحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ فَقَالَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالُوا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ هَذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَزِيدُ مَعَ هَذَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ *

۳۱۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي

باب (۳۷) تلبیہ (۱)، اس کا طریقہ اور وقت

۳۱۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا کہ "اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، سب تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے، اور بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں ہے"، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کلمات میں اور زائد فرمایا کرتے تھے "میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اور بھلائی تمام تیرے ہاتھ میں ہے، اور رغبت اور عمل تیری ہی طرف ہے"۔

۳۱۸۔ محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ بن عمر، نافع مولیٰ عبداللہ، حمزہ بن عبداللہؓ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور وہ آپ کو لے کر مسجد ذی الحلیفہ کے قریب سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ نے لبیک کہی، چنانچہ فرمایا میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، سب تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے اور ملک، تیرا کوئی شریک نہیں، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلبیہ ہے اور نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس کے ساتھ یہ کلمات اور زائد فرمالیا کرتے تھے میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تمام بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، میں حاضر ہوں، رغبت اور عمل تیری ہی طرف ہے۔

۳۱۹۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے تلبیہ کو

(۱) تلبیہ سے مراد لبیك اللّٰهم لبیك الخ ہے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس پکار کا جواب ہے جس کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت میں ہے "واذن فی الناس بالحج"۔

نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَلَقَّفْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سیکھا ہے، پھر حسب سابق حدیث بیان کی۔

۳۲۰- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ فَإِنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُهِلُّ بِإِهْلَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ *

۳۲۰- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تلبیہ کہتے ہوئے، تلبیہ کہہ رہے تھے کہ میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، سب تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے، اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں، اور ان کلمات سے زائد نہیں کہتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھی، پھر جب آپؐ کی اونٹنی مسجد ذوالحلیفہ کے قریب آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو گئی، تو ان ہی کلمات سے آپ نے لبیک کہی، اور عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ہی کلمات کے ساتھ تلبیہ کہتے تھے اور کہتے تھے، میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تمام بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، میں حاضر ہوں، رغبت اور عمل تیری طرف ہے۔

(فائدہ) تلبید کے معنی ہیں، کہ سر میں گوند یا خطمی یا مہندی ڈالے کہ جس سے بال جم جائیں، احرام سے قبل خوشبو لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں، اور آپ ظہر کی نماز پڑھ کر مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں جو کہ اہل مدینہ کی میقات ہے جا کر پڑھی اور صبح تک وہیں قیام کیا اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے دو رکعت احرام کی پڑھ کر تلبیہ کہا اور یہی علماء حنفیہ کا مختار ہے اور جس روز آپ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے وہ ہفتہ کا دن تھا اور ابن حزم بیان کرتے ہیں کہ پنج شنبہ کا دن تھا غرضیکہ حافظ ابن قیم نے زاد المعاد میں اس چیز کے متعلق ایک مفصل بحث بیان کی ہے اور آخر میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ نے حج اور عمرہ دونوں کا اپنے مصلے ہی پر سے تلبیہ پڑھا، اور چونکہ آپ بار بار لبیک کہتے تھے اس لئے جس نے جہاں سے سنا وہیں سے بیان کر دیا اور احرام آپ کا حج قران کا تھا اور یہی صحیح ہے چنانچہ بیس سے زائد روایتیں اس پر صراحۃً دلالت کرتی ہیں (زاد المعاد) میں کہتا ہوں کہ یہی علماء حنفیہ کا مختار ہے کہ حج قران، افراد اور تمتع سے افضل ہے، (ہدایہ)۔

٣٢١- وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ فَيَقُولُونَ إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُولُونَ هَذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ *

٣٢١- عباس بن عبد العظیم العنبری، نضر بن محمد یمامی، عکرمہ بن عمار، ابوزمیل، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مشرکین مکہ لبیک لاشریک لک کہتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، تمہارے لئے خرابی ہو، یہیں تک رہنے دو، یہیں تک رہنے دو، مگر وہ یہ بھی کہتے تیرا ایک شریک ہے کہ اے اللہ تو اس کا مالک ہے اور وہ کسی کا مالک نہیں، غرضیکہ یہی کہتے جاتے تھے اور بیت اللہ کا طواف کرتے جاتے تھے۔

(٣٨) بَاب أَمْرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْإِحْرَامِ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ *

باب (٣٨) مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا حکم۔

٣٢٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَيْدَاؤُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي ذَا الْحُلَيْفَةِ *

٣٢٢- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، موسیٰ بن عقبہ، حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے سن کر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، یہ بیداء تمہارا وہی مقام ہے جہاں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہو، آپؐ نے مسجد ذوالحلیفہ کے علاوہ اور کسی جگہ سے لبیک (تلبیہ) نہیں فرمائی۔

٣٢٣- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ الْإِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَاءِ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِينَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ *

٣٢٣- قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، موسیٰ بن عقبہ، سالم کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جس وقت کہا جاتا کہ احرام بیداء سے ہے تو فرماتے وہی بیداء جس کے متعلق تم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ اور افتراء باندھتے ہو، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تو تلبیہ (لبیک اللّٰھم لبیک الخ کہنا) نہیں کہا مگر اس درخت کے پاس سے جب کہ آپ کا اونٹ، آپ کو سیدھا لے کر کھڑا ہوا۔

بَاب بَيَانِ أَنَّ الْأَفْضَلَ أَنْ يُحْرِمَ حِينَ تَنْبَعِثُ بِهِ رَاحِلَتُهُ مُتَوَجِّهًا إِلَى مَكَّةَ لَا عَقِبَ الرَّكْعَتَيْنِ *

باب (٣٩) جب سواری مکہ کی جانب متوجہ ہو کر کھڑی ہو جائے اس وقت احرام باندھنا افضل ہے۔

٣٢٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ (١) وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهْلِلْ أَنْتَ حَتَّى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ*

۳۲۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سعید بن ابی سعید مقبری، عبید بن جریج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ اے عبدالرحمٰن میں تمہیں چار باتیں کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جو تمہارے ساتھیوں میں سے اور کسی کو کرتے نہیں دیکھتا، حضرت ابن عمر نے فرمایا ابن جریج وہ کیا ہیں، وہ بولے اول یہ ہے کہ تم کعبہ کے کونوں سے رکن یمانی کے علاوہ اور کسی کو ہاتھ نہیں لگاتے، نیز تم نعال سبتی پہنتے ہو، اور تیسرے یہ کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ داڑھی زعفران وغیرہ کے ساتھ رنگتے ہو اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ مکہ میں ہوتے ہیں تو لوگ تو چاند دیکھ کر تلبیہ شروع کر دیتے ہیں اور آپ یوم الترویہ یعنی آٹھ ذوالحج کو تلبیہ کہتے ہیں، عبداللہ بن عمر بولے، سنو! ارکان کے متعلق تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے رکنوں کے علاوہ جو کہ یمن کی طرف ہیں کسی کو چھوتے ہوئے نہیں دیکھا اور رہا نعال سبتی کا پہننا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپؐ ایسے جوتے پہنتے تھے جس میں بال نہ ہوں، تو میری بھی آرزو ہے کہ ویسے جوتے پہنوں، اور داڑھی کا زرد رنگنا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے رنگتے ہوئے دیکھا ہے اس لئے میں بھی اس طرح رنگنے کو پسند کرتا ہوں اور رہا تلبیہ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے تلبیہ کہا ہو مگر جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہو گئی۔

٣٢٥- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ

۳۲۵۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، ابو صخر، ابن قسیط، عبید بن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں

(۱) یعنی آپ تمام کونوں کا استلام نہیں کرتے صرف دو کونوں کا استیلام کرتے ہیں ایک رکن یمانی کا دوسرے حجر اسود کا۔ پھر حجر اسود کا استلام چومنے کے ساتھ چھونے کے ساتھ یا ہاتھ کے اشارہ سے ہوتا ہے جبکہ رکن یمانی کا استیلام جمہور کے ہاں صرف ہاتھ کے چھونے سے ہوتا ہے چومنے یا اشارہ کرنے سے نہیں۔ پھر ان میں سے حجر اسود والے کونے کو دو فضیلتیں حاصل ہیں ایک حجر اسود کی دوسری اس کے بناء ابراہیمی پر قائم ہونے کی، جبکہ رکن یمانی کو صرف ایک فضیلت بناء ابراہیمی پر قائم ہونے کی حاصل ہے باقی دو کونوں کو یہ فضیلت بھی حاصل نہیں کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر میں یہ کونے اس جگہ پر نہیں تھے۔

قُسَيْطٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهَذَا الْمَعْنَى إِلَّا فِي قِصَّةِ الْإِهْلَالِ فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمَقْبُرِيِّ فَذَكَرَهُ بِمَعْنًى سِوَى ذِكْرِهِ إِيَّاهُ *

نے حج اور عمرہ میں تقریباً بارہ مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ساتھ دیا ہے، غرضیکہ میں نے عرض کیا کہ اے ابو عبدالرحمٰن میں نے آپ سے چار باتیں دیکھی ہیں، اور پھر بقیہ حدیث حسب سابق روایت کی، مگر تلبیہ (لبیک، لبیک) پکارنا کے بارے میں مقبری کی روایت کے خلاف بیان کیا ہے اور مضمون مذکورہ بالا روایت کے برخلاف ہے۔

٣٢٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ *

۳۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکاب میں پیر رکھا اور آپ کو آپ کی اونٹنی مقام ذوالحلیفہ میں سیدھی لے کر کھڑی ہو گئی، تب آپ نے تلبیہ پڑھا۔

٣٢٧- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً *

۳۲۷۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، صالح بن کیسان، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تلبیہ پڑھا جب کہ آپ کی اونٹنی آپ کو سیدھی لے کر کھڑی ہو گئی۔

٣٢٨- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً *

۳۲۸۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہؒ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ، میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مقام ذی الحلیفہ میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور پھر جب وہ آپ کو لے کر کھڑی ہوئی تو آپؐ نے تلبیہ کہا۔

٣٢٩- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَاتَ

۳۲۹۔ حرملہ بن یحییٰ، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائے حج میں مسجد ذی الحلیفہ میں رات گزاری اور پھر آپؐ نے اسی مسجد میں نماز

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مَبْدَأَهُ وَصَلَّى فِي مَسْجِدِهَا *

پڑھی۔

(٤٠) بَاب اِسْتِحْبَابِ الطِّيْبِ قُبَيْلَ الْإِحْرَامِ فِي الْبَدْنِ وَاِسْتِحْبَابِهِ فِي الْمِسْكِ وَأَنَّهُ لَا بَأْسَ بِبَقَاءِ وَبِيْصِهِ *

باب (۴۰) احرام سے قبل بدن میں خوشبو لگانے، اور مشک کے استعمال کرنے کا استحباب اور اس کے اثر کے باقی رہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

٣٣٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ *

۳۳۰۔ محمد بن عباد، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے لئے جب آپؐ نے احرام باندھا، خوشبو لگائی، اور آپ کے احلال کے لئے طواف افاضہ سے خوشبو لگائی۔

(فائدہ) احرام سے قبل خوشبو لگانا مستحب ہے اور اس کے اثر کا باقی رہنا جائز ہے، تمام صحابہ کرام اور تابعین اور فقہا اور جمہور محدثین کا یہی مسلک ہے اور جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد اگر خوشبو لگائی جائے تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں، واللہ اعلم (نووی جلد ا صفحہ ۳۷۵)۔

٣٣١- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ حِينَ أَحَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ *

۳۳۱۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، افلح بن حمید، قاسم بن محمد، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کے وقت آپ کے احرام کے لئے اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی اور آپ کے احلال کے لئے طواف افاضہ سے قبل خوشبو لگائی۔

٣٣٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ *

۳۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے لئے آپ کے احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگایا کرتی تھی اور آپ کے احلال کے لئے طواف افاضہ سے پہلے۔

٣٣٣- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهِ وَلِحُرْمِهِ *

۳۳۳۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ بن عمر، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے اور باندھنے کے وقت خوشبو لگائی۔

٣٣٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ *

۳۳۴۔ محمد بن حاتم، عبد بن حمید، ابن حاتم محمد بن بکر، ابن جریج، عمر بن عبداللہ بن عروہ، عروہ، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حجتہ الوداع میں اپنے ہاتھوں سے آپؐ کے احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے لئے ذریرہ خوشبو لگائی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ذریرہ ایک قسم کی خوشبو ہے، جو ہند سے آتی ہے۔

٣٣٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حُرْمِهِ قَالَتْ بِأَطْيَبِ الطِّيبِ *

۳۳۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، سفیان، عثمان بن عروہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ تم نے احرام کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کونسی خوشبو لگائی تھی، فرمایا سب خوشبوؤں سے عمدہ خوشبو (یعنی مشک)۔

٣٣٦- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ *

۳۳۶۔ ابوکریب، ابواسامہ، ہشام، عثمان بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب خوشبوؤں سے بہتر خوشبو لگاتی تھی، جبکہ آپؐ ملتے تھے، آپ کے احرام سے پہلے، پھر آپ احرام باندھتے تھے۔

٣٣٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ بِأَطْيَبِ مَا وَجَدْتُ *

۳۳۷۔ محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، ابوالرجال بواسطہ اپنی والدہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی تھی، آپ کے احرام باندھنے کے وقت، اور احرام کھولنے کے وقت، طواف افاضہ سے قبل وہ عمدہ خوشبو جو میں پاتی۔

٣٣٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا

۳۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ اور سعید بن منصور اور ابوربیع اور خلف بن ہشام اور قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، منصور ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَمْ يَقُلْ خَلَفٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَكِنَّهُ قَالَ وَذَاكَ طِيبُ إِحْرَامِهِ *

نے بیان کیا کہ اس وقت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک محسوس کر رہی ہوں، درآنحالیکہ آپؐ محرم تھے، خلف راوی نے یہ نہیں بیان کیا کہ آپؐ محرم تھے بلکہ یہ کہا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کی خوشبو تھی۔

٣٣٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهِلُّ *

۳۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک میں خوشبو کی چمک محسوس کر رہی ہوں اور آپؐ لبیک اللّٰھم لبیک کہہ رہے ہیں۔

٣٤٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلَبِّي *

۳۴۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابوسعید اشج، وکیع، اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان فرمایا کہ گویا میں خوشبو کی چمک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک دیکھ رہی ہوں اور آپؐ تلبیہ کہہ رہے ہیں۔

٣٤١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ *

۳۴۱۔ احمد بن یونس، زہیر، اعمش، ابراہیم، اسود اور مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ گویا میں محسوس کر رہی ہوں، اور وکیع کی روایت کی طرح بیان کیا۔

٣٤٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ *

۳۴۲۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ گویا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی تھی، اس حالت میں کہ آپ محرم تھے۔

٣٤٣- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

۳۴۳۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، مالک بن مغول،

مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ *

عبدالرحمٰن بن اسود، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں خوشبو کی چمک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک میں دیکھ رہی تھی اور آپؐ محرم تھے۔

٣٤٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهُوَ السَّلُولِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ وَهُوَ ابْنُ إِسْحَقَ ابْنِ أَبِي إِسْحَقَ السَّبِيعِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ سَمِعَ ابْنَ الْأَسْوَدِ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ يَتَطَيَّبُ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ ثُمَّ أَرَى وَبِيصَ الدُّهْنِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ بَعْدَ ذَلِكَ *

۳۴۴۔ محمد بن حاتم، اسحاق بن منصور سلولی، ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق سبیعی، بواسطہ اپنے والد، ابو اسحاق، ابن اسود، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام کا ارادہ فرماتے تو اچھی سے اچھی خوشبو جو پاتے وہ لگاتے، اس کے بعد تیل کی چمک آپؐ کے سر مبارک اور داڑھی میں دیکھتی۔

٣٤٥- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ *

۳۴۵۔ قتیبہ بن سعید، عبدالواحد، حسن بن عبداللہ، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا گویا کہ میں مشک کی چمک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک میں دیکھ رہی ہوں اور آپؐ محرم تھے۔

٣٤٦- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۳۴۶۔ اسحاق بن ابراہیم، ضحاک بن مخلد، ابو عاصم، سفیان، حسن بن عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت حدیث نقل کی گئی ہے۔

٣٤٧- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ *

۳۴۷۔ احمد بن منیع، یعقوب دورقی، ہشیم، منصور، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے اور یوم النحر کو آپ کے طواف افاضہ کرنے سے قبل آپ کے ایسی خوشبو لگاتی کہ جس میں مشک ہوتا تھا۔

٣٤٨- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو كَامِلٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو

۳۴۸۔ سعید بن منصور، ابو کامل، ابو عوانہ، ابراہیم بن محمد بن منتشر، محمد بن منتشر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ

عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا*

بن عمرؓ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو کہ خوشبو لگائے اور پھر صبح کو احرام باندھے، انہوں نے فرمایا، کہ میں اس چیز کو اچھا نہیں سمجھتا کہ صبح کو اس حال میں احرام باندھوں کہ خوشبو جھاڑ تا ہوں، اس سے میرے نزدیک تارکول ملنا بہتر ہے، پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے یہ چیز پسندیدہ نہیں ہے کہ صبح کو احرام باندھوں اور اپنے اوپر سے خوشبو جھاڑ تا ہوں، اگر میں اپنے اوپر تارکول مل لوں تو میرے نزدیک یہ خوشبو لگانے سے زیادہ بہتر ہے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت آپؐ کے خوشبو لگائی، آپ نے اپنی تمام ازواج مطہرات سے صحبت کی اور پھر صبح کو احرام باندھا۔

٣٤٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا *

۳۴۹۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، ابراہیم بن محمد بن منتشر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگایا کرتی تھی، پھر آپ سب ازواج مطہرات سے صحبت فرماتے تھے، اور صبح کو احرام باندھتے تھے اور خوشبو آپؐ سے جھڑتی تھی۔

٣٥٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا *

۳۵۰۔ ابو کریب، وکیع، مسعر، سفیان، ابراہیم بن محمد بن منتشر، محمد بن منتشر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے سنا، فرما رہے تھے کہ تارکول مل کر صبح کرنا میرے لئے اس سے بہتر ہے کہ میں صبح احرام کی حالت میں اس طرح کروں کہ خوشبو مہک رہی ہو، چنانچہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس چلا گیا، اور ابن عمر کا فرمان نقل کیا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگائی، اس کے بعد آپؐ نے اپنی تمام ازواج مطہرات سے صحبت فرمائی، اور پھر صبح احرام کی حالت میں کی۔

(٤١) بَاب تَحْرِيمِ الْمَاكُوْلِ الْبَرِيِّ عَلَي الْمُحْرِمِ بِحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَوْ بِهِمَا *

باب (۴۱) محرم کے لئے جنگل کا شکار کھیلنے کی ممانعت۔

٣٥١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِي قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ *

۳۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، ابن عباسؓ، صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی گدھا ہدیہ میں دیا اور آپ مقام مقام ابواء یا ودان میں تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وہ واپس کر دیا، جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے کا ملال دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ ہم نے کسی اور جہ سے واپس نہیں کیا، فقط اس لئے کہ ہم نے احرام باندھ رکھا ہے۔

(فائدہ) جنگلی گدھا یعنی گورخر زندہ بھیجا تھا، اس لئے آپؐ نے واپس کر دیا۔

٣٥٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارَ وَحْشٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَخْبَرَهُ *

۳۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن رمح، قتیبہ، لیث بن سعید، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق معمر (تیسری سند) حسن حلوانی، یعقوب بواسطہ اپنے والد، صالح زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی گدھا ہدیۃً پیش کیا، جس طرح مالک نے روایت کیا، لیث اور صالح کی حدیث میں ہے کہ صعب بن جثامہ نے اسے خبر دی۔

٣٥٣- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَهْدَيْتُ لَهُ مِنْ لَحْمِ حِمَارِ وَحْشٍ *

۳۵۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہے کہ (پھر بعد میں) گورخر کا گوشت میں نے ہدیۃً آپ کو بھیجا۔

٣٥٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهْدَى

۳۵۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، حبیب بن ابی ثابت، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گورخر ہدیہ

الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّا مُحْرِمُونَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ *

میں بھیجا، اور آپؐ محرم تھے، تو آپ نے واپس کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ اگر ہم محرم نہ ہوتے تو یہ ہدیہ تم سے قبول کر لیتے۔

۳۵۵- وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رِوَايَةِ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارِ وَحْشٍ وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ يَقْطُرُ دَمًا وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقُّ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهُ *

۳۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، معتمر بن سلیمان، منصور، حکم (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، شعبہ، حکم (تیسری سند)، عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد شعبہ، حبیب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں گورخر کا ایک پیر ہدیہ میں بھیجا اور شعبہ کی روایت میں حکم منقول ہے، کہ آپ کی خدمت میں گورخر کی سرین بھیجی، کہ جس سے خون ٹپک رہا تھا، اور شعبہ کی روایت میں حبیبؒ سے منقول ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گورخر کا ایک حصہ بھیجا، لیکن آپؐ نے واپس کر دیا۔

(فائدہ) غرضیکہ ہر صورت میں ہدیہ دینے کی کوشش کی گئی مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کر دیا اور باتفاق علمائے کرام محرم کے لئے جنگل کا شکار کرنا حرام ہے اور اگر محرم خود شکار نہ کرے اور نہ اس کا حکم کرے، اور نہ اس پر دلالت اور اشارہ کرے اور نہ شکار کرنے والے کی اعانت اور مدد کرے تو اس صورت میں اس کے لئے شکار کا گوشت کھانا صحیح ہے۔ چنانچہ ابو قتادہؓ کی روایت جو ابھی آرہی ہے اس پر دال ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۵۶- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ قَالَ أُهْدِيَ لَهُ عُضْوٌ مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنَّا

۳۵۶۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے انہیں یاد دلایا کہ تم نے اس شکار کے گوشت کے متعلق کیا بتایا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کی حالت میں ہدیۃً دیا گیا تھا، انہوں نے کہا شکار کا ایک عضو ہدیہ میں دیا گیا تھا مگر آپ نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا کہ ہم اسے نہیں کھاتے کیونکہ ہم احرام باندھے ہوئے

لَا نَأْكُلُهُ إِنَّا حُرُمٌ *

۳۵۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ إِذْ بَصُرْتُ بِأَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَأَسْرَجْتُ فَرَسِي وَأَخَذْتُ رُمْحِي ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّي سَوْطِي فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي وَكَانُوا مُحْرِمِينَ نَاوِلُونِي السَّوْطَ فَقَالُوا وَاللَّهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ فَأَدْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ أَكَمَةٍ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَنَا فَحَرَّكْتُ فَرَسِي فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ هُوَ حَلَالٌ فَكُلُوهُ *

۳۵۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ

ہیں۔

۳۵۷۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، صالح بن کیسان، (دوسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، صالح، ابو محمد مولیٰ، ابی قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب ہم میدان قاحہ میں پہنچے اور بعض حضرات ہم میں سے محرم تھے اور بعض غیر محرم، اتنے میں میں نے دیکھا، کہ میرے ساتھی کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں، جب میں نے دیکھا تو وہ ایک گورخر تھا، میں نے اپنے گھوڑے پر زین رکھی اور اپنا نیزہ لیا اور سوار ہوا، میرا کوڑا گر پڑا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا، اور وہ محرم تھے، کہ میرا کوڑا اٹھا دو، انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم تمہاری کچھ مدد نہیں کریں گے، پھر میں نے اتر کر کوڑا لیا، اور سوار ہوا، اور اس گورخر کو جا کر پکڑ لیا، وہ ٹیلے کے پیچھے تھا، پھر اس کے نیزہ مارا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر آیا، کسی نے کہا کھاؤ، اور کوئی بولا، مت کھاؤ، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے تھے، تو میں نے اپنا گھوڑا بڑھایا، اور آپ تک پہنچا، آپ نے فرمایا، وہ حلال ہے کھالو۔

۳۵۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، (دوسری سند)، قتیبہ، مالک، ابوالنضر، نافع مولیٰ ابی قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب مکہ کے کسی راستے پر پہنچے تو اپنے چند محرم ساتھیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے، اور یہ غیر محرم تھے، چنانچہ انہوں نے ایک گورخر دیکھا، اور اپنے گدھے پر سوار ہوئے، اور اپنے ساتھیوں سے کوڑا مانگا، تو سب نے دینے سے انکار کر دیا، پھر اپنے ساتھیوں سے نیزہ مانگا، کسی نے نہیں دیا، چنانچہ انہوں نے خود لے لیا، اور گھوڑا دوڑایا اور اس گورخر کو مار لیا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ

مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ *

کرام نے اس سے کھایا، اور بعض نے کھانے سے انکار کر دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا یہ تو ایک کھانا ہے، جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے۔

٣٥٩- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ *

۳۵۹۔ قتیبہ، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو قتادہؓ سے ابوالنضر کی روایت کی طرح منقول ہے مگر زید بن اسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا، کہ کیا تمہارے پاس کچھ گوشت ہے۔

٣٦٠- وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا بِغَيْقَةَ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ إِذْ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ لَقِيتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهَنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَلَحِقْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَإِنَّهُمْ قَدْ

۳۶۰۔ صالح بن مسمار السلمی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے احرام باندھ رکھا تھا اور ابو قتادہ نے نہیں باندھا تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ دشمن مقام غیقہ میں ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور میں اپنے ساتھیوں میں تھا کہ بعض لوگ میری طرف دیکھ کر ہنسنے لگے، میں نے دیکھا تو سامنے ایک وحشی گدھا تھا، میں نے اس پر حملہ کیا اور اس پر نیزہ مار کر اسے روک دیا اور اپنے ساتھیوں سے مدد چاہی مگر کسی نے مدد نہیں کی، پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا، اور اس بات کا خدشہ ہوا کہ کہیں راستہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھوٹ نہ جائیں، اس لئے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتا ہوا چلا، کبھی اپنے گھوڑے کو دوڑاتا اور کبھی قدم بہ قدم چلا تاکہ اندھیری رات میں مجھے بنی غفار کا ایک شخص ملا، میں نے اس سے پوچھا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ملے ہیں؟ اس نے کہا کہ میں نے آپ کو مقام تعہن میں چھوڑا ہے، اور مقام سقیا میں آپ دوپہر کو ٹھہریں گے، میں آپؐ سے

خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ انْتَظِرْهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَدْتُ وَمَعِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ *

ملا اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ آپ کے اصحاب آپؐ پر سلام و رحمت بھیجتے ہیں، اور انہیں خوف ہے کہ دشمن انہیں آپ سے دور کر کے کاٹ نہ ڈالے لہٰذا ان کا انتظار کیجئے، میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے شکار کیا ہے اور اس میں کچھ میرے پاس بچا ہوا ہے تو آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا، کھاؤ اور وہ سب محرم تھے۔

٣٦١- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ فَصَرَفَ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى تَلْقَوْنِي قَالَ فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا قِبَلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ إِلَّا أَبَا قَتَادَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا قَالَ فَقَالُوا أَكَلْنَا لَحْمًا وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ قَالَ فَحَمَلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْأَتَانِ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا وَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا فَقُلْنَا نَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ قَالَ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا *

۳۶۱۔ ابوکامل حجدری، ابو عوانہ، عثمان بن عبداللہ بن موہب، عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے ارادہ سے نکلے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ چلے، آپ نے بعض صحابہ کو ایک طرف موڑ دیا، اور ان میں ابو قتادہؓ بھی تھے، آپؐ نے فرمایا تم ساحل کے کنارہ سے چلو اور مجھ سے آکر ملو، حسب الحکم وہ ساحل بحر پر چل دیئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب مڑنے لگے تو ابو قتادہ کے علاوہ سب نے احرام باندھ لیا، چلتے چلتے ابو قتادہؓ کو چند گورخر نظر آئے، انہوں نے ان پر حملہ کر دیا اور ایک گورخر کی ان میں سے کونچیں کاٹ دیں، سب ساتھی اترے اور اس کا گوشت کھایا، پھر کہنے لگے کہ ہم نے گوشت کھایا اور ہم تو محرم تھے، چنانچہ اس کا باقی گوشت ساتھ لے لیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہؐ ہم نے احرام باندھ لیا تھا، اور ابو قتادہؓ نے احرام نہیں باندھا تھا، چنانچہ ہم نے چند گورخر دیکھے، اور ابو قتادہؓ نے ان پر حملہ کر دیا اور ایک کی کونچیں کاٹ ڈالیں، ہم سب اتر پڑے اور اس کا گوشت کھایا، پھر کہنے لگے کہ ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں، اور ہم محرم ہیں، چنانچہ اس کا باقی گوشت لیتے آئے، آپؐ نے فرمایا کیا تم میں سے کسی نے اس کا حکم کیا تھا؟ یا اس کی جانب کسی کا اشارہ کیا تھا؟ سب نے عرض کیا، نہیں، آپؐ نے فرمایا تو باقی گوشت بھی کھالو۔

٣٦٢- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي

۳۶۲۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، (دوسری سند) قاسم بن زکریا، عبیداللہ، شیبان، حضرت عثمان بن عبیداللہ سے اسی

الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ جَمِيعًا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ شَيْبَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ أَشَرْتُمْ أَوْ أَعَنْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ قَالَ شُعْبَةُ لَا أَدْرِي قَالَ أَعَنْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ *

٣٦٣- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ فَأَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ غَيْرِي قَالَ فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ *

٣٦٤- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالُوا مَعَنَا رِجْلُهُ قَالَ فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا *

٣٦٥- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَإِسْحَقُ عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ

سند کے ساتھ روایت ہے اور شیبان کی روایت میں ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی نے اس کے شکار کا حکم کیا کہ اس کا شکار کیا جائے، یا اس کی طرف اشارہ کیا ہے، اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ تم نے اشارہ کیا، یا مدد کی، یا تم نے شکار کیا، اور شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے مدد کی فرمایا، یا شکار کیا فرمایا۔

۳۶۳۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ بن سلام، یحییٰ، عبداللہ بن ابی قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ کیا تو سوائے ان کے سب نے عمرہ کا احرام باندھ لیا، چنانچہ میں نے گور خر کا شکار کیا، اور اپنے ساتھیوں کو کھلایا اور وہ محرم تھے، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپؐ کو بتلایا کہ ہمارے پاس اس کا بچا ہوا گوشت موجود ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اسے کھاؤ، اور وہ سب احرام باندھے ہوئے تھے۔

۳۶۴۔ احمد بن عبدہ ضبی، فضیل بن سلیمان نمیری، ابو حازم، حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور سب محرم تھے اور ابو قتادہؓ غیر محرم تھے، اور بقیہ حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے، انہوں نے کہا ہاں، ہمارے پاس اس کا پیر ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لیا اور کھالیا۔

۳۶۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص (دوسری سند) قتیبہ، اسحاق، جریر، عبدالعزیز بن رفیع، حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو قتادہ محرم لوگوں کی ایک جماعت

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ فِي نَفَرٍ مُحْرِمِينَ وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ إِنْسَانٌ مِنْكُمْ أَوْ أَمَرَهُ بِشَيْءٍ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَكُلُوا *

میں تھے، اور ابو قتادہ خود غیر محرم تھے، اور حدیث بیان کی، اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کیا اس کی طرف تم میں سے کسی نے اشارہ کیا ہے؟ یا تم میں سے کسی نے اس چیز کا حکم دیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں، یارسول اللہ، آپؐ نے فرمایا تو کھالو۔

٣٦٦- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَفَّقَ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٣٦٦۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، محمد بن منکدر، معاذ بن عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ ہم احرام کی حالت میں حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے، چنانچہ انہیں ایک پرندہ ہدیہ میں دیا گیا، اور طلحہؓ سور ہے تھے، ہم میں سے بعض نے کھالیا، اور بعض نے پرہیز کیا، جب طلحہؓ بیدار ہوئے تو ان کا ساتھ دیا جنھوں نے کھایا تھا، اور کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا گوشت کھایا ہے۔

(٤٢) بَاب مَا يَنْدُبُ لِلْمُحْرِمِ وَغَيْرِهِ قَتْلَهُ مِنَ الدَّوَابِّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ *

باب (۴۲) محرم اور غیر محرم کے لئے حل اور حرم میں جانوروں کا مارنا حلال ہے!

٣٦٧- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ مِقْسَمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرْبَعٌ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ قَالَ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ أَفَرَأَيْتَ الْحَيَّةَ قَالَ تُقْتَلُ بِصُغْرٍ لَهَا *

٣٦٧۔ ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، مخرمہ بن بکیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ بن مقسم، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے کہ چار جانور فاسق ہیں جو کہ حِل اور حرم میں قتل کئے جاتے ہیں، چیل، کوا(۱) چوہا اور پھاڑ کھانے والا کتا، راوی بیان کرتے ہیں، کہ میں نے قاسم سے کہا سانپ کے متعلق فرمایئے، تو انہوں نے کہا کہ اس کے ذلیل ہونے کی وجہ سے اسے قتل کیا جائے۔

٣٦٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

٣٦٨۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، (دوسری سند) ابن

(۱) کوے سے ایسا کوا مراد ہے جو گندگی کھاتا ہو یا ملی جلی غذا کھاتا ہو، وہ کوا جو صرف دانے کھاتا ہو وہ مراد نہیں ہے۔

غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا *

مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، پانچ چیزیں فاسق ہیں، جنہیں حِل اور حرم میں قتل کیا جائے، (۱) سانپ، (۲) سیاہ کوا، (۳) چوہا (۴) کاٹ کھانے والا کتا، (۵) اور چیل (حل بیرون حرم، حرم اندرون حرم)۔

۳۶۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

۳۶۹۔ ابوالربیع زہرانی، حماد بن زید، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ موذی جانور ہیں کہ جنہیں حِل اور حرم میں قتل کیا جائے، بچھو، چوہا، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا۔

۳۷۰- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۳۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

۳۷۱- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

۳۷۱۔ عبیداللہ بن عمر قواریری، یزید بن زریع، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پانچ موذی جانور ہیں جو کہ حرم میں قتل کئے جائیں، چوہا، بچھو، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا۔

۳۷۲- وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ خَمْسٍ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ *

۳۷۲۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری نے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ ایذا دینے والے جانوں کا حل اور حرم میں قتل کرنے کا حکم فرمایا، پھر بقیہ حدیث یزید بن زریع کی روایت کی طرح نقل کی۔

۳۷۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ

۳۷۳۔ ابوالطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے

شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ تُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ *

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ موذی ہیں، انہیں حرم میں بھی قتل کر دیا جائے، (۱) کوا، (۲) چیل (۳) کاٹ کھانے والا کتا، (۴) بچھو، (۵) چوہا۔

٣٧٤- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ و قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ فِي الْحُرُمِ وَالْإِحْرَامِ *

۳۷۴۔ زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان روایت کرتے ہیں، کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ حرم اور احرام میں ان کے مارنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے، چوہا، بچھو، کوا، چیل، کاٹ کھانے والا کتا، اور ابن عمر نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ اشہر حرم اور احرام میں۔

٣٧٥- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَاسِقٌ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

۳۷۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پانچ جانور ایسے ہیں کہ سب موذی ہیں، ان کے مارنے والے پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں، بچھو، کوا، چیل، چوہا، کاٹ کھانے والا کتا۔

٣٧٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ أَوْ أُمِرَ أَنْ يَقْتُلَ الْفَأْرَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَأَةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْغُرَابَ *

۳۷۶۔ احمد بن یونس، زہیر، زید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ محرم کون سے جانور مار سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے بتایا کہ آپ نے چوہے، بچھو، چیل، کاٹ کھانے والا کتا اور کوے کو مارنے کا حکم دیا۔

٣٧٧- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو

۳۷۷۔ شیبان بن فروخ، ابو عوانہ، زید بن جبیر سے روایت

عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ مَا يَقْتُلُ الرَّجُلُ مِنَ الدَّوَابِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ حَدَّثَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ وَالْفَأْرَةِ وَالْعَقْرَبِ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابِ وَالْحَيَّةِ قَالَ وَفِي الصَّلَاةِ أَيْضًا *

کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حالت احرام میں انسان کون کون سے جانوروں کو قتل کر سکتا ہے؟ تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ مجھ سے ازواج مطہرات میں سے ایک نے بیان کیا کہ آپ کاٹ کھانے والے کتے، چوہا، بچھو، چیل، کوا اور سانپ کے مارنے کا حکم فرماتے تھے، اور بیان کیا کہ نماز میں بھی مارے جائیں۔

۳۷۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

۳۷۸- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ محرم کو ان کے قتل کر دینے پر کوئی گناہ نہیں ہے، کوا، چیل، بچھو اور چوہا اور کاٹ کھانے والا کتا۔

۳۷۹- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَاذَا سَمِعْتَ ابْنَ عُمَرَ يُحِلُّ لِلْحَرَامِ قَتْلَهُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ لِي نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي قَتْلِهِنَّ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

۳۷۹- ہارون بن عبداللہ، محمد بن بکر، ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع سے کہا، کہ تم نے حضرت ابن عمرؓ سے کیا سنا کہ جن جانوروں کو حالت احرام میں قتل کرنا جائز ہے؟ تو مجھ سے نافع نے کہا کہ عبداللہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ پانچ جانور ایسے ہیں، کہ ان کے قتل کرنے والے پر ان کے قتل کرنے میں کوئی گناہ نہیں، کوا، چیل، بچھو، کاٹ کھانے والا کتا۔

۳۸۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ

۳۸۰- قتیبہ، ابن رمح، لیث بن سعید (دوسری سند) شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، نافع (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر (چوتھی سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ (پانچویں سند)، ابو کامل، حماد، ایوب (چھٹی سند) ابن مثنیٰ، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک اور ابن جریج کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، اور ان راویوں میں سے کسی نے بھی عن نافع، عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ بیان نہیں کئے، مگر صرف ابن

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا ابْنُ جُرَيْجٍ وَحْدَهُ وَقَدْ تَابَعَ ابْنَ جُرَيْجٍ عَلَى ذَلِكَ ابْنُ إِسْحَقَ *

جریج نے، اور اس چیز میں ابن اسحاق نے ان کی متابعت کی ہے۔

٣٨١- وَحَدَّثَنِيهِ فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِ مَا قُتِلَ مِنْهُنَّ فِي الْحَرَمِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۳۸۱۔ فضل بن سہل، یزید بن ہارون، محمد بن اسحاق، نافع، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے کہ پانچ جانوروں میں سے جونسا بھی حرم میں قتل کیا جائے، اس کے قتل کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے، پھر حسب سابق روایت نقل کی۔

٣٨٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ حَرَامٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيهِنَّ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيَى *

۳۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ جنھیں کوئی اگر حالت احرام میں بھی قتل کر دے، تو اس کے قتل کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے، بچھو، چوہا، کاٹ کھانے والا کتا، کوا اور چیل اور یہ الفاظ یحییٰ بن یحییٰ کی حدیث کے ہیں۔

(٤٣) بَاب جَوَازِ حَلْقِ الرَّأْسِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا كَانَ بِهِ أَذًى وَوُجُوبِ الْفِدْيَةِ لِحَلْقِهِ وَبَيَانِ قَدْرِهَا *

باب (۴۳) تکلیف کے لاحق ہو جانے کے بعد محرم کو سر منڈانے کی اجازت اور اس پر فدیہ کا واجب ہونا اور اس کی مقدار۔

٣٨٣- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

۳۸۳۔ عبیداللہ بن عمر قواریری، حماد بن زید، ایوب، (دوسری سند) ابوالربیع، حماد، ایوب، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس

أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ قِدْرٍ لِي و قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ بُرْمَةٍ لِي وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَيَّ وَجْهِي فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ أَيُّوبُ فَلَا أَدْرِي بِأَيِّ ذَلِكَ بَدَأَ *

تشریف لائے، اور میں اپنی ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا (قواریری نے قِدرؔ کا لفظ بولا اور ابوالربیع نے برمۃ کا، معنی ایک ہیں) اور جوئیں میرے چہرے پر چلی آرہی تھیں، آپؐ نے فرمایا کیا تمہارے سر کے کیڑوں نے تمہیں بہت ستار کھا ہے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپؐ نے فرمایا تو سر منڈادو اور تین دن روزے رکھو، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ، یا ایک قربانی کرو، ابوایوب بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں، کہ آپؐ نے پہلے کون سی چیز فرمائی۔

٣٨٤- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۳۸۴۔ علی بن حجر سعدی، زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

٣٨٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ) قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَوْتُ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَوْتُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَظُنُّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَنِي بِفِدْيَةٍ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ مَا تَيَسَّرَ *

۳۸۵۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت، "فمن کان مریضًا اوبہ اذی من راسہ" الخ، میرے ہی حق میں نازل ہوئی، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا، قریب آؤ، میں قریب ہوا، آپ نے فرمایا، کیا تمہیں جوئیں بہت ستاتی ہیں؟ ابن عون بیان کرتے ہیں کہ میرا گمان ہے، انہوں نے کہا، جی ہاں! پھر آپؐ نے مجھے صدقہ، روزہ، قربانی میں جس میں سہولت ہو، دینے کا حکم فرمایا۔

٣٨٦- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ قَالَ فَفِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

۳۸۶۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سیف، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کھڑے ہوئے اور میرے سر میں سے جوئیں جھڑ رہی تھیں، آپؐ نے فرمایا تم اپنا سر منڈادو، اور یہ آیت میرے ہی حق میں نازل ہوئی یعنی جو تم میں سے بیمار ہو، یا اس کے سر میں تکلیف ہو (اور وہ سر منڈادے) تو اس کا فدیہ روزے ہیں، یا صدقہ، یا

مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ) فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ مَا تَيَسَّرَ *

قربانی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تین دن کے روزے رکھو، یا ایک ٹوکرا چھ مسکینوں پر خیرات و صدقہ کرو، یا جو میسر ہو وہ قربانی کرو۔

٣٨٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ وَحُمَيْدٍ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ هَذِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوِ اذْبَحْ شَاةً *

٣٨٧۔ محمد بن ابی عمر، سفیان، ابن ابی نجیح، ایوب، حمید، عبدالکریم، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے، اس وقت تک مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہوئے تھے، اور میں احرام کی حالت میں بیٹھا ہوا، ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں میرے سر سے جھڑ کر منہ پر آرہی تھیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گزرے، اور فرمایا کیا یہ کیڑے تمہیں تکلیف نہیں دیتے ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں! تو آپ نے فرمایا، سر منڈا دو، اور چھ مسکینوں کو ایک فرق کا کھانا تقسیم کر دو، اور ایک فرق تین صاع کا ہوتا تھا، یا تین دن روزے رکھو، یا قربانی کرو، ابن ابی نجیح کی روایت میں قربانی کی بجائے یہ ہے کہ یا ایک بکری ذبح کرو۔

٣٨٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَهُ آذَاكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِقْ رَأْسَكَ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ *

٣٨٨۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، خالد، ابو قلابہ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے، اور فرمایا کیا سر کے یہ کیڑے (جوئیں) تمہیں تکلیف دیتے ہیں، انہوں نے عرض کیا جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا، کہ سر منڈا دو، اور ایک بکری کی قربانی کرو، یا تین دن روزے رکھو، یا تین صاع چھوہارے، چھ مسکینوں پر خیرات کر دو۔

٣٨٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ

٣٨٩۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدالرحمٰن اصبہانی، حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن عجرہؓ کے پاس

اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ) فَقَالَ كَعْبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَزَلَتْ فِيَّ كَانَ بِي أَذًى مِنْ رَأْسِي فَحُمِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ مِنْكَ مَا أَرَى أَتَجِدُ شَاةً فَقُلْتُ لَا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ) قَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ نِصْفَ صَاعٍ طَعَامًا لِكُلِّ مِسْكِينٍ قَالَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً *

مسجد میں بیٹھ کر آیت "ففدية من صيام او صدقة او نسك" کے معنی دریافت کئے، تو کعب بولے یہ میرے ہی متعلق آیت نازل ہوئی ہے، میرے سر میں تکلیف تھی، اس لئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا، اور جوئیں جھڑ جھڑ کر میرے چہرے پر آرہی تھیں، آپؐ نے فرمایا، مجھے نظر آرہا ہے کہ تمہیں انتہائی درجے کی تکلیف پہنچ رہی ہے، آپؐ نے فرمایا کیا تمہیں کوئی بکری مل سکتی ہے؟ میں نے کہا نہیں، تو آیت کریمہ نازل ہوئی کہ فدیہ اس کا روزے ہیں یا صدقہ یا قربانی، غرضیکہ آپؐ نے فرمایا، تو تین دن کے روزے رکھنا، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا، ہر مسکین کو کھانے کا نصف صاع، پھر کعبؓ نے فرمایا، یہ آیت میرے لئے خاص کر نازل ہوئی، باقی اس کا حکم تمہارے لئے بھی عام ہے۔

(فائدہ) ان کے اس خلوص اور مسکنت و سادگی پر اللہ جل جلالہ نے ان کے لئے بالائے عرش سے فرمان عمیم الاحسان نازل فرمایا جس سے ان کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ رضی اللہ عنهم و رضوا عنه ذلك لمن خشي ربه۔

۳۹۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلٍ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَقَمِلَ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ هَلْ عِنْدَكَ نُسُكٌ قَالَ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ يُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينَيْنِ صَاعٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ خَاصَّةً (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ) ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً *

۳۹۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، زکریا بن ابی زائدہ، عبدالرحمٰن اصبہانی، عبداللہ بن معقل، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں احرام کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا اور ان کے سر اور داڑھی میں جوئیں پڑ گئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی اطلاع ہو گئی، فوراً مجھے بلا بھیجا، اور پھر حلاق (سر مونڈنے والے) کو بلایا، اس نے اس کا سر مونڈا، پھر آپؐ نے ان سے فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی جانور قربانی کا ہے؟ انہوں نے عرض کیا، میرے اندر اتنی توفیق نہیں ہے، چنانچہ آپؐ نے انہیں تین دن روزے رکھنے کا حکم فرمایا، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں، ہر دو مسکینوں کو ایک صاع اور اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی، کہ جو تم میں سے بیمار ہو، یا اس کے سر میں تکلیف ہو، الخ، پھر اس کا حکم تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔

(فائدہ) امام نووی اور علامہ عینی شرح بخاری میں فرماتے ہیں کہ علمائے کرام ظاہر حدیث اور آیت کے مطابق عمل کرنے کے ساتھ متفق ہیں اور نصف صاع گیہوں کا ادا کیا جائے گا کیونکہ روایتوں میں لفظ طعام آرہا ہے اور اس کا اطلاق گیہوں پر ہوتا ہے اور کھجور اور جو اور دوسرے اجناس میں سے ایک صاع ادا کرنا ہوگا (نووی مصری جلد ۸ صفحہ ۱۲۱، و عینی جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۵)۔

(٤٤) بَاب جَوَازِ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ *

٣٩١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ *

باب (۴۴) محرم کو پچھنے لگانا جائز ہیں!

۳۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، عمرو، طاؤس، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے، اس حالت میں کہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

٣٩٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَسَطَ رَأْسِهِ *

۳۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معلیٰ بن منصور، سلیمان بن بلال، علقمہ بن ابی علقمہ، عبدالرحمٰن اعرج، حضرت ابن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے راستہ میں احرام کی حالت میں اپنے سر مبارک کے درمیان پچھنے لگوائے۔

(٤٥) بَاب جَوَازِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَيْهِ *

٣٩٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَلَلٍ اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَيْنَيْهِ فَلَمَّا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنِ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ *

باب (۴۵) محرم کو آنکھوں کا علاج کرانا جائز ہے۔

۳۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ایوب بن موسیٰ، نبیہ بن وہب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابان بن عثمانؓ کے ساتھ نکلے جب مقام ملل پر پہنچے تو عمر بن عبیداللہ کی آنکھیں دکھنے لگیں، جب مقام روحاء آئے تو ان میں بہت سخت درد ہوا، تو ابان بن عثمان سے دریافت کرنے کے لئے قاصد روانہ کیا گیا، تو انہوں نے کہلا بھیجا کہ ایلوے کا لیپ کرلو، اس لئے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ احرام کی حالت میں ایک شخص کی آنکھیں دکھنے آگئی تھیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ایلوے کا لیپ کرایا تھا۔

٣٩٤- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَمِدَتْ عَيْنُهُ فَأَرَادَ أَنْ يَكْحُلَهَا فَنَهَاهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُضَمِّدَهَا بِالصَّبِرِ وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ *

۳۹۴۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، عبدالصمد بن عبدالوارث، بواسطہ اپنے والد ایوب بن موسیٰ، نبیہ بن وہب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عمر بن عبید اللہ بن معمرؒ کی آنکھیں دکھنے آگئیں تو انہوں نے سرمہ لگانے کا ارادہ کیا، اس پر حضرت ابان بن عثمانؓ نے انہیں روکا، اور فرمایا کہ ایلوے کا لیپ کرو، اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی گئی کہ انہوں نے اسی طرح کیا تھا۔

(فائدہ) باتفاق علمائے کرام ایلوے وغیرہ کا لیپ کہ جس میں خوشبو نہ ہو، بطور دوا کے جائز ہے اور اس میں فدیہ واجب نہیں ہے۔

(٤٦) بَاب جَوَازِ غَسْلِ الْمُحْرِمِ بَدَنَهُ وَرَأْسَهُ *

باب (۴۶) محرم کو اپنا سر اور بدن دھونے کی اجازت۔

٣٩٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ

۳۹۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، قتیبہ بن سعید، سفیان بن عیینہ، زید بن اسلم (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، زید بن اسلم، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان ابواء میں اختلاف ہو گیا، حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے، اور حضرت مسورؓ بولے کہ محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا، چنانچہ حضرت ابن عباسؓ نے مجھے حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے پاس بھیجا کہ میں ان سے اس چیز کے متعلق دریافت کروں، میں نے انہیں پایا، کہ وہ دو لکڑیوں کے درمیان ایک کپڑے سے پردہ کئے ہوئے غسل کر رہے تھے، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے دریافت کیا کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں عبداللہ بن حنین ہوں، عبداللہ بن عباسؓ نے مجھے آپ کی خدمت میں روانہ کیا ہے کہ آپ سے دریافت کروں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں اپنا سر کیوں کر دھوتے تھے، حضرت ابو ایوب نے میرا سوال سن کر

رَضِي اللَّهُ عَنْهُ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَان يَصُبُّ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ *

ہاتھ سے کسی قدر کپڑے کو دبا کر اپنا سر اوپر نکالا، اور پانی ڈالنے والے سے کہا، پانی ڈالو، اس نے سر پر پانی ڈالا، ابو ایوب نے دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر سر کو ہلایا، اول دونوں ہاتھوں کو سامنے لائے، پھر پیچھے لے گئے، پھر کہنے لگے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

٣٩٦- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَأَمَرَّ أَبُو أَيُّوبَ بِيَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ جَمِيعًا عَلَى جَمِيعِ رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ فَقَالَ الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا أُمَارِيكَ أَبَدًا *

۳۹۶۔ اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں ہے کہ حضرت ابوایوبؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے سارے سر پر آگے اور پیچھے پھیرے، اور مسورؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا، کہ آج کے بعد میں آپ سے کبھی بحث نہ کروں گا۔

(٤٧) بَاب مَا يُفْعَلُ بِالْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ *

باب (۴۷) محرم مر جائے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

٣٩٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا *

۳۹۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اونٹ پر سے گر گیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اور اس کے دونوں کپڑوں میں اس کو کفن دو، اور اس کا سر نہ ڈھانکو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت میں اس حال میں اٹھائے گا، کہ یہ لبیک پکارتا ہوگا۔

٣٩٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَأَوْقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ و قَالَ عَمْرٌو

۳۹۸۔ ابوالربیع زہرانی، حماد، عمرو بن دینار، ایوب، سعید بن جبیرؓ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص میدان عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا کہ اپنی اونٹنی سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی، (ایوب راوی اور عمرو نے الفاظ میں معمولی سا فرق بیان کیا ہے، معنی ایک ہی ہیں) چنانچہ اس بات کا رسول

فَوَقَصَتْهُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ قَالَ أَيُّوبُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا وَقَالَ عَمْرٌو فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي *

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تذکرہ کیا گیا، آپؐ نے فرمایا، اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اور دو کپڑوں میں کفن دو، اور نہ خوشبو لگاؤ، اور نہ سر ڈھکو، ایوب راوی نے کہا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس حال میں اٹھائے گا کہ یہ لبیک پکارنے والا ہوگا، اور عمرو راوی نے کہا، کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا۔

٣٩٩ - وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَذَكَرَ نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ *

۳۹۹۔ عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص احرام باندھے ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا، پھر جس طرح حماد بن ایوب راوی نے حدیث بیان کی، اسی طرح بقیہ حدیث روایت کی۔

٤٠٠ - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ مِنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي *

۴۰۰۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بحالت احرام آیا، اور وہ اپنی اونٹنی سے گر گیا اور گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی، جس کی بنا پر وہ مر گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اور اس کو اسی کے دونوں کپڑے پہناؤ اور اس کا سر نہ ڈھانکو، اس لئے کہ قیامت کے دن یہ تلبیہ پڑھتا(۱) ہوا آئے گا۔

٤٠١ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۴۰۱۔ عبد بن حمید، محمد بن بکر برسانی، ابن جریج، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی احرام

(۱) اللہ تعالیٰ محرم کو تلبیہ پڑھتے ہوئے قیامت کے دن اٹھائیں گے تاکہ ظاہری حالت سے ہی اس کا حاجی ہونا معلوم ہو جائے جیسے شہید کو اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا خون اس کی رگوں سے بہہ رہا ہوگا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص صحیح نیت سے کسی نیک عمل کو شروع کرے پھر اس عمل کی تکمیل سے پہلے ہی اسے موت آجائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس عمل کرنے والوں میں شمار فرمائیں گے اور اس کا یہ عمل قبول فرمائیں گے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا وَزَادَ لَمْ يُسَمِّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَيْثُ خَرَّ *

باندھے ہوئے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا، اور حسب سابق روایت منقول ہے، فرق اتنا ہے کہ فرمایا، قیامت کے دن یہ لبیک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا، اور سعید بن جبیر نے جہاں گرا تھا، اس جگہ کا نام نہیں لیا ہے۔

٤٠٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا *

۴۰۲۔ ابو کریب، وکیع، سفیان، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی، اور وہ محرم تھا، اسی حال میں انتقال کر گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور اس کے دونوں کپڑوں میں اسے کفن دو اور اس کا چہرہ اور اس کا سر نہ ڈھکو، اس لئے کہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتا ہوا اٹھے گا۔

٤٠٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا *

۴۰۳۔ محمد بن صباح، ہشیم، ابو بشر، سعید بن جبیرؒ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص احرام کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، کہ اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی، اور وہ انتقال کر گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور اس کے کپڑوں میں اسے کفن دو، اور اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر ڈھکو، اس لئے کہ وہ قیامت کے روز تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔

(فائدہ) تلبیہ کسی چیز سے بال جمانے کو کہتے ہیں، یعنی جس حال میں انتقال کرے گا، اسی حالت میں مبعوث ہوگا، اس سے حاجی کی فضیلت ثابت ہوئی، جیسا کہ شہید قیامت کے روز اسی حالت میں آئے گا کہ اس کی رگوں سے خون ٹپکتا ہوگا، واللہ اعلم بالصواب۔

٤٠٤- وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَعَ

۴۰۴۔ ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کی اس کے اونٹ نے گردن توڑ دی، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَلَا يُمَسَّ طِيبًا وَلَا يُخَمَّرَ رَأْسُهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا *

حالت میں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے، اور خوشبو نہ لگائی جائے، اور نہ اس کا سر ڈھکا جائے، اس لئے کہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔

٤٠٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بِشْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَقَعَ مِنْ نَاقَتِهِ فَأَقْعَصَتْهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَنْ يُكَفَّنَ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا يُمَسَّ طِيبًا خَارِجٌ رَأْسُهُ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَدَّثَنِي بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ خَارِجٌ رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا *

۴۰۵۔ محمد بن بشار، ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص احرام کی حالت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور وہ اپنی اونٹنی سے گر پڑا، جس نے اس کی گردن توڑ ڈالی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اور دو کپڑوں میں کفن دو، خوشبو مت لگاؤ (صورت یہ ہو) کہ سر باہر نکلا رہے، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد پھر میرے شیخ نے اس طرح روایت بیان کی، کہ سر اور چہرہ دونوں باہر رہیں، کیونکہ وہ قیامت کے دن تلبیہ کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔

٤٠٦ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَقَصَتْ رَجُلًا رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَنْ يَكْشِفُوا وَجْهَهُ حَسِبْتُهُ قَالَ وَرَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُهِلُّ *

۴۰۶۔ ہارون بن عبداللہ، اسود بن عامر، زہیر، ابوالزبیر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کی اونٹنی نے گردن توڑ دی، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اور اس کے چہرے کو کھول دو، اور میرا گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے سر کو بھی کھول دو، اس لئے کہ یہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

٤٠٧ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ

۴۰۷۔ عبد بن حمید، عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، منصور، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک آدمی تھا، اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی، اور وہ انتقال کر گیا، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا وَلَا تُغَطُّوا وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُلَبِّي *

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو غسل دو اور اس کے قریب خوشبو بھی نہ لے جاؤ، اور نہ اس کا سر ڈھکو، اس لئے کہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتا ہوا اٹھے گا۔

(٤٨) بَاب جَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحْرِمِ التَّحَلُّلَ بِعُذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهِ *

باب (۴۸) محرم کا شرط لگانا کہ اگر میں بیمار ہوا تو احرام کھول دوں گا

٤٠٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي اللَّهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ *

۴۰۸۔ ابو کریب محمد بن علاء، ہمدانی، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیرؓ کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا، کہ تم نے حج کا ارادہ کر رکھا ہے، انہوں نے کہا، جی ہاں! اور خدا کی قسم مجھے تکلیف رہتی ہے، آپؐ نے فرمایا، حج کرو، اور شرط کر لو، اور کہو کہ اے اللہ، میرا احرام کھولنا وہیں ہے، جہاں تو مجھے روک دے گا، اور وہ حضرت مقدادؓ کے نکاح میں تھیں۔

٤٠٩- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ وَأَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي *

۴۰۹۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بن زبیرؓ بن عبدالمطلب کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں نے حج کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے، اور میں بیمار ہوں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج کرو، اور شرط لگالو(۱)، کہ میرے احرام کھولنے کا وہیں مقام ہے جہاں تو مجھے روک دے۔

٤١٠- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِثْلَهُ *

۴۱۰۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سابق حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

٤١١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۴۱۱۔ محمد بن بشار، عبدالوہاب بن عبدالمجید، ابو عاصم، محمد بن

(۱) حج یا عمرے کا احرام باندھنے کے بعد اگر کسی وجہ سے حج یا عمرہ کرنے سے عاجز آجائے تو ایسے شخص کو "محصر" کہتے ہیں۔ وہ عذر بیماری ہو یا کسی دشمن کا ڈر، احرام باندھتے ہوئے اس بات کی شرط لگائی گئی ہو یا نہ لگائی گئی ہو دونوں صورتوں میں محصر کے لئے دم حصار دے کر حلال ہونا اور احرام سے نکلنا جائز ہے مگر بعد میں اس حج یا عمرے کی قضا بھی ضروری ہے۔

الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَأَبُو عَاصِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَهِلِّي بِالْحَجِّ وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي قَالَ فَأَدْرَكَتْ *

بکر، ابن جریج، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بکر، ابوالزبیر، طاؤس عکرمہ مولیٰ ابن عباسؓ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ضباعہؓ بنت الزبیر بن عبد المطلب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، کہ میں ایک بیمار عورت ہوں اور حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ حج کا احرام باندھ لو، اور شرط لگا لو کہ میرے احرام کھولنے کا وہی مقام ہے جس مقام پر تو مجھے روک دے، چنانچہ وہ فرماتی ہیں، کہ میں نے حج پا لیا۔

٤١٢ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ضُبَاعَةَ أَرَادَتِ الْحَجَّ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۴۱۲۔ ہارون بن عبداللہ، ابوداؤد طیالسی، حبیب بن یزید، عمرو بن حرم، سعید بن جبیر، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ضباعہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حج کرنے کا ارادہ کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شرط لگا لینے کا حکم فرمایا، توانہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بموجب ایسا ہی کیا۔

٤١٣ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا رَبَاحٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِضُبَاعَةَ حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي وَفِي رِوَايَةِ إِسْحَقَ أَمَرَ ضُبَاعَةَ *

۴۱۳۔ اسحاق بن ابراہیم، ابوایوب غیلانی، احمد بن خراش، ابو عامر عبدالملک بن عمرو، رباح بن ابی معروف، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباعہ بنت زبیرؓ سے ارشاد فرمایا، حج کرو، اور شرط لگا لو کہ میرے حلال ہونے کا وہی مقام ہے جہاں تو مجھے روک دے اور اسحاق کی روایت میں ہے، کہ آپؐ نے ضباعہ کو حکم دیا۔

(فائدہ) یہ ایک خصوصی واقعہ ہے، کہ جس سے جواز پر استدلال کرنا صحیح نہیں، اور پھر قاضی عیاض اور اصیلی نے اس حدیث پر جرح بھی کی ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

(٤٩) بَاب إِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَاسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِهَا لِلْإِحْرَامِ وَكَذَا الْحَائِضُ *

٤١٤- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ يَأْمُرُهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ *

٤١٥- حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ *

(٥٠) بَاب بَيَانِ وُجُوهِ الْإِحْرَامِ *

٤١٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا قَالَتْ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا

باب (۴۹) حیض اور نفاس والیوں کے احرام اور ان کے غسل کا بیان

۴۱۴۔ ہناد بن سری، زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، عبیداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت اسماء بنت عمیسؓ کو مقام ذوالحلیفہ میں محمد بن ابی بکرؓ کی ولادت سے نفاس شروع ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ کو حکم دیا، کہ ان سے کہیں، کہ یہ غسل کریں اور لبیک کہیں۔

۴۱۵۔ ابو غسان، محمد بن عمرو، جریر بن عبدالحمید، یحییٰ بن سعید، جعفر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کی روایت کے متعلق نقل کرتے ہیں، کہ جب انہیں مقام ذوالحلیفہ میں نفاس آیا، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا، انہوں نے حضرت اسماءؓ کو حکم دیا، کہ غسل کریں اور تلبیہ (لبیک کہیں)۔

باب (۵۰) احرام کے اقسام۔

۴۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور ہم نے عمرہ کا تلبیہ پڑھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس ہدی ہو، وہ حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھے (یعنی حج قران کرے) اور درمیان میں احرام نہ کھولے، تاوقتیکہ دونوں سے فارغ ہو کر حلال نہ ہو، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب میں مکہ مکرمہ آئی تو مجھے حیض شروع ہو گیا، کہ جس کی وجہ سے نہ بیت اللہ کا طواف کر سکی، اور نہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی

وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا *

کر سکی، تو اس چیز کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، آپؐ نے فرمایا تم اپنے سر کے بال کھول ڈالو، اور کنگھی کرو، حج کا احرام باندھو، اور عمرہ کو چھوڑ دو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تنعیم تک بھیج دیا، چنانچہ میں نے وہاں سے عمرہ کیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا، یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے اور پھر ان لوگوں نے جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، بیت اللہ کا طواف کیا، اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی، پھر احرام کھول ڈالا، اس کے بعد منیٰ سے واپسی پر اپنے حج کے لئے ایک اور طواف کیا، اور جنھوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا تھا، انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

(فائدہ) یہ حدیث جواز تمتع، افراد اور قران پر دال ہے اور علمائے امت کا ان تینوں قسموں کے جواز پر اجماع ہے، باقی افضل ان تینوں میں کونسا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سا احرام باندھا تھا، تو پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ حافظ ابن القیم نے زادالمعاد میں دلائل قویہ سے ثابت کیا ہے کہ آپ قارن تھے اور یہی چیز افضل ہے، اور یہی علمائے حنفیہ کا مختار ہے، کہ ان تینوں قسموں میں قران افضل ہے، چنانچہ حافظ ابن القیم نے خود تصریح کی ہے کہ قران ہی افضل ہے، اور ابن حزم سے بھی یہی چیز منقول ہے اور پھر قارن کے لئے دو طواف اور دو مرتبہ سعی کرنا ضروری ہے، یہی حضرت علی بن ابی طالب اور ابن مسعودؓ شعبی اور نخعی اور امام ابو حنیفہ النعمان کا مسلک ہے، (نووی مصری جلد ۸، صفحہ ۱۴۱)۔

٤١٧ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَنْحَرَ هَدْيَهُ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ

۴۱۷۔ عبدالملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور ہم میں سے کسی نے عمرہ کا احرام باندھا، اور کسی نے حج کا، جب مکہ پہنچے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے، اور ہدی نہیں لایا ہے وہ احرام کھول دے، اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے، اور ہدی بھی لایا ہے، وہ ہدی ذبح ہونے سے قبل احرام نہ کھولے، اور جس نے صرف حج کا احرام باندھا ہے، وہ حج پورا کرے، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ مجھے حیض آ گیا، اور عرفہ کے دن تک

أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِحَجٍّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا قَضَيْتُ حَجَّتِي بَعَثَ مَعِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَدْرَكَنِي الْحَجُّ وَلَمْ أَحْلِلْ مِنْهَا *

میں حائضہ رہی، اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ چوٹی کھول دوں اور کنگھی کرلوں اور حج کا احلال کرلوں، اور عمرہ چھوڑ دوں، میں نے ایسا کیا، جب میں حج سے فارغ ہوگئی تو میرے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ کیا اور مجھے حکم دیا، کہ میں تنعیم سے عمرہ کروں، اس عمرہ کے بدلے میں کہ جسے میں نے پورا نہیں کیا تھا، اور اس کا احرام کھولنے سے پہلے میں نے حج کا احرام باندھ لیا تھا۔

٤١٨- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ أَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمَّا دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِحَجَّتِي قَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنِ الْعُمْرَةِ وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَيْتُ حَجَّتِي أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْدَفَنِي فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَمْسَكْتُ عَنْهَا *

۴۱۸۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا اور ہدی نہیں لائی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی ہو، وہ حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے، اور جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو، احرام نہ کھولے، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا، پھر جب شب عرفہ ہوئی، تو میں نے عرض کیا، کہ یارسول اللہ! میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، تو اب حج کس طرح کروں، تو آپؐ نے ارشاد فرمایا، سر کھول ڈالو، کنگھی کرو اور عمرہ کے افعال سے باز رہو، اور حج کا احرام باندھو، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب میں اپنے حج سے فارغ ہوگئی، تو آپ نے عبدالرحمٰن بن ابو بکرؓ کو حکم دیا، وہ مجھے ساتھ لے گئے، اور اس عمرہ کے قائم مقام جس سے میں باز رہی تھی، عمرہ کرا لائے۔

٤١٩- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ

۴۱۹۔ ابن ابی عمر، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، تو آپؐ نے فرمایا جو تم میں سے حج اور عمرہ کے احرام باندھنے کا ارادہ کرے، تو ایسا کرلے، اور جو چاہے حج کا احرام باندھے، اور جو چاہے عمرہ کا

وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ وَأَهَلَّ بِهِ نَاسٌ مَعَهُ وَأَهَلَّ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ وَأَهَلَّ نَاسٌ بِعُمْرَةٍ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ *

احرام باندھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام نے بھی باندھا، اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا، اور کچھ صحابہ نے عمرہ کا احرام باندھا، اور میں ان میں تھی جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

۴۲۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ لَمْ أَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِي فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللَّهُ حَجَّنَا أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْدَفَنِي وَخَرَجَ بِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَضَى اللَّهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ *

۴۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع میں ذی الحجہ کے چاند کے موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم میں سے عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرہ کا احرام باندھے، اور اگر میں ہدی نہ لاتا، تو عمرہ ہی کا احرام باندھتا، چنانچہ بعض نے عمرہ کا احرام باندھا، اور بعض نے حج کا احرام باندھا، اور میں ان ہی میں سے تھی جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، چنانچہ ہم چلے، اور مکہ مکرمہ آئے، جب عرفہ کا دن ہوا تو میں حائضہ ہو گئی، اور ابھی اپنے عمرے کا احرام نہیں کھولا تھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ عمرے کو رہنے دو اور سر کھول دو، کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا، پھر جب محصب کی رات ہوئی، اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے حج کو پورا کر دیا تو آپؐ نے میرے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو روانہ کیا، انہوں نے مجھے اپنے ساتھ بٹھایا اور مجھے تنعیم لے گئے، پھر میں نے عمرہ کا احرام باندھا، سو اللہ تعالیٰ نے ہمارے حج اور عمرہ دونوں کو پورا کر دیا، اور نہ اس میں قربانی ہوئی، نہ صدقہ، اور نہ روزہ۔

(فائدہ) مطلب یہ کہ جو بسبب ارتکاب محظورات کے قربانی وغیرہ واجب ہوتی ہے اس قسم میں سے کوئی چیز واجب نہیں ہوئی، واللہ اعلم۔

۴۲۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

۴۲۱۔ ابو کریب، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ذی الحجہ کے چاند کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدَةَ *

علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور ہمارا صرف حج کا ہی ارادہ تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے، وہ عمرہ کا احرام باندھ لے، پھر بقیہ حدیث عبدہ کی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

٤٢٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا و قَالَ فِيهِ قَالَ عُرْوَةُ فِي ذَلِكَ إِنَّهُ قَضَى اللَّهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ *

۴۲۲۔ ابوکریب، وکیع، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ذی الحجہ کے چاند کے قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا، اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا، اور بعض نے صرف حج کا، اور میں ان میں سے تھی جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، اور پہلی دو روایتوں کی طرح حدیث بیان کی، عروہ کہتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حج اور عمرہ دونوں کو پورا فرمایا، اور ہشام بیان کرتے ہیں کہ اس میں (حیض آنے کی وجہ سے) نہ قربانی واجب ہوئی اور نہ صدقہ۔

٤٢٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ *

۴۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالاسود، محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھ رکھا تھا، اس لئے جن حضرات کا عمرہ کا احرام تھا، وہ تو حلال ہوگئے، اور جن کا حج کا احرام تھا، یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام تھا، یعنی قارن تھے وہ یوم النحر (دسویں تاریخ) سے قبل حلال نہیں ہوئے۔

٤٢٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

۴۲۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور صرف حج

اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ أَنَفِسْتِ يَعْنِي الْحَيْضَةَ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَغْتَسِلِي قَالَتْ وَضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ *

کا ہی ارادہ تھا، یہاں تک کہ جب ہم مقام سرف یا اس کے قریب آئے تو میں حائضہ ہو گئی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اس حال میں کہ میں رو رہی تھی، آپؐ نے فرمایا کیا حیض آ گیا، میں نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا یہ تو ایسی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہے، لہٰذا جو افعال حاجی بجا لاتے ہیں، وہی تم بھی بجا لاؤ مگر تاوقتیکہ کہ غسل نہ کر لو بیت اللہ کا طواف نہ کرنا، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے قربانی میں ایک گائے کی۔

(فائدہ) پہلی روایات میں جو قربانی کی نفی کی جا رہی ہے، وہ بسبب جنابت کے تھی، اس حدیث سے یہ چیز محقق ہو گئی۔

٤٢٥- حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى جِئْنَا سَرِفَ فَطَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ مَا لَكِ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ افْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي قَالَتْ فَلَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَأَحَلَّ النَّاسُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَتْ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهَلُّوا حِينَ رَاحُوا

۴۲۵۔ سلیمان بن عبید اللہ ابو ایوب غیلانی، ابو عامر عبد الملک بن عمرو، عبد العزیز بن ابی سلمہ، ماجشون، عبد الرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور ہمارا حج ہی کا ارادہ تھا، جب مقام سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی، آپؐ نے فرمایا کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا کہ کاش میں اس سال نہ آتی، آپؐ نے فرمایا تجھے کیا ہوا، شاید حیض آ گیا، میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپؐ نے فرمایا یہ تو ایسی چیز ہے، جو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنات آدم علیہ السلام پر متعین کر دی ہے لہٰذا جو حاجی ارکان ادا کرتے ہیں وہ تم بھی کرو، مگر یہ کہ پاک ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہ کرنا، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب ہم مکہ مکرمہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اس احرام کو عمرہ کا احرام کر ڈالو، صحابہ نے احرام کھول ڈالا، مگر جس کے پاس ہدی تھی، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور دوسرے مالداروں کے پاس ہدی تھی، پھر جب چلے، تو انہوں نے حج کا احرام باندھا، جب یوم النحر ہوا تو میں

قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهَرْتُ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَضْتُ قَالَتْ فَأُتِيَنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالُوا أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ بِحَجَّةٍ قَالَتْ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْدَفَنِي عَلَى جَمَلِهِ قَالَتْ فَإِنِّي لَأَذْكُرُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةَ الرَّحْلِ حَتَّى جِئْنَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ جَزَاءً بِعُمْرَةِ النَّاسِ الَّتِي اعْتَمَرُوا *

پاک ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا، تو میں نے طواف افاضہ کیا اور ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا، میں نے کہا یہ کیا ہے، صحابہ کرام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے گائے ذبح کی ہے، جب شب محصب ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہوتے ہیں، اور میں نے صرف حج ہی کیا ہے، تب آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر (ان کے بھائی) کو حکم فرمایا، انہوں نے اپنے اونٹ پر مجھے پیچھے بٹھا لیا، فرماتی ہیں، اور مجھے خوب یاد ہے کہ میں ان دنوں کم سن لڑکی تھی اور اونگھنے لگتی تھی جس کی بنا پر میرے منہ میں کجاوے کی پچھلی لکڑی لگ جاتی تھی، یہاں تک کہ تنعیم پہنچے اور وہاں سے میں نے عمرہ کا احرام باندھا، اس عمرہ کے بدلے میں جو کہ اور حضرات نے کر لیا تھا۔

(فائدہ) حافظ ابن قیم زادالمعاد میں تحریر فرماتے ہیں، کہ حضرت عائشہؓ کی روایت کے پیش نظر امام اعظم ابو حنیفہ النعمانؒ اس بات کے قائل ہیں کہ عورت جب عمرہ کا احرام باندھے اور وہ حائضہ ہو جائے اور وقوف عرفہ سے قبل طواف نہ کر سکے تو عمرہ کا احرام توڑ دے اور صرف حج کا احرام باندھے، روایات سے یہی چیز ثابت ہے، اس لئے اول عمرہ کے بدلے میں تنعیم سے عمرہ کرایا، باقی مسائل کی تحقیق اور تفصیل کتب فقہ سے معلوم کر لی جائے، واللہ اعلم۔

٤٢٦ - وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْمَاجِشُونِ غَيْرَ أَنَّ حَمَّادًا لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهَلُّوا حِينَ رَاحُوا وَلَا قَوْلُهَا وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةَ الرَّحْلِ *

۴۲۶۔ ابو ایوب غیلانی، بہز، حماد، عبدالرحمٰن، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ہم نے حج کا تلبیہ کہا، جب مقام سرف پر پہنچے، تو مجھے حیض آ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی، بقیہ حدیث ماجشون کی روایت کی طرح بیان کی، مگر حماد کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور دوسرے مالداروں کے ساتھ تھی، اور نہ ہی حضرت عائشہؓ کا یہ فرمان ہے کہ میں کمسن لڑکی تھی اور اونگھنے لگتی تھی، جس کی بنا پر میرے منہ میں کجاوے کی پچھلی لکڑی لگ جاتی تھی۔

٤٢٧- حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي خَالِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ*

۴۲۷۔ اسماعیل بن اویس، مالک بن انس، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا۔

(فائدہ)۔ یعنی ہجرت کے بعد صرف ایک ہی مرتبہ حج کیا، اور عمرے چار کیے (زادالمعاد)

٤٢٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَفِي حُرُمِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ حَتَّى نَزَلْنَا بِسَرِفَ فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مِنْكُمْ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا فَمِنْهُمُ الْآخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ وَمَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ لَهُمْ قُوَّةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ بِالْعُمْرَةِ قَالَ وَمَا لَكِ قُلْتُ لَا أُصَلِّي قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ فَكُونِي فِي حَجِّكِ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا وَإِنَّمَا أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ قَالَتْ فَخَرَجْتُ فِي حَجَّتِي حَتَّى نَزَلْنَا مِنًى فَتَطَهَّرْتُ ثُمَّ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ

۴۲۸۔ محمد بن عبداللہ، اسحاق بن سلیمان، افلح بن حمید، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے ساتھ حج کے مہینوں میں حج کے اوقات و مواضع اور حج کی راتوں میں حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے نکلے، یہاں تک کہ مقام سرف میں اترے تو آپ اپنے اصحاب کی طرف نکلے، اور فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ وہ اس احرام کو عمرہ کا احرام کرلے اور جس کے پاس ہدی ہو، وہ ایسا نہ کرے، سو بعض نے اس پر عمل کیا، اور بعض نے نہیں کیا، اور حالانکہ ان کے پاس ہدی نہ تھی، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ان لوگوں کے ساتھ جن میں ہدی کی طاقت تھی، ہدی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی، آپؐ نے فرمایا کیوں روتی ہو، میں نے عرض کیا کہ آپ نے جو صحابہ کرام سے فرمایا وہ میں نے سنا ہے، کہ آپ نے عمرہ کا حکم دیا ہے، آپ نے فرمایا کیوں، میں نے عرض کیا کہ میں نماز نہیں پڑھ سکتی، آپؐ نے فرمایا تمہیں کسی قسم کا نقصان نہیں ہوگا، تم حج میں مصروف رہو، اللہ سے امید ہے کہ تمہیں وہ بھی عنایت کر دے گا، اور بات یہ ہے کہ تم دختر آدم ہو، اور اللہ تعالیٰ نے تم پر وہی متعین کر دیا ہے جو ان پر کیا ہے، فرماتی ہیں کہ میں حج کے لئے نکلی اور ہم منیٰ میں اترے، اور میں پاک ہوئی، اور بیت اللہ کا طواف کیا، اور رسول اکرم نے محصب میں نزول فرمایا، عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو بلا کر کہا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ کہ وہ عمرہ کا

بِعُمْرَةٍ ثُمَّ لِتَطُفْ بِالْبَيْتِ فَإِنِّي أَنْتَظِرُكُمَا هَا هُنَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فَأَهْلَلْتُ ثُمَّ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَجِئْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَآذَنَ فِي أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ *

احرام باندھ لیں، اور پھر بیت اللہ کا طواف کریں، اور صفا و مروہ کی سعی کی، اور ہم رات کو آپ کے پاس واپس آئے، اور آپ اسی منزل میں تھے، آپ نے فرمایا تم فارغ ہو گئیں، میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے اپنے صحابہ کرام میں چلنے کا اعلان فرمایا، آپ نکلے اور بیت اللہ پر گزرے اور صبح کی نماز سے قبل اس کا طواف کیا، اس کے بعد مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔

٤٢٩- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ *

۴۲۹۔ یحییٰ بن ایوب، عباد بن عباد مہلبی، عبید اللہ بن عمر، قاسم بن محمد، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے بعض نے قران کیا اور بعض نے تمتع کیا۔

٤٣٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَاءَتْ عَائِشَةُ حَاجَّةً *

۴۳۰۔ عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، عبید اللہ بن عمر، قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حج کا احرام باندھ کر آئی تھیں۔

٤٣١- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقِيلَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُ

۴۳۱۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ فرما رہی تھیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب کہ ذیقعدہ کی پانچ تاریخیں باقی رہ گئی تھیں نکلے، اور حج کے علاوہ ہمارا اور کوئی خیال نہیں تھا، یہاں تک کہ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو، جب وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروی کی سعی کر چکے، تو وہ حلال ہو جائے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یوم النحر یعنی دسویں تاریخ کو ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا، میں نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے، تو کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی

هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَتَتْكَ وَاللَّهِ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ *

جانب سے قربانی کی ہے، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد کے سامنے بیان کی توانہوں نے کہا، خدا کی قسم تم نے حدیث بعینہ بیان کی ہے۔

٤٣٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۴۳۲۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرہؒ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا (دوسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

٤٣٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ح وَعَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَاحِدٍ قَالَ انْتَظِرِي فَإِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي مِنْهُ ثُمَّ الْقَيْنَا عِنْدَ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ غَدًا وَلَكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ نَصَبِكِ أَوْ قَالَ نَفَقَتِكِ *

۴۳۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ، ابن عون، ابراہیم، اسود، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! لوگ دو عبادتیں لے کر واپس ہوں گے، اور میں ایک ہی عبادت لے کر واپس ہوں گی، آپؐ نے فرمایا، تم انتظار کرو، جب پاک ہو جاؤ تو مقام تنعیم جانا، اور وہاں سے تلبیہ پڑھنا اور ہم سے فلاں فلاں مقام پر ملنا، میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا کل اور تمہارے اس عمرہ کا ثواب تمہاری تکلیف اور خرچ کے مطابق ہے۔

٤٣٤- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ وَإِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا أَعْرِفُ حَدِيثَ أَحَدِهِمَا مِنَ الْآخَرِ أَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ *

۴۳۴۔ ابن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، قاسم، ابراہیم، حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! دوسرے لوگ تو دو عبادتیں کر کے واپس ہوں گے، پھر بقیہ حدیث حسب سابق روایت کی ہے۔

٤٣٥- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ

۴۳۵۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور ہمارا حج کے علاوہ کوئی ارادہ نہیں تھا، پھر جب ہم مکہ آئے، تو بیت اللہ کا طواف کیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جو ہدی ساتھ نہ لایا ہو وہ حلال ہو جائے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر جو لوگ قربانی

سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ الْهَدْيَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ أَوْ مَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ عَقْرَى حَلْقَى أَوْ مَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا و قَالَ إِسْحَقُ مُتَهَبِّطَةٌ وَمُتَهَبِّطٌ *

نہیں لائے تھے، انہوں نے احرام کھول ڈالا اور آپ کی ازواج مطہرات بھی ہدی نہیں لائی تھیں تو انہوں نے بھی احرام کھول ڈالا، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا، تو میں بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی، جب شب محصب ہوئی تو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اور لوگ تو حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہوں گے، اور میں صرف حج کر کے ہی واپس جاؤں، آپؐ نے فرمایا، کیا جن راتوں میں ہم مکہ آئے تھے تم نے طواف نہیں کیا، میں نے عرض کیا، جی نہیں، آپ نے فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم چلی جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھو اور ہم سے فلاں مقام پر آکر ملو، اتنے میں حضرت صفیہؓ نے کہا، میرا خیال ہے کہ میں تم سب کو روکوں، آپ نے فرمایا، ہاتھ کٹی سر منڈی، کیا تو نے یوم النحر کو طواف نہیں کیا، انہوں نے کہا کیوں نہیں، آپ نے فرمایا تو اب کوئی مضائقہ نہیں چلو، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے بلندی پر چڑھتے ہوئے ملے، اور میں اس پر سے اتر رہی تھی یا میں چڑھتی تھی، اور آپؐ اتر رہے تھے، اسحاق کے بیان کردہ الفاظ مختلف ہیں، لیکن معنی ایک ہیں۔

(فائدہ) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ کلمات آپؐ نے بطور شفقت فرمائے، جیسا کہ عرب کے محاورات میں اس قسم کے الفاظ مستعمل ہوتے ہیں، اور انہیں طواف افاضہ کے بعد حیض آیا اور طواف وداع حائضہ پر واجب نہیں ہے، اور نہ ہی اس کی وجہ سے دم لازم ہوتا ہے، جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، اور نیز حافظ ابن قیم فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تنعیم سے عمرہ کرانا، یہ عمرہ اول کی قضا تھی کہ جس کے چھوڑنے اور حج کا احرام باندھنے کا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ واللہ اعلم علمہ اتم۔

٤٣٦- وَحَدَّثَنَاه سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُلَبِّي لَا نَذْكُرُ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْصُورٍ *

۴۳۶۔ سوید بن سعید، علی بن مسہر، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، نہ خاص حج کا ارادہ تھا، نہ خاص عمرہ کا اور بقیہ حدیث منصور کی روایت کی طرح بیان فرمائی۔

٤٣٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ

۴۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، غندر،

بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ قَالَ أَوَمَا شَعَرْتِ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ قَالَ الْحَكَمُ كَأَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُونَ أَحْسِبُ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوا *

محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، علی بن حسین، ذکوان، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کی چوتھی یا پانچویں کو آئے، اور میرے پاس غصہ کی حالت میں تشریف لائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کس نے غصہ دلایا ہے، اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے، آپؐ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتی کہ میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم دیا تھا، اور وہ اس میں تردد کرتے ہیں، حکم راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ آپؐ نے فرمایا، گویا کہ لوگ اس میں تردد کرتے ہیں، اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں پہلے سے اپنی بات کو جان لیتا کہ جس کا بعد میں علم ہوا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا، اور یہاں سے خرید لیتا، اور ان لوگوں نے جیسا احرام کھولا میں بھی کھول ڈالتا۔

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، ورنہ آپؐ بعد میں یہ نہ فرماتے، کہ اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا، اور یہ سب امور بشریت کے خواص میں سے ہیں، اسی طرح غصہ کا آنا، شیخ ولی الدین عراقی نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت پر ایمان لانا شرط ایمان ہے، بغیر اس کے ایمان درست نہیں، اگر کوئی آپ کی رسالت کا قائل ہو اور بشریت کا اقرار نہ کرے تو وہ مومن نہیں ہے، اور اسی طرح آپ کے حکم میں تردد کرنا شیوہ ایمان نہیں، اسی بنا پر آپ کو غصہ آیا، اور حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ایسے موقع پر ان غصہ دلانے والوں کو بددعا دی، اسی طرح آپ کا یہ اعلان ہے، انّما انا بشر مثلکم، کہ میں بھی تمہارے جیسا انسان ہو اس امر میں تردد کرنا، یہ بھی ایمان کی نشانی نہیں ہے اور جو امور ایمان کے خلاف ہوں، ان سے ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچتی ہے جو غصہ کا باعث ہوتی ہے اس لئے اس چیز کا قائل ہو کر کہ آپ بشر نہیں، آپ کی ذات کو تکلیف پہنچانا، غصہ دلانا ہے، اور جو آپ کی ذات کو غصہ دلائے، اس کے لئے حضرت عائشہؓ کی بددعا کافی ہے۔

٤٣٨ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ يَتَرَدَّدُونَ *

۴۳۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حکم، علی بن حسین، ذکوان، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کی چوتھی یا پانچویں کو تشریف لائے، اور حسب سابق روایت منقول ہے، باقی اس میں حکم راوی کا شک آپؐ کے فرمان "یترددون" کے بارے میں مذکور نہیں ہے۔

۴۳۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمَتْ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا وَقَدْ أَهَلَّتْ بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّفْرِ يَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ فَأَبَتْ فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ *

۴۳۹۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، عبداللہ بن طاؤس بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، اور پھر مکہ مکرمہ آئیں، اور بیت اللہ کے طواف سے قبل حائضہ ہو گئیں، پھر تمام مناسک حج کا احرام باندھ کر ادا کئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منیٰ کے کوچ کے وقت ارشاد فرمایا کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہو جائے گا، انہوں نے اس چیز پر اپنی خوشی ظاہر نہ کی تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کے ساتھ انہیں تنعیم بھیج دیا، کہ حج کے بعد عمرہ کر لیں۔

۴۴۰- وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَاضَتْ بِسَرِفَ فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْزِئُ عَنْكِ طَوَافُكِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ *

۴۴۰۔ حسن بن حلوانی، زید بن حباب، ابراہیم بن نافع، عبداللہ بن ابی نجیح، مجاہد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں، کہ انہیں مقام سرف میں حیض شروع ہو گیا اور وہ عرفہ میں پاک و صاف ہوئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تمہارا صفا اور مروہ کا طواف کرنا تمہارے حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہے۔

۴۴۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَرْجِعُ النَّاسُ بِأَجْرَيْنِ وَأَرْجِعُ بِأَجْرٍ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَأَرْدَفَنِي خَلْفَهُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ خِمَارِي أَحْسُرُهُ عَنْ عُنُقِي فَيَضْرِبُ رِجْلِي بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ قُلْتُ لَهُ وَهَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ *

۴۴۱۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، قرہ، عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت بیان کرتی ہیں، کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ تمام لوگ تو دو ثواب لے کر واپس ہوں گے اور میں ایک ہی اجر لے کر جاؤں گی، تو آپؐ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو حکم دیا کہ انہیں تنعیم تک لے جاؤ، چنانچہ وہ اپنے اونٹ پر مجھے بٹھلا کر لے گئے اور میں اپنی اوڑھنی سے اپنی گردن کھول دیتی تھی، اور عبدالرحمٰن میرے پاؤں پر اس طرح مارتے تھے کہ معلوم ہو اونٹ کو مار رہے ہیں، اور میں ان سے کہتی تھی کہ یہاں تمہیں کوئی نظر بھی آتا ہے، غرضیکہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا، اور پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹ آئے اور آپ مقام حصبہ میں تھے۔

٤٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو أَخْبَرَهُ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ *

٤٤٣- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحْلِلْ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا طَهَرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى

۴۴۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، سفیان، عمرو بن اوس، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے ساتھ لے جائیں اور انہیں تنعیم سے عمرہ کرالائیں۔

۴۴۳۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن رمح، لیث بن سعد، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندھے ہوئے نکلے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عمرہ کا احرام باندھ کر نکلیں، یہاں تک کہ جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو حضرت عائشہ حائضہ ہو گئیں، جب ہم مکہ میں آئے تو بیت اللہ کا طواف کیا، اور صفا مروہ کی سعی کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے، ہم نے کہا، کیا فرمایا، بالکل حلال ہو جائیں، راوی بیان کرتے ہیں، سو ہم نے عورتوں کے ساتھ صحبت کی اور خوشبو لگائی اور اپنے کپڑے پہنے اور ہمارے اور عرفہ میں چار شب کی مدت باقی تھی، پھر یوم ترویہ یعنی آٹھ تاریخ کو ہم نے حج کا احرام باندھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے، تو انہیں روتا ہوا پایا، دریافت کیا تمہارا کیا حال ہے، انہوں نے عرض کیا کہ میں حائضہ ہو گئی، اور لوگ احرام کھول چکے، اور نہ میں نے احرام کھولا، اور نہ ہی بیت اللہ کا طواف کیا اور لوگ اب حج کو جا رہے ہیں، آپؐ نے فرمایا یہ تو ایک حکم ہے، جو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم پر مقرر کر دیا ہے، سو تم غسل کرو اور حج کا احرام باندھ لو، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تمام مواقف پر وقوف کیا، جب پاک ہو گئیں بیت اللہ کا طواف اور صفا، مروہ کی سعی کی، پھر آپؐ نے فرمایا تم اپنے حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہو گئیں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے دل میں ایک بات

حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ *

باقی ہوں کہ حج سے فارغ ہونے تک میں نے طواف نہیں کیا، تو آپ نے فرمایا عبدالرحمٰن انہیں لے جاؤ اور تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ، اور یہ واقعہ شب محصب کا ہے۔

(فائدہ) ان روایتوں میں بخوبی تصریح آگئی ہے کہ حضرت صدیقہؓ کا حیض سرف میں شروع ہوا، مگر یہ نہیں آیا کہ طہر کہاں ہوا، مجاہدؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے کہ وہ عرفات میں پاک ہوئیں اور عروہ نے انہی سے روایت کیا ہے کہ وہ عرفہ کے دن بھی حائضہ تھیں، ابن حزمؒ بیان کرتے ہیں کہ عرفہ میں پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وقوف عرفہ کے لئے غسل کیا، غرض قول محقق یہ ہے کہ عرفہ تک حیض تھا، اور یوم النحر میں پاک ہوئیں، زادالمعاد میں حافظ ابن قیمؒ نے اسی چیز کی تصریح کی ہے اور یہ امر ثابت ہو گیا، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی قارنہ تھیں، علامہ شنوسی نے شرح صحیح مسلم میں اسی امر کی تصریح کی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

٤٤٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ تَبْكِي فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۴۴۴۔ محمد بن حاتم، عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، ابوالزبیرؒ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور اس حال میں کہ وہ رو رہی تھیں، پھر بقیہ حدیث لیثؒ کی روایت کی طرح بیان کی، آخر تک، باقی اس سے اوپر کا مضمون اس میں مذکور نہیں ہے۔

٤٤٥- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا سَهْلًا إِذَا هَوِيَتِ الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهِ فَأَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ مَطَرٌ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا حَجَّتْ صَنَعَتْ كَمَا صَنَعَتْ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۴۴۵۔ ابوغسان مسمعی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، مطر، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج میں عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا، بقیہ حدیث لیث کی روایت کی طرح بیان کی، باقی اس میں اتنا اضافہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرم دل تھے، جب حضرت عائشہؓ ان سے کوئی فرمائش کرتیں تو پورا فرمادیتے تو آپؐ نے انہیں عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کے ساتھ روانہ کیا، وہ انہیں تنعیم سے عمرہ کرا لائے، اور مطر راوی ابوالزبیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ جب حج کرتیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر ہی کرتیں۔

٤٤٦- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا اَبُوْخَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ مَعَنَا النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ قَالَ قُلْنَا اَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ قَالَ فَاَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَمَسِسْنَا الطِّيْبَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَكَفَانَا الطَّوَافُ الْاَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْتَرِكَ فِي الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِّنَّا فِيْ بُدْنَةٍ *

۴۴۶۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، حضرت جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابوالزبیر، حضرت جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیثمہ، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر نکلے اور ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے، جب مکہ مکرمہ آئے تو بیت اللہ کا طواف کیا، اور صفا و مروہ کی سعی کی، تو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو، وہ حلال ہو جائے، ہم نے عرض کیا، کہ کیسا حلال ہونا، آپؐ نے فرمایا پورا حلال ہونا، چنانچہ ہم عورتوں کے پاس بھی آئے اور کپڑے بھی پہنے، اور خوشبو بھی لگائی، پھر جب آٹھویں تاریخ ہوئی تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا اور صفا و مروہ کا پہلا طواف ہی ہمارے لئے کافی ہو گیا، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ ایک اونٹ سات آدمیوں کو کافی ہے، اور اسی طرح ایک گائے، اور ان میں سے ہر ایک سات بکریوں کے برابر ہے اور نابالغ لڑکا اگر حج کر لے گا تو درست ہے لیکن فریضہ اسلام اس کے ذمہ باقی رہے گا، وہ ساقط نہیں ہو گا، علامہ عینی شرح صحیح بخاری جلد ا صفحہ ۲۱۶ پر فرماتے ہیں کہ یہی قول حسن بصریؒ، عطاء بن ابی رباح، نخعی، ثوری، ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد، مالک، شافعی اور احمد اور دیگر فقہا امصار کا ہے مگر امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں امام ابو حنیفہ کا قول جمہور کے قول کے مخالف نقل کیا ہے، مگر یہ چیز صحیح نہیں، کیونکہ صاحب مذہب اپنے مذہب سے زیادہ واقف ہوتا ہے، اس لئے امام نووی کا لکھنا اور دوسرے حضرات کا اس کو لے کر طعن و تشنیع کرنا علماء امت کے نزدیک پسند نہیں، باقی حج کے تفصیلی مسائل کتب فقہ سے معلوم کئے جائیں۔

٤٤٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَحْلَلْنَا أَنْ نُحْرِمَ إِذَا تَوَجَّهْنَا إِلَى مِنًى قَالَ فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْأَبْطَحِ *

۴۴۷۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم حلال ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم منیٰ کو جائیں تو احرام باندھ لیں، چنانچہ مقام ابطح سے ہم نے احرام باندھ لیا۔

٤٤٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا

۴۴۸۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، (دوسری سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن

عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا زَادَ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ طَوَافَهُ الْأَوَّلَ *

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے صفا اور مروہ کے درمیان ایک ہی طواف کیا اور محمد بن بکر نے اپنی روایت میں اتنا اور زیادہ نقل کیا ہے کہ پہلا ہی طواف۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ آپ نے پہلے ہی طریقہ پر طواف کیا ورنہ آپ تو قارن تھے اور قارن پر دو طواف اور دو مرتبہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی واجب ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ، شعبی، نخعیؒ، ثوریؒ اور حضرت جابر بن یزیدؒ اور عبدالرحمٰن بن الاسود کا یہی قول ہے اور یہی درست اور صحیح ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

٤٤٩- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي نَاسٍ مَعِي قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَهُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوا وَأَصِيبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نُفْضِيَ إِلَى نِسَائِنَا فَنَأْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَوْلِهِ بِيَدِهِ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهِ

۴۴۹۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء، بیان کرتے ہیں کہ میں نے چند اشخاص کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا، فرما رہے تھے، کہ ہم سب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا، عطاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی ذوالحجہ کی صبح کو آئے اور ہمیں حکم دیا کہ ہم احرام کھول ڈالیں، عطاء بیان کرتے ہیں کہ پھر انہوں نے احرام کھول ڈالا اور عورتوں سے صحبت کی، عطاء بیان کرتے ہیں کہ یہ حکم ان کو وجوب کے طور پر نہیں دیا گیا بلکہ احرام کھولنا انہیں جائز قرار دیا گیا، پھر ہم نے کہا اب عرفہ میں پانچ ہی دن باقی ہیں اور ہم کو حکم دیا کہ اپنی بیویوں سے صحبت کریں اور میدان عرفات میں اس طرح جائیں کہ ہمارے مذاکیر سے تقاطر منی ہو، عطاء کہتے ہیں، کہ حضرت جابر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے، اور گویا اب میں ان کے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں، جیسا کہ وہ ہلاتے ہوں، یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم بخوبی جان چکے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا، اور زیادہ سچا، اور زیادہ نیک ہوں، اور اگر میرے ساتھ میری ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا، جیسا کہ تم سب کھول رہے ہو، اور اگر مجھے پہلے سے علم ہوتا، جس کا بعد میں ہوا، تو میں ہدی

فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَقَالَ لِأَبَدٍ *

نہ لاتا، پھر صحابہ نے احرام کھول دیا اور آپ کے فرمان کو تسلیم کر لیا، عطاء کہتے ہیں کہ جابرؓ نے فرمایا کہ پھر حضرت علیؓ اموال صدقات وصول کر کے آئے، آپ نے ان سے فرمایا کہ تم نے کیا احرام باندھا ہے، آپ نے ان سے فرمایا کہ قربانی کرو اور محرم رہو، اور حضرت علیؓ آپؐ کے لئے ہدی لائے، سراقہ بن مالک کھڑے ہوئے اور کہا یارسول اللہ کیا اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے، آپؐ نے فرمایا ہمیشہ کے لئے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور علماء کرام نے اس آخری قول کے یہی معنی بیان کئے ہیں کہ ایام حج میں عمرہ قیامت تک کرنا جائز ہو گیا، دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈالیں، اور فرمایا عمرہ حج میں داخل ہو گیا، عمرہ حج میں داخل ہو گیا، نیز حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کو علم غیب نہیں تھا، ورنہ اس تمنا کی کیا ضرورت تھی۔

٤٥٠- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَكَبُرَ ذَلِكَ عَلَيْنَا وَضَاقَتْ بِهِ صُدُورُنَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَدْرِي أَشَيْءٌ بَلَغَهُ مِنَ السَّمَاءِ أَمْ شَيْءٌ مِنْ قِبَلِ النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَحِلُّوا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِي مَعِي فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ قَالَ فَأَحْلَلْنَا حَتَّى وَطِئْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ *

۴۵۰۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبدالملک بن ابی سلیمان، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھا، جب ہم مکہ آئے تو ہمیں حکم دیا کہ ہم حلال ہو جائیں اور اس احرام کو عمرہ کا کر ڈالیں، یہ بات ہم پر گراں گزری، اور ہمارے سینے اس سے تنگ ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ہوئی، ہم نہیں کہہ سکتے تھے کہ کوئی آسمانی حکم آیا ہے یا لوگوں کی جانب سے کوئی بات معلوم ہوئی کہ، آپؐ نے فرمایا، اے لوگو! حلال ہو جاؤ، اگر ہدی میرے ساتھ نہ ہوتی تو میں بھی وہی کرتا جو کہ تم کر رہے ہو، چنانچہ ہم حلال ہو گئے، اور اپنی بیویوں سے صحبت کر لی، غرضیکہ جو افعال حلال آدمی کر سکتا ہے، وہ ہم نے کر لئے اور جب آٹھویں تاریخ ہوئی اور مکہ سے ہم نے پشت پھیری تو حج کا تلبیہ پڑھا۔

٤٥١- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ مُتَمَتِّعًا بِعُمْرَةٍ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِأَرْبَعَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ النَّاسُ تَصِيرُ حَجَّتُكَ الْآنَ مَكِّيَّةً فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءِ

۴۵۱۔ ابن نمیر، ابو نعیم، موسیٰ بن نافع بیان کرتے ہیں کہ میں عمرہ کے ساتھ تمتع کر کے ترویہ سے چار روز قبل مکہ مکرمہ آیا تو لوگوں نے کہا، تیرا حج اب مکہ والوں کا ہو گیا، چنانچہ میں عطاء بن ابی رباح کے پاس گیا اور ان سے دریافت کیا، عطاء نے کہا کہ

بْنِ أَبِي رَبَاحٍ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ فَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا وَأَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً قَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ قَالَ افْعَلُوا مَا آمُرُكُمْ بِهِ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ (حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ) فَفَعَلُوا *

مجھ سے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا، کہ جس سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہدی لے کر آئے ہیں، میں نے بھی آپ کے ساتھ حج کیا، اور بعض حضرات نے صرف حج مفرد کا احرام باندھا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا احرام کھول ڈالو، اور بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو، اور بال کٹوا دو، اور حلال رہو، پھر جب یوم الترویہ (یعنی آٹھویں تاریخ) ہو تو حج کا احرام باندھو، اور جو تم احرام لے کر آئے ہو اسے تمتع کر ڈالو، لوگوں نے کہا، کہ ہم کیونکر اسے تمتع کا کریں، حالانکہ ہم نے حج کا احرام باندھا ہے، آپؐ نے فرمایا جیسا میں تم کو حکم دیتا ہوں، وہی کرو، اس لئے اگر میں ہدی نہ لاتا، تو میں بھی وہی کرتا، جس کا تم کو حکم دیتا ہوں، مگر میرا احرام تاوقتیکہ قربانی اپنے محل تک نہ پہنچ جائے، کھل نہیں سکتا، چنانچہ پھر سب نے ویسا ہی کیا۔

(فائدہ) پہلے لوگوں نے حج کا احرام باندھا تھا، اور پھر عمرہ کر کے کھول ڈالا، یہی فسخ حج بعمرہ ہے، امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ فسخ امام ابو حنیفہ، مالک، اور شافعی اور جمہور علماء سلف و خلف کے نزدیک صحابہ کرامؓ کے لئے خاص تھا، بعد میں قیامت تک کے لئے درست نہیں ہے۔

٤٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ قَالَ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً *

۴۵۲۔ محمد بن معمر بن ربعی القیسی، ابو ہشام، مغیرہ بن سلمہ، مخزومی، ابو عوانہ، ابو بشر، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر آئے، تو سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا، کہ ہم اسے عمرہ کر دیں، اور حلال ہو جائیں، راوی حدیث کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی تھی، اس لئے آپؐ اسے عمرہ نہ کر سکے۔

٤٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي

۴۵۳۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابو نضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں تمتع حج کا حکم کرتے تھے، اور ابن زبیر

نَضْرَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْمُرُ بِالْمُتْعَةِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ عَلَى يَدَيَّ دَارَ الْحَدِيثُ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ يُحِلُّ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ بِمَا شَاءَ وَإِنَّ الْقُرْآنَ قَدْ نَزَلَ مَنَازِلَهُ (فَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ) كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ وَأَبِتُّوا نِكَاحَ هَذِهِ النِّسَاءِ فَلَنْ أُوتَى بِرَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً إِلَى أَجَلٍ إِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ متعہ (نکاح) سے روکتے تھے تو میں نے اس چیز کا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث تو میرے ہاتھوں میں پھیلی ہے، ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا، پھر جب حضرت عمرؓ خلافت پر قائم ہوئے تو انہوں نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لئے جو چاہتا ہے حلال کرتا ہے، جس وجہ سے چاہتا ہے، اور قرآن کا ہر ایک حکم اپنی اپنی جگہ پورا نازل ہوا، سو تم حج اور عمرہ کو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے پورا کرو، اور ہمیشہ کے لئے قطع ٹھہرادو ان عورتوں کا نکاح کہ جن سے کچھ زمانہ کے لئے کیا گیا، اور اگر میرے پاس کوئی ایسا شخص آئے گا، کہ اس نے کسی صورت میں ایک مدت کے لئے نکاح کیا، تو میں اسے پتھر ماروں گا۔

٤٥٤- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَافْصِلُوا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجِّكُمْ وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ *

۴۵۴۔ زہیر بن حرب، عفان، ہمام، حضرت قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا، حج کو عمرہ سے جدا کرو، اس لئے کہ اس میں حج بھی پورا ہوتا ہے اور عمرہ بھی۔

٤٥٥- وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً *

۴۵۵۔ خلف بن ہشام اور ابوالربیع اور قتیبہ، حماد بن زید، ایوب، مجاہد، حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اور ہم حج کا تلبیہ (لبیك اللّٰھم لبیك) پڑھ رہے تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس احرام حج کو عمرہ کا احرام کر ڈالیں (تو ہم نے ایسا ہی کیا)۔

(٥١) بَاب حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۵۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان۔

٤٥٦- حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ حَاتِمٍ قَالَ أَبُوبَكْرٍ حَدَّثَنَا

۴۵۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، حاتم بن اسماعیل مدنی، جعفر بن محمدؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم

حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلِ الْمَدَنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَسَاَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيَّ فَقُلْتُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى رَاْسِيْ فَنَزَعَ زِرِّيَ الْاَعْلٰى ثُمَّ نَزَعَ زِرِّيَ الْاَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ اَخِيْ سَلْ عَمَّ شِئْتَ فَسَاَلْتُهٗ وَهُوَ اَعْمٰى وَجَآءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ فَقَامَ فِيْ نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلٰى مَنْكِبِهٖ رَجَعَ طَرَفَاهَا اِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا وَرِدَآءُهٗ اِلٰى جَنْبِهٖ عَلَى الْمِشْجَبِ فَصَلّٰى بِنَا فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِيَدِهٖ فَعَقَدَ تِسْعًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَّاْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهٖ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ وَّاَحْرِمِيْ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَآءِ نَظَرْتُ اِلٰى مَدِّ بَصَرِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَّاكِبٍ وَّمَاشٍ وَّعَنْ يَّمِيْنِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ وَعَنْ يَّسَارِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ وَمِنْ خَلْفِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے سب لوگوں کے متعلق دریافت کیا، جب میری باری آئی تو میں نے کہا، میں محمد بن علی بن حسین بن علی کرم اللہ وجہہ ہوں، سوانہوں نے میری طرف ہاتھ بڑھایا، اور میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے اوپر کی گھنڈی کھولی، پھر نیچے کی گھنڈی کھولی اور پھر اپنی ہتھیلی میرے سینہ پر دونوں چھاتیوں کے درمیان رکھی، اور میں ان دنوں نوجوان لڑکا تھا، پھر فرمایا، مرحبا، اے میرے بھتیجے، جو چاہو مجھ سے دریافت کرو، اور میں نے ان سے دریافت کیا، اور وہ نابینا تھے، اتنے میں نماز کا وقت آگیا اور وہ ایک چادر اوڑھ کر کھڑے ہوئے کہ جب اس کے دونوں کناروں کو کندھے پر رکھتے تو وہ نیچے گر جاتی تھی، اس کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے، اور ان کی چادر ان کے پہلو میں ایک بڑی تپائی پر رکھی ہوئی تھی، پھر انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی، میں نے عرض کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق خبر دیجئے تو حضرت جابر نے اپنے ہاتھ سے (۹) نو کا اشارہ کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو برس تک مدینہ میں رہے اور حج نہیں کیا، پھر دسویں سال لوگوں میں اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ حج کو جانے والے ہیں، چنانچہ مدینہ منورہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنا چاہتے تھے، اور آپؐ کے طریقہ پر افعال حج کرنا چاہتے تھے، ہم سب لوگ آپ کے ساتھ نکلے، حتیٰ کہ ذوالحلیفہ پہنچے، وہاں حضرت اسماء بنت عمیسؓ کے محمد بن ابی بکرؓ تولد ہوئے، اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرا بھیجا کہ اب میں کیسے کروں، آپ نے فرمایا، غسل کرلو، اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لو، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں اور قصویٰ اونٹنی پر سوار ہوئے، یہاں تک کہ جب وہ آپ کو لے کر مقام بیداء میں سیدھی کھڑی ہوئی تو میں نے اپنے آگے کی

الْقُرْاٰنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَاْوِيْلَهٗ وَمَا عَمِلَ مِنْ شَيْءٍ
عَمِلْنَا بِهٖ فَاَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ
وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِيْ
يُهِلُّوْنَ بِهٖ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِّنْهُ وَلَزِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهٗ قَالَ جَابِرٌ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
لَسْنَا نَنْوِيْ اِلَّا الْحَجَّةَ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى
اِذَآ اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهٗ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا
وَّمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَرَاَ
وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمُقَامَ
بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَكَانَ اَبِيْ يَقُوْلُ وَلَا اَعْلَمُهٗ ذَكَرَهٗ
اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي
الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ثُمَّ
رَجَعَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَى
الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَاَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ اَبْدَاُ بِمَابَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا
فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ
اللّٰهَ وَكَبَّرَهٗ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ
وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ثُمَّ دَعَابَيْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ
هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ اِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى اِذَا
انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ سَعٰى حَتّٰى اِذَا
صَعِدَ نَامَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ
كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ طَوَافٍ
عَلَى الْمَرْوَةِ فَقَالَ لَوْ اَنِّيْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ
مَااسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ

جانب جہاں تک میری نظر پہنچ سکتی تھی، دیکھا تو سوار اور پیادے نظر آرہے تھے، اور اپنی داہنی جانب بھی ایسی ہی بھیڑ، اور بائیں جانب بھی ایسا ہی مجمع اور پیچھے بھی یہی منظر نظر آیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے، اور آپؐ پر قرآن نازل ہوتا تھا، اور آپ اس کے معانی سے خوب واقف تھے اور جو کام آپ نے کیا وہی ہم نے بھی کیا، پھر آپ نے توحید کے ساتھ تلبیہ پڑھا، چنانچہ فرمایا، حاضر ہوں میں اے اللہ حاضر ہوں میں، حاضر ہوں میں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، حمد اور نعمت تیرے ہی لئے ہے، اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں، اور لوگوں نے بھی یہی تلبیہ پڑھا جو کہ آپ پڑھتے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کسی قسم کی زیادتی نہیں فرمائی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہی تلبیہ پڑھتے تھے، اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم حج کے علاوہ اور کوئی ارادہ نہیں رکھتے تھے، اور عمرہ کو جانتے ہی نہ تھے، حتی کہ جب ہم بیت اللہ میں آپ کے ساتھ آئے، تو آپ نے رکن کا استلام کیا، اور طواف کے تین چکروں میں رمل فرمایا، اور چار میں عادت کے مطابق چلے اور پھر مقام ابراہیم پر آئے، اور یہ آیت پڑھی، "واتخذوا من مقام ابراهیم مصلّٰی" اور مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کیا، اور میرے والد فرماتے تھے کہ میں نہیں جانتا، کہ انہوں نے کچھ بیان کیا، مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی بیان کیا ہوگا کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، اور ان میں سورۃ قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون پڑھی، پھر رکن کی طرف تشریف لائے، اور اس کا استلام کیا اور اس دروازہ سے نکلے جو کہ صفا کے قریب ہے، پھر جب صفا پر پہنچے تو یہ آیت پڑھی، ان الصّفا والمروة من شعائر اللہ، اور آپ نے ہم سے فرمایا کہ ہم اسی سے شروع کرتے ہیں کہ جس سے اللہ نے شروع کیا، پھر آپ صفا پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا، اور اللہ تعالیٰ کی

كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْىٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ ابْنُ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هذا اَمْ لِاَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْاُخْرٰى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَابَلْ لِاَبَدِ اَبَدٍ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيْغًا وَاكْتَحَلَتْ فَانْكَرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِيْ اَمَرَنِيْ بِهٰذَا قَالَ فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُوْلُ بِالْعِرَاقِ فَذَهَبْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ لِلَّذِيْ صَنَعَتْ مُسْتَفْتِياً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا ذَكَرَتْ عَنْهُ فَاَخْبَرْتُهُ اَنِّيْ اَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُهِلُّ بِمَآ اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنَّ مَعِيَ الْهَدْىَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ قَدِمَ بِهٖ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِيْ اَتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْىٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰى مِنًى فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ وَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِّنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي

توحید اور اس کی بڑائی بیان کی، اور فرمایا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک اور تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی، اور اکیلے نے لشکروں کو ہزیمت دی، پھر اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی، پھر اسی طرح تین مرتبہ کہا، پھر مروہ کی طرف نزول فرمایا، جب آپ کے قدم مبارک بطن وادی میں اترے تو سعی فرمائی، یہاں تک کہ جب چڑھ گئے تو پھر آہستہ چلنے لگے، حتی کہ مروہ پر پہنچے اور پھر مروہ پر بھی وہی کیا، جیسا کہ صفا پر کیا تھا، جب مروہ کا آخری چکر ہوا تو فرمایا، اگر مجھے پہلے سے معلوم ہو جاتا، جو کہ بعد میں معلوم ہوا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا، اور اس کا احرام عمرہ کا کر دیتا، لہٰذا تم میں سے جس کے ساتھ ہدی نہ ہو تو وہ حلال ہو جائے، اور اس کا احرام عمرہ کا کر دے، تو سراقہ بن جعشمؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، کہ یا رسول اللہ یہ ایسا کرنا (یعنی ایام حج میں عمرہ کرنا) ہمارے اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے میں داخل فرمائیں، اور دو مرتبہ فرمایا کہ عمرہ ایام حج میں داخل ہو گیا، اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کی اجازت ہے، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ملک یمن میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ کے اونٹ لے کر آئے، اور حضرت فاطمہؓ کو دیکھا کہ انہیں میں سے ہیں، جنھوں نے احرام کھول ڈالا، اور رنگین کپڑے پہن رکھے ہیں اور سرمہ لگائے ہوئے ہیں، تو حضرت علی نے اسے برا مانا، تو انہوں نے فرمایا کہ میرے والد نے مجھے اس کا حکم فرمایا ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ عراق میں فرماتے تھے، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت فاطمہؓ کے اس احرام کھولنے پر غصہ کرتا ہوا گیا، اس چیز کے دریافت کرنے کے لئے جو کہ انہوں نے بیان کیا، اور آپ کو جا کر بتلایا کہ میں نے اس چیز کو اچھا نہیں جانا، تو آپ نے فرمایا!

الْجَاهِلِيَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ اِنَّ دِمَآئَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَّدِمَآءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَّ اِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَّرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَّ اَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَآءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَّلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَالَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَآئِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفاً حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَتِ

فاطمہ نے سچ کہا، سچ کہا، پھر آپؐ نے فرمایا، کہ جب تم نے حج کا قصد کیا تو کیا کہا، میں نے عرض کیا، الٰہی میں اس کا احرام باندھتا ہوں، جس کا تیرے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے، تو آپؐ نے فرمایا میرے ساتھ ہدی ہے، اس لئے تم بھی احرام نہ کھولو، جابر کہتے ہیں کہ پھر وہ اونٹ جو حضرت علیؓ یمن سے لائے تھے، اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ لائے تھے، وہ سب مل کر سو ہوگئے، پھر سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور بال کتروائے، مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان لوگوں نے کہ جن کے ساتھ ہدی تھی، جب ترویہ کا دن ہوا، یعنی آٹھ ذوالحجہ، تو سب لوگ منیٰ کی طرف چلے اور حج کا تلبیہ پڑھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سوار ہوئے اور منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں، پھر آپ کچھ دیر کے لئے ٹھہرے، یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا، اور آپ نے اس خیمہ کا جو کہ بالوں کا بنا ہوا تھا، حکم دیا، کہ مقام نمرہ میں نصب کیا جائے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے، قریش کو یقین تھا کہ آپ مشعر حرام میں وقوف فرمائیں گے، جیسا کہ قریش جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے آگے بڑھے، یہاں تک کہ عرفات میں پہنچے، اور آپ نے اپنا خیمہ مقام نمرہ میں نصب ہوا پایا، پھر اس میں نزول فرمایا، یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا تو آپؐ نے قصویٰ اونٹنی کے متعلق حکم دیا، وہ کسی گئی، پھر آپ بطن وادی میں تشریف لائے اور وہاں آکر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا، اور فرمایا کہ تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر حرام ہیں، جیسا کہ آج کی دن کی حرمت اس مہینے میں، اور اس شہر کے اندر، اور جاہلیت کے تمام امور میرے دونوں قدموں کے نیچے ہیں اور سب سے پہلا خون جو اپنے خونوں میں سے معاف کئے دیتا ہوں، وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے کہ وہ بنی سعد میں دودھ پیتا تھا کہ اسے ہذیل نے قتل کر ڈالا، اور اسی طرح

الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ خَلْفَهٗ وَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَآءِ الزِّمَامَ حَتّٰى اِنَّ رَاْسَهَا لَيُصِيْبُ مَوْرِكَ رَحْلِهٖ وَيَقُوْلُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى اَيُّهَا النَّاسُ السَّكِيْنَةَ السَّكِيْنَةَ كُلَّمَآ اَتٰى حَبْلًا مِّنَ الْحِبَالِ اَرْخٰى لَهَا قَلِيْلًا حَتّٰى تَصْعَدَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّ اِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَّ اِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهٗ وَهَلَّلَهٗ وَوَحَّدَهٗ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ اَبْيَضَ وَسِيْمًا فَلَمَّا دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ ظُعُنٌ يَّجْرِيْنَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِنَّ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهٗ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ يَنْظُرُ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ فَصَرَفَ وَجْهَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ يَنْظُرُ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُّكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلُ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ

زمانہ جاہلیت کا تمام سود چھوڑ دیا گیا ہے، اور پہلا سود جو ہم اپنے یہاں کے سود سے چھوڑے دیتے ہیں، وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے، اس لئے وہ سب معاف کر دیا گیا، اور اب تم اللہ تعالیٰ سے عورتوں کے بارے میں بھی ڈرو، اس لئے کہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امان میں لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلمہ کے ساتھ ان کی شرم گاہوں کو حلال کیا ہے اور تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں، کہ جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو، اب اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسا مارو کہ جس سے چوٹ نہ لگے اور ان کا حق تم پر اتنا ہے، کہ ان کی روٹی اور کپڑا دستور کے موافق تم پر واجب ہے، اور میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں، اگر تم اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو تو اس کے بعد کبھی گمراہ نہ ہوں، اللہ تعالیٰ کی کتاب، اور تم سے قیامت میں میرے متعلق سوال ہوگا، تو پھر تم کیا جواب دوگے، سب نے کہا کہ ہم گواہی دیں گے کہ بیشک آپؐ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا، اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی، پھر آپ نے شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا، کہ آپ اسے آسمان کی طرف اٹھاتے تھے، اور لوگوں کی جانب جھکاتے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ گواہ رہو، یا اللہ گواہ رہو، تین بار آپ نے اسی طرح کیا، پھر اذان اور تکبیر ہوئی اور ظہر کی نماز ہوئی، پھر اقامت کہی اور عصر کی نماز پڑھی اور ان دونوں کے درمیان کچھ نہیں پڑھا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور موقف میں تشریف لائے اور اونٹنی کا پیٹ پتھروں کی طرف کر دیا، اور ایک ڈنڈی کو اپنے آگے کر لیا، اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور آپ کھڑے رہے، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، اور زردی تھوڑی تھوڑی جاتی رہی، اور سورج کی ٹکیہ (ا) غائب ہو گئی، اور حضرت اسامہؓ کو آپ نے اپنے پیچھے بٹھا لیا، اور رسول اللہ صلی

(ا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے غروب شمس کے بعد چلے اس لئے کہ جاہلیت میں لوگ غروب شمس سے پہلے ہی چل پڑتے تھے تو ان کے فعل کا رد کرنا مقصود تھا۔

انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَّسِتِّيْنَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهٗ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَّرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَآ اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ *

اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے اور مہار قصواء اونٹنی کی اس قدر کھینچی ہوئی تھی کہ اس کا سر کجاوہ کے اگلے حصہ سے لگ رہا تھا، اور آپ اپنے داہنے ہاتھ سے اشارہ کرتے جا رہے تھے کہ اے لوگو! اطمینان کے ساتھ چلو، اطمینان کے ساتھ چلو، تو جب کسی ریت کے ٹیلے پر آجاتے تو ذرا مہار ڈھیلی کر دیتے کہ اونٹنی چڑھ جاتی، یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے، اور وہاں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھی اور ان دونوں فرضوں کے درمیان نفل وغیرہ کچھ نہیں پڑھے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے، یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی، جب صبح خوب روشن ہو گئی تو آپ نے صبح کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھی، پھر قصویٰ پر سوار ہوئے، یہاں تک کہ مشعر حرام پہنچے اور قبلہ کا استقبال کیا، اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی، اور اللہ اکبر، اور لا الہ الا اللہ کہا، اور اس کی توحید بیان کی اور خوب روشنی ہونے تک وہیں ٹھہرے رہے، اور آفتاب کے طلوع ہونے سے قبل آپ وہاں سے لوٹے، اور فضل بن عباسؓ کو آپ نے اپنے پیچھے بٹھا لیا، اور فضل ایک نوجوان، اچھے بالوں والا، حسین و جمیل جوان تھا، جب آپ چلے تو عورتوں کی ایک جماعت ایسی چلی جا رہی تھی کہ ایک ایک اونٹ پر ایک ایک عورت سوار تھی اور سب چلی جاتی تھیں تو فضل ان کی جانب دیکھنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا، چنانچہ فضلؓ نے اپنا منہ دوسری جانب پھیر لیا، اور پھر دیکھنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اپنا دست مبارک پھیر کر ان کے منہ پر رکھ دیا، تو فضل پھر دوسری جانب سے دیکھنے لگے، یہاں تک کہ بطن محسر میں پہنچے اور اونٹنی کو ذرا تیز چلایا اور بیچ کی راہ لی جو کہ جمرہ کبریٰ پر جا نکلتی ہے، یہاں تک کہ اس جمرہ کے پاس آئے جو کہ درخت کے قریب ہے اور سات کنکریاں ماریں، ہر ایک کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے، ایسی کنکریاں جو کہ چٹکی سے ماری جاتی ہیں، اور کنکریاں وادی کے

درمیان سے ماریں، اس کے بعد ذبح کرنے کے مقام پر لوٹے اور تریسٹھ اونٹ (۱) اپنے دست مبارک سے ذبح کئے اور باقی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیئے، وہ انہوں نے ذبح کئے، اور آپ نے حضرت علیؓ کو اپنی ہدی میں شریک کیا، اس کے بعد حکم فرمایا کہ ہر ایک اونٹ میں سے ایک گوشت کا ٹکڑا لیں اور اس گوشت کو ایک ہانڈی میں ڈال کر پکایا گیا، پھر آپؐ نے اور حضرت علیؓ دونوں نے اس کا گوشت کھایا اور شوربا پیا، اس کے بعد آپ سوار ہوئے، اور طواف افاضہ فرمایا، اور ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھی، اور بنی عبدالمطلب کے پاس آئے کہ وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تھے، آپ نے فرمایا اولاد عبدالمطلب پانی بھرو، اگر مجھے یہ خیال (۲) نہ ہوتا کہ لوگ ہجوم کی وجہ سے تمہیں پانی نہیں بھرنے دیں گے، تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی بھرتا، چنانچہ انہوں نے ایک ڈول آپ کو دیا، اور آپ نے اس سے پانی پیا۔

(فائدہ) یعنی اگر آپ اپنے دست مبارک سے پانی بھرتے، تو یہ بھرنا بھی سنت ہو جاتا، اور پھر ساری امت پانی بھرنے لگتی تو ان کا حق سقایت ختم ہو جاتا۔

۴۵۷- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ حَاتِمِ ابْنِ إِسْمٰعِيْلَ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ وَكَانَتِ الْعَرَبُ يَدْفَعُ بِهِمْ أَبُوْسَيَّارَةَ عَلٰى حِمَارٍ عُرْيٍ فَلَمَّا أَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ

۴۵۷۔ عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، جعفر بن محمد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے حج کے متعلق دریافت فرمایا، چنانچہ انہوں نے حدیث حاتم بن اسماعیل کی روایت کی طرح بیان کی اور اس میں مزید یہ بیان کیا کہ عرب کا دستور تھا کہ ابوسیارہ نامی ایک آدمی انہیں مزدلفہ سے واپس لے کر آیا کرتا تھا، جب رسول اللہ مزدلفہ سے بھی آگے بڑھ گئے، تو قریش نے یقین کیا، کہ آپ

(۱) تریسٹھ اونٹوں کی قربانی اپنے ہاتھ سے کی تھی۔ بعض حضرات نے اس کی حکمت یہ بیان فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تریسٹھ سال لوگوں میں موجود رہے تو آپؐ نے اپنی عمر کے ہر سال کی طرف سے ایک اونٹ کی شکرانے کے طور پر قربانی دی۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود زمزم کا پانی نہیں نکالا اس اندیشہ سے کہ پھر لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی اقتداء میں زمزم نکالنے کی کوشش کریں گے پھر بھیڑ زیادہ ہو گی اور شدید مشقت ہو گی۔ اور لوگ اس فعل کو افعال حج میں سے ایک عمل سمجھ کر کرنے کی کوشش کریں گے اور کوئی بھی اسے چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہو گا۔

بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمْ تَشُكَّ قُرَيْشٌ أَنَّهُ سَيَقْتَصِرُ عَلَيْهِ وَيَكُونُ مَنْزِلُهُ ثُمَّ فَاجَازَ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ حَتَّى أَتَى عَرَفَاتٍ فَنَزَلَ *

مشعر حرام میں قیام فرمائیں گے اور وہیں آپ کی منزل ہو گی، مگر آپ اس سے بھی آگے بڑھ گئے اور اس سے کچھ تعرض نہیں کیا، حتیٰ کہ میدان عرفات تشریف لائے، اور وہیں نزول فرمایا۔

٤٥٨- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ فِي حَدِيثِهِ ذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هَاهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هَاهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هَاهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ *

۴۵۸۔ عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، جعفر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے یہاں نحر کیا، اور منیٰ ساری نحر کی جگہ ہے، لہٰذا اپنے اترنے کے مقام پر نحر کرو، اور میں نے یہاں وقوف کیا، اور عرفہ سارا وقوف کی جگہ ہے، اور مشعر حرام اور مزدلفہ سب وقوف کے مقامات ہیں، میں نے بھی یہیں وقوف کیا ہے۔

٤٥٩- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا *

۴۵۹۔ اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، سفیان، جعفر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ آئے تو حجر اسود کو بوسہ دیا، پھر اپنی داہنی جانب چلے اور تین طوافوں میں رمل فرمایا اور چار میں حسب عادت چلے۔

٤٦٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) *

۴۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان فرمایا کہ قریش اور جو ان کے دین سے مناسبت رکھتے تھے، مزدلفہ میں قیام کیا کرتے تھے اور اپنے کو حمس کہا کرتے تھے اور تمام عرب عرفہ میں وقوف کیا کرتے تھے، جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ عرفات میں آکر وقوف فرمائیں اور وہیں سے لوٹیں، اللہ رب العزت کے فرمان "ثم افیضوا من حیث افاض الناس" کا یہی مطلب ہے کہ جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں، وہیں سے تم بھی لوٹو۔

٤٦١- و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتِ الْعَرَبُ

۴۶۱۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حمس (قریش) کے علاوہ تمام عرب بیت اللہ کا ننگا

تَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرَاةً إِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ كَانُوا يَطُوفُونَ عُرَاةً إِلَّا أَنْ تُعْطِيَهُمُ الْحُمْسُ ثِيَابًا فَيُعْطِي الرِّجَالُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءُ النِّسَاءَ وَكَانَتِ الْحُمْسُ لَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَبْلُغُونَ عَرَفَاتٍ قَالَ هِشَامٌ فَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتِ الْحُمْسُ هُمُ الَّذِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُفِيضُونَ مِنْ عَرَفَاتٍ وَكَانَ الْحُمْسُ يُفِيضُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ يَقُولُونَ لَا نُفِيضُ إِلَّا مِنَ الْحَرَمِ فَلَمَّا نَزَلَتْ (أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) رَجَعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ *

طواف کیا کرتے تھے اور حمس قریش اور ان کی اولاد ہیں، غرضیکہ سب ننگے طواف کیا کرتے تھے، مگر جب قریش ان کو کپڑا دے دیتے تو مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو تقسیم کیا کرتی تھیں اور حمس مزدلفہ سے آگے نہ جاتے تھے اور سب عرفات تک جاتے تھے، ہشام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ حمس وہی ہیں جن کے بارے میں اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی، "ثم افیضوا من حیث افاض الناس" کہ پھر لوٹو جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں، بیان کرتی ہیں کہ اور لوگ تو عرفات سے لوٹا کرتے تھے، اور حمس مزدلفہ سے، اور کہتے تھے کہ ہم حرم کے علاوہ اور کسی جگہ سے نہیں لوٹتے، جب یہ آیت نازل ہوئی "ثم افیضوا من حیث افاض الناس" کہ جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں، وہیں سے لوٹو۔

٤٦٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَاهُنَا وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ *

۴۶۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، عمرو، محمد بن جبیر بن مطعمؓ اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان فرمایا کہ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا، اور میں عرفہ کے دن اس کی تلاش میں نکلا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ میدان عرفات میں کھڑے ہیں، میں نے کہا خدا کی قسم! یہ تو حمس (قریش) کے لوگ ہیں، انہیں کیا ہوا کہ یہ یہاں تک آگئے (کیونکہ) اس سے پہلے منیٰ سے واپس ہو جاتے تھے، اور قریش حمس میں شمار ہوتے تھے۔

(٥٢) بَاب جَوَازِ تَعْلِيقِ الْإِحْرَامِ وَهُوَ أَنْ يُحْرِمَ بِإِحْرَامٍ كَإِحْرَامِ فُلَانٍ *

باب (۵۲) اپنے احرام کو دوسرے کے احرام کے ساتھ معلق کرنے کا جواز۔

٤٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ

۴۶۳۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ

شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لِي أَحَجَجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَحِلَّ قَالَ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ قَالَ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَلْيَتَّئِدْ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَأْتَمُّوا قَالَ فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهم فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ كِتَابَ اللَّهِ يَأْمُرُ بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ *

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور آپ بطحائے مکہ میں اونٹ کو بٹھائے ہوئے تھے، آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، کیا تم نے حج کی نیت کی ہے، میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا، کیا احرام باندھا، میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے ساتھ تلبیہ پڑھا، آپؐ نے فرمایا بہت اچھا کیا، اب بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کرو اور احرام کھول ڈالو، چنانچہ میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا، پھر بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آگیا، اس نے میرے سر کی جوئیں دیکھ دیں، اس کے بعد میں نے حج کا احرام باندھا، اور اسی چیز کا میں لوگوں میں فتویٰ دیتا تھا، حتیٰ کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کا زمانہ آیا، تو ایک شخص نے ان سے کہا، کہ اے ابو موسیٰ، یا کہا اے عبداللہ بن قیس! اپنے بعض فتوے رہنے دو، اس لئے کہ تمہیں معلوم نہیں کہ امیر المومنین نے تمہارے بعد احکام حج میں کیا حکم صادر فرمایا ہے، ابو موسیٰ نے فرمایا کہ اے لوگو! جنہیں ہم نے فتویٰ دیا ہے، وہ تامل کریں، اس لئے کہ امیر المومنین تمہارے پاس آنے والے ہیں، ان ہی کی اقتداء کریں، راوی بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین آئے تو میں نے ان سے اس چیز کا تذکرہ کیا، سوانہوں نے فرمایا، اگر ہم کلام اللہ کی اتباع کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ حج اور عمرہ دونوں کو پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے، اور اگر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہوں تو آپ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا، جب تک قربانی اپنے مقام پر نہیں پہنچی۔

٤٦٤- وَحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۴۶۴۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

٤٦٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

۴۶۵۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، قیس، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور آپ بطحائے مکہ میں اونٹ بٹھائے ہوئے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذَلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ فَقُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَهَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَأْتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الَّذِي أَحْدَثْتَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ قَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ (وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ) وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ *

تھے، آپ نے دریافت فرمایا، تو نے کیا احرام باندھا ہے، میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے موافق احرام باندھا ہے، آپ نے فرمایا کیا ہدی ساتھ لایا ہے، میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا تو بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرو، پھر حلال ہو جاؤ، چنانچہ میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا، پھر اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا، اس نے میرے سر میں کنگھی کی اور میرا سر دھویا اور اسی چیز کا میں حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق کی خدمت میں لوگوں کو فتویٰ دیا کرتا تھا، میں موسم حج میں کھڑا ہوا تھا، کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المومنین نے کیا حکم صادر فرمایا ہے، میں نے کہا، اے لوگو جنہیں میں نے کسی چیز کے متعلق فتویٰ دیا ہے، تو وہ باز رہیں، اس لئے کہ امیر المومنین تمہارے پاس آنے والے ہیں، ان کی ہی اقتداء کرو، جب امیر المومنین تشریف لائے تو میں نے کہا کہ آپ نے حج کے متعلق کیا حکم نافذ فرمایا ہے، بولے کہ اگر ہم کتاب اللہ کو ملحوظ رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے لئے پورا کرو، اور اگر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر رکھتے ہیں تو آپ حلال نہیں ہوئے، حتیٰ کہ قربانی کو نحر فرمالیا۔

٤٦٦ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا مُوسَى كَيْفَ قُلْتَ حِينَ أَحْرَمْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

۴۶۶۔ اسحاق بن منصور اور عبد بن حمید، جعفر بن عون، ابو عمیس، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور میں اسی سال آیا، جس سال آپ نے حج کا ارادہ فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ، احرام باندھتے ہوئے تم نے کیا کہا تھا، میں نے عرض کیا، میں نے کہا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے موافق تلبیہ پڑھتا ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا، کیا ہدی لائے ہو، میں بولا نہیں، آپ نے

هَلْ سُقْتَ هَدْيًا فَقُلْتُ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَحِلَّ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ *

فرمایا، تو بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا طواف کر کے حلال ہو جاؤ، بقیہ روایت شعبہ اور سفیان کی روایت کی طرح ہے۔

٤٦٧ - و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ حَتَّى لَقِيَهُ بَعْدُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ وَلَكِنْ كَرِهْتُ أَنْ يَظَلُّوا مُعْرِسِينَ بِهِنَّ فِي الْأَرَاكِ ثُمَّ يَرُوحُونَ فِي الْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوسُهُمْ *

۴۶۷۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، عمارہ بن عمیر، ابراہیم بن موسیٰ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ متعہ کا فتویٰ دیتے تھے، تو ایک شخص نے ان سے کہا کہ تم اپنے بعض فتوؤں کو رہنے دو، اس لئے کہ تمہیں معلوم نہیں کہ امیر المومنین نے تمہارے بعد حج کے متعلق کون سا حکم نافذ فرمایا ہے، پھر امیر المومنین سے ملے، اور ان سے دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے متعہ کیا ہے، مگر میں نے جو منع کیا ہے وہ اس لئے کہ مجھے برا معلوم ہوتا ہے، کہ لوگ پیلو کے درختوں کے نیچے عورتوں سے شب باشی کریں اور پھر حج کے لئے جائیں کہ ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوں۔

(فائدہ) متعہ کے معنی حج کے احرام کو عمرہ کر کے کھول ڈالنا اور پھر یوم الترویہ کو حج کا احرام باندھنا، اس سے حضرت عمرؓ کا منع کرنا اخذ بالاولیٰ کے طریق سے تھا، کسی حدیث کے پیش نظر نہیں تھا۔

(٥٣) بَاب جَوَازِ التَّمَتُّعِ *

باب (۵۳) حج تمتع کا جواز!

٤٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ كَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَكَانَ عَلِيٌّ يَأْمُرُ بِهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيٍّ كَلِمَةً ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَجَلْ وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ *

۴۶۸۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمتع سے منع کیا کرتے تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس کا حکم فرمایا کرتے تھے، تو حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے کچھ فرمایا، تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا ہے، حضرت عثمانؓ نے فرمایا جی ہاں! مگر اس وقت ہم ڈرتے تھے۔

(فائدہ) تمتع اور تمتع فی الحج ایک ہی چیز ہے، اس کی تعریف اوپر لکھ دی ہے، حضرت عثمان کا بھی اس سے منع کرنا، حضرت عمرؓ کے طریق پر تھا، باقی اس کے جواز میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں اور حج تمتع امام ابو حنیفہ کے نزدیک حج افراد سے افضل ہے، واللہ اعلم (نووی، ہدایہ اولین)۔

٤٦٩- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۴۶۹۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

٤٧٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِعُسْفَانَ فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ أَوِ الْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تُرِيدُ إِلَى أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْهَى عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْكَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدَعَكَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى عَلِيٌّ ذَلِكَ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا *

۴۷۰۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عثمان دونوں مقام عسفان میں جمع ہوئے اور حضرت عثمان تمتع یا عمرہ سے (ایام حج میں) منع کرتے تھے، حضرت علیؓ نے فرمایا آپ کا اس کام کے متعلق کیا ارادہ ہے، جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے، اور آپ اس سے منع (۱) کرتے ہیں، حضرت عثمان بولے، تم ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دو، حضرت علیؓ نے فرمایا میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا، پھر جب حضرت علیؓ نے یہ حال دیکھا، تو انہوں نے حج اور عمرہ کے ساتھ احرام باندھا۔

(فائدہ) یعنی حج قران کیا، اور یہی علماء حنفیہ کے نزدیک حج کی تینوں قسموں سے افضل ہے۔

٤٧١- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً *

۴۷۱۔ سعید بن منصور، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حج تمتع رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے اصحاب کرام کے لئے خاص تھا۔

٤٧٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً يَعْنِي الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ *

۴۷۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، عیاش العامری، ابراہیم تیمی، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حج میں تمتع ہمارے ہی لئے رخصت تھی۔

٤٧٣- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

۴۷۳۔ قتیبہ بن سعید، جریر، فضیل، زبید، ابراہیم تیمی، بواسطہ

(۱) حضرت عثمان غنیؓ جو تمتع سے منع فرمادیتے تھے وہ اس لئے کہ ان کی رائے یہ تھی کہ ایک ہی سفر میں حج و عمرہ دونوں عمل جمع کرنے سے بہتر یہ ہے کہ حج اور عمرہ میں سے ہر ایک کے لئے مستقل سفر کیا جائے تاکہ زیادہ مشقت لاحق ہونے سے اجر زیادہ حاصل ہو، ناجائز سمجھ کر منع نہیں کیا گیا۔

فُضَيْلٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا تَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ إِلَّا لَنَا خَاصَّةً يَعْنِي مُتْعَةَ النِّسَاءِ وَمُتْعَةَ الْحَجِّ *

اپنے والد حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ دو متعے ہیں ایسے کہ ہمارے لئے ہی خاص تھے، ایک متعہ نساء اور دوسرا متعہ حج۔

(فائدہ) متعہ نساء کچھ زمانہ کے لئے حلال تھا، پھر اس کی حرمت الی یوم القیامۃ ثابت ہو گئی، جیسا کہ انشاء اللہ العزیز کتاب النکاح میں آجائے گا، اور رہا متعہ فی الحج یعنی حج کا احرام فسخ کر کے عمرہ کر ڈالنا، وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حجۃ الوداع میں ہوا، باقی حج تمتع کے جواز میں کسی قسم کا شائبہ نہیں۔

٤٧٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ وَإِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ فَقُلْتُ إِنِّي أَهُمُّ أَنْ أَجْمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ لَكِنْ أَبُوكَ لَمْ يَكُنْ لِيَهُمَّ بِذَلِكَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً دُونَكُمْ *

۴۷۴۔ قتیبہ، جریر، بیان، عبدالرحمٰن بن ابی الشعثاء، بیان کرتے ہیں کہ میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میرا ارادہ ہے، امسال حج اور عمرہ دونوں کو ایک ساتھ کروں، ابراہیم نخعی بولے مگر تمہارے والد تو ایسا کبھی ارادہ نہیں رکھتے تھے، قتیبہ، بواسطہ جریر، بیان، ابراہیم تیمی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد کا حضرت ابوذرؓ کے پاس سے مقام ربذہ میں گزر ہوا، تو انہوں نے ابوذرؓ سے اس چیز کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے لئے خاص تھا، تمہارے لئے نہیں۔

(فائدہ) یہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی رائے ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

٤٧٥ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ فَعَلْنَاهَا وَهَذَا يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ يَعْنِي بُيُوتَ مَكَّةَ *

۴۷۵۔ سعید بن منصور، ابن ابی عمر، فزاری، مروان بن معاویہ، سلیمان، تیمی، غنیم بن قیس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تمتع کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے کیا ہے، اور یہ (حضرت معاویہؓ) اس وقت مکہ کے مکانوں میں کفر کی حالت میں تھے۔

(فائدہ) یعنی مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے، اور متعہ سے مراد ساتویں ہجری کا عمرہ قضا ہے، اور حضرت معاویہ فتح مکہ کے سال یعنی ۸ھ کو مشرف بہ اسلام ہوئے (نووی جلد ۱)۔

٤٧٦ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ يَعْنِي مُعَاوِيَةَ *

۴۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن سعید، سلیمان تیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی ان کی روایت میں حضرت معاویہؓ کا تذکرہ ہے۔

٤٧٧ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ

۴۷۷۔ عمرو ناقد، ابو احمد زبیری، سفیان (دوسری سند)، محمد

الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ *

بن ابی خلف، روح بن عبادہ، شعبہ، سلیمان تیمی سے اسی سند کے ساتھ ان دونوں روایتوں کی طرح مذکور ہے، اور سفیان کی حدیث میں "المتعہ فی الحج" کے الفاظ زائد روایت کئے گئے ہیں۔

٤٧٨- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُكَ بِالْحَدِيثِ الْيَوْمَ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ وَاعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْمَرَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِهِ فِي الْعَشْرِ فَلَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ ذَلِكَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَضَى لِوَجْهِهِ ارْتَأَى كُلُّ امْرِئٍ بَعْدُ مَا شَاءَ أَنْ يَرْتَئِيَ *

۴۷۸۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، جریری، ابوالعلاء، مطرف بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمران بن حصینؓ نے کہا کہ میں تم سے آج ایک ایسی حدیث بیان کروں گا کہ آج کے بعد اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے فائدہ دے گا، جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں میں سے ایک جماعت کو عشرہ ذی الحجہ میں عمرہ کرایا، پھر اس کے متعلق کوئی آیت نازل نہیں ہوئی جو اس حکم کو منسوخ کرتی اور نہ ان ایام میں آپ نے عمرہ سے منع فرمایا، حتیٰ کہ آپ اس دار فانی سے تشریف لے گئے، اس کے بعد جو چاہے، اپنی رائے بیان کرے۔

٤٧٩- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ و قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي رِوَايَتِهِ ارْتَأَى رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ يَعْنِي عُمَرَ *

۴۷۹۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن حاتم، وکیع، سفیان، جریری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور ابن حاتم کی روایت میں ہے کہ پھر ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا یعنی حضرت عمرؓ نے۔

٤٨٠- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَاتَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَقَدْ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ حَتَّى اكْتَوَيْتُ فَتُرِكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيَّ فَعَادَ *

۴۸۰۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حمید بن ہلال، مطرف بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کروں گا، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے تمہیں فائدہ پہنچائے، وہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں ایک ساتھ کئے، اور ان سے منع بھی نہیں کیا، حتیٰ کہ آپ انتقال فرما گئے، اور نہ قرآن حکیم میں اس کی حرمت کے متعلق نازل ہوا، اور ہمیشہ مجھے سلام کیا جاتا ہے، جب تک میں نے داغ نہیں لگوائے، پھر جب داغ لیا، تو سلام موقوف ہو گیا، اس کے بعد پھر میں نے داغ لینا چھوڑ دیا، تو پھر سلام ہونے لگا۔

(فائدہ) حضرت عمران بن حصین کو مرض بواسیر تھا اور فرشتے ان پر سلام کیا کرتے تھے، اور بیماری کی بنا پر بہت تکلیف اٹھاتے، اخیر میں

جب داغ لینا شروع کیا تو فرشتوں نے سلام موقوف کر دیا، اس کے بعد پھر جب انہوں نے داغ لینا چھوڑا، تو فرشتوں نے پھر سلام کرنا شروع کر دیا۔ (نووی شرح صحیح مسلم)۔

٤٨١ – وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّار قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَال قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْن بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ *

۴۸۱۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حمید بن ہلال سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مطرف سے سنا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے عمران بن حصینؓ نے فرمایا اور معاذؓ کی حدیث کی طرح روایت کی۔

٤٨٢ – وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّار قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ مُحَدِّثَكَ بِأَحَادِيثَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهَا بَعْدِي فَإِنْ عِشْتُ فَاكْتُمْ عَنِّي وَإِنْ مُتُّ فَحَدِّثْ بِهَا إِنْ شِئْتَ إِنَّهُ قَدْ سُلِّمَ عَلَيَّ وَاعْلَمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابُ اللَّهِ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ فِيهَا بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ *

۴۸۲۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، مطرفؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصینؓ نے اپنے اس مرض میں جس میں انہوں نے انتقال فرمایا، مجھے بلا بھیجا، اور فرمایا کہ میں تم سے چند احادیث بیان کروں گا، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بعد تمہیں ان سے فائدہ پہنچائے، سو اگر میں زندہ رہا تو تم ان کو میرے نام سے بیان نہ کرنا اور اگر میرا انتقال ہو گیا تو میرے نام سے بیان کر دینا اگر تو چاہے، اول بات یہ ہے کہ مجھے (فرشتوں کی طرف سے) سلام کیا گیا، دوسرے یہ کہ میں خوب جانتا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا، اور پھر اس کی ممانعت میں نہ قرآن کریم نازل ہوا، اور نہ آپؐ نے اس سے منع کیا، اور کسی نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

٤٨٣ – وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابٌ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيهَا رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ *

۴۸۳۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، مطرف، عبداللہ بن شخیر، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بخوبی جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا، اور پھر نہ اس کے متعلق قرآن کریم نازل ہوا، اور نہ رسول اللہ صلی اللہ نے ان دونوں کو ایک ساتھ کرنے سے منع کیا، باقی فلاں شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

٤٨٤ – وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ

۴۸۴۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالصمد، ہمام، قتادہ، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ *

انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا، اور اس کی ممانعت میں قرآن کریم نازل نہیں ہوا، باقی جس نے جو اپنی رائے سے چاہا، کہہ دیا۔

٤٨٥ - وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ تَمَتَّعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ *

۴۸۵۔ حجاج بن شاعر، عبید اللہ بن عبد المجید، اسماعیل بن مسلم، محمد بن واسع، مطرف بن عبد اللہ بن شخیر، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی حدیث کو روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے تمتع کیا، اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا۔

٤٨٦ - وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللَّهِ يَعْنِي مُتْعَةَ الْحَجِّ وَأَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ آيَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ بَعْدُ مَا شَاءَ *

۴۸۶۔ حامد بن عمر بکراوی، محمد بن ابی بکر مقدمی، بشر بن مفضل، عمران بن مسلم، ابو رجاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمتع فی الحج کی آیت قرآن کریم میں نازل ہوئی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے کرنے کا حکم فرمایا، پھر کوئی آیت ایسی نازل نہیں ہوئی کہ جس نے اسے منسوخ کر دیا ہو، اور نہ ہی رسالت مآب صلی اللہ نے اس سے منع فرمایا، یہاں تک کہ آپ اس دار فانی سے تشریف لے گئے، اس کے بعد جس آدمی نے جو چاہا، اپنی رائے سے کہہ دیا۔

٤٨٧ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ وَأَمَرَنَا بِهَا *

۴۸۷۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، عمران، قصیر، ابو رجاء، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے، لیکن کچھ الفاظ میں تغیر و تبدل ہے کہ اس میں "امرنا بہا" کے بجائے "فعلنا ھا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔

(٥٤) بَاب وُجُوبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ وَأَنَّهُ إِذَا عَدِمَهُ لَزِمَهُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ *

باب (۵۴) حج تمتع کرنے والے پر قربانی کے واجب ہونے کا بیان، اور بصورت عدم استطاعت، تین روزے ایام حج میں اور سات گھر جا کر رکھے! (۱)

(۱) حج تمتع اور قران کرنے والے پر ایک قربانی ضروری ہے۔ یہ بطور شکرانے کے ہے اس لئے کہ جاہلیت میں لوگ اشہر حج میں عمرہ کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے تو تمتع اور قران میں اللہ تعالیٰ نے جاہلیت میں سمجھی جانے والی پابندی کو ختم فرمایا اور ایک ہی سفر میں حج اور عمرہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

٤٨٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۸۸۔ عبدالملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عمرہ کے ساتھ حج ملا کر کر لیا، اور قربانی کی، اور قربانی کے جانور ذی الحلیفہ سے اپنے ساتھ لے گئے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداً عمرہ کا تلبیہ پڑھا، اس کے بعد حج کا تلبیہ پڑھا، اور اسی طرح لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا حج کے ساتھ تمتع کیا، اور لوگوں میں کسی کے پاس اپنی قربانی تھی کہ وہ قربانی اپنے ساتھ لایا، اور کسی کے پاس قربانی نہیں تھی، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا، کہ جس کے پاس تم میں سے قربانی ہو، وہ ان امور میں سے کسی سے حلال نہ ہو جن سے حالت احرام میں دور رہا تھا، جب تک کہ حج سے فارغ نہ ہو، اور جو قربانی نہیں لایا ہے، وہ بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا طواف کر کے اپنے بال کتروا دے، اور حلال ہو جائے، اور پھر حج کا احرام باندھے، اور اس کے بعد قربانی کرے، اور اگر قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے ایام حج اور سات گھر لوٹ جانے پر رکھے، غرضیکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو طواف کیا اور حجر اسود کو بوسہ دیا، اور سات چکروں میں سے تین میں رمل فرمایا، اور بقیہ میں اپنی حالت پر چلے، جب طواف سے فارغ ہو گئے تو بیت اللہ شریف پر مقام ابراہیم پر دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیرا اور لوٹے، اور اس کے بعد صفا پر تشریف لائے، اور صفا و مروہ کے سات چکر کیے، اور پھر ان چیزوں میں سے کسی کو اپنے اوپر حلال نہیں کیا جنہیں بسبب احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تھا، حتیٰ کہ اپنے حج سے فارغ ہو گئے، اور یوم النحر کو اپنی قربانی ذبح کی اور پھر مکہ لوٹ آئے، اور طواف افاضہ کیا، اور ان چیزوں کو جنہیں احرام کی وجہ سے اپنے پر حرام کیا تھا، حلال کر لیا، اور جو لوگ اپنے ساتھ قربانی لائے

وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ *

تھے انہوں نے بھی آپ کے طریقہ پر عمل کیا۔

٤٨٩ - وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْحَجِّ إِلَى الْعُمْرَةِ وَتَمَتُّعِ النَّاسِ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۴۸۹۔ عبدالملک بن شعیب، شعیب، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے تمتع بالحج اور آپ کے ساتھ لوگوں کے تمتع بالحج کی روایت سے اسی طرح نقل فرمائی جس طرح کہ حضرت سالم بن عبداللہ نے حضرت ابن عمر سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے۔

(٥٥) بَاب بَيَان أَنَّ الْقَارِنَ لَا يَتَحَلَّلُ إِلَّا فِي وَقْتِ تَحَلُّلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ *

باب (۵۵) قارن اسی وقت احرام کھولے، جبکہ مفرد بالحج احرام کھولتا ہے!

٤٩٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ *

۴۹۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا وجہ ہے کہ لوگ تو اپنے عمرہ سے حلال ہوگئے، اور آپ اپنے عمرہ سے حلال نہیں ہوئے، آپؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو جمایا ہے اور اپنی قربانی کے قلادہ ڈالا ہے تاوقتیکہ قربانی ذبح نہ کروں، احرام نہیں کھولوں گا۔

٤٩١ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ لَمْ تَحِلَّ بِنَحْوِهِ *

۴۹۱۔ ابن نمیر، خالد بن مخلد، مالک، نافع، حضرت ابن عمرؓ، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ، آپ نے احرام کیوں نہیں کھولا، حسب سابق روایت ہے۔

٤٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي

۴۹۲۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، نافع، ابن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا وجہ ہے، لوگ اپنے عمرہ سے حلال ہوگئے، اور آپ حلال نہیں ہوئے، آپ نے فرمایا، میں نے اپنی ہدی کے قلادہ ڈالا ہے، اور اپنے سر

قَلَّدْتُ هَدْيِي وَلَبَّدْتُ رَأْسِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ *

کے بال جمائے ہیں، تاوقتیکہ میں حج کا احرام نہ کھولوں، حلال نہیں ہوں گا۔

٤٩٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ *

۴۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مالک کی روایت کی طرح نقل کرتی ہیں، اور (فرمایا) کہ میں جب تک قربانی نہ کرلوں، حلال نہیں ہو سکتا۔

٤٩٤- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَحِلَّ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَدْيِي *

۴۹۴۔ ابن ابی عمر، سلیمان بن ہشام مخزومی، عبدالمجید، ابن جریج، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال اپنی ازواج مطہرات کو حکم دیا کہ وہ حلال ہو جائیں، میں نے عرض کیا کہ آپ کیوں نہیں حلال ہو رہے، آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر میں تلبیہ کر رکھی ہے اور اپنی قربانی کے قلادہ ڈال رکھا ہے، تاوقتیکہ میں اپنی قربانی ذبح نہ کرلوں، حلال نہیں ہوگا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ان سب روایات سے معلوم ہوا کہ آپ قارن تھے، اور قارن جب تک وقوف عرفات اور رمی سے فارغ نہ ہو، احرام نہیں کھول سکتا۔

(٥٦) بَاب بَيَانِ جَوَازِ التَّحَلُّلِ بِالْإِحْصَارِ وَجَوَازِ الْقِرَانِ وَاقْتِصَارِ الْقَارِنِ عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ وَسَعْيٍ وَاحِدٍ *

باب (۵۶) احصار کے وقت حاجی کو احرام کھولنے کا جواز اور قران اور قارن کے طواف وسعی کا حکم!

٤٩٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتَّى إِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ الْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ

۴۹۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فتنہ کے زمانہ میں عمرہ کے لئے نکلے، اور فرمایا کہ اگر ہم بیت اللہ تک جانے کے لئے روک دیئے گئے، تو ایسا ہی کریں گے، جیسا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا، چنانچہ نکلے اور عمرہ کا احرام باندھا، جب مقام بیداء پر آئے تو اپنے اصحاب کی جانب متوجہ ہوئے، اور فرمایا حج اور عمرہ دونوں کا اگر ہم روک دیئے جائیں، ایک ہی حکم ہے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں، کہ میں نے حج کو بھی عمرہ کے

فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِ سَبْعًا وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ وَرَأَى أَنَّهُ مُجْزِئٌ عَنْهُ وَأَهْدَى *

ساتھ واجب کر لیا ہے، چنانچہ چلے، جب بیت اللہ پر آئے تو اس کا سات مرتبہ طواف کیا، اور صفا و مروہ کا بھی سات مرتبہ طواف کیا، اس پر کسی قسم کی زیادتی نہیں کی، اسی کو کافی سمجھا اور قربانی کی۔

٤٩٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَا لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَكُونَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ فَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ فَلَبَّى بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ قَالَ إِنْ خُلِّيَ سَبِيلِي قَضَيْتُ عُمْرَتِي وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ ثُمَّ تَلَا (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْعُمْرَةِ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْحَجِّ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ فَانْطَلَقَ حَتَّى ابْتَاعَ بِقُدَيْدٍ هَدْيًا ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا بِحَجَّةٍ يَوْمَ النَّحْرِ *

۴۹۶۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ قطان، عبید اللہ، نافعؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ اور اور سالم بن عبداللہؓ نے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا جن دنوں کہ حجاج حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے، قتال کے لئے آیا تھا، کہ امسال آپ حج نہ کریں، تو کوئی ضرر نہیں اس لئے کہ ہمیں خوف ہے کہ لوگوں میں قتال نہ واقع ہو، جو آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان رکاوٹ کا باعث ہو، انہوں نے کہا کہ اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان یہ چیز حائل ہوئی تو میں بھی ویسا ہی کروں گا، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، اور میں آپ کے ساتھ تھا جبکہ کفار قریش آپؐ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے تھے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا، چنانچہ چلے، جب ذوالحلیفہ آئے تو عمرہ کا تلبیہ پڑھا، اس کے بعد کہا، اگر میرا راستہ صاف رہا تو میں عمرہ بجا لاؤں گا، اور اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان روک پیدا ہو گئی تو وہی کروں گا، جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، اور میں آپ کے ساتھ تھا، پھر یہ آیت پڑھی "لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ"، پھر چلے، جب مقام بیداء پر پہنچے تو فرمایا حج اور عمرہ دونوں کا ایک ہی حکم ہے، اگر میرے عمرہ اور بیت اللہ میں کوئی روک پیدا ہو گئی، تو حج میں بھی ہو جائے گی، لہٰذا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا، چنانچہ نکلے اور مقام قدید سے ایک قربانی خریدی اور حج اور عمرہ دونوں کے لئے بیت اللہ کا ایک طواف اور صفا و مروہ کی ایک سعی کی، اور دونوں کا احرام نہیں کھولا، حتیٰ کہ یوم النحر کو حج کے ساتھ دونوں سے حلال ہوئے۔

٤٩٧ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَكَانَ يَقُولُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا *

۴۹۷۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سال حج کا ارادہ فرمایا، جس سال کہ حجاج حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑائی کرنے کے لئے آیا، اور بقیہ حدیث حسب سابق روایت کی، باقی آخر میں ہے کہ جو حج اور عمرہ دونوں کو ایک ساتھ کرے اس کے لئے ایک طواف کافی ہے(۱)، اور احرام نہ کھولے تاوقتیکہ دونوں سے احرام نہ کھولے۔

(فائدہ) ایک طواف کافی ہے یعنی عمرہ کے لئے یا حج کرنے کے لئے۔

٤٩٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ اشْهَدُوا قَالَ ابْنُ رُمْحٍ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ

۴۹۸۔ محمد بن رمح، لیث (دوسری سند) قتیبہ، لیث، حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ جس سال حجاج نے ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نزول کیا، تو حضرت عبداللہ بن عمر نے حج کا ارادہ کیا، تو ان سے کہا گیا کہ لوگوں میں لڑائی کے امکانات ہیں، اور ہمیں خوف ہے کہ وہ آپ کو حج سے نہ روک دیں، ابن عمرؓ نے فرمایا، آنحضرت کی اتباع بہترین چیز ہے، میں بھی ویسا ہی کروں گا، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، لہٰذا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کو واجب کر لیا ہے، پھر نکلے، جب بیداء پر آئے تو فرمایا حج اور عمرہ کا حکم ایک ہی ہے، لہٰذا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں، کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے، اور ایک قربانی ساتھ لے گئے جو مقام قدید سے خریدی تھی، پھر اس طرح چلے کہ حج اور عمرہ کا تلبیہ پڑھتے تھے حتی کہ مکہ مکرمہ آئے اور بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کی، اور نہ قربانی کی، اور نہ سر منڈایا، اور نہ ہی بال چھوٹے کئے اور ان چیزوں میں سے کسی سے حلال نہ ہوئے، جنہیں احرام کی بنا پر حرام کیا تھا، یہاں تک کہ جب یوم النحر ہوا

(۱) حج قران کرنے والا حج و عمرہ کے لئے ایک طواف ایک سعی کرے گا یا دو طواف دو سعی، اس بارے میں اہل علم کی آراء مختلف ہیں۔ بہت سارے اہل علم کی رائے یہ ہے کہ ایک طواف ایک سعی ہی کافی ہے جبکہ حضرت ابن مسعودؓ، حضرت علیؓ، حضرت امام ابوحنیفہؒ وغیرہ حضرات کے ہاں دو طواف دو سعی کرے گا۔ حضرات فقہاء حنفیہ کے مستدلات اور دوسرے حضرات کے دلائل کے جواب پر تفصیلی گفتگو کے لئے ملاحظہ ہو (فتح الملہم ص ۲۵۰ ج ۳)

وَحَلَقَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

تو قربانی کی، اور سر منڈایا، اور حضرت ابن عمر نے کہا کہ حج اور عمرہ کو وہی پہلا طواف کافی ہو گیا، اور حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔

(فائدہ) میں کہتا ہوں کہ یہ ابن عمرؓ کی رائے ہے، باقی اس کے متعلق پہلے لکھا جا چکا ہے، اس کی طرف رجوع کیا جائے۔

٤٩٩- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ حِينَ قِيلَ لَهُ يَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ إِذَنْ أَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرَهُ اللَّيْثُ *

۴۹۹۔ ابوالربیع زہرانی، ابوکامل، حماد (دوسری سند) زہیر بن حرب، اسماعیل، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی قصہ روایت کیا گیا ہے اور نہیں ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مگر اول حدیث میں، جبکہ ان سے کہا گیا کہ لوگ آپ کو بیت اللہ سے روک دیں گے تو انہوں نے کہا کہ میں اس وقت وہی کروں گا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، اور آخر حدیث میں یہ تذکرہ نہیں ہے، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا، جس طرح کہ لیث نے بیان کیا۔

(٥٧) بَاب فِي الْإِفْرَادِ وَالْقِرَانِ *

باب (۵۷) حج افراد اور قران!

٥٠٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي رِوَايَةِ يَحْيَى قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَوْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا *

۵۰۰۔ یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن عون ہلالی، عباد بن عباد مہلبی، عبیداللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، یحییٰ کی روایت میں ہے کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندھا، اور ابن عون کی روایت میں ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کا احرام باندھا۔

٥٠١- و حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا قَالَ بَكْرٌ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبَّى بِالْحَجِّ وَحْدَهُ فَلَقِيتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَنَسٌ مَا تَعُدُّونَنَا إِلَّا صِبْيَانًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۰۱۔ سریج بن یونس، ہشیم، حمید، بکر، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ حج اور عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھتے تھے، بکر راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ چیز حضرت ابن عمرؓ سے بیان کی، تو انہوں نے کہا کہ صرف حج کا تلبیہ پڑھا، پھر میری حضرت انسؓ سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے ابن عمرؓ کا قول نقل کیا، انسؓ بولے کہ تم تو ہمیں بچہ سمجھتے ہو، میں نے خود رسول اکرم سے

يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا *

٥٠٢- وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَسٍ فَأَخْبَرْتُهُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ كَأَنَّمَا كُنَّا صِبْيَانًا *

سنا کہ آپ حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھ رہے تھے۔

۵۰۲۔ امیہ بن بسطام عیشی، یزید بن زریع، حبیب بن شہید، بکر بن عبداللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حج اور عمرہ دونوں کو ایک ساتھ جمع فرمایا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا، انہوں نے کہا صرف حج کا احرام باندھا، پھر میں حضرت انسؓ کے پاس آیا اور حضرت ابن عمرؓ کے قول کی انہیں اطلاع دی، اس پر حضرت انسؓ نے فرمایا، گویا کہ ہم بچے ہی تھے۔

(٥٨) بَاب اِسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْقُدُوْمِ لِلْحَاجِّ وَالسَّعْيِ بَعْدَهُ *

باب (۵۸) طواف قدوم اور اس کے بعد سعی کرنے کا بیان۔

٥٠٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيَصْلُحُ لِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَا تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَدْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَبِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ تَأْخُذَ أَوْ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا *

۵۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبثر، اسماعیل بن ابی خالد، وبرہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا، عرفات میں جانے سے قبل مجھے طواف کرنا درست ہے؟ حضرت ابن عمرؓ بولے ہاں! اس نے کہا حضرت ابن عباسؓ تو کہتے ہیں کہ عرفات میں جانے سے قبل بیت اللہ کا طواف مت کرو، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے، آپ نے عرفات میں جانے سے قبل بیت اللہ کا طواف کیا، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا قول لینا بہتر ہے، یا حضرت ابن عباسؓ کا، اگر تو سچا ہے۔

٥٠٤- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ رَأَيْنَاهُ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا فَقَالَ وَأَيُّنَا أَوْ أَيُّكُمْ لَمْ تَفْتِنْهُ الدُّنْيَا

۵۰۴۔ قتیبہ بن سعید، جریر، بیان، وبرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمرؓ سے دریافت کیا کہ بیت اللہ کا طواف کروں، اور میں نے حج کا احرام باندھا ہے، انہوں نے کہا کہ تمہیں طواف سے کون روکتا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن فلاں کو دیکھا، وہ اسے مکروہ سمجھتے اور آپ ان سے زیادہ پیارے ہیں، ہم نے انہیں دیکھا کہ ان کو دنیا نے غافل کر دیا

ثُمَّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَسُنَّةُ اللَّهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ تَتَّبِعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا *

ہے، ابن عمر نے کہا، کہ ہم میں اور تم میں کون ایسا ہے کہ جسے دنیا نے غافل نہ کیا ہو، پھر فرمایا کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے حج کا احرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی، اور اللہ اور اس کے رسول کی سنت زیادہ حقدار ہے اس بات کی کہ اس کی اتباع کی جائے فلاں کی سنت سے اگر تو سچا ہے۔

(٥٩) بَاب بَيَانِ اَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ لَّا يَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَاَنَّ الْمُحْرِمَ بِحَجٍّ لَّا يَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُوْمِ وَكَذٰلِكَ الْقَارِنُ *

باب (۵۹) عمرہ کرنے والے کا احرام طواف و سعی سے قبل اور اسی طرح حاجی اور قارن کا طواف قدوم سے پہلے نہیں کھل سکتا!

٥٠٥- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ *

۵۰۵۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابن عمرؓ سے ایک شخص کے متعلق دریافت کیا، جو عمرہ کے احرام سے آیا اور بیت اللہ کا طواف کیا، مگر صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہیں کی، تو کیا وہ اپنی بیوی کے پاس آسکتا ہے، ابن عمرؓ نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا، اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھی اور پھر صفا و مروہ کے درمیان سات مرتبہ سعی کی اور تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء بہترین چیز ہے۔

٥٠٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

۵۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو الربیع زہرانی، حماد بن زید، (دوسری سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، عمرو بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عیینہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

٥٠٧- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ

۵۰۷۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، محمد بن عبدالرحمنؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عراق والوں میں

الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ سَلْ لِي عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَإِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ أَيَحِلُّ أَمْ لَا فَإِنْ قَالَ لَكَ لَا يَحِلُّ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَا يَحِلُّ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ إِلَّا بِالْحَجِّ قُلْتُ فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ بِئْسَ مَا قَالَ فَتَصَدَّانِي الرَّجُلُ فَسَأَلَنِي فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ فَقُلْ لَهُ فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ وَمَا شَأْنُ أَسْمَاءَ وَالزُّبَيْرِ قَدْ فَعَلَا ذَلِكَ قَالَ فَجِئْتُهُ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ فَمَا بَالُهُ لَا يَأْتِينِي بِنَفْسِهِ يَسْأَلُنِي أَظُنُّهُ عِرَاقِيًّا قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ كَذَبَ قَدْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ أَفَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ أَوَّلَ مِنَ

سے ان سے کہا کہ عروہ بن زبیر سے اس شخص کے متعلق دریافت کرو جو کہ حج کا احرام باندھے کہ وہ بیت اللہ کے طواف کے بعد حلال ہو جائے گا یا نہیں، اگر وہ تم سے کہیں کہ وہ حلال نہیں ہو گا تو کہو کہ ایک شخص ایسا کہتا ہے چنانچہ میں نے ان سے دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ جس نے حج کا احرام باندھا ہے، وہ بغیر اس کے ارکان پورے کئے حلال نہیں ہو سکتا، میں نے کہا ایک شخص کہتا ہے وہ حلال ہو جائے گا، کہا وہ برا کہتا ہے، اس کے بعد وہ عراقی مجھے ملا، میں نے ان سے یہ سب بیان کر دیا، اس نے کہا ان سے جا کر کہو کہ ایک شخص نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے اور حضرت اسماءؓ و زبیرؓ نے بھی ایسا کیا ہے، محمد کہتے ہیں کہ میں پھر عروہ کے پاس گیا اور ان سے بیان کیا، انہوں نے فرمایا وہ کون ہے؟ میں نے کہا، مجھے علم نہیں، انہوں نے کہا وہ خود میرے پاس آکر کیوں نہیں پوچھتا، میرے گمان میں وہ عراقی ہے، میں بولا میں نہیں جانتا، عروہ بولے، اس نے جھوٹ کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج کیا ہے، اس کی مجھے حضرت عائشہؓ نے خبر دی ہے کہ مکہ مکرمہ میں آکر سب سے پہلے جو چیز آپ نے کی، وہ یہ ہے کہ آپ نے وضو کیا اور بیت اللہ کا طواف فرمایا، پھر حضرت ابو بکرؓ نے حج کیا، تو انہوں نے بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا، اور اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا، اور پھر حضرت عمر نے بھی اسی طرح کیا، اس کے بعد حضرت عثمان نے حج کیا، تو میں نے دیکھا، کہ انہوں نے سب سے پہلے بیت اللہ ہی کا طواف کیا، اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا، پھر حضرت معاویہؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے حج کیا، اس کے بعد میں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کیا، انہوں نے بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا، اور میں نے مہاجرین و انصار کو بھی یہی کرتے دیکھا ہے، اور اس کے علاوہ وہ اور کچھ نہیں کرتے تھے، اور سب سے آخر میں جس کو میں نے ایسا کرتے ہوئے

الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَأَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَقْبَلَتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ قَطُّ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا وَقَدْ كَذَبَ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ ذَلِكَ *

دیکھا ہے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، کہ انہوں نے بھی حج کو عمرہ کر کے نہیں توڑ ڈالا، اور حضرت ابن عمرؓ تو ان کے پاس ہیں، یہ لوگ ان سے کیوں نہیں پوچھتے، اور اسی طرح جو حضرات بھی گزر گئے، جس وقت وہ مکہ مکرمہ میں اپنے قدم رکھتے تھے تو سب سے پہلے بیت اللہ کے طواف سے ابتداء کرتے تھے، اور میں نے اپنی والدہ (حضرت اسماء) اور اپنی خالہ (حضرت عائشہؓ) کو دیکھا ہے کہ جب وہ مکہ مکرمہ میں تشریف لاتیں تو سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرتیں، اور پھر فوراً احرام نہ کھولتیں، اور میری والدہ نے مجھے خبر دی کہ وہ اور ان کی بہن، اور زبیر اور فلاں فلاں عمرہ سے آئے، جب انہوں نے (طواف و سعی کے بعد) حجر اسود کو چھویا(۱) تو حلال ہو گئے، اور اس مسئلہ میں عراقی نے جھوٹ بولا ہے۔

۵۰۸- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُحْرِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ فَلَمْ يَكُنْ مَعِي هَدْيٌ فَحَلَلْتُ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ قَالَتْ فَلَبِسْتُ ثِيَابِي ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ قُومِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ *

۵۰۸۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بکر، ابن جریج (دوسری سند) زہیر بن حرب، روح بن عبادہ، ابن جریج، منصور بن عبدالرحمٰن، صفیہ بن شیبہ، حضرت اسماء بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم احرام کی حالت میں نکلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس قربانی ہو، وہ اپنے احرام پر باقی رہے، اور جس کے پاس قربانی نہ ہو، وہ حلال ہو جائے، اور میرے ساتھ قربانی نہیں تھی، تو میں نے احرام کھول ڈالا، اور زبیرؓ کے ساتھ قربانی تھی انہوں نے احرام نہیں کھولا، حضرت اسماء بیان کرتی ہیں کہ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور نکلی، اور زبیرؓ کے پاس جا بیٹھی، انہوں نے کہا، میرے پاس سے ہٹ جاؤ کیونکہ میں محرم ہوں، میں نے ان سے کہا، کیا تم ڈرتے ہو کہ میں تمہارے اوپر کود پڑوں گی۔

۵۰۹- وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ

۵۰۹۔ عباس بن عبدالعظیم عنبری، ابو ہشام، مغیرہ بن سلمہ مخزومی، وہیب، منصور بن عبدالرحمٰن، صفیہ بن شیبہ، حضرت

(۱) رکن کو چھونے سے مراد حجر اسود کو چھونا ہے اور صرف اس کے چھونے سے حلال نہیں ہوئے بلکہ طواف وسعی اور حلق یا قصر کے بعد حلال ہوئے چونکہ یہ امور معروف و مشہور اور تمام کو معلوم ہی تھے اس لئے ان تمام امور کا ذکر نہیں فرمایا۔

حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ اسْتَرْخِي عَنِّي اسْتَرْخِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ *

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھے ہوئے آئے، پھر ابن جریج کی حدیث کی طرح بیان کی، باقی اس میں ہے کہ حضرت زبیرؓ نے ان سے کہا، تم مجھ سے دور ہو جاؤ، تم مجھ سے دور ہو جاؤ، میں نے کہا کہ مجھ سے ایسے ڈرتے ہو، کہ میں تم پر کود پڑوں گی۔

۵۱۰- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ تَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَاهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ قَالَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ أَنَّ مَوْلَى أَسْمَاءَ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللَّهِ *

۵۱۰۔ ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو، ابوالاسود، عبداللہ مولیٰ، اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ جب بھی وہ مقام حجون پر گزرتیں تو فرماتیں، کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول پر رحمت بھیجے، کہ ہم ان کے ساتھ یہاں اترے تھے، اور ان دنوں ہمارے پاس بوجھ کم تھے، سواریاں کم تھیں، اور توشہ بھی کم تھا، سو میں نے اور میری بہن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فلاں فلاں نے عمرہ کیا، سو جب ہم نے بیت اللہ کا طواف کر لیا تو حلال ہوگئے، اور پھر شام کو حج کا احرام باندھا، ہارون نے اپنی روایت میں صرف مولیٰ (آزاد کردہ غلام) اسماء کہا ہے، اور ان کا نام (عبداللہ) نہیں لیا ہے۔

۵۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَرَخَّصَ فِيهَا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا فَقَالَ هَذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيهَا فَادْخُلُوا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهَا قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمْيَاءُ فَقَالَتْ قَدْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا *

۵۱۱۔ محمد بن حاتم، روح بن عبادہ، شعبہ، مسلم قری، بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تمتع فی الحج کو دریافت کیا، تو انہوں نے اجازت دی، اور حضرت ابن زبیرؓ اس سے منع کرتے تھے، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا یہ ابن زبیرؓ کی والدہ موجود ہیں، جو بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی، سو تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کرو، چنانچہ ہم ان کے پاس گئے تو وہ ایک فربہ، نابینا عورت تھیں (ہم نے ان سے دریافت کیا تو) انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے۔

۵۱۲- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

۵۱۲۔ ابن مثنیٰ، عبدالرحمٰن (دوسری سند) ابن بشار، محمد بن

ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَفِي حَدِيثِهِ الْمُتْعَةُ وَلَمْ يَقُلْ مُتْعَةُ الْحَجِّ وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي مُتْعَةُ الْحَجِّ أَوْ مُتْعَةُ النِّسَاءِ *

جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی عبدالرحمٰن راوی نے اپنی روایت میں "متعہ" کا لفظ روایت کیا ہے اور "متعہ الحج" کا لفظ بیان نہیں کیا، اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ شعبہ نے بیان کیا کہ مسلم قری نے کہا، میں نہیں جانتا کہ "متعہ الحج" کا لفظ فرمایا یا "متعہ النساء" بولا۔

٥١٣ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ الْقُرِّيُّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُا أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَحَلَّ بَقِيَّتُهُمْ فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ فِيمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمْ يَحِلَّ *

۵۱۳۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، مسلم قری بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا، فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ کے اصحاب نے حج کا، تو نہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حلال ہوئے، اور نہ آپ کے اصحاب میں سے، جو ہدی ساتھ لایا تھا، وہ حلال ہوا، اور باقی حضرات حلال ہو گئے، اور طلحہ بن عبیداللہ ان حضرات میں سے تھے جن کے ساتھ ہدی تھی، اس لئے وہ حلال نہیں ہوئے۔

٥١٤ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَحَلَّا *

۵۱۴۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں ہے کہ جن کے ساتھ ہدی نہیں تھی، وہ حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ اور ایک اور صحابی تھے، سو یہ دونوں حلال ہو گئے۔

(٦٠) بَاب جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ *

باب (۶۰) حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز!

٥١٥ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْأَثَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ

۵۱۵۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ (جاہلیت میں) حج کے زمانہ میں عمرہ کرنے کو زمین پر بہت بڑا گناہ سمجھتے تھے اور محرم کو صفر کا مہینہ کہا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب اونٹنیوں کی پیٹھیں اچھی ہو جائیں، اور راستہ سے حاجیوں کے نشان قدم مٹ جائیں اور صفر کا مہینہ ختم ہو جائے تو عمرہ کرنے والوں کے لئے عمرہ حلال ہو جاتا ہے، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ ذی الحجہ کی چار تاریخ کو احرام باندھے مکہ میں آئے، تو آپ نے حکم دیا کہ اس احرام کو عمرہ کر ڈالو تو یہ چیز سب کو

اللَّهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ *

عجیب معلوم ہوئی (۱) اور دریافت کیا یارسول اللہ ہم کیسے حلال ہوں، فرمایا پورے حلال ہو جاؤ۔

۵۱۶- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَقَدِمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَقَالَ لَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً *

۵۱۶۔ نصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ایوب، ابوالعالیہ براء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا چار ذی الحجہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کا احرام باندھ کر تشریف لائے اور صبح کی نماز پڑھی، جب صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو اپنے احرام کو عمرہ کا احرام کرنا چاہے، سو وہ اسے عمرہ کر ڈالے۔

۵۱۷- وَحَدَّثَنَاه إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رَوْحٌ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ فَقَالَا كَمَا قَالَ نَصْرٌ أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأَمَّا أَبُو شِهَابٍ فَفِي رِوَايَتِهِ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُهِلُّ بِالْحَجِّ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ خَلَا الْجَهْضَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْهُ *

۵۱۷۔ ابراہیم بن دینار، روح (دوسری سند) ابوداؤد مبارکی، ابو شہاب، (تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن کثیر، شعبہ ان تمام سندوں کے ساتھ روایت مذکور ہے، روح اور یحییٰ بن کثیر نے تو نصر کی روایت کی طرح بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور ابو شہاب کی روایت میں ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہم سب حج کا احرام باندھے ہوئے تھے، اور جہضمی کی روایت کے علاوہ سب کی روایتوں میں ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وبارک وسلم نے مقام بطحا میں صبح کی نماز پڑھی۔

۵۱۸- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنَ الْعَشْرِ وَهُمْ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً *

۵۱۸۔ ہارون بن عبداللہ، محمد بن فضل سدوسی، وہیب، ایوب، ابوالعالیہ براء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم چار ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں حج کا تلبیہ (لبیک اللھم لبیک) پڑھتے ہوئے آئے، آپ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ اس احرام کو عمرہ کا کر دیں۔

---

(۱) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ وہ یہ احرام عمرے کا بنالیں تو ان پر یہ بات گراں گذری اس لئے کہ وہ یہ پسند کرتے تھے کہ وہ حج کے احرام میں رہیں احرام سے نہ نکلیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو انھوں نے شفقت پر محمول فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی سہولت اور آسانی کے لئے یہ حکم ارشاد فرمایا ہے اس لئے ابتداءً اس حکم پر عمل کرنے میں انھوں نے تردد کا اظہار کیا۔

٥١٩- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِذِي طَوًى وَقَدِمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُحَوِّلُوا إِحْرَامَهُمْ بِعُمْرَةٍ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ *

۵۱۹۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، ایوب، ابوالعالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز مقام ذی طویٰ میں پڑھی اور چار ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے، اور اپنے اصحابؓ کو حکم فرمایا کہ اپنے احرام کو عمرہ کا احرام کر ڈالیں، مگر جن کے پاس ہدی ہو۔

٥٢٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۵۲۰۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری سند) عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حکم، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسم نے ارشاد فرمایا کہ یہ عمرہ ہے، جس سے ہم نے نفع حاصل کیا ہے، سو جس کے پاس قربانی نہ ہو، وہ پوری طرح حلال ہو جائے، اس لئے کہ عمرہ حج کے ایام میں قیامت تک کے لئے داخل ہو گیا ہے۔

(فائدہ) اس تاکید سے مقصود اہل جاہلیت کے عقیدہ کی تردید ہے۔

٥٢١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ عَنْ ذَلِكَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَنِي بِهَا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَنِمْتُ فَأَتَانِي آتٍ فِي مَنَامِي فَقَالَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي رَأَيْتُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۵۲۱۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو جمرہ ضبعی سے سنا، وہ فرما رہے تھے، کہ میں نے تمتع کیا اور لوگوں نے مجھے منع کیا، میں حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور ان سے اس کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے مجھے اس کا حکم دیا، چنانچہ میں بیت اللہ آیا اور وہاں آکر سو گیا، تو ایک آنے والا خواب میں آیا، اور اس نے کہا کہ عمرہ بھی مقبول اور حج بھی مبرور ہے، پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا، اور جو دیکھا تھا، وہ انہیں بتلایا، انہوں نے فرمایا اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، یہی سنت ہے، ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ اس حدیث کی برکت سے احقر مترجم کو بھی یہی سعادت نصیب فرمائے، آمین۔

(٦١) بَاب إِشْعَارِ الْبُدْنِ وَتَقْلِيدِهِ عِنْدَ

باب (۶۱) قربانی کو احرام کے وقت اشعار کرنا اور

الْإِحْرَامِ *

اس کے قلادہ ڈالنا!(۱)

٥٢٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ *

۵۲۲۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، قتادہ، ابو حسان، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ذی الحلیفہ میں ظہر کی نماز پڑھی، اور پھر اونٹنی کو منگوایا اور اس کے کوہان کے اوپر داہنی طرف اشعار کیا، اور خون بہہ چلا، اور اس کے گلے میں دو جوتیوں کا ہار ڈالا، پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے، جب آپ کی اونٹنی آپ کو مقام بیداء پر لے کر سیدھی کھڑی ہوئی تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا تلبیہ پڑھا۔

٥٢٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَمْ يَقُلْ صَلَّى بِهَا الظُّهْرَ *

۵۲۳۔ محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت قتادہؓ سے شعبہ کی روایت کی طرح منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ میں آئے، باقی اس میں ظہر کی نماز پڑھنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

(٦٢) بَاب قَوْلِهِ لِابْنِ عَبَّاسٍؓ مَا هَذَا الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ *

باب (۶۲) ابن عباسؓ سے لوگوں کا کہنا، کہ آپ کا یہ کیا فتویٰ ہے، جس میں لوگ مصروف ہیں!

٥٢٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الْأَعْرَجَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْهُجَيْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا هَذَا الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ

۵۲۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حضرت قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو حسان سے سنا، فرما رہے تھے کہ بنی ہجیم کے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ یہ کیا فتویٰ دیتے ہیں کہ جس میں لوگ مصروف ہیں، یا جس میں لوگ گڑبڑ کر رہے ہیں کہ جس نے بیت اللہ کا طواف (قدوم) کر لیا، وہ حلال ہو گیا، فرمایا، کہ تمہارے نبی

---

(۱) اشعار کا مفہوم یہ ہے کہ اونٹ کا خون نکال کر اس کی کوہان پر مل دیا جائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ منیٰ میں قربان ہونے والا جانور ہے اور لوگ اس کو تکلیف نہ دیں۔ یہ اشعار فی نفسہ جائز ہے اس کے جواز اور مشروعیت میں کسی کا اختلاف نہیں اس لئے کہ صریح احادیث میں اس کا جواز مذکور ہے البتہ اشعار میں اتنا مبالغہ کرنا کہ خون زیادہ نکلنے کی وجہ سے جانور کی ہلاکت کا اندیشہ ہونے لگے حضرت امام ابو حنیفہؒ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَغِمْتُمْ *

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اگرچہ تمہاری ناک خاک آلود ہو۔

٥٢٥- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ بِالنَّاسِ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ الطَّوَافُ عُمْرَةٌ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَغِمْتُمْ *

۵۲۵۔ احمد بن سعید دارمی، احمد بن اسحاق، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، ابو حسان سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا، کہ یہ مسئلہ لوگوں میں بہت پھیل گیا ہے، کہ جو بیت اللہ کا طواف کرے، وہ حلال ہو گیا، اور وہ اسے عمرہ کر ڈالے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، یہ تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اگرچہ تمہاری ناک خاک آلود ہو۔

٥٢٦- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا غَيْرُ حَاجٍّ إِلَّا حَلَّ قُلْتُ لِعَطَاءٍ مِنْ أَيْنَ يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ) قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ذَلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ هُوَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَقَبْلَهُ وَكَانَ يَأْخُذُ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

۵۲۶۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ابی بکر، ابن جریج، عطاءؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جس نے بیت اللہ کا طواف کر لیا، وہ حلال ہو گیا، خواہ حاجی ہو یا غیر حاجی، میں نے عطاء سے دریافت کیا، یہ چیز وہ کہاں سے کہتے ہیں، فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس قول سے کہ اس قربانی کے پہنچنے کی جگہ بیت اللہ تک ہے، میں نے کہا یہ تو عرفات سے آنے کے بعد ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے خواہ عرفات سے آنے سے پہلے ہو یا اس کے بعد اور یہ مسئلہ وہ رسول اکرمؐ کے فرمان سے نکالتے تھے کہ آپؐ نے حجتہ الوداع میں حکم فرمایا، کہ لوگ احرام کھول ڈالیں۔

(فائدہ) یعنی حضرت ابن عباسؓ فسخ حج کا حکم ہمیشہ کے لئے قرار دیتے تھے، یہ ان کی رائے ہے اس سے کوئی تعارض نہیں، باقی نووی فرماتے ہیں کہ آپ کا یہ حکم صرف حجتہ الوداع کے لئے خاص تھا، اب اس کی اجازت نہیں ہے، واللہ اعلم۔

(٦٣) بَاب جَوَازِ تَقْصِيرِ الْمُعْتَمِرِ مِنْ شَعْرِهِ وَأَنَّهُ لَا يَجِبُ حَلْقُهُ وَأَنَّهُ يَسْتَحِبُّ كَوْنُ حَلْقِهِ أَوْ تَقْصِيرِهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ *

باب (۶۳) عمرہ کرنے والے کے لئے بالوں کا کٹانا بھی جائز ہے، حلق (منڈانا) واجب نہیں اور یہ کہ مروہ کے پاس حلق یا تقصیر کرائے!

٥٢٧- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ

۵۲۷۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ہشام بن حجیر، طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ أَعَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ فَقُلْتُ لَهُ لَا أَعْلَمُ هَذَا إِلَّا حُجَّةً عَلَيْكَ *

کہ مجھ سے حضرت معاویہ نے کہا کہ میں تمہیں خبر دے چکا ہوں کہ میں نے رسول اکرم کے مروہ کے قریب تیر کی پیکان رکھ کر بال کاٹے ہیں، سو میں نے ان کو جواب دیا، میں اسے نہیں جانتا مگر یہ تمہارے اوپر حجت ہے۔

۵۲۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصَّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ *

۵۲۸۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا، کہ میں نے مروہ کے قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیر کی بھال سے بال کترے، یا میں نے آپ کو مروہ پر دیکھا کہ آپؐ اس پر تیر کی بھال سے بال کتروا رہے ہیں۔

(فائدہ) حج و عمرہ میں گو حلق افضل ہے، مگر قصر بھی جائز ہے، اور عمرہ میں مروہ پر اور حج میں مقام منیٰ میں کرے، اگر کسی اور مقام پر حلق یا قصر کرے تو بھی جائز ہے، اور امیر معاویہؓ نے آپ کے بال کاٹے، یا کاٹتے ہوئے دیکھا تو یہ عمرہ جعرانہ کا بیان ہے اور حجۃ الوداع میں تو آپ قارن تھے، اور مقام منیٰ میں حلق کرایا، اور ابو طلحہؓ نے آپ کے بال مبارک تقسیم کئے، ان وجوہ کے پیش نظر عمرہ جعرانہ کا تعین ہی صحیح ہے۔

(٦٤) باب جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْقِرَانِ *

باب (۶۴) تمتع فی الحج اور قران کا جواز!

۵۲۹- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَرُحْنَا إِلَى مِنًى أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ *

۵۲۹۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ، داؤد، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو پکارتے ہوئے نکلے، جب ہم مکہ مکرمہ آئے، تو آپ نے فرمایا، کہ اس احرام کو عمرہ کا کر ڈالیں، مگر جس کے ساتھ قربانی ہو، چنانچہ جب یوم الترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) ہوا اور ہم سب منیٰ گئے، اس وقت حج کا احرام باندھا۔

۵۳۰- وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۵۳۰۔ حجاج بن شاعر، معلیٰ بن اسد، وہیب بن خالد، حضرت جابر و حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو پکارتے ہوئے نکلے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا *

٥٣١- حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا *

۵۳۱۔ حامد بن عمر بکراوی، عبدالواحد، عاصم، حضرت ابو نضرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ایک آنے والا آیا، اور اس نے کہا کہ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن زبیرؓ دونوں متعوں میں اختلاف کر رہے ہیں، حضرت جابر بولے ہم نے دونوں متعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کئے ہیں، پھر حضرت عمر فاروقؓ نے ان سے منع کر دیا تو ہم ان سے رک گئے۔

(فائدہ) متعہ حج کی بطور استحباب کے، اور متعہ نساء کی اس لئے ممانعت کر دی ہے کہ اس کی حرمت الی یوم القیامۃ ثابت ہوئی ہے، اور مطلب یہ ہے کہ متعہ نساء کی حرمت سے بعض لوگ آگاہ نہ تھے، اس لئے حضرت عمرؓ نے اسے مشہور کر دیا۔

٥٣٢- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ أَهْلَلْتَ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ *

۵۳۲۔ محمد بن حاتم، ابن مہدی، سلیم بن حیان، مروان اصفر، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ملک یمن سے آئے، تو ان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کون سا احرام باندھا ہے، عرض کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا وہی میں نے باندھا، آپ نے فرمایا اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا۔

٥٣٣- وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ بَهْزٍ لَحَلَلْتُ *

۵۳۳۔ حجاج بن شاعر، عبدالصمد (دوسری سند) عبداللہ بن ہاشم، بہز، سلیم بن حیان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی بہز کی روایت میں ہے "لحللت" یعنی میں حلال ہو جاتا۔

٥٣٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا *

۵۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، یحییٰ بن ابی اسحاق، عبدالعزیز بن صہیب، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا، اور فرما رہے تھے "لبیک عمرۃ وحجا، لبیک عمرۃ وحجا"۔

٥٣٥- وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا

۵۳۵۔ علی بن حجر، اسماعیل بن ابراہیم، یحییٰ بن ابی اسحاق، حمید

إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ وَحُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا و قَالَ حُمَيْدٌ قَالَ أَنَسٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ *

طویل، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرمارہے تھے، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا "لبیک عمرۃ وحجا" اور حمید بیان کرتے ہیں، کہ حضرت انسؓ نے فرمایا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

٥٣٦ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا *

۵۳۶۔ سعید بن منصور، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، زہری، حنظلہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر رہے تھے، کہ آپ نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، بلا شبہ عیسیٰ بن مریم، روحاء کی گھاٹی میں حج یا عمرہ کی لبیک پکاریں گے، یا دونوں کی یعنی حج قران کریں گے۔

(فائدہ) یہ اس وقت ہوگا جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے نزدیک نزول فرمائیں گے، معلوم ہوا کہ قرآن کریم کا حکم قیامت تک باقی رہے گا، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، ورنہ پھر اس تردد کے کیا معنی۔

٥٣٧ - وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ *

۵۳۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

٥٣٨ - وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا *

۵۳۸۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حنظلہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ فرمارہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اور حسب سابق روایت بیان کی۔

(٦٥) بَاب بَيَانِ عَدَدِ عُمَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَمَانِهِنَّ *

باب (۶۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی تعداد اور ان کے اوقات!

٥٣٩ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ

۵۳۹۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ أَوْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنْ جِعْرَانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ *

کئے، اور ایک عمرے کے علاوہ جو کہ آپ نے اپنے حج کے ساتھ کیا، سب کے سب ذی قعدہ میں کئے، ایک عمرہ تو حدیبیہ یا حدیبیہ کے زمانہ میں ذیقعدہ میں کیا، اور دوسرا اس سے اگلے سال ذیقعدہ میں کیا، اور تیسرا عمرہ ذیقعدہ میں جعرانہ سے کیا، جس وقت آپ نے حنین کی غنیمتیں تقسیم فرمائیں، اور چوتھا عمرہ حج کے ساتھ کیا۔

۵۴۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَمْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَدَّابٍ *

۵۴۰۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالصمد، ہمام، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کئے، انہوں نے فرمایا کہ حج تو ایک کیا، اور عمرے چار کئے، باقی مضمون حسب سابق ہے۔

۵۴۱ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرَى *

۵۴۱۔ زہیر بن حرب، حسن بن موسیٰ، زہیر، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کہ تم کتنے جہادوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، فرمایا، سترہ میں، اور حضرت زید بن ارقمؓ نے مجھے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کئے، اور ہجرت کے بعد ایک حج کیا، جسے حجۃ الوداع کہا جاتا ہے، اور ہجرت کے قبل مکہ مکرمہ میں ایک اور حج کیا۔

(فائدہ) یہ ان کا علم ہے، ورنہ آپ نے پچیس اور کہا گیا ہے کہ ستائیس جہاد کئے، اس کے علاوہ کتب مغازی میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

۵۴۲ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُخْبِرُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَنِدَيْنِ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَإِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا بِالسِّوَاكِ تَسْتَنُّ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيْ أُمَّتَاهُ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا

۵۴۲۔ ہارون بن عبداللہ، محمد بن بکر برسانی، ابن جریج، عطاء، حضرت عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت ابن عمرؓ دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور حضرت عائشہؓ مسواک کر رہی تھیں، اور میں ان کی مسواک کی آواز سن رہا تھا، میں نے کہا، اے عبدالرحمٰن کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں عمرہ کیا ہے، انہوں نے کہا جی ہاں! میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ اے میری ماں، آپ سنتی ہیں

يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَعَمْرِي مَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ مِنْ عُمْرَةٍ إِلَّا وَإِنَّهُ لَمَعَهُ قَالَ وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ فَمَا قَالَ لَا وَلَا نَعَمْ سَكَتَ *

کہ ابن عمر کیا کہہ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا وہ کیا کہہ رہے ہیں، میں نے عرض کیا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں عمرہ کیا ہے، انہوں نے فرمایا، اللہ ابو عبدالرحمٰن کی مغفرت فرمائے، آپؐ نے کبھی رجب میں عمرہ نہیں کیا، اور جب بھی آپ نے عمرہ کیا، تو ابن عمرؓ آپ کے ساتھ تھے، اور ابن عمرؓ نے یہ بات سنی تو ہاں یا نہ کچھ نہیں کہا، خاموش رہے۔

٥٤٣- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ الضُّحَى فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ نُكَذِّبَهُ وَنَرُدَّ عَلَيْهِ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ أَلَا تَسْمَعِينَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَتْ وَمَا يَقُولُ قَالَ يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ *

۵۴۳۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، مجاہدؒ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عروہ بن زبیرؓ حضرت عائشہ کے حجرے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے، اور لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، میں نے دریافت کیا، عبداللہ یہ نماز (اس طرح پڑھنا) کیسی ہے؟ فرمایا بدعت ہے، پھر عروہ نے ان سے کہا، کہ اے ابو عبدالرحمٰن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے، فرمایا چار، اور ایک ان میں سے رجب میں کیا، سو ہمیں برا معلوم ہوا، کہ انہیں جھٹلائیں، یا ان کے قول کی تردید کریں، اور حجرے میں سے ہم نے حضرت عائشہؓ کے مسواک کرنے کی آواز سنی، تو عروہ نے کہا، کہ اے ام المومنین! کیا آپ سن رہی ہیں جو کہ حضرت عبداللہ فرما رہے ہیں، انہوں نے دریافت کیا، وہ کیا کہتے ہیں، عروہ نے جواب دیا وہ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے، ایک ان میں سے رجب میں کیا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن پر رحم کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا، جس میں یہ ان کے ساتھ نہ ہوں، اور رجب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ نہیں کیا۔

(فائدہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے اور چاروں ذیقعدہ میں کئے، حج کے ساتھ آپ نے جو عمرہ کیا، اس کا احرام ذیقعدہ ہی میں باندھا، اور ابن عمر کو شک ہو گیا، یا وہ بھول گئے، اور اسی بناء پر جب حضرت عائشہؓ نے ان کے قول کی تردید کی تو وہ خاموش ہو گئے، اور چاشت کی نماز میں اجتماع کرنا، اور فرائض کے طریقہ پر اہتمام کے ساتھ ادا کرنا بدعت ہے، مگر اس کی اصل سنت سے ثابت ہے، معلوم ہوا کہ سنت کی ہیئت اور کیفیت تبدیل کر کے اس پر عمل کرنا بھی بدعت ہے جیسا کہ سنن میں فرائض جیسا اہتمام کرنا، اور مستحبات میں

واجبات جیسا اہتمام کرنا، اسی بنا پر حضرت ابن عمرؓ نے اس کو بدعت فرمایا، موجودہ زمانہ میں جو امور مستحب ہیں اور نہ سنت، ان پر فرائض و واجبات کے طریقہ پر لوگ کاربند ہیں، جو سراسر گمراہی اور بددینی ہے (نووی مصری جلد ۸، صفحہ ۲۳۷، عمدۃ القاری جلد ۱۰، صفحہ ۱۱۱)۔

(٦٦) بَاب فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ *

باب (٦٦) رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت۔

٥٤٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّي مَعَنَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُو وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلَى نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِحُ عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً *

۵۴۴۔ محمد بن حاتم بن میمون، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ ہم سے بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت سے فرمایا، عطاءؒ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عباسؓ نے ان کا نام بھی لیا تھا، مگر میں بھول گیا، کہ تم ہمارے ساتھ حج کرنے کیوں نہیں جاتیں، انہوں نے عرض کیا ہمارے پانی لانے کے دو ہی اونٹ تھے، سو ایک پر میرا شوہر اور بیٹا حج پر گیا ہے، اور ایک اونٹ ہمارے پانی لانے کے لئے چھوڑ دیا ہے، آپ نے فرمایا، اچھا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا، اس لئے کہ اس کا ثواب بھی حج کے برابر ہے۔(۱)

(فائدہ) ان کا نام ام سنان ہے، جیسا کہ اگلی روایت میں آتا ہے، ان پر حج فرض نہیں تھا۔

٥٤٥- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا أُمُّ سِنَانٍ مَا مَنَعَكِ أَنْ تَكُونِي حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتْ نَاضِحَانِ كَانَا لِأَبِي فُلَانٍ زَوْجِهَا حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلَى أَحَدِهِمَا وَكَانَ الْآخَرُ يَسْقِي عَلَيْهِ غُلَامُنَا قَالَ فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي *

۵۴۵۔ احمد بن عبدہ ضبی، یزید بن زریع، حبیب معلم، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت سے جسے ام سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، ارشاد فرمایا کہ تمہیں ہمارے ساتھ حج کرنے سے کیا چیز مانع ہے، انہوں نے کہا کہ میرے شوہر کے دو اونٹ تھے، ایک پر وہ اور ان کا لڑکا حج کے لئے گیا ہے، اور دوسرے پر ہمارا غلام پانی لاتا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے، یا ہمارے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

(٦٧) بَاب اسْتِحْبَابِ دُخُولِ مَكَّةَ مِنَ

باب (٦٧) مکہ مکرمہ میں ثنیہ علیا (بالائی حصہ)

(۱) رمضان میں عمرہ کرنا ثواب کے اعتبار سے حج کے برابر ہے یہ معنی نہیں کہ رمضان میں عمرہ سے حج فرض ادا ہو جاتا ہے کیونکہ عمرہ کرنا فرض حج کی طرف سے کافی نہیں ہوتا۔

الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَالْخُرُوجِ مِنْهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى *

سے داخل ہونا، اور ثنیہ سفلی (نچلے حصہ) سے نکلنے کا استحباب۔

٥٤٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى *

۵۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مدینہ منورہ سے نکلتے تو شجرہ کی جانب سے نکلتے اور معرس کی طرف سے داخل ہوتے، تو ثنیہ علیا (بالائی حصہ) سے داخل ہوتے اور جب وہاں سے نکلتے تو ثنیہ سفلی (نچلے حصہ) سے نکلتے۔

٥٤٧- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ و قَالَ فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ *

۵۴۷۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، یحییٰ قطان، حضرت عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی زہیر کی روایت میں ثنیہ علیا کے متعلق یہ الفاظ ہیں، جو کہ مقام بطحاء میں ہے۔

٥٤٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا *

۵۴۸۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے، تو اس کے بالائی حصہ سے داخل ہوتے تھے، اور نیچے کی طرف سے نکلتے تھے۔

٥٤٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ أَبِي يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ *

۵۴۹۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے جو کہ مکہ مکرمہ کا بالائی حصہ ہے، ہشام بیان کرتے ہیں، کہ میرے والد ان دونوں کی طرف سے داخل ہوتے، اور اکثر مقام کداء کی جانب سے۔

(٦٨) بَاب اسْتِحْبَابِ الْمَبِيتِ بِذِي طُوًى عِنْدَ إِرَادَةِ دُخُولِ مَكَّةَ وَالِاغْتِسَالِ لِدُخُولِهَا وَدُخُولِهَا نَهَارًا *

باب (۶۸) مکہ میں داخل ہونے کے وقت ذی طویٰ میں رات گزارنے کا استحباب اور اسی طرح مکہ میں دن کے وقت داخل ہونا۔

۵۵۰- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ سَعِيدٍ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ يَحْيَى أَوْ قَالَ حَتَّى أَصْبَحَ *

۵۵۰۔ زہیر بن حرب، عبیداللہ بن سعید، یحییٰ قطان، عبیداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح ہونے تک ذی طویٰ میں رات گزاری، پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت عبداللہؓ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے، اور ابن سعید کی روایت میں ہے، کہ آپؐ نے صبح کی نماز پڑھی۔

۵۵۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَهُ *

۵۵۱۔ ابوالربیع الزہرانی، حماد، ایوب، حضرت نافعؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مکہ مکرمہ نہیں آتے تھے، مگر ذی طویٰ میں رات گزارتے، یہاں تک کہ صبح کرتے، اور پھر غسل کرتے، اور دن میں مکہ میں داخل ہوتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۵۵۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طَوًى وَيَبِيتُ بِهِ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ *

۵۵۲۔ محمد بن اسحاق مسیبی، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافعؒ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لاتے، تو ذی طویٰ میں نزول فرماتے، اور رات وہیں بسر کرتے، یہاں تک کہ صبح کی نماز ادا فرماتے، اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ ایک موٹے ٹیلے پر ہے، اس مسجد میں نہیں ہے، جو کہ وہاں بنی ہوئی ہے، مگر اس کے نیچے ایک موٹے ٹیلے پر۔

۵۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ يَجْعَلُ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى

۵۵۳۔ محمد بن اسحاق مسیبی، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافعؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتلایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جبل طویل کے دونوں ٹیلوں کے درمیان قبلہ رخ منہ کرتے، اور اس مسجد کو جو وہاں بنی ہوئی ہے ٹیلے کے بائیں طرف کر دیتے تھے، اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ اس کالے ٹیلے سے نیچے ہے، اس کالے ٹیلے سے دس ہاتھ چھوڑ کر یا اس سے کم و بیش، اور پھر اس لمبے پہاڑ کے دونوں ٹیلوں کی

الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ يَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشْرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ يُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

طرف منہ کر کے، جو کہ تیرے اور بیت اللہ شریف کے درمیان ہے، نماز ادا فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ آپؐ پر ہزاروں درود بھیجے، اور سلام نازل فرمائے۔

(٦٩) بَاب اسْتِحْبَابِ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ وَالْعُمْرَةِ وَفِي الطَّوَافِ الْأَوَّلِ مِنَ الْحَجِّ *

باب (۶۹) حج اور عمرہ کے پہلے طواف میں رمل کا استحباب۔

٥٥٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ*

۵۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبیداللہ بن نمیر، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا طواف کرتے تو تین چکروں میں جلدی جلدی چھوٹے قدم رکھ کر چلتے، اور چار چکروں میں عادت کے موافق چلتے اور جب صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تھے، تو میلین اخضرین کے درمیان دوڑتے، اور ابن عمرؓ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

٥٥٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِي أَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ *

۵۵۵۔ محمد بن عباد، حاتم، بن اسماعیل، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) آنے کے بعد حج یا عمرہ کا جب پہلا طواف کرتے، تو تین مرتبہ دوڑتے اور چار مرتبہ اپنی اصلی حالت پر چلتے اور اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے، اور پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی فرماتے (یعنی دوڑ لگاتے)۔

٥٥٦- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ حِينَ

۵۵۶۔ ابوالطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس ابن شہاب، سالم بن عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ جب آپ مکہ مکرمہ میں تشریف لاتے، اور جب حجر اسود کو بوسہ دیتے، اور آنے کے بعد پہلا طواف کرتے تو سات چکروں میں سے (پہلے)

يَقْدَمُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ *

تین چکروں میں دوڑتے تھے۔

٥٥٧- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا *

۵۵۷۔ عبداللہ بن عمر بن ابان جعفی، ابن مبارک، عبیداللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل فرمایااور باقی چار میں اپنی ہیئت پر چلے۔

٥٥٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ *

۵۵۸۔ ابو کامل حجدری، سلیم بن اخضر، عبیداللہ بن عمر، نافع، بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حجر اسود تک رمل کیا، اور بتلایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

٥٥٩- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ *

۵۵۹۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، جعفر بن محمد بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ آپ نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل فرمایا، یہاں تک کہ اس کے تین چکر مکمل ہو گئے۔

٥٦٠- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ الثَّلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ *

۵۶۰۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، مالک، ابن جریج، جعفر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل فرمایا۔

٥٦١- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ هَذَا الرَّمَلَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشْيَ أَرْبَعَةِ أَطْوَافٍ أَسُنَّةٌ هُوَ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ فَقَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا

۵۶۱۔ ابو کامل فضیل بن حسین حجدری، عبدالواحد بن زیاد، جریری، ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا، کہ مجھے بیت اللہ کے طواف کے اور اس میں تین مرتبہ رمل کرنے اور چار مرتبہ اپنی حالت میں چلنے کے متعلق بتاؤ، کیا یہ سنت ہے، اس لئے کہ آپ کی قوم اسے سنت سمجھتی ہے، ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ سچے بھی

قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزَالِ وَكَانُوا يَحْسُدُونَهُ قَالَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثًا وَيَمْشُوا أَرْبَعًا قَالَ قُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا أَسُنَّةٌ هُوَ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ قُلْتُ وَمَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُولُونَ هَذَا مُحَمَّدٌ هَذَا مُحَمَّدٌ حَتَّى خَرَجَ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوتِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُضْرَبُ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ وَالْمَشْيُ وَالسَّعْيُ أَفْضَلُ *

ہیں، اور جھوٹے بھی، میں نے عرض کیا، اس کا کیا مطلب ہے کہ وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی، فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ میں تشریف لائے، تو کفار مکہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب لاغری اور ضعف کی بنا پر بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتے، اور مشرکین مکہ آپ سے حسد کرتے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ تین چکروں میں رمل کریں اور چار میں چلیں، پھر میں نے ان سے کہا کہ مجھے صفا اور مروہ کے درمیان طواف کے متعلق بھی بتایئے، کیا وہ سنت ہے، اس لئے کہ آپ کی قوم اسے سنت سمجھتی ہے، انہوں نے فرمایا کہ وہ سچے بھی ہیں، اور جھوٹے بھی، میں نے کہا آپ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگوں نے بہت ہجوم کیا، کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، حتیٰ کہ کنواری عورتیں تک نکل آئیں، اور آپ کے سامنے لوگ مارے نہیں جاتے تھے، غرض کہ جب بھیڑ بہت زیادہ ہوئی تو آپ سوار ہو گئے، باقی پیدل سعی کرنا افضل اور بہتر ہے۔

(فائدہ) یعنی اس بات میں سچے ہیں، کہ آپ نے سوار ہو کر سعی کی، ور اس کو افضل سمجھنے میں جھوٹے ہیں۔

٥٦٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهِيَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا *

۵۶۲۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابن ابی حسین، ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آپ کی قوم کا کیا خیال ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں رمل کیا، اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی، اور یہ سنت ہے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی۔

٥٦٣ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَبْجَرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أُرَانِي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصِفْهُ لِي قَالَ قُلْتُ رَأَيْتُهُ عِنْدَ

۵۶۳۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، زہیر، عبدالملک بن سعید بن ابجر، ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کرو، ابوالطفیل نے بیان کیا کہ میں نے مروہ

الْمَرْوَةِ عَلَى نَاقَةٍ وَقَدْ كَثُرَ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يُدَعُّونَ عَنْهُ وَلَا يُكْرَهُونَ *

کے پاس آپ کو اونٹنی پر دیکھا اور لوگوں کا آپ پر ہجوم تھا، ابن عباس نے فرمایا کہ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، اس لئے کہ صحابہ کرام کی عادت تھی کہ وہ لوگوں کو آپ کے سامنے سے علیحدہ نہیں کرتے تھے، اور نہ دور کرتے تھے۔

٥٦٤- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمَّى وَلَقُوا مِنْهَا شِدَّةً فَجَلَسُوا مِمَّا يَلِي الْحِجْرَ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ وَيَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ جَلَدَهُمْ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّ الْحُمَّى قَدْ وَهَنَتْهُمْ هَؤُلَاءِ أَجْلَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ *

۵۶۴۔ ابوالربیع، زہرانی، حماد بن زید، ایوب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکہ مکرمہ تشریف لائے اور انہیں مدینہ کے بخار نے کمزور کر رکھا تھا، اور مشرکین نے کہہ رکھا تھا، کہ کل تمہارے پاس ایسے لوگ آئیں گے کہ جنھیں مدینہ کے بخار نے کمزور کر دیا ہے، اور انہیں بڑی ناتوانی ہو گئی ہے اور مشرکین حطیم کے پاس بیٹھے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ تین چکروں میں رمل کریں، اور رکنین کے درمیان اپنی عادت کے موافق چلیں تاکہ مشرکین کو ان کی طاقت معلوم ہو، یہ دیکھ کر مشرکوں نے کہا، کہ ہمارا تو خیال تھا کہ مسلمانوں کو مدینہ کے بخار نے کمزور کر دیا یہ تو فلاں فلاں سے بھی زائد طاقتور ہیں، اور ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ساتوں چکروں میں انہیں رمل کرنے کا اسی وجہ سے حکم نہیں دیا، کہ یہ تھک جائیں گے۔

٥٦٥- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَمَلَ بِالْبَيْتِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ *

۵۶۵۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، احمد بن عبدۂ سفیان بن عیینہ، ابی عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں اس لئے رمل کیا تاکہ مشرکین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت دیکھ لیں۔

(فائدہ) رمل کرنا مستحب ہے، اور اس کی مشروعیت کی وجہ حدیث بالا سے معلوم ہو گئی، کہ جلدی جلدی چھوٹے قدم رکھ کر تیزی کے ساتھ چلے تاکہ شجاعت اور بہادری معلوم ہو، اور باتفاق علماء عورتوں کو رمل مسنون نہیں جیسا کہ صفا و مروہ کے درمیان ان کے لئے دوڑنا مسنون نہیں، اور جس طواف کے بعد سعی ہو اس میں رمل مسنون ہے، بدائع صنائع میں اسی کی تصریح ہے، اور یہی امام شافعی کا قول ہے، اور اسی طرح اگر رمل کرنا بھول گیا، تو کچھ جرمانہ وغیرہ واجب نہیں، باقی آخر کے چکروں میں رمل نہ کرے کیونکہ اس وقت دو سنتوں کا چھوڑنے والا سمجھا جائے گا، اس لئے کہ آخری چار چکروں میں اپنی حالت پر چلنا مسنون ہے، فتح الملہم جلد ۳ و نووی اور نیز مصری نسخہ میں

حدیث نمبر ۹۱۷ کے بعد بطور تمتع کے ایک اور حدیث ہے اس لئے اسے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

٥٦٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ أَهْلُ مَكَّةَ قَوْمَ حَسَدٍ وَلَمْ يَقُلْ يَحْسُدُونَهُ *

۵۶۶۔ محمد بن مثنیٰ، یزید، جریری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ مشرکین مکہ حاسد قوم تھے۔

(٧٠) بَاب اسْتِحْبَابِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فِي الطَّوَافِ *

باب (۷۰) طواف میں رکنین یمانیین کا استلام مستحب ہے!

٥٦٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ *

۵۶۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، لیث (دوسری سند)، قتیبہ، لیث، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا، کہ رکنین، یمانیین کے علاوہ بیت اللہ شریف کی کسی چیز کو بوسہ دیتے ہوں۔

(فائدہ) بیت اللہ شریف مربع ہے، دو کونے اس کے یمن کی طرف ہیں ان کو رکنین یمانیین کہتے ہیں اور اس کے ایک کونے میں حجر اسود لگا ہوا ہے، اور یہ دونوں کونے بنائے ابراہیمی کے موافق ہیں، بخلاف ان دونوں کونوں کے جو شام کی طرف منسوب ہیں، انہیں رکنین شامیین کہتے ہیں اور رکن شامی کی طرف حطیم ہے، اور یہ دونوں بنائے ابراہیمی پر بنے ہوئے ہیں کیونکہ حطیم جو بیت اللہ شریف کا ایک حصہ ہے وہ اس سے خارج ہے، اسی لئے طواف حطیم کے باہر سے کیا جاتا ہے اور ان رکنین شامیین کو بوسہ نہیں دیتے، اور حجر اسود کو چھونا، اور بوسہ دینا دونوں کرنے چاہئے، اور رکن یمانی کو صرف چھونا چاہئے، اور باقی دونوں کونوں کو نہ چھونا اور نہ بوسہ دینا چاہئے، جمہور علمائے سلف کا یہی مسلک ہے، نووی جلد اصفحہ ۴۱۲۔

٥٦٨- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجُمَحِيِّينَ *

۵۶۸۔ ابو الطاہر اور حرملہ، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کے چاروں کونوں میں سے رکن اسود (یعنی رکن یمانی) اور اس کے پاس والے کونے کو جو بنی جمح کے مکانات کی طرف ہے، استلام (بوسہ) دیتے تھے۔

٥٦٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ *

۵۶۹۔ محمد بن مثنیٰ، خالد بن حارث، عبیداللہ، نافع، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم صرف حجر اسود اور رکن یمانی ہی کا استلام یعنی بوسہ دیتے تھے۔

٥٧٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ

۵۷۰۔ محمد بن مثنیٰ، زہیر بن حرب، عبیداللہ بن سعید، یحییٰ

حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ مُذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ *

قطان، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں رکنوں یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کو استلام (بوسہ) کرتے ہوئے دیکھا ہے، تب سے میں نے ان دونوں کے استلام (بوسہ) کو کبھی نہیں چھوڑا ہے، نہ سختی میں اور نہ ہی آسانی میں۔

٥٧١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ *

۵۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر، ابو خالد، عبیداللہ، نافع بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو ہاتھ لگایا اور پھر ہاتھ کو چوم لیا، اور پھر فرمایا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے اسے کبھی ترک نہیں کیا۔

٥٧٢- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ الْبَكْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ *

۵۷۲۔ ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ بن دعامہ، ابوالطفیل بکری بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں رکنین یمانین کے علاوہ اور کسی کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

(٧١) بَاب اسْتِحْبَابِ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فِي الطَّوَافِ *

باب (۷۱) طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کے استحباب کا بیان۔

٥٧٣- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرٌو ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ أَمَ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ زَادَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ

۵۷۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، عمرو (دوسری سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو، ابن شہاب، حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا، اور فرمایا کہ خدا کی قسم آگاہ ہو جا، کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی بھی تجھے بوسہ نہ دیتا، ہارون نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی کہ عمرو

عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ *

نے کہا، اسی کی مانند مجھ سے زید بن اسلم نے اپنے والد اسلم سے روایت کی ہے۔

٥٧٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ *

۵۷۴۔ محمد بن ابو بکر مقدمی، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا، اور فرمایا کہ میں تجھے بوسہ دیتا ہوں، اور جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے، مگر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

٥٧٥- وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَالْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَيْتُ الْأَصْلَعَ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَأَنَّكَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ وَفِي رِوَايَةِ الْمُقَدَّمِيِّ وَأَبِي كَامِلٍ رَأَيْتُ الْأُصَيْلِعَ *

۵۷۵۔ خلف بن ہشام اور مقدمی، ابو کامل، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عاصم احول، عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے، اور فرما رہے تھے، کہ خدا کی قسم میں تجھے بوسہ دیتا ہوں، اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نہ ضرر پہنچا سکتا ہے، اور نہ ہی نفع دے سکتا ہے، اور اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا، تو کبھی بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

(فائدہ) حضرت عمر فاروقؓ کے اس قول سے بت پرستوں اور گور پرستوں اور چلہ پرستوں کی ماں مر گئی، جو قبروں وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہیں کہ ہماری مرادیں پوری کریں گے، اور تعزیہ بنا کر ان کو اسی نیت اور عقیدہ کے ساتھ چومتے ہیں، اور چڑھاوے چڑھاتے ہیں، اس لئے کہ حجر اسود یمین اللہ ہے، اس کا بوسہ بھی محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی بنا پر ہے، اس کے ضرر رساں یا نفع دہندہ ہونے کی وجہ سے نہیں، تو پھر اور چیزیں جن کا بوسہ کہیں ثابت نہیں، بلکہ ممنوع اور حرام ہے، تو وہ کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

٥٧٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ أُقَبِّلْكَ *

۵۷۶۔ یحییٰ بن یحییٰ و ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب اور ابن نمیر، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے، اور فرما رہے تھے کہ میں تجھے بوسہ دیتا ہوں، اور جانتا ہوں، کہ تو ایک پتھر ہے، اور اگر میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا، تو میں کبھی بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

۵۷۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا *

۵۷۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، ابراہیم بن عبداللہ، سوید بن غفلہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا، اور اس سے چمٹ گئے، اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، کہ وہ تجھے بہت چاہتے تھے۔

۵۷۸- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا وَلَمْ يَقُلْ وَالْتَزَمَهُ *

۵۷۸۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی یہ الفاظ ہیں، کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ تجھے بہت چاہتے تھے، اور اس میں چمٹنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

(۷۲) بَاب جَوَازِ الطَّوَافِ عَلَى بَعِيرٍ وَغَيْرِهِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمِحْجَنٍ وَنَحْوِهِ لِلرَّاكِبِ *

باب (۷۲) اونٹ وغیرہ پر طواف کا جائز ہونا، اور اسی طرح سے چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کے استلام کا بیان۔

۵۷۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ *

۵۷۹۔ ابو الطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا تھا، اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھو لیتے تھے۔

۵۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهِ لِأَنْ يَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ *

۵۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں بیت اللہ شریف کا اپنی سواری پر طواف کیا، اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھوتے تھے، تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں، اور آپ بلند ہوں تو آپ سے مسائل دریافت کریں، اس لئے کہ لوگوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا۔

۵۸۱- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى

۵۸۱۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج (دوسری

بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ وَلِيَسْأَلُوهُ فَقَطْ *

سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنی سواری پر بیت اللہ شریف اور صفا اور مروہ کا طواف کیا تاکہ لوگ آپ کو دیکھ لیں، اور آپ بلند رہیں، تو آپ سے مسائل دریافت کریں، اس لئے کہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر رکھا تھا، اور ابن خشرم نے "ولیسألوه" کو بیان نہیں کیا۔

٥٨٢ - وَحَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلَى بَعِيرِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ *

۵۸۲۔ حکم بن موسیٰ قنطری، شعیب بن اسحاق، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں کعبہ کے گرد اپنی اونٹنی پر طواف کیا، رکن کو چھوتے جاتے تھے اور اس لئے سوار ہوئے تھے کہ لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹانا نہ پڑے۔

٥٨٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ خَرَّبُوذَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ *

۵۸۳۔ محمد بن مثنیٰ، سلیمان بن داؤد، ابو داؤد، معروف بن خربوذ، ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، اور رکن کو اپنی چھڑی سے چھوتے اور پھر چھڑی کو چوم لیتے۔

٥٨٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ *

۵۸۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل، عروہ، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں، آپ نے فرمایا سب لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کرلو، ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں طواف کر رہی تھی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیت اللہ کی جانب نماز پڑھ رہے تھے، جس میں آپ سورۃ طور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

(فائدہ) نووی فرماتے ہیں، کہ آپ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، اور انہوں نے طواف اس لئے کیا، تاکہ اس میں پردہ زائد ہو۔ (جلد ا، صفحہ ۴۱۳)۔

(٧٣) بَاب بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رُكْنٌ لَا يَصِحُّ الْحَجُّ إِلَّا بِهِ *

باب (۷۳) صفا و مروہ کی سعی رکن حج ہے، بغیر اس کے حج نہیں ہوتا۔

٥٨٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قُلْتُ لَهَا إِنِّي لَأَظُنُّ رَجُلًا لَوْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَا ضَرَّهُ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَتْ مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ امْرِئٍ وَلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَهَلْ تَدْرِي فِيمَا كَانَ ذَاكَ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا يُهِلُّونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِصَنَمَيْنِ عَلَى شَطِّ الْبَحْرِ يُقَالُ لَهُمَا إِسَافٌ وَنَائِلَةُ ثُمَّ يَجِيئُونَ فَيَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحْلِقُونَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَرِهُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَهُمَا لِلَّذِي كَانُوا يَصْنَعُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) إِلَى آخِرِهَا قَالَتْ فَطَافُوا *

۵۸۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عروہ، بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا، میں جانتا ہوں کہ اگر کوئی صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے تو یہ چیز اس کے لئے کچھ مضر نہیں، انہوں نے فرمایا، کیوں، میں نے کہا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، لہٰذا ان کے طواف میں کوئی گناہ نہیں، فرمایا (مطلب یہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ انسان کا حج اور اس کا عمرہ پورا ہی نہیں کرتا، تاوقتیکہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کرے، اور اگر ایسا ہوتا جیسا کہ تم کہتے ہو، تو اللہ تعالیٰ فرماتا کچھ گناہ نہیں ان کا طواف نہ کرنے سے، اور تم جانتے ہو کہ یہ آیت کس حال میں اتری، وجہ یہ ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں ساحل بحر پر دو بت رکھے ہوئے تھے، جن کا نام اساف اور نائلہ تھا، انصار ان ہی کے نام پر احرام باندھتے اور وہاں آکر صفا و مروہ کے درمیان چکر لگاتے، پھر سر منڈا دیتے، جب اسلام آگیا تو انصار نے صفا و مروہ کے درمیان چکر لگانا مناسب نہ سمجھا، کیونکہ جاہلیت میں ایسا کرتے تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ صفا و مروہ شعاء اللہ ہیں، اور ان کا طواف کرنا کوئی گناہ نہیں، چنانچہ سب سعی کرنے لگے۔

٥٨٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا أَرَى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَا أَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) الْآيَةَ فَقَالَتْ لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا

۵۸۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ اگر میں صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کروں، تو مجھ پر کوئی گناہ نہیں، انہوں نے فرمایا کیوں، میں نے عرض کیا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ان الصّفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما" حضرت عائشہؓ نے فرمایا، اگر جیسا تم کہہ رہے ہو، ویسا ہوتا، تو

أُنْزِلَ هَذَا فِي أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا إِذَا أَهَلُّوا أَهَلُّوا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَجِّ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ فَلَعَمْرِي مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ *

یوں فرماتا، ان لایطوف بہما (ان یطوف کے بجائے) درحقیقت یہ آیت ان انصار کے متعلق نازل ہوئی، جو جاہلیت کے زمانہ میں مناۃ کا احرام باندھتے تھے، اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کو حلال نہ سمجھتے تھے، چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لئے گئے، اور آپ سے اس چیز کا تذکرہ کیا، تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، سو میری جان کی قسم، جو شخص صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے اس کا حج پورا نہیں ہوگا۔

(فائدہ) بتوں کے رکھنے سے پہلے لوگوں کی غرض یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں، اور خانہ کعبہ کا ادب کریں، مگر شیطان نے اس غرض کو بھلا دیا اور شرک و بت پرستی میں مبتلا کر دیا، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بتوں کو توڑا، اور ان کی توہین و تذلیل کی، اور شرک سے دنیائے عالم کو پاک و صاف کیا۔

٥٨٧- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا أُبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ فَكَانَتْ سُنَّةً وَإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي

۵۸۷۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، سفیان، زہری، عروہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا، کہ اگر کوئی صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے، تو میری رائے میں اس پر کوئی حرج نہیں ہے اور میں خود اپنے لئے بھی اس طواف کو کچھ اہمیت نہیں دیتا، تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا، بھانجے تم نے غلط کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سعی کی، اور مسلمانوں نے بھی سعی کی، تو یہ تو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو گئی، (یعنی اس کا کرنا واجب اور ضروری ہو گیا) بات یہ ہے کہ اس مناۃ دیوی کی پوجا کرنے والے جو کہ مشلل میں تھی، صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کرتے تھے، اور جب اسلام کی دولت آگئی، تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے متعلق دریافت کیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، لہٰذا جو بیت اللہ کا حج کرے، یا عمرہ اس پر گناہ نہیں، کہ ان کے درمیان سعی کرے، اور اگر بات وہ ہوتی جو تم کہہ رہے ہو، تو یوں فرماتے، کہ گناہ نہیں اس پر جو سعی نہ کرے، زہری کہتے ہیں کہ میں نے یہ روایت ابو بکر بن

بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ و قَالَ آخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ *

عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے بیان کی تو انہوں نے بہت پسند کی، اور فرمایا کہ علم تو اسی کا نام ہے، اور ابو بکر نے بیان کیا، کہ میں نے اہل علم سے سنا ہے، وہ فرماتے تھے، کہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہ کرنے والے وہ عرب تھے اور کہتے تھے، کہ ان دونوں پتھروں کے درمیان طواف کرنا ہمارا جاہلیت کا کام تھا، اور دوسرے حضرات انصار میں سے کہتے تھے، کہ ہمیں بیت اللہ کے طواف کا حکم ہوا ہے، صفا و مروہ کے درمیان سعی کا حکم نہیں ہوا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ الآیۃ، ابو بکر کہتے ہیں، کہ میرا خیال بھی یہی ہے کہ ان دونوں گروہوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

٥٨٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا *

۵۸۸۔ محمد بن رافع، حجین بن مثنیٰ، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا اور حسب سابق روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہم صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے میں حرج محسوس کرتے ہیں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، "إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا" یعنی صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں لہٰذا جو بیت اللہ کا حج یا طواف کرے تو کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان سعی کرے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان سعی کو مسنون قرار دیا ہے۔ اب کسی کے لئے جائز نہیں کہ ان کی سعی کو چھوڑے۔

٥٨٩- وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا هُمْ وَغَسَّانُ يُهِلُّونَ

۵۸۹۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتلایا کہ انصار اسلام لانے سے قبل اور قبیلہ غسان مناۃ کے نام کا تلبیہ پڑھتے تھے لہٰذا انہوں نے صفا و مروہ کے درمیان سعی

لِمَنَاةَ فَتَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ذَلِكَ سُنَّةً فِي آبَائِهِمْ مَنْ أَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ حِينَ أَسْلَمُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ) *

کرنے میں حرج محسوس کیا اور ان کی آبائی سنت تھی کہ جو منات کے نام کا تلبیہ پڑھا کرتا، وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کرتا تھا اور جب وہ مشرف بہ اسلام ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے متعلق دریافت کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا (البقرۃ) ترجمہ گزشتہ حدیث کے تحت گزر چکا ہے۔

٥٩٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَكْرَهُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى نَزَلَتْ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) *

۵۹۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، عاصم، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ انصار صفا اور مروہ کے درمیان سعی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے، یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، ان الصفا والمروۃ الآیۃ یعنی صفا اور مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں، تو جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے کہ ان دونوں کا طواف کرے۔

(٧٤) بَاب بَيَان أَنَّ السَّعْيَ لَا يُكَرَّرُ *

باب (۷۴) سعی دوبارہ نہیں ہوتی!

٥٩١- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا *

۵۹۱۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے صفا و مروہ کے درمیان ایک مرتبہ کے علاوہ سعی نہیں کی۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو کہ صرف حج کا احرام باندھے، باقی قارن اور متمتع کے لئے دو طواف اور سعی واجب ہیں، اس چیز کے لئے بکثرت دلائل موجود ہیں، من شاء فلیراجعہا۔

٥٩٢- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا طَوَافَهُ الْأَوَّلَ *

۵۹۲۔ عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی مثل کی روایت منقول ہے، اور یہ الفاظ زیادہ ہیں "الاطوافاً واحداً طوافہ الاول"۔

(٧٥) بَاب اسْتِحْبَابِ إِدَامَةِ الْحَاجِّ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَشْرَعَ فِي رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ

باب (۷۵) یوم النحر میں جمرہ عقبہ کی رمی تک حاجی برابر لبیک کہتا رہے۔

النَّحْرِ *

٥٩٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا ثُمَّ قُلْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ *

۵۹۳۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، اسماعیل بن جعفر، محمد بن ابی حرملہ، کریب مولیٰ، حضرت ابن عباس، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں عرفات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپ کی سواری پر سوار رہا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بائیں گھاٹی پر پہنچے جو کہ مزدلفہ کے قریب ہے تو آپ نے اپنا اونٹ بٹھلایا، پیشاب کیا، اور میں نے آپؐ پر پانی ڈالا اور پھر آپؐ نے ہلکا سا وضو کیا، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز کا وقت آگیا ہے، آپؐ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور مزدلفہ تشریف لائے، پھر نماز پڑھی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی صبح کو فضل کو اپنے پیچھے بٹھا لیا، کریب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن عباسؓ نے فضل سے خبر دی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے، یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر پہنچے۔

(فائدہ) حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں، کہ جمہور علماء کا یہی مسلک ہے، کہ جمرہ عقبہ کی رمی تک برابر تلبیہ میں مصروف رہے (فتح الملہم جلد ۳۔ صفحہ ۳۷۷)۔

٥٩٤- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ *

۵۹۴۔ اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے فضلؓ کو اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھا لیا، عطاء بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے خبر دی کہ جمرہ عقبیٰ کی رمی تک رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم برابر تلبیہ کہتے رہے۔

٥٩٥ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ *

٥٩٦ - وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ *

٥٩٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هَذَا الْمَقَامِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ *

٥٩٨ - وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ لَبَّى حِينَ أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ فَقِيلَ أَعْرَابِيٌّ هَذَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَسِيَ النَّاسُ أَمْ ضَلُّوا سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ

۵۹۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن رمح، لیث، ابوالزبیر، ابو معبد مولیٰ ابن عباسؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح کو لوگوں سے فرماتے تھے، کہ آرام سے چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکتے ہوئے چلتے، حتیٰ کہ مقام محسر میں داخل ہوئے اور محسر منیٰ میں ہے، اور وہاں فرمایا کہ چٹکی سے مارنے کے لئے کنکریاں اٹھالو، کہ جن سے جمرہ کی رمی کی جائے، اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ جمرہ عقبہ کی رمی کی۔

۵۹۶۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابوالزبیر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، سوائے اس کے کہ اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کا تذکرہ نہیں ہے، باقی یہ بات زائد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے، کہ جیسے چٹکی سے پکڑ کر آدمی کنکری مارتا ہے۔

۵۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، حصین، کثیر بن مدرک، عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے مزدلفہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس ذات سے سنا جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی کہ وہ اس مقام میں لبیك اللّٰھم لبیك کہتے تھے۔

۵۹۸۔ سریج بن یونس، ہشیم، حصین، کثیر بن مدرک، اشجعی، عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ جس وقت مزدلفہ سے واپس ہوئے تو انہوں نے تلبیہ پڑھا، لوگوں نے کہا کہ شاید کوئی دیہاتی آدمی ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا لوگ بھول گئے، یا گمراہ ہوگئے، میں نے

فِي هَذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ *

خود اس ذات سے سنا جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی، کہ وہ اس جگہ پر لبیك، اللّٰھم لبیك کہہ رہے تھے۔

٥٩٩- وَحَدَّثَنَاه حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۵۹۹۔ حسن حلوانی، یحییٰ بن آدم، سفیان، حصین اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

٦٠٠- وَحَدَّثَنِيهِ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي الْبَكَّائِيَّ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ هَاهُنَا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ثُمَّ لَبَّى وَلَبَّيْنَا مَعَهُ *

۶۰۰۔ یوسف بن حماد، زیاد بکائی، حصین، کثیر، بن مدرک، اشجعی، عبدالرحمٰن بن یزید اور اسود بن یزید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ مزدلفہ میں فرمارہے تھے کہ ہم نے اس ذات سے جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی لبیک اللّٰھم لبیک اس مقام پر کہتے ہوئے سنا، چنانچہ پھر انہوں نے تلبیہ پڑھا اور ہم نے بھی ان کے ساتھ تلبیہ پڑھا۔

(٧٦) بَاب التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الذَّهَابِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ *

باب (۷۶) عرفہ کے دن منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا!

٦٠١- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ *

۶۰۱۔ احمد بن حنبل، محمد بن مثنیٰ، عبداللہ بن نمیر، (دوسری سند) سعید بن یحییٰ اموی، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن ابی سلمہ، عبداللہ بن عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم منیٰ سے عرفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تو کوئی ہم میں سے تلبیہ (لبیک اللّٰھم لبیک) پڑھتا تھا، اور کوئی تکبیر کہتا تھا۔

٦٠٢- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوا أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةِ عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ

۶۰۲۔ محمد بن حاتم، ہارون بن عبداللہ، یعقوب دروقی، یزید بن ہارون، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، عمر بن حسین، عبداللہ بن ابی سلمہ، عبداللہ بن عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم عرفہ کی صبح کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، سو کوئی ہم میں سے اللہ اکبر کہتا، اور کوئی لا الہ الا اللہ کہتا تھا، اور ہم ان میں سے تھے، جو اللہ اکبر کہتے تھے (عبداللہ بن ابی سلمہ) کہتے

فَأَمَّا نَحْنُ فَنُكَبِّرُ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ لَعَجَبًا مِنْكُمْ كَيْفَ لَمْ تَقُولُوا لَهُ مَاذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ *

ہیں، میں نے کہا خدا کی قسم بڑے تعجب کی بات ہے، کہ تم نے ان سے یہ نہ دریافت کیا، کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کرتے دیکھا۔

٦٠٣- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ *

۶۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، محمد بن ابی بکر ثقفی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، اور وہ دونوں منیٰ سے عرفات جا رہے تھے، کہ آج کے دن تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے، حضرت انس نے فرمایا کہ ہم میں سے لا الہ الا اللہ کہنے والا، لا الہ الا اللہ کہتا اور کوئی اس پر نکیر نہ کرتا تھا، اور کوئی تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا، اور کوئی اسے منع نہ کرتا تھا۔

٦٠٤- وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُولُ فِي التَّلْبِيَةِ هَذَا الْيَوْمَ قَالَ سِرْتُ هَذَا الْمَسِيرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ وَلَا يَعِيبُ أَحَدُنَا عَلَى صَاحِبِهِ *

۶۰۴۔ سریج بن یونس، عبداللہ بن رجاء، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن ابی بکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرفہ کی صبح کو کہا کہ آج کے تلبیہ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں اور صحابہ کرام اس سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، سو ہم میں سے بعض تکبیر کہہ رہے تھے، اور بعض کلمہ پڑھ رہے تھے اور کوئی ایک دوسرے پر نکیر نہیں کرتا تھا۔

(٧٧) بَاب الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ وَاسْتِحْبَابِ صَلَاتَيِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ*

باب (۷۷) عرفات سے مزدلفہ کو واپس لوٹنا، اور اس شب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ پڑھنا۔

٦٠٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ

۶۰۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، موسیٰ بن عقبہ، کریب مولیٰ ابن عباسؓ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے، یہاں تک کہ جب گھاٹی کے پاس آئے تو اترے، اور پیشاب کیا، اور پھر ہلکا وضو کیا، میں نے عرض کیا، نماز کا وقت آگیا، آپ نے فرمایا نماز تیرے آگے ہے، پھر سوار ہوئے، پھر جب مزدلفہ آئے، تو اترے، اور پوری طرح وضو

فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا *

کیا، پھر نماز کی تکبیر ہوئی، اور پھر مغرب کی نماز پڑھی، اس کے ہر ایک نے اپنا اپنا اونٹ اس کی جگہ پر بٹھادیا، اس کے بعد عشاء کی تکبیر ہوئی، پھر عشاء کی نماز پڑھی اور ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

(فائدہ) در مختار میں ہے، کہ اگر مغرب یا عشاء کو راستہ میں یا عرفات میں پڑھ لے گا، تو اس حدیث کی وجہ سے اعادہ واجب ہے، کیونکہ شریعت نے ان دونوں نمازوں کا وقت اور زمانہ دونوں کو متعین کر دیا ہے، تفصیل کے لئے کتب فقہ کی طرف رجوع کیا جائے، یا گذشتہ فوائد کا مطالعہ کیا جائے۔

٦٠٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى بَعْضِ تِلْكَ الشِّعَابِ لِحَاجَتِهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ فَقُلْتُ أَتُصَلِّي فَقَالَ الْمُصَلَّى أَمَامَكَ *

۶۰۶۔ محمد بن رمح، لیث، یحییٰ بن سعید، موسیٰ بن عقبہ، مولیٰ زبیر، کریب مولیٰ ابن عباس، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹتے ہوئے حاجت کے لئے بعض گھاٹیوں کی طرف اترے، میں نے آپؐ پر (وضو کے لئے) پانی ڈالا، اور عرض کیا، آپؐ نماز پڑھیں گے، آپ نے فرمایا نماز کی جگہ تمہارے آگے ہے۔

٦٠٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أُسَامَةُ أَرَاقَ الْمَاءَ قَالَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى بَلَغَ جَمْعًا فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ *

۶۰۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن مبارک، (دوسری سند) ابو کریب، ابن مبارک، ابراہیم بن عقبہ، کریب مولیٰ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہی، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا وہ فرمارہے تھے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے چلے، جب گھاٹی پر اترے، اور پیشاب کیا، اور حضرت اسامہ نے اس روایت میں پانی ڈالنے کا تذکرہ نہیں کیا، پھر آپؐ نے پانی منگوایا اور ہلکا سا وضو کیا، پھر میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا، آپؐ نے فرمایا، نماز تمہارے سامنے ہے، پھر آپ چلے، حتیٰ کہ مزدلفہ آئے اور مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

٦٠٨ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ

۶۰۸۔ اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، زہیر، ابوخیثمہ، ابراہیم بن عقبہ، کریب نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ جب عرفہ کی شام کو تم رسول اللہ صلی اللہ

أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِينَ رَدِفْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقَالَ جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمَغْرِبِ فَأَنَاخَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ وَبَالَ وَمَا قَالَ أَهْرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ حَتَّى جِئْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحُلُّوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَصَلَّى ثُمَّ حَلُّوا قُلْتُ فَكَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصْبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رِجْلَيَّ *

علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہوئے، تو تم نے کیا کیا، انہوں نے کہا، ہم اس گھاٹی تک آئے، جہاں لوگ مغرب کی نماز کے لئے اونٹوں کو بٹھلاتے ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی اونٹنی کو بٹھلایا اور پیشاب کیا، اور حضرت اسامہؓ نے پانی ڈالنے کا تذکرہ نہیں کیا، پھر آپ نے وضو کا پانی منگوایا اور ہلکا سا وضو کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، نماز کا وقت آگیا، آپ نے فرمایا، نماز تمہارے آگے ہے، پھر ہم سوار ہوئے، حتیٰ کہ مزدلفہ آئے، اور مغرب کی تکبیر ہوئی، لوگوں نے اپنے اونٹ بٹھلائے اور کھولے نہیں، پھر عشاء کی تکبیر ہوئی، اور آپ نے نماز عشاء پڑھی، اس کے بعد سب نے اپنے اونٹ کھول دیئے، میں نے کہا، پھر صبح کو تم نے کیا کیا، اسامہ نے کہا کہ آپؐ نے فضل بن عباسؓ کو اپنے پیچھے بٹھلایا اور میں قریش کی راہ سے پیدل چلا۔

٦٠٩ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى النَّقْبَ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْأُمَرَاءُ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ *

۶۰۹۔ اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان، محمد بن عقبہ، کریب، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس گھاٹی پر تشریف لائے، جس میں امراء اترتے ہیں، تو آپ نے نزول فرمایا، اور پیشاب کیا، اور پانی ڈالنے کا تذکرہ نہیں کیا، پھر آپؐ نے وضو کے لئے پانی منگوایا، اور ہلکا وضو کیا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ نماز کا وقت آگیا، فرمایا نماز تمہارے آگے ہے۔

٦١٠ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى ابْنِ سِبَاعٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الشِّعْبَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْغَائِطِ فَلَمَّا رَجَعَ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ

۶۱۰۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عطاء مولیٰ ابن سباع، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات سے لوٹے تو میں آپ کا ردیف تھا، اور فرماتے ہیں کہ جب آپ گھاٹی پر آئے، تو آپؐ نے اپنی سواری بٹھائی، اور پھر قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، جب لوٹے تو میں نے لوٹے سے پانی ڈالا، آپؐ نے وضو کیا، پھر آپ

فَجَمَعَ بِهَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ *

سوار ہوئے اور مزدلفہ آئے اور وہاں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھی۔

٦١١- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَأُسَامَةُ رِدْفُهُ قَالَ أُسَامَةُ فَمَا زَالَ يَسِيرُ عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى أَتَى جَمْعًا *

۶۱۱۔ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، عبدالملک بن ابی سلیمان، عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور اسامہ بن زیدؓ آپ کے ردیف تھے، اسامہؓ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر چلتے رہے، حتی کہ مزدلفہ پہنچے۔

٦١٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ أَوْ قَالَ سَأَلْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَسِيرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ *

۶۱۲۔ ابوالربیع زہرانی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میری موجودگی میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا، یا میں نے خود پوچھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زیدؓ کو عرفات سے سواری پر اپنے پیچھے بٹھلا رکھا تھا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹتے ہوئے کس طرح چلتے تھے، حضرت اسامہؓ نے فرمایا کہ، دھیمی چال چلتے، اور جب ذرا کشادگی پاتے تو سواری کو تیز کرتے۔

٦١٣- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُمَيْدٍ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ *

۶۱۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدۃ بن سلیمان و عبداللہ بن نمیر اور حمید بن عبدالرحمٰن، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی حمید کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ ہشام نے کہا کہ "نص" جو اونٹنی کی چال ہے، وہ "عنق" سے تیز ہے۔

٦١٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ *

۶۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزید خطمی، حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حجۃ الوداع میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ملا کر پڑھی، اور وہ مزدلفہ میں تھے۔

٦١٥- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ *

۶۱۵۔ قتیبہ اور ابن رمح، لیث بن سعد، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، ابن رمح میں اپنی روایت میں بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن یزید خطمی، حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں کوفہ پر امیر تھے۔

٦١٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا *

۶۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں ایک ساتھ ملا کر پڑھی۔

٦١٧- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي بِجَمْعٍ كَذَلِكَ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ تَعَالَى *

۶۱۷۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ملا کر پڑھی اور ان کے درمیان ایک رکعت بھی نہیں پڑھی، اور مغرب کی تین رکعت اور عشاء کی دو رکعت پڑھیں چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ مزدلفہ میں اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ قصر واجب ہے اور یہ کہ مغرب کی ہر حالت میں تین ہی رکعت پڑھی جائیں گی (مترجم)

٦١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى مِثْلَ ذَلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ *

۶۱۸۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، حکم اور سلمہ بن کہیل، حضرت سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ہی تکبیر کے ساتھ پڑھی، اور بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی ایسا ہی کیا ہے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

٦١٩- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَلَّاهُمَا بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ *

۶۱۹۔ زہیر بن حرب، وکیع، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور کہا کہ ان دونوں نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ پڑھا۔

٦٢٠- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ *

۶۲۰۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، ثوری، سلمہ بن کہیل، سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی، مغرب کی تین رکعت، اور عشاء کی دو رکعت، ایک تکبیر کے ساتھ۔

(فائدہ) مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت کے ساتھ پڑھی جائے گی، اور دونوں کے درمیان سنن اور نوافل کچھ نہیں پڑھے جائیں گے اور علامہ ابن عابدینؒ فرماتے ہیں، کہ اگر درمیان میں سنتیں پڑھ لے، تو اقامت کا اعادہ واجب ہے (بحر) اور شرح لباب میں ہے کہ مغرب اور عشاء کی سنتیں اور وتر دونوں نمازوں سے فراغت کے بعد پڑھی جائیں، مولانا عبدالرحمٰن جامی نے اسی چیز کی تصریح کی ہے، واللہ اعلم۔

٦٢١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى أَتَيْنَا جَمْعًا فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هَكَذَا صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَكَانِ *

۶۲۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، اسماعیل بن ابی خالد، ابواسحاق، حضرت سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ چلے، یہاں تک کہ مزدلفہ آئے، اور وہاں مغرب اور عشاء ایک (اذان اور) ایک اقامت کے ساتھ پڑھی، پھر لوٹے، اور ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اسی طرح ہمارے ساتھ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

(٧٨) بَاب اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيسِ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ *

باب (۷۸) مزدلفہ میں نحر کے دن صبح کی نماز بہت جلد پڑھنا

٦٢٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا *

۶۲۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، عمارہ، عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے اپنے وقت کے علاوہ کبھی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، مگر دو نمازیں مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں، کہ آپ نے انہیں ایک ساتھ ملا کر پڑھا، اور اس روز صبح کی نماز وقت (معتاد) سے پہلے پڑھی۔

(فائدہ) یہ مطلب نہیں ہے کہ صبح صادق سے بھی پہلے پڑھ لی، بلکہ جس وقت یومیہ پڑھتے تھے، اس سے پہلے پڑھ لی تاکہ وقت میں کشادگی ہو جائے، اور اس چیز پر بخاری کی روایت دال ہے، اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صبح کی نماز روشن کر کے پڑھا کرتے تھے، جیسا کہ اگلی روایت اس کی تاکید کرتی ہے۔

٦٢٣- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ *

۶۲۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، کہ صبح کی نماز وقت معتاد سے پہلے اندھیرے میں پڑھی۔

(فائدہ) سنن نسائی کی روایت میں مزدلفہ کے ساتھ عرفات کا بھی تذکرہ ہے، کہ ان دونوں مقامات میں ان دونوں نمازوں کی طرح پڑھا، رسول اللہ صلی اللہ عیہ وسلم نے کبھی نمازوں کو ایک ساتھ ملا کر نہیں پڑھا، اس سے معلوم ہوا، کہ جمع حقیقی ان دونوں اوقات میں صرف حاجیوں کے لئے حج کے زمانہ میں مسنون ہے، اور اس کے علاوہ یہ چیز درست نہیں ہے، جیسا کہ پہلے میں لکھ چکا ہوں، اور جن احادیث میں نمازوں کے جمع کرنے کا تذکرہ آیا ہے، وہ باعتبار وقت کے جمع کرنا ہے، کہ ایک نماز کو آخر وقت میں پڑھ لیا اور دوسری کو اول وقت میں، روایات خود اس پر صراحۃً دلالت کرتی ہیں، اور علامہ بدرالدین عینی اور قسطلانی نے یہی چیز بیان کی ہے، اور یہی چیز اولیٰ بالعمل ہے۔

(٧٩) بَاب اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ دَفْعِ الضَّعَفَةِ مِنَ النِّسَاءِ وَغَيْرِهِنَّ مِنْ مُزْدَلِفَةَ إِلَى مِنًى فِي أَوَاخِرِ اللَّيْلِ قَبْلَ زَحْمَةِ النَّاسِ *

باب (۷۹) ضعیفوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے رات کے آخری حصہ میں، لوگوں کے ہجوم کرنے سے پہلے منیٰ کی طرف روانہ کرنے کا استحباب

٦٢٤- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ تَدْفَعُ قَبْلَهُ وَقَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَبِطَةً يَقُولُ الْقَاسِمُ وَالثَّبِطَةُ الثَّقِيلَةُ قَالَ فَأَذِنَ لَهَا فَخَرَجَتْ قَبْلَ دَفْعِهِ وَحَبَسَنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا فَدَفَعْنَا بِدَفْعِهِ وَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَأَكُونَ أَدْفَعُ بِإِذْنِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ *

۶۲۴۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، افلح بن حمید، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مزدلفہ کی شب میں حضرت سودہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، کہ آپؐ سے قبل منیٰ چلی جائیں، اور لوگوں کے ہجوم سے آگے نکل جائیں، اور وہ ذرا فربہ بی بی تھیں، چنانچہ آپؐ نے انہیں اجازت دیدی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوٹنے سے قبل روانہ ہو گئیں، اور ہم صبح تک رکے رہے، اور پھر آپ کے ساتھ لوٹے، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، کہ اگر میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لیتی، جیسا کہ سودہ نے لی، اور میں بھی آپ کی اجازت سے چلی جاتی، تو یہ چیز میرے لئے اس سے بہتر تھی، کہ جس کی وجہ سے میں خوش ہو رہی تھی۔

٦٢٥- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى

۶۲۵۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن مثنیٰ، ثقفی، عبدالوہاب، ایوب، عبدالرحمن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُفِيضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَيْتَنِي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ لَا تُفِيضُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ *

تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سودہؓ بہت بھاری بدن کی عورت تھیں، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، کہ رات ہی کو مزدلفہ سے چلی جائیں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں، کہ کاش میں بھی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کر لیتی، جیسا کہ حضرت سودہؓ نے آپ سے اجازت طلب کی تھی، اور حضرت عائشہؓ مزدلفہ سے امام ہی کے ساتھ لوٹا کرتی تھیں۔

٦٢٦- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَأُصَلِّي الصُّبْحَ بِمِنًى فَأَرْمِي الْجَمْرَةَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ فَقِيلَ لِعَائِشَةَ فَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَأْذَنَتْهُ قَالَتْ نَعَمْ إِنَّهَا كَانَتِ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا *

۶۲۶۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں، کہ میں نے آرزو کی کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کر لیتی جیسا کہ حضرت سودہؓ نے کی تھی، اور صبح کی نماز منیٰ میں پڑھتی اور لوگوں کے آنے سے پہلے رمی جمرہ عقبہ کر لیتی، حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا گیا، کیا سودہؓ نے اجازت لی تھی، انہوں نے کہا، جی ہاں! اور وہ فربہ عورت تھیں، اس لئے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لی، تو آپ نے دے دی۔

٦٢٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۶۲۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن، سفیان، عبدالرحمٰن بن قاسم، سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

٦٢٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ قَالَتْ لِي أَسْمَاءُ وَهِيَ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتِ ارْحَلْ بِي

۶۲۸۔ محمد بن ابی بکر مقدمی، یحییٰ قطان، ابن جریج، عبداللہ مولیٰ اسماء بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اور وہ مزدلفہ کے گھر کے قریب ٹھہری ہوئی تھیں، کہ کیا چاند غروب ہو گیا، میں نے کہا نہیں، انہوں نے کچھ دیر نماز پڑھی، پھر دریافت کیا، کیا چاند غروب ہو گیا، میں نے کہا جی ہاں، انہوں نے کہا میرے ساتھ چلو، پھر ہم ان کے

فَارْتَحَلْنَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ صَلَّتْ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ هَنْتَاهْ لَقَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ كَلَّا أَيْ بُنَيَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ *

ساتھ چلے، حتیٰ کہ جمرہ کی رمی کی، پھر اپنے جائے قیام پر نماز پڑھی، میں نے عرض کیا، اے بی بی ہم بہت جلدی روانہ ہو گئے، انہوں نے فرمایا اے بیٹے کوئی حرج نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو جلدی روانہ ہونے کی اجازت دی ہے۔

(فائدہ) جمرہ عقبہ کی رمی طلوع شمس کے بعد کرنی چاہئے، اگر طلوع فجر کے بعد اور طلوع شمس سے قبل کی تو جائز ہے، ہاں اگر طلوع فجر سے قبل رمی کی، تو صحیح نہیں، جمہور علماء کا یہی مسلک ہے، اور وقوف مزدلفہ بھی واجب ہے، اگر کوئی بغیر عذر کے اسے چھوڑ دے گا، اس پر دم واجب ہے، یہی جماہیر علماء کرام کا مسلک ہے، قال فی الهداية ثم هذا الوقوف واجب عندنا ليس بركن حتى لو تركه بغير عذر يلزمه الدم (فتح الملہم جلد ۳ صفحہ ۳۳۳)۔

٦٢٩- وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَتْ لَا أَيْ بُنَيَّ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِظُعُنِهِ *

۶۲۹۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ اپنی بی بی کو آپ نے اجازت دی ہے۔

٦٣٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ *

۶۳۰۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، (دوسری سند)، علی بن خشرم، عیسیٰ، ابن جریج، عطاء سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ابن شوال نے انہیں خبر دی کہ وہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے، تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مزدلفہ سے رات ہی کو روانہ کر دیا تھا۔

٦٣١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى وَفِي رِوَايَةِ النَّاقِدِ نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ *

۶۳۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، (دوسری سند) عمرو ناقد، سفیان، عمرو بن دینار، سالم بن شوال، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اندھیرے میں مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ ہو جاتے تھے، اور عمرو ناقد کی روایت میں ہے، کہ ہم اندھیرے میں مزدلفہ سے روانہ ہو جاتے تھے۔

٦٣٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ

۶۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عبیداللہ بن ابی یزید بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ أَوْ قَالَ فِي الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ *

علیہ وسلم نے سامان کے ساتھ یا ضعیفوں کے ہمراہ رات ہی کو مزدلفہ سے روانہ فرمادیا تھا۔

٦٣٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ *

۶۳۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عبیداللہ بن ابی یزید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حضرات میں سے جن ضعیفوں کو آگے روانہ کر دیا تھا، میں ان ہی میں تھا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ اس میں بوڑھے میں بھی داخل ہیں کیونکہ ابن حبان نے ابن عباسؓ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں اس کی تصریح ہے اس لئے کہ حکمت بھیڑ اور ہجوم سے بچنا ہے، کذا فی عمدۃ القاری۔

٦٣٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ *

۶۳۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں میں جن کمزوروں کو پہلے روانہ کر دیا تھا، میں ان ہی میں سے تھا۔

٦٣٥- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَحَرٍ مِنْ جَمْعٍ فِي ثَقَلِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْتُ أَبَلَغَكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بِي بِلَيْلٍ طَوِيلٍ قَالَ لَا إِلَّا كَذَلِكَ بِسَحَرٍ قُلْتُ لَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ وَأَيْنَ صَلَّى الْفَجْرَ قَالَ لَا إِلَّا كَذَلِكَ *

۶۳۵۔ عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، عطاءؒ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آخر شب میں مزدلفہ سے اپنے سامان کے ساتھ روانہ کر دیا تھا، راوی کہتے ہیں، میں نے کہا، کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہی فرمایا ہے، کہ مجھ کو بہت رات سے روانہ کر دیا تھا، راوی نے کہا نہیں بلکہ یہ کہا، کہ آخر شب سے روانہ کر دیا تھا، پھر میں نے ان سے کہا، کہ ابن عباسؓ نے یہ بھی فرمایا، کہ فجر سے پہلے ہم نے رمی جمار کی، تو صبح کی نماز کہاں پڑھی، انہوں نے کہا، اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا۔

٦٣٦- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ

۶۳۶۔ ابوالطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت سالم بن عبداللہؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ساتھ کے ضعیف لوگوں کو آگے روانہ کر دیا کرتے تھے اور مزدلفہ میں رات ہی کو مشعر حرام پر

فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاللَّيْلِ فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَدْفَعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ أَرْخَصَ فِي أُولَئِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

وقوف کر لیا کرتے تھے، اور جتنا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے تھے، پھر امام کے وقوف سے قبل اور امام کے لوٹنے سے پہلے لوٹ جاتے، سو ان میں سے کوئی تو صبح کی نماز کے وقت منیٰ پہنچتا، اور کوئی اس کے بعد، اور جب پہنچ جاتے، تو اسی وقت رمی جمرہ کر لیتے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے، کہ ان ضعیفوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے۔

(فائدہ) ابن عابدین فرماتے ہیں، کہ وقوف مزدلفہ واجب ہے، اور مزدلفہ میں صبح تک رات کو قیام کرنا سنت مؤکدہ ہے، واجب نہیں ہے، اور در مختار میں ہے کہ وقوف مزدلفہ کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے، اور ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ مزدلفہ سے عورتوں اور بچوں اور ضعیفوں کو جلدی روانہ کر دینا جائز ہے، باقی خلاف اولیٰ ہے کیونکہ ابن ابی شیبہ میں حضرت ابن عمرؓ کا اثر منقول ہے، کہ من قدم ثقلہ قبل النفر فلاحج لہ (بحر الرائق جلد ۲، صفحہ ۳۰۷۶)۔

(٨٠) بَاب رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَتَكُونُ مَكَّةُ عَنْ يَسَارِهِ وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ *

باب (۸۰) بطن وادی سے جمرہ عقبہ کی رمی کرنا، اور یہ کہ مکہ مکرمہ بائیں جانب ہونا چاہئے، اور ہر ایک کنکری کے ساتھ تکبیر کہے۔

٦٣٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أُنَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ هَذَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ *

۶۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمرہ عقبہ کی بطن وادی سے سات بار رمی کی، اور ہر ایک کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے، ان سے کہا گیا کہ لوگ تو اوپر سے ان کنکریوں کو مارتے ہیں، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ مقام اس ذات کا ہے کہ جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی ہے۔

٦٣٨- وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ أَلِّفُوا الْقُرْآنَ كَمَا أَلَّفَهُ جِبْرِيلُ السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ

۶۳۸۔ منجاب بن حارث تمیمی، ابن مسہر، اعمش بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجاج بن یوسف ثقفی سے سنا وہ خطبہ دیتے ہوئے منبر پر کہہ رہا تھا، کہ قرآن کریم کی وہی ترتیب رکھو جو کہ جبریل امین نے رکھی ہے کہ وہ سورت جس میں بقرہ کا تذکرہ ہے اور وہ سورت جس میں نساء کا ذکر ہے اور وہ سورت جس میں آل

فِيهَا النِّسَاءُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِ فَسَبَّهُ وَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَأَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِي فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّاسَ يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ هَذَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ *

عمران کا تذکرہ ہے، اعمش بیان کرتے ہیں، کہ پھر میں ابراہیم سے ملا، اور اس بات کی خبر دی تو انہوں نے حجاج کو برا کہا، اور کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن یزید نے بیان کیا، اور وہ عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ تھے، کہ عبداللہ بن مسعود جمرہ عقبہ پر آئے اور وادی کے درمیان کھڑے ہوئے، جمرہ کو اپنے سامنے کیا، اور بطن وادی سے سات کنکریاں ماریں، ہر ایک کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے، عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا، اے عبدالرحمن لوگ تو اوپر سے کنکریاں مارتے ہیں، فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہی مقام ہے اس کا جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

(فائدہ) حجاج کا یہ منشا تھا کہ سورۃ بقرہ یا سورۃ نساء کہنا درست نہیں، اس پر ابراہیم نے رد کیا، اور عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت شہادت میں پیش کی جس سے معلوم ہو جائے کہ سورۃ بقرہ کہنا درست ہے، اور یہی جمہور علماء کا مسلک ہے، اور اسی طرح جمرہ عقبہ کی رمی اسی طریقہ پر جیسا کہ اس روایت میں مذکور ہے، تمام علمائے کرام کے نزدیک مستحب ہے، (نووی جلد ا صفحہ ۴۱۸، عمدۃ القاری جلد ۱ صفحہ ۹۰)۔

٦٣٩ - وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ لَا تَقُولُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَاقْتَصَّا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ *

۶۳۹۔ یعقوب الدورقی، ابن ابی زائدہ (دوسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجاج سے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ سورۃ بقرہ مت کہو، اور بقیہ حدیث ابن مسہر کی روایت کی طرح منقول ہے۔

٦٤٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ هَذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ *

۶۴۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کیا، چنانچہ انہوں نے سات کنکریوں کے ساتھ جمرہ کی رمی کی، اور بیت اللہ شریف کو اپنی بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں طرف کیا، اور فرمایا، یہ اس ذات کے (رمی کرنے کا) مقام ہے کہ جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی ہے۔

٦٤١ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا

۶۴۱۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں جمرہ عقبہ کا ذکر

أَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ *

ہے۔

٦٤٢- وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبِي الْمُحَيَّاةِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى اَبُو الْمُحَيَّاةِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ نَاسًا يَّرْمُوْنَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمَاهَا عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ رَمَاهَا الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ *

۶۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالمحیاۃ (دوسری سند)، یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن لیلیٰ، سلمہ بن کہیل، عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ لوگ تو جمرہ کی عقبہ کے اوپر سے رمی کرتے ہیں، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وادی کے درمیان سے رمی کی، اور فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کہ اس ذات نے بھی جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی ہے، یہیں سے رمی کی ہے۔

(٨١) بَاب اسْتِحْبَابِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا وَبَيَانِ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ *

باب (۸۱) یوم النحر میں سوار ہو کر جمرہ عقبہ کی رمی کرنا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ مجھ سے مناسک حج معلوم کر لو!

٦٤٣- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُولُ لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ *

۶۴۳۔ اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، ابوالزبیر سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے، کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ آپ اونٹنی پر سے یوم النحر کو جمرہ عقبہ کی رمی کر رہے تھے، اور آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ مجھ سے اپنے مناسب حج معلوم کر لو، اس لئے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں اس حج کے بعد پھر حج کروں گا۔

(فائدہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے معلوم ہو گیا کہ آپ کو علم غیب نہیں تھا، ورنہ پھر اس اظہار کا کوئی مطلب نہیں ہے، اور جمرات کی رمی پر سب علمائے کرام کا اجماع ہے کہ جس طرح مارے درست ہے، اور امام ابو حنیفہؒ سے اس بارے میں تین قول منقول ہیں، باقی صاحب فتح القدیر نے فتاویٰ ظہیریہ کی روایت کو ترجیح دی ہے، کہ پیدل مارنا افضل ہے، کیونکہ اس میں عاجزی اور خاکساری زیادہ ہے، اور حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابن زبیرؓ کا بھی عمل ابن منذر نے اسی طرح نقل کیا ہے، (بحر الرائق جلد ۲ صفحہ ۳۷۶، نووی جلد ۱ صفحہ ۴۱۹)۔

٦٤٤- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَجْتُ مَعَ

۶۴۴۔ سلمہ بن شعیب، حسن بن اعین، معقل، زید بن ابی انیسہ، یحییٰ ام حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا فرماتی تھیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کیا، سو میں نے آپ کو جمرہ عقبہ کی رمی کرتے ہوئے دیکھا، اور آپ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُهُ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَانْصَرَفَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَأُسَامَةُ أَحَدُهُمَا يَقُودُ بِهِ رَاحِلَتَهُ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّمْسِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ أَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا *

واپس ہوئے اور آپ اپنی سواری پر تھے، اور آپ کے ساتھ حضرت بلالؓ اور حضرت اسامہؓ بھی تھے، ایک تو آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑ کر چل رہا تھا، اور دوسرے نے اپنا کپڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر کر رکھا تھا، تاکہ آپ گرمی کی تپش سے محفوظ رہیں، ام الحصین بیان کرتی ہیں، آپ نے بہت باتیں بیان فرمائیں، اس کے بعد میں نے سنا، آپ فرما رہے تھے، کہ اگر تم پر ایک غلام کن کٹا، میرا خیال ہے کہ ام حصین نے یہ بھی کہا، کالا حاکم بنا دیا جائے، جو تمہیں کتاب اللہ کے مطابق حکم دے، تب بھی اس کی بات سنو، اور اطاعت کرو۔

٦٤٥- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ جَدَّتِهِ قَالَتْ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَالَ مُسْلِم وَاسْمُ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ وَهُوَ خَالُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ رَوَى عَنْهُ وَكِيعٌ وَحَجَّاجٌ الْأَعْوَرُ *

۶۴۵۔ احمد بن حنبل، محمد بن سلمہ، ابی عبدالرحیم، زید بن انیسہ، یحییٰ بن حصین، ام حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجتہ الوداع کیا، سو میں نے حضرت اسامہؓ اور حضرت بلالؓ کو دیکھا، کہ ایک ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے تھا، اور دوسرے نے آپ پر کپڑا تان(۱) رکھا تھا، تاکہ آپ گرمی کی تپش سے محفوظ رہیں، یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی، امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ ابو عبدالرحیم کا نام خالد بن ابی یزید ہے، اور وہ محمد بن سلمہ کے ماموں ہیں، اور ان سے وکیع اور حجاج اعور نے روایت کی ہے۔

(٨٢) بَاب اسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى الْجِمَارِ بِقَدْرِ حَصَى الْخَذْفِ *

باب (۸۲) ٹھیکری کے برابر کنکریاں مارنے کا استحباب کا بیان!

٦٤٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

۶۴۶۔ محمد بن حاتم، عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ آپ نے ٹھیکریوں کے

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر لگائے بغیر اوپر کپڑا تانے ہوئے تھے تاکہ گرمی کی شدت سے بچایا جائے اس سے معلوم ہوا کہ حالت احرام میں کسی کپڑے وغیرہ کے ذریعے سایہ حاصل کرنا جائز ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ *

بقدر جمرہ کے کنکریاں ماریں۔

(فائدہ) اس روایت سے ایسی کنکریاں مارنے کا استحباب ثابت ہوا (بحر الرائق ونووی)۔

(۸۳) بَاب بَيَان وَقْتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْيِ *

باب (۸۳) رمی کا وقت مستحب!

٦٤٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ *

۶۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر، ابن ادریس، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یوم النحر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کے وقت جمرہ عقبہ کی رمی کی، اور بعد کے دنوں میں جبکہ آفتاب ڈھل گیا۔

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے کہ یوم النحر کو دن چڑھے رمی کرنا اور ایام تشریق میں زوال کے بعد اور تیسرے دن اگر زوال سے قبل رمی کرے تو بھی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک درست ہے، اور اس بات پر بھی امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ ثوری، اور ابو ثور کا اتفاق ہے کہ اگر ایام تشریق گزر گئے اور رمی نہیں کی، اور سورج بھی غائب ہو گیا تو رمی فوت ہو جائے گی، اور اس کا انجبار بذریعہ دم کیا جائے (عمدۃ القاری، نووی، بحر الرائق)۔

٦٤٨- وَحَدَّثَنَاه عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۶۴۸۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، ابو زبیر، سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

(٨٤) بَاب بَيَان أَنَّ حَصَى الْجِمَارِ سَبْعٌ *

باب (۸۴) سات کنکریاں مارنی چاہئیں۔

٦٤٩- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْجَزَرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الِاسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ *

۶۴۹۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل بن عبیداللہ، جزری، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ استنجا کے ڈھیلے لینا طاق ہے، اور جمرہ کی کنکریاں طاق ہیں، اور صفا و مروہ کی سعی طاق ہے، اور بیت اللہ شریف کا طواف طاق ہے، لہٰذا جو استنجا کرنے کے لئے ڈھیلا لے تو وہ طاق لے۔

(فائدہ) سات کنکریاں لینی چاہئیں، باقی ایک پتھر لے کر اس کے سات ٹکڑے کرے، یہ چیز مکروہ ہے، (بحر الرائق بحوالہ فتح القدیر)۔

(٨٥) بَاب تَفْضِيلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ وَجَوَازِ التَّقْصِيرِ *

باب (۸۵) حلق کرانا قصر کرانے سے افضل ہے اور قصر کرانا بھی جائز ہے

٦٥٠- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ حَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ *

۶۵۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن رمح، لیث (دوسری سند)، قتیبہ، لیث، نافع، حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا، اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک جماعت نے بھی سر منڈایا، اور بعضوں نے بال کٹوائے، حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں پر رحم فرمائے، ایک یا دو مرتبہ فرمایا، پھر فرمایا کترانے والوں پر بھی۔

٦٥١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ *

۶۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ الٰہی سر منڈانے والوں پر رحم فرما، صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ کتروانے والوں پر بھی، آپ نے پھر فرمایا الٰہی سر منڈانے پر رحم فرما، صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ کتروانے والوں پر بھی، آپ نے ارشاد فرمایا اور کتروانے والوں پر بھی۔

٦٥٢- أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ *

۶۵۲۔ ابو اسحاق، ابراہیم بن محمد سفیان، مسلم بن حجاج، ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں پر رحمت فرمائے، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ کتروانے والوں پر بھی، آپ نے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں پر رحم فرمائے، صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ کتروانے والوں پر بھی، آپ نے فرمایا، اور کتروانے والوں پر بھی۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت صرف بال نہ رکھنے والوں ہی کو شامل ہے، اور اس کے بعد اگر ہے تو ان کو جو سنت کے مطابق بال رکھیں، باقی انگریزی بال رکھنے والوں کے لئے رحمت کا کوئی بھی حصہ نہیں ہے۔

٦٥٣- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ *

۶۵۳۔ ابن مثنیٰ، عبدالوہاب، عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں ہے کہ آپ نے چوتھی مرتبہ فرمایا، اور کتروانے والوں پر بھی۔

٦٥٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِينَ *

۶۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و زہیر بن حرب، ابن نمیر اور ابو کریب، ابن فضیل، عمارہ، ابو زرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں کی مغفرت فرمائے، صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قصر کرنے والوں کی بھی، آپ نے فرمایا، الٰہی سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ قصر کرنے والوں کی بھی، آپ نے فرمایا، الٰہی سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ قصر کرنے والوں کی بھی، آپ نے فرمایا، اور قصر (۱) کرنے والوں کی بھی۔

٦٥٥- وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۶۵۵۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم سے ابو زرعہ کی حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

٦٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَلَمْ يَقُلْ وَكِيعٌ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

۶۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع اور ابو داؤد طیالسی، شعبہ، یحییٰ بن حصین اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حجۃ الوداع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، کہ آپ نے سر منڈانے والوں کے لئے تین مرتبہ دعا فرمائی، اور سر کتروانے والوں کے لئے ایک مرتبہ، اور وکیع نے حجۃ الوداع کا ذکر نہیں کیا۔

٦٥٧- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ

۶۵۷۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری (دوسری سند) قتیبہ، حاتم بن اسماعیل، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈایا۔

---

(۱) حلق کرانا قصر کرانے سے افضل ہے اس لئے کہ حلق کرانے میں عاجزی کا اظہار زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرنا ہے اور اپنی زینت کی چیز یعنی بالوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بالکلیہ ختم کرنا ہے جبکہ قصر میں زینت والی چیز بالوں کو کچھ باقی رکھنا ہوتا ہے۔ حلق کے افضل ہونے کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق کرانے والوں کے لئے تین مرتبہ دعا فرمائی۔

فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

(۸٦) بَاب بَيَان أَنَّ السُّنَّةَ يَوْمَ النَّحْرِ أَنْ يَرْمِيَ ثُمَّ يَنْحَرَ ثُمَّ يَحْلِقَ وَالِابْتِدَاءِ فِي الْحَلْقِ بِالْجَانِبِ الْأَيْمَنِ مِنْ رَأْسِ الْمَحْلُوقِ *

٦٥٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مِنًى فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَأَشَارَ إِلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ *

٦٥٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ لِلْحَلَّاقِ هَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ هَكَذَا فَقَسَمَ شَعَرَهُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْحَلَّاقِ وَإِلَى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّ سُلَيْمٍ وَأَمَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ فَبَدَأَ بِالشِّقِّ الْأَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعَرَةَ وَالشَّعَرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْأَيْسَرِ فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ هَا هُنَا أَبُو طَلْحَةَ فَدَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ *

٦٦٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهِ عَنْ رَأْسِهِ

باب (۸٦) سنت یہ ہے کہ یوم النحر کو اول رمی، پھر نحر اور پھر حلق کرے، اور حلق داہنی طرف سے شروع کرے۔

۶۵۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، حفص بن غیاث، ہشام، محمد بن سیرین، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منیٰ آئے، تو پہلے جمرہ عقبہ پر گئے، اور وہاں کنکریاں ماریں، اور پھر منیٰ میں اپنی قیام گاہ پر تشریف لائے، اور پھر قربانی کی، اس کے بعد حجام سے کہالو، اور اپنے سر کے داہنی طرف اشارہ کیا، اور پھر بائیں جانب اشارہ کیا، اور اپنے بال لوگوں کو دینے شروع کر دیئے۔

۶۵۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ و ابن نمیر اور ابو کریب، حفص بن غیاث، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی ابوبکر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، کہ آپ نے حجام سے اپنے سر کے داہنی طرف اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا، اور اپنے بال ان لوگوں کو جو آپ کے قریب تھے بانٹ دیئے، اس کے بعد حجام کو بائیں طرف کے لئے اشارہ کیا، اور اس جانب کے بالوں کا ایک حلقہ بنایا، اور وہ ام سلیمؓ کو عطا کئے، اور ابو کریب کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، کہ آپ نے داہنی جانب سے شروع کیا، اور یہ لوگوں کو ایک ایک اور دو دو بال بانٹ دیئے، اور پھر بائیں جانب اشارہ کیا، اور اس طرف بھی ایسا ہی کیا، یعنی منڈایا، اور پھر فرمایا کہ یہاں ابوطلحہ موجود ہیں، سو وہ بال ابوطلحہؓ کو دے دیئے۔

۶۶۰۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، ہشام، محمد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی کی، اور پھر اونٹ کی طرف آئے اور اسے ذبح کیا، اور حجام بیٹھا ہوا تھا، آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر کی جانب اشارہ کیا، اور اس نے داہنی

فَحلَقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيمَنْ يَلِيهِ ثُمَّ قَالَ احْلِقِ الشِّقَّ الْآخرَ فَقَالَ أَيْنَ أَبو طَلْحَةَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ *

طرف سے سر مونڈا، آپ نے وہ بال قریبی بیٹھنے والوں میں تقسیم کر دیئے، پھر کہا، کہ اب دوسری جانب کے مونڈ، اور ابو طلحہ سے دریافت کیا، اور وہ بال انہیں عنایت کئے۔

٦٦١- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ وَنَحرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحلَقَهُ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ *

۶۶۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، ہشام بن حسان، ابن سیرین، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جمرہ کی، اور قربانی کو نحر کیا، پھر سر کا دایاں حصہ حجام کے سامنے کر کے منڈوا دیا، اور ابو طلحہ انصاری کو بلا کر وہ بال ان کو عطا کئے، اس کے بعد سر کا بایاں حصہ حجام کے سامنے کیا، اور فرمایا کہ انہیں مونڈ دے، حجام نے وہ بھی مونڈ دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بال حضرت طلحہؓ کو دے کر فرمایا، کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کر دو۔

(فائدہ) پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں، کہ قصر سے حلق افضل ہے، اور مستحب ہے کہ منڈوانے والا اپنے سر کو داہنی طرف سے شروع کرے، جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، اور امام ابو حنیفہؒ کی طرف جو امام نووی نے اختلاف کی نسبت کی ہے، وہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ امام صاحب کا رجوع کتب فقہ میں موجود ہے، اور یہ حجام معمر بن عبداللہ تھے، بخاری میں اس بات کی تصریح ہے (نووی و فتح الملہم)۔

(٨٧) بَاب جَوَازِ تَقْدِيمِ الذَّبْحِ عَلَي الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ عَلَي الذَّبْحِ وَعَلَي الرَّمْيِ وَتَقْدِيمِ الطَّوَافِ عَلَيْهَا كُلِّهَا *

باب (۸۷) رمی سے پہلے ذبح، اور رمی و ذبح سے قبل حلق کرنا، اور اسی طرح ان سب سے قبل طواف کرنے کا بیان۔

٦٦٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحرَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۶۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں منیٰ میں وقوف کیا، تاکہ لوگ آکر آپ سے مسائل دریافت کریں، تو ایک شخص آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ میں کچھ سمجھ نہیں سکا، اس لئے میں نے قربانی کرنے سے پہلے حلق کرا لیا، آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں اب قربانی کر لو، پھر دوسرا شخص آیا، اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں سمجھ نہیں سکا، اور میں نے رمی سے پہلے قربانی ذبح کر لی، آپ نے فرمایا رمی کر لو، کچھ حرج نہیں ہے، غرضیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ *

سے جس عمل کی تقدیم و تاخیر کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے یہی فرمایا، کرلو، اور کچھ مضائقہ نہیں۔

(فائدہ) یوم النحر کو باتفاق علمائے کرام چار چیزیں کرنا واجب ہیں، جمرہ عقبہ کی رمی، قربانی، حلق یا تقصیر اور اس کے بعد طواف افاضہ اور اس ترتیب کے واجب ہونے پر بھی اجماع ہے، کیونکہ حضرت انس کی حدیث میں جو گزر چکی ہے، یہی ترتیب موجود ہے، مگر تقدیم و تاخیر کے جواز میں کوئی شبہ نہیں، ہاں بعض شکلوں میں اس تقدیم و تاخیر سے دم واجب ہے، اس کی ترتیب کتب فقہیہ سے معلوم کرلی جائے (بحوالہ نووی و فتح الملہم)۔

٦٦٣- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَطَفِقَ نَاسٌ يَسْأَلُونَهُ فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ الرَّمْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ إِنِّي لَمْ أَشْعُرْ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَيَقُولُ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سَمِعْتُهُ يُسْأَلُ يَوْمَئِذٍ عَنْ أَمْرٍ مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ وَيَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيمِ بَعْضِ الْأُمُورِ قَبْلَ بَعْضٍ وَأَشْبَاهِهَا إِلَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوا ذَلِكَ وَلَا حَرَجَ *

۶۶۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عیسیٰ بن طلحہ تیمی، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے رہے، اور لوگ آپ کے مسائل دریافت کرتے رہے، تو ان میں سے ایک بولا کہ یا رسول اللہ میں نہ سمجھ سکا، کہ رمی نحر سے پہلے ضروری ہے، میں نے نحر کرنے سے قبل رمی کرلی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رمی کرلو، اور کچھ مضائقہ نہیں، دوسرے نے دریافت کیا، یا رسول اللہ میں سمجھ نہ سکا، کہ نحر حلق سے پہلے ہے، میں نے نحر کرنے سے پہلے حلق کرالیا، آپ نے فرمایا، اب نحر کرلو، کچھ حرج نہیں، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ اس روز جس کام کے متعلق بھی آپ سے دریافت کیا گیا کہ جسے انسان بھول جاتا ہے، یا نہ معلوم ہونے کی بنا پر آگے پیچھے کرلیتا ہے، یا اس کے مانند، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے متعلق یہی فرمایا کہ اب کرلو، اور کچھ حرج نہیں ہے۔

(فائدہ) آپ نے حرج کی نفی اس کام کی اباحت کے لئے کردی، جسے وہ کر چکا، اب رہا اس تقدیم و تاخیر پر دم واجب ہے یا نہیں، اس کے لئے علیحدہ تفصیل درکار ہے۔

٦٦٤- وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَى آخِرِهِ *

۶۶۴۔ حسن حلوانی، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب سے یونس عن الزہری کی حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

٦٦٥- وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى

۶۶۵۔ علی بن خشرم، عیسیٰ، ابن جریج، ابن شہاب، عیسیٰ بن

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ *

طلحہ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ یوم النحر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! مجھے معلوم نہیں تھا کہ فلاں فلاں باتیں فلاں فلاں باتوں سے پہلے ہیں، ایک اور شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا خیال تھا کہ فلاں بات فلاں بات سے پہلی ہوتی ہے (تیسرے شخص نے یہی عرض کیا) آپ نے تینوں سے فرمایا، کرلو، کوئی حرج نہیں۔

٦٦٦- وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح و حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رِوَايَةُ ابْنِ بَكْرٍ فَكَرِوَايَةِ عِيسَى إِلَّا قَوْلَهُ لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ وَأَمَّا يَحْيَى الْأُمَوِيُّ فَفِي رِوَايَتِهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ *

٦٦٦۔ عبد بن حمید، محمد بن بکر (دوسری سند) سعید بن یحییٰ اموی، بواسطہ اپنے والد، ابن جریج اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور ابو بکر کی روایت، عیسیٰ ہی کی روایت کی طرح ہے، مگر یہ کہ اس میں تین آدمیوں کا تذکرہ نہیں ہے، اور یحییٰ اموی کی روایت میں یہ ہے کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا (یا) میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کرلی ہے۔

٦٦٧- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى النَّبِيَّ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ فَاذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ *

٦٦٧۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، زہری، عیسیٰ بن طلحہ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، کہ میں نے ذبح سے پہلے حلق کرلیا، آپ نے فرمایا ذبح کرلے، اور کچھ مضائقہ نہیں (دوسرے نے کہا) میں نے رمی سے پہلے ذبح کرلیا، آپ نے فرمایا رمی کرلے، کچھ حرج نہیں۔

٦٦٨- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَةٍ بِمِنًى فَجَاءَهُ رَجُلٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

٦٦٨۔ ابن ابی عمر و عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی یہ الفاظ ہیں، کہ میں نے دیکھا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں اپنی اونٹنی پر سوار تھے، تو آپ کی خدمت میں ایک آدمی گیا، ابن عیینہ کی روایت کی طرح۔

٦٦٩- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ

٦٦٩۔ محمد بن عبداللہ بن قہزاذ، علی بن حسن، عبداللہ بن

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا رَأَيْتُهُ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلُوا وَلَا حَرَجَ *

مبارک، محمد بن ابی حفصہ، زہری، عیسیٰ بن طلحہ، عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور آپ نحر کے دن جمرہ کے پاس کھڑے ہوئے تھے، کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! میں نے رمی سے پہلے حلق کرالیا، آپ نے فرمایا، رمی کرلو، کوئی حرج نہیں(۱)، دوسرے نے آکر عرض کیا، یا رسول اللہ! میں رمی سے قبل بیت اللہ کو چل دیا (طواف افاضہ کرلیا) آپ نے فرمایا کہ اب رمی کرلو، کوئی حرج نہیں، راوی کہتے ہیں کہ اس روز آپؐ سے جو سوال بھی کیا گیا، آپ نے یہی فرمایا، اب کرلو، کوئی حرج نہیں۔

٦٧٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ *

۶۷۰۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذبح، حلق اور رمی میں تقدیم و تاخیر کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں ہے۔

(٨٨) بَاب اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْإِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ *

باب (۸۸) طواف افاضہ نحر کے دن کرنا۔

٦٧١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمِنًى وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ

۶۷۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، عبیداللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن طواف افاضہ کیا، پھر لوٹے، اور ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھی، نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ بھی نحر کے دن طواف افاضہ کرتے، پھر منیٰ جا کر نماز پڑھتے اور فرمایا کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا

(۱) رمی، ذبح اور حلق کے مابین ترتیب ضروری ہے۔ فقہاء حنفیہ کی یہی رائے ہے البتہ بھول کر یا مسئلہ معلوم نہ ہونے کی بناء پر تقدیم و تاخیر ہو جائے تو گناہ نہیں ہوگا جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث میں لا حرج فرمایا ہے۔ ترتیب کے واجب ہونے کے دلائل اور دوسرے حضرات کی دلیل کے جواب کے لئے ملاحظہ ہو فتح الملہم ص ۳۴۲ ج ۳۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ *

ہے۔

(۸۹) بَاب اسْتِحْبَابِ النُّزُولِ بِالْمُحَصَّبِ يَوْمَ النَّفْرِ *

باب (۸۹) مقام محصب میں اترنا۔

٦٧٢- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ شَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ مَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ *

۶۷۲۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن یوسف ازرق، سفیان، عبدالعزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ مجھے کچھ وہ باتیں بتلائیے، جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محفوظ کی ہیں کہ ترویہ کے دن آپ نے ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا، منیٰ میں، میں نے عرض کیا، کہ کوچ کے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا، ابطح (محصب) میں، اس کے بعد فرمایا جو تمہارے امراء کرتے ہیں، وہی کرو۔

٦٧٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ *

۶۷۳۔ محمد بن مہران رازی، عبدالرزاق، معمر، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ مقام ابطح میں اترا کرتے تھے۔

٦٧٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى التَّحْصِيبَ سُنَّةً وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْحَصْبَةِ قَالَ نَافِعٌ قَدْ حَصَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ *

۶۷۴۔ محمد بن حاتم بن میمون، روح بن عبادہ، صخر بن جویریہ، نافع بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما محصب میں اترنے کو سنت سمجھتے تھے، اور ظہر کی نماز نحر کے دن محصب ہی میں پڑھا کرتے تے، نافع بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفائے راشدین محصب میں اترتے تھے۔

٦٧٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ *

۶۷۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، عبداللہ بن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ محصب میں اترنا واجب نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اس لئے وہاں اترے تھے کہ وہاں سے نکلنا آسان تھا، جس وقت آپ مکہ سے نکلے۔

(فائدہ) یعنی مناسک حج میں سے نہیں ہے، بلکہ تمام علماء کرام کے نزدیک مستحب ہے، اور اسی بنا پر اس کے ترک پر کوئی چیز واجب نہیں ہے، اور فتح القدیر میں ہے، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز اس مقام پر پڑھنا مستحب ہے، اور اسی کا استحباب امام نووی نے بیان کیا ہے، اور

حافظ ذکی الدین فرماتے ہیں کہ تمام علمائے کرام کے نزدیک نزول محصب مستحب ہے اور فتاویٰ قاضی خان میں ہے کہ کچھ دیر محصب میں اترے، غرضیکہ ادنیٰ درجہ وہ ہے، اور اعلیٰ درجہ یہ ہے۔ (عمدۃ القاری، بحر الرائق، نووی)۔

٦٧٦- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح و حَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

٦٧٦۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث (دوسری سند) ابو الربیع، حماد بن زید، (تیسری سند) ابو کامل، یزید بن زریع، حبیب معلم، سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

٦٧٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذَلِكَ وَقَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ مَنْزِلًا أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ *

٦٧٧۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت ابن عمرؓ محصب میں اترا کرتے تھے، اور زہری بیان کرتے ہیں کہ مجھے عروہ نے خبر دی ہے، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا محصب میں نہیں اترا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اس لئے اترے، کہ یہ مقام آپ کی واپسی کے وقت فروکش ہونے کے لئے زیادہ مناسب تھا۔

٦٧٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٦٧٨۔ ابو بکر بن ابی شیبہ واسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر اور احمد بن عبدہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ محصب میں اترنا کوئی واجب نہیں ہے، وہ تو ایک منزل ہے جہاں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اترے تھے۔

٦٧٩- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَمْ يَأْمُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْزِلَ الْأَبْطَحَ حِينَ خَرَجَ مِنْ مِنًى وَلَكِنِّي جِئْتُ فَضَرَبْتُ فِيهِ قُبَّتَهُ فَجَاءَ فَنَزَلَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَةِ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَفِي

٦٧٩۔ قتیبہ بن سعید وابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، صالح بن کیسان، سلیمان بن یسار، ابو رافع سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آپ منیٰ سے نکلے، محصب میں اترنے کا حکم نہیں دیا تھا، لیکن میں آیا اور میں نے وہاں قبہ لگا دیا، آپ آئے اور وہاں اتر پڑے، ابو بکر نے صالح کی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ میں نے سلیمان بن یسار سے سنا، اور قتیبہ کی روایت میں عن ابی رافع کے الفاظ موجود ہیں، اور ابو رافع

رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر مقرر تھے۔

٦٨٠- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ *

۶۸۰۔ حرملہ بن یحیٰی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم انشاءاللہ تعالیٰ کل خیف بنی کنانہ میں اتریں گے، جہاں کفار نے آپس میں کفر پر قسم کھائی تھی۔

(فائدہ) محصب، ابطح، بطحاء اور خیف بن کنانہ سب ایک ہی جگہ کے نام ہیں۔

٦٨١- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ وَذَلِكَ إِنَّ قُرَيْشًا وَبَنِي كِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ حَتَّى يُسْلِمُوا إِلَيْهِمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُحَصَّبَ *

۶۸۱۔ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، اوزاعی، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، اور ہم منیٰ میں تھے، کہ کل ہم خیف بن کنانہ میں اتریں گے، جہاں کافروں نے کفر پر قسم کھائی تھی، اور کیفیت اس کی یہ تھی کہ قریش اور بنی کنانہ نے قسم کھائی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے اندر نکاح نہ کریں گے، اور نہ ان سے بیع و شراء کریں گے، تاوقتیکہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سپرد نہ کردیں، اسی مقام محصب میں یہ قسم کھائی تھی۔

٦٨٢- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْزِلُنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِذَا فَتَحَ اللَّهُ الْخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ *

۶۸۲۔ زہیر بن حرب، شبابہ، ورقاء، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ فتح دے، تو انشاءاللہ ہماری منزل خیف ہے، جہاں انہوں نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ محصب میں اترنا شکر الٰہی بجالانے کے ارادہ سے تھا، کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب کردیا ہے، اور کافروں اور دشمنان دین کو مغلوب و مقہور کردیا ہے۔

(٩٠) بَاب وُجُوبِ الْمَبِيتِ بِمِنًى

باب (۹۰) ایام تشریق میں رات کو منیٰ میں رہنا

لَيَالِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَالتَّرْخِيصِ فِي تَرْكِهِ لِأَهْلِ السِّقَايَةِ *

واجب ہے اور جو حضرات مکہ مکرمہ میں زمزم پلاتے ہوں، انہیں رخصت ہے!

٦٨٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِي مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ *

۶۸۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، ابن عمر (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قیام منیٰ کی راتوں میں حاجیوں کو پانی پلانے کی وجہ سے مکہ میں رہنے کی اجازت طلب کی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔

٦٨٤- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۶۸۴۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس (دوسری سند) محمد بن حاتم، عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(فائدہ) منیٰ کی راتوں میں رات کو منیٰ ہی میں قیام مسنون ہے، اگر منیٰ آیا اور رمی جمار کے بعد پھر وہاں سے چلا گیا تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں (عمدۃ القاری جلد ۱ صفحہ ۸۵، ونووی جلد ۱ صفحہ ۴۲۳)۔

(٩١) بَاب فَضْلِ الْقِيَامِ بِالسِّقَايَةِ وَالثَّنَاءِ عَلَى أَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْهَا *

باب (۹۱) موسم حج میں پانی پلانے کی فضیلت اور اس سے پینے کا استحباب۔

٦٨٥- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَا لِي أَرَى بَنِي عَمِّكُمْ يَسْقُونَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَأَنْتُمْ تَسْقُونَ النَّبِيذَ أَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ أَمْ مِنْ بُخْلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا بِنَا مِنْ حَاجَةٍ وَلَا بُخْلٍ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۶۸۵۔ محمد بن منہال ضریر، یزید بن زریع، حمید طویل، بکر بن عبد اللہ مزنی بیان کرتے ہیں کہ میں کعبہ کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک گاؤں کا آدمی آیا، اور اس نے کہا، کہ کیا وجہ ہے، میں تمہارے چچا کی اولاد کو دیکھتا ہوں، کہ وہ شہد اور دودھ پلاتے ہیں، اور تم کھجور کا پانی پلاتے ہوئے، کیا تم نے محتاجی کی وجہ سے یا بخیلی کی بنا پر اسے اختیار کیا ہے، ابن عباس نے فرمایا، الحمد للہ! نہ ہم کو محتاجی ہے نہ بخیلی، اصل وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ فَاسْتَسْقَى فَأَتَيْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِنْ نَبِيذٍ فَشَرِبَ وَسَقَى فَضْلَهُ أُسَامَةَ وَقَالَ أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوا فَلَا نُرِيدُ تَغْيِيرَ مَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

اپنی اونٹنی پر تشریف لائے، اور ان کے پیچھے حضرت اسامہ تھے، آپ نے پانی طلب کیا، تو ہم ایک پیالہ کھجور کے شربت کا لائے، آپ نے پیا اور جو بچا، وہ اسامہ کو پلایا، آپ نے فرمایا تم نے بہت اچھا اور خوب کام کیا، ایسا ہی کیا کرو، سو آپ نے ہمیں جو حکم دیا ہم اس میں تبدیلی کرنا نہیں چاہتے۔

(۹۲) بَابُ الصَّدَقَةِ بِلُحُومِ الْهَدَايَا وَجُلُودِهَا وَجِلَالِهَا وَلَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنْهَا شَيْئًا وَجَوَازِ الِاسْتِنَابَةِ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا *

باب (۹۲) قربانیوں کے گوشت، کھالیں، اور جھولیں صدقہ کرنا اور قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دینا اور قربانی کے لئے اپنا نائب مقرر کر دینے کا جواز!

٦٨٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجِلَّتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا *

۶۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیثمہ، عبدالکریم، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی قربانی کے اونٹوں پر کھڑا رہوں، اور ان کا گوشت اور کھالیں، اور جھولیں سب خیرات کردوں اور قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دوں، حضرت علیؓ نے فرمایا، قصاب کی مزدوری ہم اپنے پاس سے دیں گے۔

٦٨٧- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۶۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور زہیر بن حرب، ابن عیینہ، عبدالکریم جزری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

٦٨٨- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أَجْرُ الْجَازِرِ *

۶۸۸۔ اسحاق بن ابراہیم، اسحاق، شیبان، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، ابن ابی نجیح، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، مگر ان کی حدیث میں قصاب کی مزدوری کا تذکرہ نہیں ہے۔

٦٨٩- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ

۶۸۹۔ محمد بن حاتم و محمد بن مرزوق اور عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، حسن بن مسلم، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ،

أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا فِي الْمَسَاكِينِ وَلَا يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا *

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ اپنی قربانی کے اونٹوں پر کھڑا رہوں، اور مجھے یہ بھی حکم دیا کہ اپنی تمام قربانی، یعنی اس کا سارا گوشت، کھالیں اور جھولیں مساکین اور غرباء میں تقسیم کردوں اور یہ کہ قصاب کی مزدوری اس میں سے کچھ نہ دوں (بلکہ علیحدہ دوں)۔

٦٩٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِمِثْلِهِ *

۶۹۰۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، عبدالکریم بن مالک جزری، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا، اور اسی طرح روایت نقل فرمائی۔

(فائدہ) ان احادیث سے بہت سے فوائد معلوم ہوئے، باقی اہم فائدہ یہ ہے کہ قصاب کی مزدوری گوشت میں سے نہیں دی جائے گی، ہاں اپنے پاس سے دینا صحیح اور درست ہے، اور قربانی کے گوشت کو کھانا بھی جائز ہے، اور اسی طرح اس کی کھال کو گھر کے استعمال میں لانا بھی درست ہے، امام قدوری اور صاحب ہدایہ نے اس چیز کی تصریح کی ہے، واللہ اعلم (عمدۃ القاری جلد ا صفحہ ۵۴)۔

(٩٣) بَاب جَوَازِ الِاشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ *

باب (۹۳) اونٹ اور گائے کی قربانی میں شرکت کا جواز!

٦٩١- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ *

۶۹۱۔ قتیبہ بن سعید، مالک، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حدیبیہ کے سال ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے نحر کیا، اور گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے قربانی کی۔

٦٩٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا

۶۹۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوخیثمہ، ابوالزبیر، جابر (دوسری سند) احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ *

بیان کرتے ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا تلبیہ کہتے ہوئے چل دیئے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا، کہ اونٹ اور گائے کی قربانی میں باہم شریک ہو جائیں، سات سات آدمی ایک اونٹ یا ایک گائے کی مل کر قربانی کریں۔

٦٩٣- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحَرْنَا الْبَعِيرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ *

۶۹۳۔ محمد بن حاتم، وکیع، عزرہ بن ثابت، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو اونٹ سات آدمیوں، اور گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کی۔

٦٩٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ أَيُشْتَرَكُ فِي الْبَدَنَةِ مَا يُشْتَرَكُ فِي الْجَزُورِ قَالَ مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبُدْنِ وَحَضَرَ جَابِرٌ الْحُدَيْبِيَةَ قَالَ نَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً اشْتَرَكْنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ *

۶۹۴۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ ہم حج اور عمرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اور سات سات آدمی ایک قربانی میں شریک ہوگئے تھے، ایک شخص نے حضرت جابرؓ سے دریافت کیا، کہ جس طرح قربانی کے اونٹ میں شریک ہو سکتے ہیں، کیا اسی طرح بعد کے خریدے ہوئے اونٹ میں بھی شرکت روا ہے، فرمایا پہلے سے اور بعد میں خریدا ہوا، دونوں ایک ہیں، اور جابرؓ حدیبیہ میں حاضر تھے، انہوں نے کہا اس روز ہم نے ستر اونٹ ذبح کئے، اور ہر اونٹ میں سات آدمی شریک ہوئے۔

٦٩٥- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمَرَنَا إِذَا أَحْلَلْنَا أَنْ نُهْدِيَ وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ مِنَّا فِي الْهَدِيَّةِ وَذَلِكَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا مِنْ حَجِّهِمْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ *

۶۹۵۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، ابوزبیر، سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا واقعہ بیان کرتے تھے کہ احرام کھولنے کے وقت آپ نے ہمیں قربانی کرنے کا حکم دیا، اور فرمایا کہ چند آدمیوں کی ایک جماعت ایک اونٹ یا گائے میں شریک ہو جائے، اور یہ اس وقت حکم دیا، جبکہ آپ نے احرام حج کو عمرہ کا کرواکے کھلوادیا تھا۔

٦٩٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ

۶۹۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، عبدالملک، عطاء، حضرت جابر بن

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيهَا *

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا کرتے تھے، اور سات آدمی شریک ہو کر ایک گائے کی قربانی کرتے تھے۔

٦٩٧- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ *

۶۹۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، ابن جریج، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طرف سے ایک گائے ذبح فرمائی۔

٦٩٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ *

۶۹۸۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، (دوسری سند) سعید بن یحییٰ اموی، بواسطہ اپنے والد، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے، اور ابو بکر کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طرف سے اپنے حج میں ایک گائے ذبح کی۔

(فائدہ) ان احادیث سے قربانی کے جانوروں میں شرکت کا جواز معلوم ہوا۔ اور یہ کہ اگر سات شرکاء میں سے کسی ایک نے گوشت کھانے کی نیت کی ہو، تو پھر کسی کی طرف سے وہ قربانی صحیح نہ ہو گی، شرط یہ ہے کہ سب کی نیت تقرب الی اللہ کی ہو، اور باتفاق علماء بکری وغیرہ میں شرکت درست نہیں اور اونٹ اور گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں (عمدۃ القاری و نووی)۔

(٩٤) بَاب اِسْتِحْبَابِ نَحْرِ الْإِبِلِ قِيَامًا مَّعْقُولَةً *

باب (۹۴) اونٹ کو پاؤں باندھ کر کھڑا کر کے نحر کرنا چاہئے۔

٦٩٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ بَارِكَةً فَقَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۶۹۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، یونس، زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک شخص کے پاس آئے اور اسے دیکھا، کہ وہ اپنے اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا ہے، آپ نے فرمایا اس کو اٹھا کر، کھڑا کر کے، پیر باندھ کر نحر کر، تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سنت ہے۔

(٩٥) بَاب اسْتِحْبَابِ بَعْثِ الْهَدْيِ إِلَى

باب (۹۵) جو شخص کہ خود حرم میں نہ جا سکے، اور

الْحَرَمِ لِمَنْ لَا يُرِيدُ الذَّهَابَ بِنَفْسِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَقْلِيدِهِ وَفَتْلِ الْقَلَائِدِ وَأَنَّ بَاعِثَهُ لَا يَصِيرُ مُحْرِمًا وَلَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ بِذَلِكَ *

ہدی بھیجے، تو تقلید ہدی مستحب ہے، اور خود محرم نہ ہو گا۔

۷۰۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ *

۷۰۰۔ یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن رمح، لیث (دوسری سند) قتیبہ، لیث، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور روانہ کر دیا کرتے تھے، اور میں ان کے پٹے خود بنایا کرتی، اور آپؐ ان کے روانہ کر دینے کے بعد ان افعال سے اجتناب نہ کرتے، جن سے محرم اجتناب کرتا ہے۔

۷۰۱- وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۷۰۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۷۰۲- وَحَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيَّ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ *

۷۰۲۔ سعید بن منصور اور زہیر بن حرب، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) سعید بن منصور و خلف بن ہشام اور قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں، کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار بنا کرتی تھی۔

۷۰۳- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ ثُمَّ لَا يَعْتَزِلُ شَيْئًا وَلَا يَتْرُكُهُ *

۷۰۳۔ سعید بن منصور، سفیان، عبدالرحمٰن بن قاسم بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں خود اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے اونٹوں کے ہار بنا کرتی تھی، پھر آپؐ کسی چیز سے کنارہ کش نہیں ہوتے تھے، اور نہ اسے چھوڑتے تھے۔

۷۰۴- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ

۷۰۴۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، افلح، قاسم، حضرت عائشہ

حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلًّا *

رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کے پٹے بٹے تھے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کوہان چیر کر اور گلے میں پٹے ڈال کر کعبہ کو روانہ کر دیا تھا، اور خود مدینہ میں مقیم رہے، اور جو چیز آپ کیلئے پہلے سے حلال تھی، اس میں سے کوئی آپؐ نے حرام نہیں کی۔

٧٠٥- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ وَأَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ أَفْتِلُ قَلَائِدَهَا بِيَدَيَّ ثُمَّ لَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ لَا يُمْسِكُ عَنْهُ الْحَلَالُ *

۷۰۵۔ علی بن حجر سعدی، یعقوب بن ابراہیم دورقی، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، قاسم، ابو قلابہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے اونٹ روانہ کر دیا کرتے تھے، اور میں ان کے پٹے خود اپنے ہاتھوں سے بٹا کرتی تھی، اس کے بعد آپ کسی چیز سے دست کش نہ ہوتے تھے، جس سے غیر محرم دست کش نہیں ہوتا۔

٧٠٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالًا يَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلَالُ مِنْ أَهْلِهِ أَوْ يَأْتِي مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ *

۷۰۶۔ محمد بن مثنیٰ، حسین بن حسن، ابن عون، قاسم، حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میرے پاس بال تھے، اور میں نے وہ پٹے ان ہی بالوں سے بٹے تھے، اور پھر صبح کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حلال تھے، جس طرح غیر محرم آدمی اپنی بیوی سے تمتع اندوز ہو سکتا ہے، ویسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمتع اندوز ہوئے تھے۔

٧٠٧- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا *

۷۰۷۔ زہیر بن حرب، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ مجھے یاد ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانیوں کی بکریوں کے پٹے بٹتی تھی، اور آپؐ انہیں روانہ کرنے کے بعد غیر محرم رہتے تھے۔

٧٠٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

۷۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ و ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ *

اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے اکثر پٹے میں بٹا کرتی تھی، پھر آپ انہیں قربانیوں کے گلے میں ڈال کر روانہ کر دیا کرتے تھے، اور اس کے بعد آپ ان چیزوں سے اجتناب نہ کرتے، جن سے محرم اجتناب کرتا ہے

۷۰۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا *

۷۰۹۔ یحییٰ بن یحییٰ وابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف قربانی کے لئے بکریاں بھیجی تھیں، اور آپ نے اس کی گردنوں میں ہار ڈالے تھے۔

۷۱۰- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاةَ فَنُرْسِلُ بِهَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالٌ لَمْ يَحْرُمْ عَنْهُ شَيْءٌ *

۷۱۰۔ اسحاق بن منصور، عبدالصمد، بواسطہ اپنے والد، محمد بن جحادہ، حکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ہم بکریوں کی گردنوں میں ہار ڈال کر ان کو (مکہ مکرمہ) روانہ کر دیا کرتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی غیر محرم رہتے تھے۔

۷۱۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ زِيَادٍ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِي فَاكْتُبِي إِلَيَّ بِأَمْرِكِ قَالَتْ عَمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ *

۷۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں کہ ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لکھا، کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، کہ جس نے قربانی کا جانور (مکہ مکرمہ) روانہ کر دیا، تو جب تک قربانی ذبح نہ ہو جائے تو اس کے لئے وہ تمام چیزیں حرام ہیں جو حاجیوں کے لئے (بحالت احرام) حرام ہوتی ہیں، اور میں نے بھی قربانی کا جانور روانہ کر دیا ہے، آپ اپنی رائے مجھے لکھ کر بھیجیں، عمرہ کہتی ہیں، کہ حضرت عائشہؓ نے جواب میں فرمایا، کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول صحیح نہیں ہے، میں نے خود اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے جانوروں کے پٹے بٹے تھے، اور آپ نے ان کو میرے والد کے ہمراہ مکہ روانہ کر دیا تھا، اور بھیجنے کے بعد قربانی کے وقت تک حضور نے اپنے اوپر ان چیزوں میں سے کسی کو

بھی حرام نہیں کیا تھا، کہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی تھیں۔

(فائدہ) ابن زیاد کا جو تذکرہ آیا ہے، یہ غلط ہے، صحیح زیاد بن ابی سفیان ہے، بخاری، موطا اور سنن ابی داؤد وغیرہ میں یہی مذکور ہے، ابن زیاد نے حضرت عائشہ کا زمانہ نہیں پایا اور تمام علمائے کرام کے نزدیک قربانی روانہ کرنے سے انسان محرم نہیں ہوتا، اور اس کا حرم میں بھیجنا مستحب ہے، اور جو خود نہ جا سکے، وہ دوسرے کے ہاتھ بھیج دے (نووی جلد ۱ صفحہ ۴۲۵)۔

۷۱۲- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُولُ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ *

۷۱۲۔ سعید بن منصور، ہشیم، اسماعیل بن ابی خالد، شعبی، مسروق، بیان کرتے ہیں، میں نے خود سنا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پردہ کی آڑ میں دستک دے کر فرما رہی تھیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے پٹے میں خود اپنے ہاتھوں سے بٹا کرتی تھی، اور پھر آپ انہیں روانہ کر دیا کرتے تھے، اور قربانی کے جانور ذبح ہونے تک کسی ایسی چیز سے فروکش نہ ہوتے، کہ جس سے محرم ہوتا ہے۔

۷۱۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۷۱۳۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، داؤد، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد زکریا، شعبی، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اسی طرح رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کرتی ہیں۔

(فائدہ) اونٹ اور گائے کے قلادہ ڈالنا مسنون ہے، باقی بکری کے قلادہ ڈالنا مسنون نہیں، کیونکہ اس میں اس کو دقت ہوگی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے حج کے زمانہ میں حالت احرام میں قلادہ نہیں ڈالا، واللہ اعلم، (عمدۃ القاری جلد ۱ صفحہ ۴۱)۔

(٩٦) بَاب جَوَازِ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنِ احْتَاجَ إِلَيْهَا *

باب (۹۶) قربانی کے اونٹ پر شدید مجبوری کے وقت سوار ہو سکتا ہے۔

٧١٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ *

۷۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قربانی کے اونٹ کو پیچھے سے ہانکتا ہوا لے جا رہا تھا، آپؐ نے فرمایا سوار ہو جا، اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے فرمایا سوار ہو جا، اور دوسری یا تیسری مرتبہ

میں فرمایا، کہ تیری خرابی ہو، سوار ہو جا۔

(فائدہ) علامہ تورپشتی فرماتے ہیں کہ اگر درمیان میں پیشاب وغیرہ کی وجہ سے اتر گیا، تو پھر جب تک پہلے جیسی حالت شدیدہ پیش نہ آئے، تو سوار نہ ہو، یہی قول علامہ تنوسی کا ہے (اکمال المعلم وشرح سنوسی جلد ۳ صفحہ ۴۵۳)۔

٧١٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً *

۷۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مغیرہ بن عبدالرحمٰن حزامی، ابوزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس اونٹ کے ہار پڑا ہوا تھا۔

٧١٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا فَقَالَ بَدَنَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ ارْكَبْهَا *

۷۱۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص قربانی کا اونٹ پیچھے سے ہنکاتا ہوا لے جا رہا تھا، اور اس کی گردن میں قلادہ بھی پڑا تھا، آپ نے اس سے فرمایا، ارے تیری خرابی ہو، اس پر سوار ہو جا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے فرمایا، تیرا برا ہو اس پر سوار ہو جا، تیرا برا ہو اس پر سوار ہو جا۔

٧١٧- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَأَظُنُّنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا *

۷۱۷۔ عمرو ناقد اور سریج بن یونس، ہشیم، حمید، ثابت، حضرت انس (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، حمید، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص پر سے گزر ہوا، اور وہ قربانی کے اونٹ کو ہانک رہا تھا، آپ نے فرمایا سوار ہو جا، اس نے عرض کیا، یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے دو یا تین مرتبہ یہی فرمایا کہ سوار ہو جا۔

٧١٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدَنَةٍ أَوْ هَدِيَّةٍ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ أَوْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ وَإِنْ *

۷۱۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، مسعر، بکیر بن اخنس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کوئی قربانی کا اونٹ لے کر گزرا، آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا، اس نے عرض کیا، یہ تو قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے فرمایا اگرچہ ہو، کوئی حرج نہیں۔

٧١٩- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَخْنَسِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدَنَةٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۷۱۹۔ ابو کریب، ابن بشر، مسعر، بکیر بن اخنس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص پر گزر ہوا اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

٧٢٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا *

۷۲۰۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ ان سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے متعلق پوچھا گیا، فرمایا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ اس پر دستور کے موافق بشرط شدید مجبوری اس وقت تک سوار ہو جاؤ، جب تک کہ اور سواری نہ ملے۔

٧٢١- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا *

۷۲۱۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، ابوزبیر بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے متعلق دریافت کیا، فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا ضرورت کے وقت دستور کے موافق جب تک کہ دوسری سواری نہ ملے، اس پر سوار ہو جاؤ۔

(فائدہ) سخت اضطرار اور مجبوری کے وقت قربانی کے جانور پر سوار ہو سکتا ہے (عمدۃ القاری جلد ۱ صفحہ ۳۰)۔

(٩٧) بَاب مَا يَفْعَلُ بِالْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ *

باب (۹۷) قربانی کا جانور اگر راستے میں نہ چل سکے تو کیا کرے!

٧٢٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ الْهُذَلِيُّ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَسِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ مُعْتَمِرَيْنِ قَالَ وَانْطَلَقَ سِنَانٌ مَعَهُ بِبَدَنَةٍ يَسُوقُهَا فَأَزْحَفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيقِ فَعَيِيَ بِشَأْنِهَا إِنْ هِيَ أُبْدِعَتْ كَيْفَ يَأْتِي بِهَا فَقَالَ لَئِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَأَسْتَحْفِيَنَّ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَأَضْحَيْتُ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبَطْحَاءَ قَالَ

۷۲۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالوارث بن سعید، ابوالتیاح ضبعی، موسیٰ بن سلمہ ہذلی بیان کرتے ہیں کہ میں اور سنان بن سلمہ عمرہ کرنے کے لئے ساتھ ساتھ چل دیئے، سنان اپنے ساتھ قربانی کا ایک اونٹ بھی لے جا رہے تھے، راستہ میں اونٹ تھک کر ٹھہر گیا (سنان کہنے لگے) کہ اگر یہ اونٹ آگے نہ چل سکا تو میں کیا کروں گا، مجبور ہو کر بولے، اگر شہر پہنچ گیا تو اس کے متعلق ضرور مسئلہ معلوم کروں گا، غرضیکہ جب دوپہر ہوئی اور بطحا میں ہمارا پڑاؤ ہوا، تو کہنے لگے، کہ میں ابن عباس سے جا

انْطَلِقْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ نَتَحَدَّثْ إِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَ بَدَنَتِهِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمَّرَهُ فِيهَا قَالَ فَمَضَى ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ *

کر واقعہ بیان کرتا ہوں، چنانچہ جا کر حضرت ابن عباسؓ سے اپنے اونٹ کی کیفیت بیان کی، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم نے جاننے والے سے پوچھا، ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے سولہ اونٹ ایک آدمی کے ہمراہ روانہ کئے اور اونٹوں کی خدمت پر اسے مامور کر کے روانہ کیا، وہ شخص جا کر لوٹ آیا، اور کہا یارسول اللہ! اگر کوئی اونٹ ان میں سے تھک جائے تو کیا کروں، فرمایا اسے ذبح کر کے اس کے گلے میں جو دو جوتیاں ہیں، انہیں خون میں رنگ کر کوہان کے ایک پہلو پر بھی خون کا نشان کر دینا، مگر تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی بھی اس اونٹ کا گوشت نہ کھائے۔

٧٢٣- وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِثَمَانَ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ *

۷۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ اور علی بن حجر، اسماعیل بن علیہ، ابوالتیاح، موسیٰ بن سلمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کے ہمراہ سولہ اونٹوں کو روانہ کیا، پھر باقی حدیث عبدالوارث کی روایت کی طرح نقل کی ہے، اور حدیث کا پہلا حصہ ذکر نہیں کیا ہے۔

٧٢٤- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ذُؤَيْبًا أَبَا قَبِيصَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدْنِ ثُمَّ يَقُولُ إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيتَ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْ بِهِ صَفْحَتَهَا وَلَا تَطْعَمْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ *

۷۲۴۔ ابو غسان مسمعی، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، سنان بن سلمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ ذویب ابو قبیصہؓ نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ قربانی کے اونٹ روانہ کیا کرتے تھے، اور حکم فرمایا کرتے تھے کہ اگر ان میں سے کوئی اونٹ تھک جائے اور تمہیں اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہو، تو اسے ذبح کر دینا اور اس کے گلے میں پڑی ہوئی جوتی کو اس کے خون میں ڈبو کر کوہان کے ایک پہلو پر مار دینا، مگر تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی بھی اس کا گوشت نہ کھائے۔

(فائدہ) یہ نفلی قربانی کا حکم ہے اور اگر واجبہ ہو تو اس کا گوشت کھا سکتے ہیں، اور اس کے ساتھ یہ فعل اس لئے کیا جائے، تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ قربانی ہے اور فقراء اس کا گوشت کھالیں (شرح ابی و شیخ شلوسی)۔

(۹۸) بَاب وُجُوبِ طَوَافِ الْوَدَاعِ وَسُقُوطِهِ عَنِ الْحَائِضِ *

باب (۹۸) طواف وداع واجب ہے اور حائضہ عورت سے معاف ہے!

۷۲۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ قَالَ زُهَيْرٌ يَنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجْهٍ وَلَمْ يَقُلْ فِي *

۷۲۵۔ سعید بن منصور، زہیر بن حرب، سفیان، سلیمان احول، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ لوگ ہر ایک راستہ سے واپس ہو جایا کرتے تھے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک چلتے وقت بیت اللہ کا طواف نہ کرلے، کوئی واپس نہ جائے، زہیر کی روایت میں "فی" کا لفظ نہیں ہے۔

۷۲۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ *

۷۲۶۔ سعید بن منصور اور ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ آخر میں بیت اللہ کے پاس سے ہو کر جائیں، اور حائضہ عورت سے اس کی تخفیف ہو گئی۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے، اور یہی تمام علماء کرام کا مسلک ہے، باقی حائضہ سے معاف ہے اور یہی چیز عالمگیریہ میں مرقوم ہے، ہاں عمرہ کرنے والے اور مکی پر واجب نہیں (نووی جلد ا صفحہ ۴۲۷)۔

۷۲۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ تُفْتِي أَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَةَ الْأَنْصَارِيَّةَ هَلْ أَمَرَهَا بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَضْحَكُ وَهُوَ يَقُولُ مَا أَرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ *

۷۲۷۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس کے پاس تھا کہ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا، آپ فتویٰ دیتے ہیں کہ حائضہ عورت طواف رخصت کرنے سے قبل مکہ سے آسکتی ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے فرمایا، کہ اگر تم کو میرے فتویٰ کا یقین نہیں ہے تو فلاں انصاری عورت سے دریافت کرلو، کہ کیا اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا تھا یا نہیں، چنانچہ حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت ابن عباسؓ کے پاس ہنستے ہوئے واپس آئے اور فرمایا کہ میں جانتا تھا، آپ سچ فرماتے ہیں۔

۷۲۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح

۷۲۸۔ قتیبہ، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، ابن

و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَذَكَرْتُ حِيضَتَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ *

شہاب، ابو سلمہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا طواف افاضہ کرنے کے بعد حیض میں مبتلا ہو گئیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ میں نے ان کے حیض آنے کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تو کیا وہ ہم کو روک رکھے گی، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ وہ طواف افاضہ کر چکی تھیں، بعد میں حائضہ ہوئیں، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا تو پھر چلیں۔

۷۲۹- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ طَمِثَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ طَاهِرًا بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۷۲۹۔ ابو طاہر، حرملہ بن یحییٰ، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ (حضرت عائشہ) فرماتی ہیں، حضرت صفیہ بن حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں طہارت کی حالت میں طواف افاضہ کرنے کے بعد حیض میں مبتلا ہو گئیں، بقیہ حدیث مثل سابق ہے۔

۷۳۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَفِيَّةَ قَدْ حَاضَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ *

۷۳۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) زہیر بن حرب، سفیان (تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، ایوب، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، کہ حضرت صفیہ بن حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا حالت حیض میں ہو گئی ہیں، زہری کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۷۳۱ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَتَخَوَّفُ أَنْ تَحِيضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ أَنْ تُفِيضَ قَالَتْ فَجَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۷۳۱۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، افلح، قاسم بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ہمیں اندیشہ تھا، کہ حضرت صفیہؓ طواف افاضہ کرنے سے قبل حیض میں مبتلا ہو جائیں گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَابِسَتُنَا صَفِيَّةُ قُلْنَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِذَنْ *

لائے، اور فرمایا، کیا صفیہ ہمیں روک رکھے گی، ہم نے عرض کیا کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں، آپ نے فرمایا تو اب نہیں۔

٧٣٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ قَدْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَاخْرُجْنَ *

۷۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، بواسطہ اپنے والد، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کہ یارسول اللہ! صفیہ حیض میں مبتلا ہو گئیں، آپ نے فرمایا، شاید وہ ہم کو روک رکھے گی، کیا انہوں نے تم سب کے ساتھ بیت اللہ کا طواف نہیں کیا، سب نے عرض کیا کیوں نہیں، کیا تھا، آپؐ نے فرمایا، تو بس چلو۔

٧٣٣- وَحَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ لَعَلَّهُ قَالَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا حَائِضٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنَّهَا لَحَابِسَتُنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ *

۷۳۳۔ حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم تیمی، ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قربت کرنا چاہی تو آپ سے عرض کیا گیا، کہ وہ حائضہ ہیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا وہ ہم کو روک رکھے گی، عرض کیا گیا، کہ یارسول اللہ! وہ تو دس ذی الحجہ کو طواف زیارت کر چکی ہیں، فرمایا، تو بس تمہارے ساتھ وہ بھی چلیں۔

٧٣٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً حَزِينَةً فَقَالَ عَقْرَى حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ لَهَا أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي *

۷۳۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری سند) عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے چلنا چاہا، تو حضرت صفیہؓ اپنے خیمہ کے دروازہ پر کبیدہ خاطر اور غمگین ہو کر کھڑی ہو گئیں، آپ نے فرمایا، انڈی بال کاٹی، تو ہم کو روک لے گی، پھر فرمایا کیا یوم النحر کو تم نے طواف افاضہ کر لیا تھا، انہوں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا تو پھر چلو۔

٧٣٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَكَمِ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا يَذْكُرَانِ كَئِيبَةً حَزِينَةً *

۷۳۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش (دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، حکم کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں، باقی ان کی روایت میں حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اداس اور غمگین ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

(٩٩) بَاب اسْتِحْبَابِ دُخُولِ الْكَعْبَةِ لِلْحَاجِّ وَغَيْرِهِ وَالصَّلَاةِ فِيهَا وَالدُّعَاءِ فِي نَوَاحِيهَا كُلِّهَا *

باب (۹۹) حاجی اور غیر حاجی کے لئے کعبہ میں داخل ہونے کا استحباب اور اس میں جا کر نماز پڑھنا، اور نواحی کعبہ میں دعا مانگنا

٧٣٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ مَكَثَ فِيهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى *

۷۳۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہؓ، حضرت بلالؓ اور حضرت عثمان بن طلحہؓ حجبی کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور دروازہ بند کر دیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک اندر رہے، حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں، کہ جس وقت آپ باہر تشریف لائے، تو میں نے بلال سے دریافت کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر کیا کیا تھا، فرمایا حضور نے دو ستونوں کو بائیں طرف اور ایک کو دائیں جانب اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کیا، اور بیت اللہ کے اس وقت چھ ستون تھے، پھر آپ نے نماز پڑھی۔

٧٣٧- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَنَزَلَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ وَأَرْسَلَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ

۷۳۷۔ ابوالربیع زہرانی و قتیبہ بن سعید اور ابو کامل حجدری، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اور کعبہ کے صحن میں فروکش ہوئے اور عثمان بن طلحہؓ کو طلب کیا، انہوں نے کنجی لا کر پیش کی، اور دروازہ کھول دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فَجَاءَ بِالْمِفْتَحِ فَفَتَحَ الْبَابَ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَأَمَرَ بِالْبَابِ فَأُغْلِقَ فَلَبِثُوا فِيهِ مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَادَرْتُ النَّاسَ فَتَلَقَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا وَبِلَالٌ عَلَى إِثْرِهِ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَيْنَ قَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى *

حضرت بلالؓ، حضرت اسامہ بن زیدؓ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اندر داخل ہوئے اور دروازہ کے متعلق حکم دیا، وہ بند کر دیا گیا، سب حضرات دیر تک اندر رہے، دیر کے بعد دروازہ کھلا، حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں جھپٹا، اور سب لوگوں سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، اور بلال آپ کے پیچھے تھے، میں نے بلال سے دریافت کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر نماز پڑھی تھی، انہوں نے جواب دیا ہاں! میں نے دریافت کیا، کس جگہ پر، فرمایا، ان کے منہ کے سامنے دو ستونوں کے درمیان، مگر میں یہ دریافت کرنا بھول گیا کہ کتنی نماز پڑھی تھی۔

۷۳۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى أَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَقَالَ ائْتِنِي بِالْمِفْتَاحِ فَذَهَبَ إِلَى أُمِّهِ فَأَبَتْ أَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَتُعْطِيِنَّهُ أَوْ لَيَخْرُجَنَّ هَذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِي قَالَ فَأَعْطَتْهُ إِيَّاهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ *

۷۳۸۔ ابن ابی عمر، سفیان، ایوب سختیانی، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زیدؓ کی اونٹنی پر سوار ہو کر تشریف لائے، کعبہ کے صحن میں اونٹنی کو بٹھلایا، پھر عثمان بن طلحہؓ کو طلب فرمایا، اور ارشاد فرمایا، کہ کنجی لاؤ، عثمان نے اپنی ماں سے جا کر کنجی طلب کی، اس نے دینے سے انکار کر دیا، عثمان بولے کنجی دے دو، ورنہ یہ تلوار میری پشت سے پار ہو جائے گی، مجبوراً اس نے کنجی دے دی، عثمان کنجی لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ کو کنجی دے دی، آپ نے دروازہ کھولا، بقیہ حدیث بدستور روایت ہے۔

۷۳۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَجَافُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ طَوِيلًا

۷۳۹۔ زہیر بن حرب، یحییٰ قطان، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، (تیسری سند) ابن نمیر، عبدہ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ اسامہؓ، بلالؓ اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے، دروازہ بند کر دیا گیا، دیر تک بند رہنے کے بعد پھر دروازہ کھلا اور سب سے پہلے میں ہی داخل

ثُمَّ فُتِحَ فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

ہوا، حضرت بلال سے ملاقات ہوئی، تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی ہے، فرمایا اگلے ستونوں کے درمیان، مگر میں یہ دریافت کرنا بھول گیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی نماز پڑھی ہے۔

۷۴۰- وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ وَأَجَافَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ قَالَ فَمَكَثُوا فِيهِ مَلِيًّا ثُمَّ فُتِحَ الْبَابُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَقِيتُ الدَّرَجَةَ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا هَا هُنَا قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ كَمْ صَلَّى *

۷۴۰۔ حمید بن مسعدۃ، خالد بن حارث، عبداللہ بن عون، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں کعبہ کے پاس پہنچا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال، اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اندر داخل ہو چکے تھے اور حضرت عثمان بن طلحہؓ نے دروازہ بند کر دیا تھا، دیر تک یہ حضرات اندر رہے، دیر کے بعد دروازہ کھلا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، اور میں زینہ پر چڑھ کر اندر گیا، اور دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی ہے، کہا اس جگہ، مگر یہ دریافت کرنا بھول گیا کہ آپؐ نے کتنی نماز پڑھی ہے۔

۷۴۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ فِي أَوَّلِ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ *

۷۴۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن رمح، لیث، ابن شہاب، سالم، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اسامہ بن زیدؓ اور حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا، جب دروازہ کھلا تو داخل ہونے والوں میں سب سے پہلے میں ہی تھا، میں بلالؓ سے ملا اور دریافت کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی ہے، انہوں نے کہا، جی ہاں! دونوں یمانی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

۷۴۲- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۷۴۲۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہؓ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ بیت اللہ

قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنهُمْ وَلَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ اَحَدٌ ثُمَّ اُغْلِقَتْ عَلَيْهِمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَخْبَرَنِيْ بِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ ۔

شریف میں داخل ہوئے اور حضرت اسامہ بن زید، اور حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی داخل ہوئے، اور آپ کے ساتھ اور کوئی داخل نہیں ہوا، اور دروازہ بند کر دیا گیا، حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت بلالؓ یا حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے اندر دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

٧٤٣- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ بَكْرٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِدُخُولِهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُولِهِ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ قُلْتُ لَهُ مَا نَوَاحِيهَا أَفِي زَوَايَاهَا قَالَ بَلْ فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ الْبَيْتِ *

۷۴۳۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج بیان کرتے ہیں، میں نے عطاء سے کہا کہ کیا تم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ تمہیں طواف کا حکم دیا گیا ہے، کعبہ میں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا ہے، عطاء بولے تو وہ داخل ہونے سے تھوڑا منع کرتے ہیں، لیکن میں نے ان سے سنا ہے، وہ فرماتے تھے کہ مجھے اسامہ بن زید نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیت اللہ میں داخل ہوئے، تو اس کے تمام کونوں میں دعا مانگی، اور اس میں نماز نہیں پڑھی(۱)، ہاں! جس وقت باہر تشریف لائے تو کعبہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں، اور فرمایا یہ قبلہ ہے، میں نے ان سے کہا کیا حکم ہے، اس کے کناروں کا، اور کیا حکم ہے اس کے کونوں میں نماز پڑھنے کا، فرمایا ہر طرف بیت اللہ کے قبلہ ہے۔

(۱) حضرت بلالؓ اور حضرت اسامہؓ کی روایتوں میں تطبیق دے کر دونوں کو جمع کرنا بھی ممکن ہے۔ تطبیق کی ایک صورت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ میں داخل ہوئے تو ابتداءً دعا میں مشغول ہو گئے آپ کو دعا میں مشغول دیکھ کر حضرت اسامہؓ بھی کعبہ کی دوسری جانب دعا میں مشغول ہو گئے۔ حضرت اسامہؓ کی دعا میں مشغولیت کے دوران ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جسے حضرت اسامہؓ نے نہیں دیکھا اور حضرت بلالؓ نے آپ کے قریب ہونے کی وجہ سے دیکھ لیا۔ تطبیق کی دوسری صورت یہ ہے کہ دروازہ بند کرنے کی وجہ سے اندر اندھیرا ہو گیا تھا اس تاریکی کی وجہ سے حضرت اسامہؓ کو آپ کی نماز کا علم نہ ہوا اور حضرت بلالؓ آپؐ کے قریب تھے اس لئے انھیں معلوم ہو گیا۔ تطبیق کی تیسری صورت یہ ہے کہ حضرت اسامہؓ کسی وجہ سے بیت اللہ سے باہر گئے ہوں گے اس دوران آپؐ نے نماز پڑھی جس کا حضرت اسامہؓ کو علم نہ ہو سکا۔

(فائدہ) یعنی قیامت تک یہی فیصلہ رہے گا، اور یہ منسوخ نہیں ہو گا، اور ان تمام روایتوں میں محدثین نے حضرت بلالؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے، کہ جس میں کعبہ کے اندر نماز کا تذکرہ ہے، اور حضرت اسامہ کی روایت سے تمسک نہیں کیا، کیونکہ حضرت بلالؓ نے ایک امر زائد ثابت کیا ہے، اور مثبت مقدم ہوا کرتا ہے، اس کے علاوہ اور بکثرت دلائل اس بات پر شاہد ہیں کہ آپ نے بیت اللہ میں نماز پڑھی ہے اور نیز امام ابو حنیفہ، شافعی، ثوری، احمد اور جمہور علماء کرام کے نزدیک بیت اللہ شریف میں فرائض و نوافل کا پڑھنا صحیح اور درست ہے (نووی جلد ۱ صفحہ ۴۲۸، شرح ابی وشنوسی جلد ۳ صفحہ ۳۱۹)۔

٧٤٤- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيهَا سِتُّ سَوَارٍ فَقَامَ عِنْدَ سَارِيَةٍ فَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ *

۷۴۴۔ شیبان بن فروخ، ہمام، عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے اور اس میں چھ ستون تھے تو ہر ستون کے پاس کھڑے ہو کر دعا مانگی، اور نماز نہیں پڑھی،

٧٤٥- حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فِي عُمْرَتِهِ قَالَ لَا *

۷۴۵۔ سریج بن یونس، ہشیم، اسماعیل بن خالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمرہ کی حالت میں بیت اللہ میں داخل ہوئے، انہوں نے فرمایا نہیں۔

(فائدہ) یہ ۷ھ عمرہ قضا کا واقعہ ہے کیونکہ اس وقت بیت اللہ میں اندر بت رکھے ہوئے تھے اور مشرکین انہیں ہٹانے نہیں دیتے تھے، اس لئے آپ اندر تشریف نہیں لے گئے، ہاں فتح کے سال بیت اللہ کو بتوں سے پاک و صاف کیا گیا اور آپ نے پھر اندر جاکر نماز پڑھی (نووی جلد ۱ صفحہ ۴۲۹)۔

(١٠٠) بَاب نَقْضِ الْكَعْبَةِ وَبِنَائِهَا *

باب (۱۰۰) کعبہ کو توڑ کر از سر نو تعمیر کرنے کا بیان!

٧٤٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ وَلَجَعَلْتُهَا عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا حِينَ بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ وَلَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفًا *

۷۴۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں بیت اللہ کو شہید کر کے اسے پھر بنائے ابراہیمی پر بنا دیتا، اس لئے کہ قریش نے جس وقت بیت اللہ کو بنایا تو اسے چھوٹا کر دیا، اور اس میں ایک دروازہ پیچھے بھی بنایا۔

٧٤٧- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۷۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابن نمیر، ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

٧٤٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ *

۷۴۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن ابی بکر صدیق، عبداللہ بن عمر، حضرت عائشہؓ زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تمہاری قوم نے بیت اللہ بناتے وقت اسے ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے چھوٹا کر دیا، میں نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ تو پھر آپ کیوں نہیں اسے ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں کے مطابق بنا دیتے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں ضرور ایسا کر دیتا (یہ روایت سن کر) حضرت عبداللہ بن عمرؓ بولے، کہ حضرت عائشہؓ نے ضرور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا، کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کونوں کا جو حجر سے متصل ہیں، استلام کرنا اس لئے چھوڑ دیا کہ بیت اللہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنیادوں پر پورا پورا بنا ہوا نہیں ہے۔

٧٤٩ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ أَوْ قَالَ بِكُفْرٍ لَأَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالْأَرْضِ وَلَأَدْخَلْتُ فِيهَا مِنَ الْحِجْرِ *

۷۴۹۔ ابو طاہر، عبداللہ بن وہب، مخرمہ (دوسری سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، مخرمہ بن بکیر، بواسطہ اپنے والد، نافع، مولیٰ، ابن عمرؓ، عبداللہ بن ابی بکر بن ابی قحافہؓ، حضرت عبداللہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اگر تمہاری قوم جاہلیت یا کفر کو نئی نئی نہ چھوڑے ہوتی، تو میں کعبہ کا خزانہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کر دیتا، اور اس کا دروازہ زمین سے ملا دیتا، اور حطیم کو کعبہ میں ملا دیتا۔

٧٥٠ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِي ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي

۷۵۰۔ محمد بن حاتم، ابن مہدی، سلیم بن حیان، سعید بن میناء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ

ابْنَ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي خَالَتِي يَعْنِي عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِشِرْكٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ فَأَلْزَقْتُهَا بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا وَزِدْتُ فِيهَا سِتَّةَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ فَإِنَّ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتْهَا حَيْثُ بَنَتِ الْكَعْبَةَ *

تعالیٰ عنہما سے سناوہ فرمارہے تھے کہ مجھے میری خالہ حضرت عائشہؓ نے بتلایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ اگر تیری قوم نے نیا نیا شرک نہ چھوڑا ہوتا تو میں کعبہ کو منہدم کر کے اسے زمین سے ملا دیتا، ایک دروازہ مشرق کی جانب اور دوسرا مغرب کی طرف اور چھ ہاتھ زمین حطیم میں اور ملا دیتا، اس لئے کہ قریش نے جب خانہ کعبہ کو بنایا تو چھوٹا کر دیا۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کے مفسدہ کے خدشہ سے تغیر کو مناسب نہ سمجھا، اس لئے صرف تمنا ہی کرتے رہے، اس سے معلوم ہوا کہ بعض امور شرعیہ میں بمصلحت شرعیہ تاخیر روا ہے، اگلے فائدے میں انشاء اللہ بنائے کعبہ کے متعلق مفصل کلام آجائے گا۔

٧٥١- وَحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَمَّا احْتَرَقَ الْبَيْتُ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ حِينَ غَزَاهَا أَهْلُ الشَّامِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ تَرَكَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَتَّى قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ يُرِيدُ أَنْ يُجَرِّئَهُمْ أَوْ يُحَرِّبَهُمْ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ فَلَمَّا صَدَرَ النَّاسُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي الْكَعْبَةِ أَنْقُضُهَا ثُمَّ أَبْنِي بِنَاءَهَا أَوْ أُصْلِحُ مَا وَهَى مِنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنِّي قَدْ فُرِقَ لِي رَأْيٌ فِيهَا أَرَى أَنْ تُصْلِحَ مَا وَهَى مِنْهَا وَتَدَعَ بَيْتًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَأَحْجَارًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهَا وَبُعِثَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَوْ كَانَ أَحَدُكُمُ احْتَرَقَ بَيْتُهُ مَا رَضِيَ حَتَّى يُجِدَّهُ فَكَيْفَ بَيْتُ رَبِّكُمْ إِنِّي مُسْتَخِيرٌ رَبِّي ثَلَاثًا ثُمَّ عَازِمٌ عَلَى أَمْرِي فَلَمَّا مَضَى الثَّلَاثُ أَجْمَعَ رَأْيَهُ عَلَى أَنْ يَنْقُضَهَا فَتَحَامَاهُ النَّاسُ أَنْ يَنْزِلَ بِأَوَّلِ النَّاسِ يَصْعَدُ فِيهِ أَمْرٌ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى صَعِدَهُ رَجُلٌ فَأَلْقَى مِنْهُ

۷۵۱۔ ہناد بن سری، ابن ابی زائدہ، ابن ابی سلیمان، عطاء، بیان کرتے ہیں کہ یزید بن معاویہؓ کے زمانہ میں جب کہ شام والے مکہ میں آکر لڑے، اور بیت اللہ جل گیا، اور جو کچھ اس کا حال ہونا تھا سو ہوا، تو ابن زبیرؓ نے کعبہ کو اسی حال میں رہنے دیا، یہاں تک کہ سب لوگ موسم حج میں جمع ہوئے، ابن زبیر کا ارادہ تھا کہ لوگوں کا تجربہ کریں (کہ ان میں دین کی حمیت ہے یا نہیں) یا انہیں اہل شام کی لڑائی پر جرات دلائیں، جب سب آگئے تو حضرت ابن زبیرؓ نے فرمایا، کہ اے لوگو! مجھے کعبہ کے متعلق مشورہ دو، کہ میں اسے توڑ کر از سر نو بناؤں، یا اس میں جو حصہ خراب ہو گیا ہے، اسے درست کر دوں، ابن عباس نے فرمایا کہ میری سمجھ میں تو یہ بات آئی ہے کہ جو حصہ اس میں خراب ہو گیا ہے اس کی مرمت کر دو، اور کعبہ کو اسی حال پر چھوڑ دو، جیسا کہ لوگوں کے اسلام لانے کے وقت تھا، اور ان ہی پتھروں کو رہنے دو، کہ جن پر لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے، اور آنحضرت مبعوث ہوئے، ابن زبیر بولے اگر تم میں سے کسی کا گھر جل جائے، تو نیا بنائے بغیر کبھی آرام سے بیٹھ نہیں سکتا، تو تمہارے پروردگار کا مکان تو بہت اعلیٰ ہے، اور میں اپنے پروردگار سے تین بار مشورہ کرتا ہوں پھر اپنے کام کا پختہ ارادہ

حِجَارَةً فَلَمَّا لَمْ يَرَهُ النَّاسُ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَتَابَعُوا فَنَقَضُوهُ حَتَّى بَلَغُوا بِهِ الْأَرْضَ فَجَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَعْمِدَةً فَسَتَّرَ عَلَيْهَا السُّتُورَ حَتَّى ارْتَفَعَ بِنَاؤُهُ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنِّي سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ النَّاسَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّي عَلَى بِنَائِهِ لَكُنْتُ أَدْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَ أَذْرُعٍ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ قَالَ فَأَنَا الْيَوْمَ أَجِدُ مَا أُنْفِقُ وَلَسْتُ أَخَافُ النَّاسَ قَالَ فَزَادَ فِيهِ خَمْسَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ حَتَّى أَبْدَى أُسًّا نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَبَنَى عَلَيْهِ الْبِنَاءَ وَكَانَ طُولُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ ذِرَاعًا فَلَمَّا زَادَ فِيهِ اسْتَقْصَرَهُ فَزَادَ فِي طُولِهِ عَشْرَ أَذْرُعٍ وَجَعَلَ لَهُ بَابَيْنِ أَحَدُهُمَا يُدْخَلُ مِنْهُ وَالْآخَرُ يُخْرَجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَتَبَ الْحَجَّاجُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ وَيُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَدْ وَضَعَ الْبِنَاءَ عَلَى أُسٍّ نَظَرَ إِلَيْهِ الْعُدُولُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ إِنَّا لَسْنَا مِنْ تَلْطِيخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي شَيْءٍ أَمَّا مَا زَادَ فِي طُولِهِ فَأَقِرَّهُ وَأَمَّا مَا زَادَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهُ إِلَى بِنَائِهِ وَسُدَّ الْبَابَ الَّذِي فَتَحَهُ فَنَقَضَهُ وَأَعَادَهُ إِلَى بِنَائِهِ *

کرتا ہوں، جب تین مرتبہ استخارہ کر چکے تو ان کا قلب از سر نو بنانے پر آمادہ ہوا، تو لوگ اس بات کا خوف کرنے لگے کہ جو شخص سب سے پہلے خانہ کعبہ کو توڑنے کے لئے چڑھے تو کہیں اس پر بلائے آسمانی نازل نہ ہو جائے، حتی کہ ایک شخص اوپر چڑھا اور اس میں سے ایک پتھر گرایا، جب لوگوں نے دیکھا کہ اس پر کوئی بلا نازل نہیں ہوئی تو ایک دوسرے پر گرنے لگے، اور اسے شہید کر کے زمین سے ملا دیا، اور ابن زبیر نے چند ستون کھڑے کر کے ان پر پردہ ڈال دیا، یہاں تک کہ اس کی دیواریں بلند ہوتی گئیں، پھر ابن زبیر نے فرمایا کہ میں نے عائشہؓ سے سنا فرما رہی تھیں، کہ حضور فرماتے تھے، کہ اگر لوگ نیا نیا کفر نہ چھوڑے ہوتے، اور پھر نہ میرے پاس اتنا خرچ ہے کہ میں اس کو بنا سکوں، تو پانچ گز حطیم سے بیت اللہ میں داخل کر دیتا، میں اس کا ایک دروازہ بناتا کہ لوگ اس سے اندر جاتے اور دوسرا دروازہ ایسا کر دیتا کہ لوگ اس سے باہر آتے، ابن زبیرؓ نے فرمایا آج ہمارے پاس اتنا خرچہ بھی ہے، اور لوگوں کا خوف بھی نہیں، راوی بیان کرتے ہیں، چنانچہ ابن زبیرؓ نے پانچ گز حطیم کی جانب سے زمین اس میں بڑھا دی، حتی کہ اس جگہ ایک بنیاد (بنائے ابراہیمی) کی نکلی، کہ لوگوں نے اسے خوب دیکھا، چنانچہ اسی بنیاد پر دیوار اٹھانا شروع کر دی، اور بیت اللہ کا طول اٹھارہ ذراع تھا، پھر جب اس میں زیادتی کی، تو لمبان چھوٹا معلوم ہونے لگا تو اس کے لمبان میں بھی دس ذراع کا اضافہ کر دیا، اور اس کے دو دروازے بنائے، کہ ایک سے اندر جائیں اور دوسرے سے باہر جائیں، جب ابن زبیر شہید کر دیئے گئے، تو حجاج نے عبدالملک بن مروان کو اس کی اطلاع دی، اور لکھا کہ حضرت ابن زبیر نے بیت اللہ کی جو تعمیر کی ہے وہ ان ہی بنیادوں کے مطابق ہے، کہ جس پر مکہ مکرمہ کے معتبر لوگوں نے دیکھا ہے تو عبدالملک بن مروان نے لکھا کہ حضرت ابن زبیرؓ کے اس تغیر و تبدل سے ہمیں کوئی سروکار نہیں، لہٰذا جو انہوں نے طول میں زیادتی کی ہے اسے تو

٧٥٢- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَالْوَلِيدَ بْنَ عَطَاءٍ يُحَدِّثَانِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ وَفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ مَا أَظُنُّ أَبَا خُبَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا قَالَ الْحَارِثُ بَلَى أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا قَالَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذَا قَالَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ وَلَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ أَعَدْتُ مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَإِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِي أَنْ يَبْنُوهُ فَهَلُمِّي لِأُرِيَكِ مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَأَرَاهَا قَرِيبًا مِنْ سَبْعَةِ أَذْرُعٍ هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ وَزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ مَوْضُوعَيْنِ فِي الْأَرْضِ شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا وَهَلْ تَدْرِينَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوا بَابَهَا قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ تَعَزُّزًا أَنْ لَا يَدْخُلَهَا إِلَّا مَنْ أَرَادُوا فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَهَا يَدَعُونَهُ يَرْتَقِي حَتَّى إِذَا كَادَ أَنْ يَدْخُلَ دَفَعُوهُ فَسَقَطَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ أَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ

رہنے دو، اور جو حطیم کی طرف سے انہوں نے زائد کیا ہے، اسے نکال دو، اور پھر حالت اولیٰ پر بنادو، اور جو دروازہ انہوں نے کھولا ہے وہ بھی بند کر دو، غرضیکہ حجاج نے کعبہ کو شہید کر کے پھر بنائے اول پر بنادیا۔

۷۵۲۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، عبداللہ بن عبید بن عمیر، ولید بن عطاء، حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ، عبداللہ بن عبید بیان کرتے ہیں، کہ حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ، عبدالملک بن مروان کے پاس اس کے زمانہ خلافت میں وفد لے کر گئے تو عبدالملک نے ان سے کہا، میرا گمان ہے کہ ابو خبیب یعنی ابن زبیرؓ جو حضرت عائشہؓ سے روایت نقل کرتے ہیں، تو انہوں نے حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث سنی ہے، عبدالملک نے کہا، تم نے کیا سنا ہے، بیان کرو، حارث نے کہا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری قوم نے کعبہ کی بنا کو چھوٹا کر دیا، اگر تمہاری قوم نے نیا نیا شرک نہ چھوڑا ہوتا، تو جتنا انہوں نے اس میں چھوڑ دیا تھا، میں اسے بنادیتا، سو اگر تمہاری قوم کا ارادہ ہو کہ میرے بعد اسے ویسا ہی بنادیں، تو آؤ میں دکھادوں، جو انہوں نے چھوڑ دیا، چنانچہ حضرت عائشہ کو دکھادیا، اور وہ تقریباً سات ہاتھ تھا، یہ تو عبداللہ بن عبید کی روایت ہوئی، باقی ولید بن عطاء نے یہ مضمون زائد بیان کیا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ میں اس میں دو دروازے زمین سے ملے ہوئے کر دیتا، ایک مشرق کی طرف اور دوسرا مغرب کی جانب، اور تم جانتی ہو کہ تمہاری قوم نے اس کا دروازہ کیوں اونچا کر دیا ہے؟ حضرت عائشہ فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا، کہ نہیں، آپ نے فرمایا، معزز بننے کے لئے، تاکہ کعبہ میں وہ لوگ داخل ہو سکیں جنہیں وہ داخل کرنا چاہیں، چنانچہ جب کوئی شخص کعبہ کے اندر جانا چاہتا ہے تو اسے بلاتے، جب وہ شخص داخل ہونے کے قریب پہنچ جاتا، تو اس کو دھکا دے دیتے، اور

فَنَكَتَ سَاعَةً بِعَصَاهُ ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُ وَمَا تَحَمَّلَ *

وہ گر پڑتا، عبدالملک نے (یہ سن کر) حارث سے کہا، کیا تم نے یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے خود سنی ہے، کہا ہاں، عبدالملک لکڑی سے تھوڑی دیر زمین کرید تا رہا، اور پھر بولا کاش میں ابن زبیرؓ کے کام کو اسی طرح چھوڑ دیتا۔

٧٥٣- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ *

۷۵۳۔ محمد بن عمرو بن جبلہ، ابو عاصم (دوسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، ابن جریج اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے جس طرح ابن بکر نے حدیث روایت کی ہے۔

٧٥٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَيْنَمَا هُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حَيْثُ يَكْذِبُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُ سَمِعْتُهَا تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتَّى أَزِيدَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَإِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرُوا فِي الْبِنَاءِ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ لَا تَقُلْ هَذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَنَا سَمِعْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تُحَدِّثُ هَذَا قَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُهُ قَبْلَ أَنْ أَهْدِمَهُ لَتَرَكْتُهُ عَلَى مَا بَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ *

۷۵۴۔ محمد بن حاتم، عبداللہ بن بکر سہمی، حاتم بن ابی صغیرہ، ابو قزعہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، کہنے لگا (عیاذ أباللہ) اللہ تعالیٰ ابن زبیرؓ کو ہلاک کرے، وہ ام المومنین حضرت عائشہؓ پر جھوٹ باندھتا تھا، اور کہتا تھا کہ میں نے ان سے سنا، فرماتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اے عائشہ اگر تیری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں کعبہ کو توڑ کر حطیم کی طرف زائد کر دیتا، اس لئے کہ تمہاری قوم نے بیت اللہ شریف کی بنا کو چھوٹا کر دیا ہے، تو حارث بن عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، کہ اے امیر المومنین ایسا مت کہو، اس لئے کہ میں نے خود ام المومنین (حضرت عائشہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ حدیث سنی ہے، تو عبدالملک نے بولا، اگر کعبہ کے شہید کرنے سے قبل میں یہ حدیث سنتا تو ابن زبیرؓ کی بنا ہی کو قائم رکھتا۔

(فائدہ) امام نووی شارح صحیح مسلم فرماتے ہیں، کہ علمائے کرام نے فرمایا، کہ بیت اللہ کی پانچ مرتبہ تعمیر ہوئی ہے، اول مرتبہ فرشتوں نے بنایا، اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے، اس کے بعد جاہلیت میں قریش نے، اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۳۵ یا ۲۵ برس تھی، اور پھر چوتھی مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا کے مطابق اس کی تعمیر کی، اور پانچویں مرتبہ حجاج بن یوسف نے، اور آج تک حجاج ہی کی بنیاد پر موجود ہے۔ ہارون الرشید نے امام مالکؒ سے دریافت کیا کہ میں بیت اللہ کو منہدم کر کے پھر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی بنا کے مطابق بنا دوں، تو امام مالک نے فرمایا، اے امیر المومنین میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ اس کو بادشاہوں کا کھلونا نہ بنایئے، واللہ اعلم وعلمہ اتم (نووی جلد اصفحہ ۴۳۹)۔

٧٥٥- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو

۷۵۵۔ سعید بن منصور، ابوالاحوص، اشعث بن ابی الشعثاء، اسود

الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَلِمَ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ لَنَظَرْتُ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْزِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ *

بن یزید، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کیا حطیم کی دیوار بیت اللہ شریف میں شامل ہے؟ آپؐ نے فرمایاہاں! میں نے عرض کیا، اس کا دروازہ کیوں اونچا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی تمہاری قوم کا کیا ہوا ہے کہ جسے چاہیں اندر جانے دیں اور جسے چاہیں روک دیں، اور اگر تمہاری قوم نے نئی نئی جاہلیت نہ چھوڑی ہوتی، اور مجھے خوف نہ ہو تا کہ ان کے دل تبدیل ہو جائیں گے، تو میں ارادہ کرتا کہ حطیم کی دیواروں کو بیت اللہ میں شامل کر دوں، اور اس کے دروازہ کو زمین سے لگا دوں۔

٧٥٦- حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَقَالَ فِيهِ فَقُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا لَا يُصْعَدُ إِلَيْهِ إِلَّا بِسُلَّمٍ وَقَالَ مَخَافَةَ أَنْ تَنْفِرَ قُلُوبُهُمْ *

۷۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، اشعث بن ابی الشعثاء، اسود بن زید، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں دریافت کیا، اور ابوالاحوص کی حدیث کی طرح روایت نقل کی، باقی اس میں یہ الفاظ ہیں، کہ بیت اللہ شریف کا دروازہ اتنا اونچا کیوں ہے کہ بغیر سیڑھی کے اس پر چڑھ نہیں سکتے، اور حضرت کے جواب میں یوں ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ ان کے دل نفرت نہ کر جاویں۔

(١٠١) بَاب الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِزَمَانَةٍ وَهَرَمٍ وَنَحْوِهِمَا أَوْ لِلْمَوْتِ *

باب (۱۰۱) عاجز، بوڑھے اور میت کی جانب سے حج کرنا!

٧٥٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ

۷۵۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سلیمان بن یسار، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی اور وہ آپ سے کچھ دریافت کرنے لگی اور حضرت فضل بن عباسؓ اسے دیکھنے لگے، وہ فضل بن عباسؓ کو دیکھنے لگی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فضل بن عباسؓ کا منہ دوسری

الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

طرف پھیر دیتے تھے، غرضیکہ اس نے عرض کیا، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو حج فرض کیا ہے، وہ میرے باپ پر بڑھاپے میں فرض ہوا، اور ان میں سواری پر جم کر بیٹھنے کی طاقت نہیں ہے تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں، آپ نے فرمایا، ہاں اور یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔

٧٥٨- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ عَلَيْهِ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُجِّي عَنْهُ *

۷۵۸۔ علی بن خشرم، عیسیٰ، ابن جریج، ابن شہاب، سلیمان بن یسار، حضرت ابن عباس، حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا، کہ یارسول اللہ! میرے والد بہت بوڑھے ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کا فریضہ حج واجب ہے اور وہ سواری پر جم کر نہیں بیٹھ سکتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان کی جانب سے حج کر لو۔

(فائدہ) عاجزی کے وقت نیابت فی الحج صحیح ہے، جمہور علماء کا یہی مسلک ہے (عینی شرح بخاری، بحر، موی، نووی)

(١٠٢) بَاب صِحَّةِ حَجِّ الصَّبِيِّ *

باب (۱۰۲) نابالغ کے حج کا حکم!

٧٥٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ *

۷۵۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ و زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابراہیم بن عقبہ، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کو کچھ سوار مقام روحاء میں ملے، آپ نے ان سے دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو، انہوں نے عرض کیا، مسلمان، پھر انہوں نے دریافت کیا، آپ کون ہیں، آپؐ نے فرمایا، اللہ کا رسول ہوں، ان میں سے ایک عورت نے ایک بچہ کو ہاتھوں پر بلند کیا اور کہا، کیا اس کا بھی حج ہو جائے گا، آپ نے فرمایا ہاں! اور تمہیں اس کا ثواب ملے گا۔

(فائدہ) عالمگیریہ میں ہے کہ بچہ پر حج واجب نہیں ہے، اگر اس نے بلوغ سے قبل حج کر لیا ہے تو فریضہ اسلام اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہو گا، اور یہ حج نفل شمار ہو گا (موی جلد ا، صفحہ ۳۷۵) اس تصریح کے بعد پھر عدم صحت کا قول کسی کی جانب سے منسوب کرنا بہتر نہیں ہے، جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں، اور علامہ عینی عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں، کہ یہی حسن بصری مجاہد، عطاء بن ابی رباح، نخعی، ثوری، امام ابوحنیفہ، ابویوسف، محمد، مالک، شافعی اور احمد اور تمام علمائے کرام کا مسلک ہے (عمدۃ القاری جلد ا صفحہ ۲۱۶)۔

۷۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ *

۷۶۰۔ ابوکریب، محمد بن علاء، ابواسامہ، سفیان، محمد بن عقبہ، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنا بچہ بلند کیا، اور عرض کیا یارسول اللہ کیا اس کا بھی حج ہے، آپ نے فرمایا ہاں! اور ثواب اس کا تمہارے لئے ہے۔

۷۶۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ *

۷۶۱۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان، ابراہیم بن عقبہ، کریب بیان کرتے ہیں، کہ ایک عورت نے ایک بچہ اوپر اٹھایا، اور دریافت کیا، یارسول اللہ! اس کا بھی حج ہو جائے گا، آپ نے فرمایا ہاں اور اجر تمہیں ملے گا۔

۷۶۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ *

۷۶۲۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان، محمد بن عقبہ، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت منقول ہے۔

(۱۰۳) بَاب فَرْضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمُرِ *

باب (۱۰۳) زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض ہے

۷۶۳- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ

۷۶۳۔ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، ربیع بن مسلم قرشی، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا، اور فرمایا، اے لوگو! تم پر حج فرض ہوا ہے، سوحج کرو، ایک شخص نے عرض کیا، کہ یارسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ خاموش رہے، یہاں تک کہ تین مرتبہ اس نے یہی عرض کیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا، اور پھر تم اس کی طاقت نہ رکھتے، پھر فرمایا مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو، کہ جس پر میں تم کو چھوڑ دوں، اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور انبیاء کرام سے اختلاف کرنے ہی کی بنا پر ہلاک (۱) ہوئے ہیں لہٰذا جب تم کو کسی چیز کا حکم دوں، تو بقدر طاقت اسے بجالاؤ اور

(۱) پہلی امتوں کی طرف سے کئے گئے سوال جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرف سے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا سوال اللہ تعالیٰ کو سامنے دیکھنے کا سوال اور گائے کے رنگ وغیرہ کے بارے میں سوال۔

فَدَعُوهُ *

جب کسی چیز سے منع کروں، تو اسے چھوڑ دو۔

(فائدہ) یہ سائل اقرع بن حابس تھے، جیسا کہ دوسری روایت میں آچکا ہے، اور امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ زندگی میں صرف ایک مرتبہ اصول شرع کے مطابق حج فرض ہے (نووی جلد ا صفحہ ۴۳۲)۔

(١٠٤) بَاب سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مَحْرَمٍ إِلَى حَجٍّ وَغَيْرِهِ *

باب (۱۰۴) عورت کو حج وغیرہ کا سفر محرم کے ساتھ کرنا چاہئے!

٧٦٤- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ *

۷۶۴۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، یحییٰ قطان، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے، مگر اس کے ساتھ اس کا محرم ہو۔

٧٦٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ و قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِيهِ ثَلَاثَةً إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ *

۷۶۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، ابواسامہ (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ ابوبکر کی روایت میں تین دن سے زائد کا تذکرہ کیا ہے، اور ابن نمیر نے اسی روایت میں اپنے والد سے تین دن کا ذکر کیا ہے، مگر اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔

٧٦٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ *

۷۶۶۔ محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے، جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو، یہ کہ تین رات کا سفر کرے، مگر اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ بغیر محرم کے کسی عورت کو سفر کرنا جائز نہیں، مگر اس کے ساتھ اس کا محرم ہو، اور باجماع امت عورت پر بھی حج فرض ہے، مگر وجوب کی شرط محرم کا ہونا ہے، مگر یہ کہ مکہ اور اس کے درمیان مدت سفر سے کم مسافت ہو، اس لئے کہ بزار اور صحیح مسلم کی روایت میں صاف تصریح آگئی ہے، کہ عورت بغیر محرم کے حج نہ کرے، ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میں غزوہ میں نام لکھا چکا ہوں اور میری عورت حج کا ارادہ رکھتی ہے، آپ نے فرمایا، جاؤ اس کے ساتھ حج کرو (بحر الرائق جلد ۲ صفحہ ۳۲۹، عمدۃ القاری جلد ا صفحہ ۲۳، نووی جلد ا صفحہ ۴۳۳)۔

٧٦٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ

۷۶۷۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، عبدالملک بن عمیر، قزعہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث سنی، اور وہ مجھے بہت پسند

أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا أَوْ زَوْجُهَا*

آئی، تو میں نے ان سے کہا، آپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، انہوں نے فرمایا، تو کیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی بات منسوب کروں جو کہ میں نے آپ سے نہیں سنی، اب سنو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرمارہے تھے کہ کجاوے تین مسجدوں کے علاوہ اور کسی جانب نہ کسے جائیں(۱)، ایک میری یہ مسجد، دوسری مسجد حرام اور تیسری مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) اور میں نے آپ سے یہ بھی سنا، فرمارہے تھے کہ عورت زمانہ میں دو دن کا سفر نہ کرے، مگر اس کے ساتھ اس کا محرم ہو یا شوہر۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ وجوب کی شرط محرم یا شوہر کا ہونا ہے، فقہا نے یہی شرائط حج میں لکھا ہے، کذا فی الکنز و شرحہ، اور اس حدیث سے ان تین مسجدوں کی فضیلت اور منقبت ثابت ہوئی، اور ان کے علاوہ اور کسی مسجد کی طرف سفر کرنا یا نذر وغیرہ کرنا صحیح نہیں۔

۷۶۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي نَهَى أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَاقْتَصَّ بَاقِيَ الْحَدِيثِ *

۷۶۸۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدالملک بن عمیر، قزعہؒ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سنی ہیں، جو مجھے بہت پسند آئیں، آپؐ نے عورت کو دو دن کا تنہا سفر کرنے سے منع کیا، مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا شوہر ہو یا محرم۔ اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

۷۶۹- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ *

۷۶۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، مغیرہ، ابراہیم سہم بن منجاب، قزعہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر محرم کے عورت کو تین راتوں کے سفر سے منع کیا ہے۔

۷۷۰- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ

۷۷۰۔ ابو غسان مسمعی، محمد بن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ

(۱) یعنی محض نماز پڑھنے کے لئے ان تین مسجدوں کے لئے تو سفر کیا جائے ان کے علاوہ مساجد کی طرف سفر نہ کیا جائے البتہ کسی اور مقصد کے لئے سفر ہو جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے لئے یا اولیاء صالحین کی قبور کی زیارت کے لئے یا تحصیل علم اور جہاد کے لئے سفر کرنے کی ممانعت نہیں ہے وہ جائز ہے۔

بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ *

اپنے والد، قتادہ، قزعہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی عورت، تین رات سے زائد مسافت کا سفر نہ کرے، مگر اپنے محرم کے ساتھ۔

۷۷۱- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ *

۷۷۱۔ ابن مثنیٰ، ابن ابی عدی، سعید، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں یہ ہے کہ تین رات سے زائد کا سفر اپنے محرم کے ساتھ کرے۔

۷۷۲- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا *

۷۷۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بغیر محرم کے ایک رات کا سفر کرنا بھی کسی مسلمان عورت کے لئے حلال نہیں ہے۔

۷۷۳- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ *

۷۷۳۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابن ابی ذئب، سعید بن ابی سعید، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا جو عورت بھی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے بغیر محرم کے ایک دن کی منزل کا سفر بھی حلال نہیں ہے۔

۷۷۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ عَلَيْهَا *

۷۷۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سعید بن ابی سعید مقبری بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس عورت کا اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو، اس کے لئے ایک شبانہ روز کی منزل کا سفر کرنا بھی حلال نہیں ہے۔

۷۷۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي

۷۷۵۔ ابو کامل جحدری، بشر بن مفضل، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا *

سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے کہ بغیر محرم کے تین رات کا سفر اختیار کرے۔

۷۷۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوِ ابْنُهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا *

۷۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت کا اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان ہو، اس کے لئے اپنے باپ یا اپنے بیٹے یا اپنے شوہر یا اپنے بھائی یا کسی اور محرم کی ہمراہی کے بغیر کوئی سفر کرنا حلال نہیں، خواہ تین دن کا ہو، یا تین دن سے زائد کا۔

۷۷۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۷۷۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو سعید اشج، وکیع، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

۷۷۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُولُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَإِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ *

۷۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، ابو معبد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، خطبہ کی حالت میں آپ فرما رہے تھے کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ بغیر عورت کے محرم کے خلوت نہ کرے اور نہ کوئی عورت بغیر محرم کے سفر کرے، یہ سن کر ایک شخص کھڑے ہوئے، عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے اور میرا نام فلاں فلاں جہاد میں لکھا ہوا ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تو بھی اپنی بیوی کے ساتھ جا کر حج کر۔

(فائدہ) اسی روایت کا میں نے گذشتہ فائدے میں حوالہ دیا ہے۔

۷۷۹- وَحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۷۷۹۔ ابو الربیع زہرانی، حماد، عمرو سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

۷۸۰- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

۷۸۰۔ ابن ابی عمر، ہشام بن سلیمان مخزومی، ابن جریج اسی سند

يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ *

کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی اس حدیث میں یہ ذکر نہیں ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ بدوں اس کے محرم کے خلوت نہ کرے۔

(١٠٥) بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ إِذَا رَكِبَ دَابَّتَهُ مُتَوَجِّهًا لِسَفَرِ حَجٍّ أَوْ غَيْرِهِ وَبَيَانِ الْأَفْضَلِ مِنْ ذَلِكَ *

باب (۱۰۵) حج وغیرہ کے سفر کے لئے روانہ ہونے کے وقت ذکر الٰہی کے مستحب ہونے کا بیان!

٧٨١- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ) اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ *

۷۸۱۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابوالزبیر، علی ازدی بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں سکھلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہیں سفر میں جانے کے لئے اپنے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر فرماتے اور پھر یہ دعا پڑھتے، سبحان الذی سخر لنا الخ، یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارے لئے مسخر کر دیا، اور ہم اسے دبا نہ سکتے تھے، اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جانے والے ہیں(۱)، الٰہی ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں پرہیزگاری اور نیکی کا سوال کرتے ہیں، اور ایسے کام کا جسے تو پسند کرے، الٰہی ہم پر اس سفر کو آسان کر دے، اور اس کے بعد کو ہم سے کم کر دے، الٰہی تو سفر میں رفیق ہے، اور گھر والوں میں خلیفہ ہے، یا اللہ میں تجھ سے سفر کی سختیوں اور رنج و غم سے، اور مال اور گھر والوں میں برے حال میں لوٹ کر آنے سے پناہ مانگتا ہوں اور جب سفر سے لوٹ آئے تو انہیں بھی پڑھے اور یہ الفاظ زیادہ کرے، آئبون، تائبون، عابدون، ربنا حامدون۔

٧٨٢- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

۷۸۲۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عاصم احول، حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے تو سفر کے شدائد سے، مناظر کی ناگواری سے اور اچھائی کے بعد برائی سے، اور مظلوم کی بددعا سے، اور اہل و مال میں تکلیف دہ منظر

(۱) اس دعا میں دنیا سے آخرت کی طرف سفر کی اور دنیا سے آخرت کی طرف منتقل ہونے کی یاد دہانی ہے۔

وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ خَازِمٍ قَالَ يَبْدَأُ بِالْأَهْلِ إِذَا رَجَعَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا جَمِيعًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ *

سے، اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

۷۸۳۔ یحییٰ بن یحییٰ اور زہیر بن حرب، ابو معاویہ (دوسری سند) حامد بن عمر، عبدالواحد، عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے لیکن عبدالواحد کی روایت میں "فی المال والاہل" ہے، اور محمد بن حازم کی روایت میں ہے کہ واپسی کے وقت "اہل" کا لفظ پہلے بولتے، اور ان دونوں روایتوں میں "اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر" کے الفاظ ہیں۔

(١٠٦) بَاب مَا يُقَالُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ *

باب (۱۰۶) حج وغیرہ کے سفر سے واپسی پر کیا دعا پڑھنی چاہئے!

٧٨٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوشِ أَوِ السَّرَايَا أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ إِذَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ *

۷۸۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ (دوسری سند) عبیداللہ بن سعید، یحییٰ قطان، عبیداللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بڑے، چھوٹے جہاد یا حج و عمرہ سے واپس تشریف لاتے، اور کسی ٹیلہ یا ہموار میدان میں پہنچتے، تو تین مرتبہ تکبیر کہنے کے بعد فرماتے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے، اور اسی کے لئے حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، ہم اپنے رب کی تعریف کرنے والے، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا، اپنے بندہ کی مدد کی، اور اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔

٧٨٥- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۷۸۵۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، ایوب (دوسری سند) ابن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، مگر ایوب کی روایت میں تکبیر کا دو مرتبہ ذکر ہے۔

إِلَّا حَدِيثَ أَيُّوبَ فَإِنَّ فِيهِ التَّكْبِيرَ مَرَّتَيْنِ *

٧٨٦- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ وَصَفِيَّةُ رَدِيفَتُهُ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ *

٧٨٦۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، یحییٰ بن ابی اسحاق، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اور ابوطلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب واپس آرہے تھے، اور حضرت صفیہؓ آپؐ کے پیچھے اونٹ پر سوار تھی، جب مدینہ کی پشت پر پہنچے تو حضور نے فرمایا، آئبون، تائبون، عابدون، لربنا حامدون، آپ برابر یہی الفاظ کہتے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہوگئے۔

٧٨٧- وَحَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

٧٨٧۔ حمید بن مسعدۃ، بشر بن مفضل، یحییٰ بن ابی اسحاق، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

(١٠٧) بَاب اِسْتِحْبَابِ النُّزُوْلِ بِبَطْحَاءِ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالصَّلَاةِ بِهَا إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ وَغَيْرِهِمَا فَمَرَّ بِهِمَا *

باب (۱۰۷) بطحاء ذی الحلیفہ میں اترنے، اور حج یا عمرہ کے سلسلہ میں جب وہاں سے گزرے تو اس میں نماز پڑھنے کا استحباب!

٧٨٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ *

٧٨٨۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذی الحلیفہ کی کنکریلی زمین میں اپنا اونٹ بٹھلایا اور وہاں نماز پڑھی، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

٧٨٩- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُنِيخُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيخُ بِهَا وَيُصَلِّي بِهَا *

٧٨٩۔ محمد بن رمح بن مہاجر مصری، لیث (دوسری سند) قتیبہ، لیث، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس بطحاء ذی الحلیفہ میں اپنا اونٹ بٹھایا کرتے تھے کہ جس میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اپنا اونٹ بٹھاتے تھے اور وہاں نماز پڑھتے تھے۔

٧٩٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ

٧٩٠۔ محمد بن اسحاق مسیبی، انس بن ضمرہ، موسیٰ بن عقبہ،

حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي أَبَا ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ يُنِيخُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج یا عمرہ سے واپسی پر اس بطحائے ذی الحلیفہ میں قیام کرتے تھے، جہاں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام فرماتے تھے۔

۷۹۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ فِي مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ *

۷۹۱۔ محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، موسیٰ بن عقبہ، حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر شب میں مقام ذی الحلیفہ میں اترے ہوئے تھے، کہ آپ سے کہا گیا، کہ یہ بطحائے مبارکہ ہے۔

۷۹۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ قَالَ مُوسَى وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُنِيخُ بِهِ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَسَطًا مِنْ ذَلِكَ*

۷۹۲۔ محمد بن بکار بن ریان، سریج بن یونس، اسماعیل بن جعفر، موسیٰ بن عقبہ، حضرت سالم بن عبداللہ بن عمرؓ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک فرشتہ آیا، اور آپ آخر شب میں ذوالحلیفہ کے میدان کے درمیان میں اترے ہوئے تھے، تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک میدان میں ہیں، موسیٰ بیان کرتے ہیں، کہ ہمارے ساتھ سالم نے اس نماز کی جگہ اونٹ بٹھایا، کہ جہاں عبداللہ بن عمرؓ اونٹ بٹھلاتے تھے، اور اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنے کی جگہ سمجھتے تھے، اور وہ جگہ اس مسجد سے نیچی ہے جو بطن وادی میں بنی ہوئی ہے اور مسجد اور قبلہ کے درمیان وہ مقام واقع ہے۔

(۱۰۸) بَاب لَا يَحُجُّ الْبَيْتَ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَبَيَانُ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ *

باب (۱۰۸) کوئی مشرک حج بیت اللہ نہ کرے، اور نہ کوئی برہنہ ہو کر طواف کعبہ کرے، اور حج اکبر کا بیان۔

۷۹۳- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و

۷۹۳۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ تحییبی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن بن

حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُونَ فِي النَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ *

عوف، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حجتہ الوداع سے قبل جس حج کا امیر بنا کر آنحضرت صلی اللہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا تھا، اسی حج کے موقع پر صدیق اکبر نے مجھے ایک جماعت کے ساتھ نحر کے دن یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے(۱)، اور برہنہ ہو کر کوئی بیت اللہ کا طواف نہ کرے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسی روایت کے پیش نظر کہتے تھے، کہ حج اکبر کا دن وہی نحر کا دن ہے۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، واذان من اللہ رسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر الآیۃ، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اس حکم کی تعمیل نحر کے دن حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت علی مرتضیٰؓ اور حضرت ابوہریرہؓ و دیگر صحابہ کرام نے کر دی، للہذا اسی دن کا یوم الحج الاکبر ہونا متعین ہو گیا، اور یہی جمہور علمائے کرام کا مسلک ہے (شرح ابی وشنوسی جلد ۳ صفحہ ۴۴۱، نووی جلد ۱ صفحہ ۵۳۵)۔

(۱۰۹) بَاب فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ *

باب (۱۰۹) عرفہ کے دن کی فضیلت!

٧٩٤- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ *

۷۹۴۔ ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، مخرمہ بن بکیر، بواسطہ اپنے والد، یونس بن یوسف، ابن مسیّب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کے دن سے زیادہ کسی دن اللہ رب العزت بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں فرماتا، اور اللہ تعالیٰ قریب تر ہو جاتا ہے، اور فرشتوں پر بندوں کا حال دیکھ کر فخر کرتا ہے، اور فرماتا ہے کہ یہ کس ارادے سے جمع ہوئے ہیں۔

(فائدہ) مسند عبدالرزاق میں یہی حدیث ابن عمرؓ سے مفصل مروی ہے، اور اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے، اور بندوں کو دیکھ کر فرشتوں پر فخر کرتا ہے، اور فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے ہیں، میرے پاس بکھرے بال اور گرد آلود چہروں کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں، میری رحمت کے طالب ہیں، اور میرے عذاب سے خائف ہیں، حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں، اگر مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو۔

(۱) قرآن کریم کی آیت "فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا" کے نازل ہونے کے بعد غیر مسلم کا حدود حرم میں داخلہ روک دیا گیا اور اس اعلان کے ذریعہ اسی ممانعت کی تشہیر فرمائی گئی اور چونکہ حدود حرم میں داخلے کا بڑا مقصد حج کرنا ہوتا ہے اس لئے اعلان میں صرف حج کا ذکر فرمایا۔

(۱۱۰) بَاب فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ *

۷۹۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ *

۷۹۶- وَحَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ *

۷۹۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ *

۷۹۸- وَحَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ وَأَبِي الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

باب (۱۱۰) حج اور عمرہ کی فضیلت!

۷۹۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سمی مولیٰ ابی بکر بن عبدالرحمٰن، ابی صالح سمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک عمرہ، دوسرے عمرے تک کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، اور حج مبرور کے لئے سوا جنت کے اور کوئی جزاء نہیں،

۷۹۶۔ سعید بن منصور اور ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ (دوسری سند) محمد بن عبدالملک اموی، عبدالعزیز بن مختار، سہیل (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ (چوتھی سند) ابوکریب، وکیع (پانچویں سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان، سمی، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

۷۹۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، زہیر بن حرب، جریر، منصور، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو بیت اللہ میں آئے، اور بے ہودہ شہوت رانی کی باتیں، اور گناہ نہ کرے، تو وہ اس حال میں لوٹے گا کہ اس کی ماں نے ابھی اسے جنا ہے۔

۷۹۸۔ سعید بن منصور، ابوعوانہ، ابوالاحوص (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، مسعر، سفیان، (تیسری سند) ابن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی ان تمام روایتوں میں ہے کہ جس نے حج کیا، اور

شُعْبَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ *

شہوت کی باتیں نہ کیں اور نہ ہی گناہ کیا۔

۷۹۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۷۹۹۔ سعید بن منصور، ہشیم، سیار، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

(۱۱۱) بَاب النُّزُولِ بِمَكَّةَ لِلْحَاجِ وَتَوْرِيثِ دُورِهَا *

باب (۱۱۱) حاجیوں کا مکہ میں اترنا اور اس کے گھروں کے وارث ہونے کا بیان!

۸۰۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ حُسَيْنٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَخْبَرَهُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ *

۸۰۰۔ ابو طاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، علی بن حسین، عمرو بن عثمان بن عفان، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا مکہ میں آپ اپنے مکان میں فروکش ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارا کوئی مکان یا زمین چھوڑ دی ہے؟ بات یہ تھی کہ عقیل اور طالب، ابو طالب کے وارث ہوئے، اور حضرت جعفر اور حضرت علی کو ان کے ترکہ میں سے کچھ نہیں ملا، اس لئے کہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے۔

۸۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا وَذَلِكَ فِي حَجَّتِهِ حِينَ دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا *

۸۰۱۔ محمد بن مہران رازی اور ابن ابی عمر، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، علی بن حسین، عمرو بن عثمان، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حج کے موقع پر جب ہم مکہ شریف کے قریب پہنچے تو میں نے عرض کیا، کہ یارسول اللہ حضور ہم کل کہاں قیام فرمائیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی مکان چھوڑا ہے۔

۸۰۲- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ

۸۰۲۔ محمد بن حاتم، روح بن عبادہ، محمد بن ابی حفصہ، زمعہ بن صالح، ابن شہاب، علی بن حسین، عمرو بن عثمان، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! انشاء اللہ کل ہم پہنچ گئے، تو آپ

زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَذَلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلٍ *

کہاں اتریں گے، اور یہ فتح مکہ کے زمانہ کا واقعہ ہے، آپ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی مکان چھوڑ دیا ہے۔

(۱۱۳) بَاب الْإِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ *

باب (۱۱۲) مہاجر مکہ میں قیام کر سکتا ہے؟

۸۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلْمُهَاجِرِ إِقَامَةُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدَرِ بِمَكَّةَ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا *

۸۰۳۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، عبدالرحمٰن بن حمید، حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت سائب بن یزید سے دریافت کرتے تھے، کہ تم نے مکہ میں رہنے کے بارے میں کچھ سنا، حضرت سائب نے کہا، میں نے علاء بن حضرمی سے سنا، وہ فرماتے تھے، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ مہاجر (منیٰ سے) لوٹنے کے بعد مکہ میں تین دن رہ سکتا ہے، گویا آپ کی مراد یہ تھی کہ مہاجر تین دن سے زیادہ مکہ میں قیام نہ کرے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اس سے وہ حضرت مراد ہیں جو مکہ میں رہتے تھے، اور اسلام کی وجہ سے فتح مکہ سے قبل ہجرت کر لی تھی، اس کے بعد ان کے لئے مکہ کو وطن بنانا درست نہیں رہا، اب اگر وہ حج یا عمرہ کے لئے آئیں تو ان کے لئے مکہ میں اس وقت داخلہ حلال ہے، اور فراغت کے بعد تین دن وہاں قیام کریں اور اس سے زائد نہ رکیں۔

۸۰۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِجُلَسَائِهِ مَا سَمِعْتُمْ فِي سُكْنَى مَكَّةَ فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ أَوْ قَالَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا *

۸۰۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، عبدالرحمٰن بن حمید، حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے جلساء سے دریافت فرمایا، کہ اقامت مکہ کے بارے میں تم نے کیا فرمان سنا ہے؟ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، کہ میں نے حضرت علاء بن حضرمی سے سنا ہے، وہ فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مہاجر ادائے حج کے بعد مکہ شریف میں تین دن تک قیام کر سکتا ہے۔

۸۰۵- وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۸۰۵۔ حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، عبدالرحمٰن بن حمید، حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، تو حضرت سائبؓ نے مجھے بیان کیا کہ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے، کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ (منیٰ

نَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثُ لَيَالٍ يَمْكُثُهُنَّ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ *

سے) لوٹنے کے بعد مہاجر تین راتیں مکہ میں رہ سکتا ہے۔

٨٠٦- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَكْثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثٌ *

۸۰۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ابن جریج، اسماعیل بن محمد بن سعد، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سائب بن یزید حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، حج سے فارغ ہونے کے بعد مہاجر مکہ شریف میں تین دن قیام کر سکتا ہے (اس سے زیادہ مکہ شریف میں نہ ٹھہرے)۔

٨٠٧- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۸۰۷۔ حجاج بن شاعر، ضحاک بن مخلد، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(١١٣) بَاب تَحْرِيمِ صَيْدِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِ *

باب (۱۱۳) مکہ مکرمہ میں شکار وغیرہ کی حرمت کا بیان!

٨٠٨- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ *

۸۰۸۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، منصور، مجاہد، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آج مکہ سے ہجرت باقی نہیں رہی، مگر جہاد اور نیت باقی ہے، اور جب تم کو جہاد پر جانے کے لئے بلایا جائے تو جاؤ اور فتح مکہ کے دن آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آسمان و زمین کی پیدائش کے دن خدا تعالیٰ نے اس شہر کو باحرمت بنادیا تھا، تو یہ اس خداداد حرمت کی وجہ سے تاقیام قیامت محترم ہی رہے گا، مجھ سے پہلے کسی شخص کے لئے اس میں قتال کرنا جائز نہیں تھا، اور میرے واسطے بھی صرف ایک دن کی ایک ساعت کے لئے حلال ہوا تھا، اب خداداد حرمت کی بنا پر یہ شہر قیامت تک حرام ہے، نہ اس کے کانٹے کاٹے جائیں، اور نہ ہی اس کے شکار کو بھگایا جائے، اور نہ ہی کوئی یہاں کی گری ہوئی چیز کو اٹھا سکتا ہے، مگر جو اس کا اعلان کر کے اس کے مالک کو دیدے، اور

نہ یہاں کی گھاس کاٹی جائے، یہ فرمان سن کر حضرت عباسؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ! اذخر گھاس کو مستثنیٰ کر دیجئے، اس لئے کہ یہ لوہاروں اور سناروں کے کام آتی ہے، اور اس سے گھر بنائے جاتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، اچھا اذخر مستثنیٰ ہے۔

(فائدہ) دارالحرب سے دارالسلام تک ہجرت تو قیامت تک باقی ہے لیکن اب مکہ مکرمہ کی ہجرت ختم ہوگئی کیونکہ وہ دارالاسلام ہو گیا اور ہجرت دارالحرب سے ہوا کرتی ہے اور اس میں اسی کی پیشین گوئی ہے کہ مکہ مکرمہ ہمیشہ دارالاسلام رہے گا۔

۸۰۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُورٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَقَالَ بَدَلَ الْقِتَالِ الْقَتْلَ وَقَالَ لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا *

۸۰۹۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مفضل، منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی اس حدیث میں آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے کا تذکرہ نہیں ہے، اور قتال کے لفظ کی جگہ "قتل" کا لفظ ہے، اور "یلتقط لقطۃ الا من عرفہا" کے الفاظ ہیں۔

۸۱۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ اَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو ابْنِ سَعِيْدٍ وَّهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلاً قَامَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَ اَبْصَرَتْهُ عَيْنَایَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ اِنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهُ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَ اِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَّا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّفَارًّا بِخَرْبَةٍ *

۸۱۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، ابی شریح عدوی سے روایت کرتے ہیں، کہ جس وقت عمرو بن سعید فوجی دستے، مکہ مکرمہ کی طرف روانہ کر رہا تھا تو انہوں نے کہا، ایہا الامیر! اگر اجازت ہو تو وہ فرمان بیان کروں جو فتح مکہ سے اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جسے میرے کانوں نے سنا، اور میرے دل نے محفوظ رکھا ہے اور جس وقت آپ نے یہ کلام فرمایا ہے وہ منظر بھی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، حضور نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرمت عطا کی ہے، انسانوں نے نہیں دی، لہٰذا جس شخص کا خدا اور روز قیامت پر ایمان ہو تو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ مکہ میں خونریزی کرے، یا یہاں کا درخت کاٹے، اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ کی بناء پر یہاں قتال کو جائز سمجھتا ہو، تو اس سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی تھی، اور تمہیں اجازت نہیں دی، اور مجھے بھی صرف دن کی ایک ساعت کے لئے اجازت دی تھی، اور آج مکہ مکرمہ کی حرمت وہی ہوگئی جیسا کہ کل تھی، اور جو اس وقت حاضر ہے وہ غائب کو پہنچادے، ابو شریح سے دریافت کیا گیا کہ عمرو نے

آپ کو کیا جواب دیا، فرمایا وہ بولا کہ میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، اے ابوشریح حرم میں کسی گناہگار کو پناہ نہیں ملتی، نہ خون کر کے یا غارت گری کر کے بھاگنے والے کو حرم پناہ دے سکتا ہے۔

٨١١- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُفْدَى وَإِمَّا أَنْ يُقْتَلَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي قُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَامَ أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۸۱۱۔ زہیر بن حرب، عبید اللہ بن سعید، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابوکثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فتح مکہ عنایت فرمائی تو حضور نے لوگوں میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ سے اصحاب فیل کو روک دیا تھا، مگر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو اس پر مسلط کر دیا تھا، مجھ سے پہلے مکہ مکرمہ کسی کے لئے حلال نہیں تھا اور میرے لئے بھی دن میں صرف ایک ساعت کے لئے حلال ہوا ہے اور اب میرے بعد کسی کے لئے حلال نہیں، لہٰذا یہاں کے شکار کو نہ بھگایا جائے، نہ یہاں کے کانٹے کاٹے جائیں اور نہ یہاں کی گری پڑی چیز کسی کے لئے حلال ہے، مگر تعریف کرنے والا، تاکہ اس کے مالک کو دیدے، وہ اٹھا سکتا ہے اور جس کا کوئی آدمی مارا جائے اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے یا خون بہا لے لے، یا قصاص، حضرت عباسؓ نے عرض کیا یارسول اللہ اذخر کو مستثنیٰ کر دیجئے، اس لئے کہ اسے ہم اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اذخر مستثنیٰ ہے، یہ سن کر ایک یمنی شخص ابوشاہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ یہ خطبہ مجھے لکھوا دیجئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابوشاہ کو لکھ دو، ولید بیان کرتے ہیں کہ میں نے اوزاعی سے دریافت کیا، کہ ابوشاہ کے قول کا کیا مطلب ہے، کہ یارسول اللہ مجھے لکھوا دیجئے، انہوں نے فرمایا کہ یہ خطبہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے کتابت اور تدوین حدیث کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔

٨١٢- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا

۸۱۲۔ اسحاق بن منصور، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، ابو

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْبَطُ شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْطَى يَعْنِي الدِّيَةَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ *

سلمہ، حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں، کہ قبیلہ لیث نے قبیلہ خزاعہ کا ایک آدمی پہلے مار ڈالا تھا، فتح مکہ کے سال اپنے مقتول کے عوض خزاعہ والوں نے قبیلہ لیث کا ایک آدمی مار ڈالا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی اطلاع ہوئی، تو آپ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل کو مکہ سے روک دیا تھا، مگر اس پر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو مسلط فرمادیا، آگاہ ہو جاؤ کہ یہ مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھا، اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال، اور میرے لئے صرف دن کی ایک ساعت میں حلال ہوا تھا، اس وقت سے مکہ باحرمت ہے، نہ یہاں کے کانٹے کاٹے جائیں، اور نہ یہاں کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے، ہاں تعریف کرنے والا اٹھا سکتا ہے اور جس کا کوئی آدمی مارا جائے، وہ دو باتوں میں سے ایک کا مختار ہے، کہ اسے خون بہا دے دیا جائے یا قصاص، اتنے میں ایک یمنی شخص ابوشاہ حاضر ہوئے، اور عرض کیا، یا رسول اللہ یہ خطبہ مجھے لکھوا دیجئے، آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ ابوشاہ کو یہ خطبہ لکھ دو، ایک قریشی شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ اذخر گھاس کو خاص فرما دیجئے، اس لئے کہ یہ ہمارے گھروں اور قبروں کے کام میں آتی ہے، آپ نے فرمایا، اچھا، اذخر مستثنیٰ ہے۔

(۱۱٤) بَاب النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ بِمَكَّةَ بِلَا حَاجَةٍ *

باب (۱۱۴) مکہ مکرمہ میں بغیر حاجت کے ہتھیار اٹھانا ممنوع ہے

٨١٣- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ *

۸۱۳۔ سلمہ بن شبیب، ابن اعین، معقل، ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے کہ تم میں سے کسی شخص کے لئے مکہ مکرمہ میں ہتھیار اٹھانا جائز نہیں۔

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کے نزدیک یہ نہی بلاضرورت پر محمول ہے، واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

(١١٥) بَاب جَوَازِ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ *

باب (۱۱۵) بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا!

٨١٤- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَمَّا الْقَعْنَبِيُّ فَقَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَمَّا قُتَيْبَةُ فَقَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ و قَالَ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قُلْتُ لِمَالِكٍ أَحَدَّثَكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالَ مَالِكٌ نَعَمْ *

۸۱۴۔ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی اور یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید بن مالک بن انس، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس سے یہ کہا کہ کیا آپ کو ابن شہاب نے انس بن مالک سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا، جب آپ نے خود اتارا، تو ایک شخص نے آکر عرض کیا، کہ ابن خطل کعبہ شریف کے پردے پکڑے ہوئے ہے، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسے قتل کردو، امام مالک نے فرمایا، کہ ہاں مجھ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا حلال ہو گیا تھا، اس لئے آپ خود پہنے ہوئے داخل ہوئے، ورنہ دوسری روایت میں ہے کہ بغیر احرام کے میقات سے تجاوز نہ کرو اور احرام اس جگہ کی تعظیم کے لئے ہے، تو اس میں حاجی اور غیر حاجی سب برابر ہیں، کما قالہ الشمنی، اور ابن خطل مرتد ہو گیا تھا، اس لئے اسے قتل کر ڈالا گیا۔

٨١٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ و قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمَّارٍ الدُّهْنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ *

۸۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی اور قتیبہ بن سعید ثقفی، معاویہ بن عمار دہنی، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، اور قتیبہ راوی بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن اس حالت میں کہ آپ پر سیاہ عمامہ تھا، بغیر احرام کے داخل ہوئے، اور قتیبہ کی ایک روایت میں "ابوالزبیر عن جابر" کے الفاظ مروی ہیں۔

٨١٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ *

۸۱۶۔ علی بن حکیم اودی، شریک، عمار دہنی، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن سیاہ عمامہ باندھے ہوئے داخل ہوئے۔

٨١٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ

۸۱۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، مساور وراق، جعفر بن عمرو بن حریثؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، کہ رسالت

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ *

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھے ہوئے لوگوں کو خطبہ فرمایا تھا۔

٨١٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ حَدَّثَنِي وَفِي رِوَايَةِ الْحُلْوَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ *

۸۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسن حلوانی، ابواسامہ، مساور وراق، جعفر بن عمرو بن حریثؓ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ عمامہ باندھے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہیں، اور عمامہ کے دونوں کنارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان لٹک رہے ہیں، اور ابو بکر راوی نے منبر کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

(١١٦) بَاب فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا *

باب (۱۱۶) مدینہ منورہ کی فضیلت، اور اس کے لئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے برکت، اس کی حرمت اور اس کے درخت اور شکار کا حرام ہونا اور اس کے حرم کی حدود کا بیان۔

٨١٩- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ *

۸۱۹۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد بن دراوردی، عمرو بن یحییٰ مازنی، عباد بن تمیم اپنے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا، اور وہاں کے رہنے والوں کے لئے دعا کی تھی، اور میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں، جیسا کہ ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا، اور میں نے مدینہ کے صاع اور مد میں اس سے دوچند دعا کی ہے، جیسا کہ حضرت ابراہیم نے مکہ والوں کے لئے دعا کی تھی۔

٨٢٠- حَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحَاقُ بْنُ

۸۲۰۔ ابو کامل جحدری، عبدالعزیز بن مختار (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، مخزومی، وہیب، عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، وہیب کی روایت تو

إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى هُوَ الْمَازِنِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا حَدِيثُ وُهَيْبٍ فَكَرِوَايَةِ الدَّرَاوَرْدِيِّ بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ وَأَمَّا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ فَفِي رِوَايَتِهِمَا مِثْلَ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ *

دراوردی کی رعایت کی طرح ہے کہ اس سے دو چند جتنی ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعائیں فرمائی تھیں، اور سلیمان بن بلال اور عبدالعزیز بن مختار کی روایت میں ہے کہ جس طرح ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی تھی۔

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کا مسلک ہے کہ فضیلت کلی صرف مکہ مکرمہ ہی کو حاصل ہے، گو امام مالک اور اہل مدینہ نے مدینہ منورہ کو مکہ پر فضیلت دی ہے (عینی جلد ۱ صفحہ ۳۲۵) اور در مختار میں ہے کہ مکہ مکرمہ روضہ اطہر کے علاوہ مدینہ منورہ سے افضل ہے، اس لئے کہ روضہ اطہر کو ہر ایک چیز پر فضیلت کلی حاصل ہے، خواہ کعبہ ہو یا عرش ہو یا کرسی، اور لباب میں ہے کہ اختلاف روضہ اطہر کے علاوہ ہے ورنہ روضہ اطہر تمام روئے زمین میں سب سے افضل ترین مقام ہے، اور ایسے ہی اختلاف کعبہ کے علاوہ ہے، ورنہ کعبہ تو مدینہ منورہ سے افضل ہے اور قاضی عیاض وغیرہ سے روضہ اطہر کی افضلیت کے متعلق اجماع منقول ہے، غرضیکہ اس مقام پر علماء کرام کے بہت بسط کے ساتھ اقوال منقول ہیں جو تفصیل کے داعی ہیں (فتح الملہم جلد ۳ صفحہ ۴۱۸)۔

٨٢١- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْمَدِينَةَ *

۸۲۱۔ قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، ابن الہاد، ابوبکر بن محمد، عبداللہ بن عمرو بن عثمان، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا اور میں اس کے پتھریلے دونوں کناروں کے درمیان یعنی مدینہ منور کو حرام قرار دیتا ہوں۔

٨٢٢- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ خَطَبَ النَّاسَ فَذَكَرَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا فَنَادَاهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ مَا لِي أَسْمَعُكَ ذَكَرْتَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَلَمْ تَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَقَدْ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا وَذَلِكَ عِنْدَنَا فِي أَدِيمٍ خَوْلَانِيٍّ إِنْ شِئْتَ أَقْرَأْتُكَهُ قَالَ فَسَكَتَ

۸۲۲۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، عقبہ بن مسلم، نافع بن جبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ مروان بن حکم نے خطبہ پڑھتے ہوئے مکہ مکرمہ کا، مکہ کے رہنے والوں کا، اور مکہ شریف کی حرمت کا تذکرہ کیا، تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آواز دے کر کہا، کیا وجہ ہے کہ میں سن رہا ہوں، کہ تم نے مکہ مکرمہ کا اور مکہ کے رہنے والوں کا، اور مکہ کی حرمت کا تذکرہ کیا ہے، اور مدینہ منورہ کا، اور مدینہ میں رہنے والوں کا، اور مدینہ کی حرمت کا تذکرہ نہیں کیا، اور حضور نے دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے درمیان حرم ٹھہرایا ہے، اور ہمارے پاس یہ حکم نبوی خولانی چمڑے پر لکھا ہوا موجود ہے، اگر

مَرْوَانُ ثُمَّ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ ذَلِكَ *

تم چاہو تو پڑھ کر سنادو، مروان خاموش ہو گیا، اور پھر کہنے لگا کہ میں نے کچھ ایسا ہی سنا ہے۔

٨٢٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا *

۸۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، ابو احمد، محمد بن عبداللہ الاسدی، سفیان، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم مقرر کیا تھا، اور میں مدینہ کا دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے درمیان حرم مقرر کرتا ہوں، نہ وہاں کا کوئی کانٹے دار درخت کاٹا جائے، اور نہ ہی وہاں کوئی جانور شکار کیا جائے۔

٨٢٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبْدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۸۲۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عثمان بن حکیم، عامر بن سعدؓ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میں مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیانی حصہ کو حرم مقرر کرتا ہوں، یہاں کے خاردار درخت نہ کاٹے جائیں، اور نہ شکار کو قتل کیا جائے، اور فرمایا کہ مدینہ مدینہ والوں کے لئے بہتر ہے، کاش کہ انہیں اس چیز کا علم ہو جائے جو شخص اس کی سکونت کو برا سمجھ کر ترک کرے گا، خدا تعالیٰ مدینہ میں اس کے عوض ایسے شخص کو ساکن کردے گا جو اس سے بہتر ہو گا اور جو شخص کہ مدینہ کی بھوک پیاس اور محنت و مشقت پر صبر کرے گا، تو میں قیامت کے دن اس کا شفیع یا اس پر گواہ ہوں گا۔

(فائدہ) مدینہ منورہ کی حرمت مکہ مکرمہ کے طریقہ پر نہیں ہے، مطلب یہ ہے کہ اس کی عزت و تکریم میں کسی قسم کی کمی نہ کی جائے، اور یہ کہ اس کے ساتھ بے التفاتی اور بے رغبتی نہ کی جائے، بلکہ مدینہ منورہ کی پوری عظمت و بڑائی کو ملحوظ رکھتے ہوئے انسانوں کو وہاں زندگی بسر کرنا چاہئے۔

٨٢٥- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ

۸۲۵۔ ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ، عثمان بن حکیم انصاری، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور حسب سابق

ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يُرِيدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ أَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ *

روایت نقل کی، جیسی ابن نمیر کی حدیث ہے، لیکن اس میں اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اہل مدینہ کو تکلیف دینا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ دوزخ میں اسے اس طرح پگھلائے گا جس طرح کہ سیسہ پگھلتا ہے یا (جس طرح) نمک پانی میں پگھلتا ہے۔

۸۲۶- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنِ الْعَقَدِيِّ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْبِطُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ *

۸۲۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عقدی، عبدالملک، بن عمرو، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن محمد، عامر بن سعدؓ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت سعد سوار ہو کر اپنی کھوٹی پر جو مقام عقیق میں تھی گئے، وہاں ایک غلام درخت کاٹ رہا تھا، یا کانٹے توڑ رہا تھا تو حضرت سعدؓ نے اس کے کپڑے وغیرہ چھین لئے، جب حضرت سعد واپس آئے تو غلام کے مالکوں نے حاضر ہو کر سامان واپس کرنے کے متعلق کچھ گفتگو کی، انہوں نے فرمایا کہ معاذاللہ! میں وہ چیز پھر واپس کر دوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور انعام عنایت کی ہے، اور انھیں سامان واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

۸۲۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ لِي غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ *

۸۲۷۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عمرو بن ابی عمرو مولیٰ المطلب بن عبداللہ بن حنطب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ میری خدمت کرنے کے لئے کوئی غلام تلاش کرو، حضرت ابو طلحہؓ مجھے اپنی سواری کے پیچھے سوار کر کے اپنے ساتھ لے گئے چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں کہیں بھی اترا کرتے میں آپ کی خدمت کیا کرتا تھا، اور اسی حدیث میں ہے کہ آپ تشریف لائے، جب کوہ احد سامنے آگیا تو فرمایا، یہ پہاڑ ہمیں دوست رکھتا ہے، اور ہم اسے دوست رکھتے ہیں، پھر جب مدینہ منورہ کے قریب آئے تو فرمایا اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیانی حصہ کو حرم قرار دیتا ہوں، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ شریف کو حرم قرار دیا ہے، اور اے اللہ اہل مدینہ کے مد اور

صاع میں برکت عنایت کر دے۔

(فائدہ) مد اور صاع کے متعلق کتاب الزکوۃ میں لکھ چکا ہوں، اس کی طرف رجوع کر لیا جائے (مترجم)۔

۸۲۸- وَحَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا *

۸۲۸۔ سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، عمرو بن ابی عمرو، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں مگر یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ "انی احرم مابین لابتیہا"۔

۸۲۹- وَحَدَّثَنَاه حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي هَذِهِ شَدِيدَةٌ مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا قَالَ فَقَالَ ابْنُ أَنَسٍ أَوْ آوَى مُحْدِثًا *

۸۲۹۔ حامد بن عمر، عبدالواحد، عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے دریافت کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم مقرر کیا تھا، انہوں نے کہا، ہاں! فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک، لہٰذا جو اس میں بدعت کا کام ایجاد کرے گا، اور پھر مجھ سے فرمایا، یہ بہت ہی سخت گناہ ہے، اس کے بعد فرمایا کہ جو کوئی اس میں بدعت کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اس کے فرض قبول کرے گا، نہ نفل، ابن انس نے کہا یا "کسی بدعتی کو پناہ دے گا"۔

(فائدہ) اس حدیث کے بعد تو بدعتی کو بدعتی نہ رہنا چاہئے اور توبہ استغفار کر کے صراط مستقیم پر آجانا چاہئے۔

۸۳۰- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ هِيَ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ *

۸۳۰۔ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، عاصم احول بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ نے مدینہ منورہ کو حرم(۱) قرار دیا ہے، انہوں نے فرمایا ہاں! فرمایا یہاں کی گھاس بھی نہیں کاٹی جائے گی، جو ایسا کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

۸۳۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

۸۳۱۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

(۱) مدینہ کے حرم سے مراد اس جگہ کی تعظیم اور احترام ہے، مکہ کی طرح حرم مراد نہیں ہے کہ کسی جنایت کے کرنے سے دم لازم آئے اس لئے کہ کسی روایت سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ جیسے حرم مکہ کی جنایت سے دم لازم آتا ہے اسی طرح مدینہ کے حرم میں جنایت کرنے سے دم لازم آتا ہو۔

بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ *

کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے اللہ ان کے پیمانہ میں برکت عطا فرما، اے اللہ ان کے صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ ان کے مد میں برکت عطا فرما۔

٨٣٢- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّامِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ *

۸۳۲۔ زہیر بن حرب وابراہیم بن محمد سامی، وہیب بن جریر، بواسطہ اپنے والد یونس، زہری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ جتنی برکت مکہ مکرمہ میں ہے، اس سے دوگنی مدینہ منورہ میں عطا فرما۔

٨٣٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةَ قَالَ وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ وَمَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَانْتَهَى حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ عِنْدَ قَوْلِهِ

۸۳۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب اور ابوکریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا، اور حضرت علیؓ کی تلوار کی نیام میں ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا، اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، کہ جو شخص گمان کرتا ہے، کہ ہمارے پاس کتاب اور اس صحیفہ کے علاوہ اور کوئی چیز ہے تو وہ جھوٹا ہے، اس صحیفہ میں تو اونٹوں کی عمروں کا بیان ہے، کچھ زخموں کے قصاص کا تذکرہ ہے، اور یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مدینہ عیر سے ثور تک حرم ہے، لہٰذا جو کوئی اس میں کسی بدعت کو ایجاد کرے، یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام مسلمانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن نہ اس کا کوئی فرض قابل قبول ہے، اور نہ کوئی نفل، اور تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے، ادنیٰ مسلمان کی پناہ کا بھی اعتبار کیا جاسکتا ہے، اور جس شخص نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ غیر کا فرزند ٹھہرایا، یا اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کا اپنے کو غلام بنایا، تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز نہ کوئی اس کا فرض قبول ہوگا، اور نہ کوئی سنت، امام مسلم فرماتے ہیں، کہ ابوبکر اور زہیر

يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ *

کی روایت اسی جگہ پر ختم ہو گئی، اور ان دونوں کی روایت میں نیام میں لٹکنے کا ذکر نہیں ہے۔

(فائدہ) اس حدیث سے بدعتی کو خصوصیت کے ساتھ عبرت حاصل کر لینی چاہئے اور اس کے بعد رافضیوں اور شیعوں کو غور کرنا چاہئے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اس خطبہ نے ان کے زعم باطل اور اقوال فاسدہ کو جھوٹا کر دیا، اور ان کی کذابیت کا اعلان فرمایا، کہ یہ جو کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کو حضور نے بہت سی وصیتیں کی تھیں، اور اسرار علوم دین و غوامض بتائے تھے، اور اپنا وصی بنایا تھا اور بعض ایسی چیزیں بتائیں، کہ حضرت علیؓ کے علاوہ اور کسی کو نہیں بتائی تھیں، غرضیکہ یہ سب دعاوی باطلہ اور خیالات فاسدہ ہیں، صرف حضرت علیؓ کے فرمان سے ان کا جھوٹ اور بطلان ثابت ہو گیا، اور اس حدیث سے ذات بدلنے والوں پر بھی لعنت مذکورہ آئی ہے، جیسا کہ آج کل سرحد پار کر کے ہر ایک شیخ اور سید بن گیا، یا جیسے اپنا نام رکھ لیتے ہیں، غلام نبی، غلام محی الدین وغیرہ یہ سب خرافات مذکورہ بالا وعید میں داخل ہیں کہ جس سے احتیاط اشد ضروری ہے، اللهم انی اعوذبك من الفتن ما ظهر منها و مابطن، والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب۔

٨٣٤- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلَى آخِرِهِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ ذِكْرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۸۳۴۔ علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر۔ (دوسری سند)، ابو سعید اشج، وکیع، اعمش سے اسی سند کے ساتھ ابو کریب کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ جو کسی مسلمان کی پناہ توڑے، تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی، اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول کیا جائے گا، اور نہ نفل قبول ہو گا، اور ان دونوں روایتوں میں غیر باپ کی طرف منسوبیت کا تذکرہ نہیں، اور وکیع کی روایت میں قیامت کا ذکر نہیں ہے۔

٨٣٥- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَوَكِيعٍ إِلَّا قَوْلَهُ مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ وَذِكْرَ اللَّعْنَةِ لَهُ *

۸۳۵۔ عبداللہ بن عمر قواریری، محمد بن ابی بکر مقدمی، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ ابن مسہر اور وکیع کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، باقی اس میں اپنے موالی کے علاوہ مولیٰ بنانے کا اور لعنت کا تذکرہ نہیں ہے۔

٨٣٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ

۸۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی جعفی، زائدہ، سلیمان، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ حرم ہے، لہٰذا جو کوئی اس میں کسی بدعت کو ایجاد کرے، یا بدعت کرنے والے کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی،

لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ *

فرشتوں کی، اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا، اور نہ نفل۔

۸۳۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَادَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ *

۸۳۷۔ ابو بکر بن نضر، ابوالنضر، عبیداللہ اشجعی، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، اور قیامت کا تذکرہ نہیں، باقی اتنی زیادتی ہے کہ تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے، ادنی کی پناہ دینے کا بھی اعتبار کیا جا سکتا ہے، لہٰذا جو کسی مسلمان کی پناہ توڑ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں کی اور تمام مسلمانوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا، اور نہ نفل۔

۸۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ *

۸۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ اگر میں مدینہ منورہ میں ہرنیاں چرتی ہوئیں دیکھ لوں، تو انہیں کبھی نہیں ڈراتا، اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دونوں کالے پتھروں والے میدانوں کے درمیان حرم ہے۔

۸۳۹- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَوْ وَجَدْتُ الظِّبَاءَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا ذَعَرْتُهَا وَجَعَلَ اثْنَيْ عَشَرَ مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ حِمًى *

۸۳۹۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق معمر، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان حرم مقرر فرمایا ہے، حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں، کہ اگر میں ان دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان ہرنیاں دیکھوں تو کبھی نہ بھگاؤں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے آس پاس بارہ میل متعین فرمایا تھا۔

۸۴۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۸۴۰۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوتے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے لیتے، تو فرماتے، اے اللہ ہم کو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرَ *

۸۴۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِأَوَّلِ الثَّمَرِ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثِمَارِنَا وَفِي مُدِّنَا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ

۸۴۲- وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ بِالْمَدِينَةِ جَهْدٌ وَشِدَّةٌ وَأَنَّهُ أَتَى أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ لَهُ إِنِّي كَثِيرُ الْعِيَالِ وَقَدْ أَصَابَتْنَا شِدَّةٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْقُلَ عِيَالِي إِلَى بَعْضِ الرِّيفِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا تَفْعَلِ الْزَمِ الْمَدِينَةَ فَإِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَظُنُّ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ وَاللَّهِ مَا نَحْنُ هَا هُنَا فِي شَيْءٍ وَإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِكُمْ مَا أَدْرِي كَيْفَ قَالَ وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ أَوْ

ہمارے پھلوں میں برکت عنایت کر، اور ہمیں ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما، اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، تیرے خلیل، اور تیرے نبی تھے، اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں، اور انہوں نے مکہ مکرمہ کے لئے دعا کی تھی، تو جتنی انہوں نے مکہ کے لئے دعا کی تھی اتنی اور اس کے برابر اور بھی میں تجھ سے مدینہ منورہ کے لئے دعا کرتا ہوں، اس کے بعد حضور چھوٹے بچے کو بلا کر وہ پھل دے دیتے۔

۸۴۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالعزیز بن محمد مدنی، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ فرماتے، الٰہی ہمارے مدینہ اور ہمارے پھلوں اور ہمارے مد و صاع میں برکت پر برکت عطا فرما، پھر وہ پھل اس وقت جو چھوٹا بچہ موجود ہوتا اسے دے دیتے۔

۸۴۲۔ حماد بن اسماعیل بن علیہ، بواسطہ اپنے والد، وہیب، یحییٰ بن ابی اسحاق، ابوسعید مولیٰ مہری بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ قحط اور تنگ حالی میں مبتلا ہوئے تو ابوسعید مولیٰ مہری نے حضرت ابوسعید خدریؓ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں کثیر العیال ہوں، اور تنگ حالی میں مبتلا ہوں، چاہتا ہوں کہ اپنے بچوں کو کسی سرسبز و شاداب جگہ پر لے جاؤں، حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا ایسا مت کرو، مدینہ کو مت چھوڑو، کیونکہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب ایک سفر کو نکلے تھے، جب مقام عسفان میں پہنچے، تو حضور والا نے وہاں چند رات قیام فرمایا، لوگ کہنے لگے خدا کی قسم یہاں تو ہم بیکار ہیں، اور وہاں ہمارے بچوں کا کوئی سرپرست نہیں، ہمیں ان کی طرف سے اطمینان نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی اطلاع ہوگئی، آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے جو مجھ کو پہنچی ہے، راوی کہتے ہیں، کہ میں نہیں جانتا، آپ نے کیا

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ إِنْ شِئْتُمْ لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَ لَآمُرَنَّ بِنَاقَتِي تُرْحَلُ ثُمَّ لَا أَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتَّى أَقْدَمَ الْمَدِينَةَ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا أَنْ لَا يُهْرَاقَ فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنَ الْمَدِينَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا فَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَالَّذِي نَحْلِفُ بِهِ أَوْ يُحْلَفُ بِهِ الشَّكُّ مِنْ حَمَّادٍ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يَهِيجُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ *

الفاظ فرمائے، فرمایا، اس خدا کی قسم کہ جس کی میں قسم کھاتا ہوں، یا فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر تم چاہو تو میں اونٹنی پر پالان کا حکم دے دوں، اور جب تک مدینہ نہ پہنچوں، اس کی گرہ نہ کھولوں، پھر فرمایا الٰہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں، اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان حرم ہے، یہاں خونریزی نہ کی جائے، لڑنے کو ہتھیار نہ اٹھائے جائیں، یہاں کے درخت سوائے چارہ کے اور کسی وجہ سے نہ چھانٹے جائیں، الٰہی ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما، الٰہی ہمارے صاع میں برکت عطا فرما، الٰہی ہمارے مد میں برکت عطا فرما، اے اللہ ہمارے صاع میں ہم کو برکت عطا فرما، اے اللہ ہمارے مد میں ہمیں برکت عنایت کر، الٰہی اس برکت کے ساتھ اور دوچند برکت عطا فرما، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مدینہ کی ہر ایک گھاٹی اور درہ پر دو فرشتے رہتے ہیں، اور تمہاری واپسی تک اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں، اس کے بعد لوگوں سے کہا کوچ کرو، اور حسب حکم ہم نے کوچ کر دیا، اور مدینہ کو واپس چل دیئے، سو ہمیں اس کی قسم جس کی قسم ہم کھاتے ہیں، یا کھائی جاتی ہے، کہ مدینہ منورہ میں پہنچ کر ابھی ہم نے اپنا سامان بھی نہیں اتارا تھا کہ غطفانیوں نے ہم پر حملہ کر دیا، حالانکہ اس سے قبل ان میں کسی وجہ سے ہیجان بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔

۸۴۳- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ *

۸۴۳۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، یحیٰی بن مبارک، یحیٰی بن ابی کثیر، ابوسعید مولیٰ مہری، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اے اللہ ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ ہمیں ایک برکت کے ساتھ دو برکتیں عطا فرما۔

۸۴۴- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۸۴۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان (دوسری

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ح و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

سند) اسحاق بن منصور، عبدالصمد، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیرؒ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

٨٤٥- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ أَنَّهُ جَاءَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لَيَالِيَ الْحَرَّةِ فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ وَشَكَا إِلَيْهِ أَسْعَارَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهِ وَأَخْبَرَهُ أَنْ لَا صَبْرَ لَهُ عَلَى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَلَأْوَائِهَا فَقَالَ لَهُ وَيْحَكَ لَا آمُرُكَ بِذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا فَيَمُوتَ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا *

۸۴۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، ابوسعید مولیٰ مہری سے روایت ہے، کہ انہوں نے جنگ حرہ کے زمانہ میں حضرت ابوسعید خدری کی خدمت میں حاضر ہو کر مدینہ کی سکونت کے متعلق مشورہ کیا، اور مدینہ کے نرخوں کی گرانی، اور اپنے بال بچوں کی کثرت کی شکایت کی، اور ظاہر کیا کہ اب مجھ میں مدینہ کی تنگ حالی اور شدائد برداشت کرنے کی طاقت نہیں، حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا، افسوس ہے میں تم کو اس کی رائے نہیں دے سکتا، کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو مدینہ کے شدائد پر صبر کر کے مر جائے گا، میں قیامت کے دن اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا، جب کہ وہ مسلمان ہو۔

٨٤٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ كَانَ أَبُو سَعِيدٍ يَأْخُذُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَجِدُ أَحَدَنَا فِي يَدِهِ الطَّيْرُ فَيَفُكُّهُ مِنْ يَدِهِ ثُمَّ يُرْسِلُهُ *

۸۴۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابوکریب، ابواسامہ، ولید بن کثیر، سعید بن عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، کہ میں نے مدینہ منورہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان حرم مقرر کر دیا ہے، جس طرح کے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ شریف کو حرم مقرر کیا تھا، چنانچہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ شریف کے اندر اگر کسی آدمی کے ہاتھ میں کوئی پرندہ دیکھ لیتے تو اس کے ہاتھ سے اسے چھڑا کر آزاد کر دیتے (کیونکہ حرم میں پرندہ کا گرفتار کرنا ناجائز ہے)۔

٨٤٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ

۸۴۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، یسیر بن عمر، سہیل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے، انہوں

عَمْرٍو عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ أَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ *

نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ شریف کی طرف دست مبارک بڑھا کر ارشاد فرمایا، کہ یہ حرم ہے، امن کی جگہ ہے۔

٨٤٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ وَبِيئَةٌ فَاشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ وَاشْتَكَى بِلَالٌ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكْوَى أَصْحَابِهِ قَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَحَوِّلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ *

۸۴۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو وہاں وبائی بخار چل رہا تھا، سو حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت بلالؓ بیمار ہوگئے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی بیماری ملاحظہ فرمائی، تو فرمایا، الٰہی جس طرح مکہ کی محبت تو نے ہمیں عطا کی تھی، اسی طرح مدینہ کی محبت بھی ہمیں عطا فرما، یا اس سے بھی زیادہ محبت عطا فرما، اور یہاں کی آب و ہوا صحت بخش بنادے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما، اور اس کے بخار کو جحفہ کی جانب منتقل کر دے۔

(فائدہ) مقام جحفہ میں یہود رہتے تھے، اور انہیں مسلمانوں سے عناد اور دشمنی تھی، اس لئے آپ نے یہ بددعا فرمائی، چنانچہ آپ کا یہ بہت بڑا معجزہ ہے، کہ آج تک جحفہ کا جو پانی پیتا ہے، اسے بخار چڑھ جاتا ہے۔ (نووی)۔

٨٤٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۸۴۹۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ابن نمیر، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(١١٧) بَاب التَّرْغِيبِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَالصَّبْرِ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا *

باب (۱۱۷) سکونت مدینہ منورہ کی فضیلت اور وہاں کی شدت و محنت پر صبر کرنے کا ثواب!

٨٥٠- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۸۵۰۔ زہیر بن حرب، عثمان بن عمر، عیسیٰ بن حفص بن عاصم، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے، کہ جو کوئی مدینہ کے شدائد پر صبر رکھے گا، تو میں قیامت کے دن اس کا شفیع یا شہید ہوں گا۔

٨٥١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ قَطَنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ عُوَيْمِرِ بْنِ

۸۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، قطن بن وہب بن عویمر بن اجدع، یحنس مولیٰ زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں فتنہ کے زمانہ میں

الْأَجْدَعِ عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْفِتْنَةِ فَأَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَقَالَتْ إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللَّهِ اقْعُدِي لَكَاعِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ آپ کی آزاد کردہ باندی حاضر ہوئی اور آکر سلام کیا، اور عرض کیا کہ اے عبدالرحمٰن میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں، کیونکہ ہم پر یہ زمانہ بہت سخت ہو گیا ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، بیوقوف عورت! یہیں رہ، میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، کہ آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص مدینہ منورہ کے شدائد اور مصائب پر صبر کرے گا، تو قیامت کے دن میں اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا۔

٨٥٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ قَطَنٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى مُصْعَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي الْمَدِينَةَ *

۸۵۲۔ محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، قطن خزاعی، یحنس مولیٰ، مصعب بن زبیر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ جو شخص اس کے یعنی مدینہ کے شدائد یا مصائب پر صبر کرے گا، تو قیامت کے دن میں اس کا شفیع (اگر وہ گناہ گار ہو گا) یا شہید (اگر وہ نیکوکار ہو گا) ہوں گا۔

٨٥٣- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا *

۸۵۳۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بن عبدالرحمٰن، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سے جو بھی مدینہ شریف کی سختی اور تنگ حالی پر صبر کرے گا تو قیامت کے دن میں اس کا شفیع (اگر گناہ گار ہے) یا شہید (اگر نیکوکار ہے) ہوں گا۔

٨٥٤- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَارُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عِيسَى أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاظَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۵۴۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابی ہارون، موسیٰ بن ابی عیسیٰ، ابو عبداللہ القراظ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور حسب سابق روایت بیان کی۔

٨٥٥- وَحَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ

۸۵۵۔ یوسف بن عیسیٰ، فضل بن موسیٰ، ہشام بن عروہ، صالح بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ بِمِثْلِهِ *

تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ کے مصائب پر جو صبر کرے، اور حسب سابق روایت بیان کی۔

(۱۱۸) بَاب صِيَانَةِ الْمَدِينَةِ مِنْ دُخُولِ الطَّاعُونِ وَالدَّجَّالِ إِلَيْهَا *

باب (۱۱۸) مدینہ منورہ کا طاعون اور دجال سے محفوظ رہنے کا بیان!

٨٥٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ *

۸۵۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نعیم بن عبداللہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ کے ناکوں (راستوں پر) فرشتے متعین ہیں، کہ اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہو سکتا۔

٨٥٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ *

۸۵۷۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسیح دجال مشرق کی طرف سے آئے گا، اور اس کا ارادہ مدینہ منورہ کا ہو گا، حتیٰ کہ کوہ احد کے پیچھے آکر اترے گا، اور پھر فرشتے اس کا منہ وہیں سے شام کی طرف پھیر دیں گے، اور وہیں ہلاک ہو جائے گا۔

(۱۱۹) بَاب الْمَدِينَةِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتُسَمَّى طَابَةَ وَطَيْبَةَ *

باب (۱۱۹) مدینہ منورہ خبیث چیزوں کو نکال کر پھینک دیتا ہے اور اس کا نام طابہ اور طیبہ ہے۔

٨٥٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيبَهُ هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ أَلَا إِنَّ

۸۵۸۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراوردی، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا، کہ لوگ اپنے چچازاد بھائیوں اور رشتہ داروں کو بلائیں گے، اور کہیں گے، ارزانی کی طرف چلو، ارزانی کی طرف چلو، حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہو گا، کاش وہ اس کو جان لیں، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، جو شخص مدینہ کو چھوڑ کر نکل جائے، اللہ تعالیٰ اس سے بہتر آدمی لا کر

الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ تُخْرِجُ الْخَبِيثَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِيَ الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ *

مدینہ میں آباد کر دے گا، خوب سن لو، مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہے، میل کچیل کو باہر نکال دیتا ہے، اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک مدینہ شریر لوگوں کو نکال کر باہر نہ کر دے گا، جیسا بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

۸۵۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ ابْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبَ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ *

۸۵۹۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، یحییٰ بن سعید، ابو حباب، سعید بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ایسی بستی کی طرف (ہجرت کا) حکم ہوا ہے جو تمام بستیوں کو کھا جاتی ہے، لوگ اسے یثرب کہتے ہیں، اور وہ مدینہ منورہ ہے، اور مدینہ شریف لوگوں کو ایسا چھانٹتا ہے، کہ جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے میل کو چھانٹتی ہے۔

(فائدہ) یعنی لشکر اسلام مدینہ ہی میں جمع ہو کر چاروں طرف پھیلے گا، اور تمام بلاد کو مسخر کرے گا (نووی، عمدۃ القاری)۔

۸٦۰- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ الْخَبَثَ لَمْ يَذْكُرَا الْحَدِيدَ *

۸٦۰۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان (دوسری سند) ابن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں "کما ینفی الکیر الخبث" کا لفظ ہے اور (لوہے) کا ذکر نہیں ہے۔

۸٦۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۸٦۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک دیہاتی آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، اس اعرابی کو مدینہ میں شدت سے بخار آنے لگا، وہ فوراً رسول اکرم صلی اللہ علیہ کی خدمت میں آیا، اور عرض کیا، کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میری بیعت واپس کر دو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا، پھر آیا، اور کہا، کہ میری بیعت واپس کر دو، آپ نے پھر انکار کر دیا، اس کے بعد وہ پھر آیا، اور کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میری بیعت واپس کر دو (۱)، آپ نے انکار فرمایا، وہ

(۱) فتح مکہ سے پہلے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنا ضروری تھا۔ اس شخص نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور مدینہ میں رہنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور اب اس بیعت کو ختم کر کے مدینہ سے واپس جانا چاہتا تھا اور یہ جائز نہ تھا تو اس معصیت کے کام میں تعاون سے بچنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کو ختم نہیں فرمایا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا *

اعرابی مدینہ سے چلا گیا. تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ تو پاک بھٹی کی طرح ہے، اپنے میل کو دور کر دیتا ہے، اور پاک کو خالص اور صاف کر لیتا ہے۔

٨٦٢- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَهُوَ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ *

۸۶۲۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد شعبہ، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزید، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا یہ یعنی مدینہ طیبہ ہے، اور میل کچیل دور کر دیتا ہے، جیسا کہ آگ چاندی کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔

٨٦٣- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ *

۸۶۳۔ قتیبہ بن سعید اور ہناد بن سری اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، سماک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمارہے تھے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مدینہ منورہ کا نام طابہ رکھا ہے۔

(١٢٠) بَاب مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ *

باب (۱۲۰) مدینہ منورہ والوں کو ایذاء پہنچانے والے کی ہلاکت و بربادی۔

٨٦٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُحَنَّسَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاظِ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَهْلَ هَذِهِ الْبَلْدَةِ بِسُوءٍ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ *

۸۶۴۔ محمد بن حاتم و ابراہیم بن دینار، حجاج بن محمد (دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق،، ابن جریج، عبداللہ بن عبدالرحمن بن یحنس، ابو عبداللہ القراظ بیان کرتے ہیں، کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ جو شخص اس شہر یعنی مدینہ شریف والوں کو تکلیف دینا چاہے گا، تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے اس طرح پگھلا دے گا، جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

٨٦٥- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ح و حَدَّثَنِيهِ

۸۶۵۔ محمد بن حاتم، ابراہیم بن دینار، حجاج (دوسری سند)، ابن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، ابو

مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَرَّاظَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ يُرِيدُ الْمَدِينَةَ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ يُحَنَّسَ بَدَلَ قَوْلِهِ بِسُوءٍ شَرًّا*

عبداللہ القراظ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص مدینہ شریف کے رہنے والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے اس طرح پگھلائے گا، جس طرح کہ نمک پانی میں پگھلتا ہے، ابن حاتم نے یحنس کی روایت میں سوء کے بجائے شراً کا لفظ بولا ہے۔

۸۶۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَارُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عِيسَى ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو جَمِيعًا سَمِعَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاظَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۶۶۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابو ہارون موسیٰ بن ابی عیسیٰ (دوسری سند) دراوردی، محمد بن عمرو، ابو عبداللہ القراظ سے روایت ہے، کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

۸۶۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا حَاتِمٌ يَعْنِى ابْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ دِيْنَارُ الْقَرَّاظُ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِى الْمَآءِ *

۸۶۷۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، عمر بن منبہ، دینار قراظ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو مدینہ کے رہنے والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے پگھلائے گا جیسا کہ نمک پانی میں پگھلتا ہے۔

۸۶۸- وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ قَالَ نَا اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِىْ اِبْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُنَبِّهِ الْكَعْبِىْ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ بِدَهْمٍ اَوْ بِسُوْءٍ *

۸۶۸۔ قتیبہ، اسماعیل بن جعفر، عمر بن منبہ کعبی، ابو عبداللہ القراظ، حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ نے ارشاد فرمایا، اور حسب سابق روایت منقول ہے، مگر یہ کہ "دہم یاسوء" کے الفاظ بیان کئے ہیں۔

۸۶۹- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ نَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِاللّٰهِ الْقَرَّاظِ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَسَعْدٍ يَّقُوْلَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ

۸۶۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبیداللہ بن موسیٰ، اسامہ بن زید، ابو عبداللہ القراظ، حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اے اللہ مدینہ والوں کے مد میں برکت

وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ مُدِّهِمْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ مَنْ اَرَادَ اَهْلَهَا بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ *

عطا فرما، اور بقیہ حدیث بیان کی، اور پھر فرمایا، جو مدینہ والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے ایسے پگھلائے گا، جیسا نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

(١٢١) بَاب التَّرْغِيبِ فِي الْمَدِينَةِ عِنْدَ فَتْحِ الْأَمْصَارِ *

باب (۱۲۱) فتوحات کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں رہنے کی ترغیب!

٨٧٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ الشَّامُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يُبِسُّونَ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يُبِسُّونَ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ تُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يُبِسُّونَ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ *

۸۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، عبداللہ بن زبیر، سفیان بن ابی زہیر بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ملک شام فتح ہوگا اور بعض لوگ اپنے متعلقین کو لے کر مدینہ سے تیزی کے ساتھ نکل کر وہاں پہنچ جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا، کاش کہ وہ جان لیں، پھر یمن فتح ہوگا، تو بعض لوگ اپنے متعلقین کو لے کر مدینہ سے تیزی سے نکل جائیں گے، اور مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہوگا، کاش کہ وہ جانتے، پھر عراق فتح ہوگا، تو لوگ اپنے متعلقین کو لے کر مدینہ سے چلے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، کاش کہ وہ جانتے۔

٨٧١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ *

۸۷۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، عبداللہ بن زبیر، سفیان بن ابی زہیرؓ سے بیان کرتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، یمن فتح ہوگا، تو لوگ وہاں سے اپنے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے جائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جو ان کی بات مانے گا، اسے لے جائیں گے، اور مدینہ ان کے حق میں بہتر ہوگا، کاش کہ وہ اس کو جانتے، پھر شام فتح ہوگا، اور وہاں بھی لوگ اپنے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے لے جائیں گے، اور اپنے گھر والوں کو، اور جو ان کی بات پر عمل کرلے، اسے لے جائیں گے، اور مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا، کاش کہ یہ جانیں، پھر عراق فتح ہوگا، اور وہاں بھی لوگ اپنے گھر والوں کو، اور جو ان کی بات مان لے اسے لے جائیں گے، اور مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہوگا

کاش وہ جانتے۔

(۱۲۲) بَابُ اِخْبَارِہٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْكِ النَّاسِ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِمَا كَانَتْ *

باب (۱۲۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک کہ لوگ مدینہ منورہ کو اس کے خیر ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے!

۸۷۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَدِينَةِ لَيَتْرُكَنَّهَا أَهْلُهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لِلْعَوَافِي يَعْنِي السِّبَاعَ وَالطَّيْرَ قَالَ مُسْلِم أَبُو صَفْوَانَ هَذَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَتِيمُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَشْرَ سِنِينَ كَانَ فِي حَجْرِهِ *

۸۷۲۔ زہیر بن حرب، ابو صفوان، یونس بن یزید (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن میتب سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے متعلق ارشاد فرمایا، کہ اس کو لوگ بہتر اور خیر ہونے کے باوجود بلا روک ٹوک درندوں اور پرندوں کے کھلا چھوڑ دیں گے، امام مسلم فرماتے ہیں، کہ ابو صفوان عبداللہ بن عبدالملک اموی یتیم تھے، انہوں نے ابن جریج کی گود میں دس برس پرورش پائی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، کہ آپ کی یہ پیشین گوئی قیامت کے قریب سچی ہوگی، باقی قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ یہ معجزہ بھی آپ کا بظاہر ظاہر ہو چکا، کہ خلافت مدینہ منورہ کو چھوڑ کر ملک شام منتقل ہو گئی، جبکہ مدینہ منورہ دین و دنیا ہر ایک اعتبار سے خیر ہی خیر تھا، باقی اگلی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صورت قیامت کے قریب پیش آئے گی، اور اسی کی تائید بخاری کی حدیث سے ہوتی ہے، واللہ اعلم۔

۸۷۳- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ ثُمَّ يَخْرُجُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا *

۸۷۳۔ عبدالملک بن شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، سعید بن میتب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، کہ لوگ مدینہ منورہ کو اس کی بہترین حالت کے باوجود چھوڑ دیں گے، درندے اور پرندے ہی اس میں سکونت اختیار کریں گے، کچھ مدت کے بعد قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے مدینہ منورہ میں پہنچنے کے ارادے سے اپنی بکریوں کو ہانکتے ہوئے آئیں گے، اور مدینہ کو ویران پائیں گے، جب ثنیۃ الوداع کے پاس پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے۔

(فائدہ) بخاری کی روایت سے معلوم ہوا ہے کہ جن کا یہ حشر ہوگا، یہ ان میں سب سے آخر میں ہوں گے اور ان ہی پر قیامت قائم کی جائے گی۔

(١٢٣) بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْبَرِهِ وَفَضْلِ مَوْضِعِ مِنْبَرِهِ *

باب (۱۲۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور منبر کی درمیان جگہ کی فضیلت اور مقام منبر کی بزرگی۔

٨٧٤- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ *

۸۷۴۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، عبداللہ بن ابی بکر، عباد بن تمیم، حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

٨٧٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ مِنْبَرِي وَبَيْتِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ *

۸۷۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالعزیز بن محمد مدنی، یزید بن الہاد، ابو بکر، عباد بن تمیم، حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، کہ آپ فرما رہے تھے کہ میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

٨٧٦- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي *

۸۷۶۔ زہیر بن حرب اور محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

(فائدہ) اتنا حصہ بعینہٖ جنت میں منتقل کر دیا جائے گا، مترجم کے نزدیک یہی معنی زیادہ معتبر ہیں۔

(١٢٤) بَاب فَضْلِ أُحُدٌ *

باب (۱۲۴) کوہ احد کی فضیلت!

٨٧٧- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ

۸۷۷۔ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، سلیمان بن بلال، عمر بن یحییٰ، عباس بن سہل ساعدی، حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِي الْقُرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِي وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةُ وَهَذَا أُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ *

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کے لئے نکلے، اور بقیہ حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں ہے، کہ جب ہم واپس آئے، اور وادی القریٰ میں پہنچے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میں جلدی جانا چاہتا ہوں، جو شخص چاہے میرے ساتھ جلدی چل دے، اور جس کی مرضی ہو رکا رہے، چنانچہ ہم آپ کے ساتھ چل دیئے، مدینہ کے سامنے پہنچے، تو فرمایا یہ طابہ ہے، اور یہ کوہ احد اور یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے، اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

٨٧٨- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ *

۸۷۸۔ **عبداللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، قرہ بن خالد،** حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ احد پہاڑ ایسا ہے، کہ ہمیں دوست رکھتا ہے، اور ہم اسے دوست رکھتے ہیں۔

٨٧٩- وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنِي حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ *

۸۷۹۔ **عبیداللہ بن عمر قواریری، حرمی بن عمارہ، قرہ، قتادہ،** حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ احد کی طرف دیکھا، اور فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے، کہ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

(١٢٥) بَاب فَضْلِ الصَّلَاةِ بِمَسْجِدَيْ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ *

باب (۱۲۵) مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت!

٨٨٠- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ *

۸۸۰۔ عمرو ناقد اور زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید بن مسیّب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا سوائے مسجد حرام (یعنی بیت اللہ شریف) کے اور مسجدوں میں ہزار نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔

٨٨١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ

۸۸۱۔ محمد بن رافع اور عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری،

حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ *

ابن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا، سوائے مسجد حرام (یعنی بیت اللہ شریف) کے اور مسجدوں میں ہزار نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔

۸۸۲- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ نَشُكَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا ذَلِكَ أَنْ نَسْتَثْبِتَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ أَبُو هُرَيْرَةَ تَذَاكَرْنَا ذَلِكَ وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَلَّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يُسْنِدَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ جَالَسَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۸۸۲۔ اسحاق بن منصور، عیسیٰ بن منذر حمصی، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابو عبداللہ الاغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز پڑھنی مسجد حرام کے علاوہ مساجد میں ہزار نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر انبیاء ہیں، اور آپ کی مسجد بھی آخری مسجد ہے، ابو مسلم اور ابو عبداللہ بولے، کہ بلاشبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بیان کی ہوگی، اور اسی وجہ سے ہم نے اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند کے ساتھ معلوم نہیں کیا، یہاں تک کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوگئی، تو ہم نے آپس میں اس کا تذکرہ کیا، اور ایک دوسرے کو ملامت کی، کہ کیوں ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کے متعلق دریافت نہ کیا، تاکہ اگر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوتی، تو آپ سے سند کے ساتھ بیان کر دیتے، غرضیکہ ہم اسی گفت و شنید میں تھے، کہ عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ کے پاس جا بیٹھے، اور ان سے اس حدیث کا تذکرہ کیا، اور جو کچھ ہم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کرنے میں چوک ہوگئی، وہ بھی بیان کی، تب عبداللہ بن ابراہیم بن قارظؒ نے ہم سے کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمایا کرتے تھے، کہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ *

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میں آخر انبیاء ہوں، اور میری مسجد بھی آخر مساجد ہے۔

٨٨٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ أَوْ كَأَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ *

۸۸۳۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عمر، ثقفی، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعیدؒ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ابوصالحؒ سے دریافت کیا، کہ تم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے؟ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کرتے تھے، انہوں نے کہا نہیں، لیکن میں نے عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ سے سنا، فرماتے تھے، کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنی، مسجد حرام کے علاوہ اور مساجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر یا ان کے برابر ہے۔

٨٨٤- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۸۸۴۔ زہیر بن حرب اور عبیداللہ بن سعید اور محمد بن حاتم، یحییٰ قطان، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل فرماتے ہیں۔

٨٨٥- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ *

۸۸۵۔ زہیر بن حرب اور محمد بن مثنیٰ، یحییٰ قطان، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنی، مسجد حرام کے علاوہ، اور مسجدوں میں ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔

٨٨٦- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۸۸۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابواسامہ (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

٨٨٧- وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ نَافِعٍ

۸۸۷۔ ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، موسیٰ، جہنی، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ *

وسلم سے حسب سابق نقل کرتے ہیں۔

۸۸۸- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۸۸۔ ابن ابی عمر، عبدالرزاق، معمر، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۸۸۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً اشْتَكَتْ شَكْوَى فَقَالَتْ إِنْ شَفَانِي اللَّهُ لَأَخْرُجَنَّ فَلَأُصَلِّيَنَّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَبَرَأَتْ ثُمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيدُ الْخُرُوجَ فَجَاءَتْ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَأَخْبَرَتْهَا ذَلِكَ فَقَالَتِ اجْلِسِي فَكُلِي مَا صَنَعْتِ وَصَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ *

۸۸۹۔ قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح، لیث بن سعد، نافع، ابراہیم بن عبداللہ معبد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت کچھ بیمار ہو گئی، کہنے لگی اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت عطا فرمائی تو، میں بیت المقدس میں جا کر نماز پڑھوں گی، کچھ دنوں کے بعد وہ اچھی ہو گئی، اور اس نے وہاں جانے کی تیاری کی اور ام المومنین حضرت میمونہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور سلام کرنے کے بعد انہیں اس چیز کی اطلاع کی، انہوں نے فرمایا بیٹھ کر تو نے جو کھانا تیار کیا ہے، وہ کھالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھ لے، اس لئے کہ میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ اس میں ایک نماز پڑھنا کعبہ کے علاوہ دیگر مساجد میں ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔

(۱۲۶) بَاب فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ *

باب (۱۲۶) خصوصیت کے ساتھ صرف تین مسجدوں کی فضیلت!

۸۹۰- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى *

۸۹۰۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، تین مسجدوں کے علاوہ اور کسی مسجد کی طرف سے کجاوے نہ کسے جائیں، میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسجد حرام (یعنی بیت اللہ شریف) اور مسجد اقصیٰ۔

٨٩١- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ *

۸۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ الفاظ ہیں، کہ تین مسجدوں کی طرف کجاوے کسے جائیں۔

٨٩٢- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ أَبِي أَنَسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَلْمَانَ الْأَغَرَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يُسَافَرُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ إِيلِيَاءَ *

۸۹۲۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عبدالحمید بن جعفر، عمران بن ابی انس، سلیمان اغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تین مسجدوں کی طرف سفر کر کے جاسکتے ہیں، مسجد کعبہ، (یعنی بیت اللہ شریف) اور میری مسجد (یعنی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسجد ایلیا (یعنی بیت المقدس)۔

(١٢٧) بَاب بَيَانِ أَنَّ الْمَسْجِدَ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى *

باب (۱۲۷) اس مسجد کا بیان جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے!

٨٩٣- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْخَرَّاطِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى قَالَ قَالَ أَبِي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ بَعْضِ نِسَائِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى قَالَ فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصْبَاءَ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ هُوَ مَسْجِدُكُمْ هَذَا لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ

۸۹۳۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، حمید خراط، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؒ بیان کرتے ہیں، کہ میرے پاس سے عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ نے اپنے والد سے کیا سنا، وہ اس مسجد کا تذکرہ کرتے تھے، کہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہو، انہوں نے کہا میرے والد نے فرمایا، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی ازواج مطہرات میں سے کسی کے گھر گیا، اور میں نے عرض کیا، یارسول اللہ وہ کون سی مسجد ہے، جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے، سو آپ نے ایک مٹھی کنکریوں کی لی، اور اسے زمین پر مارا، پھر ارشاد فرمایا، وہ یہی تمہاری مسجد ہے، یہی مدینہ منورہ کی مسجد! (۱) میں نے کہا تو میں بھی گواہی

(۱) قرآن کریم کی آیت "لمسجد اسس علی التقوی من اوّل یوم" میں مسجد سے مسجد قباء مراد ہے یا مسجد نبوی، جمہور کی رائے یہ ہے کہ مسجد قباء مراد ہے اور بہت سے حضرات کی رائے میں مسجد نبوی مراد ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی رائے یہ ہے کہ یہ آیت اپنے مفہوم کے اعتبار سے دونوں مسجدوں کو شامل ہے اس لئے کہ ان دونوں مسجدوں کی بنیاد اول دن ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے البتہ مسجد نبوی کو اولاً اور مسجد قباء کو ثانیاً شامل ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ اقدس کی وجہ سے مسجد نبوی اس وصف کے ساتھ متصف ہونے میں حق اسبقیت رکھتی ہے۔

فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَاكَ هَكَذَا يَذْكُرُهُ*

دیتا ہوں، کہ میں نے تمہارے والد سے سنا ہے، وہ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اس حدیث سے صاف ظاہر ہو گیا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جس مسجد کو فرمایا ہے کہ اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے، وہ مسجد نبوی ہے، نہ مسجد قبا، جیسا کہ بعض مفسرین نے بیان کیا ہے۔

٨٩٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ قَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ فِي الْإِسْنَادِ *

۸۹۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور سعید بن عمرو اشعثی، حاتم بن اسماعیل، حمید، ابو سلمہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت نقل فرماتے ہیں، باقی عبدالرحمن بن سعید کا اس روایت میں تذکرہ نہیں ہے۔

(١٢٨) بَاب فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَفَضْلِ الصَّلَاةِ فِيهِ وَزِيَارَتِهِ *

باب (۱۲۸) مسجد قباء اور وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت، اور اس کی زیارت کرنے کا بیان!

٨٩٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا *

۸۹۵۔ ابو جعفر احمد بن منیع، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کی زیارت فرمایا کرتے تھے، کبھی سوار ہو کر، کبھی پیدل۔

٨٩٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ*

۸۹۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ نمیر، ابو اسامہ، عبیداللہ (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں پیدل بھی آتے، اور پیادہ بھی تشریف لاتے، اور اس میں آکر دو رکعت نماز پڑھتے۔

٨٩٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۹۷۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں سوار بھی اور پیادہ بھی تشریف لاتے

كَانَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا *

تھے(۱)۔

۸۹۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الثَّقَفِيُّ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى الْقَطَّانِ *

۸۹۸۔ ابو معن الرقاشی زید بن یزید ثقفی، خالد بن حارث، ابن عجلان، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں، اور بقیہ حدیث یحییٰ قطان کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۸۹۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا *

۸۹۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا میں سوار بھی اور پیادہ بھی تشریف لایا کرتے تھے۔

۹۰۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا *

۹۰۰۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر بھی اور پیدل چل کر مسجد قبا میں تشریف لایا کرتے تھے۔

۹۰۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً كُلَّ سَبْتٍ وَكَانَ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ *

۹۰۱۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن دینارؒ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمرؓ ہر ہفتہ مسجد قبا میں تشریف لایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ہر ہفتہ قبا جاتے ہوئے دیکھا ہے۔

۹۰۲- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً يَعْنِي كُلَّ سَبْتٍ كَانَ يَأْتِيهِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا قَالَ ابْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ *

۹۰۲۔ ابی ابن عمر، سفیان، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ مسجد قباء میں تشریف لایا کرتے تھے اور وہاں سوار بھی اور پیادہ بھی آتے تھے، ابن دینار بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

---

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء میں کبھی پیدل کبھی سوار ہو کر آتے تھے اور ہفتہ والے دن آنے کا معمول اس لئے تھا کیونکہ باقی دن لوگوں کے امور میں مشغول رہتے تھے تو ہفتے کا دن اپنی ذات کے لئے فارغ کیا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء میں جا کر نوافل ادا فرماتے اس لئے کہ دوسری روایات میں مسجد قباء میں نفل ادا کرنے کو اجر کے اعتبار سے عمرہ کی طرح قرار دیا گیا ہے۔ (فتح الملہم ص ۲۵ ۴ ج ۳)

٩٠٣- وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ *

۹۰۳۔ عبداللہ بن ہاشم، وکیع، سفیان، ابن دینار سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں ہر ہفتہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ النِّكَاحِ (۱)

(١٢٩) بَاب اسْتِحْبَابِ النِّكَاحِ لِمَنِ اسْتَطَاعَ *

باب (۱۲۹) جس شخص میں طاقت و قوت ہو وہ نکاح کرے!

٩٠٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بِمِنًى فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا نُزَوِّجُكَ جَارِيَةً شَابَّةً لَعَلَّهَا تُذَكِّرُكَ بَعْضَ مَا مَضَى مِنْ زَمَانِكَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ *

۹۰۴۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، محمد بن العلاء ہمدانی اور ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہؓ کے ساتھ منیٰ میں جارہا تھا، کہ حضرت عبداللہؓ سے حضرت عثمانؓ کی ملاقات ہوئی، اور ان سے کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے، حضرت عثمانؓ نے ان سے فرمایا کہ اے عبدالرحمٰن ہم تمہارا نکاح ایسی لڑکی سے نہ کر دیں، جو تمہیں تمہاری گزری ہوئی عمر میں سے کچھ یاد دلا دے، تو عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا، کہ اگر تم یہ کہتے ہو، تو ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے گروہ جواناں جو تم میں سے نکاح کرنے کی طاقت رکھتا ہو، وہ نکاح کرے، کیونکہ نکاح آنکھوں کو بہت زیادہ نیچے رکھنے والا اور زنا سے محفوظ کر دینے والا ہے، اور جس میں نکاح کی طاقت نہ ہو تو وہ روزے رکھا کرے کیونکہ یہ ان کے لئے خصی ہونا ہے۔

٩٠٥- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۹۰۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابراہیم، علقمہ بیان

(۱) لغت میں لفظ نکاح کا اطلاق عقد پر بھی ہوتا ہے اور وطی پر بھی، اس لئے یہ عقد اور وطی دونوں ہی اس کے لغوی معنی ہیں۔ شریعت مطہرہ نے بہت ساری حکمتوں کے پیش نظر نکاح کو مشروع فرمایا ہے۔ نکاح گھریلو اجتماعی زندگی کی بنیاد ہے دین پر چلنے میں نکاح معین ہوتا ہے، اولاد کے حاصل ہونے کا سبب ہے، کثرت امت جو قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے باعث فخر ہوگا اس کا نکاح ہی ذریعہ ہے اور سب سے بڑھ کر نکاح پاکدامنی کا ذریعہ ہے۔

جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ إِنِّي لَأَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِمِنًى إِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ هَلُمَّ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَاسْتَخْلَاهُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنْ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ قَالَ لِي تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ قَالَ فَجِئْتُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ أَلَا نُزَوِّجُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَارِيَةً بِكْرًا لَعَلَّهُ يَرْجِعُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ *

کرتے ہیں، کہ میں منیٰ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ جارہا تھا، راستہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے ملے، اور فرمایا کہ ابو عبدالرحمن ادھر آؤ، چنانچہ حضرت ابن مسعودؓ کو حضرت عثمانؓ علیحدہ لے گئے۔ حضرت ابن مسعودؓ نے جب دیکھا کہ حضرت عثمانؓ کا کوئی خاص کام نہیں ہے، تو مجھ سے فرمایا، علقمہ تم بھی آجاؤ، چنانچہ میں بھی چلا گیا، حضرت عثمانؓ نے حضرت ابن مسعودؓ سے فرمایا، ابو عبدالرحمٰن کیا ہم تمہارا نکاح کسی نوجوان دوشیزہ لڑکی سے نہ کرا دیں، کہ ایام گذشتہ کی یاد تمہیں پھر تازہ ہو جائے، اور بقیہ حدیث ابو معاویہ کی روایت کی طرح منقول ہے۔

٩٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ *

٩٠٦۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، عمارہ بن عمیر، عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، کہ اے گروہ جواناں، تم میں سے جسے نکاح کرنے کی طاقت ہو، وہ نکاح کرے، کیونکہ نکاح نظر کو نیچے رکھنے والا، اور زنا سے محفوظ کر دینے والا ہے اور جس میں نکاح کی طاقت نہ ہو، تو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لئے خصی ہونے کے برابر ہے۔

٩٠٧- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَمِّي عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ وَأَنَا شَابٌّ يَوْمَئِذٍ فَذَكَرَ حَدِيثًا رُئِيتُ أَنَّهُ حَدَّثَ بِهِ مِنْ أَجْلِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَزَادَ قَالَ فَلَمْ أَلْبَثْ حَتَّى تَزَوَّجْتُ *

٩٠٧۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، عمارہ بن عمیر، عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کرتے، انہوں نے بیان کیا کہ میں اور میرے چچا علقمہ اور اسود، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گئے، میں اس زمانہ میں جوان تھا، غالباً ایک حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری ہی وجہ سے بیان کی، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، الخ، باقی اتنا زائد ہے کہ عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں، کہ پھر میں نے نکاح میں کچھ تاخیر نہ کی، اور نکاح کر لیا۔

٩٠٨- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ

٩٠٨۔ عبداللہ بن سعید اشج، وکیع، اعمش، عمارہ، ابن عمیر، عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَأَنَا أَحْدَثُ الْقَوْمِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَلَمْ أَلْبَثْ حَتَّى تَزَوَّجْتُ *

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا اور حسب سابق روایت بیان کی، لیکن اس بات کا اس میں تذکرہ نہیں ہے، کہ میں نے کچھ تاخیر نہ کی، اور نکاح کر لیا۔

٩٠٩- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهِ فِي السِّرِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا آكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَامُ عَلَى فِرَاشٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَكَذَا لَكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي *

۹۰۹۔ ابو بکر بن نافع عبدی، بہز، حماد بن سلمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت نے ازواج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے اندرونی اعمال دریافت کئے، معلوم ہونے کے بعد کوئی کہنے لگا کہ میں عورتوں کے پاس نہیں جاؤں گا، کسی نے کہا میں گوشت نہیں کھاؤں گا، کوئی بولا میں بستر پر نہیں سوؤں گا، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا، کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے ایسا ایسا کہا، میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں، اور سوتا بھی ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں، اور افطار بھی کرتا ہوں، لہٰذا جو میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں۔

(فائدہ) آپ کا یہ فرمان جوامع الکلم میں سے ہے، کہ ہزاروں بدعات و محدثات کو رد کرتا ہے، اور اہل بدعت کی قطع جید کے لئے سیف قاطع اور متبعان سنت کے لئے برہان ساطع ہے۔

٩١٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا *

۹۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن مبارک (دوسری سند) ابوکریب، محمد بن علاء، ابن مبارک، معمر، زہری، سعید بن مسیب، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت عثمان بن مظعون نے جب عورتوں سے جدا رہنے کا ارادہ کیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات رد کر دی، اور اگر آپ اس کی اجازت دے دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

٩١١- وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ رُدَّ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلُ وَلَوْ أُذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا *

۹۱۱۔ ابو عمران محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب زہری، سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت سعدؓ سے سنا، بیان کر رہے تھے کہ عثمان بن مظعونؓ کے عورتوں سے جدا رہنے کے ارادہ کو حضور نے رد کر دیا، اور اگر آپ اس کو اجازت دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔

۹۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ أَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أَنْ يَتَبَتَّلَ فَنَهَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَجَازَ لَهُ ذَلِكَ لَاخْتَصَيْنَا *

۹۱۲۔ محمد بن رافع، حجین بن مثنیٰ، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن میسب، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن مظعون (۱) نے عورتوں سے علیحدگی کا ارادہ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس چیز سے منع کر دیا، اگر آپ انہیں اس چیز کی اجازت دے دیتے، تو ہم خصی ہو جاتے۔

(۱۳۰) بَاب نَدْبِ مَنْ رَأَى امْرَأَةً فَوَقَعَتْ فِي نَفْسِهِ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَارِيَتَهُ فَيُوَاقِعَهَا *

باب (۱۳۰) اگر کسی عورت کو دیکھ کر نفس کا میلان ہو، تو اپنی بیوی یا اپنی لونڈی سے ہم بستری کرنے کا بیان!

۹۱۳- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ نَا حَرْبُ بْنُ أبِي الْعَالِيَةِ قَالَ نَا أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً فَأَتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيئَةً لَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا أَبْصَرَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ *

۹۱۳۔ زہیر بن حرب، عبدالصمد بن عبدالوارث، حرب بن ابی العالیہ، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت پر نظر پڑ گئی، تو آپ فوراً اپنی بیوی حضرت زینب کے پاس تشریف لائے، وہ اس وقت کھال کو دباغت دے رہی تھیں، آپ نے ان سے صحبت کی، اور پھر صحابہ سے فرمایا، کہ عورت کی آمد شیطانی صورت میں ہوتی ہے اور واپسی بھی شیطانی صورت میں ہوتی ہے، اگر تم میں سے کسی کی عورت پر نظر پڑ جائے تو اپنی بیوی کے پاس آجائے، تو اس فعل سے اس کا خیال جاتا رہے گا۔

۹۱۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً

۹۱۴۔ زہیر بن حرب، عبدالصمد بن عبدالوارث، حرب بن ابوالعالیہ، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا (۲)، اور پہلے کی

(۱) حضرت عثمان بن مظعونؓ پہلے پہلے اسلام لانے والے صحابہ کرام میں سے ہیں، ان کا انتقال ذی الحجہ ۲ ہجری میں ہوا اور جنت البقیع میں دفن کیے جانے والے سب سے پہلے شخص ہیں۔

(۲) اس عورت پر نظر پڑنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کی طرف میلان ہوا تو اپنی زوجہ مطہرہ سے اپنی حاجت پوری فرمائی خاص اس عورت کی طرف میلان نہیں ہوا تھا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے بازار میں کوئی پھل وغیرہ دیکھ کر اپنے گھر میں رکھا ہوا پھل یاد آجائے اور آدمی گھر جا کر کھالے۔ لہٰذا یہ کوئی ایسی بات نہیں جو آپ کی اعلیٰ شان اور مرتبہ کے منافی ہو۔

فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَأَتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيئَةً وَلَمْ يَذْكُرْ تُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ *

طرح حدیث بیان کی، اور کہا کہ آپؐ اپنی بیوی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور وہ کھال کو دباغت دے رہی تھیں اور یہ ذکر نہیں کہ عورت شیطانی صورت میں جاتی ہے۔

٩١٥- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ جَابِرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَحَدُكُمْ أَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ *

۹۱۵۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے، کہ جب کسی کو کوئی عورت اچھی معلوم ہو، اور دل میں اس کا خیال پیدا ہو تو اپنی عورت سے صحبت کرلینی چاہئے، تاکہ اس کے دل سے اس کا خیال جاتا رہے۔

(١٣١) بَاب نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَبَيَانِ أَنَّهُ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ ثُمَّ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ وَاسْتَقَرَّ تَحْرِيمُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

باب (۱۳۱) نکاح متعہ پہلے مباح تھا، پھر منسوخ ہوگیا، پھر مباح کیا گیا، پھر منسوخ ہوگیا، اور اب قیامت تک کے لئے حرام اور منسوخ ہوگیا!

٩١٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ وَابْنُ بِشْرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ) *

۹۱۶۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر ہمدانی، بواسطہ اپنے والد، وکیع، ابن بشر، اسماعیل، قیس، حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد پر جارہے تھے، اور عورتیں ہمارے پاس نہیں ہوتی تھیں، ہم نے خدمت گرامی میں عرض کیا، یارسول اللہ ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپ نے ہم کو اس سے منع کر دیا، بعد میں اجازت دیدی، کہ عورتوں سے میعادی نکاح کپڑوں کے عوض کرلیں، پھر حضرت عبداللہ نے یہ آیت پڑھی، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ۔

٩١٧- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا هَذِهِ الْآيَةَ وَلَمْ يَقُلْ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ *

۹۱۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اسماعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں ہے کہ پھر ہمارے سامنے یہ آیت پڑھی، اور عبداللہ کے پڑھنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

(فائدہ) علامہ مازری فرماتے ہیں کہ ایک مدت کے لئے کسی عورت سے مہر پر نکاح کرنا ابتداء اسلام میں جائز تھا، پھر وہ منسوخ ہو گیا، اور اس کی تحریم پر اجماع منعقد ہو گیا، جیسا کہ میں کتاب الحج میں لکھ چکا ہوں۔

٩١٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كُنَّا وَنَحْنُ شَبَابٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَسْتَخْصِي وَلَمْ يَقُلْ نَغْزُو *

۹۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہے کہ ہم جوان تھے، اور آپ سے خصی ہونے کی اجازت چاہی، اور جہاد کا تذکرہ نہیں ہے۔

٩١٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا خَرَجَ عَلَيْنَا مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا يَعْنِي مُتْعَةَ النِّسَاءِ *

۹۱۹۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن دینا، حسن بن محمد، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے ہمارے سامنے آکر اعلان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ نے تم کو تمتع کرنے کی اجازت دی ہے، یعنی نکاح متعہ (کی رخصت عنایت فرمائی ہے)۔

٩٢٠- وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانَا فَأَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ *

۹۲۰۔ امیہ بن بسطام عیشی، یزید بن زریع، روح بن قاسم، عمرو بن دینار، حسن بن محمد، حضرت سلمہ بن اکوعؓ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، اور ہمیں متعہ کرنے کی اجازت دے دی۔

٩٢١- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَدِمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مُعْتَمِرًا فَجِئْنَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُتْعَةَ فَقَالَ نَعَمِ اسْتَمْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ *

۹۲۱۔ حسن حلوانی، عبدالرزاق، ابن جریج، عطاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمرہ کرنے کے لئے تشریف لائے، تو ہم ان کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے، اور لوگوں نے کچھ مسائل آپ سے دریافت کئے، پھر متعہ کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا ہاں! ہم نے حضور کے زمانہ میں اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں متعہ کیا تھا۔

(فائدہ) جن حضرات کو منسوخیت کا علم نہیں ہوا، وہ حالت سابقہ پر قائم رہے، بعد میں جس جس کو اس کی حرمت کا علم ہوتا گیا، وہ اس سے بچتا رہا۔

٩٢٢- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِيقِ الْأَيَّامَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ حَتَّى نَهَى عَنْهُ عُمَرُ فِي شَأْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ *

۹۲۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم چند روز کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی، اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں بھی، ایک مٹھی چھوہاروں یا ایک مٹھی آٹے کے عوض متعہ کر لیا کرتے تھے، لیکن حضرت عمر نے عمرو بن حریث کے واقعہ سے اس کی ممانعت کا اعلان فرمادیا۔

(فائدہ) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع میں جو نسخ کا حکم صادر فرمایا تھا، حضرت عمر فاروقؓ نے اس کا کلی طور پر اعلان فرما دیا، تاکہ کوئی فرد بشر بھی اس منسوخیت سے غافل نہ رہ جائے۔

٩٢٣- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا *

۹۲۳۔ حامد بن عمر البکراوی، عبدالواحد بن زیاد، عاصم، ابونضرہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آنے والا آیا، اور کہا کہ ابن عباس اور ابن زبیر کے درمیان دونوں متعوں (متعہ حج و متعہ نکاح) کے بارے میں اختلاف ہوگیا، جابر بولے، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ دونوں متعے کئے تھے، پھر ان دونوں سے حضرت عمرؓ نے منع کر دیا، اس کے بعد دونوں کو ہم نے نہیں کیا۔

٩٢٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ إِيَاسِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا *

۹۲۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، عبدالواحد بن زیاد، ابو عمیس، ایاس بن سلمہ، اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ اوطاس کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین مرتبہ متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، پھر اس سے منع کر دیا۔

(فائدہ) اس میں تصریح آگئی کہ متعہ فتح مکہ کے دن مباح ہوا اور وہی اوطاس کا دن ہے۔

٩٢٥- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا

۹۲۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ربیع بن سبرہ جہنی، سبرہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متعہ کرنے کی اجازت دی تو، میں اور ایک اور شخص بنی عامر کی ایک عورت کے پاس گئے، عورت نوجوان اور دراز گردن والی تھی، سو ہم نے اپنے آپ کو اس پر پیش کیا، وہ بولی کیا

فَقَالَتْ مَا تُعْطِي فَقُلْتُ رِدَائِي وَقَالَ صَاحِبِي رِدَائِي وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِدَائِي وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرَتْ إِلَى رِدَاءِ صَاحِبِي أَعْجَبَهَا وَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِينِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ الَّتِي يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا *

دو گے؟ میں نے کہا میری چادر حاضر ہے، میرا ساتھی بولا میری بھی چادر حاضر ہے، اور میرے ساتھی کی چادر میری چادر سے اچھی تھی، مگر میں اس سے زیادہ جوان تھا، عورت جب میرے ساتھی کی چادر کو دیکھتی تو وہ اسے پسند آتی، اور جب مجھے دیکھتی تو میں اسے پسند آتا تھا، پھر بولی کہ تو اور تیری چادر مجھے کافی ہے، پھر میں اس کے پاس تین دن رہا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمادیا، کہ اگر کسی کے پاس میعادی نکاح والی عورتیں ہوں، جن سے وہ فائدہ اٹھاتا تھا، تو انہیں آزاد کردے۔

٩٢٦- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنِ الرَّبِيعِ ابْنِ سَبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْحَ مَكَّةَ قَالَ فَأَقَمْنَا بِهَا خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ فَأَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَخَرَجْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِي وَلِي عَلَيْهِ فَضْلٌ فِي الْجَمَالِ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الدَّمَامَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدٌ فَبُرْدِي خَلَقٌ وَأَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي فَبُرْدٌ جَدِيدٌ غَضٌّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَسْفَلِ مَكَّةَ أَوْ بِأَعْلَاهَا فَتَلَقَّتْنَا فَتَاةٌ مِثْلُ الْبَكْرَةِ الْعَنَطْنَطَةِ فَقُلْنَا هَلْ لَكِ أَنْ يَسْتَمْتِعَ مِنْكِ أَحَدُنَا قَالَتْ وَمَاذَا تَبْذُلَانِ فَنَشَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدَهُ فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ وَيَرَاهَا صَاحِبِي تَنْظُرُ إِلَى عِطْفِهَا فَقَالَ إِنَّ بُرْدَ هَذَا خَلَقٌ وَبُرْدِي جَدِيدٌ غَضٌّ فَتَقُولُ بُرْدُ هَذَا لَا بَأْسَ بِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا فَلَمْ أَخْرُجْ حَتَّى حَرَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٩٢٦۔ ابوکامل فضیل بن حسین جحدری، بشر بن مفضل، عمارہ بن غزیہ، ربیع بن سبرہ، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا، اور ہم نے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یعنی رات دن ملا کر۔ تیس دن رات قیام کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دے دی، میں اپنی قوم کے ایک آدمی کے ساتھ مکہ مکرمہ سے نکل کر چل دیا، میں خوبصورتی میں اس سے زیادہ تھا، اور وہ بدصورتی کے قریب قریب تھا، ہم دونوں میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایک چادر تھی، مگر میری چادر پرانی تھی، اور اس کی چادر نئی اور اچھی تھی، جب ہم مکہ کے بائیں جانب پہنچے، تو ایک عورت سے ملاقات ہوئی، عورت نوجوان، طاقتور اور دراز گردن تھی، ہم نے اس سے کہا کیا تم ہم میں سے کسی کے ساتھ متعہ کر سکتی ہو، بولی تم دونوں کیا دو گے؟ ہم نے اپنی اپنی چادر کھول کر دکھادی، تو وہ ہم دونوں کو غور سے دیکھنے لگی، اور میرا ساتھی اس کے میلان طبع کا امیدوار تھا، اس لئے کہنے لگا کہ اس شخص کی چادر پرانی ہے، اور میری چادر نئی اور عمدہ ہے، مگر عورت نے دو تین مرتبہ کہا اس کی چادر میں کوئی نقصان نہیں ہے، بالآخر میں نے اس کے ساتھ متعہ کر لیا، اور اس کے پاس سے اس وقت تک نہیں آیا، جب

تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو میرے لئے حرام نہیں کر دیا۔

۹۲۷- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ وَزَادَ قَالَتْ وَهَلْ يَصْلُحُ ذَاكَ وَفِيهِ قَالَ إِنَّ بُرْدَ هَذَا خَلَقٌ مَحٌّ *

۹۲۷۔ احمد بن سعید بن صخر الدارمی، ابو نعمان، وہیب، عمارہ بن غزیہ، ربیع بن سبرہ جہنی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب فتح مکہ کے سال نکلے، اور بقیہ حدیث حسب سابق روایت کی، اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ عورت نے کہا، کیا یہ درست ہے، اور اس کے رفیق نے کہا، کہ اس کی چادر پرانی گئی گزری ہے۔

۹۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الِاسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهُ وَلَا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا *

۹۲۸۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبدالعزیز بن عمر، ربیع بن سبرہ جہنی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگو! میں نے پہلے تمہیں متعہ کرنے کی اجازت دے دی تھی، مگر اب اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت تک حرام کر دیا ہے، اگر کسی کے پاس میعادی نکاح کی عورت ہو تو اسے آزاد کر دے اور جو کچھ اسے دے دیا ہے، اس میں سے کچھ واپس نہ لے۔

۹۲۹- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

۹۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدۃ بن سلیمان، عبدالعزیز بن عمر اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ آپ رکن اور باب کعبہ کے درمیان کھڑے ہو کر فرما رہے تھے، اور ابن نمیر کی حدیث کی طرح روایت بیان کی۔

۹۳۰- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ مِنْهَا حَتَّى نَهَانَا عَنْهَا *

۹۳۰۔ اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، ابراہیم بن سعد، عبدالملک بن ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد سے وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے سال جب ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متعہ کرنے کی اجازت دے دی، اور مکہ سے نکلنے بھی نہ پائے تھے کہ ہمیں اس سے منع فرما دیا۔

۹۳۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالتَّمَتُّعِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ حَتَّى وَجَدْنَا جَارِيَةً مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَخَطَبْنَاهَا إِلَى نَفْسِهَا وَعَرَضْنَا عَلَيْهَا بُرْدَيْنَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ فَتَرَانِي أَجْمَلَ مِنْ صَاحِبِي وَتَرَى بُرْدَ صَاحِبِي أَحْسَنَ مِنْ بُرْدِي فَآمَرَتْ نَفْسَهَا سَاعَةً ثُمَّ اخْتَارَتْنِي عَلَى صَاحِبِي فَكُنَّ مَعَنَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهِنَّ *

۹۳۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ربیع بن سبرہ بن معبد، ربیع بن سبرہ، سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ کو فتح مکہ کے سال متعہ کرنے کی اجازت دے دی تھی، اجازت کے بعد میں اور قبیلہ بنی سلیم کا ایک شخص مکہ سے باہر نکلے، ہمیں قبیلہ بنی عامر کی ایک عورت جو نوخیز، شباب آور، دراز گردن معلوم ہوتی تھی ملی، ہم نے اس سے متعہ کرنے کی درخواست کی اور اس کے سامنے اپنی اپنی چادریں پیش کیں، وہ عورت کبھی تو مجھ کو غور سے دیکھتی تھی، کیونکہ میں اپنے ساتھی سے زیادہ حسین تھا اور کبھی ساتھی کی چادر کو دیکھتی تھی، کیونکہ اس کی چادر میری چادر سے اچھی تھی، تھوڑی دیر تک اس نے سوچا، اور پھر مجھے پسند کر لیا، اور وہ عورتیں ہمارے ساتھ تین دن رہیں، اس کے بعد آپؐ نے ہمیں ان کے چھوڑنے کا حکم دے دیا۔

۹۳۲- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ *

۹۳۲۔ عمرو ناقد، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، ربیع بن سبرہ، حضرت سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ سے منع فرمادیا تھا۔

۹۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ الْفَتْحِ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ *

۹۳۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ، معمر، زہری، ربیع بن سبرہ، حضرت سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ سے منع فرمادیا۔

۹۳٤- وَحَدَّثَنِيهِ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ زَمَانَ الْفَتْحِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَأَنَّ أَبَاهُ كَانَ تَمَتَّعَ

۹۳۴۔ حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ربیع بن سبرہ جہنی، اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن عورتوں سے نکاح متعہ کرنے کی ممانعت فرمادی، اور ان کے والد نے (اس ممانعت سے قبل) دو سرخ چادروں کے عوض متعہ کیا

بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ *

٩٣٥- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَامَ بِمَكَّةَ فَقَالَ إِنَّ نَاسًا أَعْمَى اللَّهُ قُلُوبَهُمْ كَمَا أَعْمَى أَبْصَارَهُمْ يُفْتُونَ بِالْمُتْعَةِ يُعَرِّضُ بِرَجُلٍ فَنَادَاهُ فَقَالَ إِنَّكَ لَجِلْفٌ جَافٍ فَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَتِ الْمُتْعَةُ تُفْعَلُ عَلَى عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ يُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَجَرِّبْ بِنَفْسِكَ فَوَاللَّهِ لَئِنْ فَعَلْتَهَا لَأَرْجُمَنَّكَ بِأَحْجَارِكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ سَيْفِ اللَّهِ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ جَاءَهُ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِي الْمُتْعَةِ فَأَمَرَهُ بِهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ مَهْلًا قَالَ مَا هِيَ وَاللَّهِ لَقَدْ فُعِلَتْ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ إِنَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِمَنِ اضْطُرَّ إِلَيْهَا كَالْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ ثُمَّ أَحْكَمَ اللَّهُ الدِّينَ وَنَهَى عَنْهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي رَبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ قَدْ كُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عَامِرٍ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ ثُمَّ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَسَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا جَالِسٌ *

تھا۔

۹۳۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ایک روز مکہ مکرمہ میں کھڑے ہو کر خطبہ کی حالت میں ایک اور شخص پر طنز کرتے ہوئے فرمایا، کہ بعض لوگوں کی آنکھوں کو جس طرح اللہ تعالیٰ نے نابینا کر دیا ہے، اسی طرح ان کے قلوب کو بھی اندھا کر دیا ہے، وہ متعہ کو جائز قرار دیتے ہیں، یہ سن کر انہوں نے آواز دے کر کہا، تم بیوقوف، کم علم، اور نافہم ہو، میری جان کی قسم متعہ امام المتقین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کیا جاتا تھا، ابن زبیر نے فرمایا، کہ اچھا تم خود اپنے اوپر تجربہ کر کے دیکھ لو، خدا کی قسم! اگر تم نے متعہ کیا تو میں تمہیں پتھروں سے سنگسار کر دوں گا، ابن شہاب راوی بیان کرتے ہیں کہ خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ ایک شخص کے پاس میں بیٹھا ہوا تھا، ایک اور آدمی آیا، اور ان سے متعہ کا حکم دریافت کیا، تو انہوں نے متعہ کی اجازت دے دی، ابن ابی عمرہ انصاری بولے، کہ ٹھہرو، خالد نے کہا کیا بات ہے، خدا کی قسم! میں نے امام المتقین (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانے میں کیا ہے، ابن ابی عمرہ نے جواب دیا، شروع دور اسلام میں بے شک مجبور آدمی کے لئے اس کی اجازت تھی، جیسا کہ مردار، خون، اور سور کے گوشت کھانے کی بحالت مجبوری اجازت ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو مضبوط و مستحکم کر دیا، اور اس کی ممانعت فرما دی، ابن شہاب راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ربیع بن سبرہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بنی عامر کی ایک عورت سے دو سرخ چادروں کے عوض متعہ کیا تھا، اور پھر اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متعہ کرنے سے منع فرما دیا، ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں، کہ

میں نے ربیع بن سبرہ سے سنا، وہ اس حدیث کو عمر بن عبدالعزیز سے نقل کرتے تھے، اور میں بیٹھا ہوا تھا۔

۹۳۶- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي عَبْلَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَالَ أَلَا إِنَّهَا حَرَامٌ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَانَ أَعْطَى شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ *

۹۳۶۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، ابن ابی عبلۃ، عمر بن عبدالعزیز، ربیع بن سبرہ جہنی، اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی ممانعت فرمادی، اور ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ، تمہارے آج کے دن سے لے کر قیامت تک کے لئے متعہ حرام ہے، اور جس نے متعہ کے لئے کچھ دے دیا ہو، وہ اس میں سے کچھ واپس نہ لے۔

۹۳۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ *

۹۳۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبداللہ بن محمد بن علی، حسن بن محمد بن علی، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے، اور خانگی گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔

۹۳۸- وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِفُلَانٍ إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ *

۹۳۸۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء ضبعی، جویریہ، مالک، اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک شخص سے فرمایا کہ تو ایک آدمی ہے، جو سیدھے راستہ سے بھٹکا ہوا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور بقیہ حدیث یحییٰ عن مالک کی طرح روایت کی۔

۹۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ *

۹۳۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، حسن بن محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن علی، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے، اور خانگی گدھوں کا گوشت کھانے سے ہمیں منع فرمادیا تھا۔

۹۴۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ

۹۴۰۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، ابن

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُلَيِّنُ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ مَهْلًا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ *

شہاب، حسن بواسطہ محمد بن علی، عبداللہ بواسطہ محمد بن علی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ میعادی نکاح کے بارے میں نرمی کر رہے ہیں، تو انہوں نے فرمایا، ٹھہر جاؤ، ابن عباس! اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن اس سے اور گھریلو گدھوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

٩٤١- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ *

۹۴۱۔ ابوالطاہر اور حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حسن بن محمد بن علی، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا، کہ خیبر کے دن رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ متعہ (نکاح میعادی) کرنے سے اور پلے ہوئے گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔

(فائدہ) ان روایات سے پلے ہوئے گدھوں کے گوشت کی حرمت ثابت ہو گئی، اور یہی تمام علمائے کرام کا مسلک ہے (نووی جلد اصفحہ ۴۵۲)

(١٣٢) بَاب تَحْرِيمِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا فِي النِّكَاحِ *

باب (۱۳۲) بھتیجی، اور پھوپھی، بھانجی اور خالہ کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے!

٩٤٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا *

۹۴۲۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بھتیجی اور پھوپھی کو، اور بھانجی اور خالہ کو نکاح میں ایک ساتھ جمع نہ کیا جائے۔

٩٤٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا *

۹۴۳۔ محمد بن رمح بن مہاجر، لیث، یزید بن ابی حبیب، عراک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار قسم کی عورتوں کو نکاح میں ایک ساتھ جمع کرنے سے منع فرمایا ہے، بھتیجی اور اس کی پھوپھی، بھانجی اور اس کی خالہ۔

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، اور یہی صحیح و درست ہے۔

٩٤٤- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ مَدَنِيٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ وَلَدِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ الْأَخِ وَلَا ابْنَةُ الْأُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ *

۹۴۴۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز، ابی امامہ بن سہل بن حنیف، ابن شہاب، قبیصہ بن ذؤیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے، کہ بھتیجی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی پھوپھی سے نکاح نہ کیا جائے، اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے۔

٩٤٥- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ الْكَعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنُرَى خَالَةَ أَبِيهَا وَعَمَّةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ *

۹۴۵۔ حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، قبیصہ بن ذویب کعبی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے، کہ انسان کسی عورت کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی پھوپھی سے، یا اس کی خالہ سے نکاح کرے، ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں، کہ ہم بیوی کے باپ کی پھوپھی اور اس کی خالہ کو اسی حکم میں خیال کرتے ہیں۔

٩٤٦- وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا *

۹۴۶۔ ابومعن الرقاشی، خالد بن حارث، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کسی عورت سے اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے نکاح نہ کیا جائے۔

٩٤٧- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۹۴۷۔ اسحاق بن منصور، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

٩٤٨- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنِ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ وَلَا يَسُوْمِ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ

۹۴۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ہشام، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے، اور نہ اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ کرے، اور نہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی اور

عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِيءَ صَحْفَتَهَا وَلَا لِتَنْكِحَ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهَا *

خالہ پر نکاح کیا جائے، اور نہ کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کو اس لئے طلاق دلوانے کی خواستگار ہو، کہ اس کے برتن کو اپنے لئے لوٹ لے، بلکہ نکاح کرے، کیونکہ اس کو وہی ملے گا جو اللہ نے اس کے لئے لکھ دیا ہے۔

(فائدہ) یعنی یہ نہ کہے کہ فلاں عورت تیرے نکاح میں ہے، اسے طلاق دے دے، تب تجھ سے شادی کروں گی۔

٩٤٩- و حَدَّثَنِي مُحْرِزُ بْنُ عَوْنِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا أَوْ أَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي صَحْفَتِهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَازِقُهَا *

۹۴۹۔ محرز بن عون بن ابی عون، علی بن مسہر، داؤد بن ابی ہند، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمائی ہے، کہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی یا خالہ کے ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے، یا عورت اپنی بہن کو اس لئے طلاق دلوانا چاہتی ہے، کہ جو کچھ اس کے پیالہ میں ہو اسے اپنے لئے لوٹ لے، کیونکہ اس کا رازق اللہ تعالیٰ ہے۔

٩٥٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى وَابْنِ نَافِعٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا *

۹۵۰۔ ابن مثنیٰ اور ابن بشار اور ابو بکر بن نافع، ابن ابی عدی، شعبہ، عمرو بن دینار، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ کسی عورت کو اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع کیا جائے۔

٩٥١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۹۵۱۔ محمد بن حاتم، شبابہ، ورقاء، عمرو بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(١٣٣) بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَكَرَاهَةِ خِطْبَتِهِ *

باب (۱۳۳) حالت احرام (۱) میں نکاح اور پیغام نکاح کا بیان!

٩٥٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى

۹۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، منبہ بن وہبؒ بیان کرتے ہیں،

(۱) حالت احرام میں نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں، اس مسئلہ میں صحابہ کرام، تابعین اور فقہاء مجتہدین کی آراء مختلف ہیں۔ حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ حالت احرام میں نکاح کرنا جائز ہے البتہ وطی کرنا جائز نہیں ہے۔ یہی موقف حضرت ابن مسعودؓ، ابن عباسؓ، انسؓ، معاذ بن جبلؓ اور جمہور تابعین کا بھی ہے۔ حنفیہ کا استدلال حضرت میمونہؓ کے نکاح والے واقعہ سے ہے کیونکہ حضرت ابن عباسؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت ابوہریرہؓ یہی روایت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت میمونہؓ سے نکاح فرمایا تھا۔

مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَحْضُرُ ذَلِكَ وَهُوَ أَمِيرُ الْحَجِّ فَقَالَ أَبَانُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ *

کہ عمر بن عبید اللہ نے طلحہ بن عمر کا شیبہ بنت جبیرؓ سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تو ابان بن عثمانؓ کے پاس قاصد بھیجا، وہ آئے اور اس وقت وہ امیر حج تھے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے، کہ رسول اللہ صلی اللہ نے ارشاد فرمایا ہے، کہ محرم نہ اپنا نکاح کرے، اور نہ کسی دوسرے کا اور نہ نکاح کا پیغام دے۔

۹۵۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ بَعَثَنِي عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ وَكَانَ يَخْطُبُ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَلَى ابْنِهِ فَأَرْسَلَنِي إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَالَ أَلَا أُرَاهُ أَعْرَابِيًّا إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكَحُ أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ عُثْمَانُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۹۵۳۔ محمد بن ابی بکر مقدمی، حماد بن زید، ایوب، نافع، منبہ بن وہبؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عمر بن عبید اللہ بن معمر نے بھیجا، اور وہ اپنے لڑکے کا پیغام نکاح شیبہ بن عثمان کی بیٹی کو دینا چاہتے تھے، اس لئے مجھے ابان بن عثمان کے پاس مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا، اور وہ حجاج کے امیر تھے، انہوں نے فرمایا، میں انہیں دیہاتی سمجھتا ہوں، اس لئے کہ محرم نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے، اور نہ دوسرے کا کرا سکتا ہے، اس چیز کی ہمیں حضرت عثمان نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی ہے۔

٩٥٤- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح و حَدَّثَنِي أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَطَرٍ وَيَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ *

۹۵۴۔ ابو غسان مسمعی، عبد الاعلیٰ (دوسری سند) ابو خطاب زیاد بن یحییٰ، محمد بن سوا، سعید، مطر، یعلی بن حکیم، نافع، نبیہ بن وہب، ابان بن عثمان، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ محرم نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی اور کا نکاح کرا سکتا ہے، اور نہ نکاح کا پیغام دے سکتا ہے۔

٩٥٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ

۹۵۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ایوب بن موسیٰ، نبیہ بن وہب، ابان بن عثمان، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، کہ آپ نے فرمایا، محرم نکاح نہ کرے، اور نہ پیغام نکاح دے۔

وَلَا يَخْطُبُ *

٩٥٦- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ لَيْثٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ أَرَادَ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ طَلْحَةَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فِي الْحَجِّ وَأَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَاجِّ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ إِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ فَأُحِبُّ أَنْ تَحْضُرَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ أَلَا أُرَاكَ عِرَاقِيًّا جَافِيًا إِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ *

۹۵۶۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں، کہ عمر بن عبیداللہ بن معمر چاہتے تھے کہ حج کی حالت میں اپنے بیٹے کا نکاح شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے کر دیں، اور ابان بن عثمانؓ اس زمانہ میں امیر حج تھے، چنانچہ ابان کی خدمت میں یہ عرض کرنے کے لئے بھیجا، کہ میں طلحہؓ کا نکاح کرنا چاہتا ہوں، اور آپ سے آنے کی درخواست ہے تو حضرت ابان نے فرمایا، میں اس عراقی کو نافہم سمجھتا ہوں، میں نے خود حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، کہ آپ فرما رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، محرم نکاح نہ کرے۔

٩٥٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ أَنَّهُ نَكَحَهَا وَهُوَ حَلَالٌ *

۹۵۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور اسحاق حنظلی، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، ابوالشعثاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں حضرت میمونہؓ سے نکاح فرمایا، اور ابن نمیر نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ میں نے زہری سے یہ حدیث بیان کی، تو انہوں نے مجھے یزید بن اصم سے خبر دی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا، اور آپ حلال تھے۔

٩٥٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ *

۹۵۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، داؤد بن عبدالرحمٰن، عمرو بن دینار، جابر بن زید ابوالشعثاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا۔

(فائدہ) میں کہتا ہوں، کہ اس حدیث سے جواز اور سابقہ احادیث سے کراہت ثابت ہوتی ہے، اور کشف میں حضرت العلام مفتی اشفاق الرحمٰن مرحوم بذل مجہود کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں، کہ یہ تینوں امور جن کی سابقہ احادیث میں ممانعت آئی ہے، علماء حنفیہ کے نزدیک کراہت تنزیہہ پر محمول ہیں، اور باجی فرماتے ہیں کہ عمر بن عبیداللہ کا ابان بن عثمان کو بلانا اس بات پر دلالت کرتا ہے، کہ نکاح میں علمائے

کرام، اور اہل فضل اور دیندار حضرات کو تشریف آوری کی دعوت دینی چاہئے، واللہ اعلم (کشف المغطا عن وجہ الموطا)۔

٩٥٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو فَزَارَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ وَكَانَتْ خَالَتِي وَخَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ *

۹۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، جریر بن حازم، ابو فزارہ، یزید بن اصم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ مجھ سے حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کی اور آپ حلال تھے، اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، میری اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خالہ تھیں۔

(فائدہ) امام بخاری نے عدم احرام کی روایت نقل کی ہے، بلکہ دو مقام پر صحیح بخاری میں نکاح محرم کا باب باندھا ہے، اس سے پتہ چلتا ہے، کہ ان کے نزدیک حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہی صحیح نہیں ہے، اور حضرت ابن عباسؓ کی صحت تمام محدثین نے بیان کیا ہے، اور اپنی اپنی کتابوں میں اسے نقل کیا ہے، اور یہی مضمون حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں موجود ہے، کہ جسے امام طحاوی نے اسانید صحیحہ سے نقل کیا ہے، اور پھر حضرت ابن عباسؓ کی روایت کو بہت سے طرق سے ترجیح حاصل ہے، جیسا کہ شیخ ابن ہمام نے ان وجوہات کی ترجیح کو بیان کیا ہے، اس لئے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہی قابل عمل ہے، اور جن روایات میں ممانعت آچکی ہے، وہ کراہت تنزیہی پر محمول ہیں۔

(١٣٤) بَاب تَحْرِيمِ الْخِطْبَةِ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ أَوْ يَتْرُكَ *

باب (۱۳۴) ایک کے پیغام نکاح پر جب تک وہ جواب نہ دے دے، دوسرے کو پیغام دینا صحیح نہیں ہے!

٩٦٠- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ *

۹۶۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے، اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی منگنی پر منگنی کرے۔

٩٦١- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ *

۹۶۱۔ زہیر بن حرب اور محمد بن مثنیٰ، یحییٰ قطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے، اور نہ ہی کسی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام نکاح دے، مگر یہ کہ وہ اسے اس بات کی اجازت دے دے۔

(فائدہ) اس حدیث شریف کے مضمون پر تمام علمائے کرام کا اتفاق ہے۔

٩٦٢- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۹۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

٩٦٣- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۹۶۳۔ ابو کامل، حماد، ایوب، نافع سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

٩٦٤- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ أَوْ يَتَنَاجَشُوا أَوْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ أَوْ يَبِيعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا أَوْ مَا فِي صَحْفَتِهَا زَادَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ وَلَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ *

۹۶۴۔ عمرو ناقد اور زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے، کہ شہر والا، گاؤں والے کا مال فروخت کرے اور بغیر ارادہ خریداری کے مال کی قیمت بڑھانے سے منع کیا ہے، اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام دے، یا اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے، اور نہ کوئی عورت اس غرض سے اپنی بہن کو طلاق دلوانے کی طلب گار ہو، کہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے خود انڈیل لے، اور عمرو نے اپنی روایت میں زیادہ کیا کہ نہ کوئی اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرے۔

٩٦٥- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعِ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا يَخْطُبِ الْمَرْءُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْأُخْرَى لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا *

۹۶۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بغیر ارادہ خریداری کے دوسروں کو ترغیب دینے کے لئے قیمت نہ بڑھاؤ، اور نہ کوئی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے، اور شہری دیہاتی کی طرف سے مال نہ بیچے، اور نہ کوئی اپنے بھائی کی منگنی پر پیغام بھیجے، اور نہ کوئی عورت اس غرض سے اپنی بہن کی طلاق کی خواستگار نہ ہو، کہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے، اسے خود انڈیل لے۔

٩٦٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَلَا يَزِدِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ *

۹۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ (دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی معمر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر قیمت بڑھانے کے لئے سودا نہ کرے۔

٩٦٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلَى خِطْبَتِهِ *

۹۶۷۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور ابن حجر اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے نرخ پر نرخ نہ کرے، اور نہ اس کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح بھیجے۔

٩٦٨- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ وَسُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۹۶۸۔ احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالصمد، شعبہ، علاء، بواسطہ اپنے والد اور سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

٩٦٩- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّهُمْ قَالُوا عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَخِطْبَةِ أَخِيهِ *

۹۶۹۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالصمد، شعبہ، اعمش، صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے، اور نہ ہی اس کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح بھیجے۔

٩٧٠- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ وَغَيْرِهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَبْتَاعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَذَرَ *

۹۷۰۔ ابوطاہر، عبداللہ بن وہب، لیث، یزید بن ابی حبیب، عبدالرحمٰن بن شماسہ سے بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منبر پر فرماتے ہوئے سنا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ مومن، مومن کا بھائی ہے، اس لئے کہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے، یا اس کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجے، تاوقتیکہ وہ چھوڑ نہ دے۔

(١٣٥) بَاب تَحْرِيمِ نِكَاحِ الشِّغَارِ وَبُطْلَانِهِ *

باب (۱۳۵) نکاح شغار کا بطلان، اور اس کی حرمت کا بیان!

٩٧١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ

۹۷۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے، اور شغار یہ ہے، کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا

وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ *

اس شرط پر نکاح کردے، کہ وہ شخص بھی اپنی بیٹی سے اس کا نکاح کردے، اور دونوں کے درمیان حق مہر مقرر نہ کیا جائے۔

٩٧٢- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ *

۹۷۲۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ اور عبیداللہ بن سعید اور یحییٰ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق نقل کرتے ہیں، باقی عبیداللہ کی روایت میں ہے، کہ میں نے نافعؒ سے دریافت کیا کہ نکاح شغار کیا ہے؟

٩٧٣- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّرَّاجِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ *

۹۷۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، عبدالرحمٰن، سراج، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔

٩٧٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ *

۹۷۴۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اسلام میں نکاح شغار نہیں ہے۔

٩٧٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَالشِّغَارُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ وَأُزَوِّجُكَ ابْنَتِي أَوْ زَوِّجْنِي أُخْتَكَ وَأُزَوِّجُكَ أُخْتِي *

۹۷۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور ابو اسامہ، عبیداللہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا ہے، اور ابن نمیر کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ شغار یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے، کہ تم اپنی بیٹی مجھے بیاہ دو، اور میں اپنی لڑکی تم سے بیاہ دوں، یا مجھے اپنی بہن دو، کہ میں تم سے اپنی بہن کی شادی کردوں۔

(فائدہ) حدیث میں ممانعت باتفاق علماء عدم مشروعیت پر دال ہے، لیکن اگر ایسا نکاح کرلے گا، تو نکاح صحیح ہو جائے گا، اور مہر مثل واجب ہوگا۔

٩٧٦- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ ابْنِ نُمَيْرٍ *

۹۷۶۔ ابوکریب، عبدہ، عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی ابن نمیر کی زیادتی مذکور نہیں ہے۔

٩٧٧- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

۹۷۷۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج (دوسری

حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ *

سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابوالزبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمارہے تھے، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے نکاح شغار سے ممانعت فرمائی ہے۔

(١٣٦) بَاب الْوَفَاءِ بِالشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ *

باب (۱۳۶) شرائط نکاح کا پورا کرنا!

٩٧٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ الْمُثَنَّى غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى قَالَ الشُّرُوطِ *

۹۷۸۔ یحییٰ بن ایوب، ہشیم (دوسری سند) ابن نمیر، وکیع (تیسری سند)، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوخالد احمر (چوتھی سند)، محمد بن مثنیٰ، یحییٰ القطان، عبدالحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب، مرثد بن عبداللہ یزنی، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ پورا کرنے کے لائق وہ شرط ہے، جس کے ذریعہ سے عورتوں کی شرم گاہوں کو تم نے اپنے لئے حلال کیا ہے، یعنی نکاح کی شرائط، یہ الفاظ حدیث ابوبکر اور ابن مثنیٰ کے ہیں، مگر ابن مثنیٰ کی روایت میں "شروط" کا لفظ ہے۔

(فائدہ) علمائے کرام کے نزدیک جو شرطیں مقاصد نکاح میں سے ہوں جیسے مہر، نفقہ، حسن معاشرت جیسی شرطیں، انہیں پورا کرنا چاہئے، باقی اس کے علاوہ دیگر شرائط جو کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہوں، ان کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے۔

(١٣٧) بَاب اسْتِئْذَانِ الثَّيِّبِ فِي النِّكَاحِ بِالنُّطْقِ وَالْبِكْرِ بِالسُّكُوتِ *

باب (۱۳۷) بیوہ کا اذن زبانی اور دوشیزہ کا اذن سکوت ہے!

٩٧٩ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ *

۹۷۹۔ عبیداللہ بن عمر بن میسرہ قواریری، خالد بن حارث، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیوہ کا بغیر اس سے مشورہ لئے ہوئے نکاح نہ کیا جائے، اور نہ دوشیزہ کا بغیر اس کے اذن کے، صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! اذن (اجازت) کیسا ہے؟ فرمایا اس کا اذن خاموش رہنا ہے۔

٩٨٠- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ ح و حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ح و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ هِشَامٍ وَإِسْنَادِهِ وَاتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ هِشَامٍ وَشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ *

۹۸۰۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، حجاج بن ابی عثمان۔ (دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی۔ (تیسری سند) زہیر بن حرب، حسین بن محمد، شیبان۔ (چوتھی سند) عمرو ناقد اور محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر۔ (پانچویں سند) عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ، یحییٰ بن ابی کثیر ہشام کی روایت کی طرح اور اسی سند سے حدیث کی روایت کرتے ہیں، اور ہشام، شیبان، معاویہ بن سلام، سب کے الفاظ اس حدیث میں ایک دوسرے سے متفق ہیں۔

٩٨١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ ذَكْوَانُ مَوْلَى عَائِشَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَارِيَةِ يُنْكِحُهَا أَهْلُهَا أَتُسْتَأْمَرُ أَمْ لَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تُسْتَأْمَرُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّهَا تَسْتَحْيِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ *

۹۸۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، ابن جریج (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، ذکوان مولیٰ حضرت عائشہؓ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ اگر کسی لڑکی کا نکاح اس کے گھر والے کرادیں، تو کیا اس سے اجازت لینی چاہئے یا نہیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ان سے فرمایا، ہاں لینی چاہئے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، کہ میں نے عرض کیا وہ تو شرماتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس وقت اس کی اجازت خاموش رہنا ہی ہے۔

٩٨٢- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

۹۸۲۔ سعید بن منصور اور قتیبہ بن سعید، مالک (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن فضل، نافع بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیوہ بہ نسبت

عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا *

اپنے ولی کے اپنے نفس کی زائد حقدار ہے، اور دوشیزہ سے بھی اجازت لی جائے، اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔

۹۸۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا *

۹۸۳۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، زیاد بن سعید، عبداللہ بن فضل، نافع بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ بیوہ اپنے ولی سے زائد اپنے نفس کی حقدار ہے، اور دوشیزہ سے بھی اجازت لی جائے گی، اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔

۹۸۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْذِنُهَا أَبُوهَا فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَرُبَّمَا قَالَ وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا *

۹۸۴۔ ابن ابی عمر، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ آپ نے فرمایا بیوہ اپنے ولی سے زائد اپنے نفس کی حقدار ہے، اور دوشیزہ سے بھی اس کا باپ اجازت لے، اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے، اور کبھی کہا، کہ اس کی خاموشی ہی اس کا اقرار ہے۔

(فائدہ) بالغہ سے اجازت لینا واجب اور ضروری ہے، خواہ بیوہ ہو یا کنواری۔

(۱۳۸) بَاب تَزْوِيجِ الْأَبِ الْبِكْرَ الصَّغِيرَةَ *

باب (۱۳۸) باپ نابالغہ کا نکاح کر سکتا ہے!

۹۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَتْ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَوُعِكْتُ شَهْرًا فَوَفَى شَعْرِي جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَأَنَا عَلَى أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا وَمَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي فَأَوْقَفَتْنِي عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ هَهْ هَهْ حَتَّى ذَهَبَ نَفَسِي فَأَدْخَلَتْنِي بَيْتًا فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ

۹۸۵۔ ابوکریب، محمد بن العلاء، ابواسامہ (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ میری چھ سال کی عمر تھی، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا، اور میں نو سال کی تھی، تب مجھ سے زفاف کیا، بیان کرتی ہیں کہ پھر ہم مدینہ منورہ آئے تو مجھے ایک ماہ تک بخار نے ستایا، اور میرے بال کانوں تک ہوگئے، ام رومان میرے پاس آئیں، اور میں جھولے پر تھی، اور میرے ساتھ میری سہیلیاں تھیں، انہوں نے مجھے پکارا میں فوراً پہنچ گئی، مگر مجھے معلوم نہ تھا کہ کیا بات ہے، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر دروازہ پر لے جا کر کھڑا کر دیا، اور میں ہاہ ہاہ کر رہی تھی، حتیٰ کہ میرا سانس پھولنا بند ہوگیا (والدہ نے) مجھے ایک حجرے میں

وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَغَسَلْنَ رَأْسِي وَأَصْلَحْنَنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَأَسْلَمْنَنِي إِلَيْهِ *

داخل کر دیا، وہاں انصار کی کچھ عورتیں بھی تھیں، "وہ بولیں" اللہ خیر و برکت عطا فرمائے، اور بھلائی و خیر سے حصہ ملے، والدہ نے مجھے ان کے سپرد کر دیا، انہوں نے میرا سر دھویا، اور بناؤ سنگھار کیا، مگر مجھے خوف اس وقت ہوا جب چاشت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچانک میرے پاس تشریف لائے، اور انھوں نے مجھے حضور کے سپرد کر دیا۔

٩٨٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ *

۹۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ (دوسری سند)، ابن نمیر، عبدہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میری چھ برس کی عمر تھی، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا، اور نو سال کی عمر تھی، تو مجھ سے خلوت کی۔

٩٨٧- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ وَزُفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ *

۹۸۷۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میری سات سال کی عمر تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا، اور نو سال کی عمر میں زفاف ہوا، اس وقت میری گڑیاں میرے ساتھ ہی تھیں، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت میری عمر اٹھارہ سال کی تھی۔

(فائدہ) چھ سال سے کچھ زیادہ عمر ہونے کے بعد نکاح ہوا، تو کہیں زیادتی کو حذف کر کے چھ سال فرمایا اور کہیں کمی کو پورا کر کے سات سال بیان کر دیئے، اس لئے روایت میں کوئی اختلاف نہیں، اور باپ دادا بچپن میں لڑکی کا نکاح کر سکتے ہیں، بلوغ کے بعد فسخ کا اختیار نہیں ہے، تمام علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، اور گڑیاں جو ساتھ تھیں، اس وقت تک تصاویر کی حرمت کا اعلان نہیں ہوا تھا، اور پھر ان کی صورتیں بھی بنی ہوئی نہیں تھیں، واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

٩٨٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ

۹۸۸۔ یحییٰ بن یحییٰ اور اسحاق بن ابراہیم، اور ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میری عمر چھ برس کی تھی، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا، اور میری نو سال کی عمر ہوئی تو میرے ساتھ خلوت کی، اور میری عمر اٹھارہ برس کی تھی، تو آپ نے وفات

وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ *

پائی۔

(١٣٩) بَاب اسْتِحْبَابِ التَّزَوُّجِ فِي شَوَّالٍ وَالدُّخُولِ فِيهِ *

باب (۱۳۹) ماہ شوال(۱) میں نکاح کرنے کے استحباب کا بیان!

٩٨٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَهَا فِي شَوَّالٍ *

۹۸۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، اسماعیل بن امیہ، عبداللہ بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شوال ہی میں شادی کی، اور شوال ہی میں خلوت فرمائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں مجھ سے زیادہ خوش نصیب اور محبوب حضور کی نظر میں اور کون تھا، اور حضرت عائشہؓ ہمیشہ اس چیز کو پسند کرتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں سے ماہ شوال ہی میں خلوت کی جائے۔

٩٩٠- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِعْلَ عَائِشَةَ *

۹۹۰۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور حضرت عائشہؓ کے فعل کا تذکرہ نہیں ہے۔

(١٤٠) بَابُ نُدْبِ مَنْ أَرَادَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ إِلَى أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا قَبْلَ خِطْبَتِهَا *

باب (۱۴۰) جو شخص کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو منگنی سے پہلے مستحب ہے، کہ عورت کا چہرہ اور ہاتھ، پیر دیکھ لے!

٩٩١- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَظَرْتَ إِلَيْهَا قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ

۹۹۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ میں نے انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے، آپ نے فرمایا، کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے، اس نے عرض کیا، نہیں، فرمایا جاؤ دیکھ لو، اس لئے کہ

(۱) اہل عرب کا گمان یہ تھا کہ شوال میں ہونے والا نکاح منحوس ہوتا ہے اور زوجین کے مابین بغض اور جھگڑا پیدا ہو جاتا ہے۔ حضرت عائشہؓ اس روایت میں اس نظریہ کا غلط ہونا بیان فرما رہی ہیں کہ میرا نکاح شوال میں ہوا تھا اس کے باوجود میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے محبوب بیوی ہوں۔

إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا *

انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔

۹۹۲- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي عُيُونِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا قَالَ قَدْ نَظَرْتُ إِلَيْهَا قَالَ عَلَى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلَى أَرْبَعِ أَوَاقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَرْبَعِ أَوَاقٍ كَأَنَّمَا تَنْحِتُونَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هَذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيكَ وَلَكِنْ عَسَى أَنْ نَبْعَثَكَ فِي بَعْثٍ تُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي عَبْسٍ بَعَثَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فِيهِمْ *

۹۹۲۔ یحییٰ بن معین، مروان بن معاویہ فزاری، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہا کہ میں نے انصار کی ایک عورت کے ساتھ شادی کرلی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے، اس لئے کہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے، اس نے عرض کیا، جی ہاں، دیکھ لیا ہے، آپؐ نے فرمایا کتنے مہر پر نکاح کیا ہے؟ اس نے عرض کیا چار اوقیہ چاندی پر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چار اوقیہ پر، معلوم ہوتا ہے، کہ تم اس پہاڑ کے کنارے چاندی حاصل کرتے ہو، ہمارے پاس تو تمہیں دینے کے لئے کچھ موجود نہیں، البتہ ہم تمہیں اپنے آدمیوں کے ساتھ بھیجتے ہیں، تاکہ تمہیں کچھ مل جائے، چنانچہ حضور نے قبیلہ بن عبس پر ایک لشکر روانہ فرمادیا، جن میں اس آدمی کو بھی شامل کر کے بھیجا۔

(١٤١) بَاب الصَّدَاقِ وَجَوَازِ كَوْنِهِ تَعْلِيمَ قُرْآنٍ وَخَاتَمَ حَدِيدٍ وَغَيْرَ ذَلِكَ *

باب (۱۴۱) حق مہر کا بیان، اور یہ کہ قرآن کی تعلیم دینی، اور لوہے کی انگوٹھی بھی حق مہر میں دی جاسکتی ہے!

۹۹۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۹۳۔ قتیبہ بن سعید ثقفی، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، ابوحازم، سہیل بن سعد (دوسری سند) قتیبہ، عبدالعزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میں اپنے نفس کے اختیارات حضور کو دینے آئی ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اٹھا کر اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا، اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر

فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مُلِّكْتَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ هَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ وَحَدِيثُ يَعْقُوبَ يُقَارِبُهُ فِي اللَّفْظِ *

مبارک جھکا لیا، جب عورت نے دیکھا، کہ میرے متعلق حضور نے کچھ فیصلہ نہیں کیا، تو وہ بیٹھ گئی، ایک صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یارسول اللہ اگر حضور کو اس کی ضرورت نہیں، تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے، آپؐ نے فرمایا تیرے پاس کچھ چیز ہے، اس نے عرض کیا، یارسول اللہ! خدا کی قسم میرے پاس کچھ نہیں ہے، آپ نے فرمایا، گھر جا کر دیکھ شاید کچھ مل جائے، حسب الحکم وہ شخص گھر جا کر واپس آگیا، اور عرض کیا، خدا کی قسم کچھ بھی نہیں ملا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر دیکھ لے، اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے، چنانچہ وہ پھر گیا، اور جا کر واپس آیا، اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے، صرف یہی تہبند ہے (سہلؓ بیان کرتے ہیں، کہ اس کے پاس چادر بھی نہ تھی) میں اسے اس میں سے آدھا دے سکتا ہوں، حضور نے فرمایا، یہ تیرے تہ بند کا کیا کرے گی، اگر تو پہن لے گا تو اس کے پاس کچھ نہ رہے گا، مجبوراً وہ بیٹھ گیا، جب بیٹھے بیٹھے دیر ہو گئی، تو اٹھ کھڑا ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جاتے ہوئے دیکھ کر حکم فرمایا، اسے بلا لاؤ، اسے بلا لیا گیا، جب وہ حاضر ہو گیا تو آپ نے فرمایا، کہ تجھے قرآن کریم بھی آتا ہے، اس نے عرض کیا کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں، اور کئی سورتوں کو گنا، آپ نے فرمایا تو ان کو زبانی پڑھ سکتا ہے، اس نے کہا ہاں!، فرمایا، اچھا تو جا اس عورت کا تجھے اس قرآن کی تعلیم کے عوض جو تجھے یاد ہیں، مالک کر دیا گیا، یہ روایت ابن ابی حازم کی ہے اور یعقوب کی روایت کے الفاظ اس کے قریب قریب ہیں۔

٩٩٤- وَحَدَّثَنَاه خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ

۹۹۴۔ خلف بن ہشام، حماد بن زید (دوسری سند) زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، دراوردی (چوتھی سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ کمی او زیادتی کے ساتھ حدیث کا یہی مضمون روایت کیا ہے،

كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَائِدَةَ قَالَ انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْآنِ *

اور زائدہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جا میں نے تیرا نکاح اس سے کر دیا، اور تو اسے قرآن کریم سکھادے۔

(فائدہ) جس مہر پر زوجین راضی ہوں اور وہ دس درہم سے کم نہ ہو، وہ مہر ہو سکتا ہے، سلف سے لے کر خلف تک علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، باقی قرآن کریم کی تعلیم مہر نہیں بن سکتی، اگر اس طرح نکاح کیا جائے گا تو نکاح تو صحیح ہو جائے گا، مگر اس کا حکم اس شخص کی طرح ہے، جس نے کچھ مہر متعین نہیں کیا، اور امام طحاویؒ فرماتے ہیں، کہ یہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے، اور کسی کے لئے اس طرح نکاح کرنا درست نہیں ہے (عمدۃ القاری جلد ۲۰ صفحہ ۱۳۹)۔

۹۹۵- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشًّا قَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُّ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَهَذَا صَدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَزْوَاجِهِ *

۹۹۵۔ اسحاق بن ابراہیم، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن الہاد (دوسری سند) محمد بن ابی عمر مکی، عبدالعزیز، یزید، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا کتنا مہر تھا؟ انہوں نے فرمایا، کہ آنحضرت کی ازواج مطہرات کا مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش ہوتا تھا، اور تم کو معلوم ہے، کہ نش کتنا ہوتا تھا، میں نے عرض کیا نہیں، انہوں نے فرمایا، نش نصف اوقیہ کا ہوتا ہے تو اس حساب سے پانچ سو درہم ہوگئے، اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا مہر تھا۔

۹۹۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَبَارَكَ اللَّهُ

۹۹۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، اور ابوالربیع سلیمان بن داؤد عتکی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف کے بدن پر زرد خوشبو کے اثرات ملاحظہ فرما کر دریافت کیا، کہ یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ میں نے ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی کے ہم وزن سونے کا مہر مقرر کر کے نکاح کیا ہے، فرمایا، اللہ برکت کرے، ولیمہ کرو، اگرچہ ایک

لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ *

بکری ہی کا ہو۔

(فائدہ) ولیمہ کی دعوت کے لئے کوئی خاص کھانا متعین نہیں، جو بھی ہو، حضرت صفیہؓ کا ولیمہ بغیر گوشت کے ہوا تھا، اور حضرت زینبؓ کے ولیمہ میں گوشت اور روٹی تھی۔

۹۹۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ *

۹۹۷۔ محمد بن عبید غبری، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا دے کر نکاح کیا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ ولیمہ کرو چاہے ایک بکری کا ہی کیوں نہ ہو۔

۹۹۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ *

۹۹۸۔ اسحاق بن ابراہیم، وکیع، شعبہ، قتادہ، حمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی عورت سے کھجور کی گٹھلی کے ہم وزن سونا دے کر نکاح کیا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا، ولیمہ کرو، خواہ ایک ہی بکری کا ہو۔

۹۹۹- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُمَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً *

۹۹۹۔ ابن مثنیٰ، ابوداؤد، (دوسری سند) محمد بن رافع، ہارون بن عبداللہ، وہب بن جریر (تیسری سند) احمد بن خراش، شبابہ، شعبہ حمید سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، مگر وہب کی روایت میں ہے کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے۔

۱۰۰۰- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كَمْ أَصْدَقْتَهَا فَقُلْتُ نَوَاةً وَفِي

۱۰۰۰۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن قدامہ، نضر بن شمیل، شعبہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شادی کی مسرت کے آثار مجھ پر ملاحظہ فرمائے، میں نے عرض کیا، کہ میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کرلی ہے، آپ نے فرمایا، مہر کیا باندھا ہے، میں نے عرض کیا،

حَدِيثِ إِسْحَقَ مِنْ ذَهَبٍ *

ایک گٹھلی کے بقدر، اسحاق کی روایت میں ہے، کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا۔

١٠٠١ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ شُعْبَةُ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ *

۱۰۰۱۔ ابن مثنیٰ، ابو داؤد، شعبہ، ابو حمزہ عبدالرحمٰن بن ابی عبداللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی کے ہم وزن سونا دے کر نکاح کیا تھا۔

١٠٠٢ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ ذَهَبٍ *

۱۰۰۲۔ ابن رافع، وہب، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں، مگر یہ کہ راوی نے بیان کیا، کہ عبدالرحمٰن بن عوف کے لڑکوں میں سے ایک نے "من ذہب" کے الفاظ کہے ہیں۔

(١٤٢) بَاب فَضِيلَةِ إِعْتَاقِهِ أَمَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا *

باب (۱۴۲) اپنی باندی آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ نکاح کرنے کی فضیلت!

١٠٠٣ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ

۱۰۰۳۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبدالعزیز، حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر جہاد کیا، اور ہم سب نے وہاں بہت سویرے صبح کی نماز پڑھی، نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابو طلحہؓ بھی سوار ہوئے، اور میں ابو طلحہ کا ردیف تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے کوچوں میں دوڑ لگانی شروع کر دی، اور میرا زانو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے چھو جاتا تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہ بند بھی، آپ کی ران سے کھسک گیا تھا، اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی دیکھتا تھا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آبادی میں گئے تو فرمایا، اللہ اکبر، خیبر ویران ہو گیا، ہم جس میدان میں اترتے ہیں، تو ان کی صبح ہی بری ہو جاتی ہے، جن کو ڈرایا جاتا ہے، یہ الفاظ حضور نے تین مرتبہ فرمائے، لوگ اس وقت اپنے کاروبار کو نکلے جا رہے تھے، انہوں نے کہا

فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً وَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَاءَهُ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدِ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا قَالَ فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ قَالَ وَبَسَطَ نِطَعًا قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْأَقِطِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ فَحَاسُوا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آچکے ہیں، عبدالعزیز نے بیان کیا کہ ہمارے اصحاب نے یہ بھی کہا، کہ لشکر بھی آچکا ہے، الغرض ہم نے جبراً خیبر کو فتح کیا، اور قیدیوں کو جمع کیا گیا، دحیہ حاضر ہوئے، اور عرض کیا، یا نبی اللہ مجھے ان قیدیوں میں سے ایک باندی عنایت کر دیجئے، فرمایا، اچھا ایک باندی لے لو، انہوں نے صفیہ بنت حییؓ کو لے لیا، اتنے میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا نبی اللہ آپؐ نے دحیہ کو صفیہ بنت حیی عنایت کر دی، جو بنی قریظہ اور بنی نضیر کی سردار ہے، اور وہ آپ کے علاوہ اور کسی کے شایان شان نہیں، آپ نے فرمایا، مع اس باندی کے ان کو بلاؤ، چنانچہ وہ اسے لے کر آئے، حضور نے صفیہؓ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا، تم اس کے علاوہ قیدیوں میں سے اور کوئی باندی لے لو، راوی نے کہا، کہ پھر آپؐ نے صفیہؓ کو آزاد کیا، اور اس سے شادی کر لی، ثابت نے دریافت کیا، اے ابو حمزہ، ان کا کیا مہر باندھا، انہوں نے کہا، یہی مہر تھا کہ ان کو آزاد کر کے نکاح کر لیا، جب راستہ میں پہنچے، تو ام سلیمؓ نے بنا سنوار کر رات کو خدمت اقدس میں بھیج دیا، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت عروسی صبح کی، پھر آپ نے فرمایا، جس کے پاس جو کچھ ہو، وہ لے آئے، اور خود چمڑے کا ایک دستر خوان بچھوا دیا، حسب الحکم بعض حضرت پنیر لے کر اور بعض چھوہارے اور بعض آدمی گھی لے کر حاضر ہوئے، چنانچہ سب نے ان سب چیزوں کو آپس میں ملا دیا، اور یہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا ولیمہ ہو گیا۔

١٠٠٤ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبِ بْنِ حَبْحَابٍ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ

۱۰۰۴۔ ابو الربیع زہرانی، حماد بن زید، ثابت، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) قتیبہ بن سعید،، حماد ثابت، شعیب بن حبحاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (تیسری سند) قتیبہ، ابو عوانہ، قتادہ، عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (چوتھی سند) محمد بن عبید عنبری، ابو عوانہ، ابی عثمان، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ تَزَوَّجَ صَفِيَّةَ وَأَصْدَقَهَا عِتْقَهَا *

(پانچویں سند) زہیر بن حرب، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، شعیب بن حجاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (چھٹی سند) محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، عمر بن سعید، عبدالرزاق، سفیان، یونس بن عبید، شعیب بن حبحاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا(۱) کو آزاد کیا، اور ان کی آزادی ہی ان کا مہر بنادیا، حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بواسطہ اپنے والد روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت صفیہؓ سے شادی کی، اور ان کا مہر ان کی آزادی کو بنایا۔

(فائدہ) یہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی، کہ بغیر مہر متعین کئے آپ نے نکاح کر لیا، آپ نے بذات خود بہت سے مصالح کے پیش نظر حضرت صفیہؓ سے شادی کی۔

١٠٠٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يُعْتِقُ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا لَهُ أَجْرَانِ *

۱۰۰۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، مطرف، عامر، ابی بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔ جو اپنی باندی کو آزاد کرے اور پھر اس سے شادی کرے تو اس کو دوگنا اجر ہے۔

١٠٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ

۱۰۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن میں ابو طلحہؓ کا ردیف تھا، اور میرا قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کو چھو جاتا تھا، سورج نکلے ہم خیبر جا نکلے، اس وقت ان لوگوں نے اپنے مویشی باہر نکالے تھے، اور وہ لوگ اپنی ٹوکریاں، کدال، اور پھاوڑے لے کر نکلے تھے، کہنے لگے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی ہیں اور لشکر بھی ہے، آنحضرت صلی

(۱) حضرت صفیہؓ جس قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں اس کا سلسلۂ نسب حضرت ہارون علیہ السلام تک پہنچتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس جانے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی زوجہ مطہرہ بن کر رہنے میں اختیار دیا تھا انہوں نے آپؐ کے پاس رہنے کو ترجیح دی۔

قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) قَالَ وَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَوَقَعَتْ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تُصَنِّعُهَا لَهُ وَتُهَيِّئُهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيمَتَهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ فُحِصَتِ الْأَرْضُ أَفَاحِيصَ وَجِيءَ بِالْأَنْطَاعِ فَوُضِعَتْ فِيهَا وَجِيءَ بِالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَشَبِعَ النَّاسُ قَالَ وَقَالَ النَّاسُ لَا نَدْرِي أَتَزَوَّجَهَا أَمِ اتَّخَذَهَا أُمَّ وَلَدٍ قَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَبَ حَجَبَهَا فَقَعَدَتْ عَلَى عَجُزِ الْبَعِيرِ فَعَرَفُوا أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَفَعْنَا قَالَ فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ الْعَضْبَاءُ وَنَدَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَدَرَتْ فَقَامَ فَسَتَرَهَا وَقَدْ أَشْرَفَتِ النِّسَاءُ فَقُلْنَ أَبْعَدَ اللَّهُ الْيَهُودِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ أَوَقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَاللَّهِ لَقَدْ وَقَعَ قَالَ أَنَسٌ وَشَهِدْتُ وَلِيمَةَ زَيْنَبَ فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا وَكَانَ يَبْعَثُنِي فَأَدْعُو النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَتَبِعْتُهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ لَمْ يَخْرُجَا فَجَعَلَ يَمُرُّ عَلَى نِسَائِهِ فَيُسَلِّمُ عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَيْفَ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَيَقُولُونَ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خیبر برباد ہو گیا، ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں، تو ان کی صبح بری ہو جاتی ہے، جن کو ڈرایا جاتا ہے، بالآخر اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دے دی، حضرت دحیہؓ کے حصہ میں ایک خوبصورت باندی آئی، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سات باندیوں کے عوض خرید لیا، اور ام سلیمؓ کے سپرد کر دیا، کہ ام سلیمؓ اسے بنا سنوار کر تیار کر دیں، راوی بیان کرتے ہیں، کہ میرا گمان ہے کہ آپ نے اس لئے ان کے سپرد کر دیا، تاکہ ان کے گھر عدت پوری کریں، اور یہ باندی صفیہ بنت حیی ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ولیمہ میں چھوہارے، پنیر اور گھی کا کھانا تیار کیا، اور زمین پر کسی قدر گڑھے کھود کر چمڑے کے دستر خوان ان میں بچھا کر پنیر اور گھی ان میں بھرا گیا، اور سب نے خوب سیر ہو کر کھایا، اور لوگ کہنے لگے، کہ ہم نہیں جانتے، کہ آپ نے ان سے شادی کی ہے یا انہیں ام ولد بنایا ہے، سب نے کہا، اگر حضور انہیں پردہ کرائیں تو سمجھو آپ کی بیوی ہیں، اور اگر پردہ نہ کرائیں تو ام ولد ہیں، چنانچہ جب حضور نے سوار ہونے کا ارادہ کیا، تو ان کے لئے پردہ لگوا دیا، وہ اونٹ کے پچھلے حصہ پر بیٹھ گئیں، جس سے سب نے پہچان لیا کہ آپ نے ان سے شادی کر لی ہے، جب سب مدینے کے قریب پہنچے، تو حضورؐ نے اونٹنی دوڑانی شروع کر دی، اور ہم نے بھی تیز چلنا شروع کیا، حضور کی عضبا اونٹنی نے ٹھوکر کھائی، آپؐ گر پڑے اور حضرت صفیہ بھی گریں، چنانچہ آپ اٹھے اور ان سے پردہ کر لیا، عورتیں دیکھنے لگیں، اور کہنے لگیں، اللہ تعالیٰ یہودیہ کو دور کرے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا، اے ابو حمزہ کیا حضور گر پڑے، انہوں نے کہا ہاں! خدا کی قسم آپ گر پڑے، انس کہتے ہیں، میں حضرت زینب کے ولیمہ میں حاضر تھا، اور آپ نے لوگوں کو روٹی اور گوشت سے سیر کر دیا تھا، اور مجھے بھیجتے تھے، کہ میں لوگوں کو بلا لاؤں، جب آپ فارغ ہوئے، تو اٹھ کھڑے ہوئے، میں بھی پیچھے پیچھے ہو لیا،

بخَيْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ فَيَقُولُ بخَيْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ إِذَا هُوَ بالرَّجُلَيْنِ قَدِ اسْتَأْنَسَ بهِمَا الْحَدِيثُ فَلَمَّا رَأَيَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا فَخَرَجَا فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَمْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بأَنَّهُمَا قَدْ خَرَجَا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ الْبَابِ أَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ (لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ) الْآيَةَ *

کھانے کے بعد دو آدمی بیٹھے باتیں کر رہے تھے، کاشانہ نبوت سے باہر نہیں گئے، آپ اپنی ازواج کے پاس تشریف لے گئے، اور جس بیوی کے پاس سے گزرتے، اسے سلام کرتے اور فرماتے السلام علیکم، گھر والو تمہارا کیا حال ہے، اہل خانہ کہتے یا رسول اللہ ہم بخیر ہیں، آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا، آپ فرماتے اچھی ہے، جب آپ سب کی خیریت دریافت کرنے سے فارغ ہو کر لوٹے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس ہوا، جب دروازہ پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ دونوں شخص باتوں میں مصروف ہیں، جب انہوں نے دیکھا کہ آپ لوٹ آئے ہیں، کھڑے ہو گئے اور باہر نکلے، بخدا مجھے یاد نہیں رہا، کہ میں نے ان کے چلے جانے کی خبر دی یا آپ پر وحی نازل ہوئی، کہ وہ چلے گئے، بالآخر حضور اقدس واپس آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا، جب آپ نے دروازہ کی چوکھٹ پر قدم رکھا تو میرے اور اپنے درمیان پردہ چھوڑ دیا، تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی، "لاتدخلوا بیوت النبی الا ان یوذن لکم"۔

١٠٠٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنِي بهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ صَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ فِي مَقْسَمِهِ وَجَعَلُوا يَمْدَحُونَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا فِي السَّبْيِ مِثْلَهَا قَالَ فَبَعَثَ إِلَى دِحْيَةَ فَأَعْطَاهُ بهَا مَا أَرَادَ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّي فَقَالَ أَصْلِحِيهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا جَعَلَهَا فِي ظَهْرِهِ نَزَلَ ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيْهَا الْقُبَّةَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

١٠٠٧۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شبابہ، سلیمان، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) عبداللہ بن ہاشم بن حیان، بہز، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت دحیہؓ کے حصہ میں آئی تھیں، اور لوگ ان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تعریف کرنے لگے کہ ہم نے قیدیوں میں ایسی عورت نہیں دیکھی، آنحضرت نے دحیہؓ کو بلا بھیجا، اور انہوں نے جو عوض مانگا، وہ حضرت دحیہؓ کو دے دیا، اور حضرت صفیہؓ کو میری والدہ کے حوالے کر کے فرمایا، کہ اسے بنا سنوار کر درست کرو، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے روانہ ہوئے، یہاں تک کہ خیبر پس پشت رہ گیا، تو آپ اترے، اور حضرت صفیہؓ کے واسطے ایک خیمہ لگوایا، صبح ہو جانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس

وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَأْتِنَا بِهِ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِفَضْلِ التَّمْرِ وَفَضْلِ السَّوِيقِ حَتَّى جَعَلُوا مِنْ ذَلِكَ سَوَادًا حَيْسًا فَجَعَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ ذَلِكَ الْحَيْسِ وَيَشْرَبُونَ مِنْ حِيَاضٍ إِلَى جَنْبِهِمْ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى إِذَا رَأَيْنَا جُدُرَ الْمَدِينَةِ هَشِشْنَا إِلَيْهَا فَرَفَعْنَا مَطِيَّنَا وَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطِيَّتَهُ قَالَ وَصَفِيَّةُ خَلْفَهُ قَدْ أَرْدَفَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَعَثَرَتْ مَطِيَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُرِعَ وَصُرِعَتْ قَالَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَلَا إِلَيْهَا حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَتَرَهَا قَالَ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ لَمْ نُضَرَّ قَالَ فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ فَخَرَجَ جَوَارِي نِسَائِهِ يَتَرَاءَيْنَهَا وَيَشْمَتْنَ بِصَرْعَتِهَا *

کے پاس بچا ہوا کھانے پینے کا سامان ہو وہ ہمارے پاس لے آئے، حسب الحکم بعض حضرات بچے ہوئے چھوارے لائے اور بعض بچے ہوئے ستو لے کر حاضر ہوئے، سب نے مل کر حیس کا ایک ڈھیر لگا دیا، اور سب نے مل کر وہی حیس کھایا، اور بازو میں بارش کے پانی کے جو حوض بھرے تھے، ان میں سے پینے لگے، انس بیان کرتے ہیں کہ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا، حضرت صفیہؓ کی شادی پر، بیان کرتے ہیں، کہ پھر ہم چلے یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی دیواریں نظر آنے لگیں، اور ہم اس کے مشتاق ہوئے، تو ہم نے اپنی سواریاں دوڑائیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری نے ٹھوکر کھائی، اور آپ بھی اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گر پڑیں، اور کوئی بھی آدمی اس وقت نہ آپ کی طرف دیکھتا تھا، اور نہ حضرت صفیہؓ کی جانب، یہاں تک کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نہ ہو گئے، پھر آپ نے حضرت صفیہ سے پردہ کر لیا، تو ہم حاضر خدمت ہوئے، آپ نے فرمایا کہ ہمیں کوئی تکلیف نہیں پہنچی ہے، الغرض ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے، اور امہات المومنین میں سے جو کم سن تھیں، وہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھنے لگیں، اور ان کے گرنے پر انہیں طعن و ملامت کرنے لگیں۔

(١٤٣) بَاب زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَنُزُولِ الْحِجَابِ وَإِثْبَاتِ وَلِيمَةِ الْعُرْسِ *

باب (۱۴۳) حضرت زینبؓ کا نکاح، اور نزول حجاب اور ولیمہ کا بیان!

١٠٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَهَذَا حَدِيثُ بَهْزٍ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ

۱۰۰۸۔ محمد بن حاتم بن میمون، بہز (دوسری سند) محمد بن رافع، ابوالنضر ہاشم بن قاسم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (یہ حدیث بہز راوی کی ہے) کہ جب حضرت زینبؓ کی عدت پوری ہو گئی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید سے ارشاد فرمایا، کہ ان سے میرا ذکر کرو، چنانچہ حضرت زیدؓ گئے، اور ان کے پاس پہنچے، اور وہ اپنے

فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ قَالَ فَانْطَلَقَ زَيْدٌ حَتَّى أَتَاهَا وَهِيَ تُخَمِّرُ عَجِينَهَا قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُهَا عَظُمَتْ فِي صَدْرِي حَتَّى مَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَهَا فَوَلَّيْتُهَا ظَهْرِي وَنَكَصْتُ عَلَى عَقِبِي فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكِ قَالَتْ مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتَّى أُوَامِرَ رَبِّي فَقَامَتْ إِلَى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا بِغَيْرِ إِذْنٍ قَالَ فَقَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ فَخَرَجَ النَّاسُ وَبَقِيَ رِجَالٌ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ بَعْدَ الطَّعَامِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعْتُهُ فَجَعَلَ يَتَتَبَّعُ حُجَرَ نِسَائِهِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَقُلْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ قَالَ فَمَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَنَّ الْقَوْمَ قَدْ خَرَجُوا أَوْ أَخْبَرَنِي قَالَ فَانْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ مَعَهُ فَأَلْقَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَنَزَلَ الْحِجَابُ قَالَ وَوُعِظَ الْقَوْمُ بِمَا وُعِظُوا بِهِ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي حَدِيثِهِ (لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ) إِلَى قَوْلِهِ (وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ) *

آٹے کا خمیر کر رہی تھیں، زیدؓ بیان کرتے ہیں، کہ جب میں نے انہیں دیکھا، تو میرے دل میں ان کی بڑائی اس قدر آئی کہ میں ان کی طرف نظر نہ کر سکا، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیا تھا، غرضیکہ میں نے اپنی پشت پھیری، اور ایڑیوں کے بل لوٹا، پھر عرض کیا، کہ اے زینب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو پیغام بھیجا ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو یاد کرتے ہیں، وہ بولیں کہ جب تک میں اپنے پروردگار سے مشورہ نہیں لے لیتی کوئی کام نہیں کرتی، اور وہ اسی وقت اپنی نماز کی جگہ پر کھڑی ہو گئیں، قرآن کریم نازل ہوا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بغیر اذن کے داخل ہو گئے، راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں روٹی اور گوشت خوب کھلایا، یہاں تک کہ دن چڑھ گیا، اور لوگ کھا پی کر باہر چلے گئے، اور کئی آدمی کھانے کے بعد گھر میں باتیں کرتے ہوئے رہ گئے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے، اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا، اور آپ ازواج مطہرات کے حجروں پر تشریف لے جاتے تھے اور انہیں سلام کرتے تھے، اور وہ عرض کرتیں کہ یارسول اللہ! آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ راوی بیان کرتے ہیں، کہ مجھے یاد نہیں، کہ میں نے آپ کو خبر دی یا آپ نے مجھے خبر دی، کہ وہ لوگ چلے گئے، پھر آپ تشریف لے گئے، حتیٰ کہ گھر میں داخل ہوئے، اور میں بھی آپ کے ساتھ داخل ہونے لگا، مگر آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا، اور پردہ کا حکم نازل ہو گیا، اور لوگوں کو جو نصیحت کرنی تھی، کی گئی، ابن رافع نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ "لاتدخلوا" سے "لا یستحیی من الحق" تک آیت نازل ہوئی (یعنی نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو، مگر جب کہ تمہیں کھانے کی اجازت دی جائے، آخر میں فرمایا، اللہ حق بات سے نہیں شرماتا۔

(فائدہ) ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح اللہ رب العزت نے آسمانوں پر پڑھا، اور جبریل امین اس کی خبر لائے، جیسا کہ ارشاد فرمایا، زوجنکھا لکی لا یکون الخ، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حکم کے نازل ہوتے ہی حضرت زینبؓ کے پاس تشریف لے گئے، اور نیز اس حدیث سے ولیمہ بھی ثابت ہوا کہ یہ سنت ہے، صاحب درمختار نے اس کی تصریح کی ہے، اور پردہ بحکم الہی ہر ایک مسلمان عورت پر فرض اور ضروری ہے، اس پر متعدد آیات کلام اللہ شریف اور بکثرت احادیث نبویہ شاہد ہیں، چنانچہ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، مستدرک حاکم، طبرانی اور بیہقی وغیرہ میں اس حکم کی احادیث موجود ہیں، جن کی تفصیل کی اس مقام پر گنجائش نہیں، اور اس کے علاوہ روایات بالا خود فرضیت پردہ پر شاہد ہیں، اور امام بخاری نے سورہ احزاب کی تفسیر میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے، جس سے فرضیت پردہ ثابت ہوتی ہے، بس جسے اللہ تعالیٰ ہدایت اور توفیق عطا فرمائے، اس کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔

١٠٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِنَّهُ ذَبَحَ شَاةً *

١٠٠٩۔ ابوالربیع زہرانی اور ابوکامل فضیل بن حسین اور قتیبہ، حماد بن زید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت میں ہے، کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، بیان کرتے تھے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کے نکاح پر جیسا ولیمہ کیا، ایسا کسی بیوی کے نکاح پر ولیمہ نہیں کیا، حضور نے ایک بکری ذبح کی تھی۔

١٠١٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا أَوْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ أَكْثَرَ أَوْ أَفْضَلَ مِمَّا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ بِمَا أَوْلَمَ قَالَ أَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَلَحْمًا حَتَّى تَرَكُوهُ *

١٠١٠۔ محمد بن عمرو بن عباد بن جبلہ بن ابی رواد، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر اور عمدہ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کا بھی ولیمہ نہیں کیا، ثابت بنانی (راوی حدیث) نے دریافت کیا، کہ ولیمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا چیز کھلائی تھی، انہوں نے فرمایا لوگوں کو روٹی اور گوشت اتنا کھلایا، کہ انہوں نے خود کھانا چھوڑ دیا۔

١٠١١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى كُلُّهُمْ عَنْ مُعْتَمِرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا

١٠١١۔ یحییٰ بن حبیب حارثی اور عاصم بن نضر تیمی اور محمد بن عبدالاعلیٰ، معتمر بن سلیمان بواسطہ والد، ابومجلز، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا، تو لوگوں کو بلا

تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ زَادَ عَاصِمٌ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ فَقَعَدَ ثَلَاثَةٌ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا قَالَ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا) *

کر کھانا کھلایا، اس کے بعد بیٹھ کر وہ باتیں کرنے لگے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھنے کے لئے کچھ کسمسائے، مگر پھر بھی وہ لوگ نہیں اٹھے، جب آپ نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہوگئے، اور ان لوگوں میں سے بھی کچھ اور حضرات کھڑے ہوگئے، عاصم اور عبدالاعلیٰ نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ تین آدمی ان میں سے بیٹھے رہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تاکہ اندر جائیں، تو وہ لوگ بیٹھے تھے، پھر وہ لوگ کھڑے ہوئے اور چلے گئے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر اطلاع دی، کہ وہ لوگ چلے گئے، آپ تشریف لائے، اور گھر میں داخل ہوگئے، میں بھی آپ کے ساتھ جانے لگا، آپ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال دیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اے ایمان والو، نبی کے گھروں میں مت داخل ہو، مگر جب تمہیں کھانے کی اجازت ملے، اور اس کے پکنے کا انتظار نہ کرتے رہو، آخر آیت تک۔

۱۰۱۲- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ إِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ لَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ قَالَ أَنَسٌ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ فَمَشَى فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ الثَّانِيَةَ حَتَّى

۱۰۱۲۔ عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حجاب (پردہ) کے متعلق سب لوگوں سے زیادہ واقف ہوں، اور حضرت ابی بن کعبؓ بھی مجھ سے دریافت کیا کرتے تھے، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کے دولہا بنے ہوئے صبح کی، اور آپ نے ان سے مدینہ منورہ میں نکاح کیا تھا، اور دن چڑھ جانے کے بعد لوگوں کو کھانے کے لئے بلایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیٹھے اور آپ کے ساتھ کچھ اور حضرات بھی بیٹھے رہے، اس کے بعد کہ سب لوگ جا چکے تھے، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، آپ چلے تو میں بھی آپ کے ساتھ چلا، حتیٰ کہ حضرت عائشہؓ کے حجرے کے دروازے پر پہنچے، پھر خیال کیا کہ لوگ چلے گئے

بَلَغَ حُجْرَةَ عَائِشَةَ فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسِّتْرِ وَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ *

ہوں گے، چنانچہ آپ لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا، دیکھتے کیا ہیں کہ وہ حضرات اپنی ہی جگہ پر بیٹھے ہیں، آپؐ پھر لوٹے اور میں بھی دوبارہ آپ کے ساتھ لوٹا، حتیٰ کہ حضرت عائشہ کے حجرہ تک پہنچے، آپ پھر لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا، دیکھا تو وہ لوگ جا چکے تھے، آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور آیت حجاب نازل ہوئی۔

(فائدہ) سبحان اللہ یہ آپ کے کمال اخلاق تھے، کہ اتنی تکلیف برداشت کی مگر زبان اقدس سے اف تک نہ فرمایا، اس تکلیف کا احساس اللہ رب العزت نے فرما کر اپنا حکم نازل فرمایا۔

١٠١٣ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ قَالَ فَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ وَسَمَّى رِجَالًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ عَدَدَ كَمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ وَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ هَاتِ التَّوْرَ قَالَ فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى

١٠١٣۔ قتیبہ بن سعید، جعفر بن سلیمان، جعد ابی عثمان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے نکاح کیا، اور اپنی زوجہ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے، میری والدہ ام سلیمؓ نے جو ملیدہ تیار کیا، اور اسے ایک طباق میں رکھ کر کہا، کہ انسؓ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جا، اور جا کر عرض کر یہ میری ماں نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور سلام عرض کیا ہے، اور عرض کرتی ہیں، کہ یا رسول اللہ یہ آپ کی خدمت میں ہماری جانب سے بہت تھوڑا ہدیہ ہے، فرماتے ہیں کہ میں کھانا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ میری والدہ آپ کو سلام کہتی ہیں اور عرض کرتی ہیں کہ یہ آپ کی خدمت میں ہماری طرف سے بہت تھوڑا ہدیہ ہے، آپ نے فرمایا، رکھ دو، اور جاؤ فلاں فلاں حضرات کو، اور جو تمہیں مل جائیں، چند حضرات کا نام لیا، انہیں بلا لاؤ، سو جن کا آپ نے نام لیا تھا، میں ان کو بلا لایا جو مجھے مل گیا، میں نے انسؓ سے پوچھا، کہ کتنی تعداد تھی، فرمایا تین سو کے بقدر، اس کے بعد آنحضرت نے مجھ سے فرمایا، انسؓ وہ طباق لے آؤ، اور وہ لوگ اندر گئے، حتیٰ کہ صفہ اور حجرہ بھر گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دس دس آدمی حلقہ بناتے جائیں، اور ہر ایک آدمی اپنے سامنے سے کھائے، چنانچہ ان لوگوں نے اتنا کھایا کہ سیر ہو گئے، اور

أَكَلُوا كُلُّهُمْ فَقَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَجْهَهَا إِلَى الْحَائِطِ فَثَقُلُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوا عَلَيْهِ قَالَ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَا أَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهَذِهِ الْآيَاتِ وَحُجِبْنَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

ایک گروہ کھا جاتا تھا تو دوسرا آجاتا تھا، حتی کہ سب لوگ کھا چکے تو مجھ سے فرمایا، انسؓ اس طباق کو اٹھالو، میں نے اس برتن کو اٹھایا، تو پتہ نہیں چلتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا تب اس میں کھانا زیادہ تھا یا جب اٹھایا اس وقت زیادہ تھا، اور بعض حضرات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں بیٹھ کر باتیں کرنا شروع کر دیں، اور حضور بھی تشریف فرما تھے، اور آپ کی زوجہ مطہرہ دیوار کی طرف پشت کئے ہوئے بیٹھی تھیں، اور ان حضرات کا بیٹھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گراں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے، اور اپنی ازواج مطہرات کو سلام کیا، اور پھر لوٹ آئے، جب ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ لوٹ آئے ہیں، تو سمجھے کہ آپ پر ہمارا بیٹھنا گراں ہے، جلدی کے ساتھ سب دروازہ کی طرف چلے گئے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اور یہ آیتیں نازل ہوئیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر تشریف لا کر انہیں لوگوں کے سامنے پڑھا، اے ایماندارو! نبی کے گھروں میں مت داخل ہو، مگر یہ کہ تمہیں اجازت دی جائے، نہ کھانے کے پکنے کا انتظار کرنے والے ہو، لیکن جب بلائے جاؤ تو اندر آؤ، اور جب کھانا کھا چکو تو نکل جاؤ، باتوں میں مشغول نہ ہو جاؤ، کیونکہ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے، آخر آیت تک، جعد راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے فرمایا، سب سے پہلے یہ آیتیں میں نے سنی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات پردہ میں رہنے لگیں۔

(فائدہ) اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ مذکور ہے، کہ ایک دو آدمیوں کے کھانے میں تین صد آدمی سیر ہو گئے۔

١٠١٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ أَهْدَتْ لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ أَنَسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۰۱۴۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ابو عثمان، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا، تو ام سلیمؓ نے ایک پتھر کے برتن میں آپ کے لئے ملیدہ ہدیہ میں بھیجا، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ مَنْ لَقِيتَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَدَعَوْتُ لَهُ مَنْ لَقِيتُ فَجَعَلُوا يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ وَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى الطَّعَامِ فَدَعَا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَلَمْ أَدَعْ أَحَدًا لَقِيتُهُ إِلَّا دَعَوْتُهُ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَخَرَجُوا وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَطَالُوا عَلَيْهِ الْحَدِيثَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحْيِي مِنْهُمْ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ وَتَرَكَهُمْ فِي الْبَيْتِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ) قَالَ قَتَادَةُ غَيْرَ مُتَحَيِّنِينَ طَعَامًا (وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا) حَتَّى بَلَغَ (ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ) *

اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، جاؤ اور مسلمانوں میں سے جو تمہیں مل جائے اسے بلالاؤ، چنانچہ جو مجھے ملا، میں اسے بلا لایا، وہ سب داخل ہونے لگے، اور کھانے لگے، اور نکلتے جاتے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک کھانے پر رکھا، اور اس میں دعا کی اور جو منظور خدا تھا، وہ پڑھا اور مجھے بھی جو ملا، میں نے کسی کو نہیں چھوڑا، ضرور بلایا، یہاں تک کہ سب نے کھایا، اور سب سیر ہو کر چلے گئے اور ایک جماعت ان میں سے بیٹھی رہی اور بہت لمبی باتیں شروع کر دیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کچھ فرمانے سے شرمار ہے تھے، چنانچہ آپ باہر تشریف لے آئے، اور انہیں مکان میں ہی چھوڑ دیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں، اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں (بن بلائے) مت جایا کرو مگر جس وقت تمہیں کھانے کی اجازت دی جائے، ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو، لیکن جب تم کو بلایا جائے (کہ کھانا تیار ہے) تب جایا کرو، پھر کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو، آخر آیت تک۔

(١٤٤) بَاب الْأَمْرِ بِإِجَابَةِ الدَّاعِي إِلَى دَعْوَةٍ *

باب (۱۴۴) قبول دعوت کا حکم!

١٠١٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا *

۱۰۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم میں سے کسی کو ولیمہ میں بلایا جائے تو ضرور جائے۔

١٠١٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيُجِبْ قَالَ خَالِدٌ فَإِذَا عُبَيْدُ اللَّهِ يُنَزِّلُهُ عَلَى الْعُرْسِ *

۱۰۱۶۔ محمد بن مثنیٰ، خالد بن حارث، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، کہ جب کوئی تم میں سے کسی کو ولیمہ پر بلائے تو جانا چاہئے، خالد بیان کرتے ہیں، کہ عبید اللہ اس سے ولیمہ نکاح مراد لیتے ہیں۔

۱۰۱۷- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى وَلِيمَةِ عُرْسٍ فَلْيُجِبْ *

۱۰۱۷۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سے کسی کو شادی کے ولیمہ کی دعوت دی جائے تو ضرور قبول کرے۔

۱۰۱۸- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ *

۱۰۱۸۔ ابوالربیع، ابوکامل، حماد، ایوب (دوسری سند) قتیبہ، حماد، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب دعوت میں بلائے جاؤ تو آؤ۔

۱۰۱۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ *

۱۰۱۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی دعوت کرے تو ضرور قبول کرے، خواہ شادی کی ہو یا کسی اور چیز کی۔

۱۰۲۰- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ إِلَى عُرْسٍ أَوْ نَحْوِهِ فَلْيُجِبْ *

۱۰۲۰۔ اسحاق بن منصور، عیسیٰ بن منذر، بقیہ، زبیدی، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس کسی کی شادی یا اور کسی چیز کی دعوت کی جائے، تو اسے قبول کرلے۔

۱۰۲۱- حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ *

۱۰۲۱۔ حمید بن مسعدہ باہلی، بشر بن مفضل، اسماعیل بن امیہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر دعوت دی جائے تو دعوت میں جاؤ۔

۱۰۲۲- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا

۱۰۲۲۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر تمہاری دعوت کی جائے تو قبول کرو، اور حضرت ابن عمرؓ روزہ دار ہونے کی حالت میں بھی

قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَيَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ *

دعوت میں جاتے تھے، خواہ شادی کی ہوتی یا اور کسی بات کی۔

١٠٢٣ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيتُمْ إِلَى كُرَاعٍ فَأَجِيبُوا *

۱۰۲۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمر بن محمد، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر تمہیں بکری کے کھر کی بھی دعوت دی جائے، تو قبول کرو۔

(فائدہ) بشرطیکہ حلال کا ہو، بدعات، رسومات، ناچ اور گانوں اور بے حیائی کے کاموں سے پاک ہو، نیز وہ کھانا نذر غیر اللہ بھی نہ ہو، جیسے بڑے پیر کی گیارہویں، یا عبدالحق کا توشہ یا کنڈوری وغیرہ دیگر خرافات، کہ ایسی دعوتوں کا قبول کرنا، اور ان کی شرکت کرنا حرام ہے، باقی دعوت صحیحہ جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی معصیت سے پاک ہو، اس کا قبول کرنا مسنون ہے۔

١٠٢٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنَّى إِلَى طَعَامٍ *

۱۰۲۴۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، (دوسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد سفیان، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کی کھانے کی دعوت کی جائے تو ضرور قبول کرلے، پھر چاہے کھائے یا نہ کھائے، ابن مثنیٰ نے طعام کا لفظ نہیں بولا۔

١٠٢٥ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۱۰۲۵۔ ابن نمیر، ابوعاصم، ابن جریج، ابوالزبیرؓ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

١٠٢٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ *

۱۰۲۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ہشام، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کی دعوت کی جائے تو ضرور قبول کرے، اگر روزہ دار ہو تو دعا کردے، اور اگر روزہ دار نہ ہو تو کھالے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ دعوت میں حاضر ہونا چاہئے اور کھانے میں مختار ہے، مگر دعوت میں امور محرمہ نہ ہو تو ایسی شکل میں حاضری ضروری نہیں ہے، میں کہتا ہوں کہ اگر خرافات اور امور محرمہ ہوتے ہوں تو ایسی صورت میں عدم حاضری واجب اور ضروری ہے۔

١٠٢٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ

۱۰۲۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهِ الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ فَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ*

بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ برا کھانا اس ولیمہ کا ہے جس میں امیر بلائے جائیں، اور مساکین کو نہ بلایا جائے، جو دعوت میں نہ جائے، اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

١٠٢٨- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ هَذَا الْحَدِيثُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ فَضَحِكَ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ أَبِي غَنِيًّا فَأَفْزَعَنِي هَذَا الْحَدِيثُ حِينَ سَمِعْتُ بِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ *

۱۰۲۸۔ ابن ابی عمر، سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے دریافت کیا کہ یہ حدیث کس طرح ہے، کہ بدترین کھانا امیروں کا کھانا ہے، تو وہ ہنسے اور بولے، وہ کھانا بدتر نہیں ہے، سفیان کہتے ہیں کہ میرے والد امیر تھے، اس لئے مجھے اس حدیث سے بڑی پریشانی لاحق ہوئی، جب میں نے یہ سنی تو زہری سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ سب سے برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے اور مالک کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔

١٠٢٩- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ح وَعَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ *

۱۰۲۹۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، سعید بن مسیب، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے روایت کیا کہ سب سے برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے، اور مالک کی روایت کی طرح منقول ہے۔

١٠٣٠- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ ذَلِكَ *

۱۰۳۰۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح روایت کرتے ہیں۔

١٠٣١- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْأَعْرَجَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مَنْ يَأْبَاهَا وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ *

۱۰۳۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، زیاد بن سعد، ثابت، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بدترین کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے، کہ جو اس میں آتا ہے، روک دیا جاتا ہے، اور جو نہیں آتا اسے بلاتے پھرتے ہیں، اور جو دعوت میں نہ آیا، اس نے اللہ رب العزت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

(د ١٤) بَاب لَا تَحِلُّ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لِمُطَلِّقِهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَيَطَأَهَا ثُمَّ يُفَارِقَهَا وَتَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا *

باب (۱۴۵) جس عورت کو تین طلاقیں دی گئیں، وہ طلاق دینے والے کے لئے حلال نہیں ہے، حتیٰ کہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح کے بعد جدائی واقع ہو۔

١٠٣٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَإِنَّ مَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَتْ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَهُ وَخَالِدٌ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَنَادَى يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ هَذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۰۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رفاع کی بیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور عرض کیا، یارسول اللہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی، انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں، اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیرؓ سے نکاح کر لیا لیکن اس کے پاس تو کپڑے کے دامن کی طرح ہے (یعنی جماع کے قابل نہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، اور فرمایا کیا تو رفاعہ کے پاس پھر واپس جانا چاہتی ہے، آپ نے فرمایا، یہ نہیں ہو سکتا، جب تک کہ تو اس کی لذت سے آشنا نہ ہو، اور وہ تیری لذت نہ چکھ لے، ابو بکرؓ حضور کے پاس تھے، اور خالد بن سعید دروازے پر منتظر کہ اجازت ہو تو میں اندر جاؤں، خالد نے دروازے پر آواز دی، ابو بکرؓ آپ نہیں سنتے کہ یہ حضور کے سامنے کیا زور زور سے کہہ رہی ہے۔

١٠٣٣- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا

۱۰۳۳۔ ابو طاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، اس کے بعد انہوں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، یارسول اللہ! میں رفاعہ کے نکاح میں تھی، انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں، اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیرؓ سے نکاح کر لیا، اور خدا کی قسم! عبدالرحمٰنؓ کے پاس تو کپڑے کے دامن کی طرح ہے،

آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ بِهُدْبَةٍ مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا فَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَزْجُرُ هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

اور عورت نے اپنے کپڑے کا دامن پکڑ کر دکھایا (مطلب یہ تھا، کہ وہ جماع کے قابل نہیں) راوی بیان کرتے ہیں، کہ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور ارشاد فرمایا، کہ شاید تم رفاعہؓ کے پاس پھر جانا چاہتی ہو، مگر یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا، جب تک کہ وہ تیری لذت سے واقف نہ ہو جائے، اور تو اس کی لذت سے آشنا نہ ہو، اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرے کے دروازے پر تھے، انہیں اندر آنے کی اجازت نہیں ملی تھی، تو حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہیں سے آواز دے کر کہا، ابو بکر صدیق! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم اس عورت کو جھڑکتے اور ڈانٹتے کیوں نہیں، کہ یہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کہہ رہی ہے۔

١٠٣٤ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ *

۱۰۳۴۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کر لیا، پھر وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! رفاعہ نے اسے تین طلاقیں دے دی ہیں، بقیہ روایت یونس کی روایت کی طرح ہے۔

١٠٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُطَلِّقُهَا فَتَتَزَوَّجُ رَجُلًا فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا *

۱۰۳۵۔ محمد بن علاء ہمدانی، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا گیا کہ اگر کسی عورت سے کوئی شخص نکاح کرے اور پھر اسے طلاق دے دے، عورت طلاق کے بعد کسی اور سے نکاح کرے اور دوسرا بغیر اس سے دخول کئے طلاق دیدے تو کیا وہ اپنے پہلے خاوند کے لئے حلال ہے؟، فرمایا نہیں، تاوقتیکہ یہ دوسرا اس کی لذت سے

آشنانہ ہو جائے۔

١٠٣٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۰۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن فضیل (دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٠٣٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَرَادَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ الْآخِرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا مَا ذَاقَ الْأَوَّلُ *

۱۰۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبید اللہ بن عمر، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، اس نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا، مگر صحبت سے قبل اس نے طلاق دے دی، پہلے شوہر نے پھر اس سے نکاح کرنا چاہا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے ارشاد فرمایا، نہیں، جب تک کہ شوہر ثانی اس سے جماع کی لذت نہ پائے، جیسے کہ شوہر اول نے حاصل کی تھی۔

١٠٣٨- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ *

۱۰۳۸۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، اور یحییٰ کی حدیث میں عبید اللہ، بواسطہ قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔

(١٤٦) بَاب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقُولَهُ عِنْدَ الْجِمَاعِ *

باب (۱۴۶) جماع کے وقت کی دعا!

١٠٣٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا *

۱۰۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، سالم، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے قربت کرنے کا ارادہ کرے، تو یہ دعا پڑھ لے، "بسم اللہ اللّٰھم جنبنا الشیطان و جنب الشیطان ما رزقتنا" تو اس صحبت میں اگر کوئی اولاد اس کے مقدر میں ہوگی تو شیطان اس کو کبھی ضرر نہیں پہنچائے گا۔

١٠٤٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ

۱۰۴۰۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری

قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنِ الثَّوْرِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّ شُعْبَةَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَنْصُورٌ أُرَاهُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ *

سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق منصور سے جریر کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، باقی شعبہ کی روایت میں بسم اللہ کا لفظ نہیں ہے، باقی عبدالرزاق عن الثوری کی روایت میں "بسم اللہ" کا لفظ موجود ہے، کہ میرے خیال میں "بسم اللہ" بھی کہا ہے۔

(فائدہ) تمام صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ مجتہدین کا یہی مسلک ہے۔

(١٤٧) بَاب جَوَازِ جِمَاعِهِ امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ وَرَائِهَا مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِلدُّبُرِ *

باب (۱۴۷) اپنی عورت سے دبر کے علاوہ قبل میں، اگلی یا پچھلی جانب سے جس طرح چاہے جماع کرے!

١٠٤١- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ) *

۱۰۴۱۔ قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ، اور عمرو ناقد، سفیان، ابن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ یہود کہا کرتے تھے، اگر کوئی عورت کے پیچھے ہو کر شرم گاہ میں جماع کرتا ہے، تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے، جس پر یہ آیت نازل ہوئی، نساؤکم الآیہ، یعنی تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تو اپنی کھیتی میں جس طرف سے چاہے آؤ۔

١٠٤٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُودَ كَانَتْ تَقُولُ إِذَا أُتِيَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ قَالَ فَأُنْزِلَتْ (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ) *

۱۰۴۲۔ محمد بن رمح، لیث، ابن الہاد، ابو حازم، محمد بن المنکدر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ کہ یہود اس بات کے قائل تھے، کہ اگر عورت کے پیچھے ہو کر اس کی شرم گاہ میں جماع کیا جائے، اور وہ عورت حاملہ ہو جائے، تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے، اس پر یہ آیت نازل کی گئی، کہ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ الآیہ۔

١٠٤٣- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ

۱۰۴۳۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ (دوسری سند) عبدالوارث بن عبدالصمد، بواسطہ اپنے والد، ایوب (تیسری سند) محمد بن

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ النُّعْمَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِنْ شَاءَ مُجَبِّيَةً وَإِنْ شَاءَ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ غَيْرَ أَنَّ ذَلِكَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ *

مثنیٰ، وہب بن جریر، شعبہ (چوتھی سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان (پانچویں سند)، عبیداللہ بن سعید، ہارون بن عبداللہ، ابومعن رقاشی، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، نعمان بن راشد، زہری (چھٹی سند) سلیمان بن معبد، معلیٰ بن اسد، عبدالعزیز بن مختار، سہیل بن ابی صالح، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی نعمان کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ، زہری نے بیان کیا، کہ شوہر چاہے اپنی بیوی کو اوندھا لٹا کر جماع کرے، یا سیدھا لٹا کر صحبت کرے، مگر جماع ایک ہی سوراخ یعنی قبل میں کرے۔

(فائدہ) باتفاق علمائے کرام دبر میں جماع کرنا حرام ہے، اور ایسا کرنے پر حدیث شریف میں لعنت آئی ہے۔

(١٤٨) بَاب تَحْرِيمِ امْتِنَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا *

باب (۱۴۸) عورت کو اپنے شوہر کا بستر چھوڑنے کی ممانعت!

١٠٤٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ *

۱۰۴۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جب کوئی عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اپنے شوہر کا بستر چھوڑے رہے، تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

١٠٤٥ - وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَتَّى تَرْجِعَ *

۱۰۴۵۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ جب تک شوہر کے بستر پر واپس نہ ہو (فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں)۔

١٠٤٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ

۱۰۴۶۔ ابن ابی عمر، مروان، یزید بن کیسان، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهَا فَتَأْبَى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا *

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، کہ کوئی شخص بھی ایسا نہیں، کہ جو اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے، اور وہ آنے سے انکار کردے تو اس پر وہ پروردگار، جو کہ آسمان پر ہے، اس وقت تک غضبناک رہتا ہے جب تک کہ شوہر اس سے راضی نہ ہو۔

١٠٤٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ *

۱۰۴۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، (دوسری سند) ابوسعید اشج، وکیع، (تیسری سند) زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے، اور وہ نہ آئے، اور مرد رات بھر اس سے ناراض رہے، تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔

(١٤٩) بَاب تَحْرِيمِ إِفْشَاءِ سِرِّ الْمَرْأَةِ *

باب (۱۴۹) عورت کا راز ظاہر کرنے کی ممانعت!

١٠٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ الْعُمَرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا *

۱۰۴۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، مروان بن معاویہ، عمر بن حمزۃ العمری، عبدالرحمٰن بن سعد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت کے دن اللہ رب العزت کے نزدیک سب سے برا مرتبہ میں وہ آدمی ہے کہ اپنی عورت سے خلوت کرے اور عورت مرد سے کرے، پھر وہ اس کا بھید (۱) افشا کرتا پھرے۔

١٠٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي

۱۰۴۹۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر اور ابوکریب، ابواسامہ، عمر بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن سعد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ رب العزت کے نزدیک سب سے بڑی امانت یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے صحبت کرے، اور عورت مرد سے، پھر وہ اس کا بھید

(۱) اس سے مراد زوجین کے مابین ہونے والی گفتگو اور زوجہ سے صحبت کے طریقوں کی تفصیل ظاہر کرنا ہے۔

إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ إِنَّ أَعْظَمَ *

ظاہر کردے، ابن نمیر نے "ان اعظم" کا لفظ روایت کیا ہے۔

(فائدہ) یعنی امانت میں خیانت کرے، تو سب سے بڑا خائن ہے، ان امور کا افشاء کرنا حرام ہے، اس لئے کہ خلاف مروت اور بے حیائی ہے۔

(۱۵۰) بَاب حُكْمِ الْعَزْلِ *

باب (۱۵۰) عزل کا بیان!

۱۰۵۰ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو صِرْمَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلَهُ أَبُو صِرْمَةَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْعَزْلَ فَقَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ بَالْمُصْطَلِقِ فَسَبَيْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ فَطَالَتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ وَنَعْزِلَ فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا لَا نَسْأَلُهُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَتَكُونُ *

۱۰۵۰۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، ربیعہ، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابن محیریز بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابو صرمہ دونوں حضرت ابوسعید خدریؓ کے پاس گئے، ابو صرمہ نے ان سے دریافت کیا، کہ اے ابو سعید خدری آپ نے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عزل کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے، انہوں نے فرمایا، ہاں! ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی مصطلق کیا، اور عرب کی بڑی عمدہ شریف عورتوں کو قیدی بنایا، عورتوں سے علیحدہ ہوئے بھی مدت گزر گئی، اور ہمارا ارادہ ہوا کہ ان عورتوں کے بدلے کفار سے کچھ مال وصول کریں، اور یہ بھی ارادہ ہوا کہ ان سے نفع بھی حاصل کریں، اور عزل کرلیں (یعنی انزال شرم گاہ کے باہر کریں، تاکہ حمل قائم نہ ہو) پھر ہم نے کہا، کہ ہم عزل کرتے ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں، اور ہم آپ سے اس کے متعلق دریافت نہ کریں، چنانچہ ہم نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا، اگر تم ایسا نہ بھی کرو، تب بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ جس روح کا پیدا ہونا قیامت تک خدا نے مقرر کر دیا ہے تو وہ ضرور پیدا ہو گی۔

۱۰۵۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ رَبِيعَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۱۰۵۱۔ محمد بن فرج مولیٰ بنی ہاشم، محمد بن زبرقان، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن یحییٰ بن حبان سے اسی سند کے ساتھ ربیعہ کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں، مگر اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے، جسے وہ قیامت تک پیدا کرنے والا ہے۔

۱۰۵۲ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

۱۰۵۲۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء الضبعی، جویریہ، مالک، زہری، ابن محیریز، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم کو جنگ میں کچھ قیدی عورتیں مل گئیں، ہم

الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا فَكُنَّا نَعْزِلُ ثُمَّ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَنَا وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ *

ان سے عزل کرتے تھے، پھر ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا، تم ضرور ایسا کرتے ہو، تم ضرور ایسا کرتے ہو، تم ضرور ایسا کرتے ہو، مگر جو روح قیامت تک پیدا ہونے والی ہے، وہ تو ضرور پیدا ہو گی۔

(فائدہ) صحابہ کرام اور تابعین اور ائمہ مجتہدین عزل کی کراہت کے قائل ہیں، باقی شیخ زین الدینؒ فرماتے ہیں، کہ اس کے متعلق اجماع کا نقل کرنا صحیح نہیں، تاہم جواز پھر بھی ثابت ہے، شیخ ابن ہمام نے اور صاحب ردالمختار نے اس کی تصریح کی ہے، اور ان احادیث میں موجود دور کے حضرات کو بھی عبرت حاصل کرنا چاہئے کہ ان انتظامات اور پابندیوں سے کچھ نہیں ہوتا جسے پیدا ہونا ہے، وہ ہو کر رہے گا، ہاں ممکن ہے، کہ ایسا کرنے والے اس دولت سے علم الٰہی میں محروم ہو چکے ہوں (عمدۃ القاری جلد ۲ صفحہ ۱۹۵)۔

۱۰۵۳ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ *

۱۰۵۳۔ نصر بن علی جہضمی، بشر بن مفضل، شعبہ، انس بن سیرین، معبد بن سیرین، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، شعبہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے اس سے کہا کیا تم نے حضرت ابو سعیدؓ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، اگر تم عزل نہ کرو تو کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ یہ مقدر شدہ امر ہے۔

۱۰۵٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزٌ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْعَزْلِ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ وَفِي رِوَايَةِ بَهْزٍ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ *

۱۰۵۴۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، (دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (تیسری سند) محمد بن حاتم، عبدالرحمٰن، بہز، شعبہ، حضرت انس بن سیرین سے اسی سند کے ساتھ حسب سابق روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کے متعلق ارشاد فرمایا، کہ اگر نہ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے، اس لئے کہ یہ تو مقدر شدہ امر ہے، اور بہز کی روایت میں ہے کہ شعبہ نے کہا میں نے ان سے پوچھا، کہ کیا آپ نے ابو سعیدؓ سے سنا ہے، انہوں نے کہا ہاں۔

۱۰۵٥ - حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا

۱۰۵۵۔ ابوالربیع زہرانی اور ابو کامل حجدری، حماد بن زید، ایوب، محمد، عبدالرحمٰن بن بشر بن مسعود، حضرت ابو سعید

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرِ بْنِ مَسْعُودٍ رَدَّهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُهُ لَا عَلَيْكُمْ أَقْرَبُ إِلَى النَّهْيِ *

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا، اگر نہ کرو تو کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ یہ تو مقدر شدہ امر ہے، محمد راوی بیان کرتے ہیں، کہ آپ کا یہ فرمان نہی کے زیادہ قریب ہے۔

١٠٥٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ فَرَدَّ الْحَدِيثَ حَتَّى رَدَّهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا ذَاكُمْ قَالُوا الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ تُرْضِعُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ وَالرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ فَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ هَذَا زَجْرٌ *

۱۰۵۶۔ محمد بن مثنیٰ، معاذ بن معاذ، ابن عون، محمد، عبدالرحمٰن بن بشر الانصاری، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عزل کا تذکرہ کیا گیا، آپ نے فرمایا تم یہ کیوں کرتے ہو، صحابہؓ نے عرض کیا، کسی وقت آدمی کے پاس ایک عورت ہوتی ہے، اور وہ دودھ پلاتی ہے، اور وہ اس سے صحبت کرتا ہے مگر حمل قائم ہونے سے ڈرتا ہے، اور کسی کے پاس باندی ہوتی ہے، اور وہ اس سے صحبت کرنا چاہتا ہے، مگر حمل قائم ہوتا اسے اچھا معلوم نہیں ہوتا، فرمایا کیا مضائقہ ہے، اگر تم عزل نہ کرو، کیونکہ یہ تو ایک طے شدہ امر ہے، ابن عون کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث حسن سے بیان کی، تو انہوں نے کہا، خدا کی قسم اس میں عزل کرنے سے متنبہ کرتا ہے۔

١٠٥٧- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثْتُ مُحَمَّدًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بِحَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ يَعْنِي حَدِيثَ الْعَزْلِ فَقَالَ إِيَّايَ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ *

۱۰۵۷۔ حجاج بن شاعر، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ابن عون بیان کرتے ہیں، کہ میں نے محمد سے ابراہیم کے واسطہ سے عبدالرحمٰن کی عزل والی حدیث بیان کی، تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے بھی عبدالرحمٰن بن بشرؓ نے روایت نقل کی ہے۔

١٠٥٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْنَا لِأَبِي سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الْعَزْلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى

۱۰۵۸۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، ہشام، محمد، معبد بن سیرین بیان کرتے ہیں، کہ ہم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کہ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، کہ عزل کا ذکر کرتے ہوں، انہوں نے فرمایا، جی ہاں، پھر بقیہ روایت ابن عون کی روایت کی طرح بیان کی

حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ إِلَى قَوْلِهِ الْقَدَرُ *

ہے۔

١٠٥٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَلِمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا *

۱۰۵۹۔ عبداللہ بن قواریری، احمد بن عبدہ، سفیان بن عیینہ، ابن ابی نجیح، مجاہد، قزعہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عزل کا تذکرہ کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا، یہ کیوں کرتے ہو، اور یہ نہیں فرمایا، کہ تم میں سے کوئی ایسا نہ کیا کرے، اس لئے کہ کوئی جان ایسی نہیں ہے، جو پیدا ہونے والی ہے، مگر اللہ تعالیٰ اس کو پیدا کرنے والا ہے۔

(فائدہ) یعنی جسے پیدا ہونا ہے وہ تو ضرور پیدا ہوگا، چاہے تم ہزار عزل کرو، واللہ اعلم۔

١٠٦٠ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعَهُ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ *

۱۰۶۰۔ ہارون بن سعید ایلی، عبداللہ بن وہب، معاویہ بن صالح، علی بن ابی طلحہ، ابوالوداک، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا، منی کے تمام پانی سے لڑکا نہیں بنتا، اور جس چیز کو اللہ میاں پیدا کرنا چاہتا ہے اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

١٠٦١ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ ابْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْهَاشِمِيُّ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۰۶۱۔ احمد بن منذر البصری، زید بن حباب، معاویہ، علی بن ابی طلحہ ہاشمی، ابوالوداک، حضرت ابوسعید حدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

١٠٦٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي جَارِيَةً هِيَ خَادِمُنَا وَسَانِيَتُنَا وَأَنَا أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فَلَبِثَ

۱۰۶۲۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، کہ میری ایک باندی ہے، جو ہمارا کام کاج کرتی ہے، اور ہمارا پانی لاتی ہے، اور میں اس سے صحبت کرتا ہوں مگر اس کا حاملہ ہونا پسند نہیں کرتا، آپ نے فرمایا اگر تو چاہے عزل کرلے، اس لئے کہ جو اس

الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا *

کی تقدیر میں لکھا ہے، وہ آجائے گا، کچھ عرصہ بعد وہ آدمی واپس آیا، اور عرض کیا باندی حاملہ ہو گئی، آپ نے فرمایا، میں نے تجھے بتادیا تھا، کہ جو اس کے مقدر میں آنا لکھا ہے، وہ آہی جائے گا۔

١٠٦٣- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً لِي وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ لَنْ يَمْنَعَ شَيْئًا أَرَادَهُ اللَّهُ قَالَ فَجَاءَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْجَارِيَةَ الَّتِي كُنْتُ ذَكَرْتُهَا لَكَ حَمَلَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ *

۱۰۶۳۔ سعید بن عمر، اشعثی، سفیان بن عیینہ، سعید بن حسان، عروہ بن عیاض، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ میری ایک باندی ہے، اور میں اس سے عزل کرتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ چیز تو جس کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ کر رکھا ہے، اسے روک نہیں سکتی، پھر وہ شخص آیا اور عرض کیا، یارسول اللہ جس باندی کا میں نے آپ سے تذکرہ کیا تھا، وہ حاملہ ہو گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

١٠٦٤- وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَسَّانَ قَاصُّ أَهْلِ مَكَّةَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ عِيَاضِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ النَّوْفَلِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ *

۱۰۶۴۔ حجاج بن شاعر، ابو احمد زبیری، سعید بن حسان، عروہ بن عیاض نوفلی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور سفیان کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

١٠٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ زَادَ إِسْحَقُ قَالَ سُفْيَانُ لَوْ كَانَ شَيْئًا يُنْهَى عَنْهُ لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْآنُ *

۱۰۶۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، سفیان، عمرو، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم عزل بھی کرتے تھے، اور قرآن بھی نازل ہوتا تھا، اسحاق نے اتنی زیادتی بیان کی ہے، کہ سفیان نے کہا، کہ اگر عزل برا ہوتا، تو قرآن کریم میں اس کی ممانعت نازل ہوتی۔

١٠٦٦- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ لَقَدْ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ

۱۰۶۶۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، عطاء سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرماتے تھے کہ ہم آنحضرت کے

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

زمانہ میں عزل کیا کرتے تھے۔

١٠٦٧ - وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا *

۱۰۶۷۔ ابو غسان مسمعی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کیا کرتے تھے، آپ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے ہمیں اس سے منع نہیں فرمایا۔

(١٥١) بَاب تَحْرِيمِ وَطْءِ الْحَامِلِ الْمَسْبِيَّةِ *

باب (۱۵۱) قیدی حاملہ عورتوں سے مجامعت کرنے کی ممانعت!

١٠٦٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى بِامْرَأَةٍ مُجِحٍّ عَلَى بَابِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُلِمَّ بِهَا فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ *

۱۰۶۸۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، یزید بن ضمیر، عبدالرحمٰن بن جبیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک عورت جس کا زمانہ ولادت بالکل قریب تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی گئی، آپ نے فرمایا وہ شخص اس سے مجامعت کرنا چاہتا ہے، صحابہ نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا، میں چاہتا ہوں کہ اس پر ایسی لعنت کروں جو قبر میں بھی اس کے ساتھ جائے، وہ کیونکر اس بچہ کا وارث ہو سکتا ہے، حالانکہ یہ اس کے لئے حلال نہیں، اور کیونکر اس بچہ کو غلام بنا سکتا ہے، حالانکہ یہ اس کے لئے حلال نہیں۔

(فائدہ) جب قیدی عورت حاملہ ہے، تو اس سے جماع حرام ہے، اب اگر چھ ماہ سے قبل لڑکا پیدا ہو گا تو شبہ ہو گا کہ یہ لڑکا اس مسلمان کا ہے، یا اس کافر کا ہے، کہ جس کی یہ عورت تھی، لہٰذا ان خرابیوں سے بچنے کے لئے ضروری ہے، کہ وضع حمل تک اس سے صحبت حرام رہے۔

١٠٦٩ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ*

۱۰۶۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون (دوسری سند) محمد بن بشار، ابو داؤد، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث روایت کرتے ہیں۔

(١٥٢) بَاب جَوَازِ الْغِيلَةِ وَهِيَ وَطْءُ الْمُرْضِعِ وَكَرَاهَةِ الْعَزْلِ *

باب (۱۵۲) مرضعہ کے ساتھ صحبت کا جواز اور عزل کی کراہت!

١٠٧٠ - وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

۱۰۷۰۔ خلف بن ہشام، مالک بن انس (دوسری سند) یحییٰ بن

بْنُ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ وَأَمَّا خَلَفٌ فَقَالَ عَنْ جُذَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ قَالَ مُسْلِم وَالصَّحِيحُ مَا قَالَهُ يَحْيَى بِالدَّالِ غَيْرَ مَنْقُوطَةٍ *

یحییٰ، مالک، محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل، عروہ، عائشہ، جدامہ بنت وہب الاسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ ارشاد فرمارہے تھے کہ میں نے اس بات کا ارادہ کیا تھا کہ غیلہ سے منع کردوں، پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور فارس والے غیلہ کرتے ہیں، اور یہ چیز ان کی اولاد کو کسی قسم کا نقصان نہیں دیتی، خلف راوی نے جذامہ اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا ہے، باقی امام مسلم فرماتے ہیں، کہ صحیح وہ ہے، جو یحییٰ راوی نے بیان کیا ہے، یعنی جدامہ اسدیہ، دال کے ساتھ۔

(فائدہ) غیلہ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنے کو کہتے ہیں اور اکثر ایام رضاع میں مجامعت کرنے سے دودھ کم ہو جاتا ہے جس سے بچہ کو نقصان ہوتا ہے، اور وطی سے اس عورت کے حاملہ ہونے کا بھی امکان ہوتا ہے اور حمل سے دودھ صحیح نہیں رہتا تو اس میں بچہ کا نقصان ہوا مگر چونکہ اس کا ضرر یقینی نہیں، اس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا، اور پھر مرد بے چارہ کب تک صبر کرے گا۔

۱۰۷۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ زَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْمُقْرِئِ وَهِيَ (وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ) *

۱۰۷۱۔ عبداللہ بن سعید، محمد بن ابی عمر، مقری، سعید بن ابی ایوب، ابوالاسود، عروہ، عائشہ، جدامہ بنت وہب اخت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں کچھ آدمیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ اس وقت فرمارہے تھے میں نے ارادہ کیا تھا کہ غیلہ سے منع کردوں، مگر میں نے روم اور فارس کو دیکھا کہ وہ حالت رضاعت میں اپنی بیویوں سے صحبت کرتے ہیں، اور یہ چیز ان کی اولاد کو کسی قسم کا نقصان نہیں دیتی، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا یہ تو درپردہ زندہ درگور ہونا ہے، عبیداللہ نے اپنی روایت میں مقری سے یہ زیادہ نقل کیا ہے، کہ یہی موؤدۃ ہے، جس سے سوال کیا جائے گا۔

(فائدہ) چونکہ اولاد نطفہ سے ہوتی ہے، اور عزل کی صورت میں اس کا ازالہ ہے تو یہ وأد خفی کے قریب چیز ہوگئی، اس لئے اس سے منع فرمایا۔

۱۰۷۲- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ

۱۰۷۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن اسحاق، یحییٰ بن ایوب، محمد بن عبدالرحمٰن، عروہ، عائشہ، جدامہ بنت وہب الاسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ فِي الْعَزْلِ وَالْغِيلَةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ الْغِيَالِ *

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور بقیہ حدیث سعید بن ابی ایوب کی روایت کی طرح عزل اور غیلہ کے بارے میں بیان کی، لیکن اس میں "غیلہ" کی بجائے "غیال" کا لفظ روایت کیا ہے۔

١٠٧٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمَقْبُرِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَ وَالِدَهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَعْزِلُ عَنِ امْرَأَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ أُشْفِقُ عَلَى وَلَدِهَا أَوْ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذَلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّومَ و قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ إِنْ كَانَ لِذَلِكَ فَلَا مَا ضَارَ ذَلِكَ فَارِسَ وَلَا الرُّومَ *

۱۰۷۳۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر وزہیر بن حرب، عبداللہ بن یزید، حیوہ، عیاش بن عباس، ابوالنضر، عامر بن سعد، اسامہ بن زید، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، کہ میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیوں، اس آدمی نے عرض کیا، عورت کے بچے کو ضرر پہنچنے کے ڈر سے ایسا کرتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر یہ فعل ضرر رساں ہوتا تو فارس اور روم والوں کو ضرر رساں ہوتا، اور زہیر نے اپنی روایت میں بیان کیا ہے، کہ اگر ایسا ہوتا تو فارس اور روم والوں کو تکلیف دہ اور ضرر رساں ثابت ہوتا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الرِّضَاعِ

١٠٧٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَإِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۰۷۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے، میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر ایک آدمی کی آواز سنی، جو اندر آنے کا خواستگار تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ یہ شخص آپ کے مکان میں آنے کی اجازت چاہتا

وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ *

ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے خیال میں یہ فلاں شخص ہے، یعنی حضرت حفصہؓ کا رضاعی چچا، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ میرا رضاعی چچا زندہ ہوتا تو وہ میرے پاس آسکتا، آپ نے فرمایا، جی ہاں! رضاعت بھی وہی حرمت پیدا کر دیتی ہے، جو کہ ولادت سے حرمت پیدا ہوتی ہے۔

١٠٧٥- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ *

۱۰۷۵۔ ابوکریب، ابواسامہ، (دوسری سند) ابومعمر اسماعیل بن ابراہیم ہذلی، علی بن ہاشم بن برید، ہشام بن عروہ، عبداللہ بن ابی بکر، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ولادت سے جو حرمت پیدا ہوتی ہے وہی حرمت رضاعت سے بھی ثابت ہو جاتی ہے۔

١٠٧٦- وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ *

۱۰۷۶۔ اسحاق بن منصور، عبدالرزاق، ابن جریج، عبداللہ بن ابی بکر سے اسی سند کے ساتھ ہشام بن عروہ کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

١٠٧٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ عَلَيَّ *

۱۰۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میرے رضاعی چچا افلح ابوقعیس کے بھائی آئے، اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت چاہی، بعد ازیں پردہ کا حکم نازل ہو چکا تھا، میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو اپنے فعل کی آپ کو اطلاع دی تو آپ نے مجھے حکم دیا، انہیں آنے کی اجازت دے دوں۔

١٠٧٨- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَانِي عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي قُعَيْسٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ

۱۰۷۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے پاس میرا رضاعی چچا افلح بن ابی قعیس آیا، اور بقیہ حدیث مالک کی روایت کی طرح منقول ہے، اور

مَالِكٍ وَزَادَ قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ تَرِبَتْ يَدَاكِ أَوْ يَمِينُكِ *

اتنی زیادتی ہے کہ میں نے عرض کیا، مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے تھوڑی پلایا ہے، آپ نے فرمایا تیرے دونوں میں یا داہنے ہاتھ میں خاک بھرے۔

(فائدہ) جیسا کہ کسی کو نادان یا بے عقل کہہ دیا جاتا ہے، اسی طرح یہ بھی عرب کا محاورہ ہے۔

١٠٧٩ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ أَبَا عَائِشَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا آذَنُ لِأَفْلَحَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَنِي يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَكَرِهْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ قَالَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنِي لَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ *

۱۰۷۹۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ نزول حجاب کے بعد افلح ابو قعیس کے بھائی آئے، اور میرے پاس آنے کی اجازت چاہی، اور ابوالقعیس حضرت عائشہؓ کے رضاعی باپ تھے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا، میں نے کہا، خدا کی قسم افلح کو اجازت نہ دوں گی، یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ طلب کروں، اس لئے کہ ابوالقعیس نے مجھے دودھ نہیں پلایا ہے بلکہ ان کی بیوی نے دودھ پلایا ہے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! افلح ابو قعیس کے بھائی میرے پاس آئے تھے، اور اندر آنے کی اجازت طلب کرتے تھے، سو میں نے مناسب نہ سمجھا کہ بغیر آپ سے دریافت کئے ہوئے، انہیں اجازت دیدوں، یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انہیں اجازت دو، عروہ بیان کرتے ہیں، اسی بنا پر حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں جو چیزیں نسب سے حرام ہوتی ہیں، انہیں رضاعت سے بھی حرام سمجھو۔

١٠٨٠ - وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَفِيهِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ زَوْجَ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَرْضَعَتْ عَائِشَةَ *

۱۰۸۰۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ افلح ابو قعیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی، اور وہ حضرت عائشہؓ سے اجازت طلب کرتے تھے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے، کہ آپؐ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے، تمہارے دائیں ہاتھ میں خاک بھرے اور ابو قعیس اس عورت کے شوہر تھے، جنھوں نے حضرت عائشہؓ کو دودھ پلایا تھا۔

١٠٨١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

۱۰۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْمِرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ عَمُّكِ قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ *

میرے رضاعی چچا آئے اور اندر آنے کے خواہاں ہوئے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بغیر اجازت دینے سے انکار کر دیا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! میرے رضاعی چچا آئے تھے، اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگ رہے تھے، مگر میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا، آپ نے فرمایا تمہارے چچا، تمہارے پاس اندر آجایا کریں، میں نے عرض کیا کہ مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے تو نہیں پلایا، فرمایا وہ تمہارے چچا ہیں، تمہارے پاس اندر آجایا کریں۔

عَنْ هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ ابو قعیس کے بھائی نے حضرت عائشہؓ سے اجازت چاہی، اور اسی طرح روایت کیا۔

١٠٨٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا أَبُو الْقُعَيْسِ *

۱۰۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، فرق یہ ہے کہ اس میں ہے، ابو قعیس نے اجازت چاہی۔

١٠٨٣ - وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَبُو الْجَعْدِ فَرَدَدْتُهُ قَالَ لِي هِشَامٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُو الْقُعَيْسِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ قَالَ فَهَلَّا أَذِنْتِ لَهُ تَرِبَتْ يَمِينُكِ أَوْ يَدُكِ *

۱۰۸۳۔ حسن بن علی حلوانی، محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عطاء، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میرے پاس آنے کی میرے رضاعی چچا ابوالجعد نے اجازت مانگی، میں نے انکار کر دیا، ہشام بیان کرتے ہیں، ابوالجعد، ابوالقعیس ہی ہیں، غرضیکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس بات کی خبر دی، آپ نے فرمایا تم نے انہیں کیوں نہ آنے دیا، تمہارے داہنے ہاتھ یا ہاتھ میں خاک بھرے۔

١٠٨٤ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمَّى أَفْلَحَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ فَأَخْبَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۰۸۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، یزید بن ابی حبیب، عراک، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ان کے رضاعی چچا جن کا نام افلح تھا، انہوں نے آنے کی اجازت طلب کی، میں نے ان سے پردہ کر لیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا، حضور

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا لَا تَحْتَجِبِي مِنْهُ فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ *

نے فرمایا، تم ان سے پردہ نہ کرو کیونکہ جو حرمت نسب سے ثابت ہوتی ہے، وہی رضاعت سے ہوتی ہے۔

١٠٨٥ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ بْنُ قُعَيْسٍ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَأَرْسَلَ إِنِّي عَمُّكِ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِيَدْخُلْ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ *

۱۰۸۵۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حکم، عراک بن مالک، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ افلح بن قعیس نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، تو میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا(۱)، افلح نے کہلا بھیجا کہ میں تمہارا چچا ہوں، میرے بھائی کی بیوی نے تمہیں دودھ پلایا تھا، میں نے پھر بھی اذن دینے سے انکار کر دیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو میں نے یہ واقعہ آپ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا، وہ تمہارے پاس آسکتے ہیں، کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔

١٠٨٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا فَقَالَ وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ *

۱۰۸۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، محمد بن علاء، ابو معاویہ، اعمش، سعد بن عبیدہ، ابو عبدالرحمٰن، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے خدمت اقدس میں عرض کیا، یارسول اللہ کیا وجہ ہے، کہ آپ کا میلان خاطر (دیگر) قریش کی جانب ہے اور ہمیں چھوڑے جاتے ہیں، آپ نے فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی ہے، میں نے عرض کیا، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکی ہے، آپؐ نے فرمایا، وہ میرے لئے حلال نہیں ہے، اس لئے کہ وہ میری رضائی بھتیجی ہے۔

١٠٨٧ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۰۸۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) محمد بن ابو بکر مقدمی، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۱) اس حدیث سے یہ آداب معلوم ہوئے (۱) جب تک کسی مسئلے کا حکم معلوم نہ ہو یا اس میں شک ہو تو جب تک علماء سے معلوم نہ کر لیا جائے اس وقت تک عمل کرنے میں توقف کرنا چاہئے۔ (۲) عورت کو چاہئے کہ اپنے خاوند کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو داخل نہ ہونے دے۔ محارم کے لئے بھی گھر میں داخلے کے لئے اجازت لینا مشروع ہے۔

۱۰۸۸- وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ فَقَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ *

۱۰۸۸- ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، کہ آپ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکی سے نکاح کر لیجئے، فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے، وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے، اور نسب سے جو چیز حرام ہوتی ہے، وہی رضاعت سے حرام ہوتی ہے۔

۱۰۸۹- وَحَدَّثَنَاه زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِهْرَانَ الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ هَمَّامٍ سَوَاءً غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ شُعْبَةَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ وَفِي رِوَايَةِ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ *

۱۰۸۹- زہیر بن حرب، یحییٰ قطان (دوسری سند) محمد بن یحییٰ بن مہران قطعی، بشر بن عمر، شعبہ، (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ سے ہمام کی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے، مگر شعبہ کی روایت وہیں ختم ہو جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا، کہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے، اور سعید کی روایت میں یہ بھی ہے، کہ نسب سے جو رشتے حرام ہوتے ہیں، رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں، اور بشر بن عمر کی روایت میں ہے، کہ میں نے جابر بن زید سے سنا ہے۔

۱۰۹۰- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنِ ابْنَةِ حَمْزَةَ أَوْ قِيلَ أَلَا تَخْطُبُ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ إِنَّ حَمْزَةَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ *

۱۰۹۰- ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، مخرمہ بن بکیر، بواسطہ اپنے والد، عبداللہ بن مسلم، محمد بن مسلم، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، کہ آپ کو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کا خیال نہیں ہے، یا عرض کیا گیا، کہ آپ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کو کیوں پیغام نہیں دیتے، آپ نے فرمایا، کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔

۱۰۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنِي أَبِي

۱۰۹۱- ابو کریب، محمد بن العلاء، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، زینب بنت ام سلمہ، حضرت ام حبیبہ بنت سفیان رضی اللہ

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُهَا قَالَ أَوَ تُحِبِّينَ ذَلِكِ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي قَالَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ فَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ *

تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو میری بہن یعنی ابوسفیان کی بیٹی کی طرف رغبت ہے؟ فرمایا کیا مقصد؟ میں کیا کروں؟ میں نے عرض کیا آپ اس سے نکاح کرلیں، فرمایا کیا تم اس بات کو پسند کروگی؟ میں نے کہا آپ میرے لئے تو مخصوص نہیں ہیں، تو اگر خیر میں میرے ساتھ میری بہن بھی شریک ہو جائے تو بہتر ہے، فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے، میں نے عرض کیا مجھے خبر ملی ہے، کہ آپ نے درہ بنت ابو سلمہ کو پیغام دیا ہے، فرمایا ام سلمہ کی بیٹی کو، میں نے کہا جی ہاں، فرمایا اگر وہ میری گود کی پروردہ نہ ہوتی، تب بھی میرے لئے حلال نہ تھی، وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے، سو تم مجھے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا پیغام نہ دیا کرو۔

۱۰۹۲- وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً *

۱۰۹۲- سوید بن سعید، یحییٰ بن ابی زائدہ، (دوسری سند) عمرو ناقد، اسود بن عامر، زہیر، حضرت ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۰۹۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ شِهَابٍ كَتَبَ يَذْكُرُ أَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْكِحْ أُخْتِي عَزَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبِّينَ ذَلِكِ فَقَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ ذَلِكِ لَا

۱۰۹۳- محمد بن رمح بن مہاجر، لیث، یزید بن ابی حبیب، محمد بن شہاب، عروہ، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ میری بہن عزہ سے نکاح کر لیجئے، فرمایا، کیا تم اس بات کو پسند کروگی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، میں ہی تو آپ کے لئے مخصوص نہیں ہوں، پھر س خیر میں شریک ہونے کے لئے میری بہن ہی میرے لئے بہت بہتر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ درہ ابو سلمہ کی صاحبزادی سے نکاح کرنا چاہتے

يَحِلُّ لِي قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ *

ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا، کیا ام سلمہؓ کی لڑکی سے! میں نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا، اگر وہ میری پروردہ نہ ہوتی، تب بھی وہ میرے لئے حلال نہ تھی، وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، مجھے اور اس کے باپ ابو سلمہ (رضی اللہ عنہ) کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے، اس لئے تم مجھ پر اپنی بہنیں اور بیٹیاں نہ پیش کیا کرو، اس لئے کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہیں، نہ میں ان سے نکاح کر سکتا ہوں۔

(فائدہ) حضرت ام حبیبہؓ کو ان رشتوں کی حرمت معلوم نہ ہوگی، اس لئے حضورؐ کے سامنے پیش کیا، اور اسی بناپر بعد میں حضورؐ نے متنبہ فرمادیا۔

١٠٩٤- وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ عَزَّةَ غَيْرُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ *

۱۰۹۴۔ عبدالملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، (دوسری سند) عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم زہری، محمد بن عبداللہ بن مسلم، زہری سے ابن ابی حبیب کی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں، اور یزید بن ابی حبیب کے علاوہ کسی نے اپنی حدیث میں عزہ کا نام نہیں لیا ہے۔

١٠٩٥- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح و حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُوَيْدٌ وَزُهَيْرٌ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ *

۱۰۹۵۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم (دوسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر، اسماعیل (تیسری سند) سوید بن سعید، معتمر بن سلیمان، ایوب، ابن ابی ملیکہ، عبداللہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اور سوید کی روایت میں ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

١٠٩٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ

۱۰۹۶۔ یحییٰ بن یحییٰ اور عمرو ناقد اور اسحاق بن ابراہیم، معتمر بن سلیمان، ایوب، ابوالخلیل، عبداللہ بن حارث، حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ میرے گھر میں تشریف فرما تھے، اس

عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِي فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي كَانَتْ لِي امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا أُخْرَى فَزَعَمَتِ امْرَأَتِي الْأُولَى أَنَّهَا أَرْضَعَتِ امْرَأَتِي الْحُدْثَى رَضْعَةً أَوْ رَضْعَتَيْنِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ *

نے عرض کیا، یا نبی اللہ! میری ایک بیوی تھی، اور میں نے اس پر ایک دوسری عورت سے نکاح کر لیا، اب میری بیوی کہتی ہے کہ میں نے اس عورت کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ چوسایا ہے، اس پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ چوسانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

١٠٩٧ - حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَلْ تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ قَالَ لَا *

۱۰۹۷۔ ابو غسان مسمعی، معاذ (دوسری سند) ابن مثنیٰ، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، صالح بن ابی مریم، عبداللہ بن حارث، حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بنی عامر بنی صعصعہ کے ایک شخص نے دریافت کیا، اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ایک مرتبہ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔

١٠٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ أَوِ الرَّضْعَتَانِ أَوِ الْمَصَّةُ أَوِ الْمَصَّتَانِ *

۱۰۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، ابو خلیل، عبداللہ بن حارث، حضرت ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ پینے سے یا چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

١٠٩٩ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا إِسْحَقُ فَقَالَ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ أَوِ الرَّضْعَتَانِ أَوِ الْمَصَّتَانِ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ وَالرَّضْعَتَانِ وَالْمَصَّتَانِ *

۱۰۹۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، عبدہ بن سلیمان، ابن ابی عروبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اسحاق کی روایت ابن بشر کی روایت کی طرح ہے، جس کے الفاظ "او الرضعتان او المصتان" ہیں اور ابن شیبہ کی روایت میں "والرضعتان والمصتان" ہے۔

١١٠٠ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۱۰۰۔ ابن ابی عمر، بشر بن سری، حماد بن سلمہ، قتادہ، ابوالخلیل، عبداللہ بن حارث بن نوفل، ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، ایک مرتبہ یا دو مرتبہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ *

چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۱۱۰۱- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ فَقَالَ لَا *

۱۱۰۱۔ احمد بن سعید دارمی، حبان، ہمام، قتادہ، ابوالخلیل، عبداللہ بن حارث، حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ کیا ایک دو مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے، فرمایا نہیں۔

۱۱۰۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ *

۱۱۰۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ پہلے قرآن کریم نازل ہوا تھا، کہ دس بار دودھ کا چوسنا حرمت ثابت کر دیتا ہے اور پھر وہ منسوخ ہو گیا، اور پڑھا جانے لگا، کہ پانچ مرتبہ دودھ چوسنا حرمت کا باعث ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک اس کی تلاوت قرآن کریم میں کی جاتی تھی۔

(فائدہ) پانچ مرتبہ چوسنے کی منسوخیت بالکل آخری وقت میں نازل ہوئی، اس لئے اس کے نسخ کے متعلق کسی کو معلوم نہ ہو سکا، پھر نسخ کے مشہور ہو جانے کے بعد سب نے اس بات پر اجماع کر لیا کہ اسے قرآن کریم میں نہ پڑھا جائے، اب رہا یہ مسئلہ کہ حرمت رضاعت کتنی مرتبہ چوسنے سے ثابت ہوتی ہے، تو جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، کہ ایک مرتبہ چوسنے سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے، اور اسی کی جانب امام بخاری نے باب باندھ کر اشارہ کیا ہے، اور اسی قول کو ابوالمنذر نے حضرت علیؓ، ابن مسعودؓ، ابن عباسؓ، عطاء طاؤس اور ابن مسیب، حسن، زہری، قتادہ، حکم اور حماد مالک اور اوزاعی، ثوری کے بعد امام ابو حنیفہؒ سے نقل کیا ہے، اور امام احمد کا بھی مشہور مذہب یہی ہے، کیونکہ آیت کلام اللہ اس بارے میں مطلق ہے، اور مقدار جو بیان کی ہے وہ مختلف ہے، اس لئے سب سے ادنیٰ درجہ ایک مرتبہ چوسنا ہے، اسی سے حرمت ثابت ہو جائے گی (عینی جلد ۲۰ صفحہ ۹۶، ونووی جلد اصفحہ ۴۶۰)۔

۱۱۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ وَهِيَ تَذْكُرُ الَّذِي يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ أَيْضًا خَمْسٌ مَعْلُومَاتٌ *

۱۱۰۳۔ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عمرہؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا، وہ اس رضاعت کا ذکر کر رہی تھیں کہ جس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے، عمرہ بیان کرتی ہیں، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، پہلے قرآن کریم میں دس مرتبہ دودھ کا چوسنا نازل ہوا، پھر اس کے بعد پانچ مرتبہ نازل ہوا۔

۱۱۰۴- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ

۱۱۰۴۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا، اور حسب سابق

بِمِثْلِهِ *

روایت بیان کی۔

١١٠٥- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ وَهُوَ حَلِيفُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ قَالَتْ وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۰۵۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور عرض کیا، یارسول اللہ سالم کے آنے سے میں ابوحذیفہؓ کے چہرے پر کچھ ناگواری کے اثرات دیکھتی ہوں اور وہ ان کا حلیف ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اسے دودھ پلا دو(۱)، انہوں نے عرض کیا، میں اسے کس طرح دودھ پلاؤں، اور وہ جوان مرد ہے، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، اور فرمایا میں جانتا ہوں، کہ وہ جوان مرد ہے، عمرو نے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے، کہ وہ غزوہ بدر میں شریک تھے، اور ابن عمر کی روایت میں ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم ہنسے۔

١١٠٦- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَأَتَتْ تَعْنِي ابْنَةَ سُهَيْلٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوا وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبِ

۱۱۰۶۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، محمد بن ابی عمر، ثقفی، ایوب، ابن ابی ملیکہ، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آزاد کردہ غلام سالم ابوحذیفہؓ کے مکان ہی میں ان کے گھر والوں کے ساتھ رہا کرتا تھا تو سہلہ بنت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یارسول اللہ سالم دوسرے مردوں کی طرح جوان ہو گیا، اور جن باتوں کو دوسرے، جوان مرد سمجھتے ہیں، وہ بھی سمجھتا ہے، اور میرا خیال ہے، کہ اس کے آنے سے ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کچھ برا اثر ہوتا ہے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تم اسے اپنا دودھ پلا دو، تاکہ تم اس

(۱) یعنی دودھ نکال کر اسے دیدیا جائے اور وہ پی لے تو تمہارا رضاعی رشتہ دار بن جائیگا۔ حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، قاسم بن محمد اور عروہ وغیرہ بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ بڑی عمر میں دودھ پینے سے بھی حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے جبکہ جمہور حضرات کے نزدیک صرف بچپن میں پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے بڑے ہو کر پینے سے نہیں۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم ج۱ ص ۵۰۔

الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ *

پر حرام ہو جاؤ، اور وہ کراہت جو ابو حذیفہ کے دل میں ہے وہ جاتی رہے گی، پھر وہ حاضر خدمت ہوئیں اور عرض کیا کہ میں نے انہیں دودھ پلادیا، اور ابو حذیفہ کی کراہت جاتی رہی۔

۱۱۰۷- و حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَالِمًا لِسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ مَعَنَا فِي بَيْتِنَا وَقَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ قَالَ فَمَكَثْتُ سَنَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا لَا أُحَدِّثُ بِهِ وَهِبْتُهُ ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهُ لَقَدْ حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا مَا حَدَّثْتُهُ بَعْدُ قَالَ فَمَا هُوَ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَحَدِّثْهُ عَنِّي أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِيهِ *

۱۱۰۷۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، قاسم بن محمد بن ابی بکر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں، اور عرض کیا یا رسول اللہ! سالم، حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہمارے ساتھ ہمارے مکان میں رہتا ہے، اور وہ بالغ ہو گیا ہے، اور وہی باتیں سمجھنے لگا جو کہ مرد سمجھتے ہیں، آپؐ نے فرمایا تم اسے دودھ پلادو، اس کی محرم بن جاؤ گی، ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک سال تک ڈر کی وجہ سے میں نے یہ روایت کسی سے بیان نہیں کی، پھر میری قاسم سے ملاقات ہوئی، ان سے میں نے کہا، تم نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی، وہ آج تک ڈر کی وجہ سے میں نے کسی سے بیان نہیں کی، انہوں نے کہا، وہ کون سی ہے، میں نے بیان کیا، فرمایا، کہ اب مجھ سے روایت کرو، اور بیان کرو کہ حضرت عائشہؓ نے خبر دی ہے۔

۱۱۰۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لِعَائِشَةَ إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ الْغُلَامُ الْأَيْفَعُ الَّذِي مَا أُحِبُّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا لَكِ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ رَجُلٌ وَفِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ

۱۱۰۸۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، حمید بن نافع، زینب بنت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں، کہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، کہ تمہارے پاس ایک لڑکا آتا ہے، جو جوانی کے قریب ہے، میں تو اس کا اپنے پاس آنا پسند نہیں کرتی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی تمہارے لئے بہتر نہیں ہے، حالانکہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے عرض کیا تھا، یا رسول اللہ! سالم میرے پاس آتا جاتا ہے اور وہ جوان مرد ہے، اور حضرت ابو حذیفہؓ کے دل میں اس کے آنے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكِ *

سے کراہت ہے، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اسے دودھ پلادو تا کہ وہ تمہارے پاس آسکے۔

(فائدہ) قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں، مقصود یہ ہے کہ کچھ دودھ نکال کر پلا دو، تاکہ پستانوں کو چھونا نہ پڑے، اور یہ واقعہ صرف ان کی خصوصیت ہے، کیونکہ قرآن کریم میں ہے، والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین، اس لئے تمام صحابہ کرام وائمہ مجتہدین اس بات کے قائل ہیں، کہ مدت رضاعت جو دو سال بیان کی گئی ہے، اس میں حرمت رضاعت ثابت ہو سکتی ہے، اور امام ابو حنیفہؒ نے آیت "فان ارادافصا لاعن تراض منهما وتشاور فلاجناح عليهما الآية" کو پیش نظر رکھتے ہوئے رضاعت کے لئے تیس مہینہ کی گنجائش دے دی ہے، کیونکہ ایک دم دودھ چھڑانا ذرا مشکل ہوتا ہے۔ (عینی جلد ۲۰ صفحہ ۹۵۔ ونووی جلد ۱ صفحہ ۴۶۸)۔

۱۱۰۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ نَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا تَطِيبُ نَفْسِي أَنْ يَرَانِي الْغُلَامُ قَدِ اسْتَغْنَى عَنِ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ لِمَ قَدْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ فَقَالَتْ إِنَّهُ ذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ أَرْضِعِيهِ يَذْهَبْ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ *

۱۱۰۹۔ ابو طاہر اور ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، مخرمہ بن بکیر، بواسطہ اپنے والد، حمید بن نافع، زینب بنت ابی سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا، کہ خدا کی قسم مجھے یہ بات پسند نہیں، کہ جو لڑکا رضاعت سے مستغنی ہو چکا ہے پھر وہ مجھے دیکھے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیوں؟ سہلہ بنت سہیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی خدمت میں آکر عرض کیا تھا، کہ یا رسول اللہ! سالم کے آنے کی وجہ سے میں ابو حذیفہؓ کے چہرے پر کچھ ناگواری کے اثرات دیکھتی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اسے دودھ پلا دو، سہلہ نے عرض کیا، حضور وہ تو داڑھی والا ہے، فرمایا اسے دودھ پلا دو، ابو حذیفہ کے چہرے پر ناگواری کے اثرات جاتے رہیں گے، فرماتی ہیں، کہ پھر مجھے ابو حذیفہ کے چہرے پر ناگواری کے اثرات محسوس نہیں ہوئے۔

۱۱۱۰- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ أَنَّ أُمَّهُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ

۱۱۱۰۔ عبدالملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، ابو عبیداللہ بن عبداللہ بن زمعہ، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات اس کا انکار کرتی تھیں کہ کوئی اس طرح دودھ پی کر ان کے گھروں میں آئے، اور سب نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، کہ خدا کی قسم ہماری

أَحَدًا بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نَرَى هَذَا إِلَّا رُخْصَةً أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ خَاصَّةً فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهَذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلَا رَائِينَا *

رائے میں تو یہ ایک رخصت تھی، جو حضور نے سالم کے لئے خصوصیت سے دی تھی اور حضور ایسا دودھ پلا کر ہمارے سامنے کسی کو نہیں لائے، اور نہ ہمیں کسی کے سامنے کیا۔

١١١١ - وَحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ فَقَالَ انْظُرْنَ إِخْوَتَكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ *

۱۱۱۱۔ ہناد بن سری، ابوالاحوص، اشعث بن ابی الشعثاء، بواسطہ اپنے والد، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور میرے پاس ایک آدمی بیٹھا تھا، آپ کو یہ بات بہت ناگوار ہوئی اور میں نے آپ کے چہرہ انور پر ناگواری کے اثرات دیکھے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ میرا رضاعی بھائی ہے، آپ نے فرمایا، رضاعی بھائیوں کو دیکھ لیا کرو کیونکہ رضاعت وہی معتبر ہے جو بھوک کے وقت یعنی ایام رضاعت میں ہو۔

١١١٢ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ كَمَعْنَى حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوا مِنَ الْمَجَاعَةِ *

۱۱۱۲۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر (دوسری سند) عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ (تیسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع (چوتھی سند)، زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، (پانچویں سند) عبد بن حمید، حسین جعفی، زائدہ، اشعث بن ابی الشعثاء سے احوص کی روایت اور سند کی طرح حدیث مروی ہے، سوائے اس کے کہ اس روایت میں "مِنَ المجاعہ" کے الفاظ ہیں۔

(١٥٣) بَاب جَوَازِ وَطْءِ الْمَسْبِيَّةِ بَعْدَ الِاسْتِبْرَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ انْفَسَخَ نِكَاحُهَا بِالسَّبْيِ *

باب (۱۵۳) استبراء کے بعد باندی سے صحبت کرنا جائز ہے(۱)، اگرچہ اس کا شوہر موجود ہو، اور قید ہو جانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے!

(۱) اگر کوئی عورت مسلمانوں کی قید میں آکر دارالاسلام آجائے اور اس کا خاوند دارالحرب میں ہی ہو تو باجماع امت اس کا سابقہ نکاح ختم ہو جائے گا اور استبراء کے بعد اس باندی سے اس کے مالک کے لئے وطی کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ باندی کتابیہ ہو یا قید کے بعد مسلمان ہو گئی ہو۔

۱۱۱۳- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسَ فَلَقُوا عَدُوًّا فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا فَكَأَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) أَيْ فَهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ *

۱۱۱۳۔ عبیداللہ بن عمر بن میسرہ قواریری، یزید بن زریع، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، صالح ابو خلیل، ابو علقمہ ہاشمی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک فوج اوطاس کی طرف روانہ کی، وہ دشمن سے مقابل ہوئے، اور ان سے قتال کیا، اور ان پر غالب آئے، اور ان کی عورتیں قید کر لائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے ان سے صحبت کرنے کو اچھا نہ سمجھا، اس وجہ سے کہ ان کے شوہر مشرکین موجود تھے، تب اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، "والمحصنات من النساء الا ماملکت ایمانکم" یعنی شوہروں والی عورتیں تم پر حرام ہیں، مگر جن کے تم مالک ہوگئے ہو، یعنی قید میں وہ تم پر حلال ہیں، جب ان کی عدت گزر جائے۔

(فائدہ) یعنی ایک حیض آجائے، جس سے معلوم ہو جائے کہ حمل نہیں ہے، اور حاملہ سے وضع حمل کے بعد صحبت کی جائے گی۔

۱۱۱۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ أَنَّ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ حَدَّثَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ سَرِيَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْهُنَّ فَحَلَالٌ لَكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ *

۱۱۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن مثنیٰ، ابن بشار، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، ابوالخلیل، علقمہ ہاشمی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک لشکر بھیجا، اور بقیہ حدیث یزید بن زریع کی روایت کی طرح بیان کی ہے، مگر یہ کہ انہوں نے بیان کیا، مگر وہ جن کے مالک ہیں تمہارے دائیں ہاتھ ان میں سے، وہ تمہارے لئے حلال ہیں، باقی اس میں یہ ذکر نہیں ہے، کہ جب ان کی عدت پوری ہو جائے۔

۱۱۱۵- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۱۱۵۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۱۱۶- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۱۱۱۶۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، قتادہ، ابو خلیل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَصَابُوا سَبْيًا يَوْمَ أَوْطَاسَ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فَتَخَوَّفُوا فَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) *

کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جنگ اوطاس میں مسلمانوں کو کچھ قیدی عورتیں ہاتھ آئیں، جن کے شوہر موجود تھے، صحابہ کرام نے ان سے صحبت میں گناہ کا خوف کیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔

١١١٧- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۱۱۷۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، سعید، حضرت قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(١٥٤) بَاب الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَتَوَقِّي الشُّبُهَاتِ *

باب (۱۵۴) بچہ صاحب فراش کا ہے اور شبہات سے بچنا چاہئے!

١١١٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ قَالَتْ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَوْلَهُ يَا عَبْدُ *

۱۱۱۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ دونوں میں ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑا ہو گیا، حضرت سعد بولے یارسول اللہ یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے، بھائی نے مجھے وصیت کی تھی، کہ یہ لڑکا میرا ہے، حضور اس کا نقشہ ملاحظہ فرمائیں، عبد بن زمعہ بولے یارسول اللہ یہ لڑکا میرا بھائی ہے، میرے باپ کے بستر پر ان کی باندی کے بطن سے پیدا ہوا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نقشہ دیکھا، تو کھلی ہوئی مشابہت عتبہ کے ساتھ پائی، لیکن ارشاد فرمایا، عبد بن زمعہ لڑکا تمہارا ہے، بچہ صاحب فراش ہی کا ہے، اور زانی کے لئے پتھر ہیں، اے سودہ بنت زمعہؓ تم اس سے پردہ کرو، اس حکم کے بعد حضرت سودہؓ کو اس لڑکے نے کبھی نہیں دیکھا، محمد بن رمح نے "یا عبد" کا لفظ نہیں بولا۔

١١١٩- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

۱۱۱۹۔ سعید بن منصور اور ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ (دوسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں،

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ مَعْمَرًا وَابْنَ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِمَا الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلَمْ يَذْكُرَا وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ*

مگر معمر اور ابن عیینہ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں، کہ بچہ صاحب فراش کا ہے، اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

١١٢٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ*

۱۱۲۰۔ محمد بن رافع اور عبد بن حمید و عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ لڑکا صاحب فراش کا ہے، اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

(فائدہ) فراش جس سے صحبت کی جائے، خواہ بذریعہ نکاح یا ملک یمین، جب ایسی عورت سے ایسی مدت میں لڑکا پیدا ہو، کہ اس کا الحاق اس کے شوہر یا مالک سے ممکن ہو تو اسی کا تصور کیا جائے گا اور ملک نکاح میں صرف عقد ہی سے عورت فراش ہو جاتی ہے، اللہ اعلم۔

١١٢١- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَمَّا ابْنُ مَنْصُورٍ فَقَالَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَمَّا عَبْدُ الْأَعْلَى فَقَالَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوْ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ زُهَيْرٌ عَنْ سَعِيدٍ أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مَرَّةً عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ أَوْ أَبِي سَلَمَةَ وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ *

۱۱۲۱۔ سعید بن منصور اور زہیر بن حرب، عبدالاعلیٰ بن حماد و عمرو ناقد، سفیان، زہری، ابن منصور، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبدالاعلیٰ، ابی سلمہ، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، زہیر، سعید، ابی سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمرو، سفیان، زہری، سعید، ابی سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معمر کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

(فائدہ) اس حدیث کی سند میں امام مسلم نے بہت خوبی و سلاست کے ساتھ رجال سند کو بیان کیا ہے، جس کا اظہار ترجمہ سے نہیں ہو سکتا، صرف اہل علم اور اصحاب ذوق ہی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(١٥٥) بَاب الْعَمَلِ بِإِلْحَاقِ الْقَائِفِ الْوَلَدَ *

باب (۱۵۵) الحاق ولد میں قیافہ شناس کا اعتبار کرنا

١١٢٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

۱۱۲۲۔ یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن رمح، لیث، (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ *

عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک روز آنحضرت خوشی خوشی میرے پاس تشریف لائے، آپ کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا، فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز قیافہ شناس نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قدموں کو دیکھ کر بتلایا، کہ ان میں سے ایک قدم دوسرے قدم کا جز ہے۔

١١٢٣ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ *

۱۱۲۳۔ عمرو ناقد اور زہیر بن حرب، ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خوشی خوشی تشریف لائے، اور فرمایا، اے عائشہ! کیا تم کو معلوم نہیں کہ مجزز مدلجی میرے پاس آیا تھا، اور اسامہ اور زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا، اور یہ دونوں ایک چادر اس طرح اوڑھے ہوئے تھے کہ ان کے سر ڈھکے ہوئے تھے، اور قدم کھلے ہوئے تھے، تو دیکھ کر کہنے لگا، یہ قدم ایک دوسرے کا جز ہیں۔

١١٢٤ - وَحَدَّثَنَاه مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ قَائِفٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَسُرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ وَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ *

۱۱۲۴۔ منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، ایک قیافہ شناس آیا، اور اسامہ بن زیدؓ اور زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما لیٹے ہوئے تھے، تو کہنے لگا کہ یہ قدم ایک دوسرے کا جز معلوم ہوتے ہیں، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے، اور آپ کو یہ بات بہت پسند آئی، چنانچہ پھر اس بات کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اطلاع دی۔

١١٢٥ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ وَكَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا *

۱۱۲۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، ابن جریج، زہری اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے حدیث روایت کرتے ہیں، اور یونس کی حدیث میں ان الفاظ کی زیادتی بیان کی ہے "وکان مجزز قائفا"۔

(فائدہ) مازریؒ بیان کرتے ہیں، کہ جاہلیت کے لوگ حضرت اسامہؓ کے نسب میں طعن کرتے تھے، کیونکہ حضرت اسامہؓ کالے اور حضرت زید گورے تھے، جب اس قیافہ شناس نے یہ بات بیان کی تو حضور کو اس کی وجہ سے خوشی ہوئی، کیونکہ ان لوگوں کا منہ بند ہو گیا، ابوداؤد نے احمد بن صالح سے یہی چیز بیان کی ہے، اب رہا یہ مسئلہ کہ الحاق ولد میں قیافہ شناس کا قول معتبر ہے یا نہیں، تو امام ابو حنیفہؒ اور ابو ثور اور اسحاق کے نزدیک قیافہ شناس کا الحاق ولد میں معتبر نہیں ہے، میں تو کہتا ہوں کہ یہاں تو پہلے ہی الحاق ولد تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشی اس وجہ سے ہوئی کہ مطاعنین کا منہ بند ہو جائے گا کیونکہ وہ اس چیز کے قائل تھے، واللہ اعلم۔

(١٥٦) بَاب قَدْرِ مَا تَسْتَحِقُّهُ الْبِكْرُ وَالثَّيِّبُ مِنْ إِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عُقْبَ الزِّفَافِ *

باب (۱۵۶) زفاف کے بعد دوشیزہ (کنواری) اور ثیبہ (بیوہ) کے پاس شوہر کو کتنا ٹھہرنا چاہئے!

١١٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي *

۱۱۲۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن حاتم، یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن سعید، سفیان، محمد بن ابی بکر، عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا تو آپ تین دن ان کے پاس رہے، پھر ارشاد فرمایا کہ تم اپنے شوہر کے یہاں کوئی حقیر نہیں، اگر تم چاہو، تو تمہارے پاس ایک ہفتہ قیام کروں، اور اگر ایک ہفتہ تمہارے پاس رہا تو اپنی تمام ازواج کے پاس ایک ایک ہفتہ قیام کروں گا۔

١١٢٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ *

۱۱۲۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، عبدالملک بن ابی بکر، حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت ام سلمہ سے نکاح کیا، اور انہوں نے آپ کے پاس صبح کی، تو فرمایا تمہاری کوئی توہین نہیں ہے، اگر تمہاری منشا ہو تو میں تمہارے پاس ایک ہفتہ قیام کروں اور چاہو تو تین روز، پھر دور کروں، انہوں نے عرض کیا تین روز ہی قیام فرمایئے۔

١١٢٨ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ

۱۱۲۸۔ عبداللہ بن مسلمہ، سلیمان بن بلال، عبدالرحمٰن بن حمید، عبدالملک بن ابی بکر، حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت ام سلمہؓ سے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَخَذَتْ بِثَوْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتِ زِدْتُكِ وَحَاسَبْتُكِ بِهِ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ *

نکاح کیا، اور ان کے پاس تشریف لائے اور جانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے حضور کا دامن کا کپڑا پکڑ لیا، تو آپ نے فرمایا، اگر تم چاہو تو تمہارے پاس اس سے زیادہ قیام کروں، اور اس مدت کا حساب رکھوں، دوشیزہ کے پاس سات راتیں، اور ثیبہ کے پاس تین راتیں قیام کرنا چاہئے۔

١١٢٩ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۱۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوضمرہ، عبدالرحمٰن بن حمید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

١١٣٠ - حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَذَكَرَ أَشْيَاءَ هَذَا فِيهِ قَالَ إِنْ شِئْتِ أَنْ أُسَبِّعَ لَكِ وَأُسَبِّعَ لِنِسَائِي وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي *

۱۱۳۰۔ ابوکریب، محمد بن علاء، حفص بن غیاث، عبدالواحد بن ایمن، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس وقت کی کئی چیزیں بیان کیں، جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا، اسی میں ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا، اگر تم چاہو تمہارے پاس ایک ہفتہ پورا کر دوں، اور دوسری ازواج کے پاس بھی ایک ہفتہ بسر کروں، کیونکہ اگر تمہارے پاس ایک ہفتہ رہوں گا تو اپنی دوسری ازواج کے پاس بھی ایک ایک ہفتہ قیام کروں گا۔

١١٣١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَدَقْتُ وَلَكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ كَذَلِكَ *

۱۱۳۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، خالد، ابوقلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اگر ثیبہ کے اوپر دوشیزہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات سات رات قیام کرے اور اگر دوشیزہ پر ثیبہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین رات رہے، خالد راوی بیان کرتے ہیں، اگر میں اس روایت کو مرفوع کہوں تو بھی درست ہے مگر حضرت انسؓ نے فرمایا یہی سنت ہے۔

١١٣٢ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ الْبِكْرِ سَبْعًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۳۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، سفیان، ایوب اور خالد حذاء، ابوقلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ سنت یہی ہے کہ دوشیزہ کے پاس سات راتیں قیام کرنا چاہئے، خالد راوی بیان کرتے ہیں، کہ اگر میں چاہوں تو اس قول کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے منسوب کر دوں۔

(١٥٧) بَاب الْقَسْمِ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ وَبَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ أَنْ تَكُونَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ لَيْلَةٌ مَعَ يَوْمِهَا *

باب (١۵٧) سنت طریقہ یہی ہے کہ ایک رات دن ہر بیوی کے پاس رہے، اور تقسیم ایام میں برابری رکھے!

١١٣٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ إِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِي إِلَى الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي تِسْعٍ فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ الَّتِي يَأْتِيهَا فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَجَاءَتْ زَيْنَبُ فَمَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ هَذِهِ زَيْنَبُ فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَتَقَاوَلَتَا حَتَّى اسْتَخَبَتَا وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى ذَلِكَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ اخْرُجْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ وَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ الْآنَ يَقْضِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ فَيَجِيءُ أَبُو بَكْرٍ فَيَفْعَلُ بِي وَيَفْعَلُ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ أَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيدًا وَقَالَ أَتَصْنَعِينَ هَذَا *

١١٣٣- ابوبکر بن ابی شیبہ، شبابہ بن سوار، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیبیاں تھیں، (١) حضور ان کی باری تقسیم فرماتے، تو پہلی بیوی کے پاس نویں دن سے پہلے نہ پہنچ سکتے تھے، اس لئے ہر رات تمام ازواج اس بیوی کے مکان میں جمع ہو جاتی تھیں، جہاں آپ قیام فرما ہوتے تھے، ایک دن حضورؐ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان میں تھے کہ حضرت زینبؓ تشریف لائیں، آپ نے دست مبارک ان کی طرف بڑھایا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا، یہ زینب ہیں، آپ نے دست مبارک کھینچ لیا، اور دونوں بیویوں میں لوٹ پھیر ہونے لگی، اور دونوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں، اسی جھگڑے میں نماز کی اقامت ہوگئی، حضرت ابوبکر ادھر سے گزرے، دونوں کی آوازیں سن کر عرض کیا، یارسول اللہ، نماز کو تشریف لائیے اور ان کے منہ میں خاک ڈال دیجئے، حضور والا نماز کو تشریف لے گئے، حضرت عائشہ بولیں، اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ختم کر کے تشریف لائیں گے، اور مجھے برا بھلا کہیں گے، چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے، تو حضرت ابوبکرؓ ان کے پاس آئے، اور انہیں بہت سخت سست کہا، اور فرمایا کہ تو ایسا ایسا کرتی ہے۔

---

(١) بیک وقت چار سے زیادہ عورتوں سے نکاح کا جائز ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے اور آپؐ کے لئے اس کثرت ازواج کے جواز والے حکم میں ایک اہم حکمت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہر چیز میں امت کے لئے نمونہ بنائی گئی ہے تاکہ زندگی کے ہر شعبے میں آپ کی امت آپ کی اقتدا کرے۔ ایک گھر سے باہر کی زندگی ہوتی ہے دوسری گھر کے اندر کی زندگی ہوتی ہے تو آپ کو کثرت ازواج کی اجازت ہوئی تاکہ ازواج مطہرات کے ذریعے گھر کے اندر کے آپؐ کے اقوال وافعال امت تک پہنچ سکیں۔

(فائدہ) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بلند آواز سے بولتی ہے، اور آپ کی ازواج مطہرات کے اسماء گرامی یہ ہیں، حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت سودہؓ، حضرت زینبؓ، حضرت ام سلمہؓ، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت میمونہؓ، حضرت جویریہؓ، حضرت صفیہؓ، اور ازواج کی باری متعین کرنے میں برابری ضروری ہے، کیونکہ احادیث مذکورہ کے علاوہ اور بکثرت احادیث اس بات پر شاہد ہیں، کہ عورتوں کے درمیان تقسیم ایام میں برابری ضروری ہے اور صاف طور پر ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ میں حدیث موجود ہے، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، کہ حضور تقسیم ایام میں ازواج میں برابری اور عدل فرمایا کرتے تھے، (عمدۃ القاری جلد ۲)۔

(۱۵۸) بَاب جَوَازِ هِبَتِهَا نَوْبَتَهَا لِضُرَّتِهَا *

باب (۱۵۸) اپنی باری سوکن کو ہبہ کرنے کے جواز کا بیان!

١١٣٤ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مِنِ امْرَأَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ قَالَتْ فَلَمَّا كَبِرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ *

۱۱۳۴۔ زہیر بن حرب، جریر، ہشام، بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ اپنے لئے عزیز ترین عورت میں نے نہیں دیکھی، مجھے یہ آرزو تھی، کہ میں ان کے جسم میں ہوتی، سودہؓ کے مزاج میں بڑی تیزی تھی، جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دن کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دی اور عرض کیا، کہ یارسول اللہ! میں نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس دو روز رہتے تھے، ایک دن حضرت عائشہ کا، اور ایک دن حضرت سودہؓ کا۔

١١٣٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ قَالَتْ وَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا بَعْدِي *

۱۱۳۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عقبہ بن خالد (دوسری سند) عمرو ناقد، اسود بن عامر، زہیر (تیسری سند) مجاہد بن موسیٰ، یونس بن محمد، شریک، ہشام سے جریر کی حدیث کی طرح روایت منقول ہے، باقی شریک کی روایت میں یہ زیادتی ہے، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا، کہ میرے بعد حضورؐ نے سب سے پہلے جس عورت سے نکاح کیا، وہ حضرت سودہؓ تھیں۔

١١٣٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ

۱۱۳۶۔ ابوکریب، محمد بن علاء، ابواسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ان عورتوں سے غیرت آتی تھی، جو

أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقُولُ وَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ) قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ *

اپنے اختیارات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیتی تھیں، اور میں کہتی تھی، کہ عورت بھی اپنے آپ کو ہبہ کرتی ہے، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اے نبی جسے تو چاہے، اپنے سے دور کر، اور جسے تو چاہے ان میں سے اپنے پاس جگہ دے، تو میں نے کہا، خدا کی قسم آپ کا رب تو آپ کی خواہش پوری کرنے میں آپ سے سبقت فرماتا ہے۔

۱۱۳۷- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ أَمَا تَسْتَحْيِي امْرَأَةٌ تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ) فَقُلْتُ إِنَّ رَبَّكَ لَيُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ *

۱۱۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں کہتی تھی، کہ کیا عورت کو غیرت نہیں آتی، کہ مرد کو اپنا نفس ہبہ کرتی ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ" میں نے عرض کیا، آپ کا رب تو آپ کی خواہش پوری کرنے میں آپ سے سبقت فرماتا ہے۔

۱۱۳۸- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوا وَلَا تُزَلْزِلُوا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ الَّتِي لَا يَقْسِمُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ *

۱۱۳۸۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، عطاء بیان کرتے ہیں، کہ ہم مقام سرف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے میں حاضر ہوئے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، خیال رکھنا، یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ کا جنازہ ہے، ان کا جنازہ مبارک اٹھاتے وقت حرکت نہ دینا، اور نہ زیادہ ہلانا، اور بہت نرمی کے ساتھ لے چلنا، اور بات یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں، جن میں سے آٹھ کے لئے باری مقرر تھی اور ایک نے باری مقرر نہیں کی تھی، عطاء بیان کرتے ہیں کہ جن کی باری مقرر نہ تھی، وہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔

(فائدہ) علماء نے بیان کیا ہے کہ یہ حضرت سودہؓ تھیں، جن کی باری مقرر نہ تھی، اور اس روایت میں ابن جریج کو وہم ہو گیا ہے، اور اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے، کہ وہ بی بی کون تھیں، جنھوں نے اپنی جان آنحضرت کو ہبہ کر دی تھی، زہری نے کہا ہے کہ، حضرت میمونہؓ تھیں، اور ام شریک اور زینب کے بارے میں بھی قول نقل کیا گیا ہے (نووی جلد اصفحہ ۴۷۳)۔

١١٣٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ عَطَاءٌ كَانَتْ آخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ *

۱۱۳۹۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے، باقی عطاء کا اتنا قول زیادہ ہے، کہ حضرت میمونہؓ نے تمام امہات المومنین کے بعد مدینہ میں وفات پائی۔

(فائدہ) ۶۳ھ، یا ۶۶ھ، یا ۵۱ھ میں حسب اختلاف روایات حضرت میمونہ نے انتقال فرمایا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(١٥٩) بَاب اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّينِ *

باب (۱۵۹) دیندار عورت سے نکاح کرنے کا استحباب!

١١٤٠- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوْا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيدُ بْنُ أَبِيْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ *

۱۱۴۰۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، عبداللہ بن سعید، عبید اللہ، سعید بن ابی سعید، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا عورت سے چار اسباب کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے، اس کے مال کی وجہ سے، شرافت نسبی کی وجہ سے، جمال کی وجہ سے، اور دینداری کی وجہ سے، تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں، تو دیندار عورت حاصل کرنے میں کامیابی(۱) حاصل کر۔

(١٦٠) بَاب اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ الْبِكْرِ *

باب (۱۶۰) دوشیزہ (کنواری) سے نکاح کرنے کا استحباب۔

١١٤١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۴۱۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبدالملک بن ابی سلیمان، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، تو آپ نے دریافت فرمایا، جابر شادی کرلی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا دوشیزہ سے یا ثیبہ سے، میں نے کہا ثیبہ سے، فرمایا

(۱) ان احادیث کا یہ معنی نہیں ہے کہ نکاح میں خوبصورتی بالکل مطلوب نہیں ہے بلکہ معنی یہ ہے سب سے مقدم دین کو رکھو نہ کہ جمال اور مال کو۔ محض مال یا جمال کی وجہ سے کسی عورت کی طرف رغبت نہ ہو۔ دین کو اول درجہ میں رکھو، ثانیاً جمال بھی دیکھ لیا جائے اس لئے کہ عفت اور نظر کی پاکیزگی پورے طور پر تبھی حاصل ہوتی ہے جب آدمی اپنی بیوی سے مطمئن ہو۔ احادیث سے چند صفات معلوم ہوتی ہے جو بیوی میں مطلوب ہونی چاہئیں (۱) وہ نیک دین دار ہو (۲) اچھے حسب ونسب والی ہو (۳) باکرہ (کنواری) ہو (۴) ولود، ودود ہو (۵) گھر کے امور کا بہتر انتظام کرنے والی ہو (۶) خاوند کی مطیع ہو (۷) پاکدامن ہو (۸) خوبصورت ہو وغیرہ۔

فَقَالَ يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَاكَ إِذَنْ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ *

دوشیزہ سے کیوں نہ کیا، کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے، اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ میری چند بہنیں ہیں، مجھے اندیشہ ہوا، کہ وہ کہیں مجھے ان کی پرورش سے مانع نہ ہو جائے، آپ نے فرمایا، اگر یہ خیال ہے تو ٹھیک ہے، عورت سے اس کے دین اور مال، اور جمال کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے، سو تو دین کو مقدم رکھ، تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں۔

١١٤٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْعَذَارَى وَلِعَابِهَا قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ وَإِنَّمَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ *

۱۱۴۲۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محارب، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے نکاح کر لیا؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں، فرمایا دوشیزہ سے یا ثیبہ سے، میں نے عرض کیا ثیبہ سے، فرمایا، دوشیزہ عورتوں کی حالت اور دل لگی سے کیوں غافل رہے، شعبہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار کے سامنے بیان کی، انہوں نے کہا میں نے بھی حضرت جابرؓ سے سنی ہے، کہ آپؐ نے فرمایا، کہ تم نے کسی لڑکی سے کیوں نہ شادی کی، کہ تم اس سے کھیلتے، اور وہ تم سے کھیلتی۔

١١٤٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ أَوْ قَالَ سَبْعَ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ أَوْ قَالَ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ أَوْ سَبْعَ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ أَوْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَجِيءَ بِامْرَأَةٍ تَقُومُ عَلَيْهِنَّ

۱۱۴۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو الربیع زہرانی، حماد بن زید، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عبداللہ انتقال کر گئے، اور نو لڑکیاں، یا سات لڑکیاں چھوڑیں، میں نے ایک ثیبہ عورت سے نکاح کر لیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، جابر نکاح کر لیا؟ میں نے کہا، جی ہاں، آپؐ نے فرمایا، دوشیزہ سے یا ثیبہ سے، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ ثیبہ (بیوہ) سے کیا ہے، آپؐ نے فرمایا، کسی کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہ کر لیا، تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی، یا یہ فرمایا کہ تو اس سے ہنستا اور وہ تجھ سے ہنستی، میں نے عرض کیا، کہ حضرت عبداللہ نے شہادت پائی، اور نو یا سات لڑکیاں چھوڑیں، اس لئے میں نے مناسب نہ سمجھا کہ ان ہی جیسی ایک اور لڑکی ان کے پاس لے آؤں، اور

وَتُصْلِحُهُنَّ قَالَ فَبَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْ قَالَ لِي خَيْرًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الرَّبِيعِ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ *

مناسب سمجھا کہ ایک ایسی عورت لاؤں کہ جو ان کی خدمت کرے، اور ان کی خبر گیری رکھے، حضور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا کرے، یا آپؐ نے میرے لئے اور کوئی خیر و برکت کی دعا فرمائی۔

١١٤٤- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ قَالَ أَصَبْتَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۱۱۴۴۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، عمرو، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے جابر کیا تو نے نکاح کر لیا، اور بقیہ حدیث بیان کی، اور آخر میں ہے، کہ میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا جو ان کی خدمت کرے، اور ان کی کنگھی کرے، آپ نے فرمایا بہت اچھا کیا، اور بعد کا حصہ مذکور نہیں۔

١١٤٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا أَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ يَا جَابِرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَقَالَ أَبِكْرًا تَزَوَّجْتَهَا أَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ قَالَ وَقَالَ إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ *

۱۱۴۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، سیار، شعبی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں تھے، جب لوٹے تو میں نے اپنے اونٹ کو تیز چلایا وہ بڑا سست تھا، ایک سوار پیچھے سے آیا، اور اپنی چھڑی سے میرے اونٹ کو ایک کونچا مارا، اور میرا اونٹ اس وقت ایسا چلنے لگا کہ دیکھنے والے نے اس سے بہتر نہیں دیکھا، میں نے پلٹ کر دیکھا، تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، آپ نے فرمایا، اے جابر تمہیں کیا جلدی ہے، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ میری نئی نئی شادی ہوئی ہے، آپ نے فرمایا دوشیزہ سے نکاح کیا ہے، یا ثیبہ سے، میں نے عرض کیا ثیبہ سے، آپ نے فرمایا، کنواری لڑکی سے کیوں نہ کر لیا، کہ وہ تمہارے ساتھ کھیلتی، اور تم اس کے ساتھ کھیلتے، حضرت جابر بیان کرتے ہیں، کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے، اور اندر داخل ہونا چاہا، تو آپ نے فرمایا، ٹھہر جاؤ، یہاں تک کہ عشاء کا وقت آجائے، تاکہ پریشان بالوں والی سر میں کنگھی کر لے، اور استرہ لے لے، جس کا شوہر باہر گیا ہو، پھر آپؐ نے فرمایا، جب تو جائے گا، تو پھر جماع ہی جماع ہے۔

(فائدہ) اس سے تکثیر اولاد پر آمادہ کرنا مقصود ہے، نہ کہ تکثیر لذت پر آمادہ کرنا، واللہ اعلم۔

١١٤٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيَّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي فَأَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ فَحَجَنَهُ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَكُفُّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ أَتَبِيعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْآنَ حِينَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لِي أُوقِيَّةً فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا وَلَّيْتُ قَالَ ادْعُ لِي جَابِرًا فَدُعِيتُ فَقُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ فَقَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ *

۱۱۴۶۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب ثقفی، عبیداللہ، وہب بن کیسان، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں ایک جہاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا، میرے اونٹ نے دیر لگائی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور فرمایا، اے جابر، میں نے عرض کیا، جی، فرمایا کیا حال ہے، میں نے عرض کیا، کہ میرے اونٹ نے دیر لگائی، اور تھک گیا، اس لئے میں پیچھے رہ گیا، سو آپ اترے، اور اپنی چھڑی سے اسے ایک کونچا دیا، پھر فرمایا، سوار ہو جا، میں سوار ہو گیا، تو میں نے اپنے اونٹ کو دیکھا، کہ وہ اس قدر تیز چلنے لگا، کہ میں اسے روکتا تھا، کہ حضور سے آگے نہ بڑھ جائے، آپ نے فرمایا تم نے نکاح کر لیا ہے، میں نے عرض کیا، جی ہاں، فرمایا دوشیزہ سے یا بیوہ سے، میں نے عرض کیا نہیں، بلکہ بیوہ سے، فرمایا کنواری لڑکی سے کیوں نہ کر لیا، کہ وہ تمہارے ساتھ کھیلتی، اور تم اس کے ساتھ کھیلتے، میں نے عرض کیا کہ، میری کئی بہنیں ہیں، میں نے چاہا کسی ایسی عورت سے شادی کروں، جو ان سب کی خبر گیری رکھے، اور ان کی کنگھی کرے، پھر فرمایا تم اپنے گھر جانے والے ہو، جب گھر جاؤ تو جماع ہی جماع ہے، پھر فرمایا، تم اپنا اونٹ بیچتے ہو، میں نے عرض کیا جی ہاں، پھر آپ نے اسے ایک اوقیہ چاندی کے عوض خرید لیا، اس کے بعد آپ تشریف لے آئے، اور میں دوسرے دن صبح کو پہنچا، تو مسجد میں آیا، اور آپ کو مسجد کے دروازہ پر پایا، فرمایا تم ابھی آئے، میں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا اونٹ کو یہاں چھوڑ دو، اور مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھ لو، چنانچہ میں گیا، اور دو رکعت پڑھ کر لوٹا، آپ نے بلالؓ کو حکم دیا کہ مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دیں، بلال نے تول دی اور جھکتی ہوئی تولی، جب میں چلا، اور پشت پھیری، تو پھر بلایا، میں نے (دل میں) کہا، آپؐ میرا اونٹ مجھے واپس کر دیں گے، اور اس سے بڑھ کر کوئی شے مجھے ناپسند نہ تھی، فرمایا جاؤ اپنا اونٹ

بھی لے جاؤ، اور قیمت بھی تمہارے ہی لئے ہے (سبحان اللہ)۔

١١٤٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ إِنَّمَا هُوَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ قَالَ فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ نَخَسَهُ أُرَاهُ قَالَ بِشَيْءٍ كَانَ مَعَهُ قَالَ فَجَعَلَ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسَ يُنَازِعُنِي حَتَّى إِنِّي لَأَكُفُّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ وَقَالَ لِي أَتَزَوَّجْتَ بَعْدَ أَبِيكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ثَيِّبًا أَمْ بِكْرًا قَالَ قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُضَاحِكُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا قَالَ أَبُو نَضْرَةَ فَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ افْعَلْ كَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ *

۱۱۴۷۔ محمد بن عبدالاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو نضرہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، اور میں ایک پانی لانے والے اونٹ پر سوار تھا، جو سب لوگوں کے پیچھے تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مارا، یا کہا، کہ اسے چلایا، میرا خیال ہے کسی ایسی شے سے مارا، جو آپ کے پاس تھی، پھر تو وہ سب لوگوں سے آگے چل نکلا، اور مجھ سے لڑتا تھا، اور میں اسے روکتا تھا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اتنی اتنی قیمت پر کیا تم اسے میرے ہاتھ فروخت کرتے ہو، اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ وہ تو آپ ہی کا ہے (دو مرتبہ) اس کے بعد آپ نے فرمایا، کیا تم نے اپنے باپ کے بعد نکاح کر لیا، میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا، ثیبہ (بیوہ) سے یا دوشیزہ (کنواری) سے، میں نے عرض کیا، بیوہ سے، آپ نے فرمایا، دوشیزہ سے کیوں نہ کر لیا، کہ وہ تمہارے ساتھ ہنستی، اور تم اس کے ساتھ ہنستے، اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی اور تم اس کے ساتھ کھیلتے، ابو نضرہ راوی حدیث بیان کرتے ہیں، کہ یہ مسلمانوں کا تکیہ کلام ہے، کہ تم ایسا کرو، اللہ رب العزت تمہاری مغفرت فرمائے۔

(١٦١) بَاب الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ *

باب (۱۶۱) عورتوں کے ساتھ حسن خلق کا بیان!

١١٤٨- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا *

۱۱۴۸۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان، ابو زناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت پسلی کی ہڈی سے پیدا کی گئی ہے، اور وہ تجھ سے کبھی سیدھی نہیں چل سکتی، سو اگر تم اس سے فائدہ اٹھانا چاہے تو اٹھالے، وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہے گی، اور اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے تو توڑ ڈالے گا، اور اس کا توڑنا اس کا طلاق دینا ہے۔

١١٤٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لِيَسْكُتْ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا *

۱۱۴۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، میسرہ، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس کے لئے ضروری ہے، کہ جب کوئی بات پیش آئے، تو خیر کی بات کہے، یا خاموش رہے، اور عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کرو، کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، اور پسلی میں اوپر کا حصہ سب سے زیادہ ٹیڑھا ہے، اگر تو اس کو سیدھا کرنے کی فکر کرے گا تو اسے توڑ ڈالے گا، اور اگر یوں ہی چھوڑ دیا، تو ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی، غرضیکہ عورتوں کے سات خیر خواہی کرو۔

١١٥٠ - وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ أَوْ قَالَ غَيْرَهُ*

۱۱۵۰۔ ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ بن یونس، عبدالحمید بن جعفر، عمران بن ابی انس، عمر بن حکم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی مومن مرد، کسی مومن عورت کو دشمن نہ رکھے، اگر ایک عادت اس کی ناپسندیدہ ہوگی تو دوسری اس کی عادت پسند ہوگی، یا اس کے علاوہ اور کچھ فرمایا۔

١١٥١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ*

۱۱۵۱۔ محمد بن مثنیٰ، ابو عاصم، عبدالحمید بن جعفر، عمران بن ابی انس، عمر بن حکم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق حدیث روایت کی ہے۔

١١٥٢ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ *

۱۱۵۲۔ ہارون بن معروف، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، ابو یونس مولیٰ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت زندگی بھر اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی۔

١١٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ

۱۱۵۳۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند احادیث میں سے بیان کرتے ہیں، جو ان سے حضرت ابوہریرہ

هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائیں آپ نے ارشاد فرمایا، کہ اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے، تو کبھی کوئی کھانا اور گوشت خراب نہ ہوتا، اور اگر حواء (علیہا السلام) نہ ہوتیں تو زندگی بھر کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی۔

(فائدہ) بنی اسرائیل نے من وسلویٰ بچا کر رکھا، وہ سڑنے لگا، اور حضرت حواء نے شجرہ ممنوعہ کھانے کی ترغیب دی، اور حواء، کو حواء اس لئے کہتے ہیں، کہ وہ ہر حی کی ماں ہیں، بعض علماء نے فرمایا، کہ انہیں جنت کے باہر پیدا کیا گیا، اور بعض کا خیال ہے کہ جنت ہی میں پیدا کیا گیا۔

١١٥٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ *

۱۱۵۴۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر ہمدانی، عبداللہ بن یزید، حیوۃ، شرحبیل بن شریک، ابو عبدالرحمٰن حبلی، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تمام دنیا متاع یعنی سامان ہے، اور دنیا میں سب سے بہترین متاع نیک اور پرہیزگار عورت ہے۔

١١٥٥- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ إِذَا ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ *

۱۱۵۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورت پسلی کی طرح ہے، اگر تو اس کو سیدھا کرنے کی فکر کرے گا، تو توڑ ڈالے گا، اور اگر اس کے حال پر چھوڑ دے، تو تیرا کام نکلتا رہے (۱)، اور وہ ٹیڑھی ہی رہے۔

١١٥٦- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً *

۱۱۵۶۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابن اخی زہری، زہریؒ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

---

(۱) معنی یہ کہ اپنی بیوی کی تربیت اور کچھ نہ کچھ تادیب تو کر لی جائے لیکن اس کی مکمل اصلاح کرنا اور اس کو مردوں والے اخلاق پر لانے کی کوشش کرنا بے سود ہے۔ اگر اس کوشش میں پڑو گے تو گھر کا نظام سدھرنے کے بجائے مزید خراب ہوگا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَابُ الطَّلَاقِ

١١٥٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ *

۱۱۵۷۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک بن انس، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ انہیں حکم دو، کہ وہ رجوع کر لیں، اور پھر اسی حال پر رہنے دیں، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں، اس کے بعد چاہے رکھیں، اور چاہے طلاق دیں، اس سے قبل کہ اسے ہاتھ لگائیں، اور یہی عدت ہے جس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

١١٥٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ

۱۱۵۸۔ یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید، ابن رمح، لیث بن سعد، نافع، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دے دی، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجوع کر لیں، اور حیض سے پاک ہونے تک اپنے پاس رکھیں، پھر جب وہ ان کے پاس دوسری مرتبہ حائضہ ہوں، تو انہیں پاک ہونے تک مہلت دیں، اب اگر طلاق کا ارادہ ہے، تو پاک ہوتے ہی جماع سے قبل طلاق دے دیں۔ غرضیکہ یہی عدت ہے، کہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، کہ اس کے حساب سے عورتوں کو طلاق دی جائے، اور ابن رمح نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے، کہ حضرت عبداللہ سے جب مسئلہ دریافت کیا جاتا تو وہ فرماتے، تو نے اپنی عورت کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا وَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللّٰهَ فِيمَا أَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ قَالَ مُسْلِم جَوَّدَ اللَّيْثُ فِي قَوْلِهِ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً *

اسی چیز کا حکم دیا تھا، اور اگر تین طلاقیں دی ہیں تو وہ عورت تجھ پر حرام ہو گئی، تاوقتیکہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے، اور تو نے اللہ تعالیٰ کی اس طلاق کے بارے میں نافرمانی کی، جس کا تیری بیوی کے لئے اللہ نے حکم دیا تھا، امام مسلم کہتے ہیں، کہ اس روایت میں لیث نے ایک طلاق کا لفظ خوب کہا ہے۔

١١٥٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَوْ يُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا صَنَعَتِ التَّطْلِيقَةُ قَالَ وَاحِدَةٌ اعْتَدَّ بِهَا *

١١٥٩۔ محمد بن عبداللہ، عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس چیز کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا، انہیں حکم دو کہ وہ رجوع کر لیں، پھر اسے حیض سے پاک ہونے تک چھوڑ دیں، اس کے بعد جب ایک اور حیض آ جائے، اور وہ اس سے بھی پاک ہو جائے، پھر چاہے اسے جماع سے قبل طلاق دیدیں، یا اسے روک لیں، کیونکہ یہ وہی عدت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، کہ اس سے عورتوں کو طلاق دی جائے، عبیداللہ بیان کرتے ہیں، میں نے نافع سے کہا، اس طلاق کا کیا ہوا جو کہ عدت کے وقت دی گئی، بولے ایک شمار کی گئی۔

١١٦٠ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عُبَيْدِ اللّٰهِ لِنَافِعٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي رِوَايَتِهِ فَلْيَرْجِعْهَا و قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَلْيُرَاجِعْهَا *

١١٦٠۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن مثنیٰ، عبداللہ بن ادریس، عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی عبیداللہ نے جو نافع سے دریافت کیا ہے، وہ مذکور نہیں، ابن مثنیٰ نے اپنی روایت میں "فلیرجعہا" کے الفاظ بیان کئے ہیں، اور ابو بکر نے "فلیراجعہا" کے لفظ روایت کئے ہیں۔

١١٦١ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى

١١٦١۔ زہیر بن حرب، اسماعیل، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپ نے رجوع کا حکم دیا، اور فرمایا، کہ دوسرے حیض کے آنے تک اسے مہلت

تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا وَأَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ *

دیں، پھر اتنی مہلت دیں کہ وہ پاک ہو جائے، اس کے بعد چھونے سے قبل طلاق دے دیں، کیونکہ یہی وہ عدت ہے کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، کہ اس کے ذریعہ سے عورتوں کو طلاق دی جائے، چنانچہ جب حضرت ابن عمرؓ سے اس کے بارے میں دریافت کیا جاتا، کہ جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، تو فرماتے کیا ایک طلاق دی ہے، یا دو طلاقیں دے دیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے، کہ اس سے رجوع کرے، اور پھر اتنی مہلت دیدے، کہ وہ اس سے پاک ہو جائے، اور پھر چھونے سے قبل اسے طلاق دے دے، اور اگر تو نے اسے تین طلاقیں دی ہیں، تو تو نے اس چیز میں جس کا اللہ نے تجھے تیری بیوی کی طلاق کے بارے میں حکم دیا تھا، نافرمانی کی، اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہو گئی۔

١١٦٢- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنَا سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى مُسْتَقْبَلَةً سِوَى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللَّهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۶۲۔ عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، محمد، زہری، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس چیز کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کر دیا، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں بھر گئے، اور فرمایا، اسے حکم دو کہ رجوع کرے، یہاں تک کہ اس حیض کے علاوہ جس میں اس نے طلاق دی ہے، مستقل دوسرا حیض نہ آجائے، اب اگر طلاق دینا مناسب سمجھیں، تو چھونے سے قبل اسے اس حال میں طلاق دیں کہ وہ اپنے حیض سے پاک ہو، یہی عدت کے لئے بھی طلاق ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کا حکم دیا ہے، اور حضرت عبداللہ نے ایک ہی طلاق دی تھی، جو کہ شمار کر لی گئی تھی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رجوع کر لیا تھا۔

١١٦٣- وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ

۱۱۶۳۔ اسحاق بن منصور، یزید بن عبد ربہ، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی

حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَاجَعْتُهَا وَحَسَبْتُ لَهَا التَّطْلِيقَةَ الَّتِي طَلَّقْتُهَا *

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ قول بھی موجود ہے، کہ میں نے اس سے رجوع کر لیا، اور جو طلاق دی تھی اسے شمار کر لیا۔

١١٦٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا *

۱۱۶۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، ابن نمیر، وکیع، سفیان، محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ ابی طلحہ، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کر دیا، آپ نے ارشاد فرمایا، کہ انہیں حکم دیں، اس سے رجوع کر لیں، اور پھر طہر یا حمل کی حالت میں اسے طلاق دیدیں۔

(فائدہ) علمائے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حالت حیض میں بغیر عورت کی رضامندی کے طلاق دینا حرام، اگر ایسا کرے گا تو گناہ گار ہوگا، باقی طلاق واقع ہو جائے گی، اور حضرت ابن عمرؓ کی روایت کے پیش نظر اسے رجوع کا حکم دیا جائے گا (نووی جلد ا، صفحہ ۴۷۵)۔

١١٦٥- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقُ بَعْدُ أَوْ يُمْسِكُ *

۱۱۶۵۔ احمد بن عثمان بن حکیم اودی، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر فاروقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کے متعلق دریافت کیا، تو آپ نے حکم فرمایا، انہیں حکم دیں، کہ رجوع کر لیں، حتی کہ پاک ہو جائیں، اور پھر دوسرا حیض آ جائے، اور اس سے بھی پاک ہو جائیں، اس کے بعد طلاق دے دیں یا رکھیں۔

١١٦٦- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَكَثْتُ عِشْرِينَ سَنَةً يُحَدِّثُنِي مَنْ لَا أَتَّهِمُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ فَأُمِرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَجَعَلْتُ لَا أَتَّهِمُهُمْ وَلَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ حَتَّى لَقِيتُ أَبَا غَلَّابٍ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ الْبَاهِلِيَّ وَكَانَ ذَا ثَبَتٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ

۱۱۶۶۔ علی بن حجر سعدی، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، حضرت ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں بیس سال تک مجھ سے ایک راوی بیان کرتا رہا، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور وہ حیض سے تھیں، اور میں متہم نہ سمجھتا تھا، اور پھر اس نے روایت کیا، کہ انہیں رجوع کا حکم دیا گیا، اور میں اس کے راوی کو نہ متہم کرتا تھا، اور حدیث کو بخوبی جانتا تھا، یہاں تک کہ میری ملاقات ابو غلاب یونس بن جبیر باہلی سے ہوئی، اور وہ بہت ہی معتبر آدمی تھے، انہوں نے مجھ

امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَأُمِرَ أَنْ يَرْجِعَهَا قَالَ قُلْتُ أَفَحُسِبَتْ عَلَيْهِ قَالَ فَمَهْ أَوَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ *

سے بیان کیا، کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے دریافت کیا، انہوں نے کہا، کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں ایک طلاق دی تھی، پھر حضور نے رجوع کا حکم فرمایا، یونس نے کہا کہ میں نے ان سے کہا، کہ پھر تم نے وہ طلاق بھی شمار کی، کہا کیوں نہیں، کیا (میں) عاجز ہو گیا یا احمق۔

١١٦٧ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ *

۱۱۶۷۔ ابو الربیع، قتیبہ، حماد، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تو آپ نے انہیں حکم دیا۔

١١٦٨ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَقَالَ يُطَلِّقُهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا *

۱۱۶۸۔ عبدالوارث بن عبدالصمد، بواسطہ اپنے والد، ایوب سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس حدیث میں ہے، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تو آپؐ نے فرمایا کہ انہیں حکم دیں، کہ اس سے رجوع کریں اور طہر کی حالت میں بغیر جماع کے عدت کے شروع میں طلاق دیں۔

١١٦٩ - وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ تَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ فَقَالَ فَمَهْ أَوَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ *

۱۱۶۹۔ یعقوب بن ابراہیم دورقی، ابن علیہ، یونس، محمد بن سیرین، یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا، کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، تو وہ بولے کہ تمہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق معلوم نہیں تھا، کہ اس نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے دریافت کیا، کہ جب کسی نے حیض میں طلاق دی، تو وہ طلاق بھی شمار کی جائے گی، انہوں نے فرمایا، کیوں نہیں، کیا وہ عاجز ہو گیا یا احمق جو اسے شمار نہ کرے۔

١١٧٠ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ

۱۱۷۰۔ ابن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، یونس بن جبیرؓ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی

جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَاحْتَسَبْتَ بِهَا قَالَ مَا يَمْنَعُهُ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ *

حالت میں طلاق دیدی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا، کہ رجوع کرلیں، جب وہ پاک ہو جائے، تو طلاق دینا چاہیں تو دیدیں، میں نے عرض کیا، آپ نے اس طلاق کو بھی شمار کیا، کہنے لگے، اس میں کیا مانع موجود تھا، کیا تمہاری رائے میں ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) عاجز اور احمق ہو گیا تھا۔

۱۱۷۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ امْرَأَتِهِ الَّتِي طَلَّقَ فَقَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا لِطُهْرِهَا قَالَ فَرَاجَعْتُهَا ثُمَّ طَلَّقْتُهَا لِطُهْرِهَا قُلْتُ فَاعْتَدَدْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ الَّتِي طَلَّقْتَ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا لِيَ لَا أَعْتَدُّ بِهَا وَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ *

۱۱۷۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، عبدالملک، انس بن سیرین بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان کی بیوی کی طلاق کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے کہا کہ، میں نے حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی، پھر اس کا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تذکرہ کیا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، آپ نے فرمایا رجوع کا حکم دے دو، جب وہ پاک ہو جائے تو پھر طہر میں طلاق دیں، چنانچہ میں نے ان سے رجوع کر لیا، اور طہر آنے پر پھر طلاق دے دی، میں نے عرض کیا، حیض کے زمانہ میں جو آپ نے طلاق دی تھی، اس کو بھی شمار کیا، بولے کہ مجھے کیا ہوا، جو میں اسے شمار نہ کرتا، کیا میں عاجز اور احمق ہو گیا تھا۔

۱۱۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَاحْتَسَبْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَهْ *

۱۱۷۲۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، انس بن سیرین بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے، کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آکر اطلاع دی، آپؐ نے فرمایا، انہیں حکم دو، کہ رجوع کر لیں، جب اسے طہر آئے پھر طلاق دیں، میں نے حضرت ابن عمرؓ سے دریافت کیا، پھر تم نے اس طلاق کا شمار کیا، بولے کیوں نہیں۔

۱۱۷۳ - وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

۱۱۷۳۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (دوسری سند) عبدالرحمٰن بن بشر، بہز، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت

بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا لِيَرْجِعْهَا وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ أَتَحْتَسِبُ بِهَا قَالَ فَمَهْ *

منقول ہے، مگر یہ کہ اس میں "لیرجعہا" کا لفظ ہے، اور یہ بھی ہے کہ میں نے ان سے کہا، کہ پھر آپ نے وہ طلاق بھی شمار کرلی، وہ بولے کیوں نہیں۔

١١٧٤- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَذَهَبَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ يَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ لِأَبِيهِ *

۱۱۷۴۔ اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن طاؤس، طاؤس بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کا حکم دریافت کیا گیا، جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، فرمایا کیا تم عبداللہ بن عمرؓ کو پہچانتے ہو، اس نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے واقعہ عرض کیا، حضور والا نے رجوع کرنے کا حکم فرمایا، ابن طاؤس بیان کرتے ہیں، کہ میں نے یہ حدیث اپنے والد (طاؤس) سے نہیں سنی۔

١١٧٥- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عَزَّةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ ذَلِكَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا فَرَدَّهَا وَقَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ *

۱۱۷۵۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابوالزبیر، عبدالرحمٰن بن ایمن مولیٰ عزہ سے روایت نقل کرتے ہیں، اور عبدالرحمٰن، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کر رہے تھے، اور ابوالزبیرؓ سن رہے تھے، کہ جس شخص نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی ہو، اس کا کیا حکم ہے، حضرت ابن عمر بولے، کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں طلاق دے دی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، اور عرض کیا، کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا، کہ رجوع کرلیں، اور جب عورت پاک ہو جائے، تو یا طلاق دے دیں یا روک لیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، اس کے بعد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ "یا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا

طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ الخ"۔

۱۱۷۶- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هَذِهِ الْقِصَّةِ *

۱۱۷۶۔ ہارون بن عبداللہ، ابو عاصم، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی قصہ کی طرح روایت منقول ہے۔

۱۱۷۷- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عُرْوَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَجَّاجٍ وَفِيهِ بَعْضُ الزِّيَادَةِ قَالَ مُسْلِم أَخْطَأَ حَيْثُ قَالَ عُرْوَةَ إِنَّمَا هُوَ مَوْلَى عَزَّةَ *

۱۱۷۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابوالزبیر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن ایمن مولیٰ عروہ کو سنا، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کررہے تھے، اور ابوالزبیر سنتے تھے، بقیہ حدیث حجاج کی روایت کی طرح ہے، اور اس میں کچھ زیادتی ہے، امام مسلم فرماتے ہیں، راوی نے مولیٰ عروہ کہنے میں غلطی کی ہے، حقیقت میں وہ مولیٰ عزہ ہیں۔

(۱۶۳) بَاب طَلَاقِ الثَّلَاثِ *

باب (۱۶۲) تین (۱) طلاقوں کا بیان!

۱۱۷۸- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرٍ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَنَاةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ *

۱۱۷۸۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے زمانہ خلافت میں، اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں بھی دو سال تک ایسا تھا، کہ جب کوئی ایک مرتبہ تین طلاقیں دیتا تھا، تو وہ ایک ہی شمار کی جاتی تھی، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ لوگوں کو اس بات میں جس میں انہیں مہلت دی گئی تھی، جلدی کرنا شروع کر دی ہے، سو اگر ہم تین ہی کو نافذ کر دیں تو مناسب ہے، چنانچہ انہوں نے تین ہی واقع ہو جانے کا حکم دے دیا۔

۱۱۷۹- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا

۱۱۷۹۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ابن جریج (دوسری سند) ابن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن طاؤس، طاؤس بیان کرتے ہیں، کہ ابوالصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا، کیا آپ کو معلوم ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ

(۱) اگر ایک مجلس میں یا ایک کلمہ سے تین طلاقیں دی جائیں تو ائمہ اربعہ جمہور علماء و تابعین، حضرت ابن عباسؓ، ابن عمرؓ ابو ہریرہؓ ابن مسعودؓ اور حضرت انسؓ وغیرہ حضرات کے ہاں تینوں واقع ہو جاتی ہیں۔ جمہور کے تفصیلی دلائل کے لئے ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم ص ۱۵۴ ج ۱۔

الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَتَعْلَمُ أَنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ *

علیہ وسلم کے زمانے میں، اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں، اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں بھی تین سال تک تین طلاق ایک کر دی جاتی تھیں، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جواب دیا، ہاں!

١١٨٠ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَاتِ مِنْ هَنَاتِكَ أَلَمْ يَكُنِ الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَاحِدَةً فَقَالَ قَدْ كَانَ ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ تَتَايَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَأَجَازَهُ عَلَيْهِمْ *

۱۱۸۰۔ اسحاق بن ابراہیم، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب سختیانی، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس بیان کرتے ہیں، کہ ابوالصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا، کہ اپنے علم کا اظہار کیجئے، کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تین طلاق دینے کو ایک شمار نہیں کیا جاتا تھا، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ایسا تھا، لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں لوگوں نے متواتر طلاقیں دینا شروع کر دیں، تو فاروق اعظمؓ نے تین طلاقیں واقع ہو جانے کا ان پر حکم نافذ کر دیا۔

(١٦٣) بَاب وُجُوبِ الْكَفَّارَةِ عَلَى مَنْ حَرَّمَ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَنْوِ الطَّلَاقَ *

باب (۱۶۳) اس شخص پر کفارہ کا وجوب جو اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کرے، اور طلاق دینے کی نیت نہ ہو!

١١٨١ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي الدَّسْتَوَائِيَّ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَرَامِ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) *

۱۱۸۱۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابن کثیر، یعلی بن حکیم، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب کوئی عورت سے کہے، تو مجھ پر حرام ہے، تو یہ قسم ہے، اس میں کفارہ دینا ضروری ہے، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"۔

١١٨٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ

۱۱۸۲۔ یحییٰ بن بشیر حریری، معاویہ بن سلام، یحییٰ ابن ابی کثیر،

(فائدہ) اب اگر طلاق کی نیت ہے تو ایک طلاق بائنہ واقع ہو گی، اور اگر تین کی نیت کی، تو تین، اور اگر دو کی نیت کی، تو ایک واقع ہو گی، اور اگر کچھ بھی نیت نہیں، تو یمین اور قسم شمار کی جائے گی، اور اگر جھوٹ کہہ رہا ہے، تو یہ کہنا لغو ہو جائے گا، تفصیل کتب فقہ سے معلوم کر لی جائے۔ (عمدۃ القاری جلد ۲، صفحہ ۲۴۰، نووی جلد ا صفحہ ۴۷۸)۔

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ فَهِيَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) *

یعلی بن حکیم، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ جب کوئی آدمی اپنے اوپر اپنی بیوی کو حرام کرلے، تو یہ یمین یعنی قسم ہے، اس پر اس کا کفارہ واجب ہے، اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"۔ یعنی اللہ کے رسول میں تمہارے لئے اچھا نمونہ ہے۔

١١٨٣- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُخْبِرُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا قَالَتْ فَتَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَ (لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ) إِلَى قَوْلِهِ (إِنْ تَتُوبَا) لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ (وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا) لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا *

۱۱۸۳۔ محمد بن حاتم، حجاج بن محمد، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا فرما رہی تھیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ٹھہرا کرتے تھے، اور ان کے پاس شہد پیتے تھے، بیان کرتی ہیں کہ میں نے اور حفصہؓ نے اتفاق کیا، کہ ہم میں سے جس کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں، تو کہے، میں آپ سے مغافیر کی بو پاتی ہوں، کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے، چنانچہ جب آپ ہم سے ایک کے پاس تشریف لائے، اور انہوں نے آپ سے وہی کہا، تو آپ نے فرمایا، میں نے زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا ہے، اور اب کبھی نہ پیوں گا، تب یہ آیت نازل ہوئی، کہ اے نبی اس چیز کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتے ہو، جسے اللہ نے آپ کے لئے حلال فرمایا ہے، اور فرمایا، اگر یہ دونوں توبہ کرلیں (یعنی عائشہؓ اور حفصہؓ) تو ان کے دل جھک گئے، اور یہ جو فرمایا، کہ چپکے سے نبی نے ایک بات اپنی کسی بیوی سے کہی، اس سے مقصود یہ ہے کہ آپ نے جو فرمایا، کہ میں نے شہد پیا ہے۔

١١٨٤- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ

۱۱۸۴۔ ابو کریب، محمد بن العلاء اور ہارون بن عبداللہ، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلوہ اور شہد پسند فرمایا کرتے تھے، اور عصر کی نماز کے بعد اپنی بیویوں کا چکر لگاتے اور ان کے پاس تشریف لایا کرتے تھے، ایک روز حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے، اور معمول سے زیادہ ان کے

عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لِي أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَوْدَةَ وَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُولُ ذَلِكِ لَهُ وَقُولِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سَوْدَةَ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ أَنْ أُبَادِئَهُ بِالَّذِي قُلْتِ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ قَالَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ قَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ بِمِثْلِ ذَلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي بِهِ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِي قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهَذَا سَوَاءً *

پاس رکے رہے، میں نے لوگوں سے وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ حفصہؓ کے خاندان میں سے کسی عورت نے حضرت حفصہؓ کو شہد کی کپی بھیجی تھی، اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد کا شربت پلایا تھا، میں نے کہا، خدا کی قسم اب ہم بھی ایک تدبیر کریں گے، چنانچہ میں نے اس کا تذکرہ حضرت سودہؓ سے کیا، اور ان سے کہہ دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں، اور تم سے قریب ہوں، تو کہنا یا رسول اللہ! آپ نے مغافیر کھایا ہے، حضور فرمائیں گے نہیں، تو تم کہنا، پھر یہ بو کیسی آرہی ہے، چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات سخت ناگوار ہے، کہ آپ کی طرف سے کوئی بدبو کا احساس کرے، تو لامحالہ فرمائیں گے، حفصہؓ نے مجھ کو شہد کا شربت پلایا ہے، تم کہنا شاید ان شہد کی مکھیوں نے عرفط درخت کا رس چوسا ہے، میں بھی یہی کہوں گی، اور صفیہؓ تم بھی یہی کہنا، اس مشورہ کے بعد جب حضور والا حضرت سودہؓ کے پاس تشریف لائے، تو سودہؓ بیان کرتی ہیں، قسم ہے خدائے وحدہ لا شریک کی تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا تھا، کہ میں حضور سے وہی بات جو تم نے مجھ سے کہی تھی، جب آپ دروازہ پر تھے کہہ دوں، سودہ نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے، آپ نے فرمایا نہیں، سودہؓ بولیں، تو پھر یہ بو کیسی آرہی ہے، آپ نے فرمایا حفصہؓ نے مجھے شہد کا شربت پلایا تھا، سودہؓ بولیں، شاید ان شہد کی مکھیوں نے درخت عرفط کا رس چوسا ہوگا۔ اس کے بعد جب آپ میرے پاس تشریف لائے، تو میں نے بھی یہی کہا، حضرت صفیہؓ کے پاس تشریف لے گئے، تو انہوں نے بھی یہی کہا، نتیجہ یہ نکلا کہ جب دوبارہ حضورؐ حضرت حفصہؓ کے پاس تشریف لے گئے، اور انہوں نے شہد کا شربت پلانے کے لئے کہا، تو آپ نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، کہ حضرت سودہؓ نے کہا، سبحان اللہ! ہم نے حضور کو شہد پینے سے روک دیا، میں

نے کہا کہ چپکی رہ، ابواسحاق ابراہیم بیان کرتے ہیں، کہ ہم سے بشر نے اسامہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

(فائدہ) پہلی روایت میں ہے، کہ حضرت زینبؓ نے شہد پلایا تھا، یہی زیادہ صحیح ہے، چنانچہ امام نسائی اور اصیلی نے اس کی تصریح کی ہے۔

١١٨٥- وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۱۸۵۔ سوید بن سعید، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(١٦٤) بَاب بَيَان أَنَّ تَخْيِيرَ امْرَأَتِهِ لَا يَكُونُ طَلَاقًا إِلَّا بِالنِّيَّةِ *

باب (۱۶۴) تخییر سے بغیر نیت کے طلاق واقع نہیں ہوتی!

١١٨٦- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا) قَالَتْ فَقُلْتُ فِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ *

۱۱۸۶۔ ابو طاہر، ابن وہب (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ تجیبی، عبداللہ بن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ اپنی بیویوں کو اختیار دے دو، کہ وہ دنیا چاہیں تو دنیا لے لیں، اور آخرت چاہیں، تو آخرت لے لیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو پہلے مجھ سے بیان کیا، اور فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں، تم اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا، تاوقتیکہ اپنے والدین سے مشورہ نہ لے لو، اور حضور کو معلوم تھا، کہ میرے والدین کبھی حضور کو چھوڑنے کا مشورہ نہیں دیں گے، چنانچہ پھر آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے نبی اپنی بیویوں سے کہہ دو، اگر وہ دنیا اور اس کی زیب و زینت چاہیں تو آؤ، میں تم کو خود برخورداری دے دوں، اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی رضامندی چاہو، اور دار آخرت کی طالب ہو، تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیک بختوں کے لئے بہت بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، کہ میں نے عرض کیا، اس میں کون سی ایسی بات ہے جس کے متعلق میں اپنے والدین سے مشورہ کروں، میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی

رضامندی اور دار آخرت کی طالب ہوں، بیان کرتی ہیں، پھر آپ کی تمام ازواج(۱) نے ایسا ہی کیا، جیسا میں نے کیا تھا۔

۱۱۸۷- حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُنَا إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ مَا نَزَلَتْ (تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ) فَقَالَتْ لَهَا مُعَاذَةُ فَمَا كُنْتِ تَقُولِينَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَكِ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ لَمْ أُوثِرْ أَحَدًا عَلَى نَفْسِي *

۱۱۸۷۔ سریج بن یونس، عباد بن عباد، عاصم، معاذہ عدویہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم میں سے کسی عورت کی باری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لایا کرتے تھے تو ہم سے اجازت مانگا کرتے تھے، اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی، کہ آپ ان میں سے جسے چاہیں الگ رکھیں، اور جسے چاہے اپنے پاس جگہ دیں، معاذہ نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا، کہ جب حضورؐ آپ سے اجازت طلب کرتے تھے، تو آپ کیا جواب دیتی تھیں، فرمایا، میں کہتی تھی کہ اگر مجھے اختیار ہوتا تو میں اپنی ذات پر کسی کو ترجیح نہ دیتی۔

۱۱۸۸- وَحَدَّثَنَاه الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ*

۱۱۸۸۔ حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۱۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَعُدَّهُ طَلَاقًا *

۱۱۸۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبثر، اسماعیل بن ابی خالد، شعبی، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب) ہمیں اختیار دیا تھا تو ہم نے اس اختیار کو طلاق شمار نہیں کیا۔

۱۱۹۰- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ مَا أُبَالِي خَيَّرْتُ امْرَأَتِي وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً أَوْ أَلْفًا بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي وَلَقَدْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا*

۱۱۹۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، اسماعیل بن ابی خالد، شعبی، مسروق بیان کرتے ہیں، کہ مجھے کوئی خوف نہیں کہ میں اپنی بیوی کو ایک بار یا سو مرتبہ، یا ہزار بار اختیار دوں، جبکہ وہ مجھے پسند کرے، اور میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کر چکا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا، تو یہ طلاق ہو گئی تھی؟ (نہیں)۔

---

(۱) اس واقعہ سے کئی اعتبار سے حضرت عائشہؓ کی منقبت اور فضیلت معلوم ہوتی ہے: (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کو اختیار دینے میں ابتدا حضرت عائشہؓ سے فرمائی، (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ سے جدائیگی پسند نہیں فرماتے تھے اس لئے آپؐ نے حضرت عائشہؓ کو اپنے والدین سے مشورہ کرنے کا فرمایا، (۳) اختیار ملنے کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کرنے میں ذرا بھی توقف نہیں فرمایا یہ ان کی کمال عقل کی دلیل ہے۔

١١٩١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا *

۱۱۹۱۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عاصم، شعبی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیا تھا، مگر طلاق نہیں ہوئی۔

١١٩٢- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ وَإِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهُ طَلَاقًا *

۱۱۹۲۔ اسحاق بن منصور، عبدالرحمٰن، سفیان، عاصم الاحول اور اسماعیل بن ابی خالد، شعبی، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا، سو ہم نے آپ کو پسند کر لیا، سو یہ طلاق نہیں گنی گئی۔

١١٩٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعْدُدْهَا عَلَيْنَا شَيْئًا *

۱۱۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا، ہم نے آپ کو ہی اختیار کر لیا، تو حضور نے اس کو کچھ بھی شمار نہیں فرمایا۔

١١٩٤- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ *

۱۱۹۴۔ ابوالربیع زہرانی، اسماعیل بن زکریا، اعمش، ابراہیم، اسود، عائشہ اور اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

١١٩٥- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا بِبَابِهِ لَمْ يُؤْذَنْ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ قَالَ فَأُذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهُ نِسَاؤُهُ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَأَقُولَنَّ شَيْئًا أُضْحِكُ

۱۱۹۵۔ زہیر بن حرب، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحاق، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضری کی اجازت چاہی، اور لوگوں کو دیکھا، کہ آپ کے دروازہ پر جمع ہیں، اور کسی کو اندر آنے کی اجازت نہیں ملتی، حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اجازت دی گئی، وہ اندر تشریف لے گئے، اس کے بعد حضرت عمرؓ آئے اور اجازت طلب کی، انہیں بھی اجازت مل گئی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا، کہ آپ تشریف فرما ہیں،

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَأَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَوَجَأْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُنَّ حَوْلِي كَمَا تَرَى يَسْأَلْنَنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا فَقَامَ عُمَرُ إِلَى حَفْصَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُولُ تَسْأَلْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ فَقُلْنَ وَاللَّهِ لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا أَوْ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ) حَتَّى بَلَغَ (لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا) قَالَ فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكِ أَمْرًا أُحِبُّ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَشِيرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَلَا عَلَيْهَا الْآيَةَ قَالَتْ أَفِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَشِيرُ أَبَوَيَّ بَلْ أَخْتَارُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِكَ بِالَّذِي قُلْتُ قَالَ لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْنِي مُعَنِّتًا وَلَا مُتَعَنِّتًا وَلَكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا *

اور آپ کے گرد آپ کی ازواج ہیں، کہ غمگین اور خاموش بیٹھی ہیں، حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں ایسی بات کہوں، کہ حضور کو ہنسادوں، چنانچہ وہ بولے، یارسول اللہ کاش کہ آپ خارجہ کی بٹی کو دیکھتے (یہ ان کی بیوی ہیں) اس نے مجھ سے خرچ مانگا، تو میں اس کے پاس کھڑا ہو کر اس کا گلا گھونٹنے لگا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے، اور فرمایا یہ سب میرے گرد بیٹھی ہیں، جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو، اور مجھ سے خرچ مانگتی ہیں (۱)، حضرت ابوبکر صدیقؓ کھڑے ہوئے اور حضرت عائشہؓ کا گلا گھونٹنے لگے، اور حضرت عمرؓ حضرت حفصہؓ کا، اور دونوں کہنے لگے، کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز مانگتی ہو، جو آپ کے پاس نہیں ہے، اور وہ کہنے لگیں، کہ خدا کی قسم ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی ایسی چیز نہیں مانگیں گی، جو آپ کے پاس نہیں ہے، پھر آپ ان سے ایک ماہ یا انتیس دن جدا رہے، اس کے بعد آپ پر یہ آیت نازل ہوئی، "یاایہا النبی قل لازواجک سے اجراً عظیماً" تک (ترجمہ پہلے گزر چکا) چنانچہ آپ نے پہلے حضرت عائشہؓ سے اس کی تعمیل شروع کی، اور ان سے فرمایا، اے عائشہؓ میں چاہتا ہوں، کہ تم سے ایک بات کہوں، اور چاہتا ہوں، کہ تم اس میں جلدی نہ کرو، تاوقتیکہ اپنے والدین سے مشورہ نہ لے لو، انہوں نے کہا عرض کیا، یارسول اللہ، وہ کیا بات ہے، پھر آپ نے ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی، تو بولیں، یارسول اللہ! کیا میں آپ کے متعلق اپنے والدین سے مشورہ کروں گی، بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور دار آخرت کو اختیار کرتی ہوں، اور آپ سے درخواست کرتی ہوں، کہ آپ اپنی ازواج میں سے کسی کو اس بات کی خبر نہ کریں، جو کہ میں نے آپ سے کہی ہے، آپ نے فرمایا، ان میں سے جو بھی مجھ سے دریافت کرے گی میں ضرور

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا نفقہ اکٹھے ہی دے دیا کرتے تھے یہاں مراد یہ ہے کہ عام مسلمانوں میں خوشحالی ہونے کے بعد یہ خواتین بھی زائد نفقہ کا مطالبہ کر رہی تھیں۔

بتا دوں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دشواری، انگیز اور سختی کرنے والا نہیں بنایا، بلکہ مجھے آسانی کے ساتھ تعلیم دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔

١١٩٦- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ سِمَاكٍ أَبِي زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا اعْتَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا النَّاسُ يَنْكُتُونَ بِالْحَصَى وَيَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرْنَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ لَأَعْلَمَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا لِي وَمَا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْبَتِكَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَا يَا حَفْصَةُ أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّكِ وَلَوْلَا أَنَا لَطَلَّقَكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ أَشَدَّ الْبُكَاءِ فَقُلْتُ لَهَا أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هُوَ فِي خِزَانَتِهِ فِي الْمَشْرُبَةِ فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبَاحٍ غُلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى أُسْكُفَّةِ الْمَشْرُبَةِ مُدَلٍّ رِجْلَيْهِ عَلَى نَقِيرٍ مِنْ خَشَبٍ وَهُوَ جِذْعٌ يَرْقَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْحَدِرُ فَنَادَيْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ

١١٩٦۔ زہیر بن حرب، عمر بن یونس حنفی، عکرمہ بن عمار، سماک، ابوزمیل، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے علیحدگی اختیار فرمائی، تو میں مسجد میں گیا، اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ کنکریاں الٹ پلٹ رہے ہیں، اور کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی، اور ابھی تک انہیں پردہ میں رہنے کا حکم نہیں ہوا تھا، حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے اپنے دل میں سوچا، کہ میں آج کا حال معلوم کروں، چنانچہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا، اور ان سے کہا، اے ابوبکر صدیق کی بیٹی! تمہارا یہ حال ہو گیا ہے، کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دینے لگیں، وہ بولیں، اے ابن خطاب! مجھے تم سے اور تم کو مجھ سے کیا کام، تم اپنی گٹھڑی (یعنی حفصہؓ) کی خبر لو، چنانچہ میں حفصہؓ کے پاس گیا، اور ان سے کہا، اے حفصہؓ تمہارا یہ حال ہو گیا ہے، کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے لگی ہو، اور خدا کی قسم تم جانتی ہو، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں نہیں چاہتے اور میں نہ ہوتا، تو ابھی تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں طلاق دے چکے ہوتے، یہ سن کر وہ زارو قطار رونے لگیں، میں۔ نے ان سے کہا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں، وہ بولی اپنے بالاخانہ میں گودام میں ہیں، میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ حضرت رباحؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بالاخانہ کی چوکھٹ پر بیٹھا ہوا ہے، اور اپنے دونوں پیر اوپر کی ایک کھدی ہوئی لکڑی پر کہ وہ کھجور کا ڈنڈ تھا لٹکائے ہوئے ہیں، اور اس لکڑی پر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چڑھتے اترتے تھے، میں نے بلند آواز سے کہا، کہ اے رباحؓ

لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُلْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِي فَقُلْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَنَّ أَنِّي جِئْتُ مِنْ أَجْلِ حَفْصَةَ وَاللَّهِ لَئِنْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَرْبِ عُنُقِهَا لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا وَرَفَعْتُ صَوْتِي فَأَوْمَأَ إِلَيَّ أَنِ ارْقَهْ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى حَصِيرٍ فَجَلَسْتُ فَأَدْنَى عَلَيْهِ إِزَارَهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ فَنَظَرْتُ بِبَصَرِي فِي خِزَانَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرٍ نَحْوِ الصَّاعِ وَمِثْلِهَا قَرَظًا فِي نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَإِذَا أَفِيقٌ مُعَلَّقٌ قَالَ فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ قَالَ مَا يُبْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَبْكِي وَهَذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِكَ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرَى فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى وَذَاكَ قَيْصَرُ وَكِسْرَى فِي الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفْوَتُهُ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا قُلْتُ بَلَى قَالَ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ حِينَ دَخَلْتُ وَأَنَا أَرَى فِي وَجْهِهِ الْغَضَبَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَشُقُّ عَلَيْكَ

میرے لئے اجازت لو، کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، رباح نے بالا خانے کی طرف نظر کی، اور پھر مجھے دیکھا، اور کچھ نہ کہا، پھر میں نے کہا، اے رباح میرے لئے اپنی جانب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لو تاکہ میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، پھر رباحؓ نے غرفہ کی جانب نظر کی، پھر میری طرف دیکھا، اور کچھ نہ کہا، میں نے پھر بلند آواز کے ساتھ کہا، کہ اے رباح میرے لئے اپنی طرف سے اجازت لو تاکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، اور میں گمان کرتا ہوں کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا ہے، کہ میں حفصہ کے لئے آیا ہوں، اور خدا کی قسم! اگر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی گردن مارنے کا حکم دیں، تو میں اس کی گردن مار دوں، اور میں نے اپنی آواز بلند کی، سو اس نے اشارہ کیا، کہ چڑھ آؤ تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، اور میں بیٹھ گیا، آپ نے اپنی ازار اوپر کرلی، اور اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا آپ کے پاس نہ تھا، اور چٹائی کا نشان آپ کے بازو پر ہو گیا، اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خزانہ میں نظر دوڑائی تو اس میں چند مٹھی جو تھے، ایک صاع یا اس کے بقدر سَلم کے پتے ایک کونے میں پڑے تھے، اور ایک کچا چمڑا جس کی دباغت اچھی نہیں ہوئی تھی، لٹکا ہوا تھا، میری آنکھیں یہ منظر دیکھ کر بھر آئیں، اور میں رونے لگا، آپ نے فرمایا، ابن خطاب تمہیں کس چیز نے رلایا ہے، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میں کیوں نہ روؤں، جبکہ حالت یہ ہے کہ یہ چٹائی آپ کے بازو پر اثر کر گئی ہے، اور یہ آپ کا خزانہ ہے، اور میں نہیں دیکھتا اس میں کچھ مگر جو سامنے ہے، اور قیصر و کسریٰ ہیں، کہ پھلوں اور نہروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں، اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس کے برگزیدہ بندے، اور آپ کا

مِنْ شَأْنِ النِّسَاءِ فَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مَعَكَ وَمَلَائِكَتَهُ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَأَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُونَ مَعَكَ وَقَلَّمَا تَكَلَّمْتُ وَأَحْمَدُ اللَّهَ بِكَلَامٍ إِلَّا رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ يُصَدِّقُ قَوْلِي الَّذِي أَقُولُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ آيَةُ التَّخْيِيرِ (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ) (وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ) وَكَانَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ وَحَفْصَةُ تَظَاهَرَانِ عَلَى سَائِرِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلَّقْتَهُنَّ قَالَ لَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمُسْلِمُونَ يَنْكُتُونَ بِالْحَصَى يَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَفَأَنْزِلُ فَأُخْبِرَهُمْ أَنَّكَ لَمْ تُطَلِّقْهُنَّ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَلَمْ أَزَلْ أُحَدِّثُهُ حَتَّى تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهِ وَحَتَّى كَشَرَ فَضَحِكَ وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا ثُمَّ نَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلْتُ فَنَزَلْتُ أَتَشَبَّثُ بِالْجِذْعِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا يَمَسُّهُ بِيَدِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كُنْتَ فِي الْغُرْفَةِ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَقُمْتُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَنَادَيْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي لَمْ يُطَلِّقْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي

یہ خزانہ ہے، فرمایا اے ابن خطاب تم اس پر راضی نہیں، کہ ہمارے لئے آخرت ہے، اور ان کے لئے دنیا ہے، میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، اور جب میں داخل ہوا تھا، تو اس وقت چہرہ انور پر غصہ کے اثرات تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو اپنی ازواج کے متعلق پریشانی کی کیا ضرورت ہے، اگر آپ انہیں طلاق دے چکے ہیں، تو اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے، اور اس کے فرشتے اور جبرائیل و میکائیل اور میں اور ابو بکرؓ اور تمام مومنین آپ کے ساتھ ہیں، اور اکثر جب میں کلام کرتا تھا، اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی تعریف کرتا تھا تو امید رکھتا تھا، کہ اللہ تعالیٰ مجھے سچا کر دے گا، اور میری کہی ہوئی بات کی تصدیق کر دے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت تخییر نازل فرما دی، عسی ربہ ان طلقکن الخ، یعنی اس (نبی کا) پروردگار قریب ہے، کہ اگر وہ تمہیں طلاق دیدے، تو اللہ تعالیٰ اسے تم سے بہتر بیویاں بدل دے گا، اور اگر تم دونوں اس پر زور دو گی، تو اللہ تعالیٰ اس کا رفیق ہے، اور جبرئیل اور مومنوں میں سے نیک لوگ اور تمام فرشتے اس کے بعد اس کی پشت پناہ ہیں، حضرت عائشہؓ بنت ابی بکر صدیقؓ اور حضرت حفصہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج پر زور ڈالا تھا، پھر میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ نے انہیں طلاق دیدی ہے، فرمایا نہیں، یا رسول اللہ جب میں مسجد میں داخل ہوا تھا تو مسلمان کنکریاں الٹ پلٹ کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے، سو میں اتروں اور ان کو اطلاع کر دوں، کہ آپ نے اپنی ازواج کو طلاق نہیں دی ہے، آپ نے فرمایا کر دو، اگر تمہاری مرضی ہو، سو میں آپ سے باتیں کرتا رہا، حتی کہ غصہ آپ کے چہرہ مبارک سے زائل ہو گیا، یہاں تک کہ آپ نے دندان مبارک کھولے اور ہنسے، اور ہنستے وقت سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت معلوم ہوتے تھے، اس کے بعد آپ اترے اور میں بھی اترا، اور میں اس کھجور کے تھنے کو پکڑتا ہوا اترا،

الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ) فَكُنْتُ أَنَا اسْتَنْبَطْتُ ذَلِكَ الْأَمْرَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّخْيِيرِ *

اور آپ اس طرح بے تکلف اترے، گویا زمین پر چل رہے ہیں، اور ہاتھ تک بھی نہ لگایا، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ آپ بالا خانے میں انتیس روز رہے، فرمایا مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے، اور میں مسجد کے دروازہ پر کھڑا ہوا، اور بلند آواز سے پکارا، کہ آپ نے اپنی ازواج کو طلاق نہیں دی، اور یہ آیت نازل ہوئی، کہ جب ان کے پاس امن کی یا خوف کی کوئی خبر آتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں، اور اگر اسے رسول کے پاس اور مسلمانوں میں سے صاحب امر کے پاس لے جائیں تو جان لیں، جو لوگ کہ چن لیتے ہیں، اس میں سے، غرضیکہ اس امر کی حقیقت کو میں نے چنا، اور اللہ تعالیٰ نے آیت تخییر نازل فرمائی۔

١١٩٧- حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ يَعْنِىْ اِبْنَ بِلَالٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ مَكَثْتُ سَنَةً وَّ اَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اٰيَةٍ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَسْئَلَهٗ هَيْبَةً لَّهٗ حَتّٰى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَدَلَ اِلَى الْاَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَّهٗ فَوَقَفْتُ لَهٗ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهٗ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَزْوَاجِهٖ فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَآئِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لَهٗ وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاُرِيْدُ اَنْ اَسْئَلَكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَآ اَسْتَطِيْعُ هَيْبَةً لَّكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ اَنَّ عِنْدِىْ مِنْ عِلْمٍ فَسَلْنِىْ عَنْهُ فَاِنْ كُنْتُ اَعْلَمُهٗ اَخْبَرْتُكَ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا فِى الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَآءِ اَمْرًا حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِنَّ مَا اَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ

۱۱۹۷۔ ہارون بن سعید ایلی، عبداللہ بن وہب، سلیمان بن بلال، یحییٰ، عبید بن حنین، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ میں ایک سال تک ارادہ کرتا رہا، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کے متعلق سوال کروں، لیکن ان کے ڈر کی وجہ سے سوال نہ کر سکا، کہ وہ حج کے ارادہ سے نکلے، اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، پھر جب لوٹے اور کسی راستہ پر تھے تو ایک بار پھر پیلو کے درختوں کی جانب حاجت کے لئے جھکے، اور میں ان کے انتظار میں رکا رہا، حتی کہ وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے اور میں ان کے ساتھ چلا، اور عرض کیا، اے امیر المومنین، وہ دونوں عورتیں کون ہیں، جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی ازواج میں سے زور ڈالا، انہوں نے فرمایا، وہ حضرت حفصہؓ اور حضرت عائشہؓ ہیں، پھر میں نے عرض کیا، خدا کی قسم! میں ان کے متعلق آپ سے ایک سال سے پوچھنا چاہتا تھا، مگر آپ کی ہیبت کی وجہ سے پوچھ نہ سکا، انہوں نے فرمایا، ایسا مت کرو، جس بات کے متعلق تمہیں خیال ہو، وہ تم مجھ سے دریافت کر لیا کرو، اگر میں جانتا ہوں گا تو تمہیں بتا دوں گا، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا، خدا کی قسم ہم پہلے جاہلیت میں گرفتار تھے، اور عورتوں کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے تھے، یہاں

قَالَ فَبَيْنَمَآ اَنَا فِيْ اَمْرٍ اتَمِرُهُ اِذْ قَالَتْ لِيَ امْرَاَتِيْ لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَ كَذَا فَقُلْتُ لَهَا وَ مَالَكِ اَنْتِ وَلِمَا هٰهُنَا وَ مَا تَكَلُّفُكِ فِيْ اَمْرٍ اُرِيْدُهُ فَقَالَتْ لِيْ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيْدُ اَنْ تُرَاجَعَ اَنْتَ وَ اِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانًا قَالَ عُمَرُ فَاٰخُذُ رِدَائِيْ ثُمَّ اَخْرُجُ مَكَانِيْ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا بُنَيَّةُ اِنَّكِ لَتُرَاجِعِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانًا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللّٰهِ اِنَّا لَنُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ تَعْلَمِيْنَ اَنِّيْ اُحَذِّرُكِ عُقُوْبَةَ وَغَضَبَ رَسُوْلِهٖ يَا بُنَيَّةُ لَا تَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِيْ قَدْ اَعْجَبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِيْ مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ لِيْ اُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَدْ دَخَلْتَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى تَبْتَغِيَ اَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَزْوَاجِهٖ قَالَ فَاَخَذَتْنِيْ اَخْذًا كَسَرَتْنِيْ عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ اَجِدُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِيْ صَاحِبٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِذَا غِبْتُ اَتَانِيْ بِالْخَبَرِ وَاِذَا غَابَ كُنْتُ اَنَا اٰتِيْهِ بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِّنْ مُّلُوْكِ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا اَنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَّسِيْرَ اِلَيْنَا فَقَدِ امْتَلَاَتْ صُدُوْرُنَا مِنْهُ فَاَتٰى صَاحِبُ الْاَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ وَقَالَ افْتَحْ فَقُلْتُ جَآءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ اعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْوَاجَهٗ قَالَ فَقُلْتُ رَغِمَ اَنْفُ حَفْصَةَ وَعَآئِشَةَ ثُمَّ اٰخُذُ ثَوْبِيْ فَاَخْرُجُ حَتّٰى جِئْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ادائے حقوق میں اتارا، جو کچھ اتارا، اور ان کی باری مقرر کی جو کی، چنانچہ ایک دن ایسا ہوا، کہ میں کسی کام میں مشورہ کر رہا تھا، تو میری عورت نے کہا تم ایسا کرتے ویسا کرتے تو خوب ہوتا، میں نے اس سے کہا تجھے میرے کام میں کیا دخل! جس چیز کا میں ارادہ کروں، اس نے مجھ سے کہا، ابن خطاب تعجب ہے تم چاہتے ہو، کہ تمہیں کوئی جواب ہی نہ دے، اور تمہاری صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دے دیتی ہے، یہاں تک کہ وہ سارے دن غصہ میں رہتے ہیں، حضرت عمرؓ نے بیان کیا، کہ پھر میں نے چادر لی، اور گھر سے نکلا، اور حضرت حفصہؓ کے پاس داخل ہوا، اور اس سے کہا، اے میری چھوٹی بیٹی! تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہے، کہ جس سے آپؐ سارے دن ناراض رہتے ہیں، حضرت حفصہؓ نے کہا، خدا کی قسم! میں تو آپ کو جواب دیتی ہوں، تو میں نے اس سے کہا، اے میری بیٹی تو جان لے، کہ میں تجھے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کے رسول کے غصہ سے ڈراتا ہوں، تو اس کی بیوی کے دھوکہ میں نہ رہ، جو اپنے حسن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر اتراتی ہے، پھر میں وہاں سے نکلا، اور ام سلمہؓ کے پاس بسبب قرابت کے گیا، اور میں نے ان سے گفتگو کی، تو وہ بولیں، ابن خطاب تم پر تعجب ہے، کہ تم ہر معاملہ میں دخل دیتے ہو، اور چاہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی ازواج کے معاملہ میں بھی دخل دو، مجھے ان کی اس بات سے اس قدر افسوس ہوا، کہ مجھے اس غم نے اس نصیحت سے بھی روک دیا، جو میں انہیں کرنا چاہتا تھا، اور میں ان کے پاس سے چلا آیا، اور میرا انصار میں سے ایک رفیق تھا، کہ جب میں (مجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) غائب رہتا، تو وہ مجھے خبر دیتا، اور جب وہ غائب رہتا، تو میں اسے خبر دیتا، اور ہم ان دنوں غسان کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کا خوف رکھتے تھے، اور ہم میں شور تھا، کہ وہ ہماری طرف آنے والا ہے اور ہمارے سینے اس

فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ يَرْتَقِيْ اِلَيْهَا بِعَجَلِهَا وَغُلَامٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَدُ عَلٰى رَاْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ فَاْذَنْ لِيْ قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيْثَ اُمِّ سَلَمَةَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهٗ لَعَلٰى حَصِيْرٍ مَّا بَيْنَهٗ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَاْسِهٖ وِسَادَةٌ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ وَّ اِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَّصْبُوْرًا وَّعِنْدَ رَاْسِهٖ اُهُبًا مُّعَلَّقَةً فَرَاَيْتُ اَثَرَ الْحَصِيْرِ فِيْ جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ كِسْرٰى وَ قَيْصَرَ فِيْمَا هُمَا فِيْهِ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَكَ الْاٰخِرَةُ *

کے خوف سے بھرے ہوئے تھے، کہ اتنے میں میرا رفیق آیا، اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا، اور کہا کہ کھولو! میں نے کہا، کیا غسانی آگیا، اس نے کہا نہیں، مگر اس سے بھی زیادہ ایک پریشانی کی چیز ہے، وہ یہ کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار کرلی، میں نے کہا حفصہؓ اور عائشہؓ کی ناک میں خاک بھر دو، چنانچہ میں نے اپنے کپڑے لئے اور نکلا، حتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ ایک بالاخانے میں تھے کہ اس پر ایک کھجور کی جڑ سے چڑھتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سیاہ فام غلام اس سیڑھی کے سرے پر تھا، میں نے کہا، یہ عمرؓ ہے، مجھے اجازت دو، اس نے کہا عمر ہیں، میں نے سارا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا، جب میں ام سلمہؓ کی بات پر پہنچا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، اور آپ ایک چٹائی پر تھے، کہ چٹائی اور آپ کے درمیان کوئی بستر نہ تھا، اور آپ کے سر کے نیچے چمڑے کا ایک تکیہ تھا، کہ اس میں کھجور کا چھلکا بھرا ہوا تھا، اور آپ کے پیروں کی جانب کچھ سلم (جس سے چمڑے کو دباغت دی جاتی ہے) کے پتے پڑے تھے، اور آپ کے سرہانے، ایک کچا چمڑا لٹکایا ہوا تھا، اور میں نے چٹائی کے نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو پر دیکھے تو میں رونے لگا، آپ نے فرمایا، تمہیں کس نے رلایا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قیصر و کسریٰ کیسے عیش میں ہیں، اور آپ اللہ کے رسول ہیں، تب آپ نے ارشاد فرمایا، کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو، کہ ان کے لئے دنیا ہے اور تمہارے لئے آخرت۔

١١٩٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلْتُ مَعَ عُمَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ كَنَحْوِ حَدِيْثِ

۱۱۹۸۔ محمد بن مثنیٰ، عفان، حماد بن سلمہ، یحییٰ بن سعید، عبید بن حنین، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں مرالظہران میں پہنچا، اور بقیہ حدیث بطولہ روایت کی، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے کہا، کہ میں نے پوچھا وہ دو عورتیں کون ہیں تو

سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ شَأْنُ الْمَرْأَتَيْنِ قَالَ حَفْصَةُ وَ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَزَادَ فِيْهِ فَأَتَيْتُ الْحُجَرَ فَإِذَا فِي كُلِّ بَيْتٍ بُكَاءٌ وَزَادَ أَيْضًا وَّكَانَ آلٰى مِنْهُنَّ شَهْرًا فَلَمَّا كَانَ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ نَزَلَ إِلَيْهِنَّ *

حضرت عمرؓ نے فرمایا، حضرت حفصہؓ اور حضرت ام سلمہؓ، اور یہ بھی زیادہ ہے، کہ حضرت عمرؓ کہتے ہیں، جب میں حجروں کی طرف آیا تو ہر گھر میں رونا تھا، اور آپ نے ایک ماہ تک ان سے نہ ملنے کی قسم کھائی تھی، جب انتیس روز پورے ہوگئے تو آپؐ ان کی جانب تشریف لے گئے۔

١١٩٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ وَهُوَ مَوْلَى الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثْتُ سَنَةً مَا أَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى صَحِبْتُهُ إِلَى مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ ذَهَبَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَقَالَ أَدْرِكْنِي بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ وَرَجَعَ ذَهَبْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ وَذَكَرْتُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ فَمَا قَضَيْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ *

١١٩٩- ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، سلیمان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید، عبید بن حنین مولیٰ عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ میرا ارادہ تھا کہ میں حضرت عمرؓ سے ان دو عورتوں کے متعلق دریافت کروں، کہ جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زور ڈالا تھا، تو میں ایک سال تک رکا رہا اور اس میں کوئی گنجائش نہیں ملی، یہاں تک کہ مکہ جاتے ہوئے میرا اور ان کا ساتھ ہوگیا، جب مر الظہران پر پہنچے تو حضرت عمرؓ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ اور مجھ سے فرمایا کہ تم پانی کا لوٹا لے کر آؤ، میں پانی کا برتن لے کر آیا، تو قضائے حاجت کے بعد فاروق اعظمؓ لوٹ کر آئے، تو میں پانی ڈالنے لگا، اور مجھے یاد آگیا، اور میں نے عرض کیا، امیر المومنین وہ دونوں عورتیں کون ہیں، ابھی میں اپنا کلام پورا کرنے بھی نہیں پایا تھا، کہ آپ نے فرمایا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

١٢٠٠- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَنَا وَقَالَ إِسْحَاقُ أَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيْصًا أَنْ أَسْئَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنْ تَتُوْبَآ إِلَى اللّٰهِ

١٢٠٠- اسحاق بن ابراہیم حنظلی و محمد بن ابی عمر، اسحاق، عبدالرزاق، معمر، عبید اللہ بن عبداللہ بن ابی ثور، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں عرصہ دراز سے حریص تھا، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ان دو بیویوں کا حال دریافت کروں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ اگر تم توبہ کرلو، تو تمہارے دل جھک جائیں، تا آنکہ انہوں نے حج کیا، اور میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا، چنانچہ جب ہم ایک راستہ

فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَحَجَجْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَدَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَدَلْتُ مَعَهٗ بِالْإِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ اَتَانِيْ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمَا اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاعْجَبًا لَّكَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ كَرِهَ وَاللّٰهِ مَاسَأَلَهٗ عَنْهُ وَلَمْ كَتَمَهٗ قَالَ هِيَ حَفْصَةُ وَ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ اَخَذَ يَسُوْقُ الْحَدِيْثَ قَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا تَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَآؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَآئُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِيْ فِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ ابْنِ زَيْدٍ بِالْعَوَالِيْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَاَتِيْ فَاِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِيْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِيْ فَقَالَتْ مَاتُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهٗ وَتَهْجُرُهٗ اِحْدٰهُنَّ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ فَانْطَلَقْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ اَتُرَاجِعِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ اَتَهْجُرُهٗ اِحْدٰكُنَّ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْكُنَّ وَخَسِرَ اَفَتَاْمَنُ اِحْدٰكُنَّ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ لَا تُرَاجِعِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْئَلِيْهِ شَيْئًا وَسَلِيْنِيْ مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ اِنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ اَوْسَمَ وَاَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

پر تھے، تو حضرت عمرؓ راستہ پر سے کنارہ پر ہولئے، اور میں بھی ان کے ساتھ راستہ کے ایک طرف پانی کا برتن لے کر ہو گیا، انہوں نے قضاء حاجت کی، پھر میرے پاس تشریف لائے، اور میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا، اور انہوں نے وضو کیا، پھر میں نے عرض کیا، اے امیر المومنینؓ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے وہ کون سی دو عورتیں ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اگر تم اللہ تعالیٰ سے توبہ کرلو، تو تمہارے دل جھک رہے ہیں، حضرت عمرؓ بولے، اے ابن عباسؓ بڑے تعجب کی بات ہے، زہری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کو ان کا اتنی مدت تک نہ پوچھنا، اور اسے چھپائے رکھنا پسند نہ آیا، پھر فرمایا، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں، اس کے بعد حدیث بیان کرنے لگے، اور فرمانے لگے، ہم قریش کی جماعت ایسی جماعت تھی، جو عورتوں پر غالب رہتی تھی، لیکن جب ہم مدینہ میں آئے تو ایسی جماعت کو پایا، کہ ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں، سو ہماری عورتیں ان کی خصلتیں اختیار کرنے لگیں، اور میرا مکان ان دنوں مدینہ کی بلندی پر بنو امیہ کے قبیلہ میں تھا، ایک روز میں نے اپنی بیوی پر کچھ غصہ کیا، وہ مجھے جواب دینے لگی، اور میں نے اس کے جواب دینے کو برا مانا، وہ بولی تم میرے جواب دینے کو برا سمجھتے ہو، خدا کی قسم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ کو جواب دیتی ہیں، اور ان میں سے ایک آپ کو چھوڑ دیتی ہے، کہ دن سے رات ہو جاتی ہے، سو میں چلا اور حضرت حفصہؓ کے پاس آیا، اور کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہو، وہ بولی ہاں! میں نے کہا کہ تم میں ایک ایک آپ کو دن سے رات تک چھوڑ دیتی ہے، انہوں نے کہا ہاں!، میں نے کہا کہ تم میں سے جس نے ایسا کیا وہ محروم ہوئی اور بڑا نقصان اٹھایا، کیا تم میں سے ہر ایک اس بات سے ڈرتی نہیں، کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول کے غصہ دلانے سے اس پر غصہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ يُرِيْدُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ وَكَانَ لِيْ جَارٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَّ اَنْزِلَ يَوْمًا فَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهٖ وَاٰتِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَكُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا فَنَزَلَ صَاحِبِيْ ثُمَّ اَتَانِيْ عِشَآءً فَضَرَبَ بَابِيْ ثُمَّ نَادَانِيْ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ مَاذَا جَاءَ تْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَاَطْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهٗ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ وَقَدْ كُنْتُ اَظُنُّ هٰذَا كَائِنًا حَتّٰى اِذَا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا اَدْرِيْ هَاهُوَذَا مُعْتَزِلٌ فِيْ هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ فَاَتَيْتُ غُلَامًا لَّهٗ اَسْوَدَ فَقُلْتُ اِسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَصَمَتَ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ فَاِذَا عِنْدَهٗ رَهْطٌ جُلُوْسٌ يَّبْكِيْ بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَآ اَجِدُ ثُمَّ اَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَصَمَتَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَاِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِيْ فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ اُذِنَ لَكَ فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ قَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ فَقُلْتُ اَطَلَّقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نِسَائَكَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَيَّ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَوْ رَاَيْتَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا تَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا

فرمائے، اور ناگہاں وہ ہلاک ہو جائے، پھر میں نے کہا کہ ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب نہ دے، اور نہ ان سے کسی چیز کو طلب کر، اور جس چیز کو تیری طبیعت چاہے، وہ مجھ سے مانگ، اور تو اس بیوی سے دھوکہ نہ کھا، جو تیری ہمسایہ یعنی سوتن ہے، کہ وہ تجھ سے زیادہ حسین ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ نسبت تیرے زیادہ پیاری ہے، اس سے مقصود حضرت عائشہ تھیں، پھر حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک انصاری ساتھی تھا، کہ میں اور وہ باری باری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، ایک دن وہ آتا تھا، اور ایک دن میں، اور وہ مجھے وحی وغیرہ کی خبر دیتا تھا اور میں اسے، اور ہم میں چرچا ہو رہا تھا، کہ غسان کا بادشاہ اپنے گھوڑوں کے نعل لگوا رہا ہے، تاکہ ہم سے لڑے، سو ایک روز میرا ساتھی مدینہ کے نچلے حصے میں گیا (یعنی حضرت کے پاس) اور پھر عشاء کے وقت میرے پاس آیا اور میرے دروازے پر دستک کی، میں نکلا، وہ بولا بڑا غضب ہو گیا، میں نے کہا کیا ملک غسان آ گیا؟ اس نے کہا نہیں، بلکہ اس سے بھی اہم بات پیش آ گئی، اور بہت لمبی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی، میں بولا حفصہؓ بے نصیب ہو گئی، اور بہت بڑے نقصان میں آ گئی، اور مجھے پہلے سے یقین تھا کہ ایک دن ایسا ہونے والا ہے، چنانچہ جب میں نے صبح کی نماز پڑھی، اپنے کپڑے پہنے اور نیچے اتر آیا، اور حفصہ کے پاس گیا، اسے دیکھا تو وہ رو رہی تھی، میں نے دریافت کیا، کیا تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دے دی، وہ بولی مجھے کچھ معلوم نہیں، اور آپ علیحدگی اختیار کئے ہوئے ہیں، اور وہاں بالا خانہ میں موجود ہیں، میں حضرت کے غلام کے پاس آیا، جو کہ سیاہ فام تھا، اور اس سے کہا کہ عمرؓ کے لئے اجازت لو، چنانچہ وہ اندر گیا، پھر نکلا اور کہا کہ میں نے تمہارا ذکر کیا، تو آپ خاموش رہے، پھر میں چلا اور منبر تک پہنچا، اور وہاں جا کر بیٹھ گیا، اور منبر کے پاس کچھ حضرات بیٹھے

الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَآئُهُمْ فَطَفِقَ نِسَآءُ نَا يَتَعَلَّمْنَ مِنَ نِّسَآءِ هُمْ فَتَغَضَّبْتُ عَلَى امْرَاَتِىْ يَوْمًا فَاِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِىْ فَانْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِىْ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهٗ وَتَهْجُرُهٗ اِحْدٰهُنَّ الْيَوْمَ اِلَى الَّيْلِ فَقُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَ اَفَتَاْمَنُ اِحْدٰهُنَّ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ دَّخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَايَغُرَّنَّكِ اِنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ اَوْسَمَ مِنْكِ وَاَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ فَتَبَسَّمَ اُخْرٰى فَقُلْتُ اَسْتَاْنِسُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ فَجَلَسْتُ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فِي الْبَيْتِ فَوَاللّٰهِ مَارَاَيْتُ فِيْهِ شَيْئًا يَّرُدُّ الْبَصَرَ اِلَّا اُهُبًا ثَلَاثَةً فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ يُّوَسِّعَ عَلٰى اُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلٰى فَارِسَ وَالرُّوْمِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَوٰى جَالِسًا ثُمَّ قَالَ اَفِيْ شَكٍّ اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ اسْتَغْفِرْ لِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَانَ اَقْسَمَ اَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِّنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حَتّٰى عَاتَبَهُ اللّٰهُ قَالَ الزُّهْرِيِّ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضٰى تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَا بِيْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَقْسَمْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَّاِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ اَعُدُّهُنَّ فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ

تھے اور بعض ان میں سے رو رہے تھے، میں کچھ دیر بیٹھا، پھر میرے اوپر اسی خیال کا غلبہ ہوا، جو کہ میرے دل میں تھا، میں پھر اس غلام کے پاس آیا، اور کہا کہ عمرؓ کے لئے اجازت حاصل کرو، وہ اندر گیا اور پھر آیا، بولا کہ میں نے تمہارا ذکر کیا تھا، مگر آپ خاموش رہے، میں پھر چلا، ناگہاں غلام مجھے بلانے آگیا، اور بولا کہ تمہارے لئے اجازت ہو گئی، بالآخر میں داخل ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، اور آپ ایک بوریئے کی بناوٹ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، کہ اس کی بناوٹ کے آپ کے بازو پر نشان پڑ گئے تھے، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے، آپ نے میری طرف سر اٹھایا، اور فرمایا نہیں، میں نے کہا اللہ اکبر! یارسول اللہ! آپ دیکھئے، کہ ہم قریش ہیں اور ایسی قوم ہیں کہ عورتوں پر غالب رہتے تھے، جب مدینہ منورہ آئے تو ہم نے ایسی قوم کو پایا، کہ ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں، اور ہماری عورتیں بھی ان کے طور طریق سیکھنے لگیں، ایک دن میں اپنی عورت پر غصہ ہوا تو، وہ مجھے جواب دینے لگی، اور میں نے اس کے جواب کو بہت برا سمجھا، اس نے کہا، کہ میرے جواب دینے کو کیا برا مانتے ہو، خدا کی قسم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج آپ کو جواب دیتی ہیں، اور ایک ایک ان میں سے آپ کو دن سے رات تک چھوڑ دیتی ہے، میں نے کہا جس نے ایسا کیا، وہ محروم ہو گئی، اور نقصان میں مبتلا ہو گئی، کیا ان میں سے ہر ایک اس بات سے بے خوف ہو گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول کے غصہ کی وجہ سے اپنا غصہ نازل فرمائے، اور وہ اسی وقت ہلاک ہو جائے، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، اور میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میں حفصہؓ کے پاس گیا، اور اس سے کہا تم اپنی سوکن کی حالت سے دھوکہ نہ کھا جانا، وہ تم سے زیادہ حسین اور تم سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری ہے، آپ پھر دوبارہ مسکرائے، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! کچھ جی بہلانے کی

وَّ عِشْرُوْنَ ثُمَّ قَالَ يَاعَآئِشَةُ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ ثُمَّ قَرَاَ عَلَيَّ الْاٰيَةَ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ حَتّٰى بَلَغَ اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ عَلِمَ وَاللّٰهِ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا لِيَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ فَقُلْتُ اَوَفِيْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَا تُخْبِرْ نِسَآئَكَ اَنِّيْ اِخْتَرْتُكَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِيْ مُبَلِّغًا وَلَمْ يُرْسِلْنِيْ مُتَعَنِّتًا قَالَ قَتَادَةُ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا قَالَ مَالَتْ قُلُوْبُكُمَا *

باتیں کروں، آپ نے فرمایا ہاں! میں بیٹھ گیا اور میں نے اپنا سر گھر کی طرف اونچا کیا، خدا کی قسم میں نے وہاں کوئی چیز ایسی نہ دیکھی، کہ جسے دیکھ کر میری نظر میری طرف پھرتی، علاوہ تین چمڑوں کے، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے، کہ آپ کی امت کے لئے فراخی اور کشادگی عطا فرمائے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فارس اور روم کو بڑی کشادگی دے رکھی ہے، حالانکہ وہ عبادت نہیں کرتے، یہ سن کر آپ اٹھ بیٹھے، اور فرمایا، ابن خطاب کیا تم شک میں ہو، ان لوگوں کی طیبات انہیں دنیا ہی میں دی گئیں، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ میرے لئے اللہ سے مغفرت مانگئے، اور آپ نے قسم کھائی تھی کہ بیویوں کے پاس ایک ماہ تک نہ جائیں گے، اور یہ قسم ان پر بہت غصہ کی وجہ سے کھائی تھی، حتی کہ اللہ نے آپ پر عتاب فرمایا، زہری بیان کرتے ہیں، کہ مجھے عروہ نے حضرت عائشہ سے خبر دی، کہ جب انتیس راتیں ہو گئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور پہلے مجھ سے بیان کرنا شروع کیا، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ آپ نے تو قسم کھائی تھی، کہ ایک ماہ تک ہمارے پاس تشریف نہیں لائیں گے، آپ ہمارے پاس انتیسویں دن تشریف لے آئے اور میں برابر دن گن رہی ہوں، آپ نے فرمایا، مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے، پھر فرمایا، اے عائشہ! میں تم سے ایک بات کہتا ہوں، تم اس کے جواب دینے میں جلدی نہ کرنا، اور اپنے والدین سے مشورہ لے لو، تو کوئی حرج نہیں، پھر آپ نے یہ آیت "یاایھاالنبی قل لازواجك سے اجرًا عظیمًا" تک پڑھی، حضرت عائشہ فرماتی ہیں، کہ آپ کو معلوم تھا کہ میرے والدین کبھی آپ سے جدا ہونے کا مشورہ نہیں دیں گے، میں نے عرض کیا، اس چیز میں اپنے والدین سے کیا مشورہ کروں، یقیناً میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور دار آخرت کو اختیار کرتی ہوں، معمر بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے ایوب نے کہا، آپ اپنی ازواج میں سے کسی کو

اس چیز کی خبر نہ کریں، کہ میں نے آپ کو اختیار کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے، تکالیف میں ڈالنے والا بنا کر نہیں بھیجا، قتادہ بیان کرتے ہیں، "صغت قلوبکما" کے معنی ہیں، کہ تمہارے دل جھک رہے ہیں۔

(١٦٥) بَاب الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا نَفَقَةَ لَهَا*

١٢٠١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكِ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ *

باب (۱۶۵) مطلقہ بائنہ کے لئے نفقہ نہیں ہے!

۱۲۰۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن یزید مولیٰ، اسود بن سفیان، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت فاطمہ بنت قیسؓ بیان کرتی ہیں کہ ابوعمر بن حفص نے انہیں طلاق بائن دے دی، اور وہ شہر میں نہ تھے، اور اپنی جانب سے ایک اور وکیل بھیج دیا، اور کچھ جو روانہ کئے، فاطمہؓ اس پر ناراض ہوئیں، تو اس کے وکیل نے کہا، خدا کی قسم! تمہارے لئے ہم پر کچھ واجب نہیں، پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور اس کا تذکرہ کیا، تو آپ نے فرمایا، تمہارے لئے ان کے ذمہ کچھ واجب نہیں ہے، پھر فاطمہؓ کو حکم دیا، کہ تم ام شریک کے مکان میں عدت گزارو، پھر فرمایا کہ وہ ایسی عورت ہے جہاں ہمارے اصحاب بہت جمع رہتے ہیں، اس لئے تم ابن مکتوم کے پاس عدت گزار لو، وہ نابینا آدمی ہیں، وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو، جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھے اطلاع دے دینا، جب میری عدت پوری ہوگئی، تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا، کہ مجھے معاویہ بن ابوسفیان اور ابوجہم نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے، آپ نے فرمایا ابوجہم تو اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا، اور معاویہ مفلس آدمی ہے، تم اسامہ بن زید سے نکاح کرلو، مجھے یہ امر ناپسند ہوا، فرمایا تم اسامہؓ سے نکاح کرلو، چنانچہ میں نے ان سے نکاح کرلیا، اور اللہ نے اسی میں خیر و خوبی عطا فرمائی، کہ عورتیں رشک کرنے لگیں۔

١٢٠٢- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ أَيْضًا حَدَّثَنَا

۱۲۰۲۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، ابن ابی حازم، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، ابوسلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ

يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ كِلَيْهِمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهُ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَنْفَقَ عَلَيْهَا نَفَقَةً دُون فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَأُعْلِمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ لِي نَفَقَةٌ أَخَذْتُ الَّذِي يُصْلِحُنِي وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لِي نَفَقَةٌ لَمْ آخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَتْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ وَلَا سُكْنَى *

تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ان کے شوہر نے انہیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طلاق دے دی، اور کچھ تھوڑا سا نفقہ دیا، جب انہوں نے دیکھا تو کہا خدا کی قسم! میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دوں گی، پھر اگر میرے لئے نفقہ ہوا تو جتنا کفایت کرے، اتنا لوں گی، اور اگر میرے لئے نفقہ نہ ہوگا تو اس میں سے کچھ نہ لوں گی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا، کہ نہ تمہارے لئے نفقہ ہے نہ مکان (۱)۔

١٢٠٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا فَأَبَى أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ فَانْتَقِلِي فَاذْهَبِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكُونِي عِنْدَهُ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ *

۱۲۰۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عمران بن ابی انس، ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا، کہ ان کے شوہر مخزومی نے انہیں طلاق دے دی، اور نفقہ دینے سے انکار کیا، پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں، اور آپ کو اطلاع دی تو رسالت مآب صی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارے لئے نفقہ نہیں ہے، تم ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر چلی جاؤ، وہ نابینا ہیں، وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو، اور انہی کے پاس رہو۔

١٢٠٤ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهُ لَيْسَ لَكِ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۰۴۔ محمد بن رافع، حسین بن محمد، شیبان، یحییٰ بن کثیر، ابو سلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس اخت ضحاک بن قیسؓ بیان کرتی ہیں، کہ ابو حفص نے انہیں تین طلاقیں دیں اور وہ یمن چلا گیا، اس کے آدمیوں نے کہا، تیرے لئے ہم پر کوئی نفقہ واجب نہیں ہے، اور خالدؓ چند آدمیوں کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت میمونہؓ کے گھر آئے، اور عرض کیا کہ ابو حفصؓ نے تین طلاقیں دے دیں، تو کیا اس کی عورت کے لئے نفقہ ہے؟ نور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ

(۱) مطلقہ بائنہ اور مطلقہ بثلاث کے لئے دوران عدت نفقہ اور سکنی واجب ہے یہی رائے متعدد صحابہ کرامؓ اور حضرات حنفیہؒ کی ہے۔ ان حضرات کا استدلال متعدد آیات قرآنیہ، احادیث اور آثار صحابہؓ سے ہے۔ ملاحظہ ہو (تکملہ فتح الملہم ص ۲۰۲ ج ۱)

فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَقَالُوا إِنَّ أَبَا حَفْصٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ لَا تَسْبِقِينِي بِنَفْسِكِ وَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَأْتِيهَا الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ فَانْطَلِقِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَإِنَّكِ إِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ فَانْطَلَقَتْ إِلَيْهِ فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ *

وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اس کے لئے نفقہ نہیں ہے، اور اس پر عدت ہے، اور اس سے کہلا بھیجا، کہ تم اپنے نکاح میں بغیر میرے سبقت نہ کرنا، اور انہیں حکم دیا، کہ ام شریک کے گھر آجائیں، پھر کہلا بھیجا کہ ام شریکؓ کے مکان پر مہاجرین اولین جمع ہوتے ہیں، تم ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر چلی جاؤ، اگر وہاں تم اپنا دوپٹہ اتارو گی تو کوئی نہیں دیکھے گا، چنانچہ میں وہاں چلی گئی، جب میری عدت پوری ہوگئی تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی شادی کر دی۔

١٢٠٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ كَتَبْتُ ذَلِكَ مِنْ فِيهَا كِتَابًا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَى أَهْلِهِ أَبْتَغِي النَّفَقَةَ وَاقْتَصُّوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو لَا تُفَوِّتِينَا بِنَفْسِكِ *

۱۲۰۵۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں قبیلہ بنی مخزوم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھی، تو اس نے مجھے طلاق بتہ دے دی، میں نے اس کے گھر والوں کے پاس آدمی بھیج کر نفقہ کا مطالبہ کیا، اور یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

١٢٠٦ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۲۰۶۔ حسن بن علی الحلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ وہ ابو عمرو کے نکاح میں تھیں، اس نے انہیں تین طلاقیں دے دیں، حضرت فاطمہؓ بیان کرتی ہیں، کہ پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور آپ سے گھر سے نکلنے کے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَفْتِيهِ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَهُ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا وَ قَالَ عُرْوَةُ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ *

بارے میں دریافت فرمایا، آپ نے انہیں حکم دیا کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر چلی جاؤ (جو کہ نابینا تھے) مروان نے مطلقہ کے گھر سے نکلنے کے بارے میں، ان کی تصدیق نہیں کی، اور عروہؓ نے بیان کیا، کہ حضرت عائشہؓ نے بھی فاطمہ بنت قیس کی اس بات کو قابل انکار سمجھا۔

(فائدہ) انہیں عذر کی وجہ سے اجازت دی گئی ہوگی، ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "ولا تخرجو هن من بيوتهن" اور اکثر علمائے کرام کا یہی مسلک ہے (عینی جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۸)۔

١٢٠٧ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ *

۱۲۰۷۔ محمد بن رافع، حجین، لیث، عقیل، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، اور عروہ کا یہ قول بھی بیان کیا ہے، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس بات کا فاطمہ پر انکار کیا ہے۔

١٢٠٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ خَرَجَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْيَمَنِ فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَةٍ فَقَالَا لَهَا وَاللَّهِ مَا لَكِ نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ قَوْلَهُمَا فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الِانْتِقَالِ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ أَيْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ أَعْمَى تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلَا يَرَاهَا فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مَرْوَانُ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ يَسْأَلُهَا عَنِ الْحَدِيثِ فَحَدَّثَتْهُ بِهِ فَقَالَ

۱۲۰۸۔ اسحاق بن ابراہیم اور عبد بن حمید، عبدالرزاق معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یمن گئے، اور اپنی بیوی کو ان کی طلاقوں میں سے جو ایک طلاق باقی تھی، وہ بھی دیدی، اور حارث بن ہشام، اور عیاش بن ابی ربیعہ دونوں کو کہلا بھیجا کہ اسے نفقہ دینا، ان دونوں نے کہا جب تک تو حاملہ نہ ہو، تجھے نفقہ نہیں پہنچتا، تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور آپ سے حارث وغیرہ کی گفتگو کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا تمہارے لئے نفقہ نہیں ہے اور انہوں نے گھر میں چلے جانے کی اجازت طلب کی، آپ نے اجازت دے دی، انہوں نے کہا یا رسول اللہ کہاں جاؤں، آپ نے فرمایا، ابن مکتوم کے گھر، کیونکہ وہ نابینا تھے، تاکہ وہاں اپنے کپڑے وغیرہ اتار سکے، اور وہ انہیں دیکھے بھی نہیں، جب ان کی عدت پوری ہو گئی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے ان کا نکاح کر دیا، مروان (حاکم مدینہ) نے حضرت فاطمہؓ کے پاس قبیصہ بن ذویب کو بھیجا، کہ ان سے یہ حدیث پوچھ کر آئے، حضرت

مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنِ امْرَأَةٍ سَنَأْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ فَبَيْنِي وَبَيْنَكُمُ الْقُرْآنُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ) الْآيَةَ قَالَتْ هَذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهُ مُرَاجَعَةٌ فَأَيُّ أَمْرٍ يَحْدُثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ فَكَيْفَ تَقُولُونَ لَا نَفَقَةَ لَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا فَعَلَامَ تَحْبِسُونَهَا *

فاطمہؓ نے یہی حدیث بیان کر دی، مروان بولا ہم نے یہ حدیث ایک عورت کے علاوہ اور کسی سے نہیں سنی، اور ہم ایسا قوی اور معتبر امر کیوں نہ اختیار کریں کہ جس پر سب کو پاتے ہیں، جب فاطمہؓ کو مروان کی یہ بات پہنچی، کہ ہمارے اور تمہارے درمیان قرآن ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو، فاطمہؓ بولیں یہ حکم تو اس کے لئے ہے جس سے رجعت ہو سکتی ہے، اور تین طلاقوں کے بعد پھر کونسی نئی بات پیدا ہو سکتی ہے، پھر تم کیوں کہتے ہو، جبکہ وہ حاملہ نہ ہو، تو اس کے لئے نفقہ نہیں، اور اس کے باوجود کس بھروسے پر اسے روکتے ہو۔

١٢٠٩ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ وَحُصَيْنٌ وَمُغِيرَةُ وَأَشْعَثُ وَمُجَالِدٌ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَدَاوُدُ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَقَالَتْ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ *

۱۲۰۹۔ زہیر بن حرب، ہشیم، سیار، حصین اور مغیرہ اور اشعث اور مجالد اور اسماعیل بن ابی خالد اور داؤد، شعبی بیان کرتے ہیں، کہ میں حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کے پاس گیا اور ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ان کے مقدمہ کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے کہا، کہ مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں، اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا جھگڑا مکان اور نفقہ کے بارے میں لے گئی، تو آپ نے مجھے نہ مکان دلوایا، اور نہ نفقہ، اور حکم دیا کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر عدت گزاروں۔

١٢١٠ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ وَدَاوُدَ وَمُغِيرَةَ وَإِسْمَعِيلَ وَأَشْعَثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ هُشَيْمٍ *

۱۲۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، حصین، داؤد اور مغیرہ اور اسماعیل اور اشعث، شعبی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، بقیہ حدیث حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

١٢١١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتْحَفَتْنَا بِرُطَبِ ابْنِ طَابٍ وَسَقَتْنَا سَوِيقَ سُلْتٍ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا

۱۲۱۱۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث ہجیمی، قرۃ، سیار، ابوالحکم، شعبی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ حضرت فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے، اور انہوں نے ہمیں ابن طاب کی تر کھجوریں کھلائیں اور جوار کا ستو پلایا، اور میں نے ان سے مطلقہ ثلاثہ کا حکم دریافت کیا، وہ بولیں کہ مجھے

أَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَعْتَدَّ فِي أَهْلِي *

میرے شوہر نے طلاق دے دی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دی، کہ میں اپنے لوگوں میں جاکر عدت گزاروں۔

١٢١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ *

۱۲۱۲۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی سفیان، سلمہ بن کہیل، شعبی، فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ مطلقہ ثلثہ کے لئے نہ مکان ہے اور نفقہ ہے۔

١٢١٣ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَأَرَدْتُ النُّقْلَةَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهُ *

۱۲۱۳۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، یحییٰ بن آدم، عمار بن زریق، ابو اسحاق، شعبی، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دیں اور میں نے وہاں سے منتقل ہونے کا ارادہ کیا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے فرمایا تم اپنے چچازاد بھائی عمرو بن ام مکتوم کے گھر میں چلی جاؤ، اور وہیں عدت گزارو۔

١٢١٤ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً ثُمَّ أَخَذَ الْأَسْوَدُ كَفًّا مِنْ حَصًى فَحَصَبَهُ بِهِ فَقَالَ وَيْلَكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هَذَا قَالَ عُمَرُ لَا نَتْرُكُ كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي لَعَلَّهَا حَفِظَتْ أَوْ نَسِيَتْ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ) *

۱۲۱۴۔ محمد بن عمرو بن جبلہ، ابو احمد، عمار بن رزیق، ابو اسحاق بیان کرتے ہیں، کہ ہم مسجد اعظم میں اسود بن یزید کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ شعبی بھی تھے، شعبی نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث بیان کی، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے سکنیٰ اور نفقہ کچھ متعین نہیں فرمایا، اسود نے ایک مٹھی کنکریاں لیں اور شعبی کی طرف پھینکیں، اور فرمایا افسوس ہے، کہ تم ایسی حدیث بیان کرتے ہو، حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا، کہ ہم اللہ کی کتاب، اور اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ایک عورت کے قول پر نہیں چھوڑ سکتے، معلوم نہیں، کہ اس نے یاد رکھا یا بھول گئی، ایسی عورت کے لئے گھر بھی ہے اور خرچہ بھی، اللہ رب العزت فرماتا ہے، کہ انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو، تاوقتیکہ وہ کھلی بے حیائی نہ کریں۔

(فائدہ) مطلقہ ثلثہ کے لئے نفقہ اور سکنی دونوں واجب ہیں، جیسا کہ روایات بالا میں حضرت عمرؓ کا فرمان اس پر شاہد ہے، اور یہی حماد، شریح، نخعی، ثوری، ابن ابی لیلیٰ، ابن شبرمہ، حسن بن صالح، ابو حنیفہؒ، ابو یوسف، امام محمد، حضرت عمرؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا مسلک ہے (عینی جلد ۲ صفحہ ۳۰۷)۔

١٢١٥- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ بِقِصَّتِهِ *

۱۲۱۵۔ احمد بن عبدہ ضبی، ابو داؤد، سلیمان بن معاذ بواسطہ اپنے والد، ابو اسحاق سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح، عمار بن رزیق سے روایت منقول ہے۔

١٢١٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي فَآذَنْتُهُ فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ وَأَبُو جَهْمٍ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَا مَالَ لَهُ وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ وَلَكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا أُسَامَةُ أُسَامَةُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ خَيْرٌ لَكِ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَاغْتَبَطْتُ *

۱۲۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، ابو بکر بن ابی الجہم بن صخیر عدوی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا، وہ بیان کرتی ہیں، کہ ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دیں، حضورؐ نے نہ انہیں گھر دلوایا، اور نہ نفقہ، فاطمہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جب تمہاری عدت پوری ہو جائے، تو پھر مجھے اطلاع کرنا، چنانچہ میں نے آپ کو خبر دی، اور مجھے حضرت معاویہ، حضرت ابوجہم، اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پیغام دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، معاویہ تو مفلس آدمی ہیں، ان کے پاس مال نہیں، اور ابو جہم عورتوں کو بہت مارتا ہے، لیکن اسامہؓ تو فاطمہؓ نے اپنے ہاتھ سے (بطور انکار) اشارہ کرتے ہوئے کہا، اسامہ! اسامہ! تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت تمہارے لئے بہتر ہے، چنانچہ میں نے ان سے نکاح کر لیا، اور عورتیں مجھ پر رشک کرنے لگیں۔

١٢١٧- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ أَرْسَلَ إِلَيَّ زَوْجِي أَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِطَلَاقِي وَأَرْسَلَ

۱۲۱۷۔ اسحاق بن منصور، عبدالرحمٰن، سفیان، ابو بکر بن ابی جہم سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ کہتی ہیں، کہ میرے شوہر ابو عمرو بن حفص نے عیاش بن ربیعہ کے ذریعہ مجھے طلاق کہلا کر بھیجی، اور عیاش کے ہمراہ پانچ صاع چھوہارے اور پانچ صاع جو بھی

مَعَهُ بِخَمْسَةِ آصُعِ تَمْرٍ وَخَمْسَةِ آصُعِ شَعِيرٍ فَقُلْتُ أَمَا لِي نَفَقَةٌ إِلَّا هَذَا وَلَا أَعْتَدُّ فِي مَنْزِلِكُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَمْ طَلَّقَكِ قُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ صَدَقَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ اعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ ضَرِيرُ الْبَصَرِ تُلْقِي ثَوْبَكِ عِنْدَهُ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَخَطَبَنِي خُطَّابٌ مِنْهُمْ مُعَاوِيَةُ وَأَبُو الْجَهْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُعَاوِيَةَ تَرِبٌ خَفِيفُ الْحَالِ وَأَبُو الْجَهْمِ مِنْهُ شِدَّةٌ عَلَى النِّسَاءِ أَوْ يَضْرِبُ النِّسَاءَ أَوْ نَحْوَ هَذَا وَلَكِنْ عَلَيْكِ بِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ *

بھیجے، میں نے کہا، کیا اس کے علاوہ میرا اور کوئی نفقہ لازم نہیں ہے، اور میں عدت کا زمانہ بھی تمہارے گھر میں نہ گزاروں گی، عیاش نے کہا نہیں، میں کپڑے پہن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے ارشاد فرمایا، تمہیں کتنی طلاقیں دی ہیں، میں نے کہا تین، آپ نے فرمایا، عیاش نے سچ کہا، تمہارے لئے نفقہ لازم نہیں ہے، تم اپنے چچازاد بھائی ابن ام مکتومؓ کے پاس عدت گزارو، وہ نابینا ہیں، ان کے سامنے تم اپنے کپڑے اتار سکو گی، اور جب تمہاری عدت کا زمانہ پورا ہو جائے، تو مجھے اطلاع دے دینا، پھر میرے پاس چند آدمیوں نے نکاح کے پیغام بھیجے، جن میں سے معاویہ اور ابو جہم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا، کہ معاویہؓ تو نادار اور کمزور حال ہیں، اور ابو جہم کا برتاؤ عورتوں کے ساتھ بہت سخت ہے، یعنی انہیں مارتے ہیں، تم اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اختیار کرلو۔

۱۲۱۸- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَخَرَجَ فِي غَزْوَةِ نَجْرَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَزَادَ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَشَرَّفَنِي اللَّهُ بِأَبِي زَيْدٍ وَكَرَّمَنِي اللَّهُ بِأَبِي زَيْدٍ *

۱۲۱۸۔ اسحاق بن منصور، ابو عاصم، سفیان ثوری، ابو بکر بن ابی جہمؒ بیان کرتے ہیں، کہ میں اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰنؒ دونوں، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے، اور ان سے وہی طلاق وغیرہ کا واقعہ دریافت کیا، انہوں نے کہا، کہ میں ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھی، اور وہ غزوہ نجران میں گئے، بقیہ حدیث حسب سابق ہے، مگر یہ زیادتی ہے، کہ میں نے ان سے نکاح کر لیا، تو اللہ رب العزت نے مجھے ابی زیدؓ سے نکاح کرنے میں شرافت اور بزرگی عطا فرمائی۔

۱۲۱۹- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ زَمَنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثَتْنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَاتًّا بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ *

۱۲۱۹۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، ابو بکر بیان کرتے ہیں، کہ میں اور ابو سلمہؓ، حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے، تو انہوں نے ہم سے بیان کیا، کہ ان کے خاوند نے انہیں تین طلاقیں دی تھیں، اور بقیہ حدیث سفیان

کی حدیث کی طرح روایت کی۔

۱۲۲۰- وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً *

۱۲۲۰۔ حسن بن علی حلوانی، یحییٰ بن آدم، حسن بن صالح، سدی، بہی، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دیں، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے گھر اور خرچہ کچھ مقرر نہیں فرمایا۔

۱۲۲۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ تَزَوَّجَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ فَطَلَّقَهَا فَأَخْرَجَهَا مِنْ عِنْدِهِ فَعَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ عُرْوَةُ فَقَالُوا إِنَّ فَاطِمَةَ قَدْ خَرَجَتْ قَالَ عُرْوَةُ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِذَلِكَ فَقَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ خَيْرٌ فِي أَنْ تَذْكُرَ هَذَا الْحَدِيثَ *

۱۲۲۱۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمٰن بن الحکم کی بیٹی سے نکاح کیا اور اسے طلاق دے کر اپنے پاس سے نکال دیا، عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے اس فعل کو قابل عیب سمجھا تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت فاطمہؓ بھی تو چلیں گئی تھیں، عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا، اور ان سے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس حدیث کا بیان کرنا اچھا نہیں ہے۔

۱۲۲۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا وَأَخَافُ أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ قَالَ فَأَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ *

۱۲۲۲۔ محمد بن مثنیٰ، حفص بن غیاث، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دیدی ہیں، اور مجھے خوف ہے کہ لوگ میرے ساتھ سختی اور بد مزاجی کریں، آپ نے حکم دیا کہ وہ دوسری جگہ چلی جائیں۔

(فائدہ) اس بناپر تبدیلی جگہ کی اجازت دی گئی۔

۱۲۲۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ خَيْرٌ أَنْ تَذْكُرَ هَذَا قَالَ تَعْنِي قَوْلَهَا لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ *

۱۲۲۳۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس کہنے میں کوئی اچھائی نہیں، کہ جس کو تین طلاقیں دی گئی ہوں، اس کے لئے نہ مکان ہے نہ نفقہ۔

۱۲۲۴- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا

۱۲۲۴۔ اسحاق بن منصور، عبدالرحمٰن، سفیان، عبدالرحمٰن بن

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيْ إِلَى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَمَا صَنَعَتْ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي إِلَى قَوْلِ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِي ذِكْرِ ذَلِكَ *

قاسم بیان کرتے ہیں، کہ عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا، دیکھئے حکم کی بیٹی کو کہ اس کے شوہر نے اسے طلاق بائنہ دے دی، اور وہ نکل کر چلی گئی، تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا، اس نے برا کیا، حضرت عروہ نے کہا، آپ نے حضرت فاطمہؓ کی بات نہیں سنی، وہ کیا کہتی ہیں، انہوں نے فرمایا، اس قول کے بیان کرنے میں کوئی فائدہ نہیں۔

(١٦٦) بَاب جَوَازِ خُرُوجِ الْمُعْتَدَّةِ الْبَائِنِ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي النَّهَارِ لِحَاجَتِهَا *

باب (۱۶۶) جو عورت طلاق بائنہ کی عدت گزار رہی ہو، اور جس کا شوہر مر گیا ہو، وہ دن میں ضرورت کے لئے نکل سکتی ہے!

١٢٢٥ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ طُلِّقَتْ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلَى فَجُدِّي نَخْلَكِ فَإِنَّكِ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا *

۱۲۲۵۔ محمد بن حاتم بن میمون، یحییٰ بن سعید، ابن جریج (دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، (تیسری سند)، ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میری خالہ کو طلاق دے دی گئی، تو انہوں نے چاہا کہ اپنے باغ کی کھجوریں توڑ کر لائیں، تو ایک شخص نے انہیں ان کے باہر نکلنے پر جھڑکا، اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، آپ نے فرمایا، نہیں تم جاؤ، اور اپنے باغ کی کھجوریں توڑ لاؤ، اس لئے کہ شاید تم اس میں سے صدقہ دو، یا نیکی کرو۔

(فائدہ) جس عورت کا شوہر مر گیا ہو، اور وہ عدت وفات گزار رہی ہو، تو کسی ضرورت کے پیش آجانے پر دن میں اپنے گھر سے نکل سکتی ہے (عینی جلد ۲ صفحہ ۳۰۸)۔

(١٦٧) بَاب انْقِضَاءِ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَغَيْرِهَا بِوَضْعِ الْحَمْلِ *

باب (۱۶۷) حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے!

١٢٢٦ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا و قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۱۲۲۶۔ ابو طاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں، کہ ان کے والد نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو لکھا، کہ وہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہؓ کے پاس جائیں، اور ان سے جا کر دریافت

عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ فِي بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تَرْجِينَ النِّكَاحَ إِنَّكِ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِينَ وَضَعَتْ وَإِنْ كَانَتْ فِي دَمِهَا غَيْرَ أَنَّ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهُرَ *

کریں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کیا فرمایا تھا، جب انہوں نے فتوی طلب کیا تھا، عمر بن عبداللہ نے عبداللہ بن عتبہ کو لکھا، کہ میں نے حضرت سبیعہؓ سے جا کر دریافت کیا تھا، انہوں نے فرمایا کہ میرا نکاح سعد بن خولہ عامری سے ہوا تھا، حضرت سعد جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے، اور حجتہ الوداع میں انتقال کر گئے، اور اس وقت میں حاملہ تھی، اور میرے شوہر کی وفات کے بعد ابھی زیادہ دن نہیں گزرنے پائے تھے کہ وضع حمل ہو گیا، نفاس سے فراغت ہو جانے کے بعد میں نے منگنی والوں کے لئے بناؤ سنگھار کیا، اتنے میں ایک شخص ابوالسنابل بن بعکک نامی قبیلہ بنو عبدالدار کے آگئے، اور وہ کہنے لگے، کہ تم نے کیوں بناؤ سنگھار کیا ہے، غالباً تم نکاح کی امیدوار ہو، خدا کی قسم تم نکاح نہیں کر سکتیں، جب تک تمہارے چار ماہ اور دس روز پورے نہ ہو جائیں، جب ابوالسنابل نے یہ بات کہی، تو میں اپنے کپڑے سنبھال کر شام کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور آپ سے اس بارے میں دریافت کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حمل وضع ہو جانے کے بعد تم آزاد ہو گئیں، اور مجھے حکم فرمایا، اگر تم چاہو تو نکاح کر سکتی ہو، ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں، کہ اگر وضع حمل ہوتے ہی نکاح کر لے، تو میری رائے میں کوئی حرج نہیں ہے، خواہ نفاس کا خون جاری ہو، مگر تاوقتیکہ پاک نہ ہو، شوہر اس سے قربت نہ کرے۔

١٢٢٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنَ عَبَّاسٍ اجْتَمَعَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ الْمَرْأَةَ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِدَّتُهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَدْ حَلَّتْ فَجَعَلَا

۱۲۲۷۔ محمد بن مثنیٰ عنزی، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، سلیمان بن یسارؒ بیان کرتے ہیں، کہ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اس عورت کا تذکرہ کر رہے تھے، جس کو شوہر کی وفات کے چند روز بعد وضع حمل ہو گیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرما رہے تھے کہ اس کی عدت وہ مدت ہے جو دونوں میں لمبی ہے، اور ابو سلمہؓ کہہ رہے

يَتَنَازَعَانِ ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ وَإِنَّهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ *

تھے کہ عورت وضع حمل کے بعد آزاد ہو گئی، اس چیز پر دونوں میں جھگڑا ہو رہا تھا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے کہ میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمہؓ کے ساتھ ہوں، بالآخر سب نے کریب مولیٰ ابن عباسؓ کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا، قاصد نے آکر بتایا، ام المومنین حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں، کہ سبیعہ اسلمیہ کے شوہر کے انتقال کے چند روز بعد وضع حمل ہو گیا، اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو آپ نے اسے نکاح کرنے حکم دے دیا۔

(فائدہ) آیت کلام اللہ شریف "واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن" اور احادیث بالا کے پیش نظر سلف سے لے کر خلف تک تمام علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، کہ حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے، خواہ شوہر کے انتقال کے کچھ دیر بعد ہی وضع حمل ہو جائے۔

١٢٢٨- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ اللَّيْثَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَأَرْسَلُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَلَمْ يُسَمِّ كُرَيْبًا *

۱۲۲۸۔ محمد بن رمح، لیث (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعیدؓ سے حسب سابق روایت منقول ہے، لیکن لیث نے اپنی حدیث میں یہ بیان کیا ہے، کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں روانہ کیا، اور کریب کا ذکر نہیں کیا۔

(١٦٨) بَاب وُجُوبِ الْإِحْدَادِ فِي عِدَّةِ الْوَفَاةِ وَتَحْرِيمِهِ فِي غَيْرِ ذَلِكَ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ *

باب (۱۶۸) جس کا شوہر انتقال کر جائے، وہ زینت ترک کر سکتی ہے، باقی کسی حال میں تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں، بلکہ حرام ہے!

١٢٢٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ

۱۲۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، حمید بن نافع، زینب بنت ابی سلمہؓ نے یہ تینوں حدیثیں بیان کی ہیں، چنانچہ فرماتی ہیں، کہ جب ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ابوسفیانؓ کا انتقال ہو گیا، تو میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی، ام المومنین نے خوشبو طلب کی، جس میں کچھ زردی کے اثرات

فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ قُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى

تھے، خلوق تھی، یا اور کچھ، بہر حال خوشبو طلب کر کے اسے لگایا، اور دونوں رخساروں پر بھی اسے ملا، پھر فرمایا، خدا کی قسم مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی، مگر یہ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، کہ آپ منبر پر تشریف فرما ہونے کی حالت میں فرما رہے تھے، کہ کسی عورت کے لئے بھی حلال نہیں، جو کہ اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو، کہ کسی مرد پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، مگر جس کا شوہر انتقال کر جائے، وہ چار ماہ دس روز ترک زینت کرے، زینبؓ بیان کرتی ہیں، کہ اس واقعہ کے بعد جب حضرت زینب بنت جحشؓ کے بھائی کا انتقال ہوا تو میں ان کے پاس گئی، حضرت زینبؓ نے بھی خوشبو طلب فرما کر لگائی، پھر فرمایا، خدا کی قسم! مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں تھی، مگر یہ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ منبر پر تشریف رکھنے کی حالت میں فرما رہے تھے، کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو، اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ علاوہ شوہر کے کسی میت کا تین رات سے زیادہ سوگ کرے، البتہ شوہر کے مرنے پر چار ماہ دس روز ترک زینت کرے، زینب بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنی والدہ حضرت ام سلمہؓ سے سنا فرما رہی تھیں کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا، یارسول اللہ میری بیٹی کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور میری بیٹی کی آنکھیں دکھ رہی ہیں، کیا ہم اس کے سرمہ لگا دیں، آپ نے فرمایا دو مرتبہ یا تین مرتبہ، فرمایا نہیں، یہ تو چار ماہ دس روز ہیں، جاہلیت کے زمانہ میں تو تم میں سے ایک سال کے پورا ہو جانے پر مینگنی پھینکا کرتی تھیں، حمید راوی بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ مینگنی پھینکنے کا کیا مطلب ہے، حضرت زینبؓ نے فرمایا (جاہلیت کے زمانہ میں) جب کسی عورت کا شوہر انتقال کر جاتا تھا، تو وہ ایک تنگ مکان

بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ *

میں چلی جاتی تھی، اور برے برے کپڑے پہن لیتی تھی، اور خوشبو وغیرہ کچھ نہ لگاتی تھی، جب اس طرح ایک سال کامل ہو جاتا تھا، تو اس کے پاس کوئی جانور، گدھا، بکری یا اور کوئی پرندہ لایا جاتا تھا، وہ اس پر ہاتھ پھیرتی تھی، اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جس پر ہاتھ پھیرتی تھی، وہ مر جاتا تھا، اس کے بعد وہ اس مکان سے باہر آتی تھی، اور اسے ایک مینگنی دی جاتی، اور وہ اسے ، پھر اس کے بعد جو چاہے کرتی، خواہ خوشبو کا استعمال ہو یا کسی اور چیز کا۔

۱۲۳۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ حَمِيمٌ لِأُمِّ حَبِيبَةَ فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْهُ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ إِنَّمَا أَصْنَعُ هَذَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَحَدَّثَتْهُ زَيْنَبُ عَنْ أُمِّهَا وَعَنْ زَيْنَبَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۲۳۰۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، حمید بن نافع، حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کسی رشتہ دار کا انتقال ہو گیا، تو انہوں نے زرد خوشبو لگائی، اور ہاتھوں پر لگائی، پھر فرمایا یہ اس لئے کرتی ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، کہ اس عورت کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، حلال نہیں ہے، کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ کرے، مگر شوہر کے مر جانے پر چار ماہ دس دن تک ترک زینت کرے، حضرت زینب نے یہی حدیث اپنی والدہ سے اور ام المومنین حضرت زینب زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اور کسی زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی۔

۱۲۳۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَافُوا عَلَى عَيْنِهَا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَكُونُ فِي شَرِّ بَيْتِهَا فِي أَحْلَاسِهَا أَوْ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا فِي

۱۲۳۱۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، حمید بن نافع بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت زینب بنت ام سلمہ سے سنا، وہ اپنی والدہ سے روایت کر رہی تھیں، کہ ایک عورت کا شوہر انتقال کر گیا، اور اس کی آنکھوں کا لوگوں کو ڈر ہوا، تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے سرمہ لگانے سے متعلق اجازت طلب کی، آپ نے فرمایا، تم میں سے ہر ایک عورت بدترین کوٹھڑی میں چلی جاتی تھی، اور بدترین کمبلی کا لباس تک پہنے رہتی، اور ایک سال بعد

بَيْتِهَا حَوْلًا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فَخَرَجَتْ أَفَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا *

جب کوئی کتا گزرتا، تو وہ اس پر مینگنی مارتی اور عدت سے باہر آتی تھی، تو کیا اب چار مہینے دس دن بھی عدت نہیں ہو سکتی۔

١٢٣٢ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ بِالْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي الْكُحْلِ وَحَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُخْرَى مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ تُسَمِّهَا زَيْنَبَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ *

۱۲۳۲۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حمید بن نافع، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ محترمہ سے دونوں حدیثیں حسب سابق روایت کرتے ہیں، لیکن اس میں محمد بن جعفر کی حدیث کی طرح حضرت زینبؓ کے نام کا ذکر نہیں ہے۔

١٢٣٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ تَذْكُرَانِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ بِنْتًا لَهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا فَهِيَ تُرِيدُ أَنْ تَكْحُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا *

۱۲۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید، حمید بن نافع، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام سلمہؓ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتی ہیں، کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا، کہ یارسول اللہ! میری لڑکی کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے، اور اس کی آنکھ دکھ رہی ہے اور وہ سرمہ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے (تو کیا اسے اجازت ہے؟) رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ پہلے تو تم اختتام سال پر مینگنی پھینکا کرتی تھیں، اور اب تو یہ صرف چار مہینے دس دن ہیں (گویا کہ سرمہ لگانے کی اجازت نہیں دی گئی)۔

١٢٣٤ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا أَتَى أُمَّ حَبِيبَةَ نَعِيُّ أَبِي سُفْيَانَ دَعَتْ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِهِ ذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا وَقَالَتْ كُنْتُ عَنْ هَذَا غَنِيَّةً سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا *

۱۲۳۴۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ایوب بن موسیٰ، حمید بن نافع، حضرت زینب بنت ابی سلمہ بیان کرتی ہیں، کہ جب ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باپ ابوسفیان کے انتقال کی خبر آئی، تو آپ نے تیسرے دن خوشبو منگا کر اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں رخساروں پر ملی، اور فرمایا، کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی، مگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، فرمارہے تھے، کہ جس عورت کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہو، اس کے لئے حلال نہیں ہے، کہ علاوہ شوہر کے اور کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے، البتہ شوہر کے انتقال پر چار ماہ دس

روز تک ترک زینت کرے۔

١٢٣٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ حَفْصَةَ أَوْ عَنْ عَائِشَةَ أَوْ عَنْ كِلْتَيْهِمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَوْ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا *

۱۲۳۵۔ یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ اور ابن رمح، لیث، نافع، صفیہ بنت ابی عبید، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، یا دونوں سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس عورت کا اللہ تعالیٰ اور قیامت کے روز پر ایمان ہو، یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان ہو، اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ غم کا اظہار کرے، مگر اپنے شوہر پر۔

١٢٣٦- وَحَدَّثَنَاه شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ حَدِيثِ اللَّيْثِ مِثْلَ رِوَايَتِهِ *

۱۲۳۶۔ شیبان بن فروخ، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار، نافع سے لیث کی حدیث کی سند کی طرح روایت منقول ہے۔

١٢٣٧- وَحَدَّثَنَاه أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ دِينَارٍ وَزَادَ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا *

۱۲۳۷۔ ابو غسان مسمعی، محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، نافع، صفیہ بنت ابی عبید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما زوجہ محترمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے روایت نقل فرماتی ہیں، جس طرح لیث اور ابن دینار نے روایت بیان کی ہے، باقی اس میں اتنا اضافہ ہے، کہ عورت اپنے شوہر کی عدت چار ماہ دس دن پوری کرے۔

١٢٣٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ *

۱۲۳۸۔ ابوالربیع، حماد، ایوب (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، نافع، صفیہ بنت عبید سے روایت کرتے ہیں، اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات سے، اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

١٢٣٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا

۱۲۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا *

رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ جو عورت اللہ رب العزت پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، اس کے لئے حلال نہیں ہے، کہ علاوہ اپنے شوہر کے اور کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔

١٢٤٠- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ *

۱۲۴۰۔ حسن بن ربیع، ابن ادریس، ہشام، حفصہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت شوہر کے علاوہ کسی میت کا تین رات سے زیادہ سوگ نہ کرے، مگر شوہر کا چار ماہ دس دن کرے، اور رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، مگر جو بناوٹی رنگا ہو (یمن کی دھاریدار چادر) اور نہ سرمہ لگائے، اور نہ خوشبو ہاں طہارت کے وقت قسط خوشبو یا اظفار کا تھوڑا سا حصہ استعمال کر سکتی ہے۔

١٢٤١- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا عِنْدَ أَدْنَى طُهْرِهَا نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ *

۱۲۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، (دوسری سند) عمرو ناقد، یزید بن ہارون، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے، کہ اپنے پاک ہونے کے وقت کے قریب قسط خوشبو، یا اظفار استعمال کر لیتی تھی۔

١٢٤٢- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلُ وَلَا نَتَطَيَّبُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا وَقَدْ رُخِّصَ لِلْمَرْأَةِ فِي طُهْرِهَا إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ *

۱۲۴۲۔ ابوالربیع زہرانی، حماد، ایوب، حفصہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ علاوہ شوہر کے کسی میت کا سوگ تین رات سے زیادہ نہ کریں، ہاں شوہر کے انتقال پر چار ماہ دس روز ترک زینت کریں، اور سرمہ نہ لگائیں، اور رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، البتہ طہر کے وقت جبکہ عورت غسل حیض کرے، تو قسط، یا اظفار کا ایک ٹکڑا استعمال کرنے کی اجازت دے دی تھی۔

(فائدہ) باتفاق علمائے کرام جس عورت کا شوہر انتقال کر جائے، تو اسے چار ماہ دس روز تک ترک زینت کرنا واجب ہے، جس میں رنگے ہوئے کپڑے، اور زیورات پہننا درست نہیں ہے، موطا امام مالک کی ایک حدیث میں سرمہ لگانے کی اجازت آئی ہے، اس لئے کہ اگر تکلیف ہو تو رات کو سرمہ لگا سکتی ہے، باقی نہ لگانا ہی بہتر ہے، اور قسط و اظفار ایک قسم کی خوشبو ہے، جو ازالہ دم کے وقت لگائی جاتی ہے، وہ بھی زینت کے لئے نہیں، واللہ اعلم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ اللِّعَانِ

١٢٤٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَسَلْ لِي عَنْ ذَلِكَ يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ

۱۲۴۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ(۱) بیان کرتے ہیں، کہ عویمر عجلانی، عاصم بن عدی انصاری کے پاس آیا، اور ان سے عرض کیا، کہ اے عاصم اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھے، تو کیا اسے مار ڈالے، پھر تم اسے مار ڈالو گے، یا کیا کرو گے، اس کے متعلق میرے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو، چنانچہ حضرت عاصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مسائل کو برا سمجھا، اور ان کی برائی بیان کی، یہاں تک کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی بات حضرت عاصم پر شاق گزری، چنانچہ جب وہ اپنے لوگوں میں واپس آئے تو عویمر ان کے پاس آئے، اور دریافت کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا ہے، عاصم نے عویمر سے کہا، کہ تم میرے پاس کوئی اچھی بات نہ لائے، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا یہ مسئلہ پوچھنا ناگوار گزرا ہے، عویمر بولے خدا کی قسم! میں تو جب تک آپ سے یہ مسئلہ دریافت نہ کرلوں، باز نہ آؤں گا، چنانچہ عویمر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تمام لوگوں کی موجودگی میں آئے، اور عرض کیا یارسول اللہ! فرمایئے، اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو دیکھے، تو کیا اسے قتل کر ڈالے، اور پھر آپ اسے (قصاص) میں قتل کر دیں گے، یا وہ کیا کرے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے اور تیری بیوی کے متعلق حکم الٰہی (آیت لعان) نازل ہوا ہے، تو جا، اور

(۱) حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ مشہور صحابہ میں سے ہیں۔ ان کا اصل نام حزن تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر سہل رکھا۔ مدینہ منورہ میں سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی ہیں۔

سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ *

اپنی بیوی کو لے کر آ، سہلؓ بیان کرتے ہیں، کہ پھر ان دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا، اور میں لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، جب یہ دونوں فارغ ہوئے، تو عویمرؓ بولے یارسول اللہ! اب اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں، تو میں جھوٹا بنوں گا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم صادر فرمانے سے قبل ہی انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیں، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ ہو گیا۔

١٢٤٤ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْأَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِي الْعَجْلَانِ أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَكَانَ فِرَاقُهُ إِيَّاهَا بَعْدُ سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَزَادَ فِيهِ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ حَامِلًا فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ أَنَّهُ يَرِثُهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهَا *

۱۲۴۴۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں، کہ عویمر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عجلان سے تھے، وہ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، اور بقیہ روایت مالک کی روایت کی طرح بیان، اور حدیث میں ابن شہاب کا قول کہ "پھر زوجین کی جدائی لعان کرنے والوں میں سنت ہو گئی"، داخل کر دیا، اور اس روایت میں اتنی زیادتی ہے، کہ حضرت سہلؓ نے بیان کیا، کہ وہ عورت حاملہ تھی، اور اس کے لڑکے کو ماں کی طرف منسوب کر کے پکارتے تھے، اس کے بعد یہ طریقہ جاری ہو گیا، کہ ایسا لڑکا اپنی ماں کا وارث ہو گا، اور اس کی ماں اس کی وارث ہو گی، اس کے حصہ کے مطابق جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دیا ہے۔

١٢٤٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهِمَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَزَادَ فِيهِ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ

۱۲۴۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے ابن شہاب نے لعان کرنے والوں کا حال اور ان کا طریقہ حضرت سہل بن سعدؓ ساعدی کی روایت سے بیان کیا، کہ انصار میں سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، یارسول اللہ! اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے، اور پھر پوری حدیث بیان کی، باقی اتنی زیادتی ہے، کہ پھر دونوں نے مسجد میں لعان کیا، اور میں وہاں موجود تھا، اور اس میں یہ بھی زیادتی ہے، کہ اس شخص نے اپنی بیوی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكُمُ التَّفْرِيقُ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ *

ہی جدا کر دیا، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی جدائی ہے، ہر ایک لعان کرنے والے کے لئے۔

١٢٤٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمْرَةِ مُصْعَبٍ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَمَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِي قَالَ إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ صَوْتِي قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ادْخُلْ فَوَاللَّهِ مَا جَاءَ بِكَ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا حَاجَةٌ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةً مُتَوَسِّدٌ وِسَادَةً حَشْوُهَا لِيفٌ قُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَنْ لَوْ وَجَدَ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ) فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ

١٢٤٦۔ محمد بن عبداللہ نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، عبدالملک بن ابی سلیمان، حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے مصعب بن زبیر کے زمانہ خلافت میں لعان کرنے والوں سے متعلق دریافت کیا گیا، میں حیران رہ گیا، کہ کیا جواب دوں، چنانچہ میں مکہ مکرمہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مکان کی طرف گیا، اور ان کے غلام سے کہا کہ میرے لئے اجازت طلب کرو، وہ بولا کہ حضرت ابن عمرؓ آرام فرما رہے ہیں، انہوں نے میری آواز سن لی، بولے ابن جبیر ہیں، میں نے عرض کیا، جی ہاں، فرمایا اندر آجاؤ، خدا کی قسم تم کسی کام کے لئے آئے ہو گے، میں اندر گیا وہ ایک کمبل بچھائے ہوئے تھے، اور ایک تکیہ پر ٹیک لگا رکھی تھی، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، میں نے عرض کیا، اے عبدالرحمٰن! کیا لعان کرنے والوں میں تفریق کر دی جائے؟ وہ بولے سبحان اللہ! بلاشبہ جدائی کر دی جائے، اور اس مسئلہ کے متعلق سب سے پہلے فلاں بن فلاں نے دریافت کیا، اور عرض کیا، یارسول اللہ آپ کا کیا خیال ہے، کہ اگر ہم میں سے کوئی اپنی عورت کو برا کام کراتے ہوئے دیکھے، تو کیا کرے، اگر اس چیز کو بیان کرے، تو بہت ہی بری بات بیان کرے گا، اور اگر خاموشی اختیار کرے، تو ایسی بات پر کیسے خاموش رہ سکتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے، اور کوئی جواب نہ دیا، اس کے بعد پھر وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، یارسول اللہ جس چیز کے متعلق میں نے آپ سے دریافت کیا تھا، میں خود ہی اس میں گرفتار ہو گیا، تب اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور کی یہ آیات نازل فرمائیں، والذین یرمون ازواجہم الخ، آپ نے یہ آیتیں اسے

عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا *

پڑھ کر سنائیں، اور وعظ و نصیحت فرمائی، اور فرمایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے، اس نے عرض کیا، نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے اس عورت پر بہتان نہیں لگایا ہے، اس کے بعد آپ نے عورت کو بلایا، اور اسے پند و نصیحت کی، اور فرمایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے سہل ترین ہے، وہ بولی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، یہ جھوٹا ہے، چنانچہ آپ نے مرد سے ابتداء کی، اور اس نے اللہ تعالیٰ کے نام کی چار مرتبہ گواہی دی، کہ وہ سچا ہے، اور پانچویں مرتبہ یہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو، تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، پھر عورت کو طلب کیا، اور اس نے اللہ تعالیٰ کے نام کی چار گواہیاں دیں، کہ یہ جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا، کہ اگر مرد سچا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو، اس کے بعد آپ نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی۔

(فائدہ) ان گواہیوں کا نام لعان ہے، جب شوہر اپنی بیوی پر تہمت لگائے، اور اس کے پاس چار گواہ موجود نہ ہوں تو اس وقت لعان کیا جائے گا، اور نفس لعان سے جدائی واقع نہیں ہوتی، تاوقتیکہ کہ قاضی جدائی اور تفریق کا حکم صادر نہ کردے، جیسا کہ اس مقام پر لعان کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان تفریق کردی، یہی امام ابوحنیفہ النعمان کا مسلک ہے۔

١٢٤٧ - وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَلَمْ أَدْرِ مَا أَقُولُ فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

۱۲۴۷۔ علی بن حجر سعدی، عیسیٰ بن یونس، عبدالملک بن ابی سلیمان، حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ حضرت معصب بن زبیرؓ کے زمانہ خلافت میں مجھ سے لعان کرنے والوں کے متعلق دریافت کیا گیا، لیکن مجھے معلوم نہیں تھا، کہ میں کیا جواب دوں، چنانچہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا، اور ان سے دریافت کیا، کہ کیا لعان کرنے والوں میں تفریق کی جائے گی، پھر بقیہ حدیث بیان کی ہے۔

١٢٤٨ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ

۱۲۴۸۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عمرو، سعید بن جبیر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے ارشاد

ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

فرمایا، تمہارا احساب اللہ تعالیٰ پر ہے، اور تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، اور تیرا اب اس عورت پر کوئی بس نہیں ہے، اس نے عرض کیا، یارسول اللہ میرا مال! آپ نے فرمایا، تیرا مال تجھے نہیں مل سکتا، کیونکہ اگر تو سچا ہے تو مال اس کا بدلہ ہے، جو اس کی شرم گاہ تیرے لئے حلال ہو چکی، اور اگر تو جھوٹا ہے تو اس سے مال ملنے کی سبیل اور دور ہو گئی، زہیر نے اپنی روایت میں "عن" کے بجائے یہ الفاظ روایت کئے ہیں، "عن عمرو سمع سعید بن جبیر یقول سمعت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۲۴۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ *

۱۲۴۹۔ ابوالربیع زہرانی، حماد، ایوب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے دو میاں بیوی کے درمیان تفریق کرادی اور فرمایا اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے، کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، اور نہ ہی آپ حاضر ناظر ہیں، ورنہ اولاً تو آپ کو لعان کرانے کی حاجت نہ تھی، پہلے ہی فرمادیتے کہ ان دونوں میں سے یہ جھوٹا ہے، اور اگر آپ لعان بھی کراتے، تو پھر بعد میں فرمادیتے، کہ یہ جھوٹا ہے، اس کو توبہ کر لینی چاہئے، دائر بین الزوجین اور اس احتمال کی گنجائش ہی نہ تھی۔

۱۲۵۰- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اللِّعَانِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۲۵۰۔ ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لعان کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے حسب سابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی۔

۱۲۵۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِلْمِسْمَعِيِّ وَابْنِ الْمُثَنَّى قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقِ الْمُصْعَبُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيدٌ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي

۱۲۵۱۔ ابوغسان مسمعی اور محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد قتادہ، عزرہ، حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ حضرت مصعب بن زبیرؓ نے لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق نہیں کرائی، سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس چیز کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کیا، تو انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے دو میاں بیوی کے درمیان جدائی اور

الْعَجْلَانِ *

تفریق کرادی تھی۔

۱۲۵۲ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِأُمِّهِ *

۱۲۵۲۔ سعید بن منصور اور قتیبہ بن سعید، مالک (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا، چنانچہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے درمیان تفریق کرادی، اور بچہ کا نسب اس کی ماں کے ساتھ ملا دیا۔

۱۲۵۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا *

۱۲۵۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا، اور دونوں میں تفریق کرادی۔

۱۲۵۴ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۲۵۴۔ محمد بن مثنیٰ، عبیداللہ بن سعید، یحییٰ قطان، عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۲۵۵ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ وَاللَّهِ لَأَسْأَلَنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ

۱۲۵۵۔ زہیر بن حرب اور عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں جمعہ کی شب کو مسجد میں تھا، اتنے میں ایک انصاری شخص آیا، اور عرض کیا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے، اور وہ اس چیز کو بیان کرے، تو تم اس کو کوڑے لگاؤ گے، اور اگر وہ اس کو قتل کردے، تو تم اسے قتل کر ڈالو گے، اور اگر خاموشی اختیار کرے، تو بہت غصہ کے بعد خاموش رہے، خدا کی قسم! میں اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں گا، چنانچہ جب دوسرا روز آیا تو وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کو دریافت کیا، اور بیان کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر

سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ افْتَحْ وَجَعَلَ يَدْعُو فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ) هَذِهِ الْآيَاتُ فَابْتُلِيَ بِهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَاءَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَأَبَتْ فَلَعَنَتْ فَلَمَّا أَدْبَرَا قَالَ لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا *

مرد کو پائے اور اس کو بیان کرے، تو تم اسے کوڑے لگاؤ گے، اور اگر وہ اسے قتل کر دے، تو تم ان کو مار ڈالو گے، یا خاموشی اختیار کرے، تو بہت ہی غصہ کے بعد خاموشی اختیار کرے گا، حضور نے فرمایا الٰہی اس کی مشکل کو کھول دے، اور آپ دعا کرنے لگے، تب لعان کی آیتیں نازل ہوئیں، والذین یرمون ازواجہم، تب اس کے ذریعہ سے اس مرد کا لوگوں کے سامنے امتحان لیا گیا، اور وہ اس کی بیوی دونوں نے لعان کیا، اولاً چار مرتبہ مرد نے گواہی دی کہ وہ سچا ہے، اور پانچویں مرتبہ میں لعنت کے ساتھ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو، تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہو، اس کے بعد عورت لعان کے لئے چلی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ذرا ٹھہر (سوچ کر لعان کر) لیکن اس نے نہ مانا، اور انکار کیا، اور لعان کیا، جب دونوں پشت پھیر کر چلدیئے، تو آپ نے فرمایا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس عورت کا بچہ سیاہ فام گھونگھریالے بالوں والا ہو گا، چنانچہ ویسا ہی سیاہ فام گھونگھریالے بالوں والا بچہ پیدا ہوا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے، کہ اس مرد کی شکل و صورت دیکھتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خیال تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس خیال کو سچا کر دکھایا، ورنہ آپ کو علم غیب نہیں تھا، ورنہ اس طرح کے واقعہ کو دائر کرنے کی کوئی حاجت ہی نہ تھی۔

١٢٥٦ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۲۵۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٢٥٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَأَنَا أُرَى أَنَّ عِنْدَهُ مِنْهُ عِلْمًا فَقَالَ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ وَكَانَ أَخَا الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ وَكَانَ أَوَّلَ رَجُلٍ لَاعَنَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ فَلَاعَنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۲۵۷۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، ہشام، محمد بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، یہ سمجھتے ہوئے کہ انہیں معلوم ہے، انہوں نے فرمایا کہ بلال بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کرنے کا الزام لگایا، اور یہ شخص براء بن مالکؓ کا اخیافی بھائی، اور سب سے پہلا آدمی تھا جس نے اسلام میں لعان کیا تھا، غرضیکہ اس نے اپنی بیوی سے لعان کیا، اس کے

وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ قَالَ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ *

بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دیکھتے رہو، اگر اس عورت کے سفید رنگ کا سیدھے بال والا، لال آنکھوں والا بچہ پیدا ہوا تو وہ ہلال بن امیہؓ کا ہے، اور اگر سرمگین آنکھوں، گھونگھریالے بالوں، اور پتلی پنڈلی والا بچہ پیدا ہو تو وہ شریک بن سحماء کا ہے، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں، کہ مجھے اطلاع ملی، کہ اس عورت کے سرمگیں چشم، گھونگھریالے بالوں اور پتلی پنڈلی والا بچہ پیدا ہوا ہے۔

١٢٥٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيَّانِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدْلًا آدَمَ كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي

۱۲۵۸۔ محمد بن رمح بن مہاجر اور عیسیٰ بن حماد، لیث، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کا تذکرہ کیا گیا، اور عاصم بن عدیؓ نے اس کے متعلق کچھ کہا تھا، تب وہ چلے گئے ان ہی کی قوم میں سے ایک آدمی ان کے پاس آیا، اور ان سے آکر شکایت کی، کہ میں نے اپنی بیوی کے پاس ایک اجنبی مرد پایا ہے، حضرت عاصمؓ کہنے لگے میں اپنی بات کی بنا پر اس بلا میں گرفتار ہوا، الغرض عاصم اس شخص کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس نے حضور کو وہ حالت بتلائی جس میں اپنی بیوی کو پایا تھا، اور یہ شخص زرد رو، لاغر اندام دراز مو تھا، اور جس آدمی پر اس نے زنا کا الزام لگایا تھا، وہ فربہ ساق، گندم گوں، اور پر گوشت تھا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو اس چیز کو واضح فرما دے، چنانچہ جب اس عورت کے بچہ پیدا ہوا، تو وہ اس شخص کے مشابہ تھا، جس پر اس نے زنا کا الزام لگایا تھا، بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میں لعان کرا دیا، حاضرین میں سے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا، کیا یہ وہی عورت تھی، جس کے بارے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا، کہ اگر بغیر گواہوں کے میں کسی عورت کو سنگسار کراتا، تو اس

الْإِسْلَامِ السُّوءَ *

عورت کو کراتا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نہیں، وہ عورت تو وہ تھی، جس نے علی الاعلان اسلام میں بدکاری کا افشاء کیا تھا۔

١٢٥٩- وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ كَثِيرَ اللَّحْمِ قَالَ جَعْدًا قَطَطًا *

۱۲۵۹۔ احمد بن یوسف ازدی، اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لعان کرنے والوں کا تذکرہ کیا گیا، اور لیث کی روایت کی طرح منقول ہے، اتنا اضافہ ہے، کہ وہ شخص جس کے ساتھ تہمت لگائی گئی تھی، وہ فربہ جسم، سخت گھونگھریالے بالوں والا تھا۔

١٢٦٠- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ وَذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ أَهُمَا اللَّذَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ *

۱۲۶۰۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابوزناد، قاسم بن محمد، حضرت عبداللہ بن شداد سے روایت ہے، کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے دو لعان کرنے والوں کا تذکرہ آیا، تو عبداللہ بن شداد نے دریافت کیا، کیا ان ہی میں وہ عورت تھی جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا، کہ اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا، تو اس عورت کو سنگسار کرتا، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نہیں وہ دوسری عورت تھی، جس نے اسلام میں علانیہ طور پر بدکاری کی تھی، ابن ابی عمرؓ نے اپنی روایت میں عبداللہ بن شداد کا واسطہ بیان نہیں کیا، بلکہ "عن القاسم بن محمد قال سمعت ابن عباس" کے الفاظ کہے ہیں۔

١٢٦١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۶۱۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراوردی، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے عرض کیا، یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے، تو کیا اسے قتل کر ڈالے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں، حضرت سعدؓ بولے کیوں نہیں، ایسے شخص کو مار ڈالنا چاہئے، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ

اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ *

عزت دے کر مبعوث فرمایا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا، سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں۔

١٢٦٢- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أَؤُمْهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ نَعَمْ *

۱۲۶۲۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پاؤں، تو کیا اسے اتنی مہلت دوں، کہ چار گواہ لے کر آؤں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں۔

١٢٦٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمَسَّهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لَأُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَغَيُورٌ وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي *

۱۲۶۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ اگر میں اپنی عورت کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو پاؤں تو کیا اسے ہاتھ تک نہ لگاؤں، تاوقتیکہ چار گواہ فراہم کر کے نہ لے آؤں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جی ہاں! سعدؓ بولے ہرگز نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حقانیت کے ساتھ بھیجا ہے میں تو فوراً اس سے پہلے تلوار سے اس کا کام تمام کر دوں گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں، وہ بہت غیرت والے ہیں، اور میں ان سے زیادہ غیرت والا ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

(فائدہ) یعنی اللہ جل شانہٗ اپنے بندوں کو گناہوں سے روکتا ہے اور ان امور کو برا سمجھتا ہے۔

١٢٦٤- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ

۱۲۶۴۔ عبیداللہ بن عمر قواریری و ابوکامل فضیل بن حسین حجدری، ابوعوانہ، عبدالملک بن عمیر، وراد کاتب مغیرہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تھا، کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پاؤں، تو تلوار کی دھار سے اس کا سر قلم کر دوں گا، چنانچہ رسول

غَيْرُ مُصْفِحٍ عَنْهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي مِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ اللَّهُ الْمُرْسَلِينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ *

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی خبر ہو گئی، فرمایا کیا تمہیں سعدؓ کی غیرت سے تعجب معلوم ہوتا ہے، خدا کی قسم میں اس سے بھی زیادہ غیرت مند ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے، اسی غیرت کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ہر ایک ظاہری اور باطنی بدکاری کو حرام کر دیا ہے، اور کوئی شخص خدا تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں، اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی شخص معذرت پسند نہیں ہے، اسی بنا پر اللہ رب العزت نے رسولوں کو خوشخبری دینے والے، اور ڈرانے والے بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور نہ کسی شخص کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ تعریف پسند ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے (ایسے لوگوں کے لئے) جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

١٢٦٥- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ غَيْرَ مُصْفِحٍ وَلَمْ يَقُلْ عَنْهُ *

۱۲۶۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائد، عبدالملک بن عمیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، باقی غیر مصفح تو کہا لیکن "عنہ" نہیں کہا۔

١٢٦٦- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنَّى أَتَاهَا ذَلِكَ قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ *

۱۲۶۶۔ قتیبہ بن سعید اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بنی فزارہ کا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ میری بیوی کے کالے رنگ کا بچہ پیدا ہوا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیرے پاس اونٹ ہیں، اس نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا، کس رنگ کے ہیں، اس نے کہا سرخ رنگ کے، آپ نے فرمایا، کیا اس میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے، اس نے کہا ہاں خاکی رنگ کے بھی ہیں، آپ نے فرمایا، تو پھر یہ رنگ کہاں سے آگیا، اس نے کہا شاید (آباؤ اجداد کی) کسی رگ نے گھسیٹ لیا ہو، آپ نے فرمایا، تو تیرے بچہ میں بھی کسی رگ نے یہ رنگ گھسیٹ لیا ہوگا۔

(فائدہ) یعنی صرف رنگ کے اختلاف سے اس بات کا یقین نہیں ہو سکتا کہ لڑکا اس کا نہیں کبھی آب وہوا اور ملک کے اختلاف کی بنا پر بھی رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔

۱۲۶۷- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدَتِ امْرَأَتِي غُلَامًا أَسْوَدَ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَنْفِيَهُ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الِانْتِفَاءِ مِنْهُ *

۱۲۶۷۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر (دوسری سند)، ابن رافع، ابن ابی فدیک، ابن ابی ذئب، زہری سے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح ابن عیینہ کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، مگر معمر کی روایت میں یہ زیادتی ہے، کہ ایک شخص نے درپردہ اپنے لڑکے کا انکار کرتے ہوئے عرض کیا یارسول اللہ میری بیوی نے ایک سیاہ فام لڑکا جنا ہے، اور اس حدیث کے آخر میں یہ اضافہ ہے، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے انکار کی اجازت نہیں دی۔

۱۲۶۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَّى هُوَ قَالَ لَعَلَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَكُونُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا لَعَلَّهُ يَكُونُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ *

۱۲۶۸۔ ابوالطاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یارسول اللہ! میری بیوی نے کالا بچہ جنا ہے، اور میں اس کا انکار کرتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، کیا تیرے پاس اونٹ ہیں، اس نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے دریافت کیا، ان کے کیا رنگ ہیں، بولا سرخ، آپ نے فرمایا، ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے، اس نے عرض کیا، جی ہاں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہ رنگ کہاں سے آگیا، اعرابی بولا، یارسول اللہ کسی رگ نے گھسیٹ لیا ہوگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، یہاں بھی شاید کسی رگ نے گھسیٹ لیا ہوگا(۱)۔

۱۲۶۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

۱۲۶۹۔ محمد بن رافع، حجین، لیث، عقیل، ابن شہاب بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور

(۱) اس حدیث سے چند مسائل مستنبط ہوتے ہیں (۱) محض گمان سے خاوند کے لئے اپنے بچے کے نسب کی اپنے سے نفی کرنا صحیح نہیں ہے بلکہ بچے کا نسب باپ ہی سے ثابت ہوگا اگرچہ اس کا رنگ باپ کے رنگ سے مختلف ہو (۲) رنگ کی مشابہت حجت شرعیہ نہیں ہے اور نہ ہی نسب کے معاملے میں قیافہ شناسی حجت ہے (۳) اس حدیث سے قیاس کرنے کا جواز بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلے کو اونٹوں پر قیاس فرمایا (۴) آدمی کو اپنے شیخ یا استاذ سے اپنے گھریلو امور کے بارے میں بھی مشورہ کر لینا چاہئے۔

أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سابقہ روایتوں کے مطابق حدیث نقل کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعِتْقِ

۱۲۷۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ *

۱۲۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کسی شخص کا غلام میں حصہ ہو، اور وہ اپنے حصہ کو آزاد کردے، اور اس کے پاس اتنا مال ہو، کہ غلام کی قیمت کو پہنچتا ہو، غلام کی متوسط قیمت لگا کر دیگر شریکوں کو ان کے حصہ کی قیمت دی جائے، اور غلام اس کی جانب سے آزاد ہو جائے گا اور اگر وہ مالدار نہ ہو، تو جتنا حصہ اس نے اس غلام کا آزاد کیا، اتنا ہی آزاد ہو جائے گا۔

۱۲۷۱- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ ابْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ *

۱۲۷۱۔ قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح، لیث بن سعدؒ۔
(دوسری سند) شیبان بن فروخ، جریر بن حازم۔
(تیسری سند) ابوالربیع، ابوکامل حماد، ایوب۔
(چوتھی سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد عبیداللہ۔
(پانچویں سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید۔
(چھٹی سند) اسحاق بن منصور، عبدالرزاق، ابن جریج، اسماعیل بن امیہ۔
(ساتویں سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ۔
(آٹھویں سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ابن ابی ذئب، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے مالک عن نافع کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۱۲۷۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ يَضْمَنُ *

۱۲۷۲۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے اس غلام کے متعلق فرمایا، جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو، اور پھر ان میں سے ایک (اپنے حصہ کو) آزاد کر دے، فرمایا وہ (دوسرے کے حصہ کا) ضامن ہوگا۔

۱۲۷۳-وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ ابْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ *

۱۲۷۳۔ عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، ابن ابی عروبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کا غلام میں حصہ ہو، اور وہ اپنا حصہ آزاد کر دے، تو اگر اس کے پاس مال ہوگا، تو غلام کی آزادی کا بار اس کے مال پر پڑے گا، اور اگر مال نہ ہوگا، تو غلام سے آسانی کے ساتھ کمائی کرائی جائے گی، اور اس پر کسی قسم کی زیادتی نہیں کی جائے گی۔

۱۲۷٤- وَحَدَّثَنَاه عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ*

۱۲۷۴۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، سعید بن ابی عروبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ اگر آزاد کرنے والے کے پاس مال نہ ہوگا، تو غلام کی منصفانہ قیمت لگا کر غلام سے آسانی کے ساتھ کمائی کرا کے اس شخص کو دلوائی جائے گی، جس نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا ہے۔

۱۲۷٥- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ *

۱۲۷۵۔ ہارون بن عبداللہ، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، حضرت قتادہؒ، ابن عروبہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، اور اس حدیث میں یہ بھی ذکر ہے، کہ منصفانہ قیمت لگالی جائے گی۔

(١٦٩) بَاب إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

باب (۱۶۹) ولاء صرف آزاد کرنے والے کو ہی ملے گی!

١٢٧٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ

۱۲۷۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، ابن عمرؓ، حضرت عائشہؓ نے ایک باندی کو خرید کر آزاد کرنا چاہا، باندی کے مالکوں نے کہا، ہم یہ باندی آپ کے ہاتھ اس شرط پر فروخت کرتے ہیں، کہ

أَهْلُهَا نَبِيعُكِيهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

حق ولاء ہم کو حاصل ہو گا، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، کہ میں نے اس بات کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپ نے فرمایا، اس بات سے تم خریدنے سے نہ رکو، کیونکہ حق ولاء آزاد کرانے والے ہی کا ہوتا ہے۔

١٢٧٧- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ *

١٢٧٧- قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ بریرہؓ، حضرت عائشہؓ کے پاس اپنے بدل کتابت میں ان سے مدد طلب کرنے کے لئے آئیں، اور ابھی تک انہوں نے اپنے بدل کتابت میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا، تو اپنے لوگوں کے پاس جا، اگر وہ منظور کریں، تو کتابت کا سارا روپیہ میں ادا کر دوں گی، مگر شرط یہ ہے کہ تیری ولاء مجھے ملے گی، بریرہؓ نے اپنے مالکوں سے بیان کیا، مگر وہ اس پر راضی نہ ہوئے، اور بولے، کہ اگر حضرت عائشہؓ چاہیں تو بوجہ اللہ تیرے ساتھ سلوک کریں، مگر ولاء ہماری ہوگی، حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو خرید کر آزاد کردے، کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے ہی کو ملے گی، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا، کہ کیا حال ہو گیا ہے لوگوں کا جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں، جو اللہ کی کتاب میں موجود نہیں ہیں، جو شخص اس قسم کی شرط لگائے، تو وہ لغو ہے، اگرچہ سو مرتبہ شرط لگائے، اللہ رب العزت کی لگائی ہوئی شرط سب سے زیادہ مضبوط اور درست ہے۔

(فائدہ) کتابت، غلام یا لونڈی سے کچھ روپیہ مقرر کر کے اس کی آزادی کو اس کی ادائیگی پر موقوف کر دینے کا نام ہے، کہ اگر اتنا مال ادا کردے، تو تو آزاد ہے، اب اس رقم کو بدل کتابت کہیں گے، اور غلام مکاتب کہلائے گا اور یہ معاملہ کتابت۔

١٢٧٨- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ إِلَيَّ

١٢٧٨- ابوالطاہر ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ زوجہ محترمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ بریرہؓ میرے پاس آئیں، اور عرض کیا، اے عائشہؓ میں نے اپنے مالکوں سے نو

فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ مِنْهَا ابْتَاعِي وَأَعْتِقِي وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ *

اوقیہ چاندی پر کتابت کی ہے، ہر سال ایک اوقیہ، اور لیث کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، لیکن اتنا اضافہ ہوا ہے، کہ آپ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا ان کے کہنے سے تو اپنے ارادے سے باز مت رہ، خرید لے، اور آزاد کردے، اور اس حدیث کے آخر میں یہ بھی ہے، کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، امابعد۔

١٢٧٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنَّ أَهْلِي كَاتَبُونِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي تِسْعِ سِنِينَ فِي كُلِّ سَنَةٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقُلْتُ لَهَا إِنْ شَاءَ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَأَتَتْنِي فَذَكَرَتْ ذَلِكَ قَالَتْ فَانْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ لَا هَا اللَّهِ إِذَا قَالَتْ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلْتُ قَالَتْ ثُمَّ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ كِتَابُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

١٢٧٩۔ ابو کریب، محمد بن علاء، الہمدانی، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ بریرہؓ میرے پاس آئیں، اور کہنے لگیں، کہ میرے مالکوں نے مجھے نو اوقیہ چاندی پر مکاتب بنایا ہے، اور نو سال میں یہ رقم ادا ہو گی، ہر سال ایک اوقیہ، آپ میری مدد کیجئے، میں نے کہا، اگر تیرے مالک راضی ہوں، تو یک دم کل قیمت میں ادا کردوں، اور تمہیں آزاد کردوں، لیکن تمہاری ولاء میں لوں گی، بریرہؓ نے اپنے مالکوں سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے انکار کر دیا، اور کہا کہ نہیں ولاء ہم ہی لیں گے، پھر بریرہؓ میرے پاس آئیں، اور اس چیز کا تذکرہ کیا، میں نے انہیں جھڑکا، وہ بولیں خدا کی قسم ایسا نہیں ہو گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو مجھ سے دریافت کیا، میں نے سارا واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا، تو خرید لے اور آزاد کردے، اور ان کی شرط رہنے دے، اس لئے کہ ولاء آزاد کرنے والے ہی کے لئے ہے چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد شام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا جو اس کے شایان شان تھی، بیان کی، پھر فرمایا امابعد! کیا حال ہو گیا لوگوں کا، وہ ایسی شرطیں لگا لیتے ہیں جو کتاب میں موجود نہیں ہیں، جو شرط بھی اللہ رب العزت کی کتاب میں موجود نہیں ہے، تو وہ باطل ہے، اگرچہ سو مرتبہ وہ شرط لگائی گئی ہو، کتاب اللہ زیادہ درست اور اللہ کی

شرط زیادہ مستحکم ہے، کیا حال ہے، لوگوں میں سے بعض کا کہ دوسرے سے کہتے ہیں، کہ آزاد تو کر دے اور حق ولاء میرے لئے ہے، حالانکہ ولاء کا حق اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

١٢٨٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ أَمَّا بَعْدُ *

۱۲۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب اور ابن نمیر، (دوسری سند) ابو کریب، وکیع (تیسری سند) زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، ہشام، بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ ابو اسامہ کی روایت کی طرح منقول ہے، باقی جریر کی روایت میں اتنا اضافہ ہے، کہ بریرہؓ کا شوہر غلام تھا، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اختیار دے دیا، اور اگر وہ آزاد ہوتا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بریرہؓ کو اختیار نہ دیتے، اور اس روایت میں "امابعد" کا لفظ موجود نہیں ہے۔

١٢٨١- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَبِيعُوهَا وَيَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ وَعَتَقَتْ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَتْ وَكَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتُهْدِي لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوهُ *

۱۲۸۱۔ زہیر بن حرب، اور محمد بن علاء، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بریرہ کے مقدمہ میں تین باتیں پیش آئیں، ایک تو یہ کہ اس کے مالکوں نے اسے بیچنا چاہا، اور ولاء کی شرط اپنے لئے کرنا چاہی، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا تو اسے خرید کے آزاد کر دے، کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے ہی کو ملے گی، (دوسرے یہ کہ) وہ آزاد کر دی گئیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کے شوہر کے بارے میں اختیار دے دیا، تو انہوں نے اپنے نفس کو پسند کیا (تیسری بات) اور لوگ بریرہؓ کو صدقہ دیتے تھے، اور وہ ہمیں ہدیہ بھیجتیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا، وہ ان کے لئے صدقہ ہے اور تمہارے لئے ہدیہ، اس لئے اسے کھاؤ۔

١٢٨٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ

۱۲۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، سماک، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ مِنْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَائِشَةُ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ *

تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے چند انصاریوں سے بریرہؓ کو خرید لیا، مگر انصار نے حق ولاء اپنے پاس محفوظ کرنے کی شرط کرلی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ولاء ولی نعمت (آزاد کرنے والے) کے لئے ہوتی ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دے دیا تھا، کیونکہ ان کا شوہر غلام تھا، اور بریرہؓ نے (ایک مرتبہ) حضرت عائشہؓ کی خدمت میں گوشت بھیجا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اس گوشت میں سے ہمارے لئے بھی بناتیں (تو اچھا تھا)، حضرت عائشہ نے عرض کیا، وہ بریرہؓ کو صدقہ میں ملا تھا، فرمایا، وہ ان کے لئے صدقہ ہے، اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

١٢٨٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ فَاشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ فَقَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا فَقَالَ لَا أَدْرِي *

۱۲۸۳۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے آزاد کرنے کے لئے بریرہؓ کو خریدنا چاہا، مگر مالکوں نے حق ولاء کو اپنے لئے کرلینے کی شرط لگائی، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا، حضور نے فرمایا تم اسے خرید کر آزاد کردو، اس لئے کہ حق ولاء آزاد کرنے والے کا ہی ہوتا ہے، اور کچھ گوشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، حاضرین نے عرض کیا، یہ گوشت بریرہؓ کو صدقہ میں ملا ہے، آپ نے فرمایا، وہ اس کے لئے صدقہ ہے، اور ہمارے لئے ہدیہ ہے، بریرہؓ کو (ان کے شوہر کے بارے میں) اختیار دیا گیا، عبدالرحمٰن بن قاسم کہتے ہیں، کہ بریرہؓ کا شوہر آزاد تھا، شعبہ بیان کرتے ہیں پھر میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے ان کے شوہر کا حال دریافت کیا، تو انہوں نے کہا معلوم نہیں۔

(فائدہ) باندی کو آزادی کے بعد اختیار حاصل ہے، خواہ سابقہ نکاح کو باقی رکھے، یا فسخ کردے، خواہ اس کا شوہر آزاد ہو یا غلام، واللہ اعلم۔

١٢٨٤ - وَحَدَّثَنَاه أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۲۸۴۔ احمد بن عثمان نوفلی، ابوداؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

١٢٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ

۱۲۸۵۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، ابوہشام، مغیرہ بن سلمہ

جَمِيعًا عَنْ أَبِي هِشَامٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا *

مخزومی، وہیب، عبیداللہ، یزید بن رومان، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بریرہؓ کا شوہر غلام تھا۔

۱۲۸۶- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ خُيِّرَتْ عَلَى زَوْجِهَا حِينَ عَتَقَتْ وَأُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأُدُمٍ مِنْ أُدُمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً عَلَى النَّارِ فِيهَا لَحْمٌ فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَكَرِهْنَا أَنْ نُطْعِمَكَ مِنْهُ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

۱۲۸۶۔ ابوالطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ بریرہؓ کے واقعہ میں تین سنتوں کا ظہور ہوا، (۱) بریرہؓ کے آزاد ہونے کے بعد اسے اختیار دیا گیا، (۲) کچھ گوشت میرے پاس بطور ہدیہ آیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، ہانڈی اس وقت آگ پر تھی، آپ نے کھانا طلب فرمایا، روٹی اور جو کچھ گھر میں سالن تھا، خدمت گرامی میں پیش کر دیا گیا، آپ نے فرمایا، مجھے معلوم ہو رہا ہے کہ ہانڈی آگ پر ہے، اور اس میں گوشت ہے، حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ گوشت تو ضرور ہے، مگر یہ گوشت بریرہؓ کو صدقہ میں دیا گیا تھا، اس لئے ہم نے آپ کو اس کا کھلانا مناسب نہ سمجھا، آپ نے فرمایا، وہ اس کے لئے صدقہ تھا، اور ہمارے لئے وہ اس کی طرف سے ہدیہ ہے، (۳) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہؓ کے معاملہ میں فرمایا، حق ولاء آزاد کرنے والے کے لئے ہے۔

۱۲۸۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَأَبَى أَهْلُهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْوَلَاءُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

۱۲۸۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک باندی خرید کر آزاد کرنا چاہی، مگر مالکوں نے بغیر حق ولاء کے فروخت کرنے سے انکار کر دیا، حضرت عائشہؓ نے اس بات کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپ نے فرمایا، کہ تم اپنے ارادے سے باز نہ آؤ، اس لئے کہ ولاء آزاد کرنے والے ہی کو ملتی ہے۔

(۱۷۰) بَاب النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ

باب (۱۷۰) حق ولاء کو فروخت اور ہبہ کر دینے

وَهِبَتِهِ *

کی ممانعت!

١٢٨٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ قَالَ مُسْلِم النَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ *

۱۲۸۸۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، سلیمان بن بلال، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ولاء کو فروخت کرنے، اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے، ابراہیم بیان کرتے ہیں، کہ میں نے امام مسلم بن حجاج سے سنا فرمارہے تھے، کہ اس حدیث میں تمام لوگ حضرت عبداللہ بن دینار رحمتہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد ہیں۔

١٢٨٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ الثَّقَفِيَّ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ إِلَّا الْبَيْعُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْهِبَةَ *

۱۲۸۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، ابن عیینہ۔
(دوسری سند) یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر۔
(تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان بن سعید۔
(چوتھی سند) ابن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ۔
(پانچویں سند)، ابن مثنیٰ، عبدالوہاب، عبیداللہ۔
(چھٹی سند) ابن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، مگر ثقفی بواسطہ عبیداللہ کی روایت میں اس کا تذکرہ ہے کہ بیع نہ کی جائے، اور ہبہ کا ذکر نہیں ہے۔

(١٧١) بَاب تَحْرِيمِ تَوَلِّي الْعَتِيقِ غَيْرَ مَوَالِيهِ *

باب (۱۷۱) آزاد شدہ کو اپنے آزاد کرنے والے کے علاوہ اور کسی طرف اپنے کو منسوب کرنے کی ممانعت!

١٢٩٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَتَبَ

۱۲۹۰۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا، ہر

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ بَطْنٍ عُقُولَهُ ثُمَّ كَتَبَ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَتَوَالَى مَوْلَى رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ ثُمَّ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ لَعَنَ فِي صَحِيفَتِهِ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ *

قبیلہ پر اس کی دیت ہے، کہ دوسرے مسلمان کے غلام کا بغیر اس کی اجازت کے مولیٰ بن جائے، بعد میں مجھے اس چیز کی بھی اطلاع ملی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والوں پر اپنی کتاب میں لعنت بھیجی ہے۔

١٢٩١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ *

۱۲۹۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص کسی کو بغیر اپنے مالکوں کی اجازت کے مولیٰ بنائے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی لعنت ہے، نہ اس کا کوئی فریضہ قبول کیا جائے گا، اور نہ کوئی نفل۔

١٢٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ *

۱۲۹۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی جعفی، زائدہ، سلیمان، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو شخص کسی قوم کو اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر مولیٰ بنائے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول کیا جائے گا، اور نہ نفل۔

١٢٩٣ - وَحَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ وَالَى غَيْرَ مَوَالِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ *

۱۲۹۳۔ ابراہیم بن دینار، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی الفاظ یہ ہیں "من والی غیر موالیه بغیر اذنهم" (ترجمہ وہی ہے جو پہلی حدیث میں گزر چکا ہے)۔

١٢٩٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةَ قَالَ وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۲۹۴۔ ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا، اور فرمایا کہ جو گمان کرتا ہے کہ ہمارے (اہل بیت) کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب کے علاوہ اور کوئی کتاب ہے، کہ جسے ہم پڑھتے ہیں، یا اس صحیفہ کے علاوہ اور وہ ان کی تلوار کے میان میں تھا، تو وہ جھوٹا ہے، اس صحیفہ میں تو اونٹوں کی عمروں کا بیان ہے، اور زخموں کی دیت کا تذکرہ ہے،

وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ وَمَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا *

اور اس میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ عیر سے لے کر ثور تک حرم ہے، جو شخص اس میں کسی نئی چیز کو ایجاد کرے، یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل، اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے، ان کا ادنیٰ(۱) مسلمان بھی ذمہ لے سکتا ہے اور جو شخص اپنے باپ کے علاوہ اور کسی کو باپ بنالے، یا اپنے مولیٰ کے علاوہ کسی اور کو مولیٰ بنائے، تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں، اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز اس کا نہ کوئی فرض قبول کیا جائے گا، اور نہ کوئی نفل۔

(فائدہ) حدیث سے خصوصیت کے ساتھ شیعوں کی تردید اور بدعتیوں کا باعث ملامت ہونا، اور ان کی پشت پناہی کرنے والوں کا بھی برا حشر ہونا ثابت ہو گیا۔

(۱۷۲) بَاب فَضْلِ الْعِتْقِ *

باب (۱۷۲) غلام آزاد کرنے کی فضیلت!

۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ إِرْبٍ مِنْهَا إِرْبًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ *

۱۲۹۵۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، عبداللہ بن سعید، اسماعیل بن ابی حکیم، سعید بن ابی مرجانہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا، اللہ رب العزت اس کے ہر عضو کے عوض اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔

۱۲۹۶ - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ أَبِي غَسَّانَ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِهِ مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ *

۱۲۹۶۔ داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، محمد بن مطرف، ابی غسان مدنی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو دوزخ کی آگ سے آزاد کر دے گا، یہاں تک اس کی شرم گاہ بھی اس کی شرم گاہ کے بدلے (آزاد کر دے گا)۔

(۱) مراد یہ ہے کہ مسلمانوں میں کسی نے کسی کافر کو امن دے دیا تو کسی دوسرے کے لئے اسے توڑنا جائز نہیں ہے خواہ امن دینے والا مسلمان مرتبے میں دوسروں سے کم ہو۔

١٢٩٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ *

۱۲۹۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن ہاد، عمر بن علی بن حسین، سعید بن مرجانہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو غلام کے ہر عضو کے بدلے دوزخ سے آزاد کردے گا، یہاں تک کہ اس کی شرم گاہ بھی غلام کی شرم گاہ کے عوض آزاد کردے گا۔

١٢٩٨- حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا وَاقِدٌ يَعْنِي أَخَاهُ حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرْتُهُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَأَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشْرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ *

۱۲۹۸۔ حمید بن مسعدہ، بشر بن مفضل، عاصم بن محمد، عمری، واقد، سعید بن مرجانہ صاحب علی بن حسین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو مسلمان مرد کسی مسلمان آدمی کو آزاد کرے گا، خدا تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو دوزخ سے محفوظ کردے گا، حضرت سعید بیان کرتے ہیں، کہ جب میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حدیث سنی تو علی بن حسین سے جاکر اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فوراً اپنے اس غلام کو آزاد کر دیا جس کی قیمت ایک ہزار دینار یا دس ہزار درہم حضرت ابن جعفرؓ دے رہے تھے۔

(١٧٣) بَاب فَضْلِ عِتْقِ الْوَالِدِ *

باب (۱۷۳) اپنے والد کو آزاد کرنے کی فضیلت!

١٢٩٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَلَدٌ وَالِدَهُ *

۱۲۹۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کوئی اولاد اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتی، سوائے اس کے کہ باپ کو کسی کا غلام دیکھے، اور پھر اسے خرید کر آزاد کر دے، ابن ابی شیبہ کی روایت میں "ولد والدہ" کے الفاظ ہیں۔

١٣٠٠- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ كُلُّهُمْ

۱۳۰۰۔ ابوکریب، وکیع (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) عمرو ناقد، ابواحمد زبیری، سفیان، سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی اس میں

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالُوا وَلَدٌ وَالِدَهُ *

بھی "ولد والدہ" کے لفظ موجود ہیں (ترجمہ ایک ہی ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

(١٧٤) بَاب إِبْطَالِ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ *

باب (۱۷۴) بیع ملامسہ اور منابذہ کا ابطال!

١٣٠١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ *

۱۳۰۱۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک، محمد بن یحییٰ بن حبان، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے بیع ملامسہ، اور منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

١٣٠٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۳۰۲۔ ابوکریب، ابن ابی عمر، وکیع سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی۔

١٣٠٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۳۰۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابواسامہ (دوسری سند)، محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، عبیداللہ بن عمر، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی۔

١٣٠٤ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۳۰۴۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسب سابق روایت کیا۔

۱۳۰۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ نُهِيَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ أَمَّا الْمُلَامَسَةُ فَأَنْ يَلْمِسَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِغَيْرِ تَأَمُّلٍ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَهُ إِلَى الْآخَرِ وَلَمْ يَنْظُرْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا إِلَى ثَوْبِ صَاحِبِهِ *

۱۳۰۵- محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عمرو بن دینار، عطاء بن میناء، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں، کہ ہمیں دو بیعوں سے ممانعت کی گئی ہے، ایک ملامسہ اور دوسری منابذہ، ملامسہ تو یہ ہے، کہ طرفین میں سے ہر ایک دوسرے کے کپڑے کو بغیر سوچے سمجھے ہاتھ لگائے (اور اس سے بیع لازم ہو جائے) اور بیع منابذہ یہ ہے، کہ طرفین میں سے ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے اور ان میں سے کوئی بھی اپنے ساتھی کے کپڑے کو نہ دیکھے۔

(فائدہ) اس قسم کی بیع کے ابطال کا دارومدار دھوکہ اور قمار پر ہے، کیونکہ ان میں بھی سراسر یہی چیزیں پائی جاتی ہیں (نووی و عینی جلد ۱۲، صفحہ ۲۶۶)۔

۱۳۰۶- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَلِبْسَتَيْنِ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَقْلِبُهُ إِلَّا بِذَلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْعَهُمَا مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ *

۱۳۰۶- ابوطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو قسم کی بیع اور دو طرح کے لباس پہننے سے منع فرمایا ہے، آپ نے بیع ملامسہ، اور منابذہ سے منع فرمایا ہے، بیع ملامسہ تو یہ ہے عاقدین میں سے ہر ایک دن یا رات میں ایک دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگا دے، اور اس کپڑے کو صرف اس بیع کے لئے الٹے، اور بیع منابذہ یہ ہے کہ عاقدین میں سے ہر ایک اپنے کپڑے کو دوسرے کی طرف پھینک دے، اور اس کپڑے کو پھینک دینے سے ہی دونوں کی بیع ہو جائے گی، نہ کوئی دوسرے کا کپڑا دیکھے اور نہ رضامندی کا اظہار کرے۔

۱۳۰۷- وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۳۰۷- عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

(۱۷۵) بَاب بُطْلَانِ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَالْبَيْعِ الَّذِي فِيهِ غَرَرٌ *

باب (۱۷۵) کنکری اور دھوکے کی بیع باطل ہونے کا بیان!

۱۳۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ *

۱۳۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، یحییٰ بن سعید، ابو اسامہ، عبیداللہ (دوسری سند) زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے کنکری کی بیع کرنے سے، اور دھوکے فریب کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) کنکری کی بیع کا مطلب ہے، مثلاً خریدنے والا کہے، کہ جب تیری یہ چیز کنکری پر جاگرے، تو بیع لازم ہے، یا کنکری پھینک کر مبیع کی تعیین کی جاتی یا مبیع کی پیائش کی جاتی۔ یہ بیع ایام جاہلیت میں کی جاتی تھی، شریعت نے اس کی ممانعت کر دی، اور دھوکے کی بیع تو ایک اصل عظیم ہے، جو بہت سی بیعوں کو شامل ہے، جیسا کہ مچھلی کی بیع پانی میں، اور دودھ کی بیع تھنوں میں وغیرہ وغیرہ، اس قسم کی تمام بیوع باطل ہیں، کیونکہ ان میں دھوکہ ہے۔

(١٧٦) بَاب تَحْرِيمِ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ *

باب (۱۷۶) بیع حبل الحبلہ کی ممانعت!

۱۳۰۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ *

۱۳۰۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن رمح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ آپ نے بیع حبل الحبلہ سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۱۰- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لَحْمَ الْجَزُورِ إِلَى حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تَحْمِلَ الَّتِي نُتِجَتْ فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ *

۱۳۱۰۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، یحییٰ قطان، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ اونٹ کا گوشت حبل الحبلہ تک بیچتے تھے، اور حبل الحبلہ یہ ہے، کہ اونٹنی بچہ جنے، اور پھر اس کا یہ بچہ حاملہ ہو، اور وہ جنے، اس بیع سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے منع فرمادیا ہے۔

(فائدہ) حبل الحبلہ کی جونسی شکل اختیار کر لی جائے، یا بیع معدوم ہے، یا میعاد مجہول ہے بہر صورت اس قسم کی بیع باطل ہے۔

(١٧٧) بَاب تَحْرِيمِ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَسَوْمِهِ عَلَى سَوْمِهِ وَتَحْرِيمِ

باب (۱۷۷) اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنے اور اس کے نرخ پر نرخ کرنے کی حرمت، اور دھوکہ

النَّجْشِ وَتَحْرِيمِ التَّصْرِيَةِ *

دینا، اور جانور کے تھنوں میں دودھ روک لینا بھی حرام ہے۔

١٣١١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ *

۱۳۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے۔

١٣١٢- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ *

۱۳۱۲۔ زہیر بن حرب اور محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے، اور نہ ہی اس کے پیام پر پیام دے مگر یہ کہ اس کے لئے اجازت دے دے (تو درست ہے)۔

١٣١٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ *

۱۳۱۳۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کوئی مسلمان کسی مسلمان کے نرخ کرتے وقت اسی چیز کا نرخ نہ کرے۔

(فائدہ) بائع و مشتری راضی ہو چکے، ابھی بیع پوری نہیں ہوئی، اتنے میں کوئی کہتا ہے، اس چیز کو میں خرید تا ہوں، یہ ناجائز ہے۔

١٣١٤- وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ وَسُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي

۱۳۱۴۔ احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالصمد، شعبہ، بواسطہ اپنے والد، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالصمد، شعبہ، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (تیسری سند) عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی بن ثابت، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (مسلمان) بھائی کے سودا کئے ہوئے پر سودا کرنے سے منع

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَفِي رِوَايَةِ الدَّوْرَقِيِّ عَلَى سِيمَةِ أَخِيهِ *

فرمایا ہے، اور دورقی کی روایت میں "سیمۃ اخیہ" کا لفظ ہے۔

١٣١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ *

۱۳۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قافلہ والوں سے جا کر بیع کے لئے نہ ملو، اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع کرے اور بیع نجش بھی نہ کرو، اور شہر والا باہر والے کے مال کو فروخت نہ کرے، اور اونٹ یا بکری کے تھنوں میں دودھ نہ روکو، پھر اگر کوئی ایسے جانور کو خرید لے تو خریدنے والے کو اختیار ہے، دونوں باتوں میں سے جو اسے پہلے معلوم ہو، دودھ دوہنے کے بعد اسے اختیار کرے، اگر پسند آئے تو رکھ لے ورنہ واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا اس دودھ کے عوض واپس کرے۔

(فائدہ) نجش کے معنی ہیں، بغیر خریدنے کے ارادہ سے آ کر قیمت کسی چیز کی زیادہ لگانا، کہ جس کی وجہ سے جو پہلے سے خرید رہا ہے، اسے زیادہ دینی پڑے، یہ صورت بھی ناجائز ہے، غرضیکہ مذکورہ بالا روایت میں جن چیزوں کی ممانعت کی گئی ہے، ان میں سراسر فریب اور دھوکہ ہے، واللہ اعلم۔

١٣١٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّلَقِّي لِلرُّكْبَانِ وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَأَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا وَعَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِيَةِ وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ *

۱۳۱۶۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی بن ثابت، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں سے جا کر ملنے سے منع کیا ہے، اور ایسے ہی شہری کو باہر والے کا مال بیچنے سے اور ایک سوکن کو دوسری سوکن کی طلاق چاہنے سے اور دھوکہ دینے سے، اور تھنوں میں دودھ روکنے سے، اور ایک بھائی کے نرخ پر نرخ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

١٣١٧ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَوَهْبٍ نُهِيَ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ

۱۳۱۷۔ ابوبکر بن نافع، غندر (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، وہب بن جریر (تیسری سند) عبدالوارث بن عبدالصمد، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، غندر اور وہب کی روایت میں صرف "نُہی" کا لفظ ہے، اور عبدالصمد کی حدیث میں "ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیٰ" کے الفاظ

الصَّمَدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ *

ہیں، جیسا کہ معاذ عن شعبہ کی حدیث میں روایت ہے۔

۱۳۱۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ *

۱۳۱۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش یعنی دھوکہ دینے سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) نجش کا مطلب پہلے بیان کر چکا ہوں۔

(۱۷۸) بَاب تَحْرِيمِ تَلَقِّي الْجَلَبِ *

باب (۱۷۸) تلقی جلب کی حرمت!

۱۳۱۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُتَلَقَّى السِّلَعُ حَتَّى تَبْلُغَ الْأَسْوَاقَ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ نُمَيْرٍ و قَالَ الْآخَرَانِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّلَقِّي *

۱۳۱۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن ابی زائدہ (دوسری سند) ابن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب تجارت سے آگے جا کر ملنے کو تاوقتیکہ وہ بازار میں نہ آئیں منع کیا ہے، یہ الفاظ ابن نمیر کی روایت کے ہیں، باقی دوسرے دونوں حضرات کی روایت میں ہے، کہ آپ نے آگے جا کر ملنے (۱) سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۲۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ *

۱۳۲۰۔ محمد بن حاتم، اسحاق بن منصور، ابن مہدی، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن نمیر عن عبیداللہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۳۲۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبَارَكٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ *

۱۳۲۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن مبارک، تیمی، ابو عثمان، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے آگے جا کر سوداگروں سے ملنے کو منع فرمایا ہے۔

۱۳۲۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا

۱۳۲۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، ہشام، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ

(۱) تلقی جلب سے مراد یہ ہے کہ دیہاتوں سے بیچنے کے لئے غلہ وغیرہ لانے والوں سے شہر سے باہر نکل کر کوئی شخص سارا سامان خرید لے اور انھیں شہر کی منڈی اور بازار میں آنے کا موقع نہ دے۔ چونکہ اس میں لانے والوں کے نقصان کا بھی اندیشہ ہے کہ خود بیچتے تو زیادہ ثمن مل جاتا اس خریدنے والے نے اصل بازار کی قیمت ظاہر کئے بغیر کم قیمت پر خرید لیا۔ اور شہر والوں کا بھی نقصان ممکن ہے کہ لانے والے خود کم قیمت پر بیچ دیتے مگر اس خریدنے والے نے اپنا بھی نفع رکھ کر زیادہ قیمت پر بیچا۔ اس ضرر کی وجہ سے اس چیز سے ممانعت فرمادی گئی۔

هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے جاکر سوداگروں سے ملنے کو منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) اس طرح سوداگروں سے جاملنے، اور ان سے سامان خریدنے میں لوگوں کو نقصان ہوتا ہو، تب یہ بات جائز نہیں ہے (عینی جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۴)۔

١٣٢٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامٌ الْقُرْدُوسِيُّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ *

۱۳۲۳۔ ابن ابی عمر، ہشام بن سلیمان، ابن جریج، ہشام قردوسی، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مال والوں سے آگے جاکر نہ ملو، اگر کوئی آگے جاکر ملے، اور مال خریدے، پھر مال کا مالک بازار میں آئے (اور بھاؤ دریافت کرے) تو اسے اختیار ہے (کہ بیع فسخ کردے)۔

(١٧٩) بَاب تَحْرِيمِ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِي *

باب (۱۷۹) شہری کو دیہاتی کا مال فروخت (۱) کرنے ممانعت!

١٣٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ و قَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ *

۱۳۲۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی شہری دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے، زہیر سے بھی یہی روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ الفاظ کے تغیر سے اسی طرح منقول ہے۔

١٣٢٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ

۱۳۲۵۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں سے آگے جاکر ملنے کو منع کیا ہے، اور

---

(۱) شہری کسی دیہاتی کا وکیل بن کر اس کا سامان فروخت کرے یہ "بیع الحاضر للبادی" کا مشہور معنی ہے۔ اس سے بھی منع فرمایا گیا شہر والوں کے ضرر کے اندیشہ سے، کیونکہ اس وکیل کے درمیان میں آنے سے اس چیز کی قیمت زیادہ لگائی جائے گی کیونکہ یہ شخص اپنی بھی اجرت نکالے گا اور کسی چیز کی فروخت میں جتنے زیادہ ہاتھ اور واسطے ہوتے ہیں اتنی ہی اس چیز کی قیمت بڑھتی جاتی ہے۔

فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِمْسَارًا *

شہری کو دیہاتی کا مال بیچنے سے منع کیا ہے، طاؤس کہتے ہیں، میں نے ابن عباس سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے، کہ شہری دیہاتی کا مال نہ بیچے، تو فرمایا اس کا دلال نہ بنے۔

(فائدہ) ابن عباسؓ کی روایت سے حدیث کے معنی خود واضح ہوگئے، لہٰذا اگر دلال بن کر بیچے گا تو اس سے اجرت بھی لے گا، یہ چیز ناجائز ہے، اور اگر بغیر دلال بنے فروخت کردے، اور محض احسان کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، حضرت ابن عباس کی یہ روایت صحیح بخاری میں بھی موجود ہے (عمدۃ القاری جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۲)۔

١٣٢٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ *

۱۳۲۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابو خیثمہ، ابوالزبیر، حضرت جابر (دوسری سند) احمد بن یونس، زہیر، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی دیہاتی کسی شہری کا کا مال فروخت نہ کرے، لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو، اللہ رب العزت ایک کے ذریعہ سے دوسرے کو روزی دیتا ہے۔

١٣٢٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۳۲۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق بیان کرتے ہیں۔

١٣٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ *

۱۳۲۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، یونس، ابن سیرین، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں اس بات سے روک دیا گیا، کہ شہری دیہاتی کا مال فروخت کرے، اگرچہ اس کا بھائی یا باپ ہو۔

١٣٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا مَعَاذٌ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ *

۱۳۲۹۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، محمد، حضرت انسؓ (دوسری سند) ابن مثنیٰ، معاذ، ابن عون، محمد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں اس بات سے روک دیا گیا ہے، کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال فروخت کرے (یعنی اس کا دلال نہ بنے)۔

(١٨٠) بَاب حُكْمِ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ *

باب (۱۸۰) بیع مصراۃ کا حکم!

١٣٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ

۱۳۳۰۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، داؤد بن قیس، موسیٰ بن

قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا فَلْيَحْلُبْهَا فَإِنْ رَضِيَ حِلَابَهَا أَمْسَكَهَا وَإِلَّا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ *

یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص دودھ روکی ہوئی بکری خریدے، پھر جا کر اس کا دودھ نکالے، اگر اس کا دودھ پسند آجائے تو رکھ لے، ورنہ واپس کر دے، اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور کا بھی دے دے۔

۱۳۳۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ *

۱۳۳۱- قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، قاری سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص دودھ چڑھی ہوئی (یعنی دودھ روکی ہوئی) بکری خریدے تو اسے رکھ اور اگر چاہے، اسے واپس کر دے، اور اس کے ساتھ ایک صاع چھوہارے کا بھی دیدے۔

۱۳۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ *

۱۳۳۲- محمد بن عمرو بن جبلہ بن ابی رواد، ابو عامر عقدی، قرہ، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو شخص دودھ چڑھی بکری خریدے، اسے تین دن تک اختیار ہے، پھر اسے واپس کرنا چاہے تو اس کے ساتھ ایک صاع گیہوں کا بھی دے دے، مگر گیہوں دینا ضروری نہیں ہے۔

۱۳۳۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ *

۱۳۳۳- ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص مصراۃ بکری خریدے، تو وہ دو باتوں میں سے بہتر کا مختار ہے، اگر چاہے تو اسے روک لے اور اگر چاہے، اس بکری کو واپس کر دے، اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور کا بھی دے دے، مگر گیہوں دینا ضروری نہیں ہے۔

(فائدہ) چونکہ عرب میں گیہوں گراں ہیں، اس لئے آپ نے یہ فرمادیا، اور مصراۃ اس جانور کو کہتے ہیں جس کا دودھ کئی وقت تک نہ نکالا جائے، تاکہ تھنوں میں دودھ زیادہ معلوم ہو، اور لوگ دھوکہ میں مبتلا ہو کر زیادہ قیمت میں اسے خرید لیں، لہٰذا خریدنے والے کو اس جانور کے واپس کر دینے کا حق حاصل ہے، اور جو دودھ اس نے نکالا ہے، اس کی قیمت ادا کر دے، کھجور اور گیہوں کا دینا ضروری نہیں ہے۔ (نووی جلد ۲، عینی جلد ۱۲)۔

١٣٣٤- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَنِ اشْتَرَى مِنَ الْغَنَمِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ *

۱۳۳۴۔ ابن ابی عمر، عبدالوہاب، ایوب سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، ہاں اتنا فرق ہے کہ اس حدیث میں "شاۃ" کے بجائے "غنم" کا لفظ ہے۔

١٣٣٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا أَحَدُكُمُ اشْتَرَى لِقْحَةً مُصَرَّاةً أَوْ شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا إِمَّا هِيَ وَإِلَّا فَلْيَرُدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ (١) *

۱۳۳۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہشام بن منبہ ان مرویات میں سے روایت کرتے ہیں، جو انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے آنحضرت سے نقل کی ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم میں سے کوئی ایسی اونٹنی خریدے، جس کا دودھ چڑھایا گیا ہو، یا دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے، تو دودھ دوہنے کے بعد اسے اختیار ہے، چاہے اسے رکھ لے یا اسے واپس کر دے، اور ایک صاع کھجور کا بھی اس کے ساتھ دے دے۔

(١٨١) بَاب بُطْلَانِ بَيْعِ الْمَبِيعِ قَبْلَ الْقَبْضِ *

باب (۱۸۱) قبضہ سے پہلے خریدار کو دوسرے کے ہاتھ بیچنا باطل ہے۔

١٣٣٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ *

۱۳۳۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید (دوسری سند) ابوالربیع عتکی، قتیبہ، حماد، عمرو بن دینار، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص اناج خریدے تو قبضہ کرنے سے قبل اسے فروخت نہ کرے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ میں ہر ایک چیز کو اسی پر قیاس کرتا ہوں۔

(فائدہ) منقولات کی بیع قبضہ سے پہلے درست نہیں، ہاں غیر منقول کی بیع میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

١٣٣٧- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

۱۳۳۷۔ ابن ابی عمر اور احمد بن عبدہ، سفیان (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، وکیع، سفیان ثوری، عمرو بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۱) چونکہ تصریہ میں زیادہ دودھ دکھا کر دوسرے شخص کو دھوکہ دیا جاتا ہے اور وہ دوسرا اسی دھوکے میں مبتلا ہو کر جانور خرید لیتا ہے اس لئے دیانۃً و اخلاقاً بیچنے والے کی ذمہ داری ہے کہ اگر خریدار اس جانور کو واپس کرنے کا کہے تو یہ اسے واپس لے لے۔

عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۳۳۸- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ *

۱۳۳۸۔ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص گیہوں خریدے تاوقتیکہ اس پر قبضہ نہ کرلے، اسے فروخت نہ کرے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ میں ہر ایک چیز کو گیہوں کے مرتبہ میں سمجھتا ہوں (یعنی اگر کوئی دوسری چیز ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے)۔

۱۳۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَقَالَ أَلَا تَرَاهُمْ يَتَبَايَعُونَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامُ مُرْجَأٌ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ مُرْجَأً *

۱۳۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص گیہوں خریدے، تاوقتیکہ اسے ناپ نہ لے، اسے نہ بیچے، طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا، ایسا کیوں ہے، انہوں نے فرمایا، تم لوگوں کو نہیں دیکھتے، کہ اناج سونے کے ساتھ میعاد پر بیچتے ہیں، لیکن ابوکریب نے میعاد کا تذکرہ نہیں کیا۔

۱۳۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ *

۱۳۴۰۔ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، مالک (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص اناج خریدے تاوقتیکہ اسے پورا وصول نہ کرلے، اسے فروخت نہ کرے۔

۱۳۴۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنَ

۱۳۴۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اناج خریدتے تھے، پھر وہ ایک شخص کو ہمارے پاس بھیجتا تھا، جو اناج کو ہمیں

الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهُ *

اس جگہ سے جہاں سے خریدا ہے، اٹھا لینے کا اور دوسری جگہ منتقل کرنے کا بیچنے سے قبل حکم کرتا تھا۔

١٣٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ وَكُنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ جِزَافًا فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى نَنْقُلَهُ مِنْ مَكَانِهِ *

۱۳۴۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبید اللہ، (دوسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص اناج خریدے، تو اسے فروخت نہ کرے، تاوقتیکہ اس پر قبضہ نہ کرے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ ہم سواروں سے ڈھیر کے ڈھیر اناج خریدا کرتے تھے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم نے ہمیں اس کے فروخت کرنے سے منع فرمایا، تاوقتیکہ ہم اسے دوسری جگہ نہ لے جائیں۔

١٣٤٣- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ وَيَقْبِضَهُ *

۱۳۴۳۔ حرملہ بن یحییٰ، عبداللہ بن وہب، عمر بن محمد، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص اناج خریدے، تو اسے فروخت نہ کرے، تاوقتیکہ اسے پورا وصول نہ کرلے، اور اس پر قبضہ نہ کرلے۔

١٣٤٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ و قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ *

۱۳۴۴۔ یحییٰ بن یحییٰ اور علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص اناج خریدے تو اسے نہ فروخت کرے، جب تک کہ اس پر پورا قبضہ نہ کرلے۔

١٣٤٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى

۱۳۴۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں کو اس بات پر مارا جاتا تھا، کہ جب وہ اناج کے ڈھیر خریدتے، تو وہاں سے منتقل کرنے سے پہلے اسی جگہ پر

يُحَوِّلُوهُ *

انہیں بیچ ڈالتے تھے۔

١٣٤٦- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ابْتَاعُوا الطَّعَامَ جِزَافًا يُضْرَبُونَ فِي أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ وَذَلِكَ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَشْتَرِي الطَّعَامَ جِزَافًا فَيَحْمِلُهُ إِلَى أَهْلِهِ *

۱۳۴۶۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں کو اس بات پر مار پڑتی تھی، کہ وہ اناجوں کے ڈھیر خریدتے تھے اور اپنے مکانوں میں لے جانے سے قبل اسی مقام پر فروخت کر دیتے تھے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا، کہ ان کے والد اناج کا ڈھیر خریدتے تھے، اور پھر اسے اپنے گھر لے آتے تھے۔

١٣٤٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ مَنِ ابْتَاعَ *

۱۳۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور ابو کریب، زید بن حباب، ضحاک بن عثمان، بکیر بن عبداللہ بن اشج، سلیمان بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو گیہوں خریدے تو ناپنے سے قبل اسے فروخت نہ کرے، اور ابو بکر کی روایت میں "ابتاع" کا لفظ ہے۔

(فائدہ) کیونکہ ناپنا اور وزن کرنا، یا اس جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا خود قبضہ کرنا ہے۔

١٣٤٨- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ أَحْلَلْتَ بَيْعَ الرِّبَا فَقَالَ مَرْوَانُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَحْلَلْتَ بَيْعَ الصِّكَاكِ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يُسْتَوْفَى قَالَ فَخَطَبَ مَرْوَانُ النَّاسَ فَنَهَى عَنْ بَيْعِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ فَنَظَرْتُ إِلَى حَرَسٍ يَأْخُذُونَهَا مِنْ أَيْدِي

۱۳۴۸۔ اسحاق بن ابراہیم، عبداللہ بن حارث، مخزومی، ضحاک بن عثمان، بکیر بن عبداللہ بن اشج، سلیمان بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروان حاکم مدینہ سے کہا، تو نے ربا کی بیع کو حلال کر دیا، مروان نے کہا، میں نے کیا کیا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تو نے سند (چٹھیوں) کی بیع جائز کر دی ہے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اناج کی بیع سے اس کے قبضہ کرنے سے پہلے منع فرمایا ہے، چنانچہ مروان نے خطبہ دیا، اور لوگوں کو اس کی بیع سے منع کیا، سلیمان راوی حدیث بیان کرتے ہیں، کہ میں نے چوکیداروں کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے ہاتھوں سے چٹھیوں کو

النَّاسِ *

چھین رہے تھے۔

(فائدہ) اس سے مراد وہ رسیدیں ہیں جن کے ذریعہ خرید و فروخت ہوتی تھی، اور مال پر قبضہ نہیں ہوتا تھا۔

١٣٤٩- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ *

۱۳۴۹۔ اسحاق بن ابراہیم، روح، ابن جریج، ابوزبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے، کہ جب تو کوئی اناج خریدے تو جب تک اس پر قبضہ نہ کرلے، اسے فروخت مت کر۔

(١٨٢) بَاب تَحْرِيمِ بَيْعِ صُبْرَةِ التَّمْرِ الْمَجْهُولَةِ الْقَدْرِ بِتَمْرٍ *

باب (۱۸۲) جس کھجور کے ڈھیر کا وزن معلوم نہ ہو، تو اسے دوسری کھجوروں کے عوض بیچنا صحیح نہیں ہے۔

١٣٥٠- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ *

۱۳۵۰۔ ابوالطاہر، احمد بن عمرو، ابن وہب، ابن جریج، ابوالزبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھجور کا ڈھیر فروخت کرنے سے جس کا وزن یا ماپ معلوم نہ ہو، اس کھجور کے ڈھیر کے بدلے جس کا وزن یا ماپ معلوم ہو، منع کیا ہے۔

١٣٥١- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ مِنَ التَّمْرِ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ *

۱۳۵۱۔ اسحاق بن ابراہیم، روح، ابن جریج، ابوزبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور حسب سابق روایت بیان کی، باقی حدیث کے آخر میں کھجوروں کا تذکرہ نہیں ہے۔

(١٨٣) بَاب ثُبُوتِ خِيَارِ الْمَجْلِسِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ *

باب (۱۸۳) بیع سے پہلے عاقدین کو خیار مجلس حاصل ہے!

١٣٥٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

۱۳۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ بائع اور مشتری کو جب تک جدا نہ ہوں اختیار (فسخ بیع) حاصل ہے، مگر اس بیع میں جس

إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ *

میں اختیار کی شرط لگائی گئی ہو۔

(فائدہ) امام بدرالدین عینی فرماتے ہیں، یہ اس شکل میں ہے، جبکہ عاقدین میں سے ایک نے بیع کو واجب کر دیا ہو یعنی ایجاب کر لیا ہو، اب دوسرے کو اختیار ہے، چاہے قبول کرے اور اگر چاہے تو رد کر دے، لیکن جب عاقدین میں ایجاب و قبول ہو گیا تو اب بیع تام ہو گئی، لہٰذا اس کے بعد کسی کو خیار حاصل نہ ہو گا، ہاں اگر خیار کی شرط لگائی، یا اس چیز میں کوئی عیب نکل آیا، تو خیار عیب کا حق رہے گا، جیسا کہ حدیث سمرہ بن جندبؓ جو نسائی میں مذکور ہے، اس پر صراحتہً دال ہے (عینی جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۹)۔

۱۳۵۳ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ *

۱۳۵۳۔ زہیر بن حرب اور محمد بن مثنیٰ، یحییٰ قطان۔
(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر۔
(تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔
(چوتھی سند) زہیر بن حرب اور علی بن حجر، اسماعیل۔
(پانچویں سند) ابوالربیع اور ابو کامل، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔
(چھٹی سند) ابن مثنیٰ، ابن ابی عمر، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید۔
(ساتویں سند) ابن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے "مالک عن نافع" کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۳۵٤ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ

۱۳۵۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جب دو آدمی خرید و فروخت کریں، تو ہر ایک کو اختیار ہے، جب تک دونوں جدا نہ ہوں، اور ایک ہی مقام پر رہیں، یا ان میں سے ایک دوسرے کو اختیار دے، جب دونوں بیع کے نفاذ پر راضی ہو گئے، تو بیع واجب ہو گئی اور اگر دونوں میں سے کسی نے بھی بیع کو فسخ نہیں کیا، تب یہ بیع واجب ہو گئی۔

مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ *

(فائدہ) یعنی عقد بیع سے پہلے عاقدین کو خیار حاصل ہے، اور جب بیع منعقد ہو جائے تو پھر کسی قسم کا اختیار نہیں، خواہ افتراق مجلس ہو، یا نہ ہو (مترجم)۔

١٣٥٥- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَمْلَى عَلَيَّ نَافِعٌ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْبَيْعِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ إِذَا بَايَعَ رَجُلًا فَأَرَادَ أَنْ لَا يُقِيلَهُ قَامَ فَمَشَى هُنَيَّةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ *

۱۳۵۵۔ زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابن جریج، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب دو آدمی بیع و شراء کریں، تو ہر ایک کو اپنی بیع کے متعلق خیار حاصل ہے، جب تک کہ جدا نہ ہوں، یا ان کی بیع بشرط خیار ہو، اب اگر بیع کو اختیار کر لیں، تو بیع واجب ہو جائے گی، ابن ابی عمرؓ نے اپنی روایت میں اتنی زیادتی بیان کی ہے کہ نافع نے بیان کیا، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب بیع کرتے اور چاہتے کہ معاملہ فسخ نہ ہو تو کھڑے ہو کر کچھ دور تک چلتے، پھر اسی کے پاس لوٹ آتے۔

(فائدہ) میں کہتا ہوں، یہ ابن عمرؓ کا عمل ہے اس سے کسی کو کوئی تعارض نہیں، اور یہ سب ایجاب بیع سے قبل ہے۔

١٣٥٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ *

۱۳۵۶۔ یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ عاقدین کے درمیان کوئی بیع لازم نہ ہو گی، جب تک کہ وہ جدا نہ ہوں، مگر بیع خیار میں۔

(فائدہ) یعنی جس بیع میں خیار شرط کر لیا، وہ افتراق مجلس کے ساتھ ختم نہ ہو گا، بلکہ باقی رہے گا، واللہ اعلم۔

١٣٥٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ

۱۳۵۷۔ ابن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، شعبہ (دوسری سند) عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، قتادہ، ابوالخلیل، عبداللہ بن حارث، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، فروخت کرنے والا، اور خریدنے والا دونوں کو اختیار ہے، جب تک کہ

مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا *

جدا(۱) نہ ہوں، پھر اگر دونوں سچ بولیں اور عیوب کو بیان کردیں تو ان کی بیع میں برکت کی جاتی ہے اور اگر جھوٹ بولیں اور (عیوب کو) چھپائیں، تو ان کی بیع کی برکت مٹادی جائے گی۔

۱۳۵۸- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وُلِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ وَعَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً *

۱۳۵۸- عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہمام، ابوالتیاح، عبداللہ بن حارث، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، امام مسلم فرماتے ہیں، کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاص کعبہ کے درمیان پیدا ہوئے، اور ایک سو بیس برس زندہ رہے۔

(۱۸٤) بَاب مَنْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ *

باب (۱۸۴) جو شخص بیع میں دھوکہ کھا جائے!

۱۳۵۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ ذَكَرَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِيَابَةَ *

۱۳۵۹- یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے تذکرہ کیا، کہ اسے بیع میں دھوکہ دے دیا جاتا ہے، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تو خرید و فروخت کیا کرے، تو کہہ دیا کر کہ کوئی دھوکہ نہیں، چنانچہ وہ شخص جب خرید و فروخت کرتا تو یہی کہہ دیتا، "لاخیابۃ" یعنی کوئی دھوکہ نہیں ہے۔

فائدہ) کیونکہ اس شخص کی زبان سے لام نہیں نکلتا تھا، اس لئے یا کے ساتھ خیابۃ کہتا تھا، اور اس کی عمر ایک سو تیس سال کی ہوگئی تھی، اور کسی لڑائی میں اس کے سر میں پتھر لگ گیا، جس کی بنا پر اس کی عقل اور زبان میں فتور آگیا تھا، اور یہ اختیار صرف ان ہی کے لئے خاص تھا، امام ابوحنیفہ، اور امام شافعی کا یہی مسلک ہے، اور امام مالکؒ کی صحیح روایت بھی اسی طرح منقول ہے (نووی جلد ۲ صفحہ ۷، عینی جلد ۲ صفحہ ۲۳۳)۔

---

(۱) اس حدیث میں اور اس باب کی دوسری احادیث میں جو فرمایا گیا ہے کہ بیع کرنے والے دونوں کو اختیار ہے کہ جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں، فقہاء حنفیہ ومالکیہ کی رائے یہ ہے کہ ان احادیث میں ایجاب وقبول مکمل کر کے فارغ ہونا مراد ہے کہ جب ایک نے ایجاب کیا تو دوسرے کو قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے اور دوسرے کے قبول کرنے سے پہلے اول کو اپنے ایجاب سے رجوع کرنے کا بھی حق حاصل ہے۔ ہاں جب ایجاب وقبول مکمل ہوگیا تو اب بیع لازم ہوگئی اب خیار شرط، خیار عیب، اور خیار رؤیت کے بغیر کسی ایک کو دوسرے کی رضامندی کے بغیر بیع فسخ اور ختم کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ یہ حضرات فقہاء متعدد دلائل سے استدلال کرتے ہیں جن میں آیات قرآنیہ، احادیث اور آثار صحابہ تمام موجود ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم ص ۳۶۸ ج ۱۔

١٣٦٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِيَابَةَ *

۱۳۶۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، حضرت عبداللہ بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ جب وہ خرید و فروخت کرتا تو کہہ دیتا، "لاخیابۃ" یعنی دھوکہ نہیں ہے۔

(١٨٥) بَاب النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا بِغَيْرِ شَرْطِ الْقَطْعِ *

باب (۱۸۵) پھلوں کو درختوں پر ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بغیر کاٹنے کی شرط سے بیچنا درست نہیں ہے۔

١٣٦١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ *

۱۳۶۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے (درختوں پر) پھلوں کے بیچنے سے ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے قبل منع کیا ہے، اور اس چیز سے بائع اور مشتری دونوں کو منع کیا ہے۔

١٣٦٢- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۳۶۲۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کرتے ہیں۔

١٣٦٢- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ *

۱۳۶۳۔ علی بن حجر سعدی، اور زہیر بن حرب، اسماعیل، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے (درختوں پر) بیچنے سے منع فرمایا ہے، تاوقتیکہ وہ لال یا زرد نہ ہوں، اور بالی کے بیچنے سے منع فرمایا، جب تک وہ سفید نہ ہو، اور آفت سے محفوظ نہ ہو جائے، اور بائع کو بیچنے اور مشتری کو خریدنے سے منع کیا ہے۔

١٣٦٤- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

۱۳۶۴۔ زہیر بن حرب، جریر، یحییٰ بن سعید، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھلوں کو (درختوں

تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَتَذْهَبَ عَنْهُ الْآفَةُ قَالَ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ حُمْرَتُهُ وَصُفْرَتُهُ *

پر) نہ بیچا جائے، تاوقتیکہ اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے، اور آفت اس سے زائل نہ ہو جائے، اور صلاحیت کے ظاہر ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس پر سرخی یا زردی آجائے۔

١٣٦٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۱۳۶۵۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عمر، عبدالوہاب، یحییٰؒ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں صرف صلاحیت کے ظاہر ہونے کا تذکرہ ہے، بعد کا حصہ مذکور نہیں۔

١٣٦٦- حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَهَّابِ *

۱۳۶۶۔ ابن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عبدالوہاب کی روایت کی طرح حدیث مذکور ہے۔

١٣٦٧- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ *

۱۳۶۷۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے، مالک اور عبیداللہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

١٣٦٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ *

۱۳۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ نے ارشاد فرمایا، کہ پھلوں کو (درختوں پر) ان کی صلاحیت کے ظاہر ہونے سے پہلے فروخت نہ کرو۔

١٣٦٩- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ مَا صَلَاحُهُ قَالَ تَذْهَبُ عَاهَتُهُ *

۱۳۶۹۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن، سفیان، (دوسری سند) ابن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، حضرت عبداللہ بن دینار سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی شعبہ کی روایت میں یہ زیادتی ہے، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا، صلاحیت کے ظاہر ہونے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا آفت جاتی رہے۔

١٣٧٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا

۱۳۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوخیثمہ، ابوالزبیر، حضرت جابر (دوسری سند) احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ

أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى أَوْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ *

عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پھلوں کے بیچنے سے تاوقتیکہ وہ آفت سے پاک نہ ہو جائیں، منع کیا ہے۔

١٣٧١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ *

۱۳۷۱۔ احمد بن عثمان نوفلی، ابو عاصم (دوسری سند) محمد بن حاتم، روح، زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے پھلوں کے فروخت کرنے سے جب تک ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے، منع کیا ہے(۱)۔

١٣٧٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ مِنْهُ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتَّى يُوزَنَ قَالَ فَقُلْتُ مَا يُوزَنُ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْزَرَ *

۱۳۷۲۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابوالبختری بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجوروں کے درختوں کی بیع کے متعلق دریافت کیا، تو حضرت ابن عباس نے فرمایا، کہ جب تک کھجوریں کھانے، اور وزن کے قابل نہ ہو جائیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان کی بیع سے منع کیا ہے، میں نے عرض کیا، کہ وزن کے قابل ہو جانے کا کیا مطلب ہے، ابن عباسؓ کے پاس ایک شخص تھا، وہ بولا، تاوقتیکہ وہ کاٹ کر کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔

١٣٧٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْتَاعُوا الثِّمَارَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا *

۱۳۷۳۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، محمد بن فضیل، بواسطہ اپنے والد، ابن ابی نعیم، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پھلوں کو مت فروخت کرو، تاوقتیکہ ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔

(فائدہ) اگر پھلوں کو درختوں پر رہنے کی شرط کے ساتھ فروخت کیا، تو باجماع بیع باطل ہے، کیونکہ پھل کبھی آفت کی وجہ سے تلف بھی ہو جاتے ہیں، اور اگر بلاشرط بیچے، تب بھی یہی حکم ہے، البتہ صلاحیت کے ظہور کے بعد اگر فروخت کرلے تو بیع درست ہے۔

(۱) پھلوں کے ظاہر ہونے سے پہلے بالاجماع ان کی خرید و فروخت باطل ہے۔ اور پھلوں کے ظاہر ہونے کے بعد فوری کاٹنے اور اتارنے کی شرط کے ساتھ بالاجماع صحیح ہے اور پھلوں کو پکنے تک باقی رکھنے کی شرط کے ساتھ بالاتفاق فاسد ہے البتہ بغیر کوئی شرط لگائے جو بیع کی جائے اس کے جواز عدم جواز میں ائمہ کی آراء مختلف ہیں۔ فقہاء حنفیہ کی رائے جواز کی ہے۔

(١٨٦) بَاب تَحْرِيمِ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ إِلَّا فِي الْعَرَايَا *

باب (۱۸۶) عرایا کے علاوہ تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا حرام ہے!

١٣٧٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ أَنْ تُبَاعَ *

۱۳۷۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، زہری (دوسری سند)، ابن نمیر اور زہیر بن حرب، سفیان، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، کہ آپ نے پھلوں کے فروخت کرنے سے منع کیا ہے، جب تک کہ ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ ہم سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی بیع میں رخصت دی ہے، ابن نمیر کی روایت میں "ان تباع" کا لفظ بھی زائد ہے۔

١٣٧٥- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً *

۱۳۷۵۔ ابوالطاہر اور حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ پھلوں کو فروخت نہ کرو جب تک کہ ان کی صلاحیت نہ ظاہر ہو جائے اور نہ تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض فروخت کرو، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد سے، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

١٣٧٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ

۱۳۷۶۔ محمد بن رافع، حجین، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیبؒ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ (۱) سے منع کیا ہے، مزابنہ تو یہ ہے کہ کھجور

(۱) مزابنہ کا مفہوم یہ ہے کہ اترے ہوئے پھلوں کو درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کے بدلے میں اندازے کے ساتھ بیچنا اور محاقلہ کا مفہوم یہ ہے کہ کٹے ہوئے غلے کو لگے ہوئے غلے کے بدلے میں اندازے کے ساتھ بیچنا چونکہ ان دونوں قسموں کی بیعوں میں کمی زیادتی کا واضح امکان ہے جو سود میں داخل ہے اس لئے ان دونوں سے منع فرمادیا گیا۔

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ ثَمَرُ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَةُ أَنْ يُبَاعَ الزَّرْعُ بِالْقَمْحِ وَاسْتِكْرَاءُ الْأَرْضِ بِالْقَمْحِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ و قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِ ذَلِكَ *

کے درخت پر لگے ہوئے پھل کھجوروں کے ساتھ فروخت کر دیئے جائیں، اور محاقلہ یہ ہے، کہ کھیتی کو غلہ کے عوض فروخت کیا جائے، اور زمین کو گیہوں کے بدلے کرایہ پر لینے سے آپ نے منع کیا ہے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، اور مجھ سے سالم بن عبداللہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے، کہ جب تک پھلوں کی صلاحیت نہ ظاہر ہو جائے، انہیں فروخت نہ کرو اور نہ تر کھجوروں کو (جو درخت پر لگی ہوں) پکی ہوئی سے فروخت کرو، سالم بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے عبداللہ نے زید بن ثابتؓ سے نقل کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد درختوں پر لگی ہوئی، کھجوروں یا چھوہاروں کے عوض عریہ میں اجازت دے دی، اور عریہ کے علاوہ اور کسی صورت میں اجازت نہیں دی۔

(فائدہ) عریہ یہ ہے، کہ باغ کا مالک اپنے درختوں میں سے کچھ درخت کسی غریب کو دے دے، اور ان درختوں پر تر میوہ لگا ہو، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میوہ کو خشک میوہ کے بدلے فروخت کرنے کی اجازت دے دی، خواہ وہ غریب کسی اور کے ہاتھ فروخت کرے، یا مالک کے ہاتھ، تاکہ غریبوں کو حرج نہ ہو، (واللہ اعلم وعلمہ اتم)۔

١٣٧٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ *

۱۳۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ والے کو اجازت دی کہ وہ درخت پر لگی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ فروخت کر سکتا ہے۔

١٣٧٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا *

۱۳۷۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ میں اجازت دے دی، مطلب یہ کہ گھر والے اندازے کے ساتھ کھجوریں دیں اور اس کے عوض درخت پر لگی ہوئی تر کھجوریں کھانے کے لئے لیں۔

١٣٧٩- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ

۱۳۷۹۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، نافع سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

يَقُولُ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

١٣٨٠ - وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَالْعَرِيَّةُ النَّخْلَةُ تُجْعَلُ لِلْقَوْمِ فَيَبِيعُونَهَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا *

۱۳۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ عریہ کھجور کا وہ درخت ہے، جو کسی (فقیر) کو دیدیا جائے، اور پھر وہ اندازہ کے ساتھ اس کے پھلوں کو خشک کھجوروں کے ساتھ فروخت کردے۔

١٣٨١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا قَالَ يَحْيَى الْعَرِيَّةُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ ثَمَرَ النَّخَلَاتِ لِطَعَامِ أَهْلِهِ رُطَبًا بِخَرْصِهَا تَمْرًا *

۱۳۸۱۔ محمد بن رمح بن مہاجر، لیث، یحییٰ بن سعید، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عریہ میں اندازہ کے ساتھ کھجوروں کے ساتھ فروخت کرنے کی اجازت دی ہے، یحییٰ بیان کرتے ہیں، کہ عریہ یہ ہے کہ، ایک شخص اپنے گھر والوں کے کھانے کے لئے درختوں پر لگے ہوئے پھل خشک کھجوروں کے عوض اندازے کے ساتھ خریدے۔

١٣٨٢ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا *

۱۳۸۲۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں اندازہ کرکے کیل کے ساتھ فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

١٣٨٣ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَنْ تُؤْخَذَ بِخَرْصِهَا *

۱۳۸۳۔ ابن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی الفاظ یہ ہیں کہ اندازے کے ساتھ لے سکتا ہے۔

١٣٨٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا *

۱۳۸۴۔ ابوالربیع اور ابوکامل، حماد (دوسری سند) علی بن حجر، اسماعیل، ایوب، نافع سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا کی اندازہ کے ساتھ اجازت دی ہے۔

١٣٨٥ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ

۱۳۸۵۔ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ دَارِهِمْ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ذَلِكَ الرِّبَا تِلْكَ الْمُزَابَنَةُ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا *

روایت نقل کرتے ہیں، جو ان کے گھر میں رہتے تھے، ان میں سے حضرت سہیل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر لگی کھجوروں کو پختہ کھجوروں کے ساتھ فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، اور فرمایا یہی سود ہے اور یہی مزابنہ ہے مگر آپ نے عریہ کی بیع میں اجازت دی ہے، یعنی گھر والے کھجور کے ایک دو درختوں کا تخمینی اندازہ کر کے گھر والوں کے لئے لے لیں اور ان کے عوض اندازہ سے اتنی ہی کھجوریں دے دیں۔

١٣٨٦- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا *

۱۳۸۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن رمح، لیث، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کے اندر خشک کھجوروں کے ساتھ اندازہ کر کے فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

١٣٨٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ دَارِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى غَيْرَ أَنَّ إِسْحَقَ وَابْنَ الْمُثَنَّى جَعَلَا مَكَانَ الرِّبَا الزَّبْنَ و قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الرِّبَا *

۱۳۸۷۔ محمد بن مثنیٰ اور اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر ثقفی، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ان اصحاب سے جو ان کے گھر میں رہتے تھے، روایت کرتے ہیں، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا، اور سلیمان بن بلال عن یحییٰ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، مگر اتنا فرق ہے کہ اسحاق اور ابن مثنیٰ نے "ربا" کی جگہ مزابنہ کا لفظ استعمال کیا ہے، اور ابن ابی عمر نے "ربا" یعنی سود کا لفظ بولا ہے۔

١٣٨٨- وَحَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۱۳۸۸۔ عمرو ناقد اور ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ احادیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔

١٣٨٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

۱۳۸۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور حسن حلوانی، ابو اسامہ، ولید بن

وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ *

کثیر، بشیر بن یسار، رافع بن خدیج اور حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ یعنی درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، مگر عرایا والوں کو اس چیز کی اجازت دی گئی ہے۔(۱)

۱۳۹۰ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةٍ يَشُكُّ دَاوُدُ قَالَ خَمْسَةٌ أَوْ دُونَ خَمْسَةٍ قَالَ نَعَمْ *

۱۳۹۰۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، داؤد بن حصین، ابو سفیان مولیٰ ابن ابی احمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی بیع میں اندازہ کے ساتھ فروخت کرنے کی اجازت دی ہے، بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق ہو، داؤد راوی کو اس میں شک ہے۔

۱۳۹۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا *

۱۳۹۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے منع کیا ہے، اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ باعتبار کیل کے فروخت کرنا، یا درخت پر لگے ہوئے انگوروں کو خشک انگوروں سے کیلا بیچنا۔

۱۳۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا

۱۳۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن بشر، عبیداللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے منع کیا ہے، اور مزابنہ درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ ماپ کر بیچنا، اور ایسا ہی انگوروں کو

(۱) حنفیہ کے نزدیک عرایا کا مفہوم یہ ہے کہ کسی باغ کا مالک اپنے باغ میں سے کسی درخت پر لگے ہوئے پھل کسی غریب کو دے دیتا اب بار بار اس کے آنے کی وجہ سے انہیں تکلیف ہوتی تو یہ مالک اس غریب سے یوں کہتا کہ اس درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو میرے پاس رہنے دو اور اس کے عوض میں تمہیں اترے ہوئے پھل دے دیتا ہوں تو ایسا کرنے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز قرار دیا ہے۔

وَبَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا وَبَيْعِ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا *

منقہ کے ساتھ کیلا بیچنا، اور ایسے ہی اندازاً گیہوں کے کھیت کو گیہوں کے ساتھ بیچنے کا نام ہے۔

١٣٩٣- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۳۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی زائدہ، عبداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

١٣٩٤- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْعِنَبِ كَيْلًا وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهِ *

۱۳۹۴۔ یحییٰ بن معین اور ہارون بن عبداللہ اور حسین بن عیسیٰ، ابو اسامہ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع کیا ہے، اور مزابنہ درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ باعتبار کیل کے فروخت کرنا، اور ایسے ہی درختوں پر لگے ہوئے انگوروں کو خشک انگوروں کے ساتھ ماپ کر بیچنا، اور اسی طرح ہر پھل کو اندازہ کے ساتھ بیچنا۔

١٣٩٥- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ مَا فِي رُءُوسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى إِنْ زَادَ فَلِي وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ *

۱۳۹۵۔ علی بن حجر اور زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے، اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ متعین ناپ سے اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جائے، کہ اگر زیادہ نکلیں تو میری ہیں، اور اگر کم ہوں، تب بھی میرا ہی نقصان ہوگا۔

١٣٩٦- وَحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۳۹۶۔ ابوالربیع اور ابو کامل، حماد، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

١٣٩٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَتْ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ وَفِي

۱۳۹۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، نافع، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع کیا ہے، اور وہ یہ ہے کہ اپنے باغ کا پھل اگر کھجور ہو، تو خشک کھجوروں کے بدلے ماپ کر، اور اگر انگور ہوں، تو خشک انگوروں کے عوض باعتبار کیل کے اور ایسے ہی اگر کھیتی ہو، تو سوکھے ہوئے اناج کے ساتھ بیچنا ہے، آپ نے ان تمام

رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ أَوْ كَانَ زَرْعًا *

صورتوں سے منع کیا ہے، اور قتیبہ کی روایت میں "وان کان" کے بجائے "اوکان زرعاً" کا لفظ ہے۔

۱۳۹۸- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ ح و حَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۱۳۹۸۔ ابوالطاہر، ابن وہب، یونس (دوسری سند) ابن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک (تیسری سند) سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایات کی طرح حدیث روایت کرتے ہیں۔

(۱۸۷) مَنْ بَاعَ نَخْلًا وَعَلَيْهَا تَمْرٌ *

باب (۱۸۷) جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس پر کھجوریں لگی ہوں!

۱۳۹۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ *

۱۳۹۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس نے قلمی کھجوروں کے درخت فروخت کئے تو اس پر لگے ہوئے پھل بائع کے ہیں، ہاں اگر خریدار ان کی شرط طے کرلے۔

۱۴۰۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا نَخْلٍ اشْتُرِيَ أُصُولُهَا وَقَدْ أُبِّرَتْ فَإِنَّ ثَمَرَهَا لِلَّذِي أَبَّرَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الَّذِي اشْتَرَاهَا *

۱۴۰۰۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ (تیسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جن درختوں کی جڑیں خرید لی جائیں، اور درخت قلمی ہوں تو موجودہ پھل قلم باندھنے والے یعنی بیچنے والے کے ہیں، ہاں اگر خریدنے والا اس کی شرط طے کرلے۔

(فائدہ) کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے، مادہ کے بال چیر کر نر کے بال اس میں پیوند کرتے ہیں، تو خوب پھلتا ہے، عربی میں اسے تابیر کرنا کہتے ہیں۔

۱۴۰۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ

۱۴۰۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن رمح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ أَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي أَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ *

انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے کھجور کے درختوں کا قلم لگایا ہو، اور پھر مع قلم کے ان درختوں کو فروخت کردے، تو موجودہ پھل قلم لگانے والے کے ہوں گے، مگر یہ کہ خریدار شرط کرے۔

١٤٠٢- وَحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۴۰۲۔ ابو الربیع، ابو کامل، حماد، (دوسری سند) زہیر بن حرب، اسماعیل، ایوب، حضرت نافع سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

١٤٠٣- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ *

۱۴۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن رمح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنا، فرمارہے تھے، کہ جو شخص کھجور کے درخت قلم لگانے کے بعد خریدے، تو موجودہ پھل بائع کے ہیں، ہاں اگر خریدار شرط کرلے، اور جس نے کوئی غلام خریدا، تو اس کا موجودہ مال بائع کا ہے، مگر یہ کہ خریدار اس چیز کی شرط کرلے۔

١٤٠٤- وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۰۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، اور ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

١٤٠٥- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ *

۱۴۰۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمارہے تھے، اور حسب سابق بیان کیا۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں، کہ امام شافعیؒ کا جدید قول، اور امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے، کہ غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا، لہٰذا وہ مال بائع کا ہوگا، خواہ پہننے کے کپڑے ہی کیوں نہ ہوں، اور ایسے ہی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس قسم کی بیع میں بہر صورت پھل بائع کے ہوں گے، واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۸۸) بَاب النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنِ الْمُخَابَرَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا وَعَنْ بَيْعِ الْمُعَاوَمَةِ وَهُوَ بَيْعُ السِّنِينَ *

باب (۱۸۸) محاقلہ، مزابنہ اور مخابرہ کی ممانعت کا بیان، اور ایسے ہی پھلوں کو صلاحیت کے ظہور سے قبل فروخت کرنے اور چند سالوں کے لئے بیچنے کی ممانعت!

١٤٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا يُبَاعُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا *

۱۴۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر اور زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ اور مخابرہ سے منع فرمایا ہے اور پھلوں کو ان کی صلاحیت کے ظاہر ہونے سے قبل فروخت کرنے سے منع کیا ہے، اور پھلوں کو صرف دینار اور درہم کے عوض نہ بیچا جائے، مگر بیع عریہ میں اس کی اجازت ہے۔

(فائدہ) محاقلہ اور مزابنہ کا بیان، اور اسی طرح پھلوں کی صلاحیت کے ظاہر ہونے سے قبل بیع، اور عرایا کا بیان پہلے گزر چکا ہے، مخابرہ اور مزارعہ دونوں قریب قریب ایک ہی چیزیں ہیں، ان کی تفصیل آئندہ آتی ہے، اور رہا معاومہ، تو چند سالوں کے لئے اپنے درختوں کے پھلوں کا بیچنا ہے، اس میں ایک قسم کا دھوکہ ہے، کہ شاید وہ درخت پھل نہ لائیں، اور پھر بیع معدوم بھی ہے، اس لئے باجماع علماء کرام یہ بیع باطل ہے، ابن منذر نے اس کے بطلان پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے (واللہ اعلم بالصواب)۔

١٤٠٧- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۱۴۰۷۔ عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریج، عطاء، اور ابوالزبیر سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور حسب سابق روایت بیان کی۔

١٤٠٨- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ الْجَزَرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تُطْعِمَ وَلَا تُبَاعُ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ إِلَّا

۱۴۰۸۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، مخلد بن یزید جزری، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخابرہ، محاقلہ اور مزابنہ اور پھلوں کی بیع سے تاوقتیکہ وہ کھانے کے لائق نہ ہوں، منع فرمایا ہے، اور فرمایا، کہ دینار اور درہم کے علاوہ نہ بیچا جائے، البتہ عریہ میں یہ چیز

الْعَرَايَا قَالَ عَطَاءٌ فَسَّرَ لَنَا جَابِرٌ قَالَ أَمَّا الْمُخَابَرَةُ فَالْأَرْضُ الْبَيْضَاءُ يَدْفَعُهَا الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فَيُنْفِقُ فِيهَا ثُمَّ يَأْخُذُ مِنَ الثَّمَرِ وَزَعَمَ أَنَّ الْمُزَابَنَةَ بَيْعُ الرُّطَبِ فِي النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَالْمُحَاقَلَةُ فِي الزَّرْعِ عَلَى نَحْوِ ذَلِكَ يَبِيعُ الزَّرْعَ الْقَائِمَ بِالْحَبِّ كَيْلًا *

درست ہے، عطاء بیان کرتے ہیں، کہ حضرت جابرؓ نے ہمارے سامنے، ان الفاظ کے معنی بیان کئے، چنانچہ فرمایا، مخابرہ تو یہ ہے کہ کوئی شخص خالی زمین کسی آدمی کو دے دے، اور اس میں خرچ کرے، اور یہ پیداوار میں سے حصہ لے لے، اور مزابنہ درخت پر لگی ہوئی تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ پیمانہ سے فروخت کرنا، اور محاقلہ کھیتی میں اسی طرح کرنے کو کہتے ہیں، یعنی کھڑا ہوا کھیت خشک غلہ کے عوض باعتبار کیل کے فروخت کر دینا ہے۔

١٤٠٩- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ كِلَاهُمَا عَنْ زَكَرِيَّاءَ قَالَ ابْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ ابْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَأَنْ تُشْتَرَى النَّخْلُ حَتَّى تُشْقِهَ وَالْإِشْقَاهُ أَنْ يَحْمَرَّ أَوْ يَصْفَرَّ أَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُحَاقَلَةُ أَنْ يُبَاعَ الْحَقْلُ بِكَيْلٍ مِنَ الطَّعَامِ مَعْلُومٍ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ النَّخْلُ بِأَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَالْمُخَابَرَةُ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ قَالَ زَيْدٌ قُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ *

۱۴۰۹۔ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن احمد بن ابی خلف، زکریا بن عدی، عبیداللہ، زید بن ابی انیسہ، ابوالولید مکی، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ اور مخابرہ سے منع فرمایا، اور کھجور کے درخت خریدنے سے جب تک ان کا پھل سرخ یا زرد نہ ہو جائے، یا کھانے کے لائق نہ ہو، اور محاقلہ یہ ہے کہ کھڑے کھیت کو غلہ کے کچھ مقررہ پیمانہ کے عوض فروخت کر دیا جائے، اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگی ہوئی کھجوریں کچھ کھجوروں کے وسق کے بدلے فروخت کی جائیں، اور مخابرہ یہ ہے کہ تہائی اور چوتھائی پیداوار وغیرہ پر زمین دے دے، زید بیان کرتے ہیں، کہ میں نے عطاء بن ابی رباح سے دریافت کیا، کہ کیا تم نے یہ حدیث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنی ہے، کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے روایت کرتے ہوں، انہوں نے جواب میں فرمایا، جی ہاں۔

١٤١٠- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى

۱۴۱۰۔ عبداللہ بن ہاشم، بہز، سلیم بن حیان، سعید بن میناء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ اور مخابرہ سے منع فرمایا ہے، اور جب تک کہ پھل سرخ یا زرد نہ ہو جائیں، اور کھانے کے قابل نہ بن جائیں

تُشْقِحَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا *

ان کی خرید و فروخت سے بھی منع فرمایا ہے۔

١٤١١- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالْمُخَابَرَةِ قَالَ أَحَدُهُمَا بَيْعُ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا *

۱۴۱۱۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، محمد بن عبید الغبری، حماد بن زید، ایوب، ابوالزبیر، سعید بن میناء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ اور مخابرہ سے منع فرمایا ہے، حدیث کے راویوں میں سے ایک نے کہا ہے کہ معاومہ چند سالوں کے لئے (درختوں کا پھل) فروخت کرنا ہے، اور آپ نے استثناء سے بھی منع فرمایا ہے، اور عریہ کی رخصت دی ہے۔

(فائدہ) استثناء یہ ہے، کہ یہ کہے کہ تجھ سے یہ ڈھیر بیچتا ہوں، مگر اس میں سے کچھ میرا ہے، اگر مجہول ہے، تو یہ چیز باطل ہے، اور اگر معلوم ہے، تو پھر کوئی مضائقہ نہیں، جامع ترمذی کی ایک روایت میں اس چیز کی تصریح موجود ہے، باقی اس مسئلہ کی بہت سی صورتیں ہیں، بعض باتفاق علماء صحیح ہیں، اور بعض باطل ہیں، جسے حاجت ہو، وہ علمائے حق سے ان کی تحقیق کرلے، تفصیل کی اس مقام پر گنجائش نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٤١٢- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ بَيْعُ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ *

۱۴۱۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور علی بن حجر، اسماعیل بن علیہ، ایوب، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق بیان کرتے ہیں، مگر اس میں یہ ذکر نہیں ہے، کہ کئی سالوں کی بیع کا نام ہی بیع معاومہ ہے۔

(١٨٩) بَاب كِرَاءِ الْأَرْضِ *

باب (۱۸۹) زمین کو کرایہ پر دینا!

١٤١٣- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَعَنْ بَيْعِهَا السِّنِينَ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ *

۱۴۱۳۔ اسحاق بن منصور، عبیداللہ بن عبدالمجید، رباح بن ابی معروف، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، اور کئی سالوں کے لئے اس کی بیع کرنے سے اور (درختوں پر لگے ہوئے) پھلوں کے بیچنے سے تاوقتیکہ وہ گدرے نہ ہو جائیں۔

١٤١٤- وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عَطَاءٍ

۱۴۱۴۔ ابوکامل جحدری، حماد بن زید، مطر الوراق، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ *

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

١٤١٥ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ لَقَبُهُ عَارِمٌ وَهُوَ أَبُو النُّعْمَانِ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلْيُزْرِعْهَا أَخَاهُ *

۱۴۱۵۔ عبد بن حمید، محمد بن فضل عارم ابوالنعمان سدوسی، مہدی بن میمون، مطر وراق، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس شخص کے پاس زمین ہو، تو وہ اس میں کھیتی کرے، اور اگر خود کھیتی نہ کرے تو اپنے مسلمان بھائی کو اس میں کھیتی کرا دے (یعنی بطور عاریت اسے دے دے)۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، کہ زمین کا سونے، چاندی اور دیگر اشیاء کے عوض کرایہ پر دینا امام شافعیؒ، امام ابو حنیفہؒ اور اکثر علماء کرام کے نزدیک درست ہے، لیکن خود اسی زمین کی پیداوار کے کسی حصہ کے عوض دینا جس کو ہندی میں بٹائی اور عربی میں مخابرہ کہتے ہیں، درست نہیں، مگر امام احمد اور قاضی ابو یوسف اور امام محمد اور مالکیہ کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ بٹائی پر بھی دینا درست ہے، اور اسی کو مزارعت کہتے ہیں، امام نووی فرماتے ہیں، کہ ہمارے اصحاب محققین نے اسی کو اختیار کیا ہے، اور یہی راجح ہے، اور حدیث میں نہی کراہت تنزیہی پر محمول ہے۔

١٤١٦ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ نَا مَعْقِلٌ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرِجَالٍ فُضُوْلُ اَرَضِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ اَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهُ *

۱۴۱۶۔ حکم بن موسیٰ، معقل بن زیاد، اوزاعی، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے پاس فارغ زمینیں تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس شخص کے پاس ضرورت سے زیادہ زمین ہو، تو اس میں کھیتی کرے یا اپنے (مسلمان) بھائی کو دیدے، اور اگر وہ نہ لے تو اپنی زمین رکھ لے۔

١٤١٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْخَذَ لِلْأَرْضِ أَجْرٌ أَوْ حَظٌّ *

۱۴۱۷۔ محمد بن حاتم، معلی بن منصور رازی، خالد، شیبانی، بکیر بن اخنس، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے، کہ کوئی شخص زمین کا حصہ یا کرایہ لے (بطور عاریت دیدے)۔

١٤١٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ

۱۴۱۸۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبدالملک، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں،

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَزْرَعَهَا وَعَجَزَ عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا إِيَّاهُ *

انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس شخص کے پاس زمین ہو، وہ اس میں کھیتی کرے، اور اگر وہ اس میں کھیتی نہ کر سکے، اور اس سے عاجز ہو، تو اپنے مسلمان بھائی کو دے دے، اور اس سے کرایہ نہ لے۔

١٤١٩- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَأَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَطَاءً فَقَالَ أَحَدَّثَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِهَا قَالَ نَعَمْ *

۱۴۱۹۔ شیبان بن فروخ، ہمام سے روایت ہے، کہ سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے دریافت کیا، کہ کیا تم سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ روایت بیان کی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس شخص کے پاس زمین ہو، تو وہ اس میں کھیتی کرے، یا اپنے مسلمان بھائی کو کھیتی کے لئے دیدے، اور اسے کرایہ پر نہ دے، انہوں نے فرمایا، جی ہاں۔

١٤٢٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ *

(فائدہ) مخابرہ کے معنی میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ (مترجم)۔

۱۴۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان، عمرو، حضرت جابر بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع کیا ہے۔

١٤٢١- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ أَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا تَبِيعُوهَا فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا قَوْلُهُ وَلَا تَبِيعُوهَا يَعْنِي الْكِرَاءَ قَالَ نَعَمْ *

۱۴۲۱۔ حجاج بن شاعر، عبداللہ بن عبدالمجید، سلیم بن حیان، سعید بن میناء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس شخص کے پاس فاضل زمین ہو، تو وہ اس میں کھیتی کرے، یا اپنے بھائی کو کھیتی کے لئے دے دے، اور اسے بیچو مت، سلیم بن حیان کہتے ہیں، کہ میں نے سعید بن میناء سے دریافت کیا، کہ بیچنے سے مراد کرایہ پر چلانا ہے، انہوں نے کہا، جی ہاں۔

١٤٢٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصِيبُ مِنَ الْقِصْرِيِّ وَمِنْ كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ

۱۴۲۲۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بٹائی کیا کرتے تھے، اور اس اناج سے حصہ لیا کرتے تھے، جو کوٹنے کے بعد بالیوں میں رہ جاتا ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ

فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ فَلْيُحْرِثْهَا أَخَاهُ وَإِلَّا فَلْيَدَعْهَا *

وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس شخص کے پاس زمین ہو، تو وہ اس میں کھیتی کرے، یا اپنے بھائی کو کھیتی کے لئے دیدے، ورنہ پڑی رہنے دے۔

(فائدہ) یہ بطور زجر اور تنبیہ کے فرمایا، کہ اگر کسی کا فائدہ نہیں چاہتا، تو بیکار ہی رہنے دے۔

١٤٢٣ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ ابْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخُذُ الْأَرْضَ بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ بِالْمَاذِيَانَاتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَلْيُمْسِكْهَا *

۱۴۲۳۔ ابو طاہر اور احمد بن عیسیٰ، عبداللہ بن وہب، ہشام بن سعد، ابوالزبیر مکی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بتایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر جو نہروں کے کناروں پر ہو، لیا کرتے تھے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ دینے کے لئے) کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا، جس شخص کے پاس زمین ہو، تو وہ اس میں کھیتی کرے، اور اگر خود کھیتی نہیں کرتا، تو اپنے (مسلمان) بھائی کو (کاشت کے لئے) مفت دے، اور اگر اپنے بھائی کو مفت بھی نہیں دے سکتا تو رہنے دے۔

١٤٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَهَبْهَا أَوْ لِيُعِرْهَا *

۱۴۲۴۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن حماد، ابوعوانہ، سلیمان، ابوسفیان، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے، کہ جس کے پاس زمین ہو تو وہ اسے ہبہ کر دے، یا عاریتہً دے۔

١٤٢٥ - وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ فَلْيُزْرِعْهَا رَجُلًا *

۱۴۲۵۔ حجاج بن شاعر، ابوالجواب، عمار بن رزیق، اعمش اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، لیکن اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا، خود کھیتی کرے، یا کسی اور شخص کو کھیتی کرا دے۔

١٤٢٦ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ اَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ

۱۴۲۶۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، عبداللہ بن ابی سلمہ، نعمان بن ابی عیاش، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، بکیر راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ کِرَآءِ الْاَرْضِ قَالَ بُکَیْرٌ وَحَدَّثَنِیْ نَافِعٌ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ کُنَّا نُکْرِیْ اَرْضَنَا ثُمَّ تَرَکْنَا ذٰلِکَ حِیْنَ سَمِعْنَا حَدِیْثَ رَافِعِ بْنِ خُدَیْجٍ *

نافع نے بیان کیا، اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ فرمارہے تھے، کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی زمینیں کرایہ پر دیا کرتے تھے، مگر جب ہم نے رافع بن خدیج کی حدیث سنی، تو پھر ہم نے اس چیز کو چھوڑ دیا۔

١٤٢٧- وَحَدَّثَنَاہُ یَحْیَی بْنُ یَحْیَی أَخْبَرَنَا أَبُو خَیْثَمَۃَ عَنْ أَبِي الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھَی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْأَرْضِ الْبَیْضَاءِ سَنَتَیْنِ أَوْ ثَلَاثًا *

۱۴۲۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیثمہ، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خالی زمین کو دو یا تین سال کے لئے بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

١٤٢٨- وَحَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَأَبُو بَکْرِ بْنُ أَبِي شَیْبَۃَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ حُمَیْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَتِیْقٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھَی النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ السِّنِیْنَ وَفِي رِوَایَۃِ ابْنِ أَبِي شَیْبَۃَ عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ سِنِیْنَ *

۱۴۲۸۔ سعید بن منصور اور ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، حمید اعرج، سلیمان بن عتیق، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں کی بیع سے منع فرمایا ہے، اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے، کہ کئی سالوں کے لئے پھلوں کی بیع کرنے سے آپ نے منع فرمایا ہے۔

١٤٢٩- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَۃَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَۃُ عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِي کَثِیْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ أَرْضٌ فَلْیَزْرَعْھَا أَوْ لِیَمْنَحْھَا أَخَاہُ فَإِنْ أَبَی فَلْیُمْسِکْ أَرْضَہٗ *

۱۴۲۹۔ حسن حلوانی، ابو توبہ، معاویہ، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس شخص کے پاس زمین ہو، تو خود کھیتی کرے، یا اپنے (مسلمان) بھائی کو مفت دے دے، اور اگر وہ نہ لے، تو اپنی زمین رہنے دے۔

١٤٣٠- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَۃَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَۃُ عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِي کَثِیْرٍ أَنَّ یَزِیْدَ بْنَ نُعَیْمٍ أَخْبَرَہٗ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ أَخْبَرَہٗ أَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھَی عَنِ الْمُزَابَنَۃِ وَالْحُقُوْلِ فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُزَابَنَۃُ الثَّمَرُ بِالتَّمْرِ وَالْحُقُوْلُ کِرَاءُ الْأَرْضِ *

۱۴۳۰۔ حسن حلوانی، ابو توبہ، معاویہ، یحییٰ بن ابی کثیر، یزید بن نعیم، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، کہ آپ مزابنہ اور حقول سے منع فرماتے تھے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا، کہ مزابنہ تو یہ ہے، کہ ان کھجوروں کو جو درختوں پر لگی ہوئی ہوں، خشک کھجوروں کے عوض فروخت کیا جائے، اور حقول زمین کو کرایہ

پر دینا ہے۔

۱۴۳۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ *

۱۴۳۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) محاقلہ اور حقول ایک ہی چیز کے دو نام ہیں، واللہ اعلم بالصواب (مترجم)۔

۱۴۳۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَاءُ الْأَرْضِ *

۱۴۳۲۔ ابوالطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، داؤد بن حصین، ابوسفیان، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے، مزابنہ تو درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کا فروخت کرنا ہے، اور محاقلہ زمین کو کرایہ پر دینا ہے۔

۱۴۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا لَا نَرَى بِالْخِبْرِ بَأْسًا حَتَّى كَانَ عَامُ أَوَّلَ فَزَعَمَ رَافِعٌ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ *

۱۴۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوالربیع عتکی، حماد بن زید، عمرو بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے، کہ ہم مخابرہ (یعنی زمین کو کرایہ پر دینے) میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، یہاں تک کہ جب پہلا سال ہوا تو حضرت رافعؓ نے کہا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

۱۴۳۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَتَرَكْنَاهُ مِنْ أَجْلِهِ *

۱۴۳۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان (دوسری سند) علی بن حجر اور ابراہیم بن دینار، اسماعیل بن علیہ، ایوب (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان، عمرو بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، لیکن ابن عیینہ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ ہم نے اس حدیث کی وجہ سے مخابرہ چھوڑ دیا۔

۱۴۳۵- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا

۱۴۳۵۔ علی بن حجر، اسماعیل، ایوب، ابوالخلیل، مجاہد سے

إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ مَنَعَنَا رَافِعٌ نَفْعَ أَرْضِنَا *

روایت ہے، انہوں نے کہا، کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ ہمیں رافعؓ نے ہماری زمین کی آمدنی سے روک دیا ہے۔

١٤٣٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ حَتَّى بَلَغَهُ فِي آخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ فِيهَا بِنَهْيٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا بَعْدُ قَالَ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا *

۱۴۳۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی کاشت کی زمینیں آنحضرت صلی اللہ کے زمانہ میں، اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ خلافت میں اور امیر معاویہؓ کے ابتدائی زمانہ تک کرایہ پر دیا کرتے تھے، حتیٰ کہ حضرت معاویہ کی خلافت کے اخیر زمانہ میں انہیں اطلاع ملی، کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت سے اس چیز کی ممانعت بیان کرتے ہیں، تو ان کے پاس گئے، اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، چنانچہ حضرت ابن عمر نے ان سے دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زراعت کی زمینوں کو کرایہ پر دینے سے منع کرتے تھے، چنانچہ اس کے بعد ابن عمر نے زمینوں کو کرایہ پر دینا چھوڑ دیا، پھر جب بھی ان سے اس کے متعلق دریافت کیا جاتا، تو فرماتے، رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

١٤٣٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَكَانَ لَا يُكْرِيهَا *

۱۴۳۷۔ ابوالربیع، ابوکامل، حماد بن زید (دوسری سند) علی بن حجر، اسماعیل، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی ابن علیہ کی روایت میں یہ زیادتی ہے، کہ ابن عمرؓ نے اس کے بعد زمینوں کو کرایہ پر دینا چھوڑ دیا، اور پھر وہ زمین کو کرایہ پر نہیں دیتے تھے۔

١٤٣٨- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَتَّى أَتَاهُ بِالْبَلَاطِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ *

۱۴۳۸۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا، حتیٰ کہ وہ ان کے پاس مقام بلاط میں آئے، تو انہوں نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کاشت کی زمینوں کو کرایہ پر دینے

سے منع کیا ہے۔

(فائدہ) بلاط مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک مقام ہے۔

١٤٣٩ - وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى رَافِعًا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۴۳۹۔ ابن ابی خلف، حجاج بن شاعر، زکریا بن عدی، عبید اللہ بن عمر، زید، حکم، نافع سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت رافع بن خدیج کے پاس تشریف لائے، تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی۔

١٤٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنِ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْجُرُ الْأَرْضَ قَالَ فَنُبِّئَ حَدِيثًا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ فَانْطَلَقَ بِي مَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ ذَكَرَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَتَرَكَهُ ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ يَأْجُرْهُ *

۱۴۴۰۔ محمد بن مثنیٰ، حسین بن حسن بن سیار، ابن عون، نافع بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما زمین کو کرایہ پر لیا کرتے تھے، پھر انہیں حضرت رافع بن خدیج سے ایک حدیث کی خبر دی گئی، وہ مجھے ساتھ لے کر رافعؓ کے پاس گئے، حضرت رافعؓ نے اپنے بعض چچاؤں سے نقل کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کے کرایہ سے منع کیا ہے، نافع بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابن عمرؓ نے زمین کو کرایہ پر لینا چھوڑ دیا۔

١٤٤١ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَحَدَّثَهُ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۴۴۱۔ محمد بن حاتم، یزید بن ہارون، ابن عون سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ انہوں نے اپنے بعض چچاؤں سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا۔

١٤٤٢ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرَضِيهِ حَتَّى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ لِعَبْدِ اللَّهِ

۱۴۴۲۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی زمین کو کرایہ پر دیتے تھے، یہاں تک کہ اطلاع ملی، کہ حضرت رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمین کے کرایہ سے منع کرتے ہیں، چنانچہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے ملاقات کی اور دریافت کیا کہ اے ابن خدیج تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کے متعلق کیا بیان کرتے ہو، تو حضرت رافع بن خدیجؓ نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، کہ میں نے اپنے دونوں چچاؤں سے

سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ *

سنا، اور وہ دونوں غزوہ بدر میں شریک تھے، وہ گھر والوں سے حدیث بیان کرتے تھے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں بخوبی جانتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی، مگر پھر عبداللہ ڈرے، کہ کہیں ایسا نہ ہو، کہ اس بات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نیا حکم دیا ہو، جس کی اطلاع انہیں نہ ہوئی ہو، چنانچہ پھر انہوں نے زمین کو کرایہ پر دینا چھوڑ دیا۔

١٤٤٣- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَعْلَى ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُكْرِيهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى فَجَاءَنَا ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ عُمُومَتِي فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا أَنْ نُحَاقِلَ بِالْأَرْضِ فَنُكْرِيهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى وَأَمَرَ رَبَّ الْأَرْضِ أَنْ يَزْرَعَهَا أَوْ يُزْرِعَهَا وَكَرِهَ كِرَاءَهَا وَمَا سِوَى ذَلِكَ *

۱۴۴۳۔ علی بن حجر سعدی، یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل بن علیہ، ایوب، یعلی بن حکیم، سلیمان بن یسار، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو کرایہ پر دیا کرتے تھے، چنانچہ اسے تہائی اور چوتھائی، اور اناج کی ایک معین مقدار پر کرایہ پر دیا کرتے تھے، ایک روز میرے پاس میرے چچاؤں میں سے کوئی آیا، اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا ہے، جو ہمارے لئے نافع تھا، باقی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہمارے لئے زیادہ مفید ہے، ہمیں زمین کو بٹائی پر دینے سے منع کر دیا ہے، کہ ہم اسے چوتھائی یا تہائی پیداوار یا معین اناج پر دیں اور مالک زمین کو حکم دیا، کہ وہ خود اس میں کھیتی کرے، یا دوسرے کو کھیتی کے لئے دیدے اور کرایہ یا اور کسی طرح زمین کو دینا آپ نے اچھا نہ سمجھا۔

١٤٤٤- وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ بِالْأَرْضِ فَنُكْرِيهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ ثُمَّ ذَكَرَ

۱۴۴۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، ایوب، یعلی بن حکیم، سلیمان بن یسار، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم زمین میں محاقلہ کیا کرتے تھے، یعنی تہائی اور چوتھائی پر کرایہ پر دیا کرتے تھے، پھر بقیہ روایت ابن علیہ کی روایت کی طرح بیان کی ہے۔

بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ *

١٤٤٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۴۵۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبدہ، ابن ابی عروبہ، یعلی بن حکیم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

١٤٤٦- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ *

۱۴۴۶۔ ابوالطاہر، ابن وہب، جریر بن حازم، یعلی بن حکیم سے اسی سند کے ساتھ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے، مگر اس میں رافع بن خدیج کے بعض چچاؤں کا تذکرہ نہیں ہے۔

١٤٤٧- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعٍ أَنَّ ظُهَيْرَ بْنَ رَافِعٍ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ أَتَانِي ظُهَيْرٌ فَقَالَ لَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا فَقُلْتُ وَمَا ذَاكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ سَأَلَنِي كَيْفَ تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ فَقُلْتُ نُؤَاجِرُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى الرَّبِيعِ أَوِ الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ أَوِ الشَّعِيرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا ازْرَعُوهَا أَوْ أَزْرِعُوهَا أَوْ أَمْسِكُوهَا *

۱۴۴۷۔ اسحاق بن منصور، ابو مسہر، یحییٰ بن حمزہ، ابو عمرو اوزاعی، ابوالنجاشی، مولیٰ، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت رافع بیان کرتے ہیں، کہ ظہیر بن رافعؓ جو کہ ان کے چچا تھے، وہ میرے پاس آئے اور بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا ہے جس میں ہمارا فائدہ تھا، میں نے عرض کیا وہ کیا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ بھی فرمایا ہے، وہ حق ہے، انہوں نے کہا کہ حضورؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا، کہ تم اپنے کھیتوں کا کیا کرتے ہو، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ کرایہ پر دیتے ہیں، یعنی نالوں پر جو پیداوار ہوتی ہے، وہ لے لیتے ہیں، یا کھجور یا جو کے وسق لے لیتے ہیں، آپ نے فرمایا، ایسا مت کرو، یا تم ان میں خود کھیتی کرو، یا دوسروں کو کھیتی کے لئے دو، یا یوں ہی رہنے دو۔

١٤٤٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرٍ *

۱۴۴۸۔ محمد بن حاتم، عبدالرحمٰن بن مہدی، عکرمہ بن عمار، ابوالنجاشی، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں ان کے چچا ظہیرؓ کا ذکر نہیں ہے۔

١٤٤٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

۱۴۴۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، حنظلہ بن

عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَقُلْتُ أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ *

قیس بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زمین کے کرایہ کے متعلق دریافت فرمایا، توانہوں نے جواب دیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، میں نے عرض کیا کہ سونے اور چاندی کے عوض بھی ممانعت ہے، انہوں نے کہا کہ سونے اور چاندی کے عوض تو کوئی حرج نہیں۔

١٤٥٠- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلِكُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ زُجِرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَعْلُومٌ مَضْمُونٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ *

۱۴۵۰۔ اسحاق، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، حنظلہ بن قیس انصاری بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج سے زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے میں کرایہ پر لینے کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لوگ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہر کے کناروں اور نالوں پر پیداوار ہوتی تھی، اس کے بدلے میں زمین دیا کرتے تھے، اور متعین پیداوار دیتے تو بعض اوقات ایک چیز تلف ہو جاتی، اور دوسری بچ جاتی، اور یہ سالم رہتی اور وہ تلف ہو جاتی، اور پھر بعض کو کرایہ نہ ملتا، مگر جو بچ رہتا، اسی لئے آپ نے اس سے منع کیا، لیکن اگر کرایہ کے عوض کوئی معین چیز ہو، جس کی ذمہ داری ہو سکے، تو کوئی مضائقہ نہیں۔

١٤٥١- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلَى أَنَّ لَنَا هَذِهِ وَلَهُمْ هَذِهِ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ هَذِهِ فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ وَأَمَّا الْوَرِقُ فَلَمْ يَنْهَنَا *

۱۴۵۱۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید، حنظلہ زرقی بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے، کہ انصار میں ہماری زمینیں سب سے زیادہ تھیں ہم زمین کو اس شرط پر کرایہ پر دیتے تھے، کہ اس جگہ کی پیداوار ہماری ہے، اور اس مقام کی ان کی، چنانچہ بسا اوقات اس حصہ میں پیداوار ہوتی اور اس میں نہ ہوتی، تو اس بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس چیز سے منع کر دیا لیکن چاندی کے عوض کرایہ پر دینا تو اس سے نہیں روکا۔

(فائدہ) اس روایت میں صاف تصریح آگئی ہے کہ آپ نے اس سے کیوں منع کیا، اس لئے کہ اس شکل میں نقصان کا خدشہ ہے، جبکہ ہر ایک اپنے لئے ایک خاص حصہ متعین کرے گا، لیکن اگر جملہ پیداوار پر حصہ رکھا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، احادیث میں ممانعت

صورت اول ہی کی آرہی ہے، باقی مزارعت کے جواز میں کوئی شبہ نہیں، ابن خزیمہ نے مزارعت کے جواز پر ایک کتاب بھی تحریر فرمائی ہے، اور اس میں احادیث کا محمل بخوبی واضح فرمادیا، واللہ اعلم۔

١٤٥٢- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ*

۱۴۵۲۔ ابوالربیع، حماد (دوسری سند) ابن مثنیٰ، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

١٤٥٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ نَهَى عَنْهَا وَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللَّهِ *

۱۴۵۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالواحد بن زیاد (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، حضرت عبداللہ بن سائب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن معقلؓ سے مزارعت کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا، کہ مجھے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا ہے، اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں "نہی عنھا" ہے، اور ابن معقل کا لفظ ہے، عبداللہؓ کا لفظ نہیں ہے۔

١٤٥٤- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ زَعَمَ ثَابِتٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَأَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا *

۱۴۵۴۔ اسحاق بن منصور، یحییٰ بن حماد، ابوعوانہ، سلیمان، شیبانی، حضرت عبداللہ بن سائبؓ بیان کرتے ہیں، کہ ہم حضرت عبداللہ بن معقلؓ کے پاس گئے، اور ہم نے ان سے مزارعت کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاعت یعنی بٹائی سے منع فرمایا ہے، اور مواجرت یعنی روپے وغیرہ کے عوض دینے کا حکم دیا، اور فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

١٤٥٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو أَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ لِطَاوُسٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَاسْمَعْ مِنْهُ الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَانْتَهَرَهُ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، عمر سے روایت ہے، کہ مجاہد نے طاؤس سے کہا، کہ ہمارے ساتھ حضرت رافع بن خدیجؓ کے لڑکے کے پاس چلو، اور ان سے وہ حدیث سنو، جسے وہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، تو طاؤس نے مجاہد کو جھڑکا، اور کہا خدا کی قسم اگر میں جانتا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

نَهَى عَنْهُ مَا فَعَلْتُهُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْنَحَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا *

مزارعت سے منع فرمایا ہے، تو میں کبھی نہ کرتا، لیکن مجھ سے اس شخص نے حدیث بیان کی جو صحابہ کرام میں اور حضرات سے زیادہ جانتا ہے، یعنی حضرت ابن عباسؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین بطور ہبہ کے دیدے، تو یہ اس سے بہتر ہے، کہ اس سے کرایہ لے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ مزارعت پر دینا ممنوع نہیں، لیکن مسلمان بھائی کے ساتھ سلوک کرنا افضل و بہتر ہے۔

١٤٥٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ كَانَ يُخَابِرُ قَالَ عَمْرٌو فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوْ تَرَكْتَ هَذِهِ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ فَقَالَ أَيْ عَمْرُو أَخْبَرَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذَلِكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا إِنَّمَا قَالَ يَمْنَحُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا *

۱۴۵۶۔ ابن ابی عمر، سفیان، عمرو اور ابن طاؤس سے روایت ہے، کہ طاؤس بٹائی (مخابرہ) کیا کرتے تھے، تو عمرو نے کہا، اے ابو عبدالرحمٰن! اگر تم اس مخابرہ کو ترک کر دو تو بہتر ہے، کیونکہ لوگ کہتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع فرمایا ہے، طاؤس بولے، اے عمرو! مجھ سے اس نے بیان کیا ہے، جو صحابہ کرام میں زیادہ جاننے والا تھا، یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع نہیں فرمایا، بلکہ یہ ارشاد فرمایا ہے، کہ اگر کوئی تم میں سے اپنے (مسلمان) بھائی کو مفت زمین دے دے تو متعینہ کرایہ لینے سے اس کے لئے یہ چیز بہتر ہے۔

١٤٥٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۱۴۵۷۔ ابن ابی عمرو، ثقفی، ایوب (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان (تیسری سند) محمد بن رمح، لیث، ابن جریج، (چوتھی سند) علی بن حجر، فضل بن موسیٰ، شریک، شعبہ، عمرو بن دینار، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم سے سابقہ احادیث کی طرح روایت بیان کی ہے۔

١٤٥٨ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ

۱۴۵۸۔ عبد بن حمید اور محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ

أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا كَذَا وَكَذَا لِشَيْءٍ مَعْلُومٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْحَقْلُ وَهُوَ بِلِسَانِ الْأَنْصَارِ الْمُحَاقَلَةُ *

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر کوئی تم سے اپنے بھائی کو مفت زمین دے دے، تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس سے اتنا کرایہ لے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ یہ حقل ہے، اور انصار کی زبان میں اس کو محاقلہ کہتے ہیں۔

١٤٥٩- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَإِنَّهُ أَنْ يَمْنَحَهَا أَخَاهُ خَيْرٌ *

۱۴۵۹۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، عبداللہ بن جعفر رقی، عبیداللہ بن عمرو، زید بن ابی انیسہ، عبدالملک بن ابی یزید، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے، کہ اگر کسی کے پاس زمین ہو تو وہ اپنے بھائی کو مفت دے دے، تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

١٤٦٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ *

۱۴۶۰۔ احمد بن حنبل اور زہیر بن حرب، یحییٰ قطان، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر والوں سے جو بھی پھل اور اناج کی پیداوار ہو، اس میں نصف پر معاملہ فرمایا تھا۔

(فائدہ) مساقات یہ ہے کہ اپنے درخت کسی کو دیدے، اور اس سے کہہ دے، کہ ان میں پانی دینا اور ان کی حفاظت کرنا، پھل جو ہوگا، وہ آپس میں تقسیم کرلیں گے، یہی صورت مزارعت کی ہے، بس مساقات درختوں میں اور مزارعت زمین میں ہے، دونوں کا حکم ایک ہے، کہ دونوں جائز ہیں۔

١٤٦١- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ كُلَّ

۱۴۶۱۔ علی بن حجر سعدی، ابن مسہر، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو اس شرط پر حوالہ کر دیا، کہ جو پھل یا اناج کی پیداوار ہو، وہ آدھی تمہاری، اور آدھی ہماری، چنانچہ آپ اپنی ازواج کو ہر سال سو وسق

سَنَةٍ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانِينَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَعِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ قَسَمَ خَيْبَرَ خَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ أَوْ يَضْمَنَ لَهُنَّ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَاخْتَلَفْنَ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ *

دیتے، (۱) اسی وسق کھجوروں کے اور بیس وسق جو کے، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت میں خیبر کو تقسیم کر دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اختیار دے دیا، کہ یا تم بھی زمین اور پانی کا حصہ لے لو، یا اپنے وسق لیتی رہو، تو انہوں نے آپس میں اختلاف کیا، بعض نے تو زمین اور پانی لے لیا، اور بعض وسق ہی لیتی رہیں، حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان میں سے تھیں، جنھوں نے زمین اور پانی لینا پسند کیا تھا۔

١٤٦٢- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ أَوْ ثَمَرٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ وَقَالَ خَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ الْأَرْضَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَاءَ *

۱۴۶۲۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے کھجور اور اناج کی نصف پیداوار پر معاملہ کیا، بقیہ حدیث علی بن مسہر کی روایت کی طرح ہے، اور اس میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمین اور پانی کو پسند کرنے کا ذکر نہیں ہے، ہاں اس بات کا تذکرہ ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجؓ نے زمین کے تقسیم کرنے کو پسند فرمایا، اور پانی کا تذکرہ نہیں ہے۔

١٤٦٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا افْتُتِحَتْ خَيْبَرُ سَأَلَتْ يَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِرَّهُمْ فِيهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا عَلَى نِصْفِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقِرُّكُمْ فِيهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

۱۴۶۳۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، اسامہ بن زید لیثی، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہو گیا، تو یہود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ہمیں یہیں رہنے دیجئے، اس شرط پر کہ پھل اور اناج کی پیداوار جتنی ہو، اس میں نصف آپ لے لیجئے، چنانچہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شرط پر تمہیں رہنے دیتا ہوں، کہ جب تک ہم چاہیں گے، چنانچہ بقیہ حدیث ابن نمیر اور ابن مسہر کی حدیث کی طرح روایت کی، باقی اس حدیث

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا نفقہ اکٹھے ہی دے دیا کرتے تھے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ضرورت کی چیز کا ذخیرہ کر کے رکھنا توکل کے منافی نہیں ہے۔

وَزَادَ فِيهِ وَكَانَ الثَّمَرُ يُقْسَمُ عَلَى السُّهْمَانِ مِنْ نِصْفِ خَيْبَرَ فَيَأْخُذُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُمُسَ *

میں اتنی زیادتی ہے، کہ خیبر کے اس نصف پھل کے پھر دو حصے کئے جاتے تھے، اور اس میں سے پانچواں حصہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لے لیتے تھے۔

١٤٦٤ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْتَمِلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِهَا *

۱۴۶۴۔ ابن رمح، لیث، محمد بن عبدالرحمٰن، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے یہود کو خیبر کے درخت اور اس کی زمین کو اس شرط پر دے دیا، کہ وہ اپنے مال سے اس کی خدمت کریں گے، اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے لئے اس کا نصف میوہ ہے۔

١٤٦٥ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ حِينَ ظُهِرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِرَّهُمْ بِهَا عَلَى أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ *

۱۴۶۵۔ محمد بن رافع، اسحاق بن منصور، عبدالرزاق، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہود اور نصاریٰ کو ملک حجاز سے نکال دیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر پر غالب ہوئے تو آپ نے یہود کو وہاں سے نکال دینا چاہا، کیونکہ جب آپ اس زمین پر غالب ہوئے تو، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہوگئی، اسی بنا پر آپ نے یہود کو وہاں سے نکال دینا چاہا، مگر یہود نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی، کہ آپ ہمیں اس شرط پر یہاں رہنے دیجئے، کہ ہم یہاں محنت کریں گے، اور نصف میوہ لے لیں گے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، اچھا اس شرط پر ہم تمہیں رہنے دیتے ہیں، جب تک کہ ہم چاہیں، چنانچہ وہ وہیں رہے، یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے انہیں تیماء اور اریحاء کی طرف نکال دیا۔

(فائدہ) تیماء اور اریحاء دونوں گاؤں ہیں، اور گو ملک عرب میں ہیں، مگر حجاز میں نہیں، اور حضور کا مقصد بھی یہی تھا، کہ انہیں ملک حجاز سے نکال دیا جائے، چنانچہ حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کیا۔

(١٩٠) بَاب فَضْلِ الْغَرْسِ وَالزَّرْعِ *

باب (۱۹۰) درخت لگانے اور کھیتی کرنے کی فضیلت۔

١٤٦٦- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ *

۱۴۶۶۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبدالملک، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی مسلمان بھی ایسا نہیں ہے، کہ جو کوئی درخت لگائے مگر جو کچھ بھی اس درخت میں سے کھایا جائے، وہ لگانے والے کے لئے صدقہ ہوگا، اور جو درندے کھا جائیں وہ بھی صدقہ ہے، اور جو پرندے کھائیں وہ بھی صدقہ ہے(۱)، اور اس میں سے کوئی کم نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

١٤٦٧- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ فِي نَخْلٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ *

۱۴۶۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام مبشر انصاریہ کے پاس ان کے کھجور کے باغ میں گئے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، یہ کھجور کے درخت کس نے لگائے، مسلمان نے یا کافر نے، انہوں نے عرض کیا مسلمان نے، تو آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جو مسلمان بھی کوئی درخت لگائے، یا کھیتی کرے، اور اس میں سے کوئی انسان، یا جانور، یا اور کوئی چیز کھا جائے تو لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

١٤٦٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَغْرِسُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ سَبُعٌ أَوْ طَائِرٌ أَوْ شَيْءٌ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ و قَالَ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ طَائِرٌ شَيْءٌ كَذَا *

۱۴۶۸۔ محمد بن حاتم، ابن ابی خلف، روح، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، کہ جو کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے یا کھیتی کرتا ہے، اور اس میں سے کوئی چوپایہ یا پرندہ یا کوئی کچھ کھاتا ہے، تو یہ چیز بھی بونے والے کے لئے باعث اجر ہوتی ہے، ابن ابی خلف نے اپنی روایت میں "طائر شئ کذا" کا لفظ بولا ہے۔

---

(۱) کوئی شخص جب کسی ایسی بھلائی کا سبب بنے جس سے دوسرے لوگ نفع حاصل کیں تو اس سبب بننے والے کو اس پر اجر عطا کیا جاتا ہے اگرچہ اس کی ثواب کی نیت نہ ہو۔ جیسے درخت لگانے والے کو اس درخت سے جتنے انسان یا جانور اور پرندے نفع اٹھائیں سب کی طرف سے یہ اجر کا مستحق ہوگا اگرچہ یہ درخت لگانے والا بعد میں وہ کسی کو بیچ دے یا کسی طریقہ سے اپنی ملک سے نکال دے اجر تب بھی ملتا رہے گا۔

١٤٦٩- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ مَعْبَدٍ حَائِطًا فَقَالَ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ قَالَ فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَيْرٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۱۴۶۹۔ احمد بن سعید بن ابراہیم، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام معبدؓ کے پاس ان کے باغ میں تشریف لے گئے، تو آپ نے فرمایا، اے ام معبدؓ یہ درخت کس نے لگائے ہیں؟ مسلمان نے یا کافر نے، انہوں نے عرض کیا، نہیں بلکہ مسلمان نے، آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جو مسلمان بھی کوئی درخت لگائے، اور اس میں سے کوئی انسان اور جانور اور پرندہ کھا جائے تو اس کو قیامت تک کے لئے صدقہ کا ثواب ملتا رہے گا۔

١٤٧٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ زَادَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَمَّارٍ ح وَأَبُو كُرَيْبٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَا عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ امْرَأَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَفِي رِوَايَةِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ رُبَّمَا قَالَ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْ وَكُلُّهُمْ قَالُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ *

۱۴۷۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث (دوسری سند) ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن فضیل، اعمش، ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں، باقی عمرو نے اپنی روایت میں عمار کا، اور ابو بکر نے اپنی روایت میں ابو معاویہ کا اضافہ بیان کیا ہے، اور پھر ان دونوں نے "عن ام مبشر" کے لفظ بیان کئے ہیں، اور ابن فضیل کی روایت میں "امرأۃ زید بن حارثہ" کا لفظ ہے، اور اسحاق کی روایت میں ابو معاویہؒ نے کبھی "عن ام مبشر رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے الفاظ بیان کئے ہیں، اور کبھی ان کا نام نہیں لیا، باقی سب نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے، عطاء، ابو الزبیر، اور عمرو بن دینار کی روایت کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

١٤٧١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ

۱۴۷۱۔ یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید اور محمد بن عبید غبری، ابو معاویہ، ابو قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو مسلمان بھی کوئی درخت لگائے یا کھیت بوئے، پھر اس میں سے کوئی پرندہ یا آدمی یا جانور کھا

غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ *

جائے، تو اسے صدقہ کا ثواب ملے گا۔

١٤٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ نَخْلًا لِأُمِّ مُبَشِّرٍ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ قَالُوا مُسْلِمٌ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

۱۴۷۲۔ عبد بن حمید، مسلم بن ابراہیم، ابان بن زید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ام بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک انصاریہ کے باغ میں تشریف لے گئے، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ان کھجوروں کے درختوں کو کس نے لگایا ہے؟ کسی مسلمان نے یا کافر نے، حاضرین نے کہا، مسلمان نے، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں، ان احادیث سے درخت لگانے اور کھیتی کرنے کی فضیلت ثابت ہوئی، اور یہ کہ اس کا ثواب تا قیام قیامت باقی رہے گا، اور اس بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے، کہ پاکیزہ کمائی کون سی ہے، بعض حضرات نے تجارت اور بعض نے صنعت اور بعض نے زراعت کہا ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ جو بھی بذریعہ دست ہو، وہی افضل ہے، خواہ تجارت ہو یا زراعت یا صنعت، بشرطیکہ حدود شروع سے متجاوز نہ ہو، اور نیت خالص اور توکل علی اللہ پایا جائے، چنانچہ امام حاکم نے حضرت ابو بردہؓ سے روایت نقل کی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کہ کونسی کمائی افضل ہے؟ فرمایا انسان کا اپنے ہاتھ سے کمائی کرنا، براء بن عازبؓ اور رافع بن خدیج سے بھی اسی کے ہم معنی روایت منقول ہے، اور نسائی نے حضرت عائشہؓ سے اور ابوداؤد نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ (عمدۃ القاری جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۵)۔

(١٩١) بَاب وَضْعِ الْجَوَائِحِ *

باب (۱۹۱) کسی آفت سے نقصان ہو جانے کا حکم!

١٤٧٣ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ *

۱۴۷۳۔ ابوالطاہر، ابن وہب، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل فروخت کرے (دوسری سند) محمد بن عباد، ابوضمرہ، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل فروخت کردے اور پھر اسے کوئی آفت لاحق ہو جائے، تو اب تیرے لئے اس سے کچھ لینا حلال نہیں، تو کس چیز کے عوض اپنے بھائی کا مال لے گا، کیا ناحق اس سے وصول کرے گا۔

١٤٧٤ - حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۷۴۔ حسن حلوانی، ابو عاصم، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(فائدہ) میوہ اگر صلاحیت کے بعد بیچا جائے، اور بائع و مشتری کے سپرد کردے اور پھر وہ میوہ کسی آفت سے ہلاک ہو جائے، تو امام ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کے نزدیک یہ نقصان خریدار پر رہے گا، بائع کو کچھ غرض نہیں، لیکن مستحب یہ ہے کہ بائع نقصان مجرا کردے۔

١٤٧٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ فَقُلْنَا لِأَنَسٍ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ أَرَأَيْتَكَ إِنْ مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ *

۱۴۷۵۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ، علی بن حجر اور اسماعیل بن جعفر، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درختوں پر کھجور کے پھل فروخت کرنے سے، تاوقتیکہ وہ رنگ نہ پکڑیں، منع کیا ہے، ہم نے انسؓ سے پوچھا، رنگ پکڑنے کا کیا مطلب؟ فرمایا وہ لال پیلی ہو جائیں، ذرا خیال کر، اگر اللہ میوہ کو روک لے، تو کس طرح اپنے بھائی کا مال حلال سمجھے گا۔

(فائدہ) یعنی معاملہ تو علیحدہ رہا، مگر دیانت کا تقاضا تو یہ نہیں ہے، کہ وہ بیچارا نقصان میں گرفتار رہے اور تو اپنے فائدے میں لگا ہوا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٤٧٦ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تُزْهِيَ قَالُوا وَمَا تُزْهِيَ قَالَ تَحْمَرُّ فَقَالَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ *

۱۴۷۶۔ ابوالطاہر، ابن وہب، مالک، حمید طویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے فروخت کرنے سے یہاں تک کہ وہ رنگ نہ پکڑیں، منع فرمایا ہے، لوگوں نے عرض کیا رنگ پکڑنے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا لال ہو جائیں، اور فرمایا، جب اللہ میوہ روک لے، تو کس چیز کے عوض تو اپنے بھائی کا مال حلال سمجھے گا؟

١٤٧٧ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ يُثْمِرْهَا اللَّهُ فَبِمَ يَسْتَحِلُّ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ *

۱۴۷۷۔ محمد بن عباد، عبدالعزیز بن محمد، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر اللہ تعالیٰ درختوں کو پھلدار نہ کرے تو پھر تم میں سے کوئی کس بنا پر اپنے بھائی کے مال کو حلال سمجھے گا؟

١٤٧٨ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِبِشْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ

۱۴۷۸۔ بشر بن حکم، ابراہیم بن دینار، عبدالجبار بن العلاء، سفیان بن عیینہ، حمید اعرج، سلیمان بن عتیق، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے

سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَهُوَ صَاحِبُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا *

بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آفت کے نقصان کا مجرادینے کا حکم دیا ہے، ابراہیم کے شاگرد بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن بشر نے بواسطہ سفیان یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے۔

(۱۹۲) بَاب اسْتِحْبَابِ الْوَضْعِ مِنَ الدَّيْنِ *

باب (۱۹۲) قرض میں سے کچھ معاف کر دینے کا استحباب۔

۱۴۷۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهِ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ *

۱۴۷۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، بکیر، عیاض بن عبداللہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص نے درخت پر میوہ خریدا، اور اس پر قرضہ بہت ہو گیا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کو صدقہ دو، سب لوگوں نے اسے صدقہ دیا، تب بھی اس کا قرضہ پورا نہیں ہوا، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے ارشاد فرمایا، کہ بس اب جو مل گیا ہے اسے لے لو، اس کے علاوہ نہیں، یعنی اور کچھ نہیں ملے گا۔

۱۴۸۰ - حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۸۰۔ یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۴۸۱ - وَحَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ

۱۴۸۱۔ اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ پر جھگڑنے والوں کی آواز سنی، اور دونوں آوازیں بہت بلند تھیں، اور ایک ان میں سے کچھ معاف کرانا چاہتا تھا اور خواہش مند تھا کہ اس کے ساتھ نرمی کی جائے، اور دوسرا کہہ رہا تھا، خدا کی قسم! میں کبھی بھی معاف نہ کروں گا، چنانچہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم ان دونوں کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا

فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللَّهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَهُ أَيُّ ذَلِكَ أَحَبَّ *

١٤٨٢ - حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهِ *

١٤٨٣ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى دَيْنًا لَهُ عَلَى ابْنِ أَبِي حَدْرَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ *

١٤٨٤ - قَالَ مسْلِم وَرَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ مَالٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ

کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم کھانے والا کہاں ہے، جو یہ کہتا ہے کہ میں نیکی نہیں کروں گا، اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول میں ہوں، اور اسے اختیار ہے، جیسا چاہے کرے۔

۱۴۸۲۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے ابن ابی حدرد پر اپنے قرضے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد میں تقاضا کیا، اور دونوں کی آوازیں اتنی بلند ہوئیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنیں، اور آپ اپنے حجرہ مبارک میں تھے، چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی جانب تشریف لائے، یہاں تک کہ حجرہ کا پردہ اٹھایا، اور کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آواز دی، کہ اے کعب بن مالکؓ، حضرت کعبؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ میں حاضر ہوں، آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا، کہ آدھا قرضہ معاف کر دے، حضرت کعبؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں نے معاف کر دیا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی حدرد سے فرمایا، اٹھو اور ان کا قرضہ ادا کر دو۔

۱۴۸۳۔ اسحاق بن ابراہیم، عثمان بن عمر، یونس، زہری، حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے ابن ابی حدردؓ سے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا، اور ابن وہب کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

۱۴۸۴۔ مسلم، لیث بن سعد، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، عبداللہ بن کعب، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن ابی حدرد اسلمیؓ پر ان کا مال تھا، وہ راستہ میں ملا، تو انہوں نے اسے پکڑ لیا، پھر دونوں میں باتیں ہونے لگیں، یہاں تک کہ آوازیں بلند ہوئیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا *

پاس سے گزرے، اور آپ نے فرمایا، اے کعبؓ اور ہاتھ سے اشارہ فرمایا، گویا کہ فرمایا آدھا قرض معاف کر دو، چنانچہ کعبؓ نے ان سے آدھا قرضہ لیا، اور آدھا معاف کر دیا(۱)۔

(١٩٣) بَاب مَنْ أَدْرَكَ مَا بَاعَهُ عِنْدَ الْمُشْتَرِي وَقَدْ أَفْلَسَ فَلَهُ الرُّجُوعُ فِيهِ *

باب (۱۹۳) اگر خریدار مفلس ہو جائے، اور بائع مشتری کے پاس اپنی چیز بعینہ پائے تو وہ واپس لے سکتا ہے!

١٤٨٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ *

۱۴۸۵۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، یحییٰ بن سعید، ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمر بن عبدالعزیز، ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، یا فرماتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، کہ جو شخص اپنا مال کسی انسان یا کسی شخص کے پاس پائے، جو کہ مفلس ہو گیا ہو تو وہ دوسروں سے زیادہ اپنے مال کا حقدار ہے۔

(فائدہ) یعنی جب کسی نے بشرط خیار کوئی چیز خریدی، اور وہ مفلس ہو گیا، تو بائع کو بیع فسخ کر کے اپنا مال لے لینے کا حق ہے، اور اگر بیع بشرط خیار نہیں ہوئی، تو بائع فروخت کرنے والا، بھی اور قرض خواہوں کے ساتھ شریک ہو گا۔

١٤٨٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ

۱۴۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، محمد بن رمح، لیث بن سعد، (تیسری سند) ابو الربیع، یحییٰ بن حبیب حارثی، حماد بن زید، (چوتھی سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، (پانچویں سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، حفص بن غیاث، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ زہیر کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، اور ابن رمح نے "من

(۱) اس حدیث سے یہ صراحۃً معلوم ہو رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ کرام پر مکمل اعتماد تھا کہ وہ آپؐ کے مشورے کے مطابق عمل کریں گے تبھی تو حضرت کعبؓ کو آدھا قرضہ چھوڑنے کا حکم فرمایا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ کے ساتھ معاملہ ہمیشہ حاکم یا قاضی کی طرح نہیں ہوتا بلکہ کبھی ایسے بھی ہوتا جیسے شیخ اپنے مریدوں سے اور باپ اپنی اولاد سے کرتا ہے۔

الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ و قَالَ ابْنُ رُمْحٍ مِنْ بَيْنِهِمْ فِي رِوَايَتِهِ أَيُّمَا امْرِئٍ فُلِّسَ *

بینھم" کے الفاظ بیان کئے ہیں، اور ایک روایت میں ہے، کہ جو آدمی کہ مفلس ہو جائے۔

۱۴۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ عَنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ الَّذِي يُعْدِمُ إِذَا وُجِدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعُ وَلَمْ يُفَرِّقْهُ أَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ *

۱۴۸۷- ابن ابی عمر، ہشام بن سلیمان بن عکرمہ بن خالد مخزومی، ابن جریج، ابن ابی الحسین، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمر بن عبدالعزیز، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے اس آدمی کے بارے میں روایت نقل فرماتے ہیں، جو کہ نادار ہو جائے، جب اس کا مال بجنسہ مل جائے، اور اس نے اس میں کسی قسم کا تصرف نہ کیا ہو، تو وہ بیچنے والے ہی کا ہوگا۔

۱۴۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ *

۱۴۸۸- محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جب کوئی مفلس ہو جائے، اور کوئی دوسرا آدمی اپنا مال اس کے پاس بجنسہ پائے، تو وہ زیادہ حق دار ہے۔

۱۴۸۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَيْضًا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْغُرَمَاءِ *

۱۴۸۹- زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، سعید (دوسری سند) زہیر بن حرب، معاذ بن ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت قتادہؓ سے یہ روایت اسی سند کے ساتھ اسی طرح منقول ہے، باقی اس میں ہے کہ وہ دوسرے قرض خواہوں سے زیادہ حق دار ہے (یعنی اپنے مال کا)۔

۱۴۹۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَجَّاجٌ مَنْصُورُ ابْنُ سَلَمَةَ

۱۴۹۰- محمد بن احمد بن ابی خلف، حجاج بن شاعر، ابوسلمہ خزاعی، منصور بن سلمہ، سلیمان بن بلال، خثیم بن عراک، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،

أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَهُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا *

انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب کوئی شخص مفلس ہو جائے، اور کوئی دوسرا شخص اس کے پاس اپنا سامان بعینہ پائے تو اپنے مال کا (دوسروں سے) زیادہ حقدار ہے۔

(١٩٤) بَاب فَضْلِ إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالتَّجَاوُزِ فِي الِاقْتِضَاءِ مِنَ الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ *

باب (۱۹۴) مفلس کو مہلت دینے اور قرض وصول کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت۔

١٤٩١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَقَالُوا أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ لَا قَالُوا تَذَكَّرْ قَالَ كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَآمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَوَّزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَجَوَّزُوا عَنْهُ *

۱۴۹۱۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، منصور، ربعی بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تم میں سے پہلے لوگوں میں سے فرشتے ایک آدمی کی روح لے کر چلے اور اس سے دریافت کیا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے، وہ بولا نہیں، فرشتوں نے کہا یاد کر، وہ بولا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، اور پھر اپنے خادموں کو اس بات کا حکم دیا کرتا تھا، کہ مفلس کو مہلت دو، اور جو مالدار ہو اس پر آسانی کرو، اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں سے) فرمایا تم بھی اس سے درگزر کرو۔

١٤٩٢- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَجُلٌ لَقِيَ رَبَّهُ فَقَالَ مَا عَمِلْتَ قَالَ مَا عَمِلْتُ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ رَجُلًا ذَا مَالٍ فَكُنْتُ أُطَالِبُ بِهِ النَّاسَ فَكُنْتُ أَقْبَلُ الْمَيْسُورَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعْسُورِ فَقَالَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ *

۱۴۹۲۔ علی بن حجر، اسحاق بن ابراہیم، جریر، مغیرہ، نعیم بن ابی ہند، ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں، کہ حضرت حذیفہ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کی ملاقات ہوئی، تو حضرت حذیفہ نے فرمایا، کہ ایک آدمی اپنے پروردگار سے ملا، تو پروردگار عالم نے دریافت فرمایا، کہ تو نے کیا عمل کیا، وہ بولا، کہ میں نے کوئی نیکی اور بھلائی کا کام نہیں کیا، مگر یہ کہ میں مالدار انسان تھا اور لوگوں سے اپنا قرض وصول کرتا، تو مالدار آدمی سے تو (جو کچھ وہ دیتا) قبول کر لیتا تھا، اور تنگ دست کو معاف کر دیتا تھا، تو پروردگار عالم نے (فرشتوں سے) فرمایا تم بھی میرے بندے سے درگزر کرو (یعنی اس کو معاف کر دو) حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، میں نے بھی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

١٤٩٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ فَإِمَّا ذَكَرَ وَإِمَّا ذُكِّرَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فَكُنْتُ أُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَأَتَجَوَّزُ فِي السِّكَّةِ أَوْ فِي النَّقْدِ فَغُفِرَ لَهُ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۴۹۳۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدالملک بن عمیر، ربعی بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ ایک شخص انتقال کے بعد جنت میں داخل ہوا، اس سے دریافت کیا گیا، تو کیا عمل کرتا تھا، سو اس نے خود یاد کیا، یا اسے یاد کرایا گیا، اس نے کہا میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کیا کرتا تھا، تو میں مفلس کو مہلت دیتا تھا، اور سکہ یا نقد میں اس سے درگزر کرتا تھا، چنانچہ اس بناء پر اس کی مغفرت کر دی گئی، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، کہ میں نے بھی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

١٤٩٤- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أُتِيَ اللَّهُ بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا قَالَ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا قَالَ يَا رَبِّ آتَيْتَنِي مَالَكَ فَكُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ فَكُنْتُ أَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللَّهُ أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۴۹۴۔ ابو سعید اشج، ابو خالد احمر، سعد بن طارق، ربعی بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا ایک بندہ لایا گیا، جسے اس نے مال دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا، کہ تو نے دنیا میں کیا عمل کیا تھا، اور اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکتے، اس بندے نے عرض کیا، اے پروردگار تو نے اپنا مال مجھے عطا کیا تھا اور میں لوگوں سے خرید و فروخت کیا کرتا تھا، اور میری عادت معاف کرنے کی تھی، تو میں مالدار پر آسانی کرتا تھا، اور تنگ دست کو مہلت دیا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، پھر میں تجھ سے زیادہ درگزر کرنے کے لائق ہوں، میرے اس بندے سے درگزر کرو، اس کے بعد عقبہ بن عامر جہنی اور ابو مسعود انصاری نے کہا، ہم نے اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سنا ہے۔

١٤٩٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ

۱۴۹۵۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت ابو مسعود نصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تم سے پہلے

أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوسِرًا فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ *

ایک آدمی کا حساب کیا گیا، سو اس کی کوئی نیکی نہ نکلی، مگر وہ لوگوں سے معاملہ کرتا تھا، اور مالدار تھا، تو اپنے غلاموں کو حکم دیا کرتا تھا، کہ مفلس اور غریب کو معاف کر دیں تو اللہ رب العزت نے فرمایا، کہ ہم اس سے زیادہ اس کے معاف کرنے کا حق رکھتے ہیں (اور حکم دیا) کہ اس کے گناہوں کو معاف کر دو۔

١٤٩٦- حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ و قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ *

۱۴۹۶۔ منصور بن ابی مزاحم، محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، تو وہ اپنے نوکروں سے کہتا تھا، کہ جب کوئی مفلس اور غریب آدمی آئے، تو اسے معاف کر دینا، شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ہمیں بھی معاف کر دے، چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔

١٤٩٧- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ *

۱۴۹۷۔ حرملہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

١٤٩٨- حَدَّثَنَا أَبُو الْهَيْثَمِ خَالِدُ بْنُ خِدَاشِ بْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ طَلَبَ غَرِيمًا لَهُ فَتَوَارَى عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهُ فَقَالَ إِنِّي مُعْسِرٌ فَقَالَ آللَّهِ قَالَ آللَّهِ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللَّهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ *

۱۴۹۸۔ ابو الہیثم خالد بن خداش بن عجلان، حماد بن زید، ایوب، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک قرضدار سے قرض کا مطالبہ کیا، تو وہ ان سے روپوش ہو گیا، پھر اسے پالیا، تو وہ بولا، میں مفلس ہوں، ابو قتادہؓ نے فرمایا، خدا کی قسم! اس نے کہا خدا کی قسم! تب ابو قتادہؓ نے فرمایا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، کہ جس کو یہ بات اچھی معلوم ہو، کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات عطا فرمائے،

تو وہ مفلس کو مہلت دے، یا اس کو معاف کر دے۔

١٤٩٩ وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۴۹۹۔ ابو الطاہر، ابن وہب، جریر بن حازم، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(١٩٥) بَاب تَحْرِيمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ وَصِحَّةِ الْحَوَالَةِ وَاسْتِحْبَابِ قَبُولِهَا إِذَا أُحِيلَ عَلَى مَلِيٍّ *

باب (۱۹۵) مالدار کو قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کی حرمت اور حوالہ کا صحیح ہونا، اور یہ کہ جب قرضہ مالدار پر حوالہ کیا جائے، تو اس کا قبول کرنا مستحب ہے۔

١٥٠٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ *

۱۵۰۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قرض کی ادائیگی میں مالدار کی ٹال مٹول کرنا ظلم ہے(۱) اور جب تم میں سے کسی کو کسی مالدار پر لگا دیا جائے تو اسی کا پیچھا کرے۔

(فائدہ) مثلاً زید عمرو کا مقروض ہے، اب زید نے بکر کی رضامندی سے اپنا قرض اس کے حوالے کر دیا اور عمرو کا سامنا بھی کرا دیا۔ تو اب عمرو کو اپنا قرض بکر ہی سے وصول کرنا چاہئے، یہ قرض کا حوالہ جمہور علمائے کرام کے نزدیک مستحب ہے۔

١٥٠١- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۰۱۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، (دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

(١٩٦) بَاب تَحْرِيمِ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ الَّذِي يَكُونُ بِالْفَلَاةِ وَيُحْتَاجُ إِلَيْهِ لِرَعْيِ الْكَلَأِ وَتَحْرِيمِ مَنْعِ بَذْلِهِ وَتَحْرِيمِ بَيْعِ

باب (۱۹۶) جو پانی جنگلات میں ضرورت سے زائد ہو اور لوگوں کو اس کی حاجت ہو، تو اس کا بیچنا اور اس کے استعمال سے منع کرنا اور ایسے ہی جفتی

(۱) اس غنی میں ہر وہ شخص داخل ہے جس کے ذمہ کوئی حق واجب ہو جس کے ادا کرنے پر وہ قادر بھی ہو تو پھر بھی وہ حق ادا نہ کرے تو یہ اس کی طرف سے صاحب حق پر ظلم اور زیادتی ہے چاہے حق مالی ہو یا غیر مالی جیسے مقروض کے ذمہ دائن کا حق، خاوند کے ذمہ بیوی کا حق، آقا کے ذمہ غلام کا حق، حاکم کے ذمہ رعایا کا حق۔

ضِرَابِ الْفَحْلِ *

کرانے کی اجرت لینا حرام ہے۔

١٥٠٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ *

۱۵۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی کے فروخت کرنے سے جو کہ ضرورت سے زائد ہو منع کیا ہے۔

١٥٠٣- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ لِتُحْرَثَ فَعَنْ ذَلِكَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۵۰۳۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابوالزبیر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی جفتی کی بیع سے اور پانی کی بیع سے اور زمین کو کاشت کے لئے بیچنے سے منع فرمایا، غرضیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اونٹ یا کسی اور جانور سے جفتی کرا کر اجرت لینا امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک حرام ہے اور مادہ والے پر کوئی چیز واجب نہیں، اور جو پانی جنگلات وغیرہ میں ضرورت سے زائد ہو، تو اسے مفت دینا چاہئے، اب اس بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ نہی جو حدیث میں آئی ہے وہ کراہت پر دال ہے یا حرمت پر، تو علامہ طیبی فرماتے ہیں یہ حرمت اور کراہت پر مبنی ہے کہ وہ پانی اس کی ملکیت میں ہے یا نہیں، باقی نہی کو کراہت پر محمول کرنا ہی اولیٰ ہے اور صحیح مذہب ہمارے علمائے حنیفہ کے نزدیک یہ ہے کہ یہ حکم جانوروں میں خاص ہے کہ انہیں پانی سے روکا نہیں جائے گا کیونکہ ان کے پیاسے رہنے سے ان کے ہلاک ہو جانے کا خدشہ ہے اور اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں، کہ پانی والا پانی کا زیادہ حقدار ہے، تاوقتیکہ وہ اس کی ضرورت سے زیادہ نہ ہو، اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کے فروخت کرنے سے منع کیا ہے، جو کہ ضرورت سے زیادہ ہو، رہا زمین کے فروخت کرنے کا مسئلہ تو وہ پہلے لکھا جا چکا ہے (عمدۃ القاری جلد ۱۲ ص ۱۹۴ و نووی جلد ۲ ص ۱۹)

١٥٠٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ *

۱۵۰۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ضرورت سے زائد پانی نہ روکا جائے کہ اس کی بناء پر گھاس کو بھی روک دیا جائے۔

١٥٠٥- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ

۱۵۰۵۔ ابوالطاہر اور حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا

الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ الْكَلَأَ *

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس پانی کو نہ روکو جو تمہاری حاجت سے زیادہ ہو، کہ گھاس اس کی وجہ سے روک دیا جائے۔

١٥٠٦- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُسَامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَأُ *

۱۵۰۶۔ احمد بن عثمان نوفلی، ابوعاصم ضحاک بن مخلد، ابن جریج، زیاد بن سعد، ہلال بن اسامہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو ضرورت سے زائد پانی ہو، وہ فروخت نہ کیا جائے تاکہ اس ذریعہ اور سبب سے گھاس وغیرہ فروخت ہو۔

(فائدہ) مقصود یہ ہے، کہ اگر کسی کا جنگل میں کنواں ہے اور اس میں پانی بھی زیادہ ہے، اور اس جنگل میں گھاس بھی ہو، لیکن پانی اس کنویں کے علاوہ اور کہیں نہیں، اب پانی والا جانوروں کو پانی سے روکتا ہے یا پانی کی قیمت وصول کرتا ہے تو درپردہ گھاس جو مباح ہے، اس کی قیمت وصول کرتا ہے یہ ٹھیک نہیں ہے، اس کی آپؐ نے ممانعت فرمائی ہے۔

(١٩٧) بَاب تَحْرِيمِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ السِّنَّوْرِ *

باب (۱۹۷) بیکار کتوں کی قیمت، نجومی کی مزدوری اور رنڈی کی کمائی کی حرمت اور بلی کی بیع منع ہے۔

١٥٠٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ *

۱۵۰۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ملک ابن شہاب، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، رنڈی کی کمائی اور نجومی کی مٹھائی سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) جن کتوں سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے، ان کا بیچنا جائز ہے اور ایسے ہی ان کی قیمت بھی مباح ہے، چنانچہ عطاء بن ابی رباح، ابراہیم نخعی، امام ابوحنیفہ، ابویوسف، امام محمد، ابن کنانہ، اور ابن سحنون مالکی کا یہی مسلک ہے، اور امام مالک کی ایک روایت بھی اسی طرح ہے، اور امام ابوحنیفہ اور ابویوسف کے نزدیک کاٹنے والے کتے کی بیع درست نہیں، اور بدائع صنائع میں ہے کہ درندوں میں سوائے خنزیر کے ہر ایک کی بیع درست ہے، اور ہمارے علماء حنفیہ کے نزدیک کلب معلم اور غیر معلم میں کوئی فرق نہیں۔ حضرت عثمان بن عفانؓ نے ایک شخص سے کتے کی قیمت کے بدلے میں چالیس اونٹ تاوان میں وصول کیے تھے اور ایسے ہی حضرت عمرو بن العاصؓ نے چالیس درہم جرمانہ کے وصول فرمائے تھے، ان فیصلوں کے پیش نظر یہ بات متعین ہوگئی، کہ جن کتوں سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے ان کا بیچنا درست ہے، اور ان کے مار ڈالنے پر قیمت کا تاوان واجب ہوگا۔ اور ایسے ہی رنڈی اور نجومی، رمال، جفار اور پنڈت وغیرہ، جو غیب کی باتیں بتاتے ہیں، اہل اسلام کا اجماع ہے کہ ان سب کی اجرت حرام ہے اور قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ کاہن کی اجرت کے حرام ہونے پر اہل اسلام کا اتفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(عمدۃ القاری جلد ۱۲ص۵۹ونووی جلد۲ص۱۹)

۱۵۰۸- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ *

۱۵۰۸۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن رمح، لیث بن سعد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں مگر لیث کی روایت میں جو کہ ابن رمح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے "انہ سمع ابا مسعودؓ کے الفاظ ہیں۔

۱۵۰۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ *

۱۵۰۹۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید قطان، محمد بن یوسف، سائب بن زید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمار ہے تھے، کہ بری کمائی رنڈی کی کمائی، کتے کی قیمت، اور پچھنے لگانے والے کی مزدوری ہے۔

(فائدہ) مسلم ہی کی روایات میں موجود ہے کہ، حضور نے پچھنے لگوائے اور اس کی مزدوری ادا کی، حدیث کا مقصود یہ ہے کہ، یہ بھی ایک ذلیل پیشہ ہے، اس لئے دوسرا پیشہ اختیار کرنا چاہئے اور اکثر علماء سلف و خلف کے نزدیک یہ پیشہ حرام نہیں، کیونکہ حضور کا تعامل اس پر شاہد ہے۔

۱۵۱۰- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ *

۱۵۱۰۔ اسحاق بن ابراہیم، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابراہیم بن قارظ، سائب بن یزید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرمایا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا (ہر ایک قسم کے) کتے کی قیمت خبیث اور رنڈی کی کمائی خبیث ہے۔

۱۵۱۱- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۱۱۔ اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق معمر، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۵۱۲- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ

۱۵۱۲۔ اسحاق بن ابراہیم، نضر بن شمیل، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابراہیم بن عبداللہ، سائب بن یزید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

ہے۔

١٥١٣- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ قَالَ زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ *

۱۵۱۳۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، ابوالزبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتے اور بلی کی قیمت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے روکا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ بلی کی قیمت سے اس لئے منع کیا کہ وہ بے کار ہے یا یہ نہی تنزیہی ہے، میں کہتا ہوں کہ کتے کے متعلق بھی یہی کہنا درست ہے، کیونکہ حضرت جابر نے دونوں کا حکم ایک ہی بیان فرمایا ہے، اور پھر زجر کا لفظ خود اس پر دال ہے، امام بدرالدین عینی فرماتے ہیں کہ بلی کی بیع جمہور علماء کرام کے نزدیک جائز ہے، اور اس کی قیمت بھی حلال ہے اور یہی قول حسن بصری، ابن سیرین، حکم، حماد، امام مالک، سفیان ثوری، امام ابوحنیفہ، قاضی ابویوسف، امام محمد، امام شافعی، امام احمد، اور اسحاق کا ہے، اور ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی بیع کے متعلق جواز کا قول نقل کیا ہے، امام بیہقی فرماتے ہیں کہ یہ ممانعت اس بلی کی ہے جو کہ حملہ کرنے لگے، یا یہ کہ یہ ممانعت ابتداء اسلام میں تھی، پھر اس کی اجازت دے دی گئی، باقی صحیح بات وہی ہے جو ہم نے امام نووی کی عبارت سے نقل کر دی (عمدۃ القاری جلد ۱۳ ص ۶۰)

(١٩٨) بَاب الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِ اقْتِنَائِهَا إِلَّا لِصَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ أَوْ مَاشِيَةٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ *

باب (۱۹۸) کتوں کے قتل کا حکم اور پھر اس کا منسوخ ہونا اور اس چیز کا بیان کہ شکار یا کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کتے کا پالنا حرام ہے۔

١٥١٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ *

۱۵۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے۔

١٥١٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَأَرْسَلَ فِي أَقْطَارِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُقْتَلَ *

۱۵۱۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبیداللہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا اور پھر آپؐ نے مدینہ کے اطراف میں کتوں کے مارنے کے لئے لوگ روانہ فرمائے۔

١٥١٦- وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ

۱۵۱۶۔ حمید بن مسعدہ، بشر بن مفضل، اسماعیل بن امیہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روات کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا تھا تو شہر مدینہ اور اس کے

الْكِلَابِ فَنَنْبَعِثُ فِي الْمَدِينَةِ وَأَطْرَافِهَا فَلَا نَدَعُ كَلْبًا إِلَّا قَتَلْنَاهُ حَتَّى إِنَّا لَنَقْتُلُ كَلْبَ الْمُرَيَّةِ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَتْبَعُهَا *

اطراف کے کتوں کا پیچھا کیا گیا، اور ہم نے کوئی کتا نہیں چھوڑا، کہ جسے مارنہ ڈالا ہو، یہاں تک دیہات والوں کا دودھ والی اونٹنی کے ساتھ جو کتا رہتا تھا وہ بھی ہم نے مار ڈالا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کاٹنے والے کتے کو مار ڈالنا چاہئے اور امام الحرمین فرماتے ہیں کہ پہلے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم ہوا تھا اور پھر وہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپؐ نے کتوں کے مارنے سے منع فرمادیا۔

۱۵۱۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ مَاشِيَةٍ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ زَرْعًا *

۱۵۱۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، عمرو بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا، مگر شکار کا کتا، یا بکریوں کا کتا اور جانور کی حفاظت کا کتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو کھیت کے کتے کو بھی مستثنیٰ کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حضرت ابوہریرہؓ کے پاس کھیت بھی ہے۔

(فائدہ) یعنی انہیں کھیت کی حفاظت ضروری تھی، اس لئے اس کا حکم انہوں نے معلوم کر کے یاد رکھا اور کھیتی کے کتے کے متعلق بکثرت روایات میں استثناء موجود ہے، جو دیگر صحابہ کرام سے مروی ہیں، میں کہتا ہوں کہ اس قسم کے کتے کام کے ہیں، اس لئے ان کی بیع بھی درست ہے جیسا کہ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں، اور بغیر ضرورت کے کتا پالنا حرام ہے۔

۱۵۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ *

۱۵۱۸۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، روح (دوسری سند) اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا، یہاں تک کہ کوئی عورت جنگل سے اپنا کتا لے کر آتی تو ہم اسے بھی مار ڈالتے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کے مارنے سے منع کر دیا، اور فرمایا کہ ایک سخت سیاہ کتے کو جس کی آنکھ پر دو سفید نشان ہوں، اسے مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۱۵۱۹ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ

۱۵۱۹۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابوالتیاح، مطرف بن عبداللہ، حضرت ابن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ *

مار ڈالنے کا حکم فرمایا، پھر فرمایا کتے لوگوں کو کیا تکلیف دیتے ہیں، چنانچہ پھر شکاری کتے اور ریوڑ کے کتے کی اجازت دے دی۔

۱۵۲۰- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ و قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ *

۱۵۲۰- یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (دوسری سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید (تیسری سند) محمد بن ولید، محمد بن جعفر (چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، نضر (پانچویں سند) محمد بن مثنیٰ، وہب بن جریر، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں اور ابن ابی حاتم نے اپنی روایت میں یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آپؐ نے بکریوں کے کتے اور شکار کے کتے اور کھیتی کے کتوں کی اجازت دی ہے۔

۱۵۲۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيًا نُقِصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ *

۱۵۲۱- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کوئی کتا پالا، علاوہ اس کتے کے جو جانوروں کی حفاظت یا شکار کے لئے ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کے برابر کم ہوتا رہے گا۔

۱۵۲۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ *

۱۵۲۲- ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب اور ابن نمیر سفیان، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سوائے شکار اور چوپایوں کی حفاظت کرنے والے کتے کے اور کوئی کتا پالا تو اس کے ثواب میں ہر روز دو قیراط کی کمی ہوتی رہے گی۔

۱۵۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۵۲۳- یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ایوب، اور قتیبہ ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرمارہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سوائے شکار یا چوپایوں کے حفاظت کرنے والے کتے کے اور

وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ *

کوئی کتاپالا تو ہر روز اس کے ثواب میں سے دو قیراط کی کمی واقع ہوتی رہے گی۔

١٥٢٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ *

۱۵۲۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل، محمد بن ابی حرملہ، سالم، بن عبداللہ، اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے علاوہ مویشیوں کی حفاظت کے یا شکار کے کتے کے اور کوئی کتاپالا تو یومیہ اس کے اجر میں سے ایک قیراط کی کمی ہوتی رہے گی۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں کھیتی کا کتا بھی شامل ہے۔

١٥٢٥- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ وَكَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ *

۱۵۲۵۔ اسحاق بن ابراہیم، وکیع، حنظلہ بن ابی سفیان سالم، اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے شکاری کتے یا حفاظت کے کتے کے علاوہ اور کوئی کتاپالا تو اس کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔ سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھیت کے کتے کا بھی استثناء فرماتے تھے اور ان کا کھیت بھی تھا۔

١٥٢٦- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا أَهْلِ دَارٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَائِدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ *

۱۵۲۶۔ داؤد بن رشید، مروان بن معاویہ، عمرو بن حمزہ بن عبداللہ بن عمر، حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جن گھر والوں نے حفاظت کے لئے، یا شکاری کتے کے علاوہ اور کوئی کتاپالا تو یومیہ اس کے عمل میں سے دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔

١٥٢٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۵۲۷۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ ابوالحکم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کھیت کے کتے یا بکریوں کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ زَرْعٍ أَوْ غَنَمٍ أَوْ صَيْدٍ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ *

کتے یا شکار کے کتے کے علاوہ کسی دوسرے کتے کو پالا تو یومیہ اس کے اجر میں سے ایک قیراط کم ہوتا رہے گا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ کسی روایت میں ایک قیراط کا ذکر ہے اور کسی میں دو کا شاید مطلب یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں اگر پالے تو دو قیراط کم ہوں گے اور مدینہ کے علاوہ اور کسی مقام پر پالے تو ایک قیراط کی کمی ہوگی اور بعض حضرات نے فرمایا، یہ اختلاف کتوں کی قسم کی بنا پر ہے، کہ موذی کتے کے پالنے سے دو قیراط کی کمی ہوگی، ورنہ ایک قیراط کم ہوگا، میں کہتا ہوں یا یہ پالنے والے کی نیت کے اعتبار سے ہے اگر نیت اس کی بری ہے، تو پھر دو قیراط کم ہوں گے اور اگر کوئی خاص نیت نہیں تو پھر ایک قیراط کم ہوگا اور قیراط کی تفسیر بعض روایات میں احد پہاڑ کے برابر آئی ہے۔

١٥٢٨- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي الطَّاهِرِ وَلَا أَرْضٍ *

۱۵۲۸۔ ابوالطاہر اور حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیّب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے ایسا کتا پالا کہ جو نہ شکاری ہو، اور نہ جانوروں کی حفاظت کے لئے ہو اور نہ زمین کی حفاظت کے لئے ہو تو روزانہ اس کے اجر میں سے دو قیراط کی کمی ہوتی رہے گی، ابوالطاہر کی روایت میں زمین کا تذکرہ نہیں۔

١٥٢٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذُكِرَ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ *

۱۵۲۹۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ریوڑ کی حفاظت یا شکاری یا کھیتی کے کتے کے علاوہ کوئی دوسرا کتا پالا تو یومیہ اس کے اجر میں سے ایک قیراط کی کمی ہوتی رہے گی۔ زہری بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ کے سامنے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابوہریرہؓ پر رحم کرے وہ کھیت والے تھے۔

١٥٣٠- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۵۳۰۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کھیتی یا ریوڑ

وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ*

کے کتے کے علاوہ اور کوئی کتا رکھا تو روزانہ اس کے عمل میں سے ایک قیراط کی کمی ہوتی رہے گی۔

١٥٣١- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۳۱۔ اسحاق بن ابراہیم، شعیب بن اسحاق، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

١٥٣٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۳۲۔ احمد بن منذر، عبدالصمد، حرب، یحییٰ بن ابی اکثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل فرماتے ہیں۔

١٥٣٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَزِينٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا غَنَمٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ *

۱۵۳۳۔ قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد، اسماعیل بن سمیع، ابورزین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے شکاری کتے یا بکریوں کی حفاظت کے کتے کے علاوہ اور کوئی کتا رکھا تو روزانہ اس کے عمل میں سے ایک قیراط کی کمی واقع ہوتی رہے گی(۱)۔

١٥٣٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شَنُوءَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي

۱۵۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، یزید بن خصیفہ، سائب بن یزید، سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ قبیلہ شنوءۃ کے آدمیوں میں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص کتا پالے کہ وہ اس کے کھیت اور جانوروں کی حفاظت کے کام میں نہ آئے تو ہر روز اس کے عمل میں سے ایک قیراط کی کمی ہوتی رہے گی، سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان سے پوچھا کہ تم نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ

(۱) شکار، حفاظت وغیرہ کی ضرورت کے بغیر کتے کو پالنے میں خسارہ ہی خسارہ ہے کہ رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ اس شخص کے اعمال میں کمی ہوتی ہے، پالنے والا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے اور اس کتے کے لعاب کے لگنے سے کپڑوں کے ناپاک ہونے کا احتمال رہتا ہے۔

وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ *

و آلہ وسلم سے سنی ہے، انہوں نے فرمایا، جی ہاں! قسم ہے اس مسجد کے پروردگار کی۔

۱۵۳۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ وَفَدَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَئِيُّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۳۵۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل، یزید بن خصیفہ، سائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سفیان بن ابی زہیر شنئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

(۱۹۹) بَاب حِلِّ أُجْرَةِ الْحِجَامَةِ *

باب (۱۹۹) پچھنے لگانے کی اجرت حلال ہے۔

۱۵۳۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ هُوَ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمْ *

۱۵۳۶۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، حمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پچھنے لگانے والے کی اجرت کے متعلق دریافت کیا گیا، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پچھنے لگوائے ہیں، ابوطیبہؓ نے آپؐ کے پچھنے لگائے، اور آپؐ نے اسے دو صاع اناج دینے کا حکم دیا، آپؐ نے اس کے گھر والوں سے بات کی تو انہوں نے اس کا حصول کم کر دیا، اور آپؐ نے فرمایا، افضل ان چیزوں سے جن سے تم دوا کرتے ہو پچھنے لگوانا ہے، یا یہ کہ تمہاری دواؤں میں بہتر دوا ہے۔

۱۵۳۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَلَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ *

۱۵۳۷۔ ابن ابی عمر، مروان فزاری، حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پچھنے لگانے والے کی کمائی کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے حسب سابق روایت بیان کی، لیکن اتنی زیادتی ہے کہ افضل ان چیزوں میں سے جن سے تم دوا کرتے ہو پچھنے لگوانا ہے اور عود ہندی ہے، لہٰذا اپنے بچوں کا حلق دبا کر انہیں تکلیف نہ دو۔

(فائدہ) عود ہندی گرم خشک ہے، معدہ، دل اور دماغ کو فائدہ دیتی ہے، اور سرد تر بیماریوں میں نہایت ہی مفید ہے، اور خصوصیت کے ساتھ حلق کی بیماری میں اس کا کھلانا یا لگانا ہی کافی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۵۳۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۵۳۸۔ احمد بن حسن بن خراش، شبابہ، شعبہ، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمارے ایک پچھنے لگانے والے غلام کو

وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ مُدٍّ أَوْ مُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيهِ فَخُفِّفَ عَنْ ضَرِيبَتِهِ *

بلایا، چنانچہ اس نے آپؐ کے پچھنے لگائے، اور آپؐ نے ایک صاع یا ایک مد یا دو مد گیہوں اسے دینے کے متعلق فرمایا، اور اس کے بارے میں گفتگو فرمائی، تو اس کا محصول گھٹا دیا گیا۔

۱۵۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ *

۱۵۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، مخزومی، وہیب ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی مزدوری دی اور ناک میں دوا ڈالی۔

۱۵۴۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَجَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ لِبَنِي بَيَاضَةَ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْرَهُ وَكَلَّمَ سَيِّدَهُ فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ ضَرِيبَتِهِ وَلَوْ كَانَ سُحْتًا لَمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۵۴۰۔ اسحاق بن ابراہیم اور عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، عاصم، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بنی بیاضہ کے ایک غلام نے پچھنے لگائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اس کی مزدوری دے دی اور اس کے مالک سے بات کی تو اس نے اس کا محصول کم کر دیا اور اگر پچھنے لگانے کی مزدوری حرام ہوتی تو آپؐ اسے کبھی بھی نہ دیتے۔

(۲۰۰) بَاب تَحْرِيمِ بَيْعِ الْخَمْرِ *

باب (۲۰۰) شراب کی بیع حرام ہے!

۱۵۴۱ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَبُو هَمَّامٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ اللَّهَ سَيُنْزِلُ فِيهَا أَمْرًا فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ وَلْيَنْتَفِعْ بِهِ قَالَ فَمَا لَبِثْنَا إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ أَدْرَكَتْهُ هَذِهِ الْآيَةُ وَعِنْدَهُ

۱۵۴۱۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، ابو ہمام، سعید جریری، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا اور آپؐ مدینہ منورہ میں خطبہ فرما رہے تھے کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ شراب کی حرمت کا اشارہ فرماتا ہے، اور شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں کوئی حکم جلدی نازل فرما دے، لہٰذا جس کے پاس اس میں سے کچھ ہو، وہ اسے فروخت کر دے اور اس کی قیمت سے فائدہ اٹھائے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں چند ہی روز ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ وَلَا يَبِعْ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ فَسَفَكُوهَا *

ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کر دیا ہے، لہٰذا جسے حرمت کی یہ آیت معلوم ہو جائے اور اس کے پاس شراب میں سے کچھ ہو تو نہ اس کو پیئے اور نہ ہی فروخت کرے، ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، چنانچہ جن لوگوں کے پاس شراب تھی، وہ اسے مدینہ کے راستہ پر لائے اور بہا دیا۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مدینہ منورہ تشریف لائے، اس وقت تک شراب حرام نہ تھی، لوگ پیا کرتے تھے، بعض حضرات نے اس کے متعلق دریافت فرمایا تو یہ آیت نازل ہوئی، یسئلونك عن الخمر و المیسر الخ کہ اس میں فائدہ بہت کم اور نقصان بہت زیادہ ہے، مگر اس سے لوگوں نے شراب پینا نہیں چھوڑا، تب دوسری آیت نازل ہوئی کہ "لاتقربوا لصلوۃ و انتم سکاری" اس کے نزول کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ شراب کو کلی طور پر حرام کر دے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم قطعی نازل فرما کر شراب کی کلی طور پر حرمت بیان کر دی، چنانچہ باجماع علمائے کرام شراب کا پینا حرام ہے، کسی بھی حالت میں اس کی خرید و فروخت درست نہیں، اور ابن سعد وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ شراب کی حرمت ۲ھ میں غزوہ احد کے بعد نازل ہوئی ہے (عمدۃ القاری جلد ۱۳ ص ۱۲)

١٥٤٢ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَنَّهُ جَاءَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ السَّبَإِيِّ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَجُلًا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَهَا قَالَ لَا فَسَارَّ إِنْسَانًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهُ فَقَالَ أَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا فَقَالَ إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا قَالَ فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهَا *

۱۵۴۲۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عبدالرحمٰن بن وعلہ، حضرت عبداللہ بن عباس، (دوسری سند) ابوالطاہر ابن وہب، مالک بن انس، زید بن اسلم، عبدالرحمٰن بن وعلہ سبائی مصری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انگور کے شیرے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے شراب کی ایک مشک لے کر آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تجھے معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کر دی ہے، اس نے کہا نہیں، اس کے بعد اس نے دوسرے آدمی کے کان میں کوئی بات کہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، کہ تو نے کیا بات کہی ہے، وہ بولا کہ میں نے اس شخص کو اس کے بیچنے کا حکم دیا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ جس نے اس کا پینا حرام کیا ہے، اس نے اس کا فروخت کرنا بھی حرام کر دیا ہے، یہ سن کر اس شخص نے مشک کا منہ کھول دیا اور جو کچھ

اس میں تھا وہ سب بہہ گیا۔

١٥٤٣- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ*

۱۵۴۳۔ ابوالطاہر، ابن وہب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن وعلہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق بیان کرتے ہیں۔

١٥٤٤- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ نَهَى عَنِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ *

۱۵۴۴۔ زہیر بن حرب اور اسحاق بن ابراہیم، زہیر، جریر، منصور، مسروق ابی الضحیٰ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے، اور صحابہ کو پڑھ کر انہیں سنایا، اور پھر آپؐ نے ان کو شراب کی تجارت سے منع فرمادیا۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ شراب کی حرمت تو سورہ مائدہ میں ہے اور وہ ربا کی آیت جو کہ سورۂ بقرہ میں ہے اس سے بہت پہلے نازل ہوئی ہے، تو ممکن ہے کہ تجارت کی ممانعت حرمت کے بعد آپؐ نے بیان فرمائی ہو، یا یہ کہ آپؐ نے ان آیات کے نزول پر بھی تجارت خمر کی حرمت کو بیان کردیا، تاکہ خوب مشہور ہو جائے اور کسی قسم کا شائبہ باقی نہ رہے، واللہ اعلم۔

١٥٤٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ *

۱۵۴۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب، اسحاق بن ابراہیم، ابومعاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات جو کہ ربا یعنی سود کے بارے میں ہیں، نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور آپؐ نے شراب کی تجارت کو بھی (پھر دوبارہ) حرام کردیا۔

(٢٠١) بَاب تَحْرِيمِ بَيْعِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ *

باب (۲۰۱) شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع حرام ہے!

١٥٤٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ

۱۵۴۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، عطاء بن ابی

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ *

رباح، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے شراب اور مردار اور خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام کر دیا ہے، دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے، اس لئے کہ وہ تو کشتیوں پر ملی جاتی ہے اور کھالوں پر لگائی جاتی ہے اور لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں (چراغ جلاتے ہیں) آپؐ نے فرمایا، نہیں وہ حرام ہے، پھر اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کر دے، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کا کھانا حرام کیا تو اس کو انہوں نے پگھلایا اور بیچ کر اس کی قیمت کھا گئے۔

(فائدہ) جمہور علماء کرام کے نزدیک مردار کی چربی سے کسی قسم کا نفع حاصل کرنا درست نہیں، کیونکہ ممانعت مطلق ہے، مگر جس کی تخصیص فرمادی گئی ہے سو اس کا حکم جدا ہے، جیسا کہ کھال دباغت کے بعد پاک ہو جاتی ہے، اب اگر گھی یا تیل نجس ہو جائے، تو اس کی روشنی کرنا جائز ہے، اور قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہی مسلک امام ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور ثوری اور بہت سے صحابہ کرام کا ہے اور حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، ابو موسیٰؓ، قاسم بن محمد، سالم بن عبداللہؒ سے یہی چیز منقول ہے۔

اور اس چیز پر اجماع ہے کہ مردار اور بتوں اور شراب اور سور کا بیچنا حرام ہے اور ان کی قیمت کے متعین کرنے میں اضاعت مال ہے، اور شریعت نے اضاعت مال سے منع کیا ہے اور یہی حکم صلیب کا ہے۔

ابن منذر فرماتے ہیں کہ کافر کی لاش کا بھی یہی حکم ہے، کہ اس کا فروخت کرنا درست نہیں، امام عینی فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس حکم میں مسلم اور کافر کی لاشیں برابر ہیں، مسلم کی لاش کی بیع اس کی شرافت اور بزرگی کی بناء پر اور کافر کی نجاست کی بناء پر درست نہیں ہے (عمدۃ القاری جلد ۲ انووی جلد ۲ ص ۳۳)

۱۵۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ

۱۵۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر، ابو اسامہ، عبدالحمید بن جعفر، زید بن ابی حبیب عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا (دوسری سند) محمد بن مثنی، ضحاک ابو عاصم، عبدالحمید، یزید بن ابی حبیب، عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ، انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے

كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فتح مکہ کے سال سنا، اور لیث کی روایت کی طرح بیان کیا۔

١٥٤٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللَّهُ سَمُرَةَ أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا *

۱۵۴۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، عمرو، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اطلاع ملی کہ سمرہ نے شراب بیچی ہے، تو فرمایا اللہ تعالیٰ کی سمرہ پر مار پڑے، کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت نازل کرے، ان پر چربی کا کھانا حرام کیا گیا تو انہوں نے چربی کو پگھلایا، اور پھر اسے فروخت کیا (اور اس کی قیمت کو کھایا)

١٥٤٩- حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۴۹۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم، عمرو بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح کی روایت منقول ہے۔

١٥٥٠- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا *

۱۵۵۰۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کرے، اللہ تعالیٰ نے جب ان پر چربی کو حرام کیا تو انہوں نے اسے فروخت کر دیا اور پھر اس کی قیمت کھائی (مطلب یہ کہ حرام چیز کی قیمت بھی حرام ہے)

١٥٥١- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ حُرِّمَ عَلَيْهِمُ الشَّحْمُ فَبَاعُوهُ وَأَكَلُوا ثَمَنَهُ *

۱۵۵۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک و برباد کرے، ان پر چربی حرام کی گئی تھی چنانچہ انہوں نے اسے فروخت کیا اور اس کی قیمت کو کھالیا۔

(۲۰۲) بَاب الرِّبَا *

١٥٥٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ *

١٥٥٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ إِنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَأْثُرُ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ فَذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ وَنَافِعٌ مَعَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ رُمْحٍ قَالَ نَافِعٌ فَذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَنَا مَعَهُ وَاللَّيْثِيُّ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَخْبَرَنِي أَنَّكَ تُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَعَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ بِإِصْبَعَيْهِ إِلَى عَيْنَيْهِ وَأُذُنَيْهِ فَقَالَ أَبْصَرَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باب (۲۰۲) سود کا بیان! (۱)

۱۵۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونا سونے کے بدلے میں فروخت نہ کرو، مگر برابر، سرابر، کم زیادہ فروخت نہ کرو، اور چاندی چاندی کے بدلے میں فروخت نہ کرو، مگر برابر سرابر، کم زیادہ نہ کرو، اور ان میں سے کسی کو ادھار بھی فروخت نہ کرو۔

۱۵۵۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ بنی لیث کے ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، قتیبہ کی روایت میں ہے کہ یہ سن کر حضرت عبداللہ چلے، اور نافع بھی ان کے ساتھ تھے اور ابن رمح کی روایت میں ہے کہ نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر چلے، اور میں اور بنی لیث کا آدمی بھی ان کے ساتھ تھا، یہاں تک کہ حضرت ابوسعید خدری کے پاس پہنچے، اور ان سے کہا کہ مجھے اس آدمی نے خبر دی ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہو کہ آپؐ نے چاندی کو چاندی کے ساتھ فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، مگر برابر، برابر اور سونے کو سونے کے ساتھ فروخت کرنے سے منع کیا ہے مگر برابر، برابر تو حضرت ابوسعید خدری رضی

(۱) ربا یعنی سود کی حرمت قرآن وحدیث میں متعدد مقامات پر مذکور ہے۔ قرآن کریم میں جس ربا کو حرام قرار دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ کسی کو قرض دے کر واپس زیادہ لیا جائے۔ قرض دے کر واپس زیادہ لینا بہر حال حرام ہے چاہے قرض لینے والا اپنی کسی ذاتی ضرورت کے لئے احتیاجی کے وقت قرض لے یا کاروبار میں اضافے کے لئے قرض لے دونوں صورتوں میں یہ سود حرام ہے اس لئے کہ ربا کی حقیقت دونوں صورتوں میں موجود ہے اور اس لئے بھی کہ کاروباری ضرورت کے لئے اور مال میں اضافے کے لئے قرض لینے کی مثالیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی موجود تھیں ان میں بھی ربا کو حرام قرار دیا گیا۔ لہٰذا آج کل بینکوں میں رائج سود جسے نفع (انٹرسٹ Interest) کا نام دیا جاتا ہے وہ بھی حرام ہے۔ اس موضوع پر تفصیلی گفتگو کے لئے ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم ص ۵۷۰ ج ۱۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا شَيْئًا غَائِبًا مِنْهُ بِنَاجِزٍ إِلَّا يَدًا بِيَدٍ *

اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں اور کانوں کی طرف اشارہ کیا، اور فرمایا کہ میری ان آنکھوں نے دیکھا، اور ان کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے کہ سونے کو سونے کے بدلے اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے فروخت کرو، مگر برابر برابر اور نہ ہی کم یا زیادہ پر فروخت کرو، اور نہ ہی ادھار پر فروخت کرو، مگر ہاتھ در ہاتھ یعنی نقد بہ نقد فروخت کرو۔

١٥٥٤ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۵۵۴۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم (دوسری سند) محمد بن مثنی، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید (تیسری سند) محمد بن مثنی، ابن ابی عدی، ابن عون، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں جس طرح کہ لیث حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

١٥٥٥ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ *

۱۵۵۵۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کو سونے کے ساتھ اور چاندی کو چاندی کے ساتھ فروخت کرو، مگر وزن میں برابر برابر، اور پورا پورا ہو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ربا یعنی سود کی حرمت پر اہل اسلام کا اجماع ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "احل اللہ البیع و حرم الربوا" اور احادیث بھی اس باب میں بکثرت موجود ہیں، کہ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ربا کی حرمت پر چھ چیزوں کے اندر تصریح فرمادی ہے، سونا، چاندی، گیہوں اور جو، کھجور اور نمک، مگر ربا ان چھ چیزوں میں خاص نہیں ہے، بلکہ جس مقام پر علت حرمت پائی جائے گی، وہاں ربا یعنی سود حرام ہو جائے گا، چنانچہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک علت حرمت وزن اور کیل اور جنس ہے، اور امام شافعی کے نزدیک طعم اور وزن یا کیل ہے، اب اس بارے میں علماء کرام کا اتفاق ہے کہ اشیاء ربویہ کی بیع دوسری اشیائے ربویہ کے ساتھ اگر علت مختلف ہو تو کم و بیش اور ادھار دونوں طرح درست ہے، مثلاً سونے کو گیہوں کے عوض میں فروخت کرنا، اور اگر دونوں کی جنس ایک ہی ہو تو کمی اور بیشی اور ادھار دونوں چیزیں درست نہیں ہیں، اور اگر اجناس مختلف ہو جائیں لیکن علت ایک ہی ہو، جیسا کہ سونے کو چاندی کے بدلے فروخت کرنا، یا گیہوں کو جو کے عوض فروخت کرنا، تو ادھار تو صحیح نہیں ہے، لیکن کمی بیشی کے ساتھ درست ہے، احقر نے یہ ایک قاعدہ کلیہ نقل کر دیا ہے، اب جزئی احکام کی تفصیل کے لئے علمائے حق کی طرف رجوع کیا جائے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۵۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَبِي عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ *

۱۵۵۶۔ ابوالطاہر اور ہارون بن سعید، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، مخرمہ، بواسطہ اپنے والد سلیمان بن یسار، مالک بن ابی عامر، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے میں اور ایک درہم کو دو درہموں کے عوض میں فروخت نہ کرو۔

(فائدہ) کیونکہ جنس ایک ہی ہے، اور اس صورت میں کمی بیشی دونوں حرام ہیں۔

۱۵۵۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ *

۱۵۵۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن رمح، لیث، ابن شہاب، مالک بن اوس بن حدثان بیان کرتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوا آیا کہ کون روپوں کو سونے کے عوض فروخت کرتا ہے، تو طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، اور وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہمیں اپنا سونا بتا، اور پھر جب ہمارا نوکر آئے گا تو ہم تمہارے روپے دے دیں گے تو حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا، ہر گز نہیں تو اس کے روپے اسی وقت دے دے، یا سونا واپس کر دے، اس لئے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے فروخت کرنا ربا ہے، مگر دست بدست یعنی نقد بہ نقد، اور گیہوں کو گیہوں کے عوض فروخت کرنا ربا یعنی سود ہے، مگر دست بدست، اور جو کو جو کے بدلے فروخت کرنا ربا ہے مگر دست بدست اور کھجور کا کھجور کے بدلے فروخت کرنا سود ہے، مگر دست بدست۔

۱۵۵۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۵۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، اسحاق، ابن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۵۵۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مُسْلِمُ بْنُ

۱۵۵۹۔ عبیداللہ بن عمر قواریری، حماد بن زید، ایوب، ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ میں ملک شام میں چند لوگوں کے حلقہ میں تھا، اور ان میں مسلم بن یسار بھی تھے، اتنے میں ابوالاشعث

يَسَار فَجَاءَ أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ قَالُوا أَبُو الْأَشْعَثِ أَبُو الْأَشْعَثِ فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْ أَخَانَا حَدِيثَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا غَزَاةً وَعَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ فَغَنِمْنَا غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَكَانَ فِيمَا غَنِمْنَا آنِيَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا أَنْ يَبِيعَهَا فِي أَعْطِيَاتِ النَّاسِ فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ فَبَلَغَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَامَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى فَرَدَّ النَّاسُ مَا أَخَذُوا فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَلَا مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ قَدْ كُنَّا نَشْهَدُهُ وَنَصْحَبُهُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَأَعَادَ الْقِصَّةَ ثُمَّ قَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ أَوْ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَصْحَبَهُ فِي جُنْدِهِ لَيْلَةً سَوْدَاءَ قَالَ حَمَّادٌ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ *

آئے لوگوں نے کہا کہ، ابوالاشعث! وہ بیٹھ گئے، میں نے ان سے کہا کہ تم میرے بھائی عبادہ بن صامت کی حدیث بیان کرو، انہوں نے کہا، اچھا ہم نے ایک جہاد کیا، اور اس میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان سردار تھے، چنانچہ غنیمت میں بہت سی چیزیں حاصل ہوئیں، ان میں ایک چاندی کا برتن بھی تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو لوگوں کی تنخواہوں پر اس کے فروخت کرنے کا حکم دیا اور لوگوں نے اس کے لینے میں جلدی کی، جب یہ خبر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو وہ کھڑے ہوئے اور فرمایا میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے سونے کو سونے کے ساتھ اور چاندی کو چاندی کے ساتھ اور گیہوں کو گیہوں کے عوض اور جو کو جو کے بدلے، اور کھجور کو کھجور اور نمک کو نمک کے بدلے بیچنے سے منع کیا ہے، مگر برابر اور نقد انقد، سو جس نے زیادہ دیا، یا زیادہ لیا تو سود ہو گیا، یہ سن کر لوگوں نے جو لیا تھا وہ واپس کر دیا، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اطلاع ملی تو وہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیثیں بیان کرتے ہیں جو ہم نے نہیں سنیں، ہم تو حضورؐ کی خدمت میں حاضر رہے اور آپؐ کی صحبت میں رہے، پھر عبادہ کھڑے ہوئے اور واقعہ بیان کیا، اس کے بعد فرمایا ہم تو وہ حدیثیں جو ہم نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہیں ضروری بیان کریں گے، اگرچہ معاویہ کو اچھا نہ لگے، یا یہ فرمایا اگرچہ حضرت معاویہ کا اس میں اختلاف ہو، میں پرواہ نہیں کرتا، اگرچہ ان کے ساتھ ان کے لشکر میں تاریک رات میں نہ رہوں، حماد راوی نے یہی بیان کیا، یا اس کے ہم معنی۔

(فائدہ) حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلیل کافی نہیں کیونکہ محض حضورؐ کی صحبت میں رہنے سے ہر بات کا سننا ضروری نہیں۔

١٥٦٠ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ عَنْ

۱۵۶۰۔ اسحق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، عبدالوہاب ثقفی، حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح

أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

روایت کرتے ہیں۔

١٥٦١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ *

۱۵۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور اسحاق بن ابراہیم، سفیان، خالد حذاء، ابو قلابہ، اشعث، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سونے کو سونے کے ساتھ، اور چاندی کو چاندی کے ساتھ اور گیہوں کو گیہوں کے بدلے اور جو کو جو کے عوض، اور کھجور کو کھجور کے ساتھ اور نمک کو نمک کے ساتھ، برابر برابر، دست بدست فروخت کرو، مگر جب یہ قسمیں مختلف ہو جائیں، تو جس طرح (کم وبیش) تمہاری مرضی ہو، فروخت کرو، مگر نقدا نقد ہونا چاہئے۔

(فائدہ) امام نوی فرماتے ہیں کہ حدیث سے معلوم ہوا کہ گیہوں اور جو جدا جدا قسم ہیں، شافعی، ابو حنیفہ اور فقہائے محدثین، مالک، لیث اور اکثر علماء مدینہ کا یہی مسلک ہے۔

١٥٦٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى الْآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ *

۱۵۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اسماعیل بن مسلم عبدی، ابو المتوکل ناجی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونا سونے کے ساتھ اور چاندی چاندی کے ساتھ اور گندم گندم کے عوض، اور جو کو جو کے بدلے، اور کھجور، کھجور کے ساتھ، اور نمک، نمک کے ساتھ، برابر، برابر دست بدست، پھر اگر کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے، بہر صورت سود ہو گیا، لینے والا اور دینے والا دونوں اس میں برابر ہیں۔

١٥٦٣- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الرَّبَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۶۳۔ عمرو ناقد، یزید بن ہارون، سلیمان ربعی، ابو المتوکل الناجی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونا سونے کے ساتھ برابر سرابر اور حسب سابق روایت بیان کی ہے۔

١٥٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى إِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ *

۱۵۶۴۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، واصل بن عبدالاعلیٰ، ابن فضیل، بواسطہ اپنے والد، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھجور کو کھجور کے ساتھ اور گیہوں کو گیہوں کے عوض، اور جو کو جو کے ساتھ، اور نمک کو نمک کے ساتھ برابر سرابر، دست بدست فروخت کرنا چاہئے سو جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو یہ سود ہو گیا ہاں جب قسم بدل جائے۔

(فائدہ) تو پھر صرف کمی زیادتی درست ہے، جیسا کہ پہلے مفصل لکھ چکا ہوں۔

١٥٦٥ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَدًا بِيَدٍ *

۱۵۶۵۔ ابوسعید اشج، محاربی، فضیل بن غزوان سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، مگر اس میں دست بدست کا ذکر نہیں ہے۔

١٥٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا *

۱۵۶۶۔ ابوکریب، واصل بن عبدالاعلیٰ، ابن فضیل بواسطہ اپنے والد، ابن ابی نعم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کو سونے کے ساتھ تول کر برابر، سرابر اور ایسے ہی چاندی کو چاندی کے عوض وزن کر کے برابر سرابر فروخت کرو، سو جو کوئی زیادہ دے، یا زیادہ لے تو یہ سود ہے۔

١٥٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَمِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا *

۱۵۶۷۔ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، سلیمان بن بلال، موسیٰ بن ابی تمیم، سعید بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دینار کو دینار کے بدلے فروخت کرو، کہ ان میں کسی قسم کی زیادتی نہ ہو اور درہم کو درہم کے عوض کہ ان دونوں میں بھی زیادتی نہ ہو۔

١٥٦٨ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي تَمِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۶۸۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا، انہوں نے موسیٰ بن ابی تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

١٥٦٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيكٌ لِي وَرِقًا بِنَسِيئَةٍ إِلَى الْمَوْسِمِ أَوْ إِلَى الْحَجِّ فَجَاءَ إِلَيَّ فَأَخْبَرَنِي فَقُلْتُ هَذَا أَمْرٌ لَا يَصْلُحُ قَالَ قَدْ بِعْتُهُ فِي السُّوقِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ هَذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَهُوَ رِبًا وَائْتِ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ تِجَارَةً مِنِّي فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ *

۱۵۶۹۔ محمد بن حاتم بن میمون، سفیان بن عیینہ، عمرو، ابوالمنہال بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک شریک نے حج کے موسم تک یا حج کے زمانہ تک چاندی ادھار بیچی، چنانچہ وہ میرے پاس اس کی اطلاع کرنے آیا، میں نے کہا یہ چیز تو درست نہیں ہے اس نے کہا، میں نے بازار میں فروخت کی، تو کسی نے بھی اس چیز کے متعلق مجھ پر نکیر نہیں کی، چنانچہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور ہم اس قسم کی بیع کیا کرتے تھے، آپؐ نے فرمایا اگر نقدا نقد ہو تو کوئی مضائقہ نہیں، اور اگر ادھار ہو تو سود ہے اور تم زید بن ارقم کے پاس جاؤ، کیونکہ ان کی تجارت مجھ سے بڑی ہے میں ان کے پاس آیا، اور ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا۔

١٥٧٠- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَهُوَ أَعْلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ ثُمَّ قَالَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا *

۱۵۷۰۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد شعبہ، حبیب، ابوالمنہال بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کرو، کیونکہ وہ زیادہ جاننے والے ہیں، میں نے حضرت زید سے پوچھا، انہوں نے کہا، حضرت براء سے پوچھو، وہ زیادہ جانتے ہیں، پھر دونوں نے کہا کہ حضورؐ نے چاندی کو سونے کے عوض ادھار بیچنے سے منع کیا ہے۔

١٥٧١- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَشْتَرِيَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا وَنَشْتَرِيَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ

۱۵۷۱۔ ابوالربیع عتکی، عباد بن عوام، یحییٰ بن ابی اسحاق، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے ساتھ اور سونے کو سونے کے ساتھ فروخت کرنے سے منع کیا، مگر برابر، سرابر، اور آپؐ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح ہم چاہیں خریدیں، اور سونے کو چاندی کے بدلے میں جس طرح ہم چاہیں خریدیں، ایک شخص نے ان سے دریافت کیا اور کہا کہ

هَكَذَا سَمِعْتُ *

نقد النقد، انہوں نے کہا کہ میں نے آپؐ سے اسی طرح سنا ہے۔

١٥٧٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۷۲۔ اسحاق بن منصور، یحییٰ بن صالح، معاویہ، یحییٰ بن کثیر، یحییٰ بن ابی اسحاق سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے انہیں خبر دی کہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا ہے، اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

١٥٧٣ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُلَيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيهَا خَرَزٌ وَذَهَبٌ وَهِيَ مِنَ الْمَغَانِمِ تُبَاعُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالذَّهَبِ الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ فَنُزِعَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ *

۱۵۷۳۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن ابی سرح، بن وہب، ابوہانی خولانی، علی بن رباح سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر میں تشریف فرما تھے کہ آپؐ کی خدمت میں ایک ہار لایا گیا، اس میں نگ اور سونا بھی تھا، اور وہ غنیمت کے مال میں سے تھا، جسے بیچا جا رہا تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سونے کے متعلق جو کہ قلادہ میں لگا ہوا تھا، حکم دیا اسے علیحدہ کیا گیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کو سونے کے عوض برابر، سرابر فروخت کرو۔

١٥٧٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتَّى تُفَصَّلَ *

۱۵۷۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابو شجاع، سعید بن یزید، خالد بن ابی عمران، حنش الصنعانی، فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خیبر کے دن ایک ہار بارہ اشرفیوں میں خریدا، اس میں سونا اور نگ تھے، جب میں نے اس سے سونا جدا کیا تو بارہ اشرفیوں سے زائد اس میں سے سونا نکلا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آپؐ نے فرمایا جب تک کہ اس کا سونا جدا نہ کیا جائے، بیچا نہ جائے۔

١٥٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۵۷۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن مبارک، سعید بن یزید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

١٥٧٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْجُلَاحِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي حَنَشٌ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ نُبَايِعُ الْيَهُودَ الْوُقِيَّةَ الذَّهَبَ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ *

۱۵۷۶۔ قتیبہ، لیث، ابن ابی جعفر، جلاح، حنش صنعانی، فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور ایک اوقیہ سونے کا، دو دینار یا تین دینار میں یہود سے معاملہ کر رہے تھے، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کو سونے کے ساتھ فروخت نہ کرو، مگر وزن میں برابری کے ساتھ۔

١٥٧٧- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَافِرِيِّ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَغَيْرِهِمَا أَنَّ عَامِرَ بْنَ يَحْيَى الْمَعَافِرِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ حَنَشٍ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فِي غَزْوَةٍ فَطَارَتْ لِي وَلِأَصْحَابِي قِلَادَةٌ فِيهَا ذَهَبٌ وَوَرِقٌ وَجَوْهَرٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا فَسَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ فَقَالَ انْزِعْ ذَهَبَهَا فَاجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ وَاجْعَلْ ذَهَبَكَ فِي كِفَّةٍ ثُمَّ لَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ *

۱۵۷۷۔ ابوالطاہر، ابن وہب، قرہ بن عبدالرحمٰن معافری اور عمرو بن حارث، عامر بن حارث، عامر بن یحییٰ معافری، حنش بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے تو میرے اور میرے ساتھیوں کے حصے میں ایک ہار آیا، جس میں سونا، چاندی اور جواہرات تھے، تو میں نے اسے خریدنا چاہا، چنانچہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے فرمایا اس کا سونا جدا کر کے ایک پلڑے میں رکھ، اور اپنا سونا ایک پلڑے میں رکھ، پھر نہ لے، مگر برابر، سرابر، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ ارشاد فرما رہے تھے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ نہ لے مگر برابر سرابر۔

(فائدہ) احتیاط اور تقویٰ یہی ہے، باقی جب کسی چیز میں سونا یا چاندی لگی ہو تو اس سونے یا چاندی کو علیحدہ کرنا ضروری نہیں اور اس چیز کی بیع اس سونے سے زیادہ کے بدلے میں جتنا اس شے میں لگا ہے درست ہے اور اس سے کم یا برابری کے ساتھ بیع کرنا درست نہیں ہے۔

١٥٧٨- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعِ قَمْحٍ فَقَالَ بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ

۱۵۷۸۔ ہارون بن معروف، عبداللہ بن وہب، عمرو (دوسری سند) ابوالطاہر، ابن وہب عمرو بن حارث، ابوالنضر، بسر بن سعید، معمر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ایک غلام کو ایک صاع گندم دے کر بھیجا اور اس سے کہا، کہ اسے بیچ کر جو لے آنا، چنانچہ وہ غلام چلا گیا اور ایک صاع جو اور کچھ زائد لے کر آگیا، جب وہ غلام حضرت معمر کے پاس واپس آیا تو انہیں اس چیز کی اطلاع دی،

صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرًا أَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ قِيلَ لَهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ بِمِثْلِهِ قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَ *

معمر نے کہا تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ جاؤ اور واپس کر کے آؤ، اور نہ لو، مگر برابر سرابر، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا ہے کہ، آپؐ فرما رہے تھے کہ اناج کو اناج کے عوض برابر سرابر فروخت کرو، اور ان دنوں ہمارا اناج (طعام) جو تھا، ان سے کہا گیا کہ جو اور گیہوں تو ایک قسم نہیں ہیں، انہوں نے فرمایا، مجھے ڈر ہے کہ کہیں دونوں ایک ہی جنس کا حکم نہ رکھتے ہوں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور علماء کا یہ مسلک ہے کہ گیہوں اور جو علیحدہ علیحدہ قسم ہیں تو ان میں کمی بیشی درست ہے، چنانچہ ابوداؤد اور نسائی میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گیہوں کو جو کے بدلے میں اگرچہ جو زیادہ ہوں کوئی قباحت نہیں ہے بشرطیکہ دست بدست ہوں اور معمر بن عبداللہ کی روایت میں جو مذکور ہے تو یہ ان کا تقویٰ اور احتیاط ہے، واللہ اعلم۔

١٥٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ فَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ أَوْ بِيعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ *

۱۵۷۹۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمٰن، سعید بن میتب، حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بنی عدی انصاری میں سے ایک شخص کو خیبر کا عامل بنا کر بھیجا، وہ جنیب (عمدہ قسم کی) کھجور لے کر حاضر خدمت ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی ساری کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں، اس نے عرض کیا، خدا کی قسم! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم اس کھجور کا ایک صاع خراب کھجوروں کے دو صاع دے کر خریدتے ہیں، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایسا مت کرو لیکن برابر سرابر، یا ایک قسم کی کھجوروں کو فروخت کرو، اس کی قیمت کے عوض دوسری خرید کرلو اور وزن کے لحاظ سے بھی برابری کے ساتھ فروخت کرو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس عامل کو ربا یعنی سود کی حرمت کا علم نہ ہوگا، بدیں وجہ انہوں نے ایسا کیا۔

١٥٨٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ

۱۵۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمٰن بن عوف، سعید بن میتب، حضرت ابوسعید خدری اور حضرت

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا *

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل بنایا، وہ آپ کی خدمت میں عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر حاضر ہوا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی ساری کھجوریں اسی قسم کی ہوتی ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ نہیں، خدا کی قسم! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم ان کھجوروں کا ایک صاع دو صاع کے بدلے، اور دو صاع تین صاع کے عوض لیتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ایسا مت کرو، بلکہ خراب کھجوروں کو روپوں کے بدلے فروخت کرو اور پھر ان روپوں سے عمدہ کھجوریں خرید کرلو۔

١٥٨١ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُمَا جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ جَاءَ بِلَالٌ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا فَقَالَ بِلَالٌ تَمْرٌ كَانَ عِنْدَنَا رَدِيءٌ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِمَطْعَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عِنْدَ ذَلِكَ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ سَهْلٍ فِي حَدِيثِهِ عِنْدَ ذَلِكَ *

١٥٨١۔ اسحاق بن منصور، یحییٰ بن صالح وحاظی، معاویہ بن سلام (دوسری سند) محمد بن سہل تمیمی، عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، عقبہ بن عبدالغافر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ برنی کھجور لے کر آئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا، کہ یہ کھجوریں کہاں سے لائے ہو؟ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا میرے پاس خراب قسم کی کھجوریں تھیں تو میں نے ان کے دو صاع دے کر اس کا ایک صاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھانے کے لئے خریدا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افسوس یہ تو عین سود ہے، یا ایسا مت کرو، لیکن جب تم کھجور خریدنا چاہو تو اپنی کھجوریں فروخت کر دو، اور پھر اس کی قیمت کے بدلے میں دوسری کھجوریں خرید کرلو، ابن سہیل راوی نے اپنی روایت میں "عند ذلک" کا لفظ بیان نہیں کیا ہے۔

١٥٨٢ - وَحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا

١٥٨٢۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، ابوقزعہ باہلی،

الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَقَالَ مَا هَذَا التَّمْرُ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِعْنَا تَمْرَنَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ مِنْ هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ هَذَا الرِّبَا فَرُدُّوهُ ثُمَّ بِيعُوا تَمْرَنَا وَاشْتَرُوا لَنَا مِنْ هَذَا *

ابونضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک قسم کی کھجور لائی گئی آپؐ نے فرمایا یہ کھجور ہماری کھجور سے بہت عمدہ ہے، ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے اپنی کھجور کے دو صاع دے کر اس کا ایک صاع لیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تو عین ربا اور سود ہے، پہلے ہماری کھجوریں فروخت کردو، اور اس کے بعد اس کی قیمت میں سے ہمارے لئے کھجوریں خرید لو۔

١٥٨٣- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ فَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَيْنِ *

۱۵۸۳۔ اسحاق بن منصور، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جمع کھجوریں ملتی تھیں، اور اس میں ہر ایک قسم کی کھجوریں ملا کرتی تھیں تو ہم اس کے دو صاع ایک صاع کے عوض بیچ دیا کرتے تھے، اس چیز کی اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوئی آپؐ نے فرمایا کھجور کے دو صاع ایک صاع کے عوض نہ بیچو، اور نہ دو صاع گندم ایک صاع کے بدلے فروخت کرو، اور نہ ایک درہم دو درہم کے عوض۔

١٥٨٤- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ أَيَدًا بِيَدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ أَيَدًا بِيَدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ قَالَ أَوَ قَالَ ذَلِكَ إِنَّا سَنَكْتُبُ إِلَيْهِ فَلَا يُفْتِيكُمُوهُ قَالَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ جَاءَ بَعْضُ فِتْيَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَأَنْكَرَهُ فَقَالَ كَأَنَّ هَذَا لَيْسَ مِنْ تَمْرِ أَرْضِنَا قَالَ كَانَ

۱۵۸۴۔ عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، سعید جریری، ابونضرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ نقدا نقد، میں نے عرض کیا، جی ہاں! انہوں نے فرمایا، پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے، میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے کہا، کیا نقدا نقد! میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا تو پھر کوئی حرج نہیں، حضرت ابوسعید نے کہا، کیا ابن عباسؓ نے یہ کہا ہے ہم انہیں لکھیں گے، وہ تمہیں ایسا فتویٰ نہیں دیں گے اور بولے

فِي تَمْرِ أَرْضِنَا أَوْ فِي تَمْرِنَا الْعَامَ بَعْضُ الشَّيْءِ فَأَخَذْتُ هَذَا وَزِدْتُ بَعْضَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ أَضْعَفْتَ أَرْبَيْتَ لَا تَقْرَبَنَّ هَذَا إِذَا رَابَكَ مِنْ تَمْرِكَ شَيْءٌ فَبِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ الَّذِي تُرِيدُ مِنَ التَّمْرِ *

خدا کی قسم! بعض جوان آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھجوریں لے کر حاضر ہوئے تو آپؐ نے ان کھجوروں کو نیا سمجھا، آپؐ نے فرمایا یہ ہماری زمین کی کھجوریں تو نہیں ہیں، انہوں نے عرض کیا کہ اس سال ہماری زمین کی کھجوروں میں کچھ نقص تھا، تو میں نے یہ کھجوریں لے لیں، اور اس کے بدلہ میں کچھ زائد کھجوریں دے دیں، آپؐ نے فرمایا تو نے زائد دیں تو سود دیا، اب اس کے قریب ہرگز نہ جانا جب تم کو اپنی کھجوروں میں کچھ نقص معلوم ہو تو انہیں بیچ ڈالو، اور ان کی قیمت سے جونسی کھجوریں پسند ہوں وہ خرید لو۔

١٥٨٥- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا فَإِنِّي لَقَاعِدٌ عِنْدَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ مَا زَادَ فَهُوَ رِبًا فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ لِقَوْلِهِمَا فَقَالَ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ صَاحِبُ نَخْلِهِ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ طَيِّبٍ وَكَانَ تَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا اللَّوْنَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّى لَكَ هَذَا قَالَ انْطَلَقْتُ بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ هَذَا الصَّاعَ فَإِنَّ سِعْرَ هَذَا فِي السُّوقِ كَذَا وَسِعْرَ هَذَا كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ أَرْبَيْتَ إِذَا أَرَدْتَ ذَلِكَ فَبِعْ تَمْرَكَ بِسِلْعَةٍ ثُمَّ اشْتَرِ بِسِلْعَتِكَ أَيَّ تَمْرٍ شِئْتَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ أَحَقُّ أَنْ يَكُونَ رِبًا أَمِ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ بَعْدُ فَنَهَانِي وَلَمْ آتِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ فَحَدَّثَنِي أَبُو الصَّهْبَاءِ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْهُ بِمَكَّةَ

۱۵۸۵۔ اسحاق بن ابراہیم، عبدالاعلی، داؤد، ابونضرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے اس میں کچھ قباحت نہیں سمجھی، تو پھر میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان سے دریافت کیا، انہوں نے فرمایا جو زیادہ ہو، وہ سود ہے، میں نے اس چیز کا حضرت عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سننے کی وجہ سے انکار کیا، وہ بولے میں تجھ سے اور کچھ نہیں بیان کروں گا مگر جو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ کے پاس ایک کھجوروں والا عمدہ کھجوروں کا ایک صاع لے کر آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجوریں اسی رنگ کی تھیں، آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا، یہ کھجوریں کہاں سے لایا ہے، وہ بولا کہ میں دو صاع دوسری کھجوروں کے لے کر گیا، اور ان کے بدلے ایک صاع ان کھجوروں کا لیا، کیونکہ اس کا نرخ بازار میں اتنا ہے اور اس کا نرخ ایسا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تیری خرابی ہو تو نے سود دیا، جب وہ ایسا کرنا چاہے تو اپنی کھجوریں کسی اور شئے کے عوض فروخت کردے، پھر اس شئے کے عوض جس قسم کی کھجوریں تو خریدنا چاہے خرید لے، ابوسعید نے

فَكَرِهَهُ *

فرمایا تو کھجور کو کھجور کے عوض بیچنا یہ سود کا زائد باعث ہے، یا چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنا، ابونضرہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا تو انہوں نے بھی اس سے روک دیا، اور ابن عباس کے پاس نہیں آیا، پھر ابو صہباء نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کے متعلق مکہ میں دریافت کیا تو انہوں نے اسے ناپسند کیا۔

(فائدہ) پہلے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ مسلک تھا کہ جب بیع نقدا نقد ہو تو کمی بیشی سود نہیں ہے مگر پھر ان دونوں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنے قول سے رجوع فرمایا، اور ایک جنس میں کم و بیش میں فروخت کرنے کی حرمت کے قائل ہو گئے، اسی کا نام تو ایمان ہے، آج کل کے طریقہ پر تھوڑی ہے کہ جو منہ سے نکل گیا وہ من مانی باتیں کرتے رہے، اور بے چارے سادہ حضرات کو جو ان سے روکیں اور منع کریں انہیں کافر بتلاتے رہیں لیکن کوئی تعجب نہیں، یہ بھی فتنوں میں سے ایک فتنہ ہے اور گمراہیوں میں سے ایک زبردست گمراہی ہے، اللہ تعالیٰ ہم کو اس سے بچائے۔ آمین۔

١٥٨٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ غَيْرَ هَذَا فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي تَقُولُ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ *

۱۵۸۶۔ محمد بن عباد اور محمد بن حاتم اور ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عمرو، ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے کہ دینار، دینار کے بدلے، اور درہم، درہم کے بدلے، برابر برابر، سو جس نے زیادہ دیا، یا زیادہ لیا تو وہ سود ہے، میں نے عرض کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو کچھ اور بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، اور ان سے کہا کہ تم جو یہ بیان کرتے ہو، تو کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے یا اس کے بارے میں کچھ قرآن کریم میں پایا ہے، انہوں نے فرمایا کہ نہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے نہ اس کے بارے میں اللہ رب العزت کی کتاب میں کچھ پایا ہے، لیکن مجھ سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ربا یعنی سود ادھار میں ہے۔

١٥٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ

۱۵۸۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عبیداللہ بن ابی یزید، حضرت ابن

وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ *

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سود ادھار ہے۔

۱۵۸۸- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبًا فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ *

۱۵۸۸۔ زہیر بن حرب، عفان (دوسری سند) ابن حاتم، بہز، وہیب، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ نقدا نقد میں سود نہیں ہے۔

(فائدہ) امام نووی نے فرمایا کہ بعض حضرات نے کہا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت منسوخ ہے، اور اہل اسلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ روایت متروک العمل ہے، یا یہ اموال ربویہ پر محمول ہے۔

۱۵۸۹- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ فِي الصَّرْفِ أَشَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ شَيْئًا وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَلَّا لَا أَقُولُ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِهِ وَأَمَّا كِتَابُ اللَّهِ فَلَا أَعْلَمُهُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ *

۱۵۸۹۔ حکم بن موسیٰ، معقل، اوزاعی، عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے اور ان سے کہا کہ تم بیع صرف کے متعلق جو بیان کرتے ہو، کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے، یا اللہ رب العزت کی کتاب میں کچھ پایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہرگز نہیں، میں تم سے ایسا ہرگز نہیں کہوں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تم مجھ سے زیادہ جاننے والے ہو، اور اللہ رب العزت کی کتاب کو تو اسے (کماحقہ) میں نہیں جانتا لیکن مجھ سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سود ادھار میں ہے، (نقد میں نہیں)

(فائدہ) یعنی میں نے بذات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ حدیث نہیں سنی کہ آپ کی ذات بابرکات کی طرف اسے منسوب کروں، اور نہ قرآن کریم میں اس کے متعلق کوئی حکم دیکھا کہ اس سے ثابت کر دوں (سبحان اللہ) یہ تو آج کل کے بعض لوگوں کا کام ہے کہ ہر ایک بات بے چارے قرآن و حدیث سے ثابت کرتے ہیں۔ (مترجم)

۱۵۹۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ سَأَلَ شِبَاكٌ إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنَا عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ قَالَ قُلْتُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ قَالَ إِنَّمَا نُحَدِّثُ بِمَا سَمِعْنَا *

۱۵۹۰۔ عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، عثمان، جریر، مغیرہ، شباک، ابراہیم علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سود کھانے والے، اور سود کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، اور سود کا حساب لکھنے والے پر، اور اس کے گواہوں پر تو انہوں نے فرمایا کہ ہم جتنی حدیث سنتے ہیں، اتنی ہی بیان کرتے ہیں۔

۱۵۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ *

۱۵۹۱۔ محمد بن صباح اور زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، ہشیم، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سود کے لکھنے والے، اور سود کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ وہ سب برابر ہیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ باطل اور حرام امور میں مدد کرنا بھی حرام ہے۔

(۲۰۳) بَاب أَخْذِ الْحَلَالِ وَتَرْكِ الشُّبُهَاتِ *

باب (۲۰۳) حلال لینا اور مشتبہ چیزوں کا ترک کر دینا۔

۱۵۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَهْوَى النُّعْمَانُ بِإِصْبَعَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى

۱۵۹۲۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر ہمدانی، بواسطہ اپنے والد، زکریا، شعبی، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا اور نعمان نے اپنی دونوں انگلیوں سے اپنے دونوں کانوں کی طرف اشارہ کیا، آپؐ نے فرمایا یقیناً حلال بھی بین و ظاہر ہے، اور حرام بھی بین و ظاہر ہے، لیکن حلال اور حرام کے درمیان امور مشتبہ ہیں جنہیں بہت لوگ نہیں جانتے لہٰذا جو کوئی شبہات سے بچا، اس نے اپنے دین اور آبرو کو محفوظ کر لیا، اور جو شبہات میں پڑا وہ حرام (۱) میں بھی گرفتار ہوا جیسا کہ وہ چرانے والا جو حدود اور باڑ کے

(۱) مشتبہات میں مبتلا ہونے کا اثر یہ ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ وہ شخص حرام کے ارتکاب میں مبتلا ہو جاتا ہے اس لئے کہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ *

چاروں طرف چراتا ہے قریب ہے کہ اس کے جانور باڑ اور حدود کے اندر سے بھی چر جائیں آگاہ ہو جاؤ، کہ ہر ایک بادشاہ کی ایک حد ہوتی ہے اور خبر دار اللہ تعالیٰ کی حدود اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں جان لو کہ جسم میں گوشت کا ایک حصہ ہے اگر وہ درست ہو گیا تو سارا بدن درست اور ٹھیک ہو گیا اور جب وہ بگڑ جائے گا تو سارا جسم ہی بگڑ جائے گا، یاد رکھو کہ وہ گوشت کا ٹکڑا اور حصہ قلب یعنی دل ہے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ علمائے کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ حدیث بہت عظیم الشان ہے، اور ان احادیث میں سے ہے کہ جن پر اسلام کا دار و مدار ہے، اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روح شریعت اور اصلاح ظاہر و باطن کو اس احسن اسلوب کے ساتھ بیان فرمادیا کہ کوئی شعبہ بھی اس سے خارج نہیں رہا، یہی اس حدیث کے عظیم الشان ہونے کی سب سے بڑی اور بین دلیل ہے، اور اسی حدیث پر عمل کرنے کا نام تقویٰ ہے کیونکہ تقویٰ کے معنی بچنے کے ہیں چنانچہ جس وقت بندہ کو ان امور سے وقایت اور حفاظت حاصل ہو جائے گی، اس وقت کہا جائے گا کہ یہ متقی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٥٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، زکریا سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

١٥٩٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ وَأَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۵۹۴۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، مطرف، ابو فروہ ہمدانی (دوسری سند) قتیبہ، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، ابن عجلان، عبدالرحمٰن بن سعید، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں، مگر زکریا راوی کی حدیث زیادہ کامل اور پوری ہے۔

(بقیہ گزشتہ صفحہ) امور مشتبہ کو کرنے کی جب عادت پڑ جاتی ہے تو دل میں ظلمت پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے پھر حرام میں مبتلا ہونے کا بھی علم نہیں ہوتا۔ اور اسی طرح جب کسی مشتبہ امر کے بارے میں اہل علم سے جائز ناجائز کی تعیین کئے بغیر اسے کرے گا تو عین ممکن ہے کہ کسی حرام کام کو بھی جائز سمجھ کر کر لے۔

اس حدیث میں جن امور کو مشتبہات فرمایا گیا ہے ان سے کونسے امور مراد ہیں؟ اس بارے میں علماء کے اقوال مختلف ہیں (۱) وہ امور جن کے بارے میں حلت و حرمت کے دلائل متعارض ہوں، (۲) وہ امور جنھیں شریعت میں مکروہ اور ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے، (۳) وہ مباح امور جو کسی گناہ تک پہنچانے کا ذریعہ بن جاتے ہوں۔

وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ زَكَرِيَّاءَ أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَأَكْثَرُ *

١٥٩٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ نُعْمَانَ بْنَ بَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِحِمْصَ وَهُوَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ إِلَى قَوْلِهِ يُوشِكُ أَنْ يَقَعَ فِيهِ *

۱۵۹۵۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث بن سعد، شعیب، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، عون بن عبداللہ، عامر شعبی، سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، اور وہ لوگوں کو حمص میں خطبہ دے رہے تھے، اور اس میں فرمارہے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپؐ فرمارہے تھے کہ حلال بھی بین اور ظاہر ہے، اور حرام بھی کھلا ہوا ہے، پھر بقیہ حدیث آخر لفظ "یوشک ان یقع فیہ" تک بیان کی جیسا کہ زکریا نے شعبی سے بیان کی ہے۔

(٢٠٤) بَاب بَيْعِ الْبَعِيرِ وَاسْتِثْنَاءِ رُكُوبِهِ *

باب (۲۰۴) اونٹ بیچنا اور سواری کی شرط کر لینا۔

١٥٩٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيَا فَأَرَادَ أَنْ يُسَيِّبَهُ قَالَ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لِي وَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ قَالَ بِعْنِيهِ بِوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيهِ فَبِعْتُهُ بِوُقِيَّةٍ وَاسْتَثْنَيْتُ عَلَيْهِ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا بَلَغْتُ أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ فَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَقَالَ أَتُرَانِي مَاكَسْتُكَ لِآخُذَ جَمَلَكَ خُذْ جَمَلَكَ وَدَرَاهِمَكَ فَهُوَ لَكَ *

۱۵۹۶۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر بواسطہ اپنے والد زکریا، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے ایک اونٹ پر جارہے تھے، وہ تھک گیا تو انہوں نے اسے آزاد کر دینا چاہا، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملے، آپؐ نے میرے لئے دعا فرمائی، اور اونٹ کو مارا، چنانچہ وہ ایسا تیز چلا کہ اس سے پہلے کبھی نہیں چلا تھا، آپؐ نے فرمایا، اسے میرے ہاتھ ایک اوقیہ (چاندی) میں بیچ ڈال، میں نے عرض کیا، نہیں (یہ تو آپؐ ہی کا ہے) آپؐ نے پھر فرمایا، بیچ دے میں نے اسے ایک اوقیہ میں بیچ دیا، اور اپنے گھر تک سواری کی شرط کرلی، جب اپنے گھر پہنچ گیا تو میں اونٹ آپؐ کی خدمت میں لایا، آپؐ نے فوراً مجھے قیمت دیدی، میں لوٹا تو آپؐ نے میرے پیچھے قاصد بھیجا، اور فرمایا، کیا میں تیرا اونٹ لینے کے لئے تجھ سے قیمت کراتا، اپنا اونٹ لے جا اور یہ درہم بھی تیرے ہی ہیں۔

١٥٩٧- وَحَدَّثَنَاه عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا

۱۵۹۷۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، زکریا، عامر سے

عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

۱۵۹۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاحَقَ بِي وَتَحْتِي نَاضِحٌ لِي قَدْ أَعْيَا وَلَا يَكَادُ يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي مَا لِبَعِيرِكَ قَالَ قُلْتُ عَلِيلٌ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَرُوسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى انْتَهَيْتُ فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي فِيهِ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ مَا تَزَوَّجْتَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَهُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوُفِّيَ وَالِدِي أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ إِلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا، اور ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۱۵۹۸۔ عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، عثمان جریر، مغیرہ، شعبی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا، چنانچہ آپؐ مجھے ملے اور اور میری سواری میں پانی کا ایک اونٹ تھا، جو تھک گیا تھا اور بالکل چل نہیں سکتا تھا، آپؐ نے پوچھا تیرے اونٹ کو کیا ہوا، میں عرض کیا، وہ بیمار ہے، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے ہٹے اور اسے ڈانٹا اور اس کے لئے دعا کی، چنانچہ پھر وہ ہمیشہ سب اونٹوں سے آگے ہی چلتا رہا، پھر آپؐ نے فرمایا اب تیرا اونٹ کیا ہے، میں نے عرض کیا، آپؐ کی دعا کی برکت سے بہت اچھا ہے، آپؐ نے فرمایا، میرے ہاتھ بیچتا ہے، مجھے (انکار کرتے ہوئے) شرم آئی، اور ہمارے پاس اونٹ پانی لانے والا نہیں تھا، بالآخر میں نے عرض کیا جی ہاں! بیچتا ہوں، اور میں نے اونٹ کو اس شرط پر کہ میں مدینہ تک اس پر سواری کروں گا، فروخت کر دیا، پھر میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری نئی نئی شادی ہوئی ہے، میں جلدی لوٹنے کی اجازت چاہتا ہوں، آپؐ نے مجھے اجازت دے دی میں لوگوں سے پہلے مدینہ پہنچ گیا، وہاں میرے ماموں ملے اور اونٹ کا حال پوچھا، میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا، انہوں نے مجھے ملامت کی (کہ گھر والے پریشان ہوں گے) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے آپؐ سے واپسی کی اجازت طلب کی تھی تو آپؐ نے فرمایا کس سے شادی کی ہے؟ کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا، بیوہ سے، آپؐ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی، وہ تیرے ساتھ کھیلتی اور تو اس کے ساتھ کھیلتا، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کا انتقال ہو گیا

قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ *

ہے یا وہ شہید ہو گئے ہیں اور میری کئی بہنیں ہیں، تو مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ میں شادی کر کے ایک اور لڑکی ان کے برابر لے آؤں جو نہ انہیں ادب سکھائے اور نہ انہیں دبائے، اس لئے میں نے ایک بیوہ سے شادی کی ہے تاکہ ان کی خبر گیری رکھے اور انہیں تمیز سکھائے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں صبح ہی کو اونٹ لے کر حاضر ہو گیا، آپؐ نے اس کی قیمت بھی مجھے دے دی اور اونٹ بھی واپس کر دیا۔

١٥٩٩- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَلَّ جَمَلِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ ثُمَّ قَالَ لِي بِعْنِي جَمَلَكَ هَذَا قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيهِ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيهِ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ لِرَجُلٍ عَلَيَّ أُوقِيَّةَ ذَهَبٍ فَهُوَ لَكَ بِهَا قَالَ قَدْ أَخَذْتُهُ فَتَبَلَّغْ عَلَيْهِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ أَعْطِهِ أُوقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ وَزِدْهُ قَالَ فَأَعْطَانِي أُوقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ وَزَادَنِي قِيرَاطًا قَالَ فَقُلْتُ لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ فِي كِيسٍ لِي فَأَخَذَهُ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ *

۱۵۹۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، تو میرا اونٹ بیمار ہو گیا، چنانچہ حسب سابق روایت بیان کی، باقی اس میں یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا، میرے ہاتھ اپنا یہ اونٹ بیچ ڈال، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپؐ ہی کا ہے، آپؐ نے فرمایا نہیں میرے ہاتھ اسے بیچ ڈال میں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپؐ ہی کا ہے، آپؐ نے فرمایا، نہیں اسے میرے ہاتھ بیچ ڈال، میں نے عرض کیا تو ایک شخص کا میرے اوپر ایک اوقیہ سونا ہے، اس ایک اوقیہ کے عوض آپؐ یہ اونٹ لے لیجئے، آپؐ نے فرمایا، میں نے اسے لے لیا، اور تو اسی پر مدینہ تک پہنچ جائے گا، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں مدینہ منورہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، اسے ایک اوقیہ سونا دے دو، اور کچھ زائد دو، تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ایک اوقیہ سونے کا دیا، اور ایک قیراط زائد دیا، میں نے کہا، یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زائد دیا ہے، وہ ہمیشہ میرے پاس رہنا چاہئے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں چنانچہ وہ سونا ایک تھیلی میں میرے پاس رہا، یہاں تک کہ شام والوں نے یوم

الحرہ کو اسے چھین لیا۔

(فائدہ) یوم الحرہ وہ دن ہے کہ جب یزید کی سلطنت میں شام والوں نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا اور مدینہ منورہ میں رہنے والوں کا خون بہایا تھا، اور یہ واقعہ ۶۳ ہجری میں پیش آیا۔

اور جانور کی سواری کی شرط لگا کر خواہ مسافت قریب ہو، یا بعید، بیع صحیح اور درست نہیں ہے، امام اعظم ابوحنیفہ النعمان، اور امام محمد بن ادریس الشافعی اور جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو یہ شرط منظور کرلی، تو آپ کا خریدنے کا ارادہ نہیں تھا، واللہ اعلم بالصواب۔

١٦٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفَ نَاضِحِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَنَخَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِي ارْكَبْ بِاسْمِ اللَّهِ وَزَادَ أَيْضًا قَالَ فَمَا زَالَ يَزِيدُنِي وَيَقُولُ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ *

۱۶۰۰۔ ابو کامل حجدری، عبدالواحد بن زیاد، جریری، ابونضرہ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو میرا اونٹ پیچھے رہ گیا، اور بقیہ حدیث بیان کی، اور یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ٹھونسا دیا، اور پھر مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر سوار ہو جا، اور یہ بھی بیان کیا کہ آپؐ مجھے زیادہ دیتے جاتے اور فرماتے جاتے "واللہ یغفر لک" یعنی اللہ تیری مغفرت فرمائے۔

١٦٠١ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَعْيَا بَعِيرِي قَالَ فَنَخَسَهُ فَوَثَبَ فَكُنْتُ بَعْدَ ذَلِكَ أَحْبِسُ خِطَامَهُ لِأَسْمَعَ حَدِيثَهُ فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِعْنِيهِ فَبِعْتُهُ مِنْهُ بِخَمْسِ أَوَاقٍ قَالَ قُلْتُ عَلَى أَنَّ لِي ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ بِهِ فَزَادَنِي وُقِيَّةً ثُمَّ وَهَبَهُ لِي *

۱۶۰۱۔ ابوالربیع عتکی، حماد، ایوب، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرا اونٹ سست ہو گیا تھا، تو آپؐ نے اسے ٹھونسا دیا، تو وہ کودنے لگا، چنانچہ اس کے بعد میں اس کی نکیل کھینچتا، تاکہ میں آپؐ کی بات سنوں، مگر اسے تھام نہ سکا تھا، بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آکر ملے، آپؐ نے فرمایا، اسے میرے ہاتھ بیچ دے، چنانچہ میں نے اسے آپؐ کے ہاتھ پانچ اوقیہ میں بیچ ڈالا، اور عرض کیا کہ مدینہ تک اس پر سواری کروں گا، آپؐ نے فرمایا مدینہ تک تو سوار رہ، میں جب مدینہ پہنچا تو وہ اونٹ آپؐ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، آپؐ نے ایک اوقیہ زیادہ کیا، اور اونٹ بھی مجھے واپس کر دیا۔

١٦٠٢ - حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ

۱۶۰۲۔ عقبہ بن مکرم عمی، یعقوب بن اسحاق، بشیر بن عقبہ، ابوالمتوکل الناجی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ أَظُنُّهُ قَالَ غَازِيًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ يَا جَابِرُ أَتَوَفَّيْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ *

سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کیا، راوی بیان کرتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفر جہاد کا تذکرہ کیا ہے، اور بقیہ حدیث بیان کی، باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، اے جابر کیا تو نے قیمت پوری وصول کرلی، میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپؐ نے فرمایا، تیرے لئے قیمت بھی ہے اور اونٹ بھی ہے، تیرے لئے قیمت بھی ہے اور اونٹ بھی ہے۔

١٦٠٣- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ اشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بِوُقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَأَكَلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ فَأَرْجَحَ لِي *

۱۶۰۳۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ دو اوقیہ اور ایک درہم یا دو درہم میں خریدا، پھر جب آپؐ مقام صرار پر پہنچے تو آپؐ نے ایک گائے ذبح کرنے کا حکم فرمایا، وہ ذبح کی گئی اور سب لوگوں نے اس کے گوشت میں سے کھایا، پھر جب آپؐ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو مجھے مسجد میں حاضر ہونے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا، اور اونٹ کی قیمت مجھے وزن کر کے دی، اور میرے لئے زائد تولا۔

١٦٠٤- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا مُحَارِبٌ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِثَمَنٍ قَدْ سَمَّاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوُقِيَّتَيْنِ وَالدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قَسَمَ لَحْمَهَا *

۱۶۰۴۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، محارب، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی قصہ کو نقل فرمایا ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وہ اونٹ اس قیمت پر خریدا جو کہ آپؐ نے متعین کی تھی، اور اوقیہ اور درہموں کا تذکرہ اس میں نہیں ہے، باقی یہ ہے کہ آپؐ نے ایک گائے کے ذبح کرنے کا حکم فرمایا، وہ ذبح کی گئی، اور اس کا گوشت سب میں تقسیم کر دیا گیا۔

١٦٠٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ

۱۶۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی زائدہ، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا

قَدْ أَخَذْتُ جَمَلَكَ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ *

کہ میں نے تمہارا اونٹ چار دینار میں خرید لیا، اور تو اس پر مدینہ تک سوار ہو کر جا سکتا ہے۔

(٢٠٥) بَاب جَوَازِ اقْتِرَاضِ الْحَيَوَانِ وَاسْتِحْبَابِ تَوْفِيَتِهِ خَيْرًا مِمَّا عَلَيْهِ *

باب (۲۰۵) جانور کو قرض لینا درست ہے اور اس سے اچھا جانور واپس کرنا چاہئے۔

١٦٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُو رَافِعٍ فَقَالَ لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ إِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً *

۱۶۰۶۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، مالک بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابورافع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے اونٹ کا بچہ قرض لیا، پھر جب آپؐ کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے تو آپؐ نے حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا اونٹ دینے کا حکم فرمایا، ابورافع رضی اللہ تعالیٰ آپؐ کے پاس لوٹ کر آئے، اور عرض کیا کہ ان اونٹوں میں تو اس جیسا کوئی نہیں ہے، مگر اس سے بہتر پورے سات برس کے اونٹ ہیں، آپؐ نے فرمایا، اسے وہی دے دے، بہترین آدمی وہ ہے جو قرض کو خوبی کے ساتھ ادا کرے۔

١٦٠٧- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللَّهِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً *

۱۶۰۷۔ ابوکریب، خالد بن مخلد، محمد بن جعفر، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کا ایک بچہ قرض لے لیا تھا، پھر حسب سابق حدیث بیان کی ہے، اور اس میں یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں جو خوبی کے ساتھ قرض ادا کریں۔

(فائدہ) حیوانات کا قرض لینا درست نہیں، اور یہ حدیث منسوخ ہے، اور نیز حدیث سے بہتر چیز واپس کرنے کا استحباب ثابت ہوا، اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں آ رہا ہے کہ آپؐ نے اموال صدقہ میں سے یہ اونٹ خرید کر دیا، لہٰذا اب کوئی اشکال باقی نہ رہا (مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ۳)

١٦٠٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

۱۶۰۸۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سلمہ بن کہیل، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا قرض تھا، اس نے آپؐ سے سختی کے ساتھ تقاضا کیا، تو

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا فَقَالَ لَهُمُ اشْتَرُوا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَقَالُوا إِنَّا لَا نَجِدُ إِلَّا سِنًّا هُوَ خَيْرٌ مِنْ سِنِّهِ قَالَ فَاشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَوْ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً *

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سزا دینے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق والے کو کہنے کی گنجائش ہے، پھر آپؐ نے صحابہ کرام سے فرمایا ایک اونٹ اسے خرید کر دے دو، صحابہؓ نے عرض کیا، ہمیں تو اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ملتا ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا، کہ وہی خرید کر اسے دے دو، اس لئے کہ تم میں بہترین وہ لوگ ہیں جو قرض کو اچھی طرح سے ادا کرتے ہیں۔

(فائدہ) یہ شخص یہودی المذہب تھا، ہکذا قالہ النووی وغیرہ (مترجم)

١٦٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنًّا فَأَعْطَى سِنًّا فَوْقَهُ وَقَالَ خِيَارُكُمْ مَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً *

۱۶۰۹۔ ابوکریب، وکیع، علی بن صالح، سلمہ بن کہیل، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ قرض لیا تھا، اور پھر اس سے بہترین اونٹ قرض میں ادا کر دیا اور فرمایا تم میں سے بہترین حضرات وہ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔

١٦١٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَتَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فَقَالَ أَعْطُوهُ سِنًّا فَوْقَ سِنِّهِ وَقَالَ خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً *

۱۶۱۰۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، سلمہ بن کہیل، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اونٹ کا تقاضا کرنے آیا، آپؐ نے فرمایا، اس سے بہتر اونٹ اسے دے دو، کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرض کو اچھی طرح ادا کرے۔

(٢٠٦) بَاب جَوَازِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ مِنْ جِنْسِهِ مُتَفَاضِلًا *

باب (۲۰۶) جانور کو جانور کے عوض کمی بیشی کے ساتھ بیچنا درست ہے۔

١٦١١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَابْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنِيهِ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ

۱۶۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابن رمح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک غلام آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کی، آپ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ غلام ہے، پھر اس کا مالک اسے لینا آیا، تو

سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ *

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، اسے میرے ہاتھ فروخت کردے، چنانچہ آپؐ نے دو کالے غلام دے کر اسے خرید لیا، اس کے بعد پھر آپؐ کسی سے بیعت نہ لیتے تھے تاوقتیکہ معلوم نہ کر لیتے کہ یہ غلام ہے (یا آزاد)۔

(فائدہ) یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال خلق تھا کہ جس سے بیعت کرلی پھر اسے مالک کے حوالے کرنا اچھا نہیں سمجھا، بلکہ خود خرید لیا اور اس سے اس قسم کی بیع کا جواز ثابت ہوا، جبکہ دست بہ دست ہو، اور اسی پر علماء کرام کا اجماع ہے اور یہی حکم تمام جانوروں کا ہے، اور نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، اگر آپ کو یہ علم حاصل ہو تا تو پھر ہمیشہ تحقیق کرنے کی حاجت کیوں پیش آتی، علم غیب تو صرف صفت الٰہی ہے، باقی جن امور کا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو علم دے دیا وہ آپ کو حاصل ہے اور اس کا نام اطلاع غیب ہے نہ کہ علم غیب، قرآن و حدیث سے یہی چیز ثابت ہے اور یہی علمائے اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے، اور یہ بات بھی روشن ہو گئی کہ اسلام میں بے شک غلامی ہے مگر اس قسم کی غلامی ہے کہ ان کو علماء، فقہاء اور محدثین بنایا جاتا ہے، اور فضیلت کے اعلیٰ مراتب کے ساتھ ان کی تکمیل کر دی جاتی ہے، لہٰذا یہ غلام اس آزادی سے بدرجہ اولیٰ افضل واشرف ہے۔

(٢٠٧) بَاب الرَّهْنِ وَجَوَازِهِ فِي الْحَضَرِ كَالسَّفَرِ *

باب (۲۰۷) رہن سفر و حضر میں ہر وقت جائز ہے۔

١٦١٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ فَأَعْطَاهُ دِرْعًا لَهُ رَهْنًا *

۱۶۱۲۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن العلاء، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اناج ادھار خریدا، پھر آپؐ نے اس کے پاس اپنی زرہ رہن رکھ دی۔

١٦١٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ *

۱۶۱۳۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی اور علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا، اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن رکھ دی۔

١٦١٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ ذَكَرْنَا الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ

۱۶۱۴۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، مخزومی، عبدالواحد بن زیاد، اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے بیع سلم میں رہن رکھنے کا تذکرہ ابراہیم نخعی کے پاس کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم سے اسود بن یزید بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ *

تعالیٰ عنہا روایت کیا، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ بارک وسلم نے ایک یہودی سے ایک معینہ مدت تک کے لئے اناج خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن رکھ دی۔

١٦١٥- حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ حَدِيدٍ *

۱۶۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ بارک وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی ہے، باقی اس میں لوہے کی زرہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

(فائدہ) رہن (گروی) سفر و حضر میں باتفاق علمائے کرام جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(٢٠٨) بَاب السَّلَمِ *

باب (۲۰۸) بیع سلم کا جواز۔

١٦١٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ *

۱۶۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ اور عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ ابن ابی نجیح، عبداللہ بن کثیر، ابوالمنہال، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ بارک وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو لوگ ایک سال یا دو سال کے لئے پھلوں میں سلم کیا کرتے تھے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ و بارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کھجور میں بھی سلم کرے تو کیل (ماپ) معلوم اور وزن معلوم میں مدت معینہ تک کرے۔

(فائدہ) سلم اور سلف اس بیع کو کہتے ہیں جس میں قیمت پیشگی دی جاتی ہے اور مال دینے کے لئے ایک متعین مدت ہوتی ہے، یہ بیع شرائط مذکورہ فی الاحادیث کے ساتھ باتفاق علماء کرام جائز ہے۔

١٦١٧- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَسْلَفَ فَلَا يُسْلِفْ إِلَّا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ *

۱۶۱۷۔ شیبان بن فروخ، عبدالوارث، ابن ابی نجیح، عبداللہ بن کثیر، ابوالمنہال، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ بارک وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور لوگ بیع سلم کیا کرتے تھے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ بارک وسلم نے ان سے فرمایا، جو بیع سلم کرے تو کیل معلوم اور وزن معلوم کے علاوہ اور کسی طرح نہ کرے۔

١٦١٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ *

۱۶۱۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسماعیل بن سالم، ابن عیینہ نقل کرتے ہیں جس طرح کہ عبدالوارث کی روایت میں مذکور ہے، لیکن اس میں "الی اجل معلوم" کا تذکرہ نہیں ہے۔

١٦١٩- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِإِسْنَادِهِمْ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ يَذْكُرُ فِيهِ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ *

۱۶۱۹۔ ابو کریب، ابن ابی عمر، وکیع (دوسری سند) محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، ان ابی نجیح سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، جس طرح ابن عیینہ کی روایت میں مذکور ہے، اور اس میں "الی اجل معلوم" کا بھی تذکرہ ہے، یعنی مدت متعینہ کے لئے۔

(٢٠٩) بَاب تَحْرِيمِ الِاحْتِكَارِ فِي الْأَقْوَاتِ *

باب (۲۰۹) قوت انسانی اور حیوانی میں احتکار کی حرمت۔

١٦٢٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ مَعْمَرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ فَقِيلَ لِسَعِيدٍ فَإِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ سَعِيدٌ إِنَّ مَعْمَرًا الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ كَانَ يَحْتَكِرُ *

۱۶۲۰۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم کا ارشاد نقل فرمایا کہ جو کوئی احتکار کرے، وہ گنہگار ہے، حاضرین نے سعید بن مسیب سے کہا کہ تم احتکار کرتے ہو، تو حضرت سعید بولے کہ حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حدیث بیان کر رہے ہیں وہ بھی احتکار کیا کرتے تھے۔

(فائدہ) احتکار کا معنی غلہ یا گھاس، دانہ وغیرہ ذخیرہ کر کے گرانی کے زمانے میں فروخت کرنے کے لئے رکھ چھوڑنا، یہ حرام ہے اور اگر اپنے گھر والوں کے لئے خوراک جمع کر کے رکھے تو یہ حرام نہیں، حضرت سعید اور حضرت معمر کا احتکار اسی قسم کا تھا، کذا قالہ الشافعی وابو حنیفہ۔

١٦٢١- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ *

۱۶۲۱۔ سعید بن عمرو اشعثی، حاتم بن اسماعیل، محمد بن عجلان، محمد بن عمرو بن عطاء، سعید بن مسیب، حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ احتکار (غلہ روک لینا) نہیں کرتا، مگر گنہگار۔

١٦٢٢- حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى *

۱۶۲۲۔ بعض اصحاب امام مسلم، عمرو بن عون، خالد بن عبداللہ، عمرو بن یحییٰ، محمد بن عمرو، سعید بن مسیب، معمر بن ابی معمر (جو کہ بنی عدی بن کعب کے ایک فرد ہیں) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم نے ارشاد فرمایا، اور بقیہ حدیث سلیمان بن بلال کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

(٢١٠) بَاب النَّهْيِ عَنِ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ *

باب (۲۱۰) بیع میں قسم کھانے کی ممانعت۔

١٦٢٣- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلرِّبْحِ *

۱۶۲۳۔ زہیر بن حرب، ابوصفوان اموی (دوسری سند) ابوالطاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ قسم اسباب کی چلانے والی ہے، اور نفع کو ختم کر دینے والی ہے۔

(فائدہ) یعنی قسمیں کھانے سے دکان تو خوب چلتی ہے، مگر برکت زائل ہو جاتی ہے، جس کا نتیجہ پھر نقصان کی صورت میں برآمد ہوتا ہے، واللہ اعلم۔

١٦٢٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ *

۱۶۲۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب اور اسحاق بن ابراہیم ابواسامہ، ولید بن کثیر، معبد بن کعب بن مالک، حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ تم خرید و فروخت میں بہت قسمیں کھانے سے باز رہو، اس لئے کہ وہ مال کو بکواتی ہیں، اور پھر اسے ختم کر دیتی ہے۔

(٢١١) بَاب الشُّفْعَةِ *

باب (۲۱۱) حق شفعہ کا بیان۔

١٦٢٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى

۱۶۲۵۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، حضرت جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابوخیثمہ، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ

بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي رَبْعَةٍ أَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ بارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا کوئی زمین یا باغ میں شریک ہو تو اسے بغیر اپنے شریک سے اجازت لئے ہوئے اپنا حصہ فروخت کرنا درست نہیں ہے، پھر اگر وہ راضی ہو تو لے لے اور ناراض ہو تو چھوڑ دے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں جب تک کہ جائیداد کی تقسیم نہ ہو جائے، شریک کو سب کے نزدیک شفعہ کا استحقاق حاصل ہے، نیز شفعہ جائیداد غیر منقولہ میں خاص ہے اور اسباب وغیرہ میں شفعہ ثابت نہیں اور شریک کا لفظ عام ہے، مسلمان اور کافر سب کو شامل ہے، جیسا کہ مسلمان کو ذمی پر شفعہ کے دعوے کا حق حاصل ہے، اسی طرح ذمی کو مسلمان پر حق حاصل ہے، یہی قول امام ابوحنیفہ، مالک، شافعی اور جمہور علمائے کرام کا ہے اور اطلاع دینا مستحب ہے، اور اطلاع کے بعد اگر شریک نے اجازت دیدی تو پھر حق شفعہ حاصل نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

١٦٢٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ *

۱۶۲۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر اور اسحاق بن ابراہیم، عبداللہ بن ادریس، ابن جریج، ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ بارک وسلم سے شفعہ کا ہر ایک مشترک مال میں جو کہ تقسیم نہ ہوا ہو حکم دیا ہے، خواہ زمین ہو یا باغ، ایک شریک کے لئے یہ چیز درست نہیں ہے کہ دوسرے کو اطلاع کئے بغیر ہی اپنا حصہ فروخت کر دے، پھر دوسرے شریک کو اختیار ہے اگر چاہے لے لے اور اگر چاہے تو نہ لے، پھر اگر بغیر اطلاع کے فروخت کر دے تو وہ ساتھی (کسی دوسرے سے) زیادہ حق دار ہے۔

١٦٢٧- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ فِي أَرْضٍ أَوْ رَبْعٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَعْرِضَ عَلَى شَرِيكِهِ فَيَأْخُذَ أَوْ يَدَعَ فَإِنْ أَبَى فَشَرِيكُهُ أَحَقُّ بِهِ حَتَّى يُؤْذِنَهُ *

۱۶۲۷۔ ابوالطاہر، ابن وہب، ابن جریج، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ بارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شفعہ ہر ایک مشترکہ مال میں ہے، زمین، گھر اور باغ میں ایک شریک کو دوسرے شریک کو اطلاع کئے بغیر اپنا حصہ فروخت کرنا درست نہیں ہے، اب وہ چاہے تو لے لے یا چھوڑ دے اور اگر اطلاع نہ دے تو شریک جب تک اسے اطلاع نہ ہو اس چیز کا زیادہ حقدار ہے (۱)۔

(۱) حق شفعہ جس طرح شریک کو حاصل ہوتا ہے اسی طرح پڑوسی کو بھی حق شفعہ حاصل ہوتا ہے۔ یہی رائے علمائے حنفیہ اور بہت سے دوسرے اہل علم کی ہے۔ ان حضرات کا مستدل متعدد احادیث ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم ص ۶۶۲ ج ۱۔

(۲۱۲) بَاب غَرْزِ الْخَشَبِ فِي جِدَارِ الْجَارِ *

باب (۲۱۲) پڑوسی کی دیوار میں لکڑی گاڑنا۔

۱۶۲۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعْ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ قَالَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللَّهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ *

۱۶۲۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی تم میں سے اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ میں یہ دیکھ رہا تھا، کہ تم اس حدیث سے دل چراتے ہو، خدا کی قسم! میں اس حدیث کو تم سے ضرور بیان کروں گا۔

۱۶۲۹- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۶۲۹۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند) ابوالطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (تیسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اصح قول یہ ہے کہ یہ حکم استحبابی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا (نووی جلد ۲ ص ۳۲)

(۲۱۳) بَاب تَحْرِيمِ الظُّلْمِ وَغَصْبِ الْأَرْضِ وَغَيْرِهَا *

باب (۲۱۳) ظلماً زمین وغیرہ کے غصب کر لینے کی حرمت کا بیان۔

۱۶۳۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللَّهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ *

۱۶۳۰۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بن عبدالرحمٰن، عباس بن سہل بن سعد الساعدی، حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک بالشت بھر کسی کی زمین ظلماً دبا لے گا تو اللہ رب العزت قیامت کے روز (سزا دینے کے لئے) اسے سات زمینوں کا طوق (گلے میں) پہنائے گا۔

(فائدہ) امام نووی نے علماء کا قول نقل کیا ہے کہ اس حدیث میں تصریح ہے کہ زمین کے سات طبقات ہیں، اور یہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "ومن الارض مثلھن" کے مطابق ہے، اب مماثلت کی تاویل کرنا اور اس سے سات اقالیم مراد لینا یہ سب تاویلات باطل ہیں۔

١٦٣١ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّ أَرْوَى خَاصَمَتْهُ فِي بَعْضِ دَارِهِ فَقَالَ دَعُوهَا وَإِيَّاهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طُوِّقَهُ فِي سَبْعِ أَرَضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاجْعَلْ قَبْرَهَا فِي دَارِهَا قَالَ فَرَأَيْتُهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُولُ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي الدَّارِ مَرَّتْ عَلَى بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَوَقَعَتْ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا *

١٦٣١۔ حرملہ بن یحییٰ، عبداللہ بن وہب، عمر بن محمد بواسطہ اپنے والد، حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اروی بنت اویس گھر کی زمین میں لڑی، انہوں نے کہا کہ جانے دو اور اسے دے دو، کیونکہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ فرمارہے تھے کہ جو آدمی بالشت بھر بھی زمین کسی کی ناحق دبائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ساتوں زمینوں کا اسے طوق پہنائے گا، اے اللہ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کی بینائی ختم کردے، اور اس کی قبر اسی کے گھر میں بنادے، راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے پھر اروی کو دیکھا کہ وہ اندھی ہو گئی تھی اور دیواروں کو ٹٹولتی پھرتی تھی اور کہتی تھی کہ مجھے سعید کی بددعا لگ گئی، چنانچہ ایک روز وہ اپنے گھر میں جارہی تھی کہ گھر کے کنویں پر سے گزری اور اس میں گر گئی اور وہ اس کی قبر ہو گئی۔

(فائدہ) معاذاللہ ایذارسانی کا یہی نتیجہ ہے، اس حدیث سے دریدہ دہن حضرات کو عبرت حاصل کرنا چاہئے، جو علماء دین اور متبعان سنت کی تکفیر کرتے، اور انہیں ایذاء و تکالیف پہنچانے کے درپے رہتے ہیں، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اولیاء کرام کی کرامتیں حق ہیں۔

١٦٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَرْوَى بِنْتَ أُوَيْسٍ ادَّعَتْ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَخَاصَمَتْهُ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ إِلَى سَبْعِ

١٦٣٢۔ ابوالربیع عتکی، حماد بن زید، ہشام بن عروہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ اروی بنت اویس نے حضرت سعید بن زید (جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں) پر دعویٰ کیا کہ انہوں نے میری کچھ زمین لے لی ہے، چنانچہ ان سے مروان بن حکم کے سامنے جھگڑا کیا، حضرت سعیدؓ بولے، بھلا میں اس کی زمین میں سے کچھ لے سکتا ہوں جب کہ میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے یہ فرمان سن چکا ہوں، مروان نے دریافت کیا کہ تم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے کیا سن چکے ہو، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے

أَرَضِينَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هَذَا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَعَمِّ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا ثُمَّ بَيْنَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ *

سنا ہے آپ فرمارہے تھے کہ جو کسی کی بالشت بھر زمین ظلماً دبالے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روزاسے سات زمینوں کا طوق پہنائے گا، مروان بولا بس اس کے بعد میں آپ سے گواہ نہیں مانگتا، حضرت سعید نے فرمایا، الہ العالمین اگر یہ جھوٹی ہے تو تو اس کی آنکھوں کو اندھا کر دے، اور اسی کی زمین میں اسے مار دے، راوی کہتے ہیں کہ اروی اندھی ہونے سے پہلے نہیں مری، اور ایک روز وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ گڑھے میں گر گئی اور وہیں مر گئی۔

١٦٣٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ *

۱۶۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائد، ہشام، بواسطہ اپنے والد حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے جو شخص ظلماً ایک بالشت زمین کسی کی دبالے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے سات زمینوں کا طوق پہنائے گا۔

١٦٣٤- و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا طَوَّقَهُ اللَّهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۶۳۴۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شخص بالشت بھر زمین میں ناحق لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو سات زمینوں (۱) کا طوق (گلے میں) پہنائے گا۔

١٦٣٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمِهِ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ وَأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ

۱۶۳۵۔ احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالصمد بن عبدالوارث، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم، حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے درمیان اور ان کی قوم کے درمیان ایک زمین کے بارے میں جھگڑا تھا، تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور ان سے یہ تمام قصہ بیان کیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

(۱) سات زمینوں کے طوق سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں شراح حدیث کے اقوال مختلف ہیں: (۱) جتنی زمین اس نے غصب کی ہو اتنا ٹکڑا ساتوں زمین سے میدان حشر کی طرف منتقل کرنے کا اسے مکلف بنایا جائے گا، (۲) غصب شدہ ساتوں زمین سے حصہ کو منتقل کرنے کا حکم ہو گا پھر وہی اس کے گلے میں طوق بنادیا جائے گا، (۳) اسے ساتویں زمین تک دھنسادیا جائے گا تو اس دھنسانے کو طوق سے تعبیر فرمادیا ہے۔

لَهَا فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ *

اے ابو سلمہؓ زمین سے بچے ہی رہو، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک بالشت بھر زمین کے لئے ظلم کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے سات زمینوں کا طوق پہنائے گا۔

١٦٣٦- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَخْبَرَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۱۶۳۶۔ اسحاق بن منصور، حبان بن ہلال، ابان، یحییٰ، محمد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور پہلے کی طرح روایت کیا۔

(٢١٤) بَاب قَدْرِ الطَّرِيقِ إِذَا اخْتَلَفُوا فِيهِ *

باب (۲۱۴) جب راستہ کی مقدار میں اختلاف ہو تو پھر کتنا راستہ رکھنا چاہئے۔

١٦٣٧- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَ أَذْرُعٍ *

۱۶۳۷۔ ابو کامل فضیل بن حسین حجدری، عبدالعزیز بن مختار، خالد حذاء، یوسف بن عبداللہ بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم راستہ میں اختلاف کرو تو اس کا چوڑان سات ہاتھ رکھ لو۔

(فائدہ) اور اگر باہمی کوئی اختلاف نہ ہو تو جتنا جی چاہے، چوڑان رکھ لیں۔ واللہ اعلم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

١٦٣٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ

۱۶۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابوبکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ، زہری، علی بن حسین، عمرو بن عثمان، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور نہ کافر

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ *

مسلمان کا وارث بن سکتا ہے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے۔ (مترجم)

١٦٣٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَهُوَ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ *

۱۶۳۹۔ عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی، وہیب، ابن طاؤس بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حصہ والوں کو ان کے حصے دے دو پھر جو بچے وہ اس شخص کا ہے جو میت سے سب سے زیادہ قریب ہے۔

(فائدہ) حصے والے وہ لوگ ہیں جن کے حصے اللہ تعالیٰ نے متعین فرما دیے، جیسا کہ اولاد، اور والدین وغیرہ، اب اگر ان میں سے کوئی بھی نہ ہو تو پھر عصبہ کو ملے گا، اور اس میں بھی عصبہ اقرب کی موجودگی میں ابعد وارث نہیں ہوگا، واللہ اعلم۔

١٦٤٠- حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ *

۱۶۴۰۔ امیہ بن بسطام عیشی، یزید بن زریع، روح بن قاسم، عبداللہ بن طاؤس بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حصہ والوں کو ان کے حصے دے دو، پھر جو حصے والے چھوڑیں وہ اس شخص کا ہے جو میت سے سب سے زیادہ قریب ہو۔

١٦٤١- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحَقُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ *

۱۶۴۱۔ اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق معمر، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اصحاب فرائض میں اللہ رب العزت کی کتاب کے موافق مال تقسیم کر دو، پھر اصحاب فرائض سے جو بچ جائے وہ نزدیک والے آدمی کا حصہ ہے۔

١٦٤٢- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ وُهَيْبٍ وَرَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ *

۱۶۴۲۔ محمد بن العلاء، زید بن حباب، یحییٰ بن ایوب، ابن طاؤس سے اسی سند کے ساتھ وہیب اور روح بن قاسم کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

١٦٤٣- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ

۱۶۴۳۔ عمرو بن محمد بن بکیر ناقد، سفیان بن عیینہ، محمد بن

النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَرِضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ يَعُودَانِي مَاشِيَيْنِ فَأُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) *

منکدر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں بیمار ہوا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ دونوں پیدل چل کر میری عیادت کے لئے تشریف لائے تو مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور وضو کا پانی میرے اوپر ڈالا تو مجھے افاقہ ہو گیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے مال کے متعلق کیا فیصلہ کروں، آپؐ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی "يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

١٦٤٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَنِي سَلِمَةَ يَمْشِيَانِ فَوَجَدَنِي لَا أَعْقِلُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ مِنْهُ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَزَلَتْ (يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ) *

۱۶۴۴۔ محمد بن حاتم بن میمون، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ دونوں پیدل میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور میں بیمار تھا، اور مجھے بے ہوش پایا، چنانچہ آپؐ نے وضو کیا اور وضو کا پانی مجھ پر ڈالا تو مجھے ہوش آگیا، دیکھتا کیا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے مال کا کیا کروں تو آپؐ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی۔

١٦٤٥- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ

۱۶۴۵۔ عبیداللہ بن عمر قواریری، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں پیادہ پا میری عیادت کے لئے تشریف لائے، اور میں بیمار تھا تو مجھے بے ہوش پایا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا تو مجھے ہوش آگیا، دیکھتا کیا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ *

علیہ وسلم تشریف فرماہیں، میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے مال میں کیا کروں، حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی۔

١٦٤٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ فَصَبُّوا عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) قَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ *

۱۶۴۶۔ محمد بن حاتم، بہز، شعبہ، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں بیمار تھا، بے ہوش تھا، آپؐ نے وضو کیا، لوگوں نے آپؐ کے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا، تو مجھے افاقہ ہو گیا، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ترکہ تو کلالہ کا ہو گا، اس وقت آیت میراث نازل ہوئی، شعبہ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن منکدرؒ سے دریافت کیا "يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ" انہوں نے کہا، یہی نازل ہوئی ہے۔

١٦٤٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ وَالْعَقَدِيِّ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرْضِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ شُعْبَةَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ *

۱۶۴۷۔ اسحاق بن ابراہیم، نضر بن شمیل، ابو عامر عقدی (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، وہب بن جریر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، وہب بن جریر کی روایت میں "آیت فرائض" اور نضر اور عقدی کی روایت میں "آیت فرض" کے الفاظ ہیں اور معنی دونوں کے ایک ہی ہیں اور ان میں سے کسی کی روایت میں شعبہ کا قول جو محمد بن منکدر سے ہوا، وہ مذکورہ نہیں ہے۔

١٦٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۴۸۔ محمد بن ابی بکر مقدمی، محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، ہشام، قتادہ، سالم بن ابی الجعد، معدان بن ابی طلحہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے دن خطبہ (۱) دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر فرمایا، اس کے بعد فرمایا کہ میں نے اپنے بعد اتنا مشکل مسئلہ کوئی نہیں چھوڑا جیسا کہ کلالہ کا،

---

(۱) یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات مبارکہ کا آخری جمعہ تھا اس کے بعد بدھ والے دن آپ پر حملہ کر دیا گیا۔

وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ *

اور میں نے کلالہ کے مسئلہ کے علاوہ اور کوئی مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا دریافت نہیں کیا، اور آپؐ نے بھی مجھ سے کسی بات میں اتنی سختی نہیں کی ہے جیسا کہ کلالہ کے مسئلہ میں کی ہے، یہاں تک کہ اپنی انگشت مبارک میرے سینے میں کونچی اور ارشاد فرمایا، اے عمرؓ تجھے آیت صیف جو کہ سورہ نساء کے آخر میں ہے، کافی نہیں ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اگر میں زندہ رہا تو کلالہ کے بارے میں (کتاب اللہ سے) ایسا حکم بیان کروں گا جس کے موافق ہر ایک شخص فیصلہ کر لے، خواہ قرآن کریم پڑھتا ہو، یا نہ پڑھتا ہو۔

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کے نزدیک کلالہ اسے کہتے ہیں کہ جس کے نہ اولاد ہو اور نہ باپ ہو۔

١٦٤٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ شَبَابَةَ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ شُعْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۶۴۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، سعید بن ابی عروبہ، (دوسری سند) زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن رافع، شبابہ بن سوار، شعبہ، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٦٥٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) *

۱۶۵۰۔ علی بن خشرم، وکیع، ابن ابی خالد، ابی اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آخری آیت جو قرآن شریف کی نازل ہوئی وہ یہ ہے "یستفتونك قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ" الخ۔

١٦٥١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ يَقُولُ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ وَآخِرُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ بَرَاءَةُ *

۱۶۵۱۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آخری آیت جو نازل ہوئی وہ کلالہ کی آیت ہے اور آخری سورۃ جو نازل ہوئی وہ سورت براۃ ہے (جس کا دوسرا نام توبہ ہے)

١٦٥٢- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ آخِرَ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ تَامَّةً سُورَةُ التَّوْبَةِ وَأَنَّ آخِرَ آيَةٍ أُنْزِلَتْ

۱۶۵۲۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، عیسیٰ بن یونس، زکریا، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آخری سورۃ جو پوری نازل ہوئی وہ سورت توبہ ہے، اور سب سے آخری آیت جو

آيَةُ الْكَلَالَةِ *

١٦٥٣- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ آخِرُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ كَامِلَةً *

١٦٥٤- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ *

١٦٥٥- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ *

نازل ہوئی وہ آیت کلالہ ہے۔

۱۶۵۳۔ ابو کریب، یحییٰ بن آدم، عمار بن رزیق، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں "تامۃ" کے بجائے "کاملۃ" کا لفظ ہے۔

۱۶۵۴۔ عمرو ناقد، ابواحمد زبیری، مالک بن مغول، ابوالسفر، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آخری آیت "یستفتونک" نازل ہوئی ہے۔

۱۶۵۵۔ زہیر بن حرب، ابوصفوان اموی، یونس ایلی (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی آدمی کا جنازہ لایا جاتا جس پر کہ قرضہ بھی ہوتا تو آپؐ دریافت فرماتے کہ کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے کہ جس سے اس کا قرض ادا ہو سکے، اگر آپؐ سے بیان کیا جاتا کہ قرضہ کی ادائیگی کے بقدر مال چھوڑا ہے تو اس پر نماز پڑھتے، ورنہ فرماتے کہ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو، پھر جب اللہ تعالیٰ نے فتوحات کے ذریعہ کشادگی عطا فرمائی تو فرمایا کہ میں مومنوں کا ان کی جانوں سے زیادہ عزیز ہوں، اگر اب کوئی قرضہ چھوڑ کر انتقال کر جائے تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے، اور جو مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

(فائدہ) آپؐ نماز اس لئے نہیں پڑھتے تھے تاکہ جو حضرات ہیں، انہیں اس چیز کا احساس ہو اور وہ قرضہ کی ادائیگی میں حتی الوسع کوشش کریں، کہ کہیں آپ کی نماز کی فضیلت سے محرومی نہ ہو جائے۔

١٦٥٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ كُلُّهُمْ

۱۶۵۶۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث، شعیب، لیث (دوسری سند) زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن اخی، ابن شہاب (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثَ *

١٦٥٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا مَوْلَاهُ وَأَيُّكُمْ تَرَكَ مَالًا فَإِلَى الْعَصَبَةِ مَنْ كَانَ *

۱۶۵۷۔ محمد بن رافع، شبابہ، ورقاء، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے، زمین پر کوئی مومن بھی ایسا نہیں کہ جس سے میں سب سے زیادہ قریب نہ ہوں، لہٰذا جو کوئی تم میں سے قرضہ یا بال بچے چھوڑ جائے تو میں اس کا کفیل ہوں، اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارث کا ہے، جو بھی ہوا۔

١٦٥٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَادْعُونِي فَأَنَا وَلِيُّهُ وَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا فَلْيُؤْثَرْ بِمَالِهِ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانَ *

۱۶۵۸۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند روایات میں سے نقل کرتے ہیں، جو ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں مومنوں کا ان سے زیادہ قریب ہوں، اللہ رب العزت کی کتاب کے بموجب اس لئے جو کوئی تم سے قرضہ یا بال بچے چھوڑ جائے تو مجھے بلاؤ، میں ان کا ذمہ دار ہوں، اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے تو وہ اس کا وارث لے لے، جو بھی ہو۔

(فائدہ) اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے، النبی اولی بالمومنین من انفسھم و ازواجہ امھاتھم الآیۃ۔

١٦٥٩- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِلْوَرَثَةِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا *

۱۶۵۹۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد شعبہ، عدی، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جو مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو کوئی بوجھ چھوڑ جائے وہ ہماری طرف ہے۔

١٦٦٠- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا وَلِيتُهُ *

۱۶۶۰۔ ابوبکر بن نافع عبدی، غندر (دوسری سند) زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے لیکن غندر کی حدیث میں "ومن ترک کلا ولتیہ" کے الفاظ ہیں، مگر ترجمہ ایک ہی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْهِبَاتِ

(٢١٥) بَاب كَرَاهَةِ شِرَاءِ الْإِنْسَانِ مَا تَصَدَّقَ بِهِ مِمَّنْ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ *

باب (۲۱۵) جو چیز صدقہ میں دیدے پھر اسی چیز کو خریدنے کی کراہت۔

١٦٦١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ عَتِيقٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ صَاحِبُهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ *

۱۶۶۱۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک بن انس، حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک عمدہ گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دیا اور جسے دیا تھا اس نے اسے تباہ کر دیا، میں نے سمجھا، اب یہ کم قیمت میں اسے فروخت کر ڈالے گا میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو مت خریدو، اور اپنے صدقہ میں رجوع نہ کرو، اس لئے کہ صدقہ میں رجوع کرنے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اسے چاٹتا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ کراہت تنزیہی ہے، تحریمی نہیں، اور صدقہ میں رجوع کرنا صحیح نہیں ہے۔

١٦٦٢- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ لَا تَبْتَعْهُ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ *

۱۶۶۲۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی میں اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کو نہ خریدو، اگرچہ وہ تمہیں ایک ہی درہم میں کیوں نہ دے۔

١٦٦٣- حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَقَدْ أَضَاعَهُ وَكَانَ قَلِيلَ الْمَالِ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أُعْطِيتَهُ بِدِرْهَمٍ

۱۶۶۳۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم، زید بن اسلم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک گھوڑا دیا، پھر اس گھوڑے کو اس کے مالک کے پاس دیکھا کہ اس نے اسے تباہ کر دیا تھا، اور اس شخص کے پاس مال کم تھا، تو حضرت عمرؓ نے ارادہ کیا کہ اسے خرید لیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے اس

فَإِنَّ مَثَلَ الْعَائِدِ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ *

کا تذکرہ کیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا، مت خریدو، اگرچہ وہ تم کو ایک ہی درہم میں دے، کیونکہ صدقہ میں لوٹنے والے کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اسے چاٹتا ہے۔

(فائدہ) علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اسباب سے آراستہ گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دیا تھا، چنانچہ اس شخص نے ان اسباب کو ضائع کر دیا، رہی اس قسم کی بیع کی کراہت تو وہ اس بناء پر ہے کہ جس شخص کو کوئی چیز صدقہ میں دی جاتی ہے اور پھر دینے والا ہی اس سے خرید تا ہے تو یہ شخص دینے والے کے سابقہ احسانات کے پیش نظر قیمت میں کمی کرتا ہے، لہٰذا اب جو قیمت میں کمی ہوئی تو پھر یہ اس مثال کی مصداق ہو گئی جو حضورؐ نے بیان فرمائی، مترجم کہتا ہے کہ اگر یہ چیز بھی نہ پائی جائے مگر سورۂ تو اس کا تحقق ہو رہا ہے، اس لئے صدقہ کرنے والے کو اس سے احتراز کرنے کی تاکید فرمادی ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ص ۴۹۱)

١٦٦٤ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ وَرَوْحٍ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ *

۱۶۶۴۔ ابن ابی عمر، سفیان، زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، مگر مالکؒ اور روح کی روایت اس سے زیادہ کامل اور بڑی ہے۔

١٦٦٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ *

۱۶۶۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک گھوڑا دیا اور پھر اسے فروخت ہوتا پایا چنانچہ انہوں نے اس کو خریدنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا، اسے مت خرید، اور نہ اپنے صدقے کو لوٹا۔

١٦٦٦ - وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ *

۱۶۶۶۔ قتیبہ اور ابن رمح، لیث بن سعد (دوسری سند) مقدمی اور محمد بن مثنیٰ، یحییٰ قطان، (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (چوتھی سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

١٦٦٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ رَآهَا

۱۶۶۷۔ ابن ابی عمر اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دیا پھر اسے فروخت ہوتا

تُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ يَا عُمَرُ *

ہوا پایا تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا، اے عمرؓ اپنے صدقہ میں رجوع نہ کر۔

(٢١٦) بَاب تَحْرِيمِ الرُّجُوعِ فِي الصَّدَقَةِ *

باب (۲۱۶) صدقہ میں رجوع کرنے کی حرمت کا بیان۔

١٦٦٨ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ فَيَأْكُلُهُ *

۱۶۶۸۔ ابراہیم بن موسیٰ رازی، اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، ابو جعفر محمد بن علی، ابن مسیب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس شخص کی مثال جو صدقہ دے کر واپس لیتا ہے، کتے کی طرح ہے کہ قے کر کے پھر اسے کھانے کے لئے جاتا ہے۔

١٦٦٩ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَذْكُرُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۶۶۹۔ ابوکریب، محمد بن العلاء، ابن مبارک، اوزاعی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن علی بن حسین سے سنا اور اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی۔

١٦٧٠ - وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۱۶۷۰۔ حجاج بن شاعر، عبدالصمد، حرب، یحییٰ بن ابی کثیر، عبدالرحمٰن بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایتوں کی طرح حدیث مروی ہے۔

١٦٧١ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ

۱۶۷۱۔ ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرما رہے تھے کہ اس شخص کی مثال جو کہ صدقہ دے کر پھر اپنے صدقہ کو واپس لینا چاہے کتے

بِصَدَقَةٍ ثُمَّ يَعُودُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَأْكُلُ قَيْئَهُ *

کے طریقے پر ہے جو کہ قے کرتا ہے پھر اپنی قے کو کھاتا ہے(۱)۔

١٦٧٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ *

۱۶۷۲۔ محمد بن مثنیٰ و محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، اپنے ہبہ (بخشش) میں رجوع کرنے والا قے میں رجوع کرنے والے کی طرح ہے۔

١٦٧٣ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۶۷۳۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، سعید قتادہ اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٦٧٤ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ *

۱۶۷۴۔ اسحاق بن ابراہیم، مخزومی، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، ہبہ کو لوٹانے والا کتے کی طرح ہے، جو قے کرتا ہے، اور پھر اپنی قے کو کھانے کے لئے جاتا ہے۔

(٢١٧) بَاب كَرَاهَةِ تَفْضِيلِ بَعْضِ الْأَوْلَادِ فِي الْهِبَةِ *

باب (۲۱۷) بعض اولاد کو کم اور بعض کو زیادہ دینے کی کراہت!

١٦٧٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هَذَا فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۱۶۷۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن اور محمد بن نعمان بن بشیر، حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس لڑکے کو ایک غلام ہبہ میں دیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم نے اپنے اور لڑکوں کو بھی ایسا ایک ایک غلام دیا ہے؟ تو انہوں نے کہا نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

(۱) اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ ہبہ کر کے دوبارہ واپس لینا بہت ہی قبیح کام ہے۔ دیانت اور مروت کا تقاضا یہی ہے کہ دوبارہ واپس نہ لیا جائے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْجِعْهُ *

ارشاد فرمایا، تو اس سے بھی واپس لے لو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اپنی اولاد میں کوئی چیز کی زیادتی کے ساتھ دینا مکروہ ہے، حرام نہیں ہے، امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ کا یہی مسلک ہے۔

١٦٧٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَتَى بِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا فَقَالَ أَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ *

۱۶۷۶۔ یحیٰ بن یحیٰ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن، محمد بن نعمان، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس لڑکے کو ایک غلام دیا ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے اپنے سب لڑکوں کو دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، فرمایا تو اس سے بھی واپس لے لو۔

١٦٧٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَكُلَّ بَنِيكَ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ عُيَيْنَةَ أَكُلَّ وَلَدِكَ وَرِوَايَةُ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ بَشِيرًا جَاءَ بِالنُّعْمَانِ *

۱۶۷۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر، ابن عیینہ، (دوسری سند) قتیبہ اور ابن رمح، لیث بن سعد، (تیسری سند) حرملہ بن یحیٰ، ابن وہب یونس (چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم او عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی یونس اور معمر کی روایت میں "بنیک" کا لفظ ہے، اور لیث اور ابن عیینہ کی روایت میں "ولدک" ہے، باقی لیث کی جو روایت محمد بن نعمان اور حمید بن عبدالرحمٰن کے واسطہ سے ہے اس میں یہ الفاظ ہیں، کہ بشیرؓ نعمان کو لے کر حاضر خدمت ہوئے۔

١٦٧٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ وَقَدْ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْغُلَامُ قَالَ أَعْطَانِيهِ أَبِي قَالَ فَكُلَّ إِخْوَتِهِ أَعْطَيْتَهُ كَمَا أَعْطَيْتَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَرُدَّهُ *

۱۶۷۸۔ قتیبہ بن سعید، جریر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں ایک غلام دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت کیا، یہ کیسا غلام ہے؟ انہوں نے کہا میرے والد نے مجھے دیا ہے، آپؐ نے ان کے والد سے فرمایا کیا تو نے اس کے سب بھائیوں کو اس جیسا غلام دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، فرمایا، تو اسے واپس لے لو۔

١٦٧٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ تَصَدَّقَ عَلَيَّ أَبِي بِبَعْضِ مَالِهِ فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلَى صَدَقَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَلْتَ هَذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ قَالَ لَا قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ أَبِي فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ *

۱۶۷۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عباد بن عوام، حصین، شعبی، نعمان بن بشیر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابوالاحوص، حصین، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے والد نے مجھے اپنا کچھ مال ہبہ کیا، میری والدہ عمرہ بنت رواحہ بولیں کہ میں اس پر جب خوش ہوں گی کہ تم اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو گواہ کر دو، چنانچہ میرے والد مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں لے کر چلے تاکہ میرے ہبہ پر آپؐ کو گواہ کر دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اسی طرح دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، حضورؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو، چنانچہ میرے والد لوٹ آئے اور اپنے ہبہ کو واپس لے لیا۔

١٦٨٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ ابْنُ بَشِيرٍ أَنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْ أَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ مِنْ مَالِهِ لِابْنِهَا فَالْتَوَى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَا لَهُ فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا وَهَبْتَ لِابْنِي فَأَخَذَ أَبِي بِيَدِي وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ هَذَا بِنْتَ رَوَاحَةَ أَعْجَبَهَا أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَى الَّذِي وَهَبْتُ لِابْنِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيرُ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَى هَذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ

۱۶۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابوحیان، شعبی، نعمان بن بشیر (دوسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن بشر، ابوحیان تیمی، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ان کی والدہ بنت رواحہ نے ان کے والد سے درخواست کی کہ وہ اپنے مال میں سے ان کے لڑکے (یعنی نعمان) کو کچھ ہبہ کر دیں۔ مگر ان کے والد نے اس چیز کو ایک سال تک ٹالے رکھا، پھر ان کی مرضی ہوئی تو ان کی والدہ بولیں، میں راضی نہ ہوں گی، تاوقتیکہ تم اس ہبہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو گواہ نہ کرو، میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں ان دنوں لڑکا ہی تھا اور وہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم! اس کی ماں بنت رواحہ چاہتی ہے کہ آپؐ اس ہبہ پر جو کہ میں نے اس کے لڑکے کو دیا ہے، گواہ ہو جائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، اے بشیر کیا اس کے علاوہ تیرے اور

مِثْلَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِي إِذًا فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ *

بھی لڑکے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا، کیا تو نے سب کو اتنا ہی ہبہ دیا ہے جیسا کہ اسے دیا ہے؟ کہا نہیں، تو فرمایا، پھر مجھے گواہ نہ بناؤ، اس لئے کہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔

١٦٨١- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَكَ بَنُونَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ *

۱۶۸۱۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اسماعیل، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے علاوہ اور بھی تیرے لڑکے ہیں؟ بشیر نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا تو سب لڑکوں کو تو نے اتنا ہی دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپؐ نے فرمایا، تو پھر میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔

١٦٨٢- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِيهِ لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ *

۱۶۸۲۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، عاصم الاحول شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کے والد سے ارشاد فرمایا کہ مجھے ظلم پر گواہ مت بناؤ۔

١٦٨٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَعَبْدُ الْأَعْلَى ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ انْطَلَقَ بِي أَبِي يَحْمِلُنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْهَدْ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ كَذَا وَكَذَا مِنْ مَالِي فَقَالَ أَكُلَّ بَنِيكَ قَدْ نَحَلْتَ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ النُّعْمَانَ قَالَ لَا قَالَ فَأَشْهِدْ عَلَى هَذَا غَيْرِي ثُمَّ قَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا إِذًا *

۱۶۸۳۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب اور عبدالاعلیٰ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم اور یعقوب دورقی، ابن علیہ، اسماعیل بن ابراہیم، داؤد بن ابی ہند، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے والد مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں اٹھا کر لے گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ گواہ رہئے کہ میں نے نعمان کو اتنی اتنی چیز اپنے مال میں سے ہبہ کی ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا، کیا تو نے اپنے سب بیٹوں کو اتنا ہی دیا ہے، جتنا کہ نعمان کو دیا ہے؟ میرے والد نے عرض کیا، نہیں، آپؐ نے ارشاد فرمایا تو پھر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ کر لو، اس کے بعد آپؐ نے فرمایا تو اس بات سے خوش ہے کہ تیرے ساتھ نیکی کرنے میں سب برابر ہوں، میرے والد بولے کیوں نہیں (خوش ہوں) آپؐ نے فرمایا تو پھر ایسا مت کر۔

١٦٨٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ

۱۶۸۴۔ احمد بن عثمان نوفلی، ازہر، ابن عون، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے

النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ نَحَلَنِي أَبِي نُحْلًا ثُمَّ أَتَى بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَهُ هَذَا قَالَ لَا قَالَ أَلَيْسَ تُرِيدُ مِنْهُمُ الْبِرَّ مِثْلَ مَا تُرِيدُ مِنْ ذَا قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدًا فَقَالَ إِنَّمَا تَحَدَّثْنَا أَنَّهُ قَالَ قَارِبُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ *

والد نے مجھے کچھ ہبہ کیا، پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپؐ کو گواہ بنانے کے لئے لے گئے، حضورؐ نے ارشاد فرمایا، کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اتنا ہی دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپؐ نے فرمایا، کیا تو ان سب کی نیکی کا خواستگار نہیں ہے جیسا اس کی نیکی کا خواستگار ہے، انہوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا، میں اس پر گواہ نہیں بنتا، ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے یہ محمد سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ نعمان نے مجھ سے یہ کہا، کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی تمام اولاد میں برابری کرو(۱)۔

١٦٨٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيرٍ انْحَلِ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتْ أَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَهُ إِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هَذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ *

۱۶۸۵۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیرؓ کی بیوی نے ان سے کہا کہ یہ غلام میرے لڑکے کو ہبہ کر دے، اور اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنادے، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، کہ فلاں کی بیٹی نے مجھ سے کہا ہے کہ میں اپنا ایک غلام اس کے لڑکے کو دے دوں، اور اس کی درخواست ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس پر گواہ کر لوں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے اور بھائی بھی ہیں؟ نعمان نے کہا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا تو نے سب کو وہی دیا جو اسے دیا، وہ بولے نہیں، آپؐ نے فرمایا یہ تو ٹھیک نہیں، اور میں تو حق کے علاوہ کسی چیز پر گواہ نہیں بنوں گا۔

(٢١٨) بَابُ الْعُمْرَى *

باب (۲۱۸) زندگی بھر کے لئے کسی چیز کا دے دینا۔

١٦٨٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ

۱۶۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ، بن عبدالرحمن، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ

(۱) اس باب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ باپ کو ہبہ و عطیہ میں اپنی اولاد میں برابری کرنی چاہئے اگر اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو اس کی حاجت کی بناء پر یا اس کے عمل یا علم کی برتری کی وجہ سے زیادہ دیا یا والدین کا زیادہ فرمانبردار ہونے کی وجہ سے زیادہ دیا اور دوسروں کو نقصان پہنچانا یا ان پر ظلم کرنا مقصود نہ تھا تو پھر یہ زیادہ دینا جائز ہے اور اگر کسی کو زیادہ دینے میں دوسروں کو نقصان پہنچانا مقصود ہو اور بغیر کسی معقول وجہ کے ایک کو زیادہ دیا جائے تو یہ جائز نہیں ہے۔

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيَهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ *

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کہ کسی کے لئے اور اس کے وارثوں کے لئے عمریٰ کرے (یعنی اسے اور اس کے وارثوں کو زندگی بھر کے لئے دے دے) تو وہ اسی کا ہو جائے گا، جسے عمرہ دیا گیا، اور دینے والے کی طرف نہیں لوٹے گا، کیونکہ اس نے اس طریقہ پر دیا کہ جس میں میراث جاری ہو گئی۔

١٦٨٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقَّهُ فِيهَا وَهِيَ لِمَنْ أُعْمِرَ وَلِعَقِبِهِ غَيْرَ أَنَّ يَحْيَى قَالَ فِي أَوَّلِ حَدِيثِهِ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ *

١٦٨٧- یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن رمح، لیث (دوسری سند) قتیبہ، لیث، ابن شہاب، ابو سلمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ جو شخص کسی آدمی اور اس کے وارثوں کے لئے عمریٰ کرے، تو اس نے اس میں اپنا حق ختم کر دیا، اب وہ چیز جس کے لئے عمریٰ کی گئی اور اس کے وارثوں کے لئے ہو گئی، مگر یحییٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس نے کسی کے لئے کوئی چیز عمریٰ کی تو وہ اس کے لئے اور اس کے وارثوں کے لئے ہو گئی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، عمریٰ کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص سے یہ کہہ دے کہ میں نے یہ گھر تجھے عمر بھر یا زندگی بھر کے لئے دیدیا، جب تو مر جائے تو پھر یہ تیرے وارثوں یا پسماندوں کے لئے ہے، یہ چیز باتفاق صحیح ہے، احادیث صحیحہ اسی پر دال ہیں۔ اور اسی طرح اگر یہ نہ کہے کہ تیرے مرنے کے بعد تیرے ورثا کے لئے بلکہ یوں کہے کہ پھر میرے لئے تو بھی اکثر فقہاء کی رائے یہ ہے کہ یہ چیز ہمیشہ کے لئے اسی کی ہو گی ہبہ کرنے والے کی طرف واپس نہ ہو گی۔

١٦٨٨- حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْعُمْرَى وَسُنَّتِهَا عَنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَالَ قَدْ أَعْطَيْتُكَهَا وَعَقِبَكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَإِنَّهَا لِمَنْ أُعْطِيَهَا وَإِنَّهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ *

١٦٨٨- عبدالرحمٰن بن بشر عبدی، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کہ کسی آدمی اور اس کے وارثوں کے لئے عمریٰ کرے اور کہے کہ یہ چیز میں نے تجھے دے دی، اور تیرے بعد تیرے وارثوں کو جب تک کہ کوئی ان میں سے باقی رہے تو وہ اسی کا ہو گیا، جسے عمریٰ دیا گیا اور عمریٰ دینے والے کو واپس نہیں ملے گا، اس بنا پر کہ اس نے اس طرح دیا ہے کہ اس میں میراث جاری ہو گئی۔

١٦٨٩- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْتِي بِهِ *

۱۶۸۹۔ اسحاق بن ابراہیم اور عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابو سلمہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ وہ عمریٰ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جائز رکھا وہ یہ ہے کہ عمریٰ دینے والا کہے کہ یہ چیز تیری اور تیرے وارثوں کی ہے، اور اگر یہ کہے کہ جب تک تو زندہ رہے، تیری ہے، تو وہ اس کے مرنے کے بعد عمریٰ کرنے والے کے پاس چلی جائے گی، معمر بیان کرتے ہیں کہ امام زہری یہی فتویٰ دیا کرتے تھے۔

١٦٩٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيمَنْ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِيَ لَهُ بَتْلَةً لَا يَجُوزُ لِلْمُعْطِي فِيهَا شَرْطٌ وَلَا ثُنْيَا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ فَقَطَعَتِ الْمَوَارِيثُ شَرْطَهُ *

۱۶۹۰۔ محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمادیا کہ جو شخص کسی کے لئے عمریٰ کرے، اور اس کے بعد اس کے وارثوں کے لئے تو وہ قطعی طور پر معمر لہ (یعنی جس کے لئے عمریٰ کیا ہے) کے لئے ہو جاتا ہے، اب عمریٰ دینے والے کو شرط لگانا یا کسی چیز کا استثناء کرنا درست نہیں ہوگا، ابو سلمہ نے بیان کیا اس نے ایسی عطاء کی، کہ جس میں میراث جاری ہو گئی اور میراث نے شرط کو ختم کر ڈالا۔

١٦٩١- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ *

۱۶۹۱۔ عبیداللہ بن عمر قواریری، خالد بن حارث، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمریٰ اسی شخص کو ملے گا جسے دیا جائے۔

١٦٩٢- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ *

۱۶۹۲۔ محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کرتے ہیں۔

١٦٩٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تُفْسِدُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى فَهِيَ لِلَّذِي أُعْمِرَهَا حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهِ *

۱۶۹۳۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابوخیثمہ، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے مالوں کو روکے رکھو اور انہیں ضائع نہ کرو، کیونکہ جو کوئی عمریٰ دے، وہ اسی کا ہوگا، جس کو دیا جائے، اگر وہ زندہ ہو مردہ ہو تو اس کے وارثوں کا۔

١٦٩٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي خَيْثَمَةَ وَفِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ جَعَلَ الْأَنْصَارُ يُعْمِرُونَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ *

۱۶۹۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، حجاج بن ابی عثمان، (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان (تیسری سند) عبدالوارث بن عبدالصمد، عبدالصمد بواسطہ اپنے والد، ایوب، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، ابوخیثمہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، باقی ایوب کی حدیث میں اتنی زیادتی ہے کہ انصار رضی اللہ عنہم، مہاجرین رضی اللہ عنہم کے لئے عمریٰ کرنے لگے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مالوں کو روکے رکھو۔

١٦٩٥- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْمَرَتِ امْرَأَةٌ بِالْمَدِينَةِ حَائِطًا لَهَا ابْنًا لَهَا ثُمَّ تُوُفِّيَ وَتُوُفِّيَتْ بَعْدَهُ وَتَرَكَتْ وَلَدًا وَلَهُ إِخْوَةٌ بَنُونَ لِلْمُعْمِرَةِ فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمِرَةِ رَجَعَ الْحَائِطُ إِلَيْنَا وَقَالَ بَنُو الْمُعْمَرِ بَلْ كَانَ لِأَبِينَا حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى طَارِقٍ مَوْلَى عُثْمَانَ فَدَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلَى

۱۶۹۵۔ محمد بن رافع اور اسحاق بن منصور، ابن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت نے اپنے بیٹے کو عمریٰ کے طور پر باغ دیا۔ اس کے بعد وہ بیٹا مر گیا، اور پھر وہ عورت بھی مر گئی اور اس عورت نے اولاد اور بھائی چھوڑے، عورت کی اولاد بولی، باغ پھر ہماری طرف آگیا، اور لڑکے کے بیٹے نے کہا، باغ ہمارے والد کا تھا، اس کی زندگی میں بھی اور اس کے مرنے کے بعد بھی، چنانچہ دونوں نے طارق مولیٰ عثمان بن عفانؓ کی

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَى لِصَاحِبِهَا فَقَضَى بِذَلِكَ طَارِقٌ ثُمَّ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَخْبَرَهُ ذَلِكَ وَأَخْبَرَهُ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ صَدَقَ جَابِرٌ فَأَمْضَى ذَلِكَ طَارِقٌ فَإِنَّ ذَلِكَ الْحَائِطَ لِبَنِي الْمُعْمَرِ حَتَّى الْيَوْمِ *

خدمت میں اپنا جھگڑا پیش کیا، انہوں نے حضرت جابرؓ کو بلایا اور حضرت جابرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر گواہی دی کہ عمریٰ اس کا ہے جسے دیا جائے، چنانچہ طارق نے اسی کے مطابق فیصلہ کیا، پھر اس کے بعد عبدالملک(۱) بن مروان کو لکھا اور حضرت جابرؓ کی گواہی کا بھی تذکرہ کیا، عبد الملک نے کہا، حضرت جابرؓ نے سچ کہا ہے، پھر طارق نے وہ حکم جاری کر دیا، اور باغ آج تک اس لڑکے کی اولاد کے پاس ہے۔

١٦٩٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ طَارِقًا قَضَى بِالْعُمْرَى لِلْوَارِثِ لِقَوْلِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۶۹۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، عمرو، سلیمان بن سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ طارق نے عمریٰ کا معمر لہ (جس کے لئے عمرہ کیا گیا) کے وارث کے لئے جو بوجہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہے فیصلہ کیا۔

١٦٩٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ *

۱۶۹۷۔ محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا عمریٰ جائز ہے۔

١٦٩٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْعُمْرَى مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا *

۱۶۹۸۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، سعید، قتادہ، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، عمریٰ میراث ہے اس کی جسے عمریٰ دیا گیا۔

١٦٩٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۱۶۹۹۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

(۱) عبدالملک بن مروان بن حکم بنو امیہ کے مشہور خلفاء میں سے ہیں۔ ان کا شمار فقہاء محدثین میں ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ سے ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ آپ کے بعد ہم کس سے مسئلے پوچھا کریں تو انہوں نے فرمایا مروان کے فقیہ بیٹے عبدالملک سے۔ حضرت نافع سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے مدینہ میں عبدالملک سے زیادہ قرآن کریم کو سمجھنے والا اور پڑھنے والا اور لمبی نماز پڑھنے والا علم کا طالب کوئی نہیں دیکھا۔

قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ *

عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، عمریٰ جائز ہے۔

۱۷۰۰- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا أَوْ قَالَ جَائِزَةٌ *

۱۷۰۰۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، سعید قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عمریٰ اس شخص کی میراث ہے، جسے دیا گیا، یا یہ فرمایا عمریٰ جائز ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْوَصِيَّةِ

۱۷۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ *

۱۷۰۱۔ ابوخیثمہ، زہیر بن حرب اور محمد بن مثنیٰ عنزی، یحییٰ بن سعید قطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مسلمان آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی چیز موجود ہو جس کے لئے وہ وصیت کرنا چاہے، اور وہ دو راتیں گزار دے۔ مگر یہ کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہئے(۱)۔

۱۷۰۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ وَلَمْ يَقُولَا يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ *

۱۷۰۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، عبداللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی ان دونوں سندوں کے یہ الفاظ مروی ہیں "وله شئ يوصى فيه" "يريدان يوصى" کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۷۰۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ

۱۷۰۳۔ ابوکامل جحدری، حماد بن زید، (دوسری سند) زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، ایوب، (تیسری سند) ابوالطاہر، ابن وہب، یونس (چوتھی سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن

(۱) اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ اس سے مراد ایسا شخص ہے جس کے ذمہ قرضہ ہو یا اس کے پاس کسی کی امانت ہو یا اس کے ذمہ کوئی واجب ہو جسے وہ خود ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو اس کے لئے وصیت میں یہ تفصیل لکھ کر رکھنا ضروری ہے، عام آدمی کیلئے وصیت لکھنا ضروری نہیں۔

أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَقَالُوا جَمِيعًا لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ فَإِنَّهُ قَالَ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ كَرِوَايَةِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ *

وہب، اسامہ بن زید لیثی (پانچویں سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ہشام بن سعد، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عبید اللہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، سب راویوں نے "یوصی فیہ" کا لفظ بولا ہے، یعنی اس میں وصیت کرے، مگر ایوب کی روایت میں ہے کہ انہوں نے لفظ "یرید ان یوصی فیہ" (یعنی ارادہ کرے کہ اس میں وصیت کرے) کے الفاظ بیان کئے ہیں، جس طرح کہ یحییٰ بن عبید اللہ کی روایت میں ہے۔

١٧٠٤ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي *

۱۷۰۴۔ ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا آپؐ فرمارہے تھے کہ کسی مسلمان کو لائق نہیں ہے کہ جس کے پاس کوئی چیز وصیت کرنے کے قابل ہو، اور وہ پھر تین راتیں بھی گزار دے مگر یہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہئے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس وقت سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ حدیث سنی، اس وقت سے مجھ پر ایک رات بھی ایسی نہیں گزری، کہ میری وصیت میرے پاس نہ ہو۔

١٧٠٥ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ *

۱۷۰۵۔ ابوالطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند) ابن ابی عمر، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، حضرت زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں جس طرح کہ عمرو بن حارث کی روایت مروی ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں جمہور علمائے کرام کے نزدیک وصیت مستحب ہے لیکن اگر کسی آدمی پر قرض ہو، یا اس کے پاس امانت ہو، تب واجب ہے، اور بہتر یہ ہے کہ اس پر گواہ کردے اور وصیت میں تمام امور کا لکھنا ضروری نہیں، بلکہ امور ضروریہ کو تحریر کردے۔

١٧٠٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلَغَنِي مَا تَرَى مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قَالَ قُلْتُ أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ لَا الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةُ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يُنْفَعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ رَثَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ *

١٧٠٦۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عامر بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حجتہ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے اور میں ایسے درد میں مبتلا تھا کہ موت کے قریب ہو گیا تھا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے جیسا درد ہے وہ آپؐ جانتے ہیں، اور میں مالدار آدمی ہوں، اور میرا وارث سوائے میری ایک لڑکی کے اور کوئی نہیں ہے کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کردوں، آپؐ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا، آدھا خیرات کردوں، آپؐ نے فرمایا نہیں، ایک تہائی خیرات کر دو اور ایک تہائی بھی بہت ہے، اور تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے تو یہ اس چیز سے بہتر ہے کہ تو انہیں محتاج چھوڑ جائے کہ وہ لوگوں سے مانگتے پھریں، اور تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے جو کام بھی کرے گا اس کا ثواب تجھے ملتا رہے گا، یہاں تک کہ اس لقمہ کا بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں رکھے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں اپنے اصحاب سے پیچھے رہ جاؤں گا، آپؐ نے فرمایا اگر تو پیچھے (یعنی زندہ) رہ جائے گا، اور پھر ایسا عمل کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی منظور ہو تو تیرا درجہ بڑھے گا اور بلند ہو گا، اور شاید تو زندہ رہے کہ تیری وجہ سے بعض حضرات کو نفع ہو اور بعض لوگوں کو نقصان ہو، الٰہی میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا فرما، اور انہیں انکی ایڑیوں کے بل نہ لوٹا، لیکن بے چارہ سعد بن خولہ ہے (راوی) بیان کرتے ہیں کہ سعد بن خولہؓ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اظہار افسوس فرمایا کہ ان کا مکہ ہی میں انتقال ہو گیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے بہت سے فوائد معلوم ہوئے منجملہ ان کے یہ کہ مریض کی عیادت مستحب ہے اور مال کا جمع کرنا جائز ہے، اور علمائے اسلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس شخص کے وارث موجود ہوں اس کی وصیت تہائی مال سے زائد نافذ نہ ہو گی، مگر ورثاء کی اجازت کے ساتھ اور ایسے ہی جس کے وارث نہ ہوں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اللہ تعالیٰ نے سچ کر

دکھایا کہ حضرت سعدؓ اس کے بعد چالیس سال سے زیادہ زندہ رہے اور عراق فتح کیا کہ جس کی بناء پر مسلمانوں کو نفع ہوا اور کافروں کو نقصان ہوا، اور حضرت سعد بن خولہؓ کا ۱۰ھ میں مکہ مکرمہ ہی میں انتقال ہو گیا، اس بناء پر حضورؐ نے اظہار افسوس فرمایا کہ جہاں سے ہجرت کی وہیں انتقال فرمایا۔

١٧٠٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۷۰۷۔ قتیبہ بن سعید اور ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند) حرملہ، ابن وہب، یونس (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

١٧٠٨- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ يَعُودُنِي فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَعْدِ ابْنِ خَوْلَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا *

۱۷۰۸۔ اسحاق بن منصور، ابوداؤد حفری، سفیان، سعد بن ابراہیم، عامر بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، تاکہ میری بیمار پرسی کریں اور زہری کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، باقی اس میں حضرت سعد بن خولہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کا تذکرہ نہیں ہے، صرف اتنی زیادتی ہے کہ انہوں نے اس زمین میں جہاں سے ہجرت کی تھی مرنا اچھا نہیں سمجھا۔

١٧٠٩- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ دَعْنِي أَقْسِمْ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ فَأَبَى قُلْتُ فَالنِّصْفُ فَأَبَى قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ فَسَكَتَ بَعْدَ الثُّلُثِ قَالَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا *

۱۷۰۹۔ زہیر بن حرب، حسن بن موسیٰ، زہیر، سماک بن حرب، حضرت مصعب بن سعدؓ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں بیمار ہو گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ مجھے اپنا مال تقسیم کرنے کی جیسے چاہوں اجازت دیجئے، آپؐ نے انکار فرمایا، میں نے عرض کیا تو آدھا، آپؐ اس پر بھی راضی نہ ہوئے، میں نے عرض کیا تو تہائی، آپؐ اس پر خاموش ہو گئے تو اس کے بعد تہائی مال تقسیم کرنا جائز ہو گیا۔

١٧١٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۱۷۱۰۔ محمد مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ

عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا *

نہیں ہے کہ پھر تہائی مال کا بانٹنا جائز ہو گیا۔

١٧١١- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنِّصْفُ قَالَ لَا فَقُلْتُ أَبِالثُّلُثِ فَقَالَ نَعَمْ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ *

۱۷۱۱۔ قاسم بن زکریا، علی بن حسین، زائدہ، عبدالملک بن عمیر، مصعب بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے، میں نے عرض کیا کہ میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں، آپؐ نے انکار فرمایا، میں نے عرض کیا تو آدھے کی، آپؐ نے فرمایا نہیں، پھر میں نے عرض کیا، کیا تہائی کی وصیت کر دوں، آپؐ نے فرمایا، ہاں اور تہائی بھی بہت ہے۔

١٧١٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ يَعُودُهُ بِمَكَّةَ فَبَكَى قَالَ مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ قَدْ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَإِنَّمَا يَرِثُنِي ابْنَتِي أَفَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالثُّلُثَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَالنِّصْفُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّ صَدَقَتَكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّ نَفَقَتَكَ عَلَى عِيَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّ مَا تَأْكُلُ امْرَأَتُكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّكَ أَنْ تَدَعَ أَهْلَكَ بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ بِعَيْشٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَقَالَ بِيَدِهِ *

۱۷۱۲۔ محمد بن ابی عمر مکی، ثقفی، ایوب سختیانی، عمرو بن سعید، حمید بن الرحمٰن حمیری، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تینوں بیٹے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں حضرت سعدؓ کی عیادت کے لئے تشریف لائے، تو حضرت سعدؓ رونے لگے، آپؐ نے فرمایا، کیوں روتے ہو؟ حضرت سعدؓ نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اس زمین میں نہ مر جاؤں جہاں سے ہجرت کی تھی، جیسا حضرت سعد بن خولہؓ انتقال فرما گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار فرمایا، اے اللہ سعدؓ کو اچھا کر دے، پھر حضرت سعدؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس بہت مال ہے، اور میری وارث میری صرف ایک لڑکی ہے۔ کیا میں سارے مال کی (اللہ تعالیٰ کے راہ میں) وصیت کر دوں، آپؐ نے فرمایا نہیں، پھر حضرت سعدؓ نے عرض کیا، دو ثلث کی کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا، نہیں، پھر سعدؓ بولے تہائی کی، آپؐ نے فرمایا تہائی کی، اور تہائی بھی بہت ہے، اور تو جو اپنے مال میں سے صدقہ کرے، تو وہ صدقہ ہے اور جو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے وہ بھی صدقہ ہے اور جو تیری بیوی تیرے مال میں سے کھائے وہ بھی صدقہ ہے، اور اگر تو

اپنی اولاد کو بھلائی کے ساتھ چھوڑ جائے، یا وہ بھلائی سے زندگی بسر کریں تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہوا چھوڑ جائے، اور آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔

١٧١٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ قَالُوا مَرِضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ بِنَحْوِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ *

۱۷۱۳۔ ابوالربیع عتکی، حماد بن زید، ایوب، عمرو بن سعید، حمید بن عبدالرحمٰن حمیری، حضرت سعدؓ کے تینوں صاحبزادوں سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت سعدؓ مکہ مکرمہ میں بیمار ہوگئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، اور ثقفی کی روایت کی طرح مروی ہے۔

١٧١٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي ثَلَاثَةٌ مِنْ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُنِيهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ صَاحِبِهِ فَقَالَ مَرِضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ *

۱۷۱۴۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، ہشام، محمد، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تینوں صاحبزادوں سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ میں بیمار ہوگئے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بیمار پرسی کرنے کے لئے ان کے پاس تشریف لائے اور عمرو بن سعید عن حمید الحمیری کی حدیث کی طرح روایت بیان کی۔

١٧١٥- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنَ الثُّلُثِ إِلَى الرُّبُعِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ *

۱۷۱۵۔ ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ بن یونس، (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، وکیع (تیسری سند) ابوکریب، ابن نمیر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ کاش لوگ ثلث سے کم کرکے چوتھائی کی وصیت کریں، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ثلث بہت ہے اور وکیع کی روایت میں کبیر اور کثیر دونوں الفاظ ہیں۔

(٢١٩) بَاب وُصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ إِلَى الْمَيِّتِ *

باب (۲۱۹) میت کو صدقات و خیرات کا ثواب پہنچتا ہے!

١٧١٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ

۱۷۱۶۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور علی ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ

وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا، اور وہ مال چھوڑ گئے ہے، اور اس نے وصیت نہیں کی، تو کیا اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکتا ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں۔

١٧١٧ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَإِنِّي أَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَلِي أَجْرٌ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ *

۱۷۱۷۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری والدہ اچانک انتقال کر گئی، اور میں سمجھتا ہوں، کہ اگر وہ بات کر سکتی، تو ضرور صدقہ دیتی، تو مجھے ثواب ملے گا، اگر میں اس کی جانب سے صدقہ دوں؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں!۔

١٧١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ *

۱۷۱۸۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن بشر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، یا رسول اللہؐ میری والدہ اچانک مر گئی، اور اس نے وصیت نہیں کی، اور میں سمجھتا ہوں، اگر وہ بات کرتی، تو ضرور صدقہ دیتی، اگر میں اس کی جانب سے صدقہ دوں، تو کیا اسے ثواب ملے گا، آپؐ نے فرمایا، جی ہاں ملے گا۔

١٧١٩ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ ح و حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَرَوْحٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا فَهَلْ لِي أَجْرٌ كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَمَّا شُعَيْبٌ وَجَعْفَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَفَلَهَا أَجْرٌ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ *

۱۷۱۹۔ ابو کریب، ابو اسامہ (دوسری سند) حکم بن موسیٰ، شعیب بن اسحاق، (تیسری سند) امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم (چوتھی سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، جعفر بن عون، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ابو اسامہ اور روح کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، کہ کیا مجھے ثواب ملے گا، جس طرح کہ یحییٰ بن سعید نے روایت کیا، اور شعیب اور جعفر کی روایت میں ہے "کیا اسے ثواب ملے گا" جس طرح ابن بشر کی روایت میں ہے۔

(فائدہ) میں پہلے بھی یہ لکھ چکا ہوں کہ مفتی بہ حنفیہ کے نزدیک یہی ہے کہ اعمال انسانی خواہ بدنی ہوں یا مالی ان دونوں کا ثواب میت کو ضرور

ملتا ہے، چنانچہ ہدایہ عا ی، بحر الرائق، نہر الفائق، زیلعی، عینی اور دیگر معتبر کتابوں میں اس کی تصریح موجود ہے، اور رہا مروجہ فاتحہ وغیرہ، تو وہ کسی حدیث، یا مجتہدین کی کسی روایت سے ثابت نہیں ہے، اور اس قسم کے امور کی تخصیص کرنا، اور ضروری سمجھنا یہ شیطان کی جانب سے گمراہی ہے اور ایسے امور کو معمول ہی بنالینا ناجائز ہے، چنانچہ مرقات شرح مشکوۃ اور طیبی اور ہدایہ میں اس کی تصریح موجود ہے۔

(۲۲۰) بَاب مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهِ *

باب (۲۲۰) مرنے کے بعد انسان کو کس چیز کا ثواب پہنچتا ہے۔

۱۷۲۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ *

۱۷۲۰۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب آدمی مر جاتا ہے، تو اس کے تمام اعمال موقوف ہو جاتے ہیں، مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے، صدقہ جاریہ کا، یا اس علم کا جس سے لوگ نفع حاصل کریں، یا نیک لڑکے کا، جو اس کے لئے دعا کرے۔

(فائدہ) یعنی مر جانے پر انسان کا عمل موقوف ہو جاتا ہے، اور اب نیا ثواب اس کے لئے اس طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کوئی جائیداد وغیرہ وقف کی ہو، کہ جس کی وجہ سے اسے ثواب ملتا ہے، اور اسی طرح وہ علم جو دنیا میں چھوڑ گیا، خواہ تصنیف ہو یا تعلیم، یا پھر نیک لڑکا ہو جو اپنے والدین کے لئے دعائے خیر کرتا رہے، اس حدیث سے خصوصیت کے ساتھ اشاعت علم کی فضیلت ثابت ہوئی ہے کہ کسی طرح سے انسان علم نافع لوگوں تک پہنچادے کہ اس کے مرنے کے بعد بھی وہ اس کے لئے حصول ثواب کا ذریعہ بنا رہے۔

(۲۲۱) بَاب الْوَقْفِ *

باب (۲۲۱) وقف کا بیان۔

۱۷۲۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُبْتَاعُ وَلَا يُورَثُ وَلَا يُوهَبُ قَالَ فَتَصَدَّقَ عُمَرُ فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ

۱۷۲۱۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، سلیم بن اخضر، ابن عون، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عمرؓ کو خیبر میں ایک زمین ملی، تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مشورہ کرنے آئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے خیبر میں ایک زمین ملی ہے، اور ایسا عمدہ مال مجھے کبھی نہیں ملا، آپؐ اس میں کیا حکم فرماتے ہیں، آپؐ نے فرمایا اگر تو چاہے، تو اصل زمین کو روک لے، اور اس کے (منافع کو) صدقہ کردے، چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس شرط پر صدقہ کر دیا، کہ اصل زمین نہ بیچی جائے، اور نہ خریدی جائے اور نہ وہ کسی کی میراث میں آئے، اور نہ اسے ہبہ کیا جائے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کا صدقہ کر دیا، فقیروں اور رشتہ داروں اور غلاموں

لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا فَلَمَّا بَلَغْتُ هَذَا الْمَكَانَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَنْبَأَنِي مَنْ قَرَأَ هَذَا الْكِتَابَ أَنَّ فِيهِ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا *

کے آزاد کرانے اور مسافروں اور مہمانوں کے لئے اور ناتواں آدمیوں کے لئے دیا، اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ جو اس کا انتظام کرے، (۱) تو وہ اس سے دستور کے موافق کھائے، یا دوست کو کھلائے، لیکن مال جمع نہ کرے، راوی بیان کرتے ہیں کہ اسی طرح میں نے یہ حدیث محمد بن سیرین کے سامنے بیان کی، جب میں "غیر متمول" پر پہنچا، تو انہوں نے فرمایا "غیر متاثل" اور ابن عون بیان کرتے ہیں، کہ جس نے اس دستاویز کو پڑھا، اس نے مجھے بتایا کہ اس میں "غیر متاثل" کا لفظ ہے، معنی ایک ہی ہیں۔

۱۷۲۲- حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَزْهَرَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ وَلَمْ يُذْكَرْ مَا بَعْدَهُ وَحَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ فِيهِ مَا ذَكَرَ سُلَيْمٌ قَوْلُهُ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا إِلَى آخِرِهِ *

۱۷۲۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی زائدہ، (دوسری سند) اسحاق، ازہر سمان، (تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، مگر ابن ابی زائدہ، اور ازہر سمان کی روایت اسی جگہ ختم ہو گئی، کہ مال جمع کرنے کی نیت نہ ہو، اور بعد کا حصہ ذکر نہیں کیا گیا، اور ابن ابی عدی کی روایت میں سلیم کا یہ قول بھی مذکور ہے، کہ میں نے اس حدیث کو محمد بن سیرین سے بیان کیا، آخر تک۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اس حدیث میں وقف کے صحیح ہونے پر دلیل ہے اور یہی جمہور علماء کا مسلک ہے اور مسلمانوں کا مساجد اور ہسپتالوں کے وقف کے صحیح ہونے پر اجماع ہے، اور وقف صدقہ جاریہ ہے۔

۱۷۲۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا أَحَبَّ إِلَيَّ وَلَا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهَا وَسَاقَ

۱۷۲۳۔ اسحاق بن ابراہیم، ابوداؤد حفری، عمر بن سعد، سفیان، ابن عون، نافع، حضرت ابن عمرؓ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے خیبر کی زمینوں میں سے ایک زمین مل گئی، تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، کہ مجھے ایک زمین ملی ہے اور ایسا محبوب مال مجھے نہیں ملا، اور نہ اس سے عمدہ

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وقف والے مال کا نگہبان، متولی اور عامل وقف کی آمدنی سے معتاد طریقے سے اپنے لئے لے سکتا ہے بشرطیکہ اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے وہ لے مال کمانے کے لئے نہ لے اور معتاد مقدار سے زیادہ نہ لے۔

الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَحَدَّثْتُ مُحَمَّدًا وَمَا بَعْدَهُ *

کوئی چیز میرے پاس ہے پھر حسب سابق روایت بیان کی، اور آخر میں محمد بن سیرین کا مقولہ ذکر نہیں کیا۔

(۲۲۲) بَاب تَرْكِ الْوَصِيَّةِ لِمَنْ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ *

باب (۲۲۲) جس کے پاس قابل وصیت کوئی چیز نہ ہو، اسے وصیت نہ کرنا درست ہے۔

١٧٢٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَلِمَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ أَوْ فَلِمَ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۷۲۴۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، عبدالرحمٰن بن مہدی، مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی، انہوں نے کہا نہیں، میں نے کہا۔ تو پھر مسلمانوں پر کیوں وصیت فرض کی گئی ہے؟ یا مسلمانوں کو کیوں وصیت کا حکم دیا گیا، انہوں نے فرمایا۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلث مال، یا اور کسی قدر مال کی وصیت نہیں فرمائی، کیونکہ آپ کے پاس مال ہی نہیں تھا، اور نہ کسی کو اپنا وصی بنایا، اور رہا کتاب اللہ پر عمل کرنے کی تاکید فرمانا تو یہ اس وصیت میں داخل نہیں ہے۔

١٧٢٥- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قُلْتُ فَكَيْفَ أُمِرَ النَّاسُ بِالْوَصِيَّةِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ *

۱۷۲۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، مالک بن مغول سے حسب سابق اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، باقی وکیع کی روایت میں، فکیف امر الناس" کے لفظ ہیں، اور ابن نمیر کی روایت میں "کیف کتب علی المسلمین" کے الفاظ ہیں، حاصل ایک ہی ہے۔

١٧٢٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ *

۱۷۲۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، ابومعاویہ، اعمش (دوسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، ابو معاویہ، اعمش، ابووائل، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو کوئی دینار، اور نہ ہی درہم، اور نہ بکری، اور نہ ہی اونٹ کچھ نہیں چھوڑا، اور نہ کسی چیز کی وصیت فرمائی۔

١٧٢٧- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ

۱۷۲۷۔ زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم،

أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ*

جریر۔ (دوسری سند) علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۷۲۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ فَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ حَجْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِي حَجْرِي وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ مَاتَ فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ *

۱۷۲۸۔ یحییٰ بن یحییٰ وابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، ابن عون، ابراہیم، اسود بن یزید بیان کرتے ہیں، کہ لوگوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ذکر کیا، کہ حضرت علیؓ حضورؐ کے وصی تھے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا، کہ حضورؐ نے ان کو کب وصی بنایا میں آپؐ کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھی یا آپؐ میری گود میں تھے، اتنے میں آپؐ نے طشت منگایا پھر آپؐ میری گود میں گر پڑے اور میں نہ سمجھ سکی کہ آپؐ انتقال فرما گئے۔ پھر حضرت علیؓ کو وصی کب بنایا(۱)۔

(فائدہ) اہل سنت والجماعت کو جناب امیرؓ کی فضیلت اور بزرگی، اور قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا انکار نہیں، مگر جو امر حدیث سے ثابت نہیں اسے کیوں کر تسلیم کیا جائے۔

۱۷۲۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى فَقُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدِي فَتَنَازَعُوا

۱۷۲۹۔ سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان، سلیمان احول، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا جمعرات کا دن، اور کیا ہے جمعرات کا دن، پھر رو پڑے اور اتنا روئے کہ ان کے آنسوؤں سے کنکریاں تر ہو گئیں، میں نے عرض کیا، اے ابن عباسؓ جمعرات کا دن کیا ہے؟ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپؐ کے مرض میں سختی ہوئی، آپؐ نے فرمایا میرے پاس (دوات اور کاغذ لاؤ) کہ میں تمہیں ایک کتاب لکھ دوں تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو، یہ سن کر حاضرین جھگڑنے لگے اور پیغمبر کے پاس

---

(۱) اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس سوچ کی تردید کر رہی ہیں جس کا شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو خلافت وامارت کی وصیت کی تھی، صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت نے اس بات کی تردید فرمائی ہے اور اس میں پیش پیش خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ متعدد روایات ان سے مروی ہیں جن میں انھوں نے اپنے لئے امارت یا کسی خاص چیز کی وصیت کرنے کی نفی فرمائی ہے۔ ان روایات کے لئے ملاحظہ ہو ترمذی کتاب الفتن حدیث ۲۳۲۶، مسند احمد ص ۱۱۴ ج ۱، تحفۃ الاحوذی ص ۲۳۰ ج ۳ وغیرہ۔

وَمَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ وَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ قَالَ دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ أُوصِيكُمْ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَأُنْسِيتُهَا قَالَ أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

جھگڑا مناسب نہیں اور کہنے لگے کیا حال ہے آپ کا، کیا آپؐ سے بھی ہذیان صادر ہو سکتا ہے (نہیں) آپؐ سے سمجھ لو، آپؐ نے فرمایا میرے پاس سے ہٹ جاؤ، جس کام میں میں ہوں بہتر ہے (اس سے جس میں تم لگ رہے ہو) اور میں تمہیں تین باتوں کی وصیت کرتا ہوں، ایک تو مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو، اور دوسرے وفود کی عزت اسی طرح کرو، جیسے میں کرتا تھا، اور تیسری بات ابن عباس نے بیان نہیں کی یا سعید نے کہا میں بھول گیا، ابو اسحاق کہتے ہیں حسن بن بشر نے بواسطہ سفیان ہم سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ وہ تیسری بات یہ تھی کہ میری قبر کی پرستش اور عبادت نہ کرنے لگنا کہ وہاں ہمہ قسم کی بیہودگیاں اور عرس وغیرہ کرنا شروع کر دیں، تو بفضلہ تعالیٰ آپ کی قبر مبارک ان جاہلانہ رسوم اور بدعات سے پاک ہے۔

۱۷۳۰- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ جَعَلَ تَسِيلُ دُمُوعُهُ حَتَّى رَأَيْتُ عَلَى خَدَّيْهِ كَأَنَّهَا نِظَامُ اللُّؤْلُؤِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُونِي بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ أَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَقَالُوا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْجُرُ *

۱۷۳۰۔ اسحاق بن ابراہیم، وکیع، مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جمعرات کا دن اور کیا ہے جمعرات کا دن، پھر ان کے آنسو بہنے لگے، ابن جبیر کہتے ہیں، یہاں تک کہ میں نے ان کے رخساروں پر موتیوں کی لڑی کی طرح آنسو بہتے ہوئے دیکھے، ابن عباسؓ نے کہا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میرے پاس ہڈی اور دوات لاؤ، یا تختی اور دوات لاؤ تاکہ میں تمہارے لئے کتاب لکھ دوں کہ جس کی وجہ سے میرے بعد تم گمراہ نہ ہو، صحابہ کہنے لگے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہے۔

۱۷۳۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۳۱۔ محمد بن رافع اور عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کا وقت قریب آیا، تو اس وقت حجرے میں کئی آدمی تھے، اور ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آؤ میں تمہیں ایک کتاب لکھ دیتا ہوں، کہ

هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّونَ بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ *

اس کے بعد تم گمراہ نہیں ہوں گے، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہے، اور تمہارے پاس قرآن کریم ہے اور ہمیں کتاب اللہ کافی ہے، اور گھر والے باہم مختلف ہوگئے، بعض کہنے لگے، دوات وغیرہ لاؤ، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے لکھوادیں گے اور اس کے بعد تم گمراہ نہ ہوں گے، اور بعض حضرات نے وہی کہا، جو کہ حضرت عمرؓ فرماتے رہے تھے، جب اختلاف اور گفتگو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس زیادہ ہونے لگی تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اٹھ جاؤ، عبیداللہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، کہ پریشانی کی بات ہے، اور بہت ہی پریشانی کی بات ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے شور و غل اور اختلاف کی وجہ سے کتاب نہ لکھوا سکے۔

(فائدہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس وقت جو فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہے اور ہمارے پاس کتاب اللہ ہے، یہ ان کی انتہائی سمجھ اور دانائی کی دلیل ہے۔ انہوں نے خیال کیا کہ کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی مشکل باتیں نہ لکھوادیں کہ جن کی امت سے تعمیل نہ ہو سکے اور پھر سب ہی گناہگار ہوں، اور اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ میں نے کتاب میں کوئی بات نہیں چھوڑی اور فرمایا، آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا، اس لئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام دینا چاہا، اور یہ بات بدیہی ہے کہ حضرت عمرؓ حضرت عباسؓ سے زیادہ سمجھدار تھے، امام بیہقی نے دلائل النبوۃ کے اخیر میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کی نیت بیماری کی شدت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام پہنچانے کی تھی اور اگر حضور کو یہی منظور ہوتا کہ آپ کتاب لکھوائیں تو آپؐ ضرور لکھواتے اور صحابہ کرام کے اختلاف کی وجہ سے حکم الٰہی کو موقوف نہ فرماتے، اور امام بیہقی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ سفیان عیینہ نے اہل علم سے نقل کیا ہے کہ آپ کی رائے یہ تھی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے بارے میں کچھ لکھوائیں، مگر جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ تقدیر الٰہی بھی اسی چیز کی متقاضی ہے تو پھر آپؐ نے لکھوانا موقوف کر دیا، جیسا کہ شروع بیماری میں بھی آپؐ نے لکھوانا چاہا تھا، پھر فرمایا، ہائے سر اور چھوڑ دیا، اور ارشاد فرمایا کہ انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور انکار کرتے ہیں مومنین، مگر ابو بکرؓ کو اور پھر میں کہتا ہوں، کہ اگر حضورؐ بقول شیعہ حضرات علیؓ کی خلافت لکھوانا چاہتے تھے تو پھر اپنی زندگی ہی میں ان کو نماز کا امام کیوں نہیں بنایا جیسا کہ تاکیداً حضرت ابو بکرؓ کو امام نماز بنایا اور لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا لہٰذا جو نماز اور دین کا امام ہے، وہی جملہ امور کا امام ہے۔

ہاں اگر کسی کو اشکال ہو کہ صحابہ کرامؓ کو اس موقعہ پر اختلاف کیونکر جائز ہوا اور یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہوئی، تو جواب یہ ہے کہ آپ کا یہ حکم اختیاری تھا، وجوبی نہ تھا چنانچہ انہوں نے نہ لکھنے کو اختیار کیا، اگر صحابہ کرامؓ کی رائے درست نہ ہوتی تو آپؐ ہرگز ہرگز اس چیز کو قبول نہ فرماتے، اور پھر اس قسم کے اختلاف میں کسی قسم کی کوئی قباحت نہیں ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا فرمان ہے کہ "اختلاف امتی رحمۃ" یعنی میری امت کا اختلاف رحمت ہے، اب آپ غور فرمائیں کہ اس موقع پر بھی اختلاف کس قدر رحمت کا باعث ہوا، اور اس اختلاف سے مراد احکام فروعی میں اختلاف ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے رحمت بنایا ہے، اصول دین میں اختلاف کو رحمت قرار نہیں دیا۔ واللہ اعلم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ النَّذْرِ

١٧٣٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِهِ عَنْهَا *

۱۷۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، تمیمی، محمد بن رمح بن المہاجر، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا کہ میری والدہ پر نذر تھی اور وہ اس کے پورا کرنے سے پہلے ہی انتقال کر گئی ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا تو اس کی جانب سے پوری کر دے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ نذر کے صحیح ہونے پر مسلمانوں پر اجماع ہے، اور اگر از قبیل عبادت ہو تو باتفاق اس کا پورا کرنا واجب ہے، اور گناہ اور امور مباحہ کی نذر منعقد نہیں ہوتی، اور میت کی جانب سے حقوق مالیہ باتفاق ادا کر سکتا ہے، لیکن اگر وصیت کی ہے اور اتنا ترکہ بھی چھوڑا ہو تو پھر ادا کرنا واجب ہے اور اگر وصیت نہیں کی تو پھر واجب نہیں یہی امام ابوحنیفہ اور امام مالک کا مسلک ہے۔

١٧٣٣- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ *

۱۷۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ (تیسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم اور عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر (پانچویں سند) عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ، بکر بن وائل، زہری سے لیث کی سند کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

(فائدہ) مومن کو خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہئے، نہ کہ اپنے مقاصد اور مرادوں کے عوض، کیونکہ یہ تو تجارت ہو گئی، اور تقدیر پر یقین رکھے اور یہ نہ سمجھے کہ نذر و نیاز سے تقدیر پلٹ جائے گی، پھر جب اللہ تعالیٰ کی نذر کا یہ عالم ہے کہ اس کو بھی حضورؐ اچھا نہیں فرما رہے تو اور لوگوں کی نذر و نیاز کا تو ذکر ہی کیا اور اس سے کیونکہ بلا ٹلے گی، اللہ تعالیٰ اس جہالت سے محفوظ رکھے۔

١٧٣٤- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَنْهَانَا عَنِ النَّذْرِ وَيَقُولُ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ *

۱۷۳۴۔ زہیر بن حرب اور اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، عبداللہ بن مرہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایک روز نذر سے منع کرنے لگے، اور فرمانے لگے نذر کسی بلا کو نہیں لوٹاتی، مگر اس کی وجہ سے بخیل کے پاس سے مال نکلتا ہے۔

١٧٣٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ *

۱۷۳۵۔ محمد بن یحییٰ، یزید بن ابی حکیم، سفیان، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نذر نہ کسی چیز کو مقدم کر سکتی ہے اور نہ اسے موخر کر سکتی ہے بلکہ یہ تو بخیل سے مال نکلوا دیتی ہے۔

(لطیفہ) معلوم ہوا کہ جو نذر و نیاز کے گرویدہ اور اسے ضروری سمجھتے ہیں وہ بخیل ہیں، سخی نہیں ہوتے۔ (مترجم)

١٧٣٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ *

۱۷۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، عبداللہ بن مرہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا ہے اور ارشاد فرمایا یہ (نذر ماننی) کسی بھلائی کو نہیں لاتی بلکہ یہ تو صرف بخیل سے مال نکلوا دیتی ہے۔

١٧٣٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ *

۱۷۳۷۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مفضل (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، عبدالرحمٰن، سفیان، منصور سے اسی سند کے ساتھ جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

١٧٣٨- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ

۱۷۳۸۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراوردی، علاء بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نذر مت کرو کیونکہ نذر کرنے سے تقدیر نہیں بدلتی،

الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ *

بلکہ اس سے صرف بخیل سے مال نکلتا ہے۔

١٧٣٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَدَرِ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ *

۱۷۳۹۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے نذر ماننے سے منع کیا ہے(۱) اور فرمایا ہے کہ اس سے تقدیر نہیں پلٹتی بلکہ بخیل سے مال نکلتا ہے۔

١٧٤٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَرِّبُ مِنِ ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ قَدَّرَهُ لَهُ وَلَكِنِ النَّذْرُ يُوَافِقُ الْقَدَرَ فَيُخْرَجُ بِذَلِكَ مِنَ الْبَخِيلِ مَا لَمْ يَكُنِ الْبَخِيلُ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ *

۱۷۴۰۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، عمرو بن ابی عمرو، عبدالرحمٰن، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نذر آدمی سے کسی چیز کو نزدیک نہیں کرتی جو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں نہیں لکھی ہے، لیکن نذر تقدیر کے موافق ہو جاتی ہے، پھر اس کے ذریعہ سے بخیل کا وہ مال نکلتا ہے، جسے وہ نکالنا نہیں چاہتا۔

١٧٤١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۷۴۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، عبدالعزیز دراوردی، عمرو بن ابی عمرو سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٧٤٢- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتْ ثَقِيفُ حُلَفَاءَ لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

۱۷۴۲۔ زہیر بن حرب اور علی بن حجر سعدی، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، ابوقلابہ، ابوالمہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف بنی عقیل کا حلیف تھا، ثقیف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دو شخصوں کو قید کر لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بنی عقیل میں سے ایک شخص کو گرفتار کر لیا، اور عضباء،

(۱) وہ شخص جو نذر کو کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے میں موثر لذاتہ سمجھے اس کے لئے تو نذر ماننا حرام ہے اور جو شخص موثر تو نہ سمجھے البتہ بغیر نذر کے طاعات بدنیہ یا مالیہ نہ کرے صرف نذر اور منت سے ہی کرے تو اس کے لئے نذر مکروہ ہے اور اگر یہ بات بھی نہ ہو تو پھر نذر ماننا صحیح ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ فَأَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْوَثَاقِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ بِمَ أَخَذْتَنِي وَبِمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ فَقَالَ إِعْظَامًا لِذَلِكَ أَخَذْتُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَقِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَمْآنُ فَأَسْقِنِي قَالَ هَذِهِ حَاجَتُكَ فَفُدِيَ بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ وَأُسِرَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأُصِيبَتِ الْعَضْبَاءُ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْوَثَاقِ وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيحُونَ نَعَمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ بُيُوتِهِمْ فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْوَثَاقِ فَأَتَتِ الْإِبِلَ فَجَعَلَتْ إِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِيرِ رَغَا فَتَتْرُكُهُ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْعَضْبَاءِ فَلَمْ تَرْغُ قَالَ وَنَاقَةٌ مُنَوَّقَةٌ فَقَعَدَتْ فِي عَجُزِهَا ثُمَّ زَجَرَتْهَا فَانْطَلَقَتْ وَنَذِرُوا بِهَا فَطَلَبُوهَا فَأَعْجَزَتْهُمْ قَالَ وَنَذَرَتْ لِلَّهِ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ رَآهَا النَّاسُ فَقَالُوا الْعَضْبَاءُ نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّهَا نَذَرَتْ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ بِئْسَمَا

اونٹنی کو بھی اس کے ساتھ پکڑا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے وہ بندھا ہوا تھا، وہ بولا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اس کے پاس تشریف لے گئے، اور دریافت کیا کیا ہے؟ وہ بولا مجھے کس جرم میں گرفتار کیا ہے؟ اور سابقۃ الحاج (یعنی عضباء اونٹنی) کو کس قصور میں پکڑا؟ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے تجھے بڑے قصور میں پکڑا ہے، تیرے حلیف ثقیف کے بدلے، یہ کہہ کر آپ چل دیئے، اس نے پھر پکارا، اے محمد، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت رحمدل اور مہربان تھے آپ پھر لوٹے، اور اس سے دریافت کیا، کیا کہتا ہے؟ وہ بولا میں مسلمان ہوں، آپ نے فرمایا، اگر تو یہ اس وقت کہتا، جب کہ تو اپنے امور کا مختار تھا (یعنی گرفتار ہونے سے قبل) تو پورے طور پر کامیاب ہوتا، آپ پھر لوٹے، اور اس نے پھر پکارا، اے محمد، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پھر تشریف لائے، اور دریافت کیا؟ کیا کہتا ہے، وہ بولا، میں بھوکا ہوں، مجھے کھانا کھلایئے، پیاسا ہوں، پانی پلایئے، آپ نے فرمایا، یہ لے اپنی حاجت پوری کر، پھر وہ اس دو شخصوں کے عوض چھوڑا گیا جنہیں ثقیف نے قید کر لیا تھا، راوی بیان کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک عورت قید ہو گئی اور وہ اونٹنی بھی قید ہو گئی، اور وہ عورت بندھی ہوئی تھی اور کافر اپنے جانوروں کو گھروں کے سامنے آرام دے رہے تھے، چنانچہ وہ عورت ایک رات قید سے بھاگ نکلی، اور اونٹوں کے پاس آئی جس اونٹ کے پاس جاتی وہ آواز کرتا، یہاں تک کہ عضباء اونٹنی کے پاس آئی، اس نے آواز نہیں کی، اور بڑی غریب اونٹنی تھی۔ عورت اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئی، پھر اس نے ڈانٹا، وہ چلی، کافروں کو خبر ہو گئی، انہوں نے تعاقب کیا لیکن عضباء نے ان کو تھکا دیا (ان کے ہاتھ نہ آئی) اس عورت نے اللہ تعالیٰ سے نذر کی کہ اگر عضباء مجھے بچا کر لے گئی تو میں اس کی قربانی کروں گی جب وہ مدینہ منورہ میں آئی، اور لوگوں نے اسے دیکھا تو وہ بولے یہ تو عضباء حضور کی اونٹنی ہے، وہ عورت بولی، میں نے تو نذر کی، کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے عضباء پر نجات دے تو

حَزَنْتهَا نَذَرَتْ لِلَّهِ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ *

اسے نحر کروں گی، صحابہ کرام حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپؐ سے یہ تذکرہ کیا، آپؐ نے فرمایا، سبحان اللہ کس قدر برا بدلہ اس عورت نے عضباء کو دیا، اس نے نذر کی، اگر اللہ تعالیٰ اسے عضباء کی پیٹھ پر نجات دے تو یہ عضباء ہی کو قربان کر دے گی، جو نذر کسی معصیت کے لئے کی جائے وہ پوری نہ کی جائے، اور اسی طرح وہ نذر جس کا انسان مالک نہیں، اور ابن حجر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی معصیت میں کسی قسم کی نذر نہیں ہے۔

(فائدہ) جانور کا ذبح کرنا اچھا ہے، لیکن اس وقت جب کہ اس کی ملکیت میں ہو، اور یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ مبارکہ تھی۔ اس پر اس عورت کی ملکیت کا کیا سوال، اور اللہ تعالیٰ کی معصیت کی نذر باطل ہے اور اس میں کفارہ وغیرہ کچھ واجب نہیں، ابو حنیفہ، مالک، شافعی، اور جمہور کا یہی مسلک ہے۔ (نووی جلد ۲ ص ۴۵)

۱۷۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُجَرَّسَةٍ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ وَهِيَ نَاقَةٌ مُدَرَّبَةٌ *

۱۷۴۳۔ ابوالربیع عتکی، حماد بن زید (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، عبدالوہاب ثقفی، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے باقی حماد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عضباء بنی عقیل کے ایک شخص کی تھی، اور حاجیوں کے ساتھ جو اونٹنیاں آگے رہا کرتی تھیں ان میں سے تھی، اور اسی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ وہ عورت ایک اونٹنی کے پاس آئی، جو غریب تھی اور ملائم اور ثقفی کی روایت میں ہے کہ وہ غریب اونٹنی تھی۔

۱۷۴۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ *

۱۷۴۴۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، یزید بن زریع، حمید، ثابت، حضرت انس (دوسری سند) ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ، فزاری، حمید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے درمیان ٹیک لگائے ہوئے جا رہا تھا، آپؐ نے دریافت کیا، اس کا کیا حال ہے، لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر کی ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے اپنے نفس کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اور حکم دیا کہ سوار ہو جا۔

۱۷۴۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ

۱۷۴۵۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر،

حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ شَيْخًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ يَتَوَكَّأُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ هَذَا قَالَ ابْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ وَابْنِ حُجْرٍ *

عمرو بن ابی عمرو، عبدالرحمٰن اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ سہارا لے کر چل رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، اسے کیا ہوا ہے، اس کے بیٹوں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس پر نذر ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے بڑے میاں! سوار ہو جاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ تجھ سے اور تیری نذر سے بے نیاز ہے، الفاظ حدیث قتیبہ اور ابن حجر کے ہیں۔

١٧٤٦- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۷۴۶۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراوردی، عمرو ابن ابی عمرو سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

١٧٤٧- وَحَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ حَافِيَةً فَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ *

۱۷۴۷۔ زکریا بن یحییٰ بن صالح مصری، مفضل بن فضالہ، عبداللہ بن عیاش، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میری بہن نے نذر کی، کہ میں بیت اللہ تک ننگے پاؤں جاؤں گی چنانچہ اس نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کرنے کا حکم دیا، تو میں نے آپؐ سے دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا، پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو۔

١٧٤٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُفَضَّلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ حَافِيَةً وَزَادَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ *

۱۷۴۸۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، سعید بن ابی ایوب، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میری بہن نے نذر مانی، اور مفضل کی حدیث کی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں ننگے پاؤں چلنے کا ذکر نہیں ہے اور اتنی زیادتی ہے کہ ابوالخیر عقبہؓ سے جدا نہیں ہوتے تھے۔

١٧٤٩- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۷۴۹۔ محمد بن حاتم، ابن ابی خلف، روح بن عبادہ، ابن جریج، یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابی حبیب سے اسی سند کے ساتھ

جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ *

روایت نقل کرتے ہیں، جس طرح کہ عبدالرزاق سے روایت مروی ہے۔

١٧٥٠- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ يُونُسُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ *

۱۷۵۰۔ ہارون بن سعید ایلی اور یونس بن عبدالاعلیٰ، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، کعب بن علقمہ، عبدالرحمٰن بن شماسہ، ابوالخیر، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپؐ نے ارشاد فرمایا نذر کا کفارہ بھی وہی ہے جو کہ قسم کا کفارہ ہے۔

(فائدہ) نذر مبہم حکماً قسم کے طریقہ پر ہے، یعنی جو قسم کا کفارہ ہے وہ نذر کا ہے، ابن بطال بیان کرتے ہیں کہ یہی جمہور علمائے کرام کا مسلک ہے، اب اگر محض بغیر عدد کے روزوں کی نیت کی ہے، تو تین روزے رکھنا واجب ہے، اور اگر صدقہ کی نیت کی ہے تو دس مسکینوں کو صدقہ فطر کے طریقہ پر کھانا کھلانا واجب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْاَيْمَان

(٢٢٣) بَاب النَّهْيِ عَنِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى *

باب (۲۲۳) غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت۔

١٧٥١- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۵۱۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، یونس (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت تمہیں تمہارے آباء کی قسمیں کھانے سے منع کرتا ہے، حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ بخدا میں نے جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی ممانعت سنی تو میں نے آباء کی نہ اپنی طرف سے نہ کسی اور کی طرف سے قسمیں کھائیں۔

نَهَى عَنْهَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا *

١٧٥٢- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهَا وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا وَلَمْ يَقُلْ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا *

۱۷۵۲۔ عبدالملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد۔ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے باقی عقیل کی روایت میں یہ بھی ہے حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا کہ قسم سے منع کرتے ہیں، کبھی قسم نہیں اٹھائی، اور نہ ہی اس کا تکلم کیا ہے۔

١٧٥٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ بِمِثْلِ رِوَايَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ *

۱۷۵۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا، بقیہ روایت یونس اور معمر کی روایت کی طرح مروی ہے۔

١٧٥٤- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَعُمَرُ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ *

۱۷۵۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، نافع، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطابؓ کو چند سواروں میں پایا، اور حضرت عمرؓ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکارا، اور فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے آباء کی قسمیں کھانے سے منع کرتا ہے، لہٰذا جو کوئی تم میں سے قسم کھانا ہی چاہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

١٧٥٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۷۵۵۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔
(دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، یحییٰ قطان، عبیداللہ۔
(تیسری سند) بشیر بن بلال، عبدالوارث، ایوب۔
(چوتھی سند) ابوکریب، ابواسامہ، ولید بن کثیر۔
(پانچویں سند) ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل بن امیہ
(چھٹی سند) ابن ابی فدیک، ضحاک، ابن ابی ذئب۔

أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(ساتویں سند) اسحاق بن ابراہیم، ابن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عبدالکریم، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق واقعہ مذکور ہے۔

١٧٥٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللَّهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ *

۱۷۵۶۔ یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تم میں سے قسم کھانا چاہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کی قسم نہ کھائے اور قریش اپنے باپ دادا کی قسمیں کھایا کرتے تھے، تو آپؐ نے فرمایا اپنے آباء کی قسمیں مت کھاؤ۔

١٧٥٧ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ *

۱۷۵۷۔ ابوالطاہر، ابن وہب، یونس (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تم میں سے لات (بت) کی قسم کھالے تو اسے چاہئے کہ لا الہ الا اللہ کہے، اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے کہ آ تیرے ساتھ جوا کھیلوں گا، تو وہ صدقہ کرے۔

(فائدہ) کیونکہ اس نے وہ کام کئے جو کافر کرتے ہیں، اس لئے کلمہ طیبہ اور توبہ استغفار ضروری ہے اور اس قسم کی صورتوں میں امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں، اس پر قسم کا کفارہ واجب ہوگا، تاکہ اس کے گناہ کا تدارک ہو سکے۔

١٧٥٨ - وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ

۱۷۵۸۔ سوید بن سعید، ولید بن مسلم، اوزاعی (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور معمر کی حدیث یونس کی روایت کے طریقہ پر ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ اسے چاہئے کہ

بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مَعْمَرٍ مِثْلُ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ هَذَا الْحَرْفُ يَعْنِي قَوْلَهُ تَعَالَى أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ لَا يَرْوِيهِ أَحَدٌ غَيْرُ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَلِلزُّهْرِيِّ نَحْوٌ مِنْ تِسْعِينَ حَدِيثًا يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشَارِكُهُ فِيهِ أَحَدٌ بِأَسَانِيدَ جِيَادٍ *

کسی چیز کا صدقہ کرے اور اوزاعی کی روایت میں ہے کہ جو شخص لات و عزیٰ (بتوں) کی قسم کھائے، ابوالحسین امام مسلم فرماتے ہیں کہ "تعال اقامرک فلیتصدق" یہ لفظ زہری کے علاوہ اور کسی نے ذکر نہیں کئے اور یہ بھی بیان کیا کہ امام زہری نے تقریباً نوے حدیثیں بہترین سندوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں کہ اس میں کوئی اور شریک نہیں ہے۔

١٧٥٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِآبَائِكُمْ *

۱۷۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلی، ہشام، حسن، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بتوں اور اپنے باپ دادوں کی قسمیں مت کھاؤ۔

(فائدہ) باپ دادا کا تذکرہ عادت کے موافق کر دیا، کیونکہ اکثر لوگ آباؤ اجداد کی قسمیں کھاتے رہتے ہیں اور قسم اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے بسبب اس کے کمال عظمت کے مختص ہے، لہٰذا قسم کھانے میں اور کسی کو اس کے مشابہ نہ کیا جائے، اس لئے صراحۃً اس چیز کی ممانعت فرما دی کذافی المرقاۃ، اور سنن ابوداؤد، اور سنن نسائی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے آباء کی قسمیں نہ کھاؤ اور نہ اپنی ماؤں کی، اور نہ بتوں کی قسمیں کھاؤ قسمیں صرف اللہ کی کھاؤ، اور ایسی قسمیں کھاؤ جن میں تم سچے ہو۔

(٢٢٤) بَاب نَدْبِ مَنْ حَلَفَ يَمِينًا فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا أَنْ يَأْتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَيُكَفِّرُ عَنْ يَمِينِهِ *

باب (۲۲۴) جو شخص کسی کام کی قسم کھائے، اور پھر اس کے خلاف کو اچھا سمجھے تو اسے کرے، اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

١٧٦٠- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَاللَّفْظُ لِخَلَفٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أُتِيَ بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا

۱۷۶۰۔ خلف بن ہشام، قتیبہ بن سعید، یحییٰ بن حبیب حارثی، حماد بن زید، غیلان بن جریر، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں چند اشعریوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری لینے کے لئے آیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا، اور نہ میرے پاس سواری ہے، کہ تمہیں دوں، چنانچہ جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹ آئے، آپؐ نے ہمیں سفید

بِثَلَاثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللَّهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَأَتَوْهُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ أَرَى خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *

کوہان کے تین اونٹ دینے کا حکم دیا، چنانچہ جب ہم چلے تو ہم نے کہا، یا ہم میں سے بعض نے کہا، اللہ تعالیٰ ہمیں برکت نہ دے گا کیونکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے سواری مانگی تو آپؐ نے قسم کھائی کہ میں تمہیں سواری نہ دوں گا، اور پھر ہمیں سواری دیدی، لوگوں نے حضورؐ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ میں نے تمہیں سوار نہیں کیا، بلکہ اللہ نے تمہیں سوار کیا ہے، اور میں انشاءاللہ کسی چیز کی قسم نہیں کھاؤں گا اور پھر اس سے بہتر (دوسرا کام دیکھوں گا) مگر یہ کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا، اور اس پر بہتر کام کو کر لوں گا۔

(فائدہ) مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے کہ ایسی شکل میں قسم توڑنا مستحب ہے جبکہ اس سے بہتر اور کوئی کام نظر آجائے، جیسا کہ کوئی شخص اس بات کی قسم کھالے کہ اپنے والدین سے گفتگو نہیں کرے گا، تو اس میں قطع رحم اور عقوق والدین ہے، تو ایسی شکل میں قسم توڑنا بہتر ہے، اور امام نووی فرماتے ہیں کہ قسم کھا لینے کے بعد اگر اس کا توڑنا بہتر معلوم ہو تا تو اسے توڑ ڈالے، اور کفارہ ادا کرے اور اسی پر تمام علمائے کرام کا اتفاق ہے، باقی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کفارہ قسم توڑنے کے بعد ادا کیا جائے گا، اس سے قبل ادا کرنا درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

١٧٦١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ لَهُمُ الْحُمْلَانَ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا أَشْعُرُ فَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمْ

۱۷۶۱۔ عبداللہ بن براد اشعری، محمد بن علاء ہمدانی، ابواسامہ، برید، ابی بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ساتھیوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواری مانگنے کے لئے بھیجا، جبکہ وہ جیش عسرۃ یعنی غزوہ تبوک میں آپؐ کے ساتھ تھے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہمراہیوں نے مجھے آپؐ کے پاس سواری مانگنے کے لئے بھیجا ہے آپؐ نے فرمایا، خدا کی قسم! میں تمہیں سواری نہ دوں گا، اور اتفاق یہ کہ جس وقت میں نے یہ عرض کیا، آپؐ غصہ میں تھے اور مجھے علم نہیں تھا، میں غمگین واپس ہوا، ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار فرمانے کی وجہ سے، اور دوسرے اس خیال سے کہ کہیں آپ کو میری وجہ سے رنج نہ ہوا ہو چنانچہ میں ساتھیوں کے پاس آیا۔ اور رسول اللہ صلی

الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي أَيْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ قَالَ أَبُو مُوسَى فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَأَلْتُهُ لَكُمْ وَمَنْعَهُ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ إِعْطَاءَهُ إِيَّايَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسَى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتَّى أَتَوْا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوهُمْ بِمَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى سَوَاءً *

اللہ علیہ وسلم نے جو مجھ سے فرمایا تھا، وہ ان سے بیان کر دیا، کچھ دیر ہی میں ٹھہرا تھا کہ حضرت بلالؓ کی میں نے آواز سنی، کہ وہ پکار رہے ہیں، عبداللہ بن قیسؓ (یہ ان کا نام ہے) میں نے جواب دیا، انہوں نے کہا چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں بلا رہے ہیں، جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا، یہ جوڑا لے اور یہ جوڑا، اور یہ جوڑا لے، چھ اونٹوں کے متعلق فرمایا جو کہ آپؐ نے اسی وقت حضرت سعدؓ سے خریدے تھے اور انہیں اپنے ساتھیوں کے پاس لے جا، اور ان سے کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے، یا فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہ سواریاں دی ہیں، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان سب اونٹوں کو اپنے ساتھیوں کے پاس لے گیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہ سواریاں دی ہیں مگر میں تمہیں اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا، تاوقتیکہ تم میں سے کچھ آدمی میرے ساتھ ان لوگوں کے پاس نہ چلیں کہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت کی گفتگو سنی ہے، جب کہ میں نے تمہارے لئے سواریاں مانگی تھیں کہ آپؐ نے پہلی مرتبہ انکار فرما دیا، پھر اس کے بعد مجھے یہ سواریاں دیں، تم یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے تم سے وہ کہہ دیا ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا، میرے ساتھیوں نے کہا، خدا کی قسم تم ہمارے نزدیک سچے ہو، اور ہم وہی کریں گے جو تم چاہو گے، پھر ابو موسیٰؓ ان میں سے چند آدمیوں کو لے کر ان لوگوں کے پاس گئے، جنہوں نے حضورؐ سے اولاً انکار سنا تھا، اور پھر آپ کا دینا دیکھا، چنانچہ ان لوگوں نے ابو موسیٰؓ کے ساتھیوں سے وہی بیان کیا جو کہ ابو موسیٰؓ نے ان سے بیان کیا تھا۔

١٧٦٢- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

۱۷۶۲۔ ابوالربیع عتکی، حماد بن زید، ایوب، ابوقلابہ، قاسم بن عاصم، زہدم جرمی سے مروی ہے کہ ہم حضرت ابو موسیٰؓ کے

وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ أَيُّوبُ وَأَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ مِنِّي لِحَدِيثِ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَدَعَا بِمَائِدَتِهِ وَعَلَيْهَا لَحْمُ دَجَاجٍ فَدَخَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرُ شَبِيهٌ بِالْمَوَالِي فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ فَتَلَكَّأَ فَقَالَ هَلُمَّ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ فَقَالَ هَلُمَّ أُحَدِّثْكَ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَدَعَا بِنَا فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى قَالَ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ أَغْفَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا يُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ وَإِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا أَفَنَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا فَانْطَلِقُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ *

پاس بیٹھے تھے کہ انہوں نے اپنا دستر خوان منگوایا، اس پر مرغ کا گوشت تھا، ایک شخص بنی تیم اللہ میں سے سرخ رنگ کا جیسا کہ غلام ہوتے ہیں آیا، ابو موسیٰؓ نے اس سے کہا، آؤ (یعنی کھانا کھاؤ) اس نے کچھ تامل کیا، حضرت ابو موسیٰؓ نے کہا، آؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ گوشت کھاتے دیکھا ہے، وہ بولا کہ میں نے مرغ کو گندگی کھاتے دیکھا ہے، تو مجھے گھن آئی اس لئے میں نے قسم کھالی ہے کہ اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا، حضرت ابو موسیٰؓ نے کہا، تو آؤ میں تم سے قسم کی حدیث بھی بیان کرتا ہوں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے چند اشعری ساتھیوں کے ساتھ سواری لینے کے لئے آیا، آپؐ نے فرمایا، خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا، اور نہ میرے پاس سواری موجود ہے، سو جس قدر منظور خدا تھا ہم ٹھہرے رہے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹ لوٹ میں آئے آپؐ نے ہمیں بلا بھیجا، اور پانچ اونٹ سفید کوہان کے ہمیں دینے کا حکم دیا، جب ہم چلے تو ہم میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ قسم یاد نہیں دلوائی، جو آپؐ نے کھائی تھی، ممکن ہے کہ اس میں ہمیں برکت حاصل نہ ہو، پھر ہم آپؐ کی طرف لوٹے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپؐ کے پاس سواری کے لئے آئے تھے، اور آپؐ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری نہ دیں گے پھر آپؐ نے ہمیں سواری دیدی، تو کیا آپؐ اپنی قسم بھول گئے، فرمایا بخدا اگر اللہ نے چاہا تو میں تو کوئی قسم نہ کھاؤں گا، پھر اس سے بہتر دوسری چیز دیکھوں گا تو جو بات بہتر ہو گی، وہ کروں گا اور قسم کھول دوں گا، تم جاؤ تمہیں اللہ تعالیٰ نے سواری دی ہے۔

۱۷۶۳- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كَانَ

۱۷۶۳۔ ابن ابی عمر، عبدالوہاب ثقفی، ایوب، ابو قلابہ، قاسم تمیمی، زہدم جرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہمارے قبیلہ یعنی جرم اور قبیلہ اشعر کے

بَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

درمیان بھائی چارہ اور پیار محبت تھی تو ہم ایک بار حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کے سامنے کھانا لایا گیا، جس میں مرغ کا گوشت تھا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٧٦٤- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَاقْتَصُّوا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ*

۱۷۶۴۔ علی بن حجر سعدی، اور اسحاق بن ابراہیم، ابن نمیر، اسماعیل بن علیہ، ایوب، قاسم تمیمی، زہدم جرمی، (دوسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، ابوقلابہ تمیمی، زہدم جرمی (تیسری سند) ابوبکر بن اسحٰق، عفان بن مسلم، وہیب، ایوب، ابی قلابہ، قاسم زہدم جرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حماد بن زید کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

١٧٦٥- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا زَهْدَمٌ الْجَرْمِيُّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِيهِ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا نَسِيتُهَا *

۱۷۶۵۔ شیبان بن فروخ، صعق بن حزن، مطر وراق، زہدم جرمی رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ مرغ کا گوشت کھا رہے تھے، اور سب سابق روایت مروی ہے اور اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا، بخدا میں نہیں بھولا۔

١٧٦٦- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ ضُرَيْبِ بْنِ نُقَيْرٍ الْقَيْسِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَاللَّهِ مَا أَحْمِلُكُمْ ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ بُقْعِ الذُّرَى فَقُلْنَا إِنَّا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ أَرَى

۱۷۶۶۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، سلیمان تیمی، ضریب بن نقیر قیسی، زہدم، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواری مانگنے آئے، آپؐ نے فرمایا، میرے پاس سواری دینے کے لئے نہیں ہے، اور خدا کی قسم میں تم کو سواری نہ دوں گا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چتکبری کوہان والے تین اونٹ ہمارے پاس بھیجے، ہم نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواری مانگنے کے لئے گئے تھے اور آپؐ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے، چنانچہ ہم آپؐ کے پاس آئے اور آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپؐ نے

غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *

فرمایا میں کوئی قسم نہیں کھاتا، مگر یہ کہ اس سے بہتر چیز کو پاتا ہوں، تو پھر اسی کو کر لیتا ہوں۔

١٧٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو السَّلِيلِ عَنْ زَهْدَمٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مُشَاةً فَأَتَيْنَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ *

۱۷۶۷۔ محمد بن عبدالاعلی تیمی، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابوالسلیل، زہدم، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم پیادہ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگنے کے لئے آئے اور جریر کی روایت کی طرح بیان کیا۔

١٧٦٨ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَعْتَمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَوَجَدَ الصِّبْيَةَ قَدْ نَامُوا فَأَتَاهُ أَهْلُهُ بِطَعَامِهِ فَحَلَفَ لَا يَأْكُلُ مِنْ أَجْلِ صِبْيَتِهِ ثُمَّ بَدَا لَهُ فَأَكَلَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِهَا وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ *

۱۷۶۸۔ زہیر بن حرب، مروان بن معاویہ فزاری، یزید بن کیسان، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیر ہو گئی، پھر وہ اپنے گھر گیا، بچوں کو دیکھا کہ وہ سو گئے ہیں، اس کی بیوی کھانا لے کر آئی، تو اس نے قسم کھالی کہ میں اپنے بچوں کی وجہ سے کھانا نہیں کھاؤں گا پھر اسے کھالینا ہی مناسب معلوم ہوا، اور اس نے کھالیا، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے اس چیز کا تذکرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو کوئی کسی بات کے متعلق قسم کھالے پھر اور کوئی بات اس سے بہتر نظر آئے تو اسے کرلے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔

١٧٦٩ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ *

۱۷۶۹۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، مالک، سہیل بن ابی صالح بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی بات کے متعلق قسم کھائے اور پھر اس سے بہتر کوئی اور بات معلوم ہو تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے، اور اسے کرلے۔

١٧٧٠ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

۱۷۷۰۔ زہیر بن حرب، ابن ابی اویس، عبدالعزیز بن مطلب، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی چیز کے متعلق قسم کھالے اور

حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ *

١٧٧١ - وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ فَلْيُكَفِّرْ يَمِينَهُ وَلْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *

١٧٧٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ إِلَى عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ فَسَأَلَهُ نَفَقَةً فِي ثَمَنِ خَادِمٍ أَوْ فِي بَعْضِ ثَمَنِ خَادِمٍ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ إِلَّا دِرْعِي وَمِغْفَرِي فَأَكْتُبُ إِلَى أَهْلِي أَنْ يُعْطُوكَهَا قَالَ فَلَمْ يَرْضَ فَغَضِبَ عَدِيٌّ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكَ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ رَضِيَ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى أَتْقَى لِلَّهِ مِنْهَا فَلْيَأْتِ التَّقْوَى مَا حَنَّثْتُ يَمِينِي *

١٧٧٣ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَتْرُكْ يَمِينَهُ *

١٧٧٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ طَرِيفٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيٍّ

پھر اس کے علاوہ اور کوئی چیز اس سے بہتر دیکھے تو اس بہتر چیز کو اختیار کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کردے۔

۱۷۷۱۔ قاسم بن زکریا، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، سہیل سے اسی سند کے ساتھ مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے، اور جو بہتر بات اسے نظر آئے وہ کرے۔

۱۷۷۲۔ قتیبہ بن سعید، جریر، عبدالعزیز بن رفیع، تمیم بن طرفہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک سائل آیا اور ان سے ایک غلام کی قیمت کا، یا کوئی حصہ اس کی قیمت کا مانگا، عدیؓ بولے میرے پاس تجھے دینے کے لئے کچھ نہیں ہے مگر میری زرہ اور خود موجود ہے اور اپنے گھر والوں کو میں تجھے دینے کے لئے لکھتا ہوں، مگر وہ راضی نہ ہوا، حضرت عدیؓ کو غصہ آگیا اور کہا خدا کی قسم میں تجھے کچھ نہیں دوں گا، پھر وہ راضی ہو گیا، حضرت عدیؓ نے کہا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپ فرمارہے تھے کہ جو شخص کسی چیز کے متعلق قسم کھائے اور پھر دوسری بات اس سے زیادہ پرہیز گاری کی دیکھے تو زیادہ پرہیز گاری والی بات اختیار کرے تو میں اپنی قسم نہ توڑتا۔

۱۷۷۳۔ عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبدالعزیز بن رفیع، تمیم بن طرفہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی چیز کے متعلق قسم کھالے اور پھر اس کے علاوہ اور کسی چیز کو بہتر سمجھے تو اس بہتر چیز کو کرلے اور اپنی قسم کو چھوڑ دے۔

۱۷۷۴۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن طریف بجلی، محمد بن فضیل، اعمش، عبدالعزیز بن رفیع، تمیم طائی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى الْيَمِينِ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْهَا وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *

کوئی تم میں سے قسم کھالے پھر اس سے بہتر کوئی چیز دیکھے تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور اس بہتر کو اختیار کرے۔

١٧٧٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ *

۱۷۷۵۔ محمد بن طریف، محمد بن فضیل، شیبانی، عبدالعزیز بن رفیع، تمیم طائی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٧٧٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ مِائَةَ دِرْهَمٍ فَقَالَ تَسْأَلُنِي مِائَةَ دِرْهَمٍ وَأَنَا ابْنُ حَاتِمٍ وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *

۱۷۷۶۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، تمیم بن طرفہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص ان کے پاس سو درہم مانگنے کے لئے آیا، انہوں نے فرمایا تو مجھ سے سو درہم مانگتا ہے اور میں حاتم کا بیٹا ہوں، خدا کی قسم میں تجھے نہیں دوں گا(۱)، پھر فرمایا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ جو شخص کسی کام کے لئے قسم کھالے اور پھر اس سے بہتر کوئی دوسرا کام معلوم ہو تو بہتر کو کرلے۔

١٧٧٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ تَمِيمَ بْنَ طَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَكَ أَرْبَعُمِائَةٍ فِي عَطَائِي *

۱۷۷۷۔ محمد بن حاتم، بہز، شعبہ، سماک بن حرب، تمیم بن طرفہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان سے کچھ طلب کیا اور حسب سابق روایت مروی ہے اور یہ زیادہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ تو میری عطا سے چار سو درہم لے۔

١٧٧٨- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۷۷۸۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، حسن، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے

(۱) اس جملہ کی وضاحت یہ ہے کہ وہ سائل جانتا تھا کہ حضرت عدیؓ کے پاس دراھم نہیں ہیں پھر بھی اس نے سوال کر لیا تو اس پر حضرت عدیؓ نے ناراض ہو کر فرمایا کہ تجھے پتا ہے کہ میرے پاس کچھ نہیں اور یہ بھی جانتا ہے کہ میں حاتم طائی کا بیٹا ہوں اور میرے لئے کسی کے سوال کے جواب میں انکار کرنا بہت مشکل ہوتا ہے تو پھر بھی سوال کرتا ہے اس لئے نہ دینے کی قسم کھائی۔

وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ الْجُلُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَاسَرْجَسِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

فرمایا، اے عبدالرحمٰنؓ حکومت کی درخواست نہ کر، کیونکہ اگر درخواست کے بعد تجھے ملی تو تیرے سپرد کر دی جائیگی، اور اگر بغیر درخواست کے تجھے ملی تو پھر اس کے متعلق تیری مدد کی جائے گی، اور جب تو کسی چیز پر قسم کھالے، پھر اس کے خلاف بہتر دیکھے تو قسم کا کفارہ دے اور جو بہتر معلوم ہو اسے کر، ابواحمد جلودی نے بیان کیا کہ ہم سے ابوالعباس الماسرجسی نے شیبان بن فروخ کے واسطہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

١٧٧٩ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ وَحُمَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ فِي آخَرِينَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ ذِكْرُ الْإِمَارَةِ *

۱۷۷۹۔ علی بن حجر سعدی، ہشیم، یونس، منصور اور حمید۔
(دوسری سند) ابوکامل جحدری، حماد بن زید، سماک بن عطیہ، یونس بن عبید، ہشام بن حسان۔
(تیسری سند) عبیداللہ بن معاذ معتمر بواسطہ اپنے والد
(چوتھی سند) عقبہ بن مکرم عمی، سعید بن عامر، سعید، قتادہ، حسن، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق حدیث مروی ہے باقی معتمر کی روایت میں حکومت کا ذکر نہیں ہے۔

(٢٢٥) بَاب يَمِينِ الْحَالِفِ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ *

باب (۲۲۵) قسم، قسم کھلانے والے کی نیت کے مطابق ہو گی۔

١٧٨٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ و قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ و قَالَ عَمْرٌو يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ *

۱۷۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ اور عمرو ناقد، ہشیم بن بشیر، عبداللہ بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تیری قسم اپنی چیز کے مطابق ہو گی جس پر تیرا ساتھی تیری تصدیق کرے گا اور عمرو کی روایت میں "یصدقک بہ صاحبک" کے لفظ ہیں۔

(فائدہ) بالاجماع ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر قاضی یا حاکم کسی سے قسم لے اور اپنے آپ کو بچانے کے لئے جھوٹی قسم کھا لے تو عذاب الٰہی کا وہی مورد ہو گا۔

١٧٨١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ *

۱۷۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہشیم، حماد بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیری قسم اسی چیز کے مطابق ہو گی جو تیرے ساتھی کی نیت ہو گی۔

(٢٢٦) بَاب الِاسْتِثْنَاء *

باب (۲۲۶) قسم میں انشاء اللہ کہنا۔

١٧٨٢- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِسُلَيْمَانَ سِتُّونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَأَطُوفَنَّ عَلَيْهِنَّ اللَّيْلَةَ فَتَحْمِلُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَتَلِدُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا وَاحِدَةٌ فَوَلَدَتْ نِصْفَ إِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ اسْتَثْنَى لَوَلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۱۷۸۲۔ ابوالربیع العتکی اور ابوکامل الجحدری، حماد بن زید، ایوب محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیبیاں تھیں انہوں نے فرمایا کہ میں سب کے پاس ایک ہی رات میں جاؤں گا اور سب کے استقرار حمل ہو جائے گا اور پھر ان میں سے ہر ایک لڑکا جنے گی، جو شہسوار ہو کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا (پھر حضرت سلیمان علیہ السلام ان سب کے پاس گئے) مگر ایک عورت کے علاوہ اور کوئی حاملہ نہیں ہوئیں اور اس عورت نے بھی آدھا بچہ جنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سلیمان علیہ السلام اگر انشاء اللہ کہتے تو ہر عورت ایک بچہ جنتی جو شہسوار بن کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا۔

١٧٨٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَبِيُّ اللَّهِ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِغُلَامٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ أَوِ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَلَمْ تَأْتِ وَاحِدَةٌ مِنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۷۸۳۔ محمد بن عباد، ابن ابی عمر، سفیان، ہشام بن حجیر، طاؤس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اس رات میں ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا اور ہر ایک ان میں سے ایک بچہ جنے گی، جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا ان کے ساتھی یا فرشتے نے کہا، انشاء اللہ کہہ لو، لیکن انہوں نے نہ کہا اور وہ بھلا دیئے گئے، چنانچہ ان عورتوں میں سے کسی کے کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا، سوائے ایک عورت کے اس کے بھی آدھا بچہ ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ *

ارشاد فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی بات نہ جاتی اور ان کا مقصد بھی پورا ہو جاتا۔

١٧٨٤ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ *

۱۷۸۴۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٧٨٥ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأُطِيفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقِيلَ لَهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ فَأَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهِ *

۱۷۸۵۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق بن ہمام، معمر، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤدؑ نے فرمایا کہ آج رات میں ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا، کہ ہر ایک ان میں سے ایک بیٹا جنے گی، جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا، ان سے کہا گیا کہ انشاء اللہ کہہ لیں، انہوں نے نہ کہا، چنانچہ رات کو سب کے پاس ہو آئے، ایک عورت کے علاوہ اور کسی نے بچہ نہیں جنا، اس نے بھی آدھا بچہ جنا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو حانث بھی نہ ہوتے، اور ان کی حاجت بھی پوری ہو جاتی۔

١٧٨٦ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهَا تَأْتِي بِفَارِسٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ فَجَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ *

۱۷۸۶۔ زہیر بن حرب، شبابہ، ورقاء، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، سلیمان بن داؤدؑ نے فرمایا آج رات میں نوے عورتوں کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک سے ایک شہسوار پیدا ہوگا، جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا، ان کے ساتھی نے کہا کہ انشاء اللہ کہہ لو، انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا اور سب عورتوں کے پاس گئے اور ایک عورت کے علاوہ کوئی حاملہ نہیں ہوئی، اس نے بھی ایک ناتمام بچہ جنا، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے، اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو سب کے سب اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سوار ہو کر جہاد کرتے۔

(فائدہ) مشیت الٰہی اس بات کی متقاضی تھی، اس لئے انہیں لفظ انشاء اللہ کہنے کا خیال نہیں رہا یہ مطلب نہیں ہے کہ انہوں نے تفویض الی اللہ کو ضروری نہیں سمجھا، بعض روایات میں ساٹھ اور بعض میں ستر اور نوے تعداد آرہی ہے، اس میں کسی قسم کا کوئی تعارض نہیں ہے

کیونکہ قلیل کے بیان کرنے سے کثیر کی نفی نہیں ہوا کرتی اور ساتھی سے مراد فرشتہ ہے کیونکہ صحیح بخاری میں اسی طرح روایت مذکور ہے اور نیز بخاری میں دوسرے مقام پر صاحب کی تفسیر سفیان بن عیینہ نے فرشتہ ہی کی ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں ہوتی چہ جائیکہ اولیاء کرام کسی کو اولاد دیں یا حاجات پوری کریں، جملہ امور کائنات اسی ذات وحدہ لاشریک کے قبضہ قدرت میں ہیں، جسے چاہے دے اور جسے چاہے نہ دے کوئی نبی ہو یا ولی کسی کے قبضہ میں کچھ نہیں ہے سب کے سب اسی کے محتاج ہیں۔ واللہ الغنی وانتم الفقراء (مترجم)

١٧٨٧- وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّهَا تَحْمِلُ غُلَامًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۱۷۸۷۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، ابوالزناد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، لیکن انہوں نے بیان کیا کہ ہر ایک ان سے ایک لڑکا جنے گی جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔

(٢٢٧) بَاب النَّهْيِ عَنِ الْإِصْرَارِ عَلَى الْيَمِينِ فِيمَا يَتَأَذَّى بِهِ أَهْلُ الْحَالِفِ مِمَّا لَيْسَ بِحَرَامٍ *

باب (۲۲۷) اگر قسم سے گھر والوں کا نقصان ہو تو قسم کا نہ توڑنا ممنوع ہے بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو۔

١٧٨٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَنْ يَلَجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللَّهُ *

۱۷۸۸۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ان مرویات سے نقل کرتے ہیں جو ان سے حضرت ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، ان چند احادیث میں سے یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خدا کی قسم تم میں سے کسی کا اپنی قسم پر جمے رہنا جو کہ اس نے اپنے گھر والوں کے حق میں کھائی ہے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ گناہ کا باعث ہے اس قسم کے کفارہ ادا کرنے سے جو کہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے۔

(فائدہ) یعنی ہر چند قسم کا پورا کرنا ہے مگر ایسی قسم کی جس میں گھر والوں کا نقصان ہو تو پھر اس کا توڑنا واجب ہے، بشرطیکہ قسم کے توڑنے سے کسی گناہ کا ارتکاب نہ ہوتا ہو، اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(٢٢٨) بَاب نَذْرِ الْكَافِرِ وَمَا يَفْعَلُ فِيهِ إِذَا أَسْلَمَ *

باب (۲۲۸) کافر مشرف باسلام ہونے کے بعد اپنی نذر کا کیا کرے۔

١٧٨٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ

۱۷۸۹۔ محمد بن ابوبکر مقدمی اور محمد بن مثنیٰ، زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید القطان، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ

الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ *

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہؐ میں نے جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ مسجد الحرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا، تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کرو۔

(فائدہ) یعنی اب اس کا پورا کرنا مستحب ہے کیونکہ اس نذر میں کوئی معصیت نہیں، امام مالک، ابوحنیفہ اور امام شافعیؒ اور جمہور علمائے کرام کے نزدیک کافر کی نذر ہی صحیح نہیں اس لئے اس کا پورا کرنا بھی واجب اور ضروری نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (نووی جلد ۲ ص ۵۰)

١٧٩٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ و قَالَ حَفْصٌ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ عُمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَالثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِمَا اعْتِكَافُ لَيْلَةٍ وَأَمَّا فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ فَقَالَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ حَفْصٍ ذِكْرُ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ *

۱۷۹۰۔ ابوسعید الاشج، ابواسامہ، (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب ثقفی، (تیسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ اور محمد بن العلاء اور اسحاق بن ابراہیم، حفص بن غیاث (چوتھی سند) محمد بن عمرو بن جبلہ بن ابی رواد، محمد بن جعفر، شعبہ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں باقی ابواسامہ اور ثقفی کی روایت میں ایک رات کا اعتکاف مذکور ہے، اور شعبہ کی حدیث میں ایک دن کے اعتکاف کی نذر ماننے کا تذکرہ ہے اور حفص کی روایت میں رات اور دن کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

١٧٩١- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ أَيُّوبَ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ بَعْدَ أَنْ رَجَعَ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَكَيْفَ تَرَى قَالَ اذْهَبْ فَاعْتَكِفْ يَوْمًا قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ جَارِيَةً مِنَ الْخُمُسِ

۱۷۹۱۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، جریر بن حازم، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور آپؐ طائف سے واپسی پر مقام جعرانہ میں تھے، اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام میں ایک دن اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی تو آپؐ اس کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، جاؤ اور ایک دن اعتکاف کرو، حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے ایک باندی انہیں دے دی تھی، جب

فَلَمَّا أَعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا النَّاسِ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَصْوَاتَهُمْ يَقُولُونَ أَعْتَقَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا أَعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا النَّاسِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللَّهِ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْجَارِيَةِ فَخَلِّ سَبِيلَهَا *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا تو حضرت عمرؓ نے ان کی آوازیں سنیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آزاد کر دیا ہے، حضرت عمرؓ نے دریافت کیا، یہ کیا کہہ رہے ہیں، حاضرین نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں کو آزاد کر دیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے عبداللہؓ اس باندی کے پاس جا اور اسے آزاد کر دے۔

١٧٩٢- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافِ يَوْمٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ *

۱۷۹۲۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حنین سے واپس ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس نذر کے متعلق دریافت فرمایا جو کہ جاہلیت کے زمانہ میں کی تھی، یعنی ایک دن کا اعتکاف کروں گا بقیہ حدیث جریر بن حازم کی روایت کی طرح مذکور ہے۔

١٧٩٣- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ عُمْرَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَقَالَ لَمْ يَعْتَمِرْ مِنْهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ نَذَرَ اعْتِكَافَ لَيْلَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَمَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ *

۱۷۹۳۔ احمد بن عبدۃ الضبی، حماد بن زید، ایوب، حضرت نافع ذکر کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جعرانہ سے عمرہ کرنے کا تذکرہ کیا گیا، وہ بولے آپؐ نے جعرانہ سے عمرہ نہیں کیا، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نذر کا تذکرہ کیا کہ انہوں نے جاہلیت میں ایک رات اعتکاف کی نذر مانی، بقیہ روایت جریر بن حازم اور معمر کی روایت کی طرح ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں ممکن ہے کہ حضرت ابن عمرؓ کو اس کا علم نہ ہو کیونکہ امام مسلم ہی نے کتاب الحج میں حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے سال جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھا اور اثبات نفی پر مقدم ہوتا ہے۔

١٧٩٤- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي النَّذْرِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا اعْتِكَافُ يَوْمٍ *

۱۷۹۴۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، حجاج بن منہال، حماد، ایوب، (دوسری سند) یحییٰ بن خلف، عبدالاعلیٰ، محمد بن اسحاق، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی دونوں حدیثوں میں ایک دن کے اعتکاف کا ذکر ہے۔

(۲۲۹) بَاب صُحْبَةِ الْمَمَالِيكِ *

باب (۲۲۹) غلاموں کے ساتھ کس طرح سلوک کیا جائے۔

١٧٩٥- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا قَالَ فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُودًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسْوَى هَذَا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ *

۱۷۹۵۔ ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، ابو عوانہ، فراس، ذکوان ابی صالح، زاذان ابی عمر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں آیا، اور انہوں نے ایک غلام آزاد کیا تھا تو زمین سے لکڑی یا اور کوئی چیز اٹھا کر کہا، اس میں اس کے برابر بھی ثواب نہیں، مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرما رہے تھے کہ جو آدمی اپنے غلام کے طمانچہ مارے، یا اسے مارے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کردے۔

(فائدہ) یہ آزاد کرنا باجماع مستحب ہے واجب نہیں، اس روایت اور آنے والی اور روایتوں سے غلاموں کے ساتھ حسن سلوک، نرمی، ملاطفت کا بین طور پر ثبوت اور اس کی ترغیب واضح اور روشن ہو جائے گی او مطاعنین حضرات کو اگر انہیں پڑھنے اور پھر اس کے بعد انصاف کرنے کی توفیق ہوئی تو آنکھیں کھل جائیں گی کہ اسلام کی یہ تعلیم ہے اور اگر اسلام میں غلامی ہے، تو اس قسم کی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٧٩٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ زَاذَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَعَا بِغُلَامٍ لَهُ فَرَأَى بِظَهْرِهِ أَثَرًا فَقَالَ لَهُ أَوْجَعْتُكَ قَالَ لَا قَالَ فَأَنْتَ عَتِيقٌ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ مَا لِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَزِنُ هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْ لَطَمَهُ فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ *

۱۷۹۶۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، فراس، ذکوان، زاذان بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غلام کو بلایا اور اس کی پیٹھ پر نشان دیکھا اور فرمایا کہ میں نے تجھے تکلیف دی ہے، وہ بولا نہیں، حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا تو آزاد ہے، اس کے بعد زمین پر سے کوئی چیز اٹھائی، اور فرمایا کہ اس کے آزاد کرنے میں مجھے اتنا بھی ثواب نہیں ملا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنے غلام کے ناحق حد لگائے، یا اس کے طمانچہ مارے تو اس چیز کا کفارہ اسے آزاد کر دینا ہے۔

١٧٩٧- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فِرَاسٍ بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ وَأَبِي عَوَانَةَ أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ

۱۷۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان، فراس سے شعبہ اور ابو عوانہ کی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے، باقی ابن مہدی کی روایت میں "حدالم یاتہ" کے لفظ ہیں اور وکیع کی روایت میں "لطم عبدہ" کے لفظ

مَهْدِيٍّ فَذَكَرَ فِيهِ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَدَّ *

ہیں، اس میں حد کا ذکر نہیں ہے۔

١٧٩٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَهَرَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ قُبَيْلَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي فَدَعَاهُ وَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ امْتَثِلْ مِنْهُ فَعَفَا ثُمَّ قَالَ كُنَّا بَنِي مُقَرِّنٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقُوهَا قَالُوا لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ فَلْيَسْتَخْدِمُوهَا فَإِذَا اسْتَغْنَوْا عَنْهَا فَلْيُخَلُّوا سَبِيلَهَا *

١٧٩٨۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، سلمہ بن کہیل، معاویہ بن سوید بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے غلام کے طمانچہ مارا، پھر میں بھاگ گیا، اور ظہر کی نماز سے پہلے آیا اور اپنے والد کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھی، انہوں نے غلام کو بلایا اور مجھے بھی بلایا، پھر غلام سے فرمایا، اس سے بدلہ لے لے، اس نے معاف کر دیا، پھر سوید نے کہا کہ ہم مقرن کی اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے، ہمارے پاس صرف ایک غلام تھا، اسے ہم میں سے کسی نے طمانچہ مار دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہو گئی، آپؐ نے فرمایا اسے آزاد کر دو، ہم نے عرض کیا ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی غلام نہیں، آپؐ نے فرمایا، اچھا اس سے خدمت لیتے رہو، جب اس کی ضرورت نہ رہے تو اسے آزاد کر دو۔

١٧٩٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ عَجِلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مُقَرِّنٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهَا *

١٧٩٩۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابن ادریس، حصین، حضرت بلال بن یساف بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جلدی کی اور اپنے خادم کے طمانچہ مار دیا، حضرت سوید بن مقرن بولے کہ تجھے اس کے عمدہ چہرے کے علاوہ اور کوئی جگہ نہ ملی، مجھے دیکھ میں مقرن کا ساتواں بیٹا تھا اور ایک خادم کے علاوہ ہمارے پاس دوسرا کوئی خادم نہیں تھا، ہم میں سے سب سے چھوٹے نے اس کے طمانچہ مار دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آزاد کرنے کا حکم دے دیا۔

١٨٠٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ الْبَزَّ فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ أَخِي النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَخَرَجَتْ

١٨٠٠۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، حصین، حضرت بلال بن یساف بیان کرتے ہیں کہ ہم سوید بن مقرن کے گھر میں جو نعمان بن مقرن کے بھائی تھے، کپڑا بیچا کرتے تھے ایک لونڈی وہاں آئی اور اس نے ہم میں سے کسی کو ایک

جَارِيَةٌ فَقَالَتْ لِرَجُلٍ مِنَّا كَلِمَةً فَلَطَمَهَا فَغَضِبَ سُوَيْدٌ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ *

بات کہی اس نے اس کے طمانچہ مار دیا، سویدؓ غضبناک ہو گئے اور پھر انہوں نے ابن ادریس کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔

۱۸۰۱- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مَا اسْمُكَ قُلْتُ شُعْبَةُ فَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنِي أَبُو شُعْبَةَ الْعِرَاقِيُّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ أَنَّ جَارِيَةً لَهُ لَطَمَهَا إِنْسَانٌ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدٌ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ إِخْوَةٍ لِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا خَادِمٌ غَيْرُ وَاحِدٍ فَعَمَدَ أَحَدُنَا فَلَطَمَهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهُ *

۱۸۰۱۔ عبدالوارث بن عبدالصمد، بواسطہ اپنے والد شعبہ، محمد بن منکدر، ابوشعبہ عراقی، حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ان کی لونڈی کو کسی نے طمانچہ مارا، حضرت سویدؓ بولے کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ منہ پر مارنا حرام ہے، اور مجھے دیکھ میں اپنے بھائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ساتواں تھا اور ہمارے پاس علاوہ ایک خادم کے دوسرا کوئی خادم نہ تھا، تو ہم میں سے ایک نے اس غلام کے طمانچہ مار دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس کے آزاد کر دینے کا حکم دیا۔

۱۸۰۲- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مَا اسْمُكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ *

۱۸۰۲۔ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن مثنیٰ، وہب بن جریر، شعبہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن منکدر نے دریافت کیا کہ تیرا نام کیا ہے اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۸۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ فَلَمْ أَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ فَلَمَّا دَنَا مِنِّي إِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ فَأَلْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِي فَقَالَ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ أَنَّ اللَّهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقُلْتُ لَا أَضْرِبُ مَمْلُوكًا بَعْدَهُ أَبَدًا *

۱۸۰۳۔ ابوکامل جحدری، عبدالواحد بن زیاد، اعمش، ابراہیم تیمی، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی، ابو مسعود جان لے، میں غصہ میں تھا، اس لئے کچھ نہیں سمجھ سکا، جب وہ آواز میرے قریب ہوئی، دیکھتا کیا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور فرما رہے ہیں، جان لے ابو مسعود! جان لے ابو مسعود!، ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کوڑا اپنے ہاتھ سے پھینک دیا، پھر آپؐ نے فرمایا، ابو مسعود، بخوبی جان لے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے، میں نے کہا اب کبھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔

١٨٠٤- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَهُوَ الْمَعْمَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِ الْوَاحِدِ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَسَقَطَ مِنْ يَدِي السَّوْطُ مِنْ هَيْبَتِهِ *

۱۸۰۴۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، (دوسری سند) زہیر بن حرب، محمد بن حمید، معمری، سفیان۔ (تیسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، سفیان، ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، ابوعوانہ، اعمش سے عبدالواحد کی ساتھ اسی طرح حدیث مروی ہے، باقی جریر کی روایت میں ہے کہ حضور کی ہیبت کی وجہ سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر پڑا۔

١٨٠٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ لَلَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللَّهِ فَقَالَ أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ *

۱۸۰۵۔ ابوکریب محمد بن العلاء، ابومعاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا، میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی، ابومسعود! اس بات کو جان لے، یقیناً اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے، اس سے جتنی کہ تو اس غلام پر رکھتا ہے، میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وہ اللہ تعالیٰ کے لئے آزاد ہے آپؐ نے فرمایا، اگر تو ایسا نہ کرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا دیتی یا تجھے لگ جاتی۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ جب تک اپنے اعمال درست نہ ہوں تو کوئی پیر، یا پیری مریدی کارگر نہیں ہو سکتی، یوم تجزی کل نفس بما کسبت (یعنی جس دن ہر نفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا) کا عموم اسی پر دال ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٨٠٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ غُلَامَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ قَالَ فَجَعَلَ يَضْرِبُهُ فَقَالَ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ فَتَرَكَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَلَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ فَأَعْتَقَهُ *

۱۸۰۶۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، سلیمان، ابراہیم تیمی، بواسطہ اپنے والد حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے، غلام کہنے لگا، اعوذ باللہ! وہ اور مارنے لگے غلام بولا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ تو حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے چھوڑ دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ تجھ پر اتنی طاقت رکھتا ہے کہ تو اس غلام پر نہیں رکھتا، ابومسعودؓ نے اس غلام کو آزاد کر دیا۔

(فائدہ) غصہ کی حالت میں ابو مسعودؓ نے اعوذ باللہ کا لفظ نہیں سنا، مگر بعد میں جیسا کہ روایات بالا سے ثابت ہو گیا، حضورؐ تشریف لے آئے اور پھر غلام نے بھی آپ کو دیکھ کر درخواست کی، تب ان کو اس چیز پر تنبہ ہوا اور غلام کو چھوڑ دیا۔

١٨٠٧ - وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۸۰۷۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے لیکن اس میں "اعوذ باللہ" اور "اعوذ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کا تذکرہ نہیں ہے۔

١٨٠٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا فُضَيْلُ ابْنُ غَزْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي نُعْمٍ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ *

۱۸۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر (دوسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، فضیل بن غزوان، عبدالرحمٰن بن ابی نعم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائی تو قیامت کے دن اس پر حد قائم کی جائے گی، مگر یہ کہ وہ اس وقت تہمت لگانے میں سچا ہو۔

(فائدہ) علماء کرام کا اجماع ہے کہ آزاد پر غلام کو متہم کرنے کی بنا پر حد قائم نہیں کی جائے گی، کیونکہ وہ محصن نہیں ہے، لیکن اگر آقا نے غلط تہمت لگائی ہے تو پھر قیامت کے دن پوری سزا ملے گی، مگر یہ کہ وہ غلام معاف کر دے۔

١٨٠٩ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ كِلَاهُمَا عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ التَّوْبَةِ *

۱۸۰۹۔ ابو کریب، وکیع (دوسری سند) زہیر بن حرب، اسحاق بن یوسف ازرق، فضیل بن غزوان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی دونوں روایتوں کے یہ الفاظ ہیں کہ میں نے ابوالقاسم نبی التوبہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

١٨١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مَرَرْنَا بِأَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ جَمَعْتَ بَيْنَهُمَا كَانَتْ حُلَّةً فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنْ إِخْوَانِي كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا

۱۸۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، معرور بن سوید بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابوذر غفاریؓ کے پاس مقام ربذہ میں گئے اور وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے، اور ان کے غلام نے بھی ویسی ہی چادر اوڑھ رکھی تھی، ہم نے کہا، اے ابوذرؓ! اگر تم یہ دونوں چادریں لے لیتے تو ایک جوڑا ہو جاتا، وہ بولے، کہ مجھ میں اور میرے ایک بھائی میں لڑائی ہوئی، اس کی ماں عجمی تھی میں نے اس کو اس کی ماں کی وجہ سے عار دلائی اس نے حضورؐ سے میری شکایت کی، تو میں آپؐ سے ملا، آپؐ نے فرمایا، ابوذر

ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ سَبَّ الرِّجَالَ سَبُّوا أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ *

تم میں جاہلیت ہے، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگوں کو گالی دے گا لوگ اسکے ماں باپ کو گالیاں دیں گے، آپؐ نے فرمایا اے ابوذر تم میں جاہلیت ہے، وہ تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے انہیں تمہارے نیچے کر دیا ہے، لہٰذا جو تم کھاتے ہو وہ انہیں کھلاؤ، اور جو تم پہنتے ہو وہ انہیں پہناؤ، اور ان کی طاقت سے زیادہ انہیں تکلیف نہ دو اور اگر ایسا کام ہو تو تم بھی اس میں شریک ہو جاؤ۔

(فائدہ) حضرت ابوذرؓ کی لڑائی غلام ہی سے ہوئی تھی مگر چونکہ حضورؐ نے غلاموں کو بھائی فرمایا ہے، اس لئے حضرت ابوذرؓ نے بھی اسی طرح تعبیر کر دیا، اسلام میں غلامی اس کا نام ہے، موجودہ دور کی غلامی نہیں دور حاضر میں تو آزادی بھی غلامی سے کم نہیں ہے۔ (مترجم)

۱۸۱۱- وَحَدَّثَنَاه أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بَعْدَ قَوْلِهِ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ قُلْتُ عَلَى حَالِ سَاعَتِي مِنَ الْكِبَرِ قَالَ نَعَمْ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُعَاوِيَةَ نَعَمْ عَلَى حَالِ سَاعَتِكَ مِنَ الْكِبَرِ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَبِعْهُ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَلْيَبِعْهُ وَلَا فَلْيُعِنْهُ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ *

۱۸۱۱۔ احمد بن یونس، زہیر، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی زہیر اور ابو معاویہ کی روایت میں اس لفظ کے بعد کہ تجھ میں جاہلیت ہے یہ زیادتی ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میرے اس بڑھاپے پر، آپؐ نے فرمایا، ہاں اور ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ ہاں تیرے اتنے بڑھاپے پر بھی اور عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ اگر تو اسے ایسے کام پر مجبور کرے اور زہیر کی روایت میں ہے کہ اس کی مدد کر، اور ابو معاویہؓ کی روایت میں نہ فروخت کرنے کا تذکرہ ہے، اور نہ مدد کرنے کا۔

۱۸۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَيَّرَهُ بِأُمِّهِ قَالَ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ

۱۸۱۲۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، واصل احدب، معرور بن سوید سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذرؓ کو ایک جوڑا پہنے ہوئے دیکھا اور ان کا غلام بھی ویسا ہی جوڑا پہنے تھا، میں نے ان سے اس کا سبب پوچھا، انہوں نے کہا کہ میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی سے تیز کلامی ہو گئی، میں نے اس کی ماں کی وجہ سے اسے عار دلائی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے اس چیز کا تذکرہ کیا، رسول اللہ صلی

لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ *

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تیرے اندر جاہلیت ہے وہ تمہارے بھائی ہیں، اور تمہارے غلام ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ہاتھوں کے نیچے کر دیا ہے لہٰذا جس کا بھائی اس کے ہاتھ کے نیچے ہو تو جو خود کھائے اسے کھلائے اور جو خود پہنے اسے پہنائے اور ان کاموں پر انہیں مجبور نہ کرو جس کی ان میں طاقت نہیں اور اگر ایسا کرو تو خود ان کی مدد کرو۔

(فائدہ) سابقہ ایک روایت میں بیچنے کا بھی ذکر آیا ہے باقی یہ چیز زیادہ صحیح ہے کہ ان کی مدد کرو اور جن کی حضرت ابوذرؓ سے لڑائی ہوئی، وہ حضرت بلالؓ تھے۔

١٨١٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ عَنِ الْعَجْلَانِ مَوْلَى فَاطِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ *

۱۸۱۳۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، عجلان مولیٰ فاطمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ غلام کو (حسب استطاعت) کھانا بھی دو اور کپڑا بھی دو، اور جتنی طاقت ہو اس سے اتنا کام لو۔

١٨١٤- وَحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ قَالَ دَاوُدُ يَعْنِي لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ *

۱۸۱۴۔ قعنبی، داؤد بن قیس، موسیٰ بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کے لئے اس کا خادم کھانا تیار کرے اور پھر اسے لے کر آئے تو وہ کھانا پکانے کی گرمی اور دھواں برداشت کر چکا ہو تو اسے اپنے ساتھ بٹھالے، اور کھائے اور اگر کھانا بہت ہی کم ہو تو پھر ایک لقمہ یا دو لقمے اس کے ہاتھ پر رکھ دے، داؤد راوی نے "اکلتہ او اکلتین" کی تفسیر "لقمة او لقمتين" سے کی ہے۔

١٨١٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ *

۱۸۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بندہ جب اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی بھی اچھی طرح عبادت کرے تو اسے دوہرا ثواب ملے گا۔

١٨١٦- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

۱۸۱۶۔ زہیر بن حرب اور محمد بن مثنیٰ، یحییٰ قطان، (دوسری

الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ *

سند) محمد بن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر، ابواسامہ، عبید اللہ (چوتھی سند) ہارون بن سعید الایلی، ابن وہب، اسامہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۸۱۷- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ قَالَ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يَحُجُّ حَتَّى مَاتَتْ أُمُّهُ لِصُحْبَتِهَا قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ لِلْعَبْدِ الْمُصْلِحِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَمْلُوكَ *

۱۸۱۷۔ ابوالطاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن میسب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نیک غلام کو دوہرا ثواب ہے، حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابوہریرہؓ کی جان ہے، اگر جہاد، حج اور ماں کے ساتھ سلوک کرنا نہ ہوتا تو میں اس بات کی تمنا کرتا کہ غلام کی حالت میں میرا انتقال ہو، اور حضرت ابوہریرہؓ نے اپنی والدہ کے انتقال کر جانے تک حج نہیں کیا، انہی کی خدمت میں مصروف رہے، ابوطاہر نے اپنی روایت میں "عبد مصلح" کہا "مملوک" کا لفظ بیان نہیں کیا۔

(فائدہ) حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کر چکے تھے، اس لئے فریضہ ان سے ساقط ہو گیا، پھر اپنی ماں کے انتقال کر جانے تک دوبارہ نفلی حج کے لئے نہیں گئے کیونکہ نفلی حج سے والدین کی خدمت واطاعت زیادہ ضروری ہے۔

۱۸۱۸- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَلَغَنَا وَمَا بَعْدَهُ *

۱۸۱۸۔ زہیر بن حرب، ابوصفوان اموی، یونس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور بعد والے حصہ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۸۱۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ قَالَ فَحَدَّثْتُهَا

۱۸۱۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب، ابومعاویہ، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندہ یعنی غلام اللہ کا حق اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا، راوی کہتے ہیں میں

كَعْبًا فَقَالَ كَعْبٌ لَيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ وَلَا عَلَى مُؤْمِنٍ مُزْهِدٍ *

نے یہ حدیث کعب سے بیان کی، انہوں نے کہا اس پر حساب بھی نہیں اور نہ اس مومن پر جس کے پاس مال کم ہو۔

١٨٢٠ - وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۸۲۰۔ زہیر بن حرب، جریر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

١٨٢١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يُتَوَفَّى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللَّهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهِ نِعِمَّا لَهُ *

۱۸۲۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس غلام کے لئے اچھائی ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اپنے مالک کی اچھی طرح خدمت کرتا ہوا مر جائے کیا ہی اچھا ہے وہ غلام۔

١٨٢٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ *

۱۸۲۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ ادا کر دے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو باقی حصہ کی قیمت کو پہنچتا ہو تو اس غلام کی ٹھیک قیمت لگائی جائے اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو ان کا حصہ ادا کر دے اور غلام اس کی جانب سے آزاد ہو جائیگا ورنہ تو جتنا آزاد ہونا تھا سو وہ ہو گیا۔

١٨٢٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ *

۱۸۲۳۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کر دیا تو اس پر باقی حصہ بھی آزاد کرنا واجب ہے، اگر اس کی قیمت کے مطابق مال رکھتا اور اگر مال نہ ہو تو جتنا آزاد ہونا تھا سو ہو گیا۔

١٨٢٤ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ

۱۸۲۴۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، نافع مولیٰ ابن عمر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کر دیا اگر اس کے پاس اس کی قیمت

مِنَ الْمَالِ قَدْرُ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ*

کے بقدر مال ہے تو اس کی ٹھیک قیمت لگائی جائے گی ورنہ تو جو کچھ آزاد ہونا تھا سو وہ ہو گیا۔

١٨٢٥- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَإِنَّهُمَا ذَكَرَا هَذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَقَالَا لَا نَدْرِي أَهُوَ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ أَوْ قَالَهُ نَافِعٌ مِنْ قِبَلِهِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ *

۱۸۲۵۔ قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح، لیث بن سعد۔
(دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید۔
(تیسری سند) ابوالربیع، ابوکامل، حماد بن زید۔
(چوتھی سند) زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، ایوب۔
(پانچویں سند) اسحاق بن منصور، عبدالرزاق، ابن جریج، اسماعیل بن امیہ۔
(چھٹی سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ابن ابی ذئب۔
(ساتویں سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ بن زید، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں، باقی اس میں یہ آخری جملہ نہیں ہے کہ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو جتنا اس سے آزاد ہونا تھا سو وہ ہو گیا، مگر ایوب اور یحییٰ بن سعید کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ الفاظ حدیث کے ہیں یا حضرت نافع نے بذات خود اسے بیان کیا ہے، اور لیث بن سعدؒ کی روایت کے علاوہ اور کسی روایت میں "سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کے الفاظ نہیں ہیں۔

١٨٢٦- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ قُوِّمَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ قِيمَةَ عَدْلٍ لَا وَكْسَ وَلَا

۱۸۲۶۔ عمرو ناقد اور ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عمرو، سالم بن عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایسے غلام کو آزاد کرے جو اس کے اور دوسرے کے درمیان مشترک ہو تو اس کے مال میں سے اس کی ٹھیک قیمت لگائی جائے گی کسی قسم کی کمی زیادتی نہ

شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ مُوسِرًا *

ہو گی اور پھر اگر وہ مالدار ہو گا تو غلام اس کے مال میں سے آزاد ہو جائے گا۔

١٨٢٧- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ عَتَقَ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ *

۱۸۲۷۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کردے تو بقیہ حصہ بھی اس کے مال میں سے آزاد ہو جائے گا اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو پہنچتا ہو۔

١٨٢٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ يَضْمَنُ *

۱۸۲۸۔ محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، جو غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ایک ان میں سے اپنے حصہ کو آزاد کردے تو وہ دوسرے حصہ کا بھی ضامن ہو گا۔

(فائدہ) یعنی اگر مالدار ہو گا تو اس کی بھی قیمت ادا کرے گا اور غلام اس کی جانب سے آزاد ہو جائے گا۔ مفصل بیان اس کا کتاب العتق میں گزر چکا، واللہ اعلم بالصواب۔

١٨٢٩- وَحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكٍ فَهُوَ حُرٌّ مِنْ مَالِهِ *

۱۸۲۹۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ جو غلام کا ایک حصہ آزاد کردے تو پورا ہی اس کے مال میں سے آزاد ہو گا۔

١٨٣٠- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ ابْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ *

۱۸۳۰۔ عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، ابن ابی عروبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کیا، تو اس کی آزادی بھی اس کے مال میں سے ہو گی اگر اس کے پاس مال ہو گا اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو گا تو غلام سے سعایت کرائی جائے گی، باقی اس پر جبر نہیں کیا جائے گا۔

١٨٣١- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا

۱۸۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، محمد بن بشر، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن ابی عروبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی عیسیٰ کی

عِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ *

روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر اس حصہ میں سعایت کرائی جائے گی جو آزاد نہیں، بایں صورت کہ اس پر جبر نہیں کیا ہو گا۔

١٨٣٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرَهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّأَهُمْ أَثْلَاثًا ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا *

۱۸۳۲۔ علی بن حجر سعدی اور ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، ایوب، ابو قلابہ، ابی المہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے اپنے انتقال کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو بلایا اور ان کو تین حصوں میں تقسیم کیا، اس کے بعد ان میں قرعہ ڈالا، جن دو غلاموں پر قرعہ نکلا وہ آزاد ہو گئے اور چار غلام ہی رہے، اور مرنے والے کے حق میں آپؐ نے سخت بات فرمائی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ دوسری روایت میں وہ سخت بات مروی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، اگر ہمیں معلوم ہوتا تو ہم اس پر نماز نہ پڑھتے، باقی ایسی حالت میں قرعہ نہیں ڈالا جائے گا، بلکہ ہر ایک غلام کا تہائی حصہ آزاد ہو جائے گا، اور باقی حصہ میں وہ سعایت کریں گے، اس مقام پر حضورؐ نے جھگڑے کو بند کرنے کے لئے یہ فوری اقدام فرمایا، چنانچہ امام ابو حنیفہ، شعبی، شریح، حسن اور سعید بن سیب کا یہ مسلک ہے (ہکذا فی المرقاۃ)

١٨٣٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ الثَّقَفِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا حَمَّادٌ فَحَدِيثُهُ كَرِوَايَةِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَأَمَّا الثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ فَأَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ *

۱۸۳۳۔ قتیبہ بن سعید، حماد (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ثقفی، ایوب سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، البتہ حماد کی روایت تو ابن علیہ کی روایت کے طریقہ پر ہے، باقی ثقفی کی روایت میں یہ ہے کہ ایک انصاری مرد نے اپنے مرنے کے وقت وصیت کی اور اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔

١٨٣٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَحَمَّادٍ *

۱۸۳۴۔ محمد بن منہال، ضریر، ابن عبدہ، یزید بن زریع، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن علیہ اور حماد کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

(۲۳۰) بَاب جَوَازِ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ *

باب (۲۳۰) مدبر غلام کی بیع کا جواز۔

۱۸۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ *

۱۸۳۵۔ ابوالربیع، سلیمان بن داؤد عتکی، حماد بن زید، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے اپنے مرنے کے بعد اپنا غلام آزاد کیا، اور اس کے علاوہ اس کے پاس اور کوئی مال نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی اطلاع ہوگئی، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس غلام کو کون مجھ سے خریدتا ہے، تو نعیم بن عبداللہ نے آٹھ سو درہم کے بدلے اسے خرید لیا، آپؐ نے وہ غلام اس کے حوالے کر دیا، عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا وہ غلام قبطی تھا (حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت کے) پہلے ہی سال انتقال کر گیا۔

۱۸۳۶- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَقُولُ دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ فَاشْتَرَاهُ ابْنُ النَّحَّامِ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ *

۱۸۳۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، عمرو، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ انصار میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا اور اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فروخت کر دیا اور ابن نحامؓ نے اسے خرید لیا اور وہ غلام قبطی تھا، حضرت ابن زبیر کی خلافت کے پہلے سال مر گیا۔

(فائدہ) مدبر وہ غلام ہے کہ جسے مالک کہہ دے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے، امام نووی فرماتے ہیں، ابن نحام غلط ہے، صحیح نحام ہے، اور یہ نعیم بن عبداللہ کا لقب ہے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت میں گیا تو وہاں نعیم کا نحمہ سنا اور نحمہ آواز کو بولتے ہیں، اور اس مدبر کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کیا، وہ مدبر مقید تھا، مطلق نہیں تھا، اور مدبر مقید کا حکم یہ ہے کہ اگر مالک اسی خاص بیماری میں انتقال کر جائے تو وہ خود بخود آزاد ہو جائے گا، اور اگر انتقال نہ کرے تو پھر مالک کو اس کا فروخت کرنا درست ہے، رہا مدبر مطلق تو اس کی بیع کسی حالت میں بھی درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۸۳۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُدَبَّرِ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ *

۱۸۳۷۔ قتیبہ بن سعید اور ابن رمح، لیث بن سعد، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدبر کے بارے میں حماد کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۸۳۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ

۱۸۳۸۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی، عبدالمجید بن سہیل، عطاء

يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ الْمُعَلِّمِ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُمْ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ كُلُّ هَؤُلَاءِ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ *

بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبداللہؓ۔ (دوسری سند) عبداللہ بن ہاشم، یحییٰ بن سعید، حسن بن ذکوان معلم، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہؓ (تیسری سند) ابوغسان مسمعی، معاذ بواسطہ اپنے والد، مطر، عطاء بن ابی رباح، ابوالزبیر، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، مدبر غلام کے فروخت کرنے کے بارے میں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حماد، ابن عیینہ، عمرو بن دینار کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِيْنَ وَالْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ

(٢٣١) بَاب الْقَسَامَةِ *

١٨٣٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ يَحْيَى وَحَسِبْتُ قَالَ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ

باب (۲۳۱) قسامت کا بیان۔

۱۸۳۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے، یحییٰ بیان کرتے ہیں، میرے خیال میں بشیر نے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی نام لیا ہے، غرضیکہ ان دونوں نے بیان کیا ہے عبداللہ بن سہل بن زید، اور محیصہ بن مسعود بن زید دونوں نکلے جب خیبر پہنچے تو دونوں علیحدہ علیحدہ ہوگئے، پھر محیصہ نے دیکھا کہ عبداللہ بن سہل کو کسی نے مار ڈالا، انہوں نے عبداللہ بن سہل کو دفن کیا، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حویصہ بن مسعودؓ اور عبدالرحمٰن بن سہل بھی، اور عبدالرحمٰن سب میں چھوٹے تھے چنانچہ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے پہلے گفتگو شروع کر دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عمر میں بڑا ہے اس کی بڑائی کو قائم رکھو، چنانچہ یہ

الْكُبْرَ فِي السِّنِّ فَصَمَتَ فَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ وَتَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى عَقْلَهُ *

خاموش ہو گئے اور ان کے ساتھیوں نے صورت حال بیان کرنا شروع کی اور انہوں نے بھی ان کے ساتھ بیان کی، پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ بن سہل کے مارے جانے کے مقام کو بیان کیا، آپؐ نے فرمایا کہ تم پچاس قسمیں کھا کے اپنے قاتل کا خون حاصل کرتے ہو؟ یہ تینوں بولے ہم کس طرح قسمیں کھا سکتے ہیں جبکہ خون کے وقت ہم حاضر نہ تھے، آپؐ نے فرمایا تو پھر یہود پچاس قسمیں کھا کر اس الزام سے بری ہو جائیں گے، وہ بولے کافروں کی قسمیں کیونکر قبول کریں گے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھا تو ان کو دیت دی۔

(فائدہ) یہ حدیث قسامت کے بیان میں اصل ہے اور قسامت یہ ہے کہ جب خون اقرار اور گواہی سے ثابت نہ ہو سکے تو محلہ والوں سے جن پر شبہ ہو، پچاس قسمیں لی جائیں گی کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا، اور نہ ہم اس کے قاتل کو جانتے ہیں اور پھر امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے صحیح ترین قول میں قسامت سے دیت واجب ہو گی، قصاص نہیں لیا جائے گا اور قسمیں مدعی علیہ پر واجب ہوں گی کیونکہ حدیث مشہور ہے، البینة علی المدعی والیمین علیٰ من انکر" یعنی گواہی مدعی پر ہے، اور قسم مدعی علیہ پر، اور سنن ابوداؤد میں صاف طور پر مذکور ہے کہ حضورؐ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم ان میں سے پچاس آدمیوں کو منتخب کر لو اور ان سے قسمیں لے لو، اور ملا علی قاری فرماتے ہیں اس مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گفتگو فرمائی، اس سے صرف صورت حال کو معلوم کیا، کسی قسم کے فیصلہ کا نفاذ مقصود نہیں تھا کیونکہ محیصہ اس مقام پر موجود ہی نہیں تھے، ورنہ تو قسمیں مدعی علیہ پر واجب ہیں۔

١٨٤٠- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُودَ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَابْنَا عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ أَوْ قَالَ لِيَبْدَأِ الْأَكْبَرُ

۱۸۴۰۔ عبیداللہ بن عمر قواریری، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محیصہ بن مسعود، اور عبداللہ بن سہل دونوں خیبر کی طرف گئے اور کھجور کے درختوں میں جدا ہو گئے، لوگوں نے یہود پر گمان کیا، پھر عبداللہ کے بھائی عبدالرحمٰن اور ان کے چچا کے لڑکے حویصہ اور محیصہؓ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبدالرحمٰن اپنے بھائی کا حال بیان کرنے لگے اور وہ تینوں میں چھوٹے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بڑے بھائی کی بڑائی کر، یا فرمایا بڑے کو گفتگو کرنی چاہئے، پھر حویصہؓ اور محیصہؓ نے اپنے بھائی کا حال بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ قَالُوا أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا قَالَ حَمَّادٌ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ *

فرمایا تم میں سے پچاس آدمی یہود کے کسی آدمی کے متعلق قسم کھالیں، تو وہ بالکل تمہارے حوالے کر دیا جائے گا، وہ بولے اس واقعہ پر ہم موجود نہیں تھے، تو ہم کیونکر قسمیں کھالیں، حضورؐ نے فرمایا تو یہود پچاس قسمیں کھا کر اپنے کو پاک کرلیں گے، انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو کافر ہیں بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن سہل کی دیت اپنے پاس سے دے دی، حضرت سہل بیان کرتے ہیں کہ میں ان اونٹوں کے باندھنے کی جگہ گیا، تو ان میں سے ایک اونٹنی نے میرے لات ماردی۔

(فائدہ) امام نووی بیان کرتے ہیں کہ آخری جملہ سے یہ مقصود ہے کہ صورت حال کو پورے کمال کے ساتھ محفوظ رکھا ہے کہ اس کے بیان کرنے میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں کی۔

١٨٤١ - وَحَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِهِ فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ *

۱۸۴۱۔ قواریری، بشر بن مفضل، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، اور اپنی حدیث میں یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پاس سے دیت دیدی اور یہ نہیں ہے کہ ایک اونٹنی نے میرے لات ماردی۔

١٨٤٢ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

۱۸۴۲۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب ثقفی، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٨٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّيْنِ ثُمَّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۴۳۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سہل بن زیدؓ اور محیصہ بن مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی حارثہ میں سے تھے، دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خیبر گئے، اور ان دنوں وہاں امن و امان تھا، اور وہاں یہودی رہتے تھے، دونوں اپنے کاموں کی وجہ سے جدا

وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَأَهْلُهَا يَهُودُ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَوُجِدَ فِي شَرَبَةٍ مَقْتُولًا فَدَفَنَهُ صَاحِبُهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَشَى أَخُو الْمَقْتُولِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَحَيْثُ قُتِلَ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَمَّنْ أَدْرَكَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهُمْ تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا فَزَعَمَ أَنَّهُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلَهُ مِنْ عِنْدِهِ *

ہوگئے تو عبداللہ بن سہل مارے گئے اور ایک حوض میں پائے گئے، محیصہ نے انہیں دفن کیا، اس کے بعد مدینہ منورہ آئے اور عبدالرحمٰن بن سہل مقتول کے بھائی اور محیصہ اور حویصہ تینوں چلے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ کا واقعہ بیان کیا اور اس مقام کا تذکرہ کیا جہاں وہ شہید کئے گئے، بشیر ان حضرات سے روایت کرتے ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے پایا کہ آپؐ نے ان سے (بعد میں) ارشاد فرمایا کہ تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے قاتل کو لیتے ہو، انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے نہیں دیکھا، اور نہ ہم وہاں موجود تھے، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ پھر یہود پچاس قسمیں کھا کر اپنے کو بری کرلیں گے تو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کافروں کی قسمیں کیونکر قبول کریں گے، بشیرؒ کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کی دیت اپنے پاس سے ادا کردی۔

(فائدہ) میں نے پہلے بھی ذکر کردیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے صورت حال دریافت فرما رہے تھے، انہیں پچاس قسمیں کھانے کا حکم نہیں دے رہے تھے کیونکہ قسمیں تو مدعی علیہ سے لی جاتی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

١٨٤٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ انْطَلَقَ هُوَ وَابْنُ عَمٍّ لَهُ يُقَالُ لَهُ مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى قَوْلِهِ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ يَحْيَى فَحَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ لَقَدْ رَكَضَتْنِي فَرِيضَةٌ مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ بِالْمِرْبَدِ*

۱۸۴۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بنی حارثہ میں سے ایک انصاری مرد جن کا نام عبداللہ بن سہل بن زید تھا، وہ اور ان کے چچازاد بھائی جن کا نام محیصہ بن مسعود بن زید تھا اپنے گھر سے چلے اور بقیہ حدیث لیث کی روایت کی طرح مروی ہے، اس بیان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پاس سے دیت دے دی، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے بشیر بن یسار نے بیان کیا کہ مجھے سہل بن ابی حثمہ نے بتایا کہ میرے ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی نے تھان میں لات ماردی۔

١٨٤٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا بُشَيْرُ ابْنُ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ *

١٨٤٦- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو لَيْلَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رِجَالٍ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأَتَى مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي عَيْنٍ أَوْ فَقِيرٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ

۱۸۴۵۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر بواسطہ اپنے والد، سعید بن عبید، بشیر بن یسار انصاری، حضرت سہل بن ابی حثمہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ چند آدمی ان کی قوم سے خیبر گئے اور وہاں پہنچ کر علیحدہ علیحدہ ہو گئے تو ایک آدمی ان میں سے مقتول پایا گیا، اور بقیہ حدیث بیان کی اور یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خون کو باطل کرنا اچھا نہیں جانا، چنانچہ آپؐ نے صدقہ کے اونٹوں میں سے سو اونٹ دیت کے طور دیدیئے۔

۱۸۴۶۔ اسحاق بن منصور، بشر بن عمر، مالک بن انس، ابو لیلیٰ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سہل، حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کے چند بڑے حضرات سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سہلؓ اور محیصہ دونوں اس تکلیف کی بناء پر جو انہیں لاحق ہوئی خیبر گئے تو محیصہؓ سے کسی نے کہا کہ عبداللہ بن سہل مارے گئے، اور ان کی نعش چشمہ یا کنویں میں ڈال دی گئی ہے، وہ یہود کے پاس گئے اور ان سے کہا، خدا کی قسم تم نے اس کو قتل کیا ہے، یہودیوں نے کہا، خدا کی قسم ہم نے اسے نہیں مارا ہے، پھر وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا، چنانچہ محیصہ اور ان کا بھائی حویصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ان سے بڑا تھا اور عبدالرحمٰن بن سہل تینوں (حاضر خدمت) ہوئے، محیصہ نے گفتگو کرنا چاہی، کیونکہ وہ خیبر میں ان کے ساتھ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محیصہؓ سے فرمایا بڑے کی بڑائی کر، اور بڑے کو بیان کرنے دے، چنانچہ حویصہؓ نے گفتگو کی اس کے بعد محیصہؓ نے بات کی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا تو یہود تمہارے ساتھی کی دیت ادا کر دیں یا جنگ کے لئے تیار ہو جائیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں یہود کو لکھا، انہوں نے جواب میں لکھا کہ خدا کی قسم ہم نے انہیں نہیں مارا ہے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہؓ، محیصہؓ اور عبدالرحمٰنؓ

وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ فَقَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ *

سے فرمایا کہ تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کا خون لیتے ہو، انہوں نے کہا نہیں، آپؐ نے ارشاد فرمایا تو یہود تمہارے لئے قسمیں کھائیں گے، انہوں نے کہا وہ مسلمان نہیں ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پاس سے دیت ادا کی، اور ان کی جانب آپؐ نے سو اونٹ بھیج دیئے، حتیٰ کہ وہ ان کے مکان میں داخل ہوگئے، سہل بیان کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے میرے لات ماری۔

١٨٤٧ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا و قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ *

١٨٤٧۔ ابوالطاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار مولیٰ (غلام آزاد کردہ) حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے جو کہ انصار میں سے تھے، روایت منقول ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو اس طریقہ پر باقی رکھا جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں تھی۔

١٨٤٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قَتِيلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ *

١٨٤٨۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، بس اتنی زیادتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک مقتول کے درمیان قسامت کا فیصلہ کیا کہ جس کے قتل کا انہوں نے یہود پر دعویٰ کیا تھا۔

١٨٤٩ - وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ *

١٨٤٩۔ حسن بن علی حلوانی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کچھ انصاری حضرات سے خبر دی اور وہ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

(٢٣٢) بَاب حُكْمِ الْمُحَارِبِينَ وَالْمُرْتَدِّينَ *

باب (۲۳۲) لڑنے والوں اور مرتد ہو جانے

والوں کے احکام۔

۱۸۵۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هُشَيْمٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَفَعَلُوا فَصَحُّوا ثُمَّ مَالُوا عَلَى الرُّعَاةِ فَقَتَلُوهُمْ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَسَاقُوا ذَوْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي أَثَرِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا*

۱۸۵۰۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ہشیم، عبدالعزیز بن صہیب، حمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ میں حاضر ہوئے تو انہیں وہاں کی آب و ہوا موافق نہیں آئی، انہیں استسقاء ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، اگر چاہو تو صدقات کے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو، انہوں نے ایسا ہی کیا، اور وہ اچھے ہوگئے، پھر اونٹوں کے چرواہوں کی جانب متوجہ ہوئے اور ان کو مار ڈالا اور اسلام سے مرتد ہوگئے، اور اونٹوں کو لے بھاگے، جب یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی، آپؐ نے ان کے تعاقب میں لوگوں کو روانہ کیا، وہ پکڑے گئے، آپؐ نے ان کے ہاتھ پیر کٹوائے اور ان کی آنکھوں میں (گرم) سلائیاں پھروائیں اور تپتے ہوئے میدان میں ان کو ڈلوادیا، بالآخر وہ (اسی طرح) مر گئے۔

(فائدہ) یہ حدیث مرتدین اور محاربین کے بارے میں اصل ہے اور آیت انماجزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ کے مطابق ہے، کیونکہ ان لوگوں نے دین سے ارتداد بھی کیا اور اس کے ساتھ محاربین اور قطاع الطریق (ڈاکہ) والا کام بھی کیا، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یہ سزا تجویز فرمائی، باقی ایسے لوگوں کے لئے کلام اللہ میں جو سزائیں مذکور ہیں ان میں سے امام کو حق حاصل ہے کہ چاہے جونسی سزا تجویز کردے، اور ان لوگوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ وحی معلوم فرمالیا تھا، کہ ان کی صحت پیشاب پینے ہی میں ہے، لہٰذا ایسے شیاطین کے لئے ایسی دوا تجویز فرمادی، لیکن اب چونکہ شفاء یقینی نہیں ہے اس لئے کسی کو بطور دوا کے بھی پیشاب پینے کی اجازت نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۸۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ وَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ

۱۸۵۱۔ ابو جعفر محمد بن صباح اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ، حجاج بن ابی عثمان، ابو رجاء مولیٰ ابی قلابہ، ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور آپؐ سے اسلام پر بیعت کی، اور پھر انہیں آب و ہوا موافق نہ آئی اور ان کے بدن کمزور ہوگئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کی شکایت کی، آپؐ

فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَقَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَصَحُّوا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَطَرَدُوا الْإِبِلَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ ثُمَّ نُبِذُوا فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا و قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي رِوَايَتِهِ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ وَقَالَ وَسُمِّرَتْ أَعْيُنُهُمْ*

نے فرمایا تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں میں کیوں نہیں جاتے، وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیو، انہوں نے کہا اچھا اور پھر وہ وہاں گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا، لہٰذا اچھے ہو گئے اس کے بعد انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو لے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی آپؐ نے ان کے تعاقب میں آدمیوں کو روانہ کیا وہ پکڑے گئے اور پھر انہیں حاضر خدمت کیا گیا، آپؐ نے حکم فرمایا ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں سلائی سے پھوڑی گئیں اور پھر وہ دھوپ میں ڈال دیئے گئے تا آنکہ مر گئے اور ابن صباح کی روایت میں "واطردوا النعم" کے الفاظ ہیں۔

(فائدہ) اس روایت میں قبیلہ عکل کا ذکر ہے اور پہلی روایت میں عرینہ کا، حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ روایتیں اس بارے میں مختلف ہیں کسی میں دونوں قبیلے شک کے ساتھ مذکور ہیں اور کسی میں ایک ہی کا ذکر ہے اور ایک میں دونوں کا بلا شک کے ذکر ہے، اور یہ صحیح ہے اور اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو ابو عوانہ اور طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی ہے کہ چار آدمی عرینہ کے تھے اور تین عکل کے، اور ممکن ہے کہ ایک کسی اور قبیلہ کا ہو جو ان کے ساتھ ہو لیا ہو، اور حضورؐ نے ان کی آنکھیں قصاصاً پھوڑ دیں، کیونکہ انہوں نے آپؐ کے چرواہوں کے ساتھ بھی یہ معاملہ کیا تھا، واللہ اعلم بالصواب۔

١٨٥٢ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا بِمَعْنَى حَدِيثِ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ*

۱۸۵۲۔ ہارون بن عبداللہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابو رجاء مولیٰ ابی قلابہ، ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ عکل یا عرینہ کے آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے پاس جانے کا حکم دیا اور یہ کہ ان کا دودھ اور پیشاب پئیں(ا)، اور بقیہ حدیث حجاج بن ابی عثمان کی روایت کی طرح مروی ہے، صرف اتنی (زیادتی ہے) کہ انہیں میدان حرہ میں ڈال دیا گیا، وہ پانی مانگتے تھے، لیکن انہیں پانی نہیں دیا جاتا تھا۔

(ا) اس حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط ہوا کہ مجبوری میں حرام چیز بطور دوائی کے استعمال کی جاسکتی ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بطور علاج اونٹوں کے پیشاب پینے کا فرمایا۔ مشائخ حنفیہ کی بھی یہی رائے ہے کہ جب کوئی ماہر دیندار معالج کسی بیماری کے علاج کے لئے حرام چیز بطور دوائی تجویز کرے تو بوقت ضرورت مجبوری میں اس کا استعمال جائز ہے۔

۱۸۵۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ فَقَالَ عَنْبَسَةُ قَدْ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَحَجَّاجٍ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ عَنْبَسَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَقُلْتُ أَتَتَّهِمُنِي يَا عَنْبَسَةُ قَالَ لَا هَكَذَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ يَا أَهْلَ الشَّامِ مَا دَامَ فِيكُمْ هَذَا أَوْ مِثْلُ هَذَا *

۱۸۵۳۔ محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام (دوسری سند) احمد بن عثمان نوفلی، ازہر سمان، ابن عون، ابورجاء، ابوقلابہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، تو انہوں نے حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا، کہ تم قیامت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ عنبسہ کہنے لگے کہ مجھ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایسی ایسی حدیث بیان کی ہے، میں نے کہا کہ مجھ سے بھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی ہے، کہ ایک قوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور پھر ایوب اور حجاج کی روایت کی طرح حسب سابق حدیث بیان کی، ابوقلابہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں حدیث بیان کر چکا تو عنبسہ بولے، سبحان اللہ، میں نے کہا تو کیا تم مجھے جھوٹا سمجھتے ہو، عنبسہ نے کہا کہ ہم سے بھی حضرت انسؓ نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اے شام والو! تم ہمیشہ بھلائی میں رہو گے جب تک تم میں ایسا شخص (ابو قلابہ) رہے گا۔

۱۸۵٤- و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ وَهُوَ ابْنُ بُكَيْرٍ الْحَرَّانِيُّ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِنْ عُكْلٍ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ *

۱۸۵۴۔ حسن ابن ابی شعیب حرانی، مسکین بن بکیر حرانی، اوزاعی، (دوسری سند) عبید اللہ بن عبدالرحمٰن دارمی محمد بن یوسف، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوقلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی آئے، بقیہ حدیث حسب سابق ہے، اور یہ الفاظ "ولم یحسمھم" زیادہ بیان کئے۔

۱۸۵۵- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُرَيْنَةَ فَأَسْلَمُوا وَبَايَعُوهُ وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِينَةِ

۱۸۵۵۔ ہارون بن عبداللہ، مالک بن اسماعیل، زہیر، سماک بن حرب، معاویہ بن قرہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیلہ عرینہ کی ایک جماعت آئی، اور وہ مسلمان ہو گئی اور حضورؐ سے بیعت کی اور مدینہ میں موم یعنی برسام کی بیماری پھیل گئی

الْمُومُ وَهُوَ الْبِرْسَامُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ وَعِنْدَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَرِيبٌ مِنْ عِشْرِينَ فَأَرْسَلَهُمْ إِلَيْهِمْ وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَائِفًا يَقْتَصُّ أَثَرَهُمْ *

اور بقیہ حدیث بیان کی، باقی اتنی زیادہ ہے کہ آپ کے پاس انصار کے تقریباً بیس جوان تھے جوان کے تعاقب میں بھیجے، اور ان کے ساتھ ایک قیافہ شناس بھی بھیجا، جوان کے نشان قدم پہچان سکے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ برسام فتور عقل یاسر اور سینہ پر ورم آنے کا نام ہے، اور بحر الجواہر میں ہے کہ برسام اس بیماری کو کہتے ہیں کہ جگر اور معدہ کے درمیان جو پردہ ہے اس پر ورم آجائے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٨٥٦ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطٌ مِنْ عُرَيْنَةَ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

١٨٥٦۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، انس، (دوسری سند) ابن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت مروی ہے، باقی ہمام کی روایت میں ہے کہ عرینہ کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور سعید کی روایت میں عکل اور عرینہ کے الفاظ ہیں جیسا کہ گزشتہ احادیث میں ہے۔

١٨٥٧ - وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَ أُولَئِكَ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرِّعَاءِ *

١٨٥٧۔ فضل بن سہل اعرج، یحییٰ بن غیلان، یزید بن زریع، سلیمان تیمی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں کیونکہ انہوں نے بھی چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں تھیں۔

(فائدہ) یہ ظلم نہیں ہے، بلکہ عین تقاضائے عدل وانصاف ہے۔

نکوئی بابدان کردن چناں است — کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

(٢٣٣) بَاب ثُبُوتِ الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ بِالْحَجَرِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُحَدَّدَاتِ وَالْمُثَقَّلَاتِ وَقَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ *

باب (٢٣٣) پتھر وغیرہ بھاری چیز سے قتل کر دینے میں قصاص کا ثبوت اور اسی طرح مرد کو عورت کے عوض قتل کیا جائے گا۔

١٨٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ قَالَ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

١٨٥٨۔ محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو چند چاندی کے ٹکڑوں کے لئے مارا اور اسے پتھر سے مار ڈالا، چنانچہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، اور اس میں کچھ جان باقی تھی۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ *

آپؐ نے اس سے دریافت کیا، تجھے فلاں نے مارا ہے؟ اس نے سر سے اشارہ کیا، نہیں، پھر دوبارہ فرمایا کہ تجھے فلاں نے مارا ہے، اس نے پھر سر سے اشارہ کیا نہیں، آپؐ نے پھر فرمایا کہ تجھے فلاں نے مارا ہے، وہ بولی ہاں اور اپنے سر سے اشارہ کیا۔ تب آپؐ نے اس شخص کو دو پتھروں سے کچل کر مار ڈالا۔

١٨٥٩- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ فَرَضَخَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ *

۱۸۵۹۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث (دوسری سند) ابوکریب، ابن ادریس، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، اور ابن ادریس کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔

١٨٦٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيٍّ لَهَا ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي الْقَلِيبِ وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأُخِذَ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ *

۱۸۶۰۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، ایوب ابوقلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہودیوں میں سے ایک شخص نے انصار کی کسی لڑکی کو کچھ زیور کے عوض جو کہ وہ پہنے ہوئے تھی مار ڈالا۔ اور پھر اسے کنوئیں میں ڈال دیا اور اس کا سر پتھر سے کچل ڈالا، چنانچہ پکڑا گیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، آپؐ نے حکم فرمایا کہ جب تک یہ نہ مرے اسے پتھروں سے مارا جائے، چنانچہ وہ پتھروں سے مارا گیا حتی کہ مر گیا۔

١٨٦١- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۸۶۱۔ اسحاق بن منصور، محمد بن بکر، ابن جریج، معمر، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٨٦٢- وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَارِيَةً وُجِدَ رَأْسُهَا قَدْ رُضَّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَسَأَلُوهَا مَنْ صَنَعَ هَذَا بِكِ فُلَانٌ فُلَانٌ حَتَّى ذَكَرُوا يَهُودِيًّا فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَأَقَرَّ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ *

۱۸۶۲۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک لونڈی کا دو پتھروں کے درمیان سر کچلا ہوا ملا، چنانچہ اس سے دریافت کیا گیا، کہ کس نے تیرے ساتھ یہ معاملہ کیا؟ فلاں نے یا فلاں نے یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا، اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا، پھر وہ یہودی پکڑا گیا، اور اس نے بھی اقرار کیا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سر کچلنے کا حکم فرمایا۔

(فائدہ) باجماع علمائے امت مرد کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا، چنانچہ روایات بالا اس پر شاہد ہیں۔

(٢٣٤) بَاب الصَّائِلِ عَلَى نَفْسِ الْإِنْسَانِ أَوْ عُضْوِهِ إِذَا دَفَعَهُ الْمَصُولُ عَلَيْهِ فَأَتْلَفَ نَفْسَهُ أَوْ عُضْوَهُ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ *

باب (۲۳۴) جب کوئی کسی کی جان یا عضو پر حملہ کرے، اور وہ اس کو دفع کرنا چاہے اور اس صورت میں حملہ کرنے والے کو نقصان پہنچے تو اس کا تاوان نہیں ہے۔

١٨٦٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَاتَلَ يَعْلَى بْنُ مُنْيَةَ أَوِ ابْنُ أُمَيَّةَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى ثَنِيَّتَيْهِ فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَعَضُّ أَحَدُكُمْ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ *

۱۸۶۳۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، زرارہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یعلی بن منیہ، یا یعلی بن امیہ ایک شخص سے لڑے، پھر ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ کو دانتوں سے دبایا، اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ میں سے کھینچا تو اس کے سامنے کے دانت نکل پڑے، دونوں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؐ نے ارشاد فرمایا تم اس طرح کاٹتے ہو، جیسا کہ اونٹ کاٹتا ہے، اس میں دیت نہیں ملے گی۔

(فائدہ) یہی امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا مسلک ہے۔

١٨٦٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۸۶۴۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار اور محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، عطاء، ابن یعلی، حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٨٦٥- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَجَذَبَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهُ وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَأْكُلَ لَحْمَهُ *

۱۸۶۵۔ ابو غسان مسمعی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، زرارہ بن اوفی، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ چبایا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو دوسرے کے دانت نکل پڑے، پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا، آپ نے اسے لغو قرار دے دیا اور فرمایا تو اس کا گوشت کھانا چاہتا تھا۔

١٨٦٦- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

۱۸۶۶۔ ابو غسان مسمعی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، بدیل، عطاء بن ابی رباح، صفوان بن یعلی رضی اللہ تعالیٰ

بُدَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى أَنَّ أَجِيرًا لِيَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَضَّ رَجُلٌ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ *

عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یعلی بن منیہ کے نوکر کا کسی نے ہاتھ چباڈالا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو دوسرے کے دانت گر پڑے پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپؐ نے اس کو باطل کر دیا۔ اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اس کا ہاتھ اس طرح چباڈالے جیسا کہ اونٹ چبالیتا ہے۔

١٨٦٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ أَوْ ثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ آمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ادْفَعْ يَدَكَ حَتَّى يَعَضَّهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا *

١٨٦٧۔ احمد بن عثمان نوفلی، قریش بن انس، ابن عون، محمد بن سیرین، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ چبالیا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کے دانت گر پڑے۔ چنانچہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی۔ آپؐ نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے یہ چاہتا ہے کہ میں اسے حکم دوں کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دے، پھر تو اسے اونٹ کی طرح چبا ڈالے، اچھا تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے اور پھر اسے گھسیٹ۔

(فائدہ) یعنی اگر قصاص ہی لینا چاہتا ہے تو اس طرح ہو سکتا ہے، یا تو اس کے دانت بھی ٹوٹ جائیں گے، یا تیرا ہاتھ بھی زخمی ہو جائے گا، واللہ اعلم۔

١٨٦٨- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَقَدْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ يَعْنِي الَّذِي عَضَّهُ قَالَ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَهُ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ *

١٨٦٨۔ شیبان بن فروخ، ہمام، عطاء، صفوان بن یعلی بن منیہ، یعلی بن منیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے کسی آدمی کا ہاتھ چبالیا تھا، چنانچہ اس آدمی نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس چبانے والے کے دانت گر پڑے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو باطل کر دیا اور فرمایا کیا تو یہ چاہتا ہے کہ اس کا ہاتھ اونٹ کی طرح چباڈالے۔

١٨٦٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ

١٨٦٩۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ابن جریج، عطاء، صفوان بن یعلی بن امیہ، یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اور وہ میرے لئے

تَبُوكَ قَالَ وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ عَمَلِي عِنْدِي فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلَى كَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ قَالَ لَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ *

سب سے بھروسے کا عمل ہے، عطاء بواسطہ صفوان بن یعلی سے روایت کرتے ہیں کہ میرا ایک نوکر تھا اور وہ ایک شخص سے لڑا، دونوں میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹ لیا، عطاء کہتے ہیں کہ مجھ سے صفوان نے کہا کہ کس نے کس کا ہاتھ کاٹا؟ پھر جس کا ہاتھ کٹا تھا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا، کاٹنے والے کے منہ سے اس کا ایک دانت گر گیا، دونوں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؐ نے اس کے دانت (کی دیت کو) لغو قرار دیا۔

۱۸۷۰- وَحَدَّثَنَاه عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۸۷۰۔ عمرو بن زرارہ، اسماعیل بن ابراہیم، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اس طرح روایت مروی ہے۔

(۲۳۵) بَاب إِثْبَاتِ الْقِصَاصِ فِي الْأَسْنَانِ وَمَا فِي مَعْنَاهَا *

باب (۲۸۵) دانتوں وغیرہ میں قصاص کے حکم کا بیان!

۱۸۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُخْتَ الرُّبَيِّعِ أُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ إِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصَ الْقِصَاصَ فَقَالَتْ أُمُّ الرَّبِيعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ وَاللَّهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا أُمَّ الرَّبِيعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللَّهِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا قَالَ فَمَا زَالَتْ حَتَّى قَبِلُوا الدِّيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ *

۱۸۷۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ربیع کی بہن ام حارثہؓ نے ایک انسان کو زخمی کیا، (اس کا دانت توڑ ڈالا) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ جھگڑا پیش کیا گیا، آپ نے فرمایا قصاص لیا جائے گا قصاص، ام ربیعؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ کیا فلاں سے قصاص لیا جائیگا، بخدا اس سے قصاص نہیں لیا جائیگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ! ام ربیع کتاب اللہ قصاص کا حکم کرتی ہے، وہ بولیں کہ نہیں خدا کی قسم اس سے کبھی قصاص نہیں لیا جائے گا، چنانچہ ام ربیعؓ یہی کہتی رہیں، یہاں تک کہ وہ لوگ دیت لینے پر راضی ہوگئے، تب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کردے۔

(فائدہ) ام ربیعؓ نے جو قسم کھائی تھی، اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تردید مقصود نہیں تھی، بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ اور اعتماد تھا، اور یہ خواہش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں سے سفارش کریں تاکہ وہ دیت لینے پر راضی ہو جائیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بات پوری کردی، ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

(٢٣٦) بَاب مَا يُبَاحُ بِهِ دَمُ الْمُسْلِمِ *

باب (۲۳۶) مسلمان کا خون کس وقت مباح ہے۔

١٨٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ *

۱۸۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ابو معاویہ اور وکیع، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس مسلمان کا خون حلال نہیں جو کہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں، مگر تین باتوں میں سے ایک کی بنا پر، ایک یہ کہ نکاح کے بعد زنا کرے یا جان کے بدلے جان، یا اپنے دین کو چھوڑ کر جماعت سے جدا ہو جائے۔

(فائدہ) حدیث کا تیسرا جملہ ہر ایک مرتد اور قادیانی اور اسی طرح منکرین حدیث کو شامل ہے کہ جنہوں نے اپنے دین اور اپنی جماعت کو چھوڑ کر قسم قسم کی باتیں ایجاد کر لیں ہیں۔

١٨٧٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۸۷۳۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

١٨٧٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ التَّارِكُ الْإِسْلَامَ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ أَوِ الْجَمَاعَةَ شَكَّ فِيهِ أَحْمَدُ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثْتُ بِهِ

۱۸۷۴۔ احمد بن حنبل، محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ اس مسلمان کا خون حلال نہیں جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، مگر تین شخصوں کا، ایک تو وہ جو دین چھوڑ دے اور جماعت سے علیحدہ ہو جائے اور دوسرے محصن زنا کرے، اور تیسرے جان کے بدلے جان، اعمش بیان کرتے

إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ*

ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابراہیم کے سامنے بیان کی تو انہوں نے بواسطہ اسود حضرت عائشہؓ سے اسی طرح روایت بیان کی۔

١٨٧٥- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ *

۱۸۷۵۔ حجاج بن شاعر، قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، اعمش سے دونوں ہی سندوں کے ساتھ سفیان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور دونوں حدیثوں میں "والذی لاالہ غیرہ" کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے۔

(٢٣٧) بَاب بَيَانِ إِثْمِ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ *

باب (۲۳۷) قتل کا طریقہ ایجاد کرنے والے کا گناہ۔

١٨٧٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ *

۱۸۷۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابومعاویہ، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی ظلم (ناحق) سے خون ہوتا ہے تو آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر ایک حصہ اس کے خون کا پڑتا ہے کیونکہ اس نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ ایجاد کیا تھا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اصول اسلام میں سے یہ حدیث ایک اصل اور فائدہ ہے کہ جو کوئی بری بات ایجاد کرے تو قیامت تک اس پر گناہ ہوتا رہے گا، اور جو کوئی برائی پر عمل کرے گا اس میں سے بھی گناہ کا ایک حصہ اس کو ملتا رہے گا، اسی طرح نیکیوں کے اندر بھی یہی حکم ہے اور اس اصول کے شواہد بکثرت احادیث صحیحہ میں موجود ہیں چنانچہ ایک حدیث صحیح میں صاف طور پر اس چیز کو بیان بھی فرمادیا ہے۔ واللہ اعلم۔

١٨٧٧- وَحَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسَى بْنِ يُونُسَ لِأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ لَمْ يَذْكُرَا أَوَّلَ *

۱۸۷۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، عیسیٰ بن یونس (تیسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی جریر اور عیسیٰ بن یونس کی روایت میں صرف "سن القتل" کے لفظ ہیں، لفظ "اول" نہیں۔

(٢٣٨) بَاب الْمُجَازَاةِ بِالدِّمَاءِ فِي

باب (۲۳۸) آخرت میں خونوں کا بدلہ ملنا اور

الْآخِرَةِ. وَأَنَّهَا أَوَّلُ مَا يُقْضَى فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں خون ہی کا فیصلہ ہو گا۔

١٨٧٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ *

١٨٧٨۔ عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن عبداللہ بن نمیر، وکیع، اعمش (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدۃ بن سلیمان، وکیع، اعمش، ابووائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت کے دن لوگوں میں سب پہلے خون کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔

(فائدہ) کیونکہ خون کا معاملہ نہایت سنگین ہے، اس لئے حقوق العباد میں سب سے پہلے اسی کا فیصلہ کیا جائے گا، اور حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز کے متعلق باز پرس ہو گی، اب دونوں احادیث میں کسی قسم کا کوئی تعارض نہیں رہا۔ للہ الحمد (مترجم)

١٨٧٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ يُقْضَى وَبَعْضُهُمْ قَالَ يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ *

١٨٧٩۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، (تیسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر (چوتھی سند) ابن مثنیٰ، ابن ابی عدی، شعبہ، اعمش، ابووائل، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں لیکن اتنا فرق ہے کہ بعض راوی "یقضی" کا لفظ بیان کرتے ہیں اور بعض "یحکم" کا ترجمہ دونوں کا ایک ہی ہے۔

(٢٣٩) بَاب تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ وَالْأَعْرَاضِ وَالْأَمْوَالِ *

باب (۲۳۹) خون اور عزت اور مال کے حقوق کی اہمیت کا بیان۔

١٨٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ

١٨٨٠۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن حبیب حارثی، عبدالوہاب ثقفی، ایوب، ابن سیرین، ابن ابی بکرہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت (۱) پر ویسا ہی

(۱) زمانے کے اپنی اصلی حالت پر آنے کا مفہوم یہ ہے کہ جاہلیت میں اہل عرب جو مہینوں کو آگے پیچھے کر دیتے تھے جس (بقیہ اگلے صفحہ پر)

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبٌ شَهْرُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا أَوْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ يَكُونُ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ فِي رِوَايَتِهِ وَرَجَبُ مُضَرَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَلَا تَرْجِعُوا

ہو گیا جیسا کہ اس دن تھا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تھا، سال کے بارہ مہینے ہیں، ان میں سے چار مہینے محترم ہیں، تین مہینے تو متواتر ہیں، ذی القعدہ، ذی الحجہ، (۱) محرم اور رجب مضر کا مہینہ جو جمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان ہے، اس کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا، یہ کونسا مہینہ ہے، ہم نے عرض کیا، اللہ ورسولہ اعلم۔ آپؐ خاموش ہوگئے، حتیٰ کہ ہم سمجھے آپؐ اس مہینہ کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے، پھر فرمایا کیا یہ مہینہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا ہاں، پھر ارشاد فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم، آپؐ خاموش ہوگئے حتیٰ کہ ہم سمجھے آپؐ اس کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے، ارشاد فرمایا کیا یہ شہر (مکہ) نہیں ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں! پھر فرمایا یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم، آپؐ خاموش رہے، ہم سمجھے کہ آپؐ اس دن کا کوئی اور نام رکھیں گے، آپؐ نے فرمایا، کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا بیشک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا تو تمہارے خون اور اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں تم پر حرام ہیں، جیسا کہ تمہارا یہ دن حرام ہے تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے میں، اور عنقریب تم اپنے پروردگار سے ملوگے، اور وہ تمہارے اعمال کے متعلق باز پرس کرے گا، لہٰذا میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، خبردار جو اس جگہ موجود ہے وہ یہ حکم غائب کو پہنچادے کیونکہ بعض وہ شخص جسے یہ حکم پہنچایا جائے گا وہ اس کو زیادہ محفوظ رکھنے والا ہے، بعض اس شخص سے کہ جس نے اسی وقت اسے سنا ہے، پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا

(بقیہ گزشتہ صفحہ) کی وجہ سے حج کے دن بھی بدل جاتے تو جس سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی اس سال یہ مہینے اپنی اپنی جگہوں پر تھے اور حج بھی اپنے صحیح دنوں میں آیا تھا۔

(۱) ان مہینوں کی وجوہ تسمیہ یہ ہیں۔ ذی قعدہ اس لئے کہ اس مہینے میں وہ لڑائی چھوڑ کر بیٹھ جاتے، ذی الحجہ حج کی وجہ سے، محرم اس لئے کہ وہ لوگ اس مہینے میں لڑنے کو حرام سمجھتے تھے اور رجب ماخوذ ہے ترجیب بمعنی تعظیم سے چونکہ وہ لوگ اس مہینے کو معظم سمجھتے تھے اس لئے اسے رجب کہتے۔

بَعْدِي *

کہ آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے حکم الہٰی پہنچا دیا ہے۔ اور ابی بکر کی روایت میں "فلاترجعوا بعدی" کے الفاظ ہیں۔

(فائدہ) قوم ربیعہ ماہ رمضان کو رجب کہتی تھی، اس لئے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ رجب وہ صحیح ہے جو مضر کا مشہور ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٨٨١- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ قَعَدَ عَلَى بَعِيرِهِ وَأَخَذَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ فَقَالَ أَتَدْرُونَ أَيَّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ بِالْبَلْدَةِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قَالَ ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَإِلَى جُزَيْعَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا *

١٨٨١۔ نضر بن علی جہضمی، یزید بن زریع، عبداللہ بن عون، محمد بن سیرین، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یوم النحر کو حضورؐ اپنے اونٹ پر بیٹھے اور ایک شخص نے اس کی نکیل پکڑی، پھر آپؐ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، اللہ ورسولہ اعلم، یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوا کہ آپؐ اس کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے، پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک، آپؐ نے فرمایا تو یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ ورسولہ اعلم، آپؐ نے فرمایا، یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک، پھر آپؐ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ ورسولہ اعلم، تاآنکہ ہمیں خیال ہوا کہ آپؐ اس کا کوئی اور نام تجویز فرمائیں گے، آپؐ نے فرمایا، کیا یہ شہر (مکہ) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا، بے شک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپؐ نے ارشاد فرمایا تو تمہارے خون، اور تمہارے مال، اور تمہاری آبروئیں تم پر حرام ہیں جیسا کہ تمہارے اس دن کی حرمت، تمہارے اس مہینے اور اس شہر کے اندر، لہٰذا جو اس وقت موجود ہے، وہ غائب کو پہنچا دے، پھر آپؐ دو چتکبرے مینڈھوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا، اور ایک بکریوں کے گلہ کی جانب التفات فرمایا، اور وہ ہم میں تقسیم کر دیں۔

١٨٨٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ جَلَسَ النَّبِيُّ

١٨٨٢۔ محمد بن مثنیٰ، حماد بن مسعدہ، ابن عون، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر بیٹھے اور ایک آدمی آپؐ کے اونٹ کی نکیل

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرٍ قَالَ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِزِمَامِهِ أَوْ قَالَ بِخِطَامِهِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ *

تھامے ہوئے تھا، اور بقیہ حدیث یزید بن زریع کی روایت کی طرح مروی ہے۔

١٨٨٣- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ فِي نَفْسِي أَفْضَلُ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا قُرَّةُ بِإِسْنَادِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَسَمَّى الرَّجُلَ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ وَأَعْرَاضَكُمْ وَلَا يَذْكُرُ ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ وَمَا بَعْدَهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ *

١٨٨٣۔ محمد بن حاتم بن میمون، یحییٰ بن سعید، قرہ بن خالد، محمد بن سیرین، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، حمید بن عبدالرحمٰن، (دوسری سند) محمد بن عمرو بن جبلہ، احمد بن خراش، ابوعامر عبدالملک بن عمرو قرہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یوم النحر (قربانی کے دن) رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا، اور آپؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ کون سا دن ہے؟ اور بقیہ حدیث حسب سابق مروی ہے مگر اس میں اعراض (یعنی آبروئیں) کا تذکرہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ چیز مذکور ہے کہ پھر آپؐ دو مینڈھوں کی طرف بڑھے اور اس روایت میں بھی ہے، جیسا کہ اس دن کی حرمت، تمہارے اس مہینے اور اس شہر میں، جب تک کہ تم اپنے پروردگار سے جاکر ملاقات کرو، آگاہ ہو جاؤ، میں نے احکام الٰہی کی پوری پوری تبلیغ کر دی، صحابہ نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا، الٰہی تو ان پر گواہ ہو جا۔

(٢٤٠) بَاب صِحَّةِ الْإِقْرَارِ بِالْقَتْلِ وَتَمْكِينِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ مِنَ الْقِصَاصِ وَاسْتِحْبَابِ طَلَبِ الْعَفْوِ مِنْهُ *

باب (٢٤٠) قتل کا اقرار صحیح ہے، اور ولی مقتول کو قصاص کا حق حاصل ہے، باقی معافی کی درخواست کرنا مستحب ہے۔

١٨٨٤- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ

١٨٨٤۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد ابویونس، سماک بن حرب، علقمہ بن وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص دوسرے کو تسمہ سے کھینچتا ہوا آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ

اللَّهِ هَذَا قَتَلَ أَخِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَتَلْتَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِي فَأَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُهُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْنِهِ فَقَتَلْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ مَا لِي مَالٌ إِلَّا كِسَائِي وَفَأْسِي قَالَ فَتَرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ قَالَ أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذَاكَ فَرَمَى إِلَيْهِ بِنِسْعَتِهِ وَقَالَ دُونَكَ صَاحِبَكَ فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَأَخَذْتُهُ بِأَمْرِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَعَلَّهُ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ ذَاكَ كَذَاكَ قَالَ فَرَمَى بِنِسْعَتِهِ وَخَلَّى سَبِيلَهُ *

علیہ وسلم اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اسے قتل کر دیا ہے؟ وہ بولا اگر یہ اقرار نہیں کرے گا تو میں اس پر گواہ لاؤں گا، تب وہ بولا کہ بے شک میں نے اسے قتل کیا ہے، آپؐ نے فرمایا تو نے اسے کیوں قتل کیا ہے؟ وہ بولا کہ میں اور یہ دونوں درخت کے پتے جھاڑ رہے تھے، اتنے میں اس نے مجھے گالی دی، مجھے غصہ آیا میں نے کلہاڑی اس کے سر پر مار دی وہ مر گیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے پاس کچھ مال ہے جو اپنی جان کے عوض دیدے، وہ بولا میرے پاس کچھ نہیں، سوائے اس کملی اور کلہاڑی کے۔ آپؐ نے فرمایا، تیری قوم کے لوگ تجھے چھڑالیں گے؟ وہ بولا میری قوم میں میری اتنی وقعت نہیں ہے، آپؐ نے وہ تسمہ مقتول کے وارث کی طرف پھینک دیا اور فرمایا اسے لے جا، وہ لے کر چل دیا جب اس نے پشت پھیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر یہ اس کو قتل کرے گا تو اسی کی طرح ہو جائے گا، یہ سن کر وہ لوٹا، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپؐ نے فرمایا، اگر میں اسے قتل کروں گا تو میں اسی کے برابر ہوں گا اور میں نے تو اسے آپؐ کے حکم سے پکڑا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ تو یہ نہیں چاہتا کہ وہ تیرا اور تیرے ساتھی کا بھی گناہ سمیٹ لے، وہ بولا یا نبی اللہ ایسا ہو گا، فرمایا ہاں! وہ بولا اگر ایسا ہے تو اچھا اور اس کا تسمہ پھینک دیا اور اسے چھوڑ دیا۔

(فائدہ) آپؐ نے جو ارشاد فرمایا کہ تو بھی اسی طرح ہو جائے گا، یعنی غضب اور خواہش کی اتباع میں اس ہی جیسا کام کر بیٹھے گا، گو حلت اور حرمت کا فرق ہو گا مگر صورت تو ایک ہی رہے گی، اور پھر بدلے میں تو کسی قسم کی فضیلت نہیں ہے جیسا کہ معافی کے پہلو میں خیر اور بہتری ہے۔

۱۸۸۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۸۵۔ محمد بن حاتم، سعید بن سلیمان، ہشیم، اسماعیل بن سلام، علقمہ بن وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص لایا گیا، جس نے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا، آپؐ نے مقتول کے

بِرَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا فَأَقَادَ وَلِيَّ الْمَقْتُولِ مِنْهُ فَانْطَلَقَ بِهِ وَفِي عُنُقِهِ نِسْعَةٌ يَجُرُّهَا فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ فَأَتَى رَجُلٌ الرَّجُلَ فَقَالَ لَهُ مَقَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَّى عَنْهُ قَالَ إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَأَلَهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ فَأَبَى *

وارث کو اس سے قصاص لینے کی اجازت دے دی اور اس کے گلے میں ایک تسمہ تھا، جس سے وہ کھینچ کر لے جا رہا تھا، جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپؐ نے فرمایا، قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے، ایک شخص اس سے جا کر ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا وہ بیان کیا۔ اس نے اسے چھوڑ دیا، اسماعیل بن سالم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حبیب بن ابی ثابت سے اس چیز کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے ابن اشوع نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو معاف کرنے کے لئے فرمایا تھا، مگر اس نے انکار کر دیا۔

(فائدہ) ذاتی عناد اور بغض کی بناء پر اگر دو مسلمان آپس میں تلوار نکالیں تو پھر قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں، یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریضاً ایسا فرمایا، علماء نے بیان کیا ہے کہ مصلحت کی بناء پر تعریض مستحب ہے، جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ سے خون کرنے والے نے توبہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا، قاتل کی توبہ درست نہیں ہے۔

(٢٤١) بَاب دِيَةِ الْجَنِينِ وَوُجُوبِ الدِّيَةِ فِي قَتْلِ الْخَطَإِ وَشِبْهِ الْعَمْدِ عَلَى عَاقِلَةِ الْجَانِي *

باب (۲۴۱) پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان، اور قتل خطا اور شبہ عمد میں دیت کے واجب ہونے کا حکم!

١٨٨٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ *

۱۸۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑیں اور ایک نے دوسری کو مارا، اس کا بچہ گر پڑا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت میں ہے جبکہ بچہ مردہ نکلے، اور اگر زندہ نکلے پھر مر جائے تو اس میں پوری دیت واجب ہو گی، اور یہ دیت عاقلہ پر ہو گی، نہ مجرم پر، یہی قول امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ اور اہل کوفہ کا ہے، واللہ اعلم۔

١٨٨٧- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي

۱۸۸۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی ایک عورت کے پیٹ کے بچے میں ایک غلام یا ایک لونڈی کا حکم فرمایا پھر جس عورت کے لئے غرہ دینے کا حکم فرمایا تھا وہ مر گئی

قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا *

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کا ترکہ اس کی اولاد اور اس کے شوہر کو ملے گا، اور دیت مارنے والی کے خاندان پر ہو گی۔

۱۸۸۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ *

۱۸۸۸۔ ابوالطاہر، ابن وہب (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ تجیبی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن میتب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ (قبیلہ) ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑیں تو ایک نے دوسری کو پتھر سے مارا، جس سے وہ بھی مر گئی، اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا، وہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اس کے بچے کی دیت ایک غلام یا ایک لونڈی ہے، اور عورت کی دیت مارنے والی کے خاندان پر ہو گی اور اس عورت کا وارث اس کا لڑکا اور جو حضرات اس کے ساتھ ہیں وہ ہوں گے، حمل بن نابغہ ہذلی نے کہا، کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کیونکہ اس کی دیت دیں، جس نے نہ پیا ہے اور نہ کھایا ہے، نہ بولا ہے نہ چلایا ہے، یہ تو گیا آیا ہوا (یعنی اس کی دیت باطل ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ تو کاہنوں کا بھائی ہے، ایسی قافیہ والی عبارت بولنے کی وجہ سے۔

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے کہ دیت عاقلہ پر واجب ہو گی۔

۱۸۸۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ وَقَالَ فَقَالَ قَائِلٌ كَيْفَ نَعْقِلُ وَلَمْ يُسَمِّ حَمَلَ بْنَ مَالِكٍ *

۱۸۸۹۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ دو عورتیں آپس میں لڑیں اور حسب سابق روایت مروی ہے، مگر اس میں یہ الفاظ نہیں کہ اس کا لڑکا اور اس کے ساتھ والے وارث ہوں گے اور حمل بن مالک کا نام بھی موجود نہیں ہے۔

۱۸۹۰- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

۱۸۹۰۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، منصور، ابراہیم، عبید بن نضیلہ الخزاعی، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَإِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ أَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ قَالَ وَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ *

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنی سوتن کو خیمہ کی لکڑی سے مارا اور وہ حاملہ تھی، تو وہ مر گئی، اور ان میں سے ایک بنی لحیان (قبیلہ) سے تھی، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے وارثوں سے دلائی اور پیٹ کے بچہ کی دیت ایک بردہ مقرر کی، تو قاتلہ کے خاندان میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہم کیونکر ایسے بچے کی دیت دیں کہ جس نے نہ کھایا، اور نہ پیا اور نہ چلایا، ایسا تو گیا آیا ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بدوؤں کی طرح قافیہ والی عبارت بولتا ہے اور ان پر دیت کو واجب کیا۔

۱۸۹۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَتَلَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأُتِيَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى عَلَى عَاقِلَتِهَا بِالدِّيَةِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَقَضَى فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ فَقَالَ بَعْضُ عَصَبَتِهَا أَنَدِي مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ قَالَ فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ *

۱۸۹۱۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مفضل، منصور، ابراہیم، عبید بن نضیلہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنی سوتن کو خیمہ کی لکڑی سے مارا، پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپؐ نے قاتلہ کے خاندان پر دیت کا فیصلہ کیا، مقتولہ حاملہ تھی، آپؐ نے اس کے پیٹ کے بچے میں ایک بردہ کا فیصلہ فرمایا، قاتلہ کے خاندان میں سے ایک بولا، ہم کیونکر اس کی دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا، نہ رویا نہ چلایا یہ تو گیا آیا ہوا، آپؐ نے فرمایا، بدوؤں کی طرح مقفیٰ عبارت بولتا ہے۔

۱۸۹۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَمُفَضَّلٍ *

۱۸۹۲۔ محمد بن حاتم، محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، منصور رضی سے اسی سند کے ساتھ مفضل اور جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۸۹۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِمُ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فَأَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ فَقَضَى فِيهِ

۱۸۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سے ان ہی سندوں کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ عورت کے پیٹ سے بچہ گر پڑا، تو یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی گئی تو آپؐ نے اس کے متعلق ایک بردہ کا فیصلہ فرمایا اور اسے

بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى أَوْلِيَاءِ الْمَرْأَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ دِيَةَ الْمَرْأَةِ *

قاتلہ عورت کے اولیاء پر واجب کیا، باقی اس میں عورت کی دیت کا تذکرہ نہیں ہے۔

١٨٩٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا قَالَ وَقَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ الْآخَرَانِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ شَهِدْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَمَةٍ ائْتِنِي بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ قَالَ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ *

١٨٩۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب اور اسحاق بن ابراہیم، وکیع، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے پیٹ کے بچے کی دیت کے بارے میں مشورہ کیا، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے اس بارے میں ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا، عمرؓ بولے ایک اور آدمی کو لاؤ جو تمہاری گواہی دے، چنانچہ محمد بن مسلمہؓ نے ان کی موافقت میں گواہی دی۔

(فائدہ) حضرت عمرؓ کو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی صداقت اور عدالت میں کسی قسم کا شبہ نہیں تھا مگر الزاماً اور اصولاً حضرت عمرؓ نے گواہی طلب کی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْحُدُوْدِ

(٢٤٢) بَاب حَدِّ السَّرِقَةِ وَنِصَابِهَا *

باب (۲۴۲) چوری کی حد اور اس کا نصاب۔

١٨٩٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ السَّارِقَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا *

١٨٩۵۔ یحییٰ بن یحییٰ اور اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چور کا ہاتھ چوتھائی دینار اور اس سے زیادہ میں کاٹتے تھے۔

(فائدہ) چور کے ہاتھ کاٹنے پر علماء کا اجماع ہے، باقی کتنی مقدار میں کاٹا جائے، اس میں مختلف اقوال ہیں، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دس دراہم یا ایک دینار پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت کے بقدر چرانے پر کاٹا جائے گا اور اس کی قیمت اکثر صحابہ کرام کے نزدیک دس درہم ہے، اور حضرت عائشہؓ کے نزدیک چوتھائی دینار ہوگی، اس لئے انہوں نے اسے بیان کر دیا۔

١٨٩٦- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۸۹۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، سلیمان بن کثیر، ابراہیم بن سعد، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٨٩٧- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ وَاللَّفْظُ لِلْوَلِيدِ وَحَرْمَلَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا *

۱۸۹۷۔ ابوالطاہر اور حرملہ بن یحییٰ اور ولید بن شجاع، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ، عمرہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، مگر چوتھائی دینار یا زیادہ کی چوری میں۔

١٨٩٨- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ وَأَحْمَدَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ *

۱۸۹۸۔ ابوالطاہر اور ہارون بن سعید ایلی اور احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، مخرمہ، بواسطہ اپنے والد، سلیمان بن یسار، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ ارشاد فرمارہے تھے کہ چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر چوتھائی دینار، یا اس سے زیادہ مقدار میں۔

١٨٩٩- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا *

۱۸۹۹۔ بشر بن حکم عبدی، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن عبداللہ بن الہاد، ابوبکر بن محمد، عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے کہ چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، مگر چوتھائی دینار یا اس سے زائد میں۔

١٩٠٠- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْعَقَدِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ مِنْ وُلْدِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْهَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۹۰۰۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن مثنیٰ، اسحاق بن منصور، ابوعامر عقدی، عبداللہ بن جعفر اولاد حضرت مسور بن مخرمہ، یزید بن عبداللہ بن الہاد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٩٠١- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ جَحَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ وَكِلَاهُمَا ذُو ثَمَنٍ *

١٩٠١۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، حمید بن عبدالرحمٰن رؤاسی، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ چور کا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ڈھال کی قیمت سے کم پر نہیں کٹا، حجفہ ہو یا ترس (دونوں ڈھال کو کہتے ہیں) دونوں قیمت دار ہیں۔

(فائدہ) اکثر صحابہ کرام کے نزدیک ڈھال کی قیمت دس درہم ہے جیسا کہ میں بیان کر چکا، اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ النعمانؒ کا مسلک ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

١٩٠٢- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيِّ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَأَبِي أُسَامَةَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ذُو ثَمَنٍ *

١٩٠٢۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، حمید بن عبدالرحمٰن، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالرحیم بن سلیمان (تیسری سند) ابو کریب، ابواسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی عبدالرحیم اور ابواسامہ کی روایت میں ہے، کہ ڈھال اس زمانہ میں قیمت والی تھی۔

١٩٠٣- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ سَارِقًا فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ *

١٩٠٣۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری میں ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

(فائدہ) یہ حضرت ابن عمرؓ کا اندازہ ہے جیسا کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ کا اندازہ ربع دینار تھا اور حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے ڈھال کی قیمت ایک دینار یا دس درہم بھی مروی ہے اور احتیاط اکثر پر عمل کرنے میں ہے، کیونکہ اعضاء انسانی محض شبہ پر نہیں کاٹے جائیں گے، اور امام عینی شرح کنز میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب ڈھال کی قیمت میں اقوام مختلف ہیں اور کسی میں یہ نہیں کہ آپؐ نے دس درہم پر ہاتھ کاٹا ہے، لہٰذا ہم نے اکثر ہی نصاب بنا دیا اور اقل مقدار کو شک کی بنا پر ترک کر دیا کیونکہ شک و شبہ کی بناء پر ہاتھ کاٹنا واجب نہیں۔ واللہ اعلم۔

١٩٠٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا

١٩٠٤۔ قتیبہ بن سعید، ابن رمح، لیث بن سعد۔ (دوسری سند) زہیر بن حرب اور ابن مثنیٰ یحییٰ القطان۔ (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔

ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَأَيُّوبَ بْنِ مُوسَى وَإِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَإِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ وَعُبَيْدِ اللَّهِ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ قِيمَتُهُ وَبَعْضَهُمْ قَالَ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ *

(چوتھی سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبید اللہ۔
(پانچویں سند) زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ۔
(چھٹی سند) ابو ربیع اور ابو کامل، حماد۔
(ساتویں سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، سفیان، ایوب، سختیانی اور ایوب بن موسیٰ، اسماعیل بن امیہ۔
(آٹھویں سند) عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی، ابو نعیم، سفیان، ایوب اور اسماعیل بن امیہ اور عبید اللہ، موسیٰ بن عقبہ۔
(نویں سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، اسماعیل بن امیہ۔
(دسویں سند) ابو الطاہر، ابن وہب، حنظلہ بن ابی سفیان جمحی، عبید اللہ بن عمر، حضرت مالک بن انس، حضرت اسامہ بن زید لیثی، حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "یحییٰ عن مالک" کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، لیکن ان میں سے بعض راویوں نے قیمت کا لفظ بولا ہے، اور بعض نے ثمن کا کہ اس کی قیمت تین درہم تھی۔

۱۹۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ *

۱۹۰۵- ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ چور پر لعنت نازل فرمائے کہ وہ انڈے کو چراتا ہے، اور پھر (اس کے ذریعے سے) اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی کو چراتا ہے اور پھر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

(فائدہ) امام بخاری نے باب باندھ کر یہ حدیث بیان کی اور پھر اس کی شرح اعمش کے قول سے کی کہ مقصود لوہے کا انڈا (گولا) جو لڑائی میں کام آتا ہے، اور اسی طرح لوہے کی رسی مراد ہے، ان کی قیمت دس درہم کے برابر ہے، میں کہتا ہوں کہ اس چور پر لعنت فرمائی جو ذرا سی معمولی چیزیں چرا کر اس مقام تک پہنچ جاتا ہے کہ پھر اس کی بناء پر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ تو ابتداء اس چیز سے ہوئی اور انجام میں ہاتھ کٹا، تو ایسے چور پر لعنت بیان کی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

١٩٠٦ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ كُلُّهُمْ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ إِنْ سَرَقَ حَبْلًا وَإِنْ سَرَقَ بَيْضَةً *

۱۹۰۶۔ عمرو ناقد اور اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں "ان سرق حبلا وان سرق بیضة" کا لفظ ہے، اور ترجمہ ایک ہی ہے۔

(٢٤٣) بَاب قَطْعِ السَّارِقِ الشَّرِيفِ وَغَيْرِهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ *

باب (۲۴۳) چور شریف ہو یا غیر شریف اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، اور حدود میں سفارش کی ممانعت ہے۔

١٩٠٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا وَفِي حَدِيثِ ابْنِ رُمْحٍ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ *

۱۹۰۷۔ قتیبہ بن سعید (لیث، (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مخزومیہ عورت کے چوری کرنے نے قریش کو پریشانی میں مبتلا کر دیا، انہوں نے کہا، اس چیز کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کلام کر سکتا ہے اور اتنی جرأت کون کر سکتا ہے، مگر اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہیتے ہیں وہ اس مسئلہ میں کلام کر سکتے ہیں۔ بالآخر حضرت اسامہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کے متعلق گفتگو کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں سفارش کرتا ہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا، اور فرمایا، اے لوگو! تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے ہلاک کر دیا کہ جب کوئی شریف آدمی ان میں چوری کرتا تھا تو اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور آدمی ایسا کام کرتا تھا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے اور خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں گا، اور ابن رمح کی روایت میں "من قبلکم" کا لفظ ہے۔

١٩٠٨- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ

۱۹۰۸۔ ابوالطاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتی ہیں کہ قریش کو اس عورت کے معاملہ نے، جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَطَبَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَإِنِّي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَ يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدُ وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِينِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

جب مکہ شریف فتح ہوا پریشانی میں مبتلا کر دیا، لوگ بولے اس بات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کلام کر سکتا ہے، بالآخر وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی گئی اور اس کے بارے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہیتے تھے نے بات کی، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا، اور ارشاد فرمایا، اے اسامہؓ تو اللہ کی حدود میں سفارش کرتا ہے، حضرت اسامہؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ میرے لئے معافی کی دعا کیجئے، پھر جب شام ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا، اولاً اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا، امابعد! تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے ہلاک اور برباد کر دیا کہ جب ان میں عزت والا آدمی چوری کرتا تھا تو اسے چھوڑ دیتے تھے، اور جب غریب اور ناتواں چوری کرتا تھا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے اور مجھے تو اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں گا، پھر آپؐ نے اس عورت کے متعلق جس نے چوری کی تھی حکم دیا، اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، یونس بواسطہ ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے بعد اس عورت کی توبہ اچھی ہوگئی اور اس نے نکاح کر لیا، اور میرے پاس آتی تھی تو میں اس کی ضروریات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیتی تھی۔

(فائدہ) بنی مخزوم بھی قریش کی ایک شاخ ہے، اور یہ عورت شریف اور معزز تھی، اس نے زیور چرالیا تھا، (کمافی الاستیعاب) قریش کو اس بات کی بنا پر فکر ہوئی کہ اس کا ہاتھ کٹ جائے گا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدود میں سفارش قبول نہیں فرماتے، حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اس عورت کا نام فاطمہ بنت الاسود تھا، اور اسی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری جملہ فرمایا کہ اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہوتیں۔ الخ۔

١٩٠٩ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

۱۹۰۹۔ عبداللہ بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ،

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُقْطَعَ يَدُهَا فَأَتَى أَهْلُهَا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَلَّمُوهُ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ *

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک مخزومی عورت اسباب مانگ کر لیا کرتی تھی اور پھر مکر جایا کرتی تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا، چنانچہ اس کے خاندان والے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے انہوں نے حضورؐ سے بات چیت کی، بقیہ حدیث لیث اور یونس کی روایت کی طرح ہے۔

(فائدہ) یعنی یہی اس کی عادت تھی، یہ مطلب نہیں کہ ہاتھ اسی جرم میں کاٹا گیا۔

١٩١٠- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَاذَتْ بِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقُطِعَتْ *

۱۹۱۰۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس نے ام المومنین ام سلمہؓ کے ذریعے سے پناہ حاصل کی، تو آپؐ نے ارشاد فرمایا، خدا کی قسم اگر فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ ڈالتا، چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

(٢٤٤) بَاب حَدِّ الزَّانِي *

باب (۲۴۴) زنا کی حد کا بیان۔

١٩١١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ *

۱۹۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ہشیم، منصور، حسن، حطان بن عبداللہ رقاشی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے سیکھ لو، مجھ سے سیکھ لو، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے ایک راہ نکال دی کہ جب بکر، بکر سے زنا کرے تو سو کوڑے لگاؤ اور (اگر مصلحت ہو تو) ایک سال کے لئے ملک سے باہر کر دو، اور ثیب ثیب سے کرے تو سو کوڑے لگاؤ اور پھر رجم کر دو۔

(فائدہ) بکر سے مراد وہ مرد اور عورت ہے جس نے نکاح صحیح کے ساتھ جماع نہ کیا ہو، اور وہ آزاد، عاقل اور بالغ ہو، اگرچہ کافر ہی ہو، اور ثیب جس نے ان تمام شرائط کے باوجود نکاح صحیح کے ساتھ جماع کیا ہو، اگرچہ کافر ہی ہو، علمائے کرام کا اس پر اجماع ہے کہ بکر کو کوڑے لگائے جائیں گے اور ثیب کو صرف رجم کریں گے، جمہور علمائے کرام کا یہی قول ہے، البتہ امام شافعیؒ کے نزدیک بکر کو ایک سال کے لئے جلا وطن بھی کیا جائے گا، باقی امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہے، جیسا کہ ثیب کے بارے میں اولاً کوڑے لگانے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعزؓ کو رجم فرمایا، اور پہلے کوڑے نہیں لگائے، ہاں اگر امام اس چیز میں مصلحت دیکھے، تو

پھر جلاوطن بھی کر سکتا ہے (واللہ اعلم بالصواب)

١٩١٢- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۹۱۲۔ عمرو ناقد، ہشیم، منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

١٩١٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كُرِبَ لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ لَهُ وَجْهُهُ قَالَ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلُقِيَ كَذَلِكَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ الثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ *

۱۹۱۳۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، عبدالاعلی، سعید، قتادہ، حسن، حطان بن عبداللہ رقاشی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی، آپ کو اس کی وجہ سے سختی محسوس ہوتی، اور اس سختی کی بنا پر چہرہ انور کا رنگ بدل جاتا تھا، ایک روز آپ پر وحی نازل ہوئی، آپ کو ایسی ہی سختی محسوس ہوئی، جب وحی موقوف ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا، مجھ سے سیکھ لو، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے راستہ نکال دیا ہے، اگر ثیب ثیب سے زنا کرے اور بکر، بکر سے زنا کرے، تو ثیب کو سو کوڑے لگا کر سنگسار کریں گے اور بکر کو سو کوڑے لگا کر ایک سال کے لئے وطن سے جلاوطن کر دیں گے۔

١٩١٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا الْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى وَالثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ لَا يَذْكُرَانِ سَنَةً وَلَا مِائَةً *

۱۹۱۴۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں باقی ان دونوں سندوں میں یہ ہے کہ بکر کو کوڑے لگائے جائیں گے اور (ایک سال) جلاوطن کیا جائے، اور ثیب کو کوڑے لگائے جائیں گے اور رجم کیا جائے گا اور ایک سال اور سو کوڑے کا تذکرہ نہیں۔

١٩١٥- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ

۱۹۱۵۔ ابوالطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اور ان پر اللہ تعالیٰ نے کتاب نازل فرمائی ہے، سو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اس

وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ قَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَإِنَّ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ *

میں سے آیت الرجم بھی ہے اور ہم نے اس آیت کو پڑھا، اور محفوظ رکھا اور سمجھا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا، اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا، میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ لوگوں پر جب زمانہ دراز ہو جائے تو کہنے والا کہنے لگے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں رجم نہیں ملتا، لہٰذا اس فرض کے ترک کرنے کی وجہ سے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے سب گمراہ ہو جائیں گے، بیشک رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں حق ہے، اس شخص پر جو محصن ہو کر زنا کرے، مرد ہو یا عورت، جب زنا پر گواہ قائم ہو جائیں یا حمل ظاہر ہو، یا خود اقرار کرے۔

(فائدہ) محض حمل کے ظاہر ہونے پر حد قائم نہیں کی جائے گی تاوقتیکہ گواہ زنا پر موجود نہ ہوں، یہی امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور جمہور علمائے کرام کا مسلک ہے۔

١٩١٦- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۹۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

١٩١٧- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى ثَنَى ذَلِكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ

۱۹۱۷۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث بن سعد، شعیب، لیث بن سعد، عقیل، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسجد میں آیا اور آپ کو پکارا، کہنے لگا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کیا، آپ نے اس کی جانب سے منہ پھیر لیا، وہ دوسری طرف سے آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کیا ہے، آپ نے پھر بھی اس سے منہ پھیر لیا، چنانچہ وہ چار مرتبہ اسی طرح گھوما اور اس نے اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور دریافت کیا تجھے جنون کی شکایت تو نہیں ہے؟ بولا نہیں، آپ نے فرمایا تو محصن ہے، اس نے عرض کیا، جی ہاں! تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو، ابن شہاب بیان کرتے ہیں

ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

کہ مجھے ان حضرات نے بتایا، جنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا، وہ فرمارہے تھے کہ میں بھی رجم کرنے والوں میں سے تھا، ہم نے اسے عید گاہ میں رجم کیا، جب اس نے پتھروں کی شدت محسوس کی تو بھاگا، ہم نے اسے میدان حرہ میں پایا، اور پتھروں سے سنگسار کر دیا، امام مسلم فرماتے ہیں اس روایت کو لیث نے بھی بواسطہ عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَيْضًا وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَمَا ذَكَرَ عُقَيْلٌ *

عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے اور ان دونوں حدیثوں میں ہے، ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے اس نے خبر دی جس نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا جس طرح عقیل نے روایت کیا۔

(فائدہ) زنا کے ثبوت کے لئے چار مرتبہ اقرار کرنا ضروری ہے، یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے (مترجم)

۱۹۱۸ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۱۹۱۸۔ ابوالطاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابن جریج، زہری، ابوسلمہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیل عن الزہری، عن سعید وابی سلمہ، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۹۱۹ - وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَعْضَلُ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ زَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى الْأَخِرُ قَالَ

۱۹۱۹۔ ابوکامل فضیل بن حسین حجدری، ابوعوانہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ماعز بن مالک کو دیکھا جس وقت کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، وہ ٹھگنے آدمی تھے، اور ان پر چادر نہیں تھی، انہوں نے اپنے اوپر چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید تم نے (بوسہ لیا ہوگا) ماعز بولے نہیں، خدا کی قسم اس نالائق نے زنا کیا ہے، تب آپؐ نے انہیں رجم کیا، پھر آپؐ نے خطبہ دیا اور فرمایا

فَرَجَمَهُ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ أَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ أَحَدُهُمُ الْكُثْبَةَ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ يُمْكِنِّي مِنْ أَحَدِهِمْ لَأُنَكِّلَنَّهُ عَنْهُ *

خبر دار جب ہم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کے لئے نکلتے ہیں تو کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور بکرے کی سی آواز کرتا ہے اور کسی کو تھوڑا دودھ دیتا ہے، خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ مجھے کسی ایسے پر قوت دے گا تو میں اسے ضرور سزا دوں گا۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ زنا کرتا ہے، اور دودھ سے مراد انزال منی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۲۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَصِيرٍ أَشْعَثَ ذِي عَضَلَاتٍ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَقَدْ زَنَى فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَخَلَّفَ أَحَدُكُمْ يَنِبُّ نَبِيبَ التَّيْسِ يَمْنَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُمْكِنِّي مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا أَوْ نَكَّلْتُهُ قَالَ فَحَدَّثْتُهُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ *

۱۹۲۰۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ٹھگنا شخص مٹھکے ہوئے جسم والا، مضبوط ازار بندھے ہوئے لایا گیا، اس نے زنا کیا تھا، آپؐ نے دو مرتبہ اس کی بات کو ٹالا (پھر چار مرتبہ اقرار کرنے کے بعد) آپؐ نے حکم دیا، وہ سنگسار کیا گیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہم خدا کی راہ میں جہاد کے لئے نکلتے ہیں تو کوئی نہ کوئی تم سے پیچھے رہ جاتا ہے، اور بکری کی طرح آواز کرتا ہے اور کسی عورت کو تھوڑا سا دودھ دیتا ہے، بیشک جب اللہ تعالیٰ میرے قابو میں ایسے کو کر دے گا تو میں اسے عبرت بنا دوں گا، یا ایسی سزا دوں گا جو دوسروں کے لئے عبرت ہو، راوی کہتے ہیں میں نے یہ سعید بن جبیر سے بیان کیا تو انہوں نے کہا، آپؐ نے اس کی بات کو چار مرتبہ ٹالا۔

۱۹۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَوَافَقَهُ شَبَابَةُ عَلَى قَوْلِهِ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَامِرٍ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا *

۱۹۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شبابہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو عامر عقدی، شعبہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جعفر کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، دو مرتبہ لوٹانے کے قول میں شبابہ نے ان کی موافقت کی ہے اور ابو عامر کی روایت میں شک کے ساتھ مذکور ہے کہ دو مرتبہ یا تین مرتبہ واپس کیا۔

۱۹۲۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

۱۹۲۲۔ قتیبہ بن سعید اور ابو کامل حجدری، ابو عوانہ، سماک، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

عَنْ سِمَاكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ *

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالکؓ سے دریافت کیا کہ جو بات میں نے تمہارے متعلق سنی ہے وہ ٹھیک ہے؟ ماعز بولے، آپؐ نے میرے متعلق کیا سنا ہے؟ آپؐ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ فلاں لونڈی سے تم نے جماع کیا ہے، اس نے کہا جی ہاں! پھر ماعز نے چار مرتبہ اقرار کیا، آپؐ نے حکم دیا، پھر اسے سنگسار کیا گیا۔

(فائدہ) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کے اقرار کرنے کے بعد محض تاکید اً فرمائی، لہٰذا سابقہ روایات اور اس روایت میں کسی قسم کا تعارض نہیں ہے۔ للہ الحمد۔

۱۹۲۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ فَاحِشَةً فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ سَأَلَ قَوْمَهُ فَقَالُوا مَا نَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا إِلَّا أَنَّهُ أَصَابَ شَيْئًا يَرَى أَنَّهُ لَا يُخْرِجُهُ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يُقَامَ فِيهِ الْحَدُّ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا أَنْ نَرْجُمَهُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ قَالَ فَمَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ قَالَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعَظْمِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ قَالَ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ حَتَّى أَتَى عُرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيدِ الْحَرَّةِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ حَتَّى سَكَتَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا مِنَ الْعَشِيِّ فَقَالَ أَوَ كُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ عَلَيَّ أَنْ لَا أُوتَى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذَلِكَ إِلَّا نَكَّلْتُ بِهِ قَالَ فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَا سَبَّهُ *

۱۹۲۳۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، داؤد، ابونضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص جس کا نام ماعز بن مالک تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ مجھ سے زنا سرزد ہو گیا ہے، لہٰذا مجھ پر حد قائم کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند بار اسے ٹال دیا پھر اس کی قوم سے آپؐ نے اس کا حال دریافت کیا، انہوں نے کہا اسے کوئی بیماری نہیں ہے، مگر اس سے ایسی بات سرزد ہو گئی ہے کہ وہ سمجھتا ہے، سوائے حد قائم ہونے کے اس کا کوئی علاج نہیں ہے، پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپؐ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، چنانچہ ہم اسے بقیع غرقد کی طرف لے کر چلے، نہ ہم نے اسے باندھا اور نہ اس کے لئے گڑھا کھودا، ہم نے اسے ہڈیوں، ڈھیلوں اور ٹھیکروں سے مارا، وہ دوڑ کر بھاگا، ہم بھی اس کے پیچھے بھاگے، یہاں تک کہ میدان حرہ میں آیا، وہاں رکا، تو ہم نے اسے حرہ کے پتھروں سے مارا، وہ ٹھنڈا ہو گیا شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا، کہ ہم جب اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلتے ہیں تو کوئی نہ کوئی ہمارے زنانے میں رہ کر بکرے کی سی آواز کرتا ہے، مجھ پر ضروری ہے کہ جو ایسا کرے، وہ میرے پاس لایا جائے، میں اسے سزا دوں گا، پھر

آپؐ نے نہ اس کے لئے دعا فرمائی اور نہ برا کہا۔

١٩٢٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ إِذَا غَزَوْنَا يَتَخَلَّفُ أَحَدُهُمْ عَنَّا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ وَلَمْ يَقُلْ فِي عِيَالِنَا *

١٩٢٤۔ محمد بن حاتم، بہز، یزید بن زریع، داؤد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، اولا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنابیان کی، پھر ارشاد فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا، کہ جب ہم جہاد کے لئے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے، اور بکرے کی طرح آواز کرتا ہے، باقی اس میں عیالنا (ہمارے زنانے) کا لفظ نہیں ہے۔

١٩٢٥- وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ دَاوُدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بَعْضَ هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

١٩٢٥۔ سریج بن یونس، یحییٰ بن زکریا، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، معاویہ بن ہشام، سفیان، داؤد سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، لیکن اتنا فرق ہے کہ سفیان کی روایت میں ہے کہ اس نے (یعنی ماعز نے) تین مرتبہ زنا کا اعتراف اور اقرار کیا۔

١٩٢٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ غَيْلَانَ وَهُوَ ابْنُ جَامِعٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ فِيمَ أُطَهِّرُكَ

١٩٢٦۔ محمد بن علاء ہمدانی، یحییٰ بن یعلی، غیلان، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ماعز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیجئے، آپؐ نے ارشاد فرمایا، چل اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کر، اور توبہ کر، تھوڑی دور وہ گئے، پھر آئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیجئے، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب سابق ہی فرمادیا، یہاں تک کہ جب چوتھی مرتبہ بھی یہی ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے کس چیز سے پاک کردوں، وہ بولے زنا سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تجھے جنون ہے؟ آپؐ کو بتایا گیا کہ جنون نہیں ہے، پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا کیا اس نے شراب پی ہے؟ چنانچہ ایک شخص نے

فَقَالَ مِنَ الزِّنَى فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِهِ جُنُونٌ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ فَقَالَ أَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزَنَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلٌ يَقُولُ لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ وَقَائِلٌ يَقُولُ مَا تَوْبَةٌ أَفْضَلَ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَلَبِثُوا بِذَلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جُلُوسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَقَالُوا غَفَرَ اللَّهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ قَالَ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ وَيْحَكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ أَرَاكَ تُرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ إِنَّهَا حُبْلَى مِنَ الزِّنَى فَقَالَ آنْتِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ لَهَا حَتَّى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ إِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ فَرَجَمَهَا *

کھڑے ہو کر اس کا منہ سونگھا، تو شراب کی بدبو محسوس نہیں کی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تو نے زنا کیا ہے؟ وہ بولا، جی ہاں، آپؐ نے اس کے متعلق حکم دیا تو وہ سنگسار کر دیئے گئے، اس سلسلہ میں لوگوں کی دو جماعتیں ہو گئیں، ایک تو کہتی تھی کہ ماعزؓ تباہ ہو گئے، اور گناہ نے انہیں گھیر لیا، دوسری جماعت یہ کہتی تھی کہ ماعز کی توبہ سے بڑھ کر کوئی توبہ ہے ہی نہیں، وہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا ہاتھ آپؐ کے ہاتھ پر رکھ دیا، اور عرض کیا کہ مجھے پتھروں سے مار دیجئے، دو یا تین دن تک صحابہ کرامؓ یہی گفتگو کرتے رہے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور صحابہؓ بیٹھے ہوئے تھے، آپؐ نے سلام کیا، پھر بیٹھ گئے، پھر فرمایا، ماعزؓ کے لئے دعا مانگو، صحابہؓ نے کہا، اللہ تعالیٰ ماعزؓ کی مغفرت فرمائے، تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ماعزؓ نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ ایک امت کے لوگوں میں تقسیم کی جائے تو سب کو کافی ہو جائے، اس کے بعد آپؐ کے پاس قبیلہ غامد جو قبیلہ ازد کی شاخ ہے، اس کی ایک عورت آئی، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیجئے، آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا مانگ، اور اس کے دربار میں توبہ کر، وہ عورت بولی، آپؐ مجھے لوٹانا چاہتے ہیں، جیسا کہ ماعز بن مالک کو لوٹایا تھا، آپؐ نے فرمایا، تجھے کیا ہوا، وہ بولی میں زنا سے حاملہ ہوں، آپؐ نے فرمایا تو خود؟ وہ بولی جی ہاں، آپؐ نے فرمایا تو رک جا تاوقتیکہ اس حمل کو نہ جن لے، پھر ایک انصاری شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ لے لی، جب اس نے بچہ جن لیا تو وہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ غامدیہ جن چکی، آپؐ نے فرمایا، ابھی ہم اسے رجم نہیں کریں گے اور اس کے بچے کو بے دودھ نہیں چھوڑیں گے تو ایک انصاری شخص

بولا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بچہ کو دودھ پلواؤں گا، تب آپؐ نے اسے رجم کیا۔

(فائدہ) حدیث سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا اگر ہوتا تو بار بار حضرت ماعز اور غامدیہ سے سوال کرنے کا کیا مطلب، کہ مثلاً کس چیز سے پاک کردوں، یا اسے جنون تو نہیں ہے، وغیر ذلک، یہ سب باتیں اسی چیز پر دال ہیں کہ علام الغیوب تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور نیز معلوم ہوا کہ آپؐ حاضر و ناظر بھی نہیں تھے، کیونکہ جو حاضر ناظر ہوتا ہے اسے ان امور کے دریافت کرنے اور اپنی لاعلمی ظاہر کرنے کی حاجت نہیں ہے، حاضر و ناظر تو ہر وقت ہر جگہ ہر مکان میں ہوتا ہے، یہ صفت بھی صرف ذات الٰہی کے لئے خاص ہے، ان امور کو دوسرے کیلئے ثابت کرنا یہ الوہیت میں شریک ٹھہرانا ہے، انما اللہ الہ واحد۔

١٩٢٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَزَنَيْتُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَرَدَّهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ أَتَعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأْسًا تُنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالُوا مَا نَعْلَمُهُ إِلَّا وَفِيَّ الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِينَا فِيمَا نُرَى فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا فَسَأَلَ عَنْهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَا بِعَقْلِهِ فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَجَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي وَإِنَّهُ رَدَّهَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَرُدُّنِي لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى قَالَ إِمَّا لَا فَاذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ

١٩٢٧- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، (دوسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر بواسطہ اپنے والد، بشیر بن المہاجر، عبداللہ بن بریدة، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ماعز بن مالکؓ اسلمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے، اور زنا کیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپؐ مجھے پاک کردیں، آپؐ نے انہیں واپس کر دیا تو پھر حاضر ہوئے، اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کیا ہے، آپؐ نے دوسری مرتبہ بھی واپس کر دیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو ان کی قوم کی طرف بھیجا اور دریافت کرایا کہ کیا ان کی عقل میں کچھ فتور ہے، اور تم نے ان کی کوئی غیر موزوں بات دیکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو کچھ فتور نہیں جانتے اور جہاں تک ہمارا خیال ہے، وہ ہم میں نیک انسان، کامل عقل والے ہیں، چنانچہ ماعز پھر تیسری مرتبہ آئے، آپؐ نے پھر ان کی قوم کی طرف قاصد بھیجا، انہوں نے کہا انہیں کوئی بیماری ہے اور نہ عقل میں کچھ فتور ہے، جب چوتھی بار آئے تو آپؐ نے ان کے لئے ایک گڑھا کھدوایا اور حکم دیا وہ رجم کر دیئے گئے۔ اس کے بعد غامدیہ آئیں، اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کیا ہے، مجھے پاک کیجئے، آپؐ نے انہیں واپس کر دیا، جب دوسرا دن ہوا تو انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فِي خِرْقَةٍ قَالَتْ هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ قَالَ اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ هَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ إِيَّاهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ *

آپؐ مجھے کیوں واپس کرتے ہیں، شاید آپؐ مجھے ماعزؓ کی طرح لوٹانا چاہتے ہیں، بخدا میں حاملہ ہوں، آپؐ نے فرمایا اچھا اگر ایسا ہے تو لوٹنا نہیں چاہتی تو بچہ جننے کے بعد آنا، چنانچہ جب بچہ جن لیا تو بچہ کو ایک کپڑا میں لپیٹ کر لائیں اور کہا یہ ہے جو میں نے جنا، آپؐ نے فرمایا، جا اس کو دود پلا جب اس کا دودھ چھٹے تب آنا، جب اس کا دودھ چھٹا تو وہ بچہ کو لے کر آئیں، اور اس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا اور عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا میں نے دودھ چھڑا دیا ہے، اور اب یہ روٹی کھانے لگا ہے، آپؐ نے وہ بچہ مسلمانوں میں سے ایک شخص کو دیا، پھر ان کے لئے حکم دیا اور ان کے سینے تک ایک گڑھا کھدوایا اور لوگوں کو اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا، خالد بن ولید ایک پتھر لے کر آئے اور اس کے سر پر مارا تو خون اڑ کر خالد کے منہ پر گرا، خالد نے انہیں برا بھلا کہا، آپؐ نے سنا اور فرمایا خبردار اے خالد! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر ناجائز محصول لینے والا بھی کرتا تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے، پھر آپؐ نے حکم دیا تو ان پر نماز پڑھی گئی اور انہیں دفن کیا گیا۔

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کے نزدیک سب پر نماز پڑھی جائے گی، حتی کہ فساق اور فجار پر بھی، اور حضرت غامدیہؓ کو وہ مقام اور شرف حاصل ہے اور ایسی فضیلت ملی ہے کہ بڑے بڑے صوفیاء بھی اس درجہ تک نہیں پہنچ سکتے۔

١٩٢٨ - حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا الْمُهَلَّبِ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزِّنَى فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا

۱۹۲۸۔ ابو غسان، مالک بن عبد الواحد مسمعی، معاذ، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن کثیر، ابو قلابہ، ابو مہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ زنا سے حاملہ تھی، اور عرض کیا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نے حد واجب ہونے کا کام کیا ہے، لہٰذا مجھ پر حد قائم کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلایا اور فرمایا، اسے اچھی طرح رکھ، جب یہ بچہ جنے، تو اسے میرے پاس لے کر آنا، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ تَعَالَى *

وسلم نے اس عورت کے متعلق حکم دیا تو اس کے کپڑے مضبوط باندھے گئے (تاکہ ستر نہ کھلے) پھر حکم دیا، وہ رجم کی گئی پھر اس کے بعد اس پر نماز پڑھی، حضرت عمرؓ بولے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں، اس نے تو زنا کیا ہے، آپؐ نے فرمایا، اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو انہیں بھی کافی ہو جائے اور تو نے اس سے افضل کوئی توبہ دیکھی ہے کہ اس نے اپنی جان محض اللہ کی خوشنودی میں قربان کر دی۔

۱۹۲۹ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۹۲۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم، ابان العطار، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۹۳۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ

۱۹۳۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابوہریرہ، اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ آپؐ میرا فیصلہ کتاب اللہ کے موافق کر دیں، دوسرا خصم بولا، اور وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ جی ہاں! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجئے، اور مجھے بولنے کی اجازت دیجئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہو، وہ بولا کہ میرا لڑکا اس کے یہاں ملازم تھا، اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا مجھے اس بات کی خبر دی گئی کہ میرے لڑکے پر رجم واجب ہے تو میں نے اس کا بدل سو بکریاں اور ایک لونڈی دیدی اس کے بعد میں نے اہل علم سے دریافت کیا، انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے کو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا، اور اس کی بیوی پر رجم ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ

وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ *

میں میری جان ہے میں تم دونوں کے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ دوں گا، لونڈی اور بکریاں تو واپس ہیں اور تیرے بیٹے کے سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کیلئے جلاوطن رہے گا، اور اے انیس! تو صبح اس عورت کے پاس جا، اگر وہ اقرار کرے تو اس کو رجم کر دو، چنانچہ وہ صبح گئے تو اس عورت نے اقرار کر لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو وہ رجم کی گئی۔

(فائدہ) ایک سال تک جلاوطن کرنا ہمارے نزدیک غیر محصن کی حد میں داخل نہیں، بلکہ امام کی مصلحت پر موقوف ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "الزانية و الزانی فاجلد واكل واحد منهما مائة جلدة" اس میں اس چیز کا تذکرہ نہیں ہے (مرقاۃ شرح مشکوۃ)

۱۹۳۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۹۳۱۔ ابوالطاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس۔
(دوسری سند) عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد صالح۔
(تیسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۹۳۲- حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَ يَهُودَ فَقَالَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى قَالُوا نُسَوِّدُ وُجُوهَهُمَا وَنُحَمِّلُهُمَا وَنُخَالِفُ بَيْنَ وُجُوهِهِمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَجَاءُوا بِهَا فَقَرَءُوهَا حَتَّى إِذَا مَرُّوا بِآيَةِ الرَّجْمِ وَضَعَ الْفَتَى الَّذِي يَقْرَأُ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَقَرَأَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَاءَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ فَرَفَعَهَا

۱۹۳۲۔ حکم بن موسیٰ ابوصالح، شعیب بن اسحاق، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت آئی جنہوں نے زنا کیا تھا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کے پاس تشریف لے گئے اور دریافت کیا کہ تورات میں زنا کرنے والے کی کیا سزا ہے؟ وہ بولے ہم دونوں کا منہ سیاہ کرتے ہیں اور دونوں کو سواری پر بٹھاتے ہیں، اور ایک کا منہ اس طرف اور دوسرے کا ادھر کرتے ہیں، اور پھر ان دونوں کو سب جگہ لعنت کرایا جاتا ہے، آپؐ نے فرمایا اچھا تورات لاؤ، اگر تم سچے ہو، چنانچہ وہ لے کر آئے اور پڑھنے لگے، جب رجم کی آیت آئی تو جو شخص پڑھ رہا تھا، اس نے اپنا ہاتھ اس آیت پر رکھ دیا، اور آگے اور پیچھے کا مضمون پڑھا، حضرت عبداللہ بن سلامؓ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے انہوں نے کہا آپؐ اسے کہہ دیجئے کہ اپنا ہاتھ اٹھائے، اس

فَإِذَا تَحْتَهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُمَا فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَقِيهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهِ *

نے اپنا ہاتھ اٹھالیا تو رجم کی آیت ہاتھ کے نیچے نکلی، پھر آپؐ نے دونوں کے متعلق حکم فرمایا تو وہ سنگسار کیے گئے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بھی رجم کرنے والوں میں شریک تھا، میں نے مرد کو دیکھا کہ وہ اپنی آڑ کر کے (محبت میں) پتھروں سے اس عورت کو بچاتا تھا۔

(فائدہ) عبداللہ بن سلام علمائے یہود میں سے تھے، پھر مشرف بااسلام ہوگئے تھے اور تورات پر ہاتھ رکھنے والا عبداللہ بن صوریا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی کی کتاب کے مطابق ان کے متعلق فیصلہ صادر فرمادیا، بعض تفسیر کی کتابوں میں ہے کہ زانی اور زانیہ کو گدھے پر بٹھلاتے ہیں تاکہ انہیں رسوا اور ذلیل کردیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

١٩٣٣ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ فِي الزِّنَى يَهُودِيَّيْنِ رَجُلًا وَامْرَأَةً زَنَيَا فَأَتَتِ الْيَهُودُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ *

۱۹۳۳۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، ایوب (دوسری سند) ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، مالک بن انس، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ زنا کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یہودیوں کو سنگسار کیا، ایک ان میں مرد اور ایک عورت تھی، اور یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان دونوں کو لے کر آئے تھے اور بقیہ حدیث حسب سابق مروی ہے۔

١٩٣٤ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ *

۱۹۳۴۔ احمد بن یونس، زہیر، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یہود اپنے ایک مرد اور ایک عورت کو جنہوں نے زنا کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے، بقیہ حدیث عبیداللہ عن نافع کی روایت کی طرح ہے۔

١٩٣٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمًا مَجْلُودًا فَدَعَاهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

۱۹۳۵۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابوبکر بن شیبہ، ابومعاویہ، اعمش، عبداللہ بن مرہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک یہودی کو کوئلے سے کالا کیا ہوا، او کوڑے کھایا ہوا گزارا گیا، آپؐ نے یہودیوں کو بلایا، اور دریافت کیا، کہ کیا زانی کی سزا تم اپنی کتابوں میں یہی پاتے ہو، انہوں نے

هَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى أَهَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ قَالَ لَا وَلَوْلَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهَذَا لَمْ أُخْبِرْكَ نَجِدُهُ الرَّجْمَ وَلَكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ قُلْنَا تَعَالَوْا فَلْنَجْتَمِعْ عَلَى شَيْءٍ نُقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ فَجَعَلْنَا التَّحْمِيمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوهُ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ) إِلَى قَوْلِهِ (إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ) يَقُولُ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ أَمَرَكُمْ بِالتَّحْمِيمِ وَالْجَلْدِ فَخُذُوهُ وَإِنْ أَفْتَاكُمْ بِالرَّجْمِ فَاحْذَرُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ) (وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ) (وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ) فِي الْكُفَّارِ كُلُّهَا*

کہا جی ہاں، پھر آپؐ نے ان کے عالموں میں ایک شخص کو بلایا، اور فرمایا، میں تجھے اس ذات کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ جس نے تورات کو موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی یہی سزا پاتے ہو، وہ بولا نہیں اور اگر آپؐ مجھے قسم نہ دیتے تو میں آپ کو یہ چیز نہ بتلاتا، ہماری کتاب میں تو رجم کا حکم ہے، مگر ہم میں شرفا زنا بکثرت کرنے لگے، لہٰذا جب ہم کسی شریف کو پکڑ لیتے تو اسے چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی کو پکڑتے تو اس پر حد جاری کر دیتے، بالآخر ہم نے کہا، سب جمع ہو کر ایک ایسی سزا متعین کر لیں جو شریف اور رذیل سب کو مساوی ہو، لہٰذا ہم نے کوئلے سے منہ کالا کرنا، اور رجم کے بدلے کوڑے لگانا متعین کر لیا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الہ العالمین میں سب سے پہلے تیرے حکم کو زندہ کرتا ہوں، جب کہ یہ اسے ختم کر چکے، چنانچہ آپؐ نے حکم دیا اور وہ رجم کیے گئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، "یاایها الرسول لایحزنك الذین (الی قوله) ان اوتیتم هذا فخذوه" یعنی یہود یہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو، اگر آپؐ منہ کالا کرنے اور کوڑے لگانے کا حکم دیں تو اس پر عمل کرو، اور اگر رجم کا فتویٰ دیں تو بچے رہو، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں، جو اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے احکام کے موافق فیصلہ نہ کریں، وہ کافر ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں، اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ دیں، وہ فاسق ہیں، یہ سب آیات کفار کے بارے میں نازل ہوئیں۔

(فائدہ) مسلمانوں کو بالخصوص اہل حکومت کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے جنہوں نے اسلام کو صرف روزہ نماز میں منحصر سمجھ رکھا ہے، اور زندگی کے دوسرے گوشوں میں من مانی کرنا چاہتے ہیں اور دین و مذہب کی اہانت کے بعد بھی دعویدار ہیں اسلام کی ٹھیکیداری کے، اللہ بچائے، نیز حدیث شریف کے ایک ایک لفظ سے واضح ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، اور نہ ہی آپؐ حاضر و ناظر ہیں، ہاں اطلاع غیب یعنی جن جن امور کی اللہ رب العزت نے آپ کو خبر اور اطلاع دے دی تھی، وہ آپؐ کو حاصل تھی، میں بارہا لکھ چکا

ہوں کہ اس کا نام علم غیب نہیں، بلکہ اطلاع غیب ہے اور یہ موہبت الٰہی پر موقوف ہے کسی کے قبضہ قدرت میں نہیں ہے، ہاں غیب کی آواز اور وحی کو سننا انبیاء کرام کی خصوصی شان ہے جو اور کسی کے شایان نہیں ہے کلام اللہ کی بکثرت آیات اس پر شاہد ہیں۔

قرآن مجید نے اس حقیقت کو بار بار بے نقاب کیا ہے کہ غیب کا علم خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں، چنانچہ قرآن مجید میں اس معنی کی بکثرت آیات موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ علم غیب کی صفت سے خدا کے علاوہ اور کسی کو متصف نہیں کیا جا سکتا۔

چنانچہ حکم الٰہی ہے کہ اے پیغمبرؐ فرما دیجئے کہ غیب تو خدا ہی کے لئے ہے (یونس) دوسرے مقام پر ارشاد ہے "قل لایعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللّٰہ" یعنی خدا کے سوا کسی مخلوق کو غیب کا ذاتی علم نہیں ہے اور نہ غیب کی باتیں خدا نے آسمان و زمین میں کسی کو بتلائی ہیں، چنانچہ قیامت کے دن تمام انبیاء کرام کو یہ اعتراف کرنا پڑے گا، یعنی جس دن کہ اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو جمع کرے گا، اور کہے گا کہ تم کو کیا جواب دیا گیا تو وہ کہیں گے ہمیں کچھ علم نہیں، غیب کی باتوں کا پورا جاننے والا تو ہی ہے (پارہ ۱۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلم الانبیاء تھے، انہیں یہ اقرار کرنے کا حکم ہوتا ہے کہ اے پیغمبر کہہ دے میں نہیں کہتا کہ میرے پاس تمام روئے زمین کے خزانے ہیں اور یہ بھی کہہ دیتا ہوں کہ میں غیب کی باتیں نہیں جانتا (انعام ۵)

١٩٣٦- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ نُزُولِ الْآيَةِ *

۱۹۳۶۔ ابن نمیر اور ابو سعید اشج، وکیع، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو وہ رجم کیا گیا، اور اس کے بعد آیات کے نازل ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

١٩٣٧- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ وَرَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَتَهُ *

۱۹۳۷۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابوزبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم (قبیلہ) کے ایک شخص کو اور یہود میں سے ایک مرد اور ایک عورت کو رجم کیا۔

١٩٣٨- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَامْرَأَةٌ *

۱۹۳۸۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں "امراۃ" ہے (یعنی بغیر ضمیر کے)

١٩٣٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۹۳۹۔ ابو کامل جحدری، عبدالواحد، سلیمان الشیبانی، عبداللہ بن ابی اوفی (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابواسحاق، شیبانی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو رجم کیا ہے تو انہوں نے کہا جی ہاں، میں نے کہا سورہ نور نازل ہونے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةُ النُّورِ أَمْ قَبْلَهَا قَالَ لَا أَدْرِي *

کے بعد یا اس سے قبل، انہوں نے کہا یہ میں نہیں جانتا۔

۱۹۴۰- وَحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ *

۱۹۴۰۔ عیسیٰ بن حماد بصری، لیث، سعید بن ابی سعید بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اس پر حد کے کوڑے لگائے، اور اس کو جھڑکے نہیں، پھر اگر زنا کرے، تو حد کے کوڑے مارے اور نہ جھڑکے اس کو، پھر اگر تیسری بار زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اس کو بیچ ڈالے، اگرچہ بال کی رسی ہی اس کی قیمت میں آئے۔

(فائدہ) تیسری مرتبہ حد لگانا چاہئے، اور بیچنا جمہور علماء کرام کے نزدیک مستحب ہے، غلام اور لونڈی اگرچہ محصن ہوں، ان پر رجم نہیں ہے، بلکہ حد ہے، کیونکہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے "فان اتین بفا حشته فعليهن نصف ماعلى المحصنات من العذاب، کتب تفسیر میں مذکور ہے کہ فاحشہ سے مراد زنا ہے، اور محصنات سے آزاد عورتیں مراد ہیں، اور عذاب سے جلد (کوڑے) مراد ہیں، رجم مراد نہیں ہے، کیونکہ رجم کی انتہا ازہاق روح ہے اور اس میں تنصیف ناممکن ہے اور غلام کی حد پر جمہور علماء کا اجماع ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّ ابْنَ إِسْحَقَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

۱۹۴۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ۔
(دوسری سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر برسانی، ہشام بن حسان، ایوب بن موسیٰ۔
(تیسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ابن نمیر، عبیداللہ بن عمر۔
(چوتھی سند) ہارون، سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ بن زید۔
(پانچویں سند) ہناد بن السری، ابوکریب، اسحاق ابراہیم، عبدہ بن سلیمان، محمد بن اسحاق، سعید المقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، لیکن ابن اسحاق اپنی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ سعید نے بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باندی کی حد کے بارے میں نقل کیا ہے کہ جب وہ تیسری مرتبہ زنا کرے تو چوتھی مرتبہ میں فروخت کر ڈالو۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَلْدِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ ثَلَاثًا ثُمَّ لِيَبِعْهَا فِي الرَّابِعَةِ *

١٩٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي أَبَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ وَقَالَ الْقَعْنَبِيُّ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ *

۱۹۴۲۔ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، مالک (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باندی کے متعلق دریافت کیا گیا جو محصنہ نہیں ہے اور پھر وہ زنا کرے، آپؐ نے فرمایا، اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، پھر اسے فروخت کر ڈالو، اگرچہ قیمت میں ایک ہی رسی آئے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ بیچنے کا حکم تیسری مرتبہ کے بعد میں دیا یا چوتھی مرتبہ کے بعد، قعنبی نے اپنی روایت میں کہا کہ ابن شہاب نے کہا، ضفیر رسی کو کہتے ہیں۔

١٩٤٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ *

۱۹۴۳۔ ابوالطاہر، ابن وہب، مالک، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، ان دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لونڈی کے متعلق دریافت کیا گیا اور حسب سابق روایت مروی ہے باقی ضفیر کی تفسیر میں ابن شہاب کا قول مذکور نہیں ہے۔

١٩٤٤ - حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَالشَّكُّ فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا فِي بَيْعِهَا فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ *

۱۹۴۴۔ عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد صالح، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبداللہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح مروی ہے، باقی تیسری مرتبہ اور چوتھی مرتبہ بیچنے میں شک دونوں روایتوں میں مذکور ہے۔

١٩٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ

۱۹۴۵۔ محمد بن ابوبکر مقدمی، سلیمان، ابوداؤد، زائدہ، سدی،

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَى أَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ *

سعد بن عبیدہ، حضرت ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو اپنی باندیوں اور غلاموں کو حد لگاؤ، خواہ وہ محصن ہوں یا غیر محصن، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باندی نے زنا کیا تھا تو آپؐ نے مجھے حد لگانے کا حکم دیا تھا، دیکھا تو اس نے ابھی بچہ جنا تھا، میں اس سے ڈرا کہ کہیں اس کے کوڑے ماروں اور وہ مر جائے میں نے یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی، آپؐ نے فرمایا، تم نے اچھا کیا (کہ اس وقت کوڑے نہیں لگائے)

١٩٤٦- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ السُّدِّيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ اتْرُكْهَا حَتَّى تَمَاثَلَ *

۱۹۴۶۔ اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، اسرائیل، سدی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں محصن اور غیر محصن کا تذکرہ نہیں اور اتنی زیادتی ہے کہ اسے چھوڑ دے، یہاں تک کہ اچھی ہو جائے۔

(٢٤٥) بَاب حَدِّ الْخَمْرِ *

باب (۲۴۵) شراب کی حد۔

١٩٤٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ أَرْبَعِينَ قَالَ وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخَفَّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ *

۱۹۴۷۔ محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی، آپؐ نے اسے دو چھڑیوں سے تقریباً چالیس مرتبہ مارا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی ایسا ہی کیا، پھر جب حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا سب سے ہلکی حد اسی کوڑے ہیں چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسی کوڑے مارنے کا حکم دیا۔

(فائدہ) چالیس کوڑے تعزیراً مارے جاتے تھے، مگر حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں تمام صحابہ کرامؓ نے اسی کوڑے مارنے پر اجماع کر لیا، چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت سائب بن یزید کی مفصل روایت مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے حضرت عمرؓ کے زمانے تک چالیس کوڑے شارب خمر کے لگائے جاتے تھے، مگر جب سرکشی اور فسق میں زیادتی ہو گئی تو پھر اسی کوڑے لگائے جانے لگے، اور موطا امام مالک میں مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا اسی کوڑے لگاؤ، چنانچہ حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کیا، (او کما قال)

١٩٤٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۱۹۴۸۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا، فرمارہے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَدَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيفِ وَالْقُرَى قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي جَلْدِ الْخَمْرِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا كَأَخَفِّ الْحُدُودِ قَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ *

۱۹۴۹۔ محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے میں جوتوں اور شاخوں سے مارا، پھر حضرت ابوبکرؓ نے چالیس کوڑے مارے، جب حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا اور لوگ شادابی اور گاؤں سے قریب ہوگئے تو انہوں نے فرمایا، تمہاری شراب کی حد میں کیا رائے ہے، عبدالرحمٰن بن عوف بولے، میری رائے تو یہ ہے کہ آپ اسے سب سے ہلکی حد کے برابر رکھئے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسی کوڑے لگائے۔

(فائدہ) قرآن کریم میں سب سے ہلکی حد، حد قذف ہے اور اس کے اسی کوڑے ہیں، حضرت عمرؓ کے زمانے میں شام اور عراق فتح ہوگیا، لوگوں پر وسعت اور فراخی ہوگئی اور شراب کی کثرت ہوئی اس لئے سب صحابہ کرام نے یہ التزام فرمایا، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۵۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۹۵۰۔ محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۹۵۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ أَرْبَعِينَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرِ الرِّيفَ وَالْقُرَى *

۱۹۵۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب میں جوتیوں اور ٹہنیوں سے چالیس مرتبہ مارتے تھے، پھر بقیہ حدیث بیان کی، باقی اس میں شادابی اور گاؤں وغیرہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۹۵۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّانَاجِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَيْرُوزَ مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ الدَّانَاجِ

۱۹۵۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب اور علی بن حجر، اسماعیل بن علیہ، ابن ابی عروبہ، عبداللہ الداناج، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم حنظلی، یحییٰ بن حماد، عبدالعزیز بن مختار، عبداللہ بن فیروز، مولیٰ ابن ابی عامر الداناج، حضرت حضین بن منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا کہ اتنے میں ولید بن عقبہ کو لے کر آئے، انہوں

حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَبُو سَاسَانَ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأُتِيَ بِالْوَلِيدِ قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَزِيدُكُمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا حُمْرَانُ أَنَّهُ شَرِبَ الْخَمْرَ وَشَهِدَ آخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْ حَتَّى شَرِبَهَا فَقَالَ يَا عَلِيُّ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ قُمْ يَا حَسَنُ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا فَكَأَنَّهُ وَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ فَقَالَ أَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ زَادَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ إِسْمَعِيلُ وَقَدْ سَمِعْتُ حَدِيثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ *

نے صبح کی دو رکعت پڑھی تھیں، پھر بولے کہ میں تمہارے لئے زیادہ کرتا ہوں تو دو آدمیوں نے گواہی دی ایک تو حمران نے کہ اس نے شراب پی ہے، اور دوسرے نے یہ گواہی دی کہ یہ میرے سامنے قے کر رہا تھا، حضرت عثمانؓ بولے کہ یہ شراب پئے بغیر شراب کی قے کیسے کر سکتا ہے، حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے فرمایا، اٹھو اس کو حد لگاؤ، حضرت علیؓ نے حضرت حسنؓ سے فرمایا، اے حسنؓ اٹھ اور اسے کوڑے لگا، حضرت حسنؓ بولے، خلافت کی گرمی بھی اسی پر رکھو جو اس کی ٹھنڈک حاصل کر چکا ہے، حضرت علیؓ حسنؓ سے اس بات پر ناراض ہوئے اور کہا اے عبداللہ بن جعفرؓ اٹھو اور اس کے کوڑے لگاؤ، چنانچہ انہوں نے کوڑے لگانے شروع کئے اور حضرت علیؓ نے شمار کرنا شروع کیا جب چالیس کوڑے لگا چکے تو حضرت علیؓ نے فرمایا بس ٹھہر جاؤ، پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگائے اور ابوبکرؓ نے چالیس اور عمرؓ نے اسی کوڑے لگائے اور سب سنت ہیں، اور میرے نزدیک چالیس لگانا زیادہ بہتر ہیں، علی بن حجر نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ اسماعیل نے کہا، میں نے داناج کی روایت ان سے سنی ہے، مگر محفوظ نہ رکھ سکا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ حضرات شیخین کے احکام کی عظمت کرتے تھے اور ان کے قول و فعل اور حکم کو سنت سمجھتے تھے تو شیعہ لوگوں کی اس روایت سے صاف تردید ہو گئی، مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ولید کو چالیس کوڑے لگائے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ اسی کوڑے لگائے، حالانکہ واقعہ ایک ہی ہے، مترجم کہتا ہے کہ چالیس لگانے کی بعد حضرت علیؓ نے یہ چیز بیان فرمائی اور روایت میں باقی چالیس کی نفی نہیں اور اپنے نزدیک بہتر ہونے کے متعلق جو فرمایا، اس کا مطلب بھی یہی ہے، او پھر قاضی عیاض فرماتے ہیں، کہ حضرت علیؓ کا مشہور مذہب یہی ہے کہ شراب کی حد اسی کوڑے ہے، اور نیز فرمایا، شراب کم پی جائے یا زیادہ اس میں اسی کوڑے لگائے جائیں گے اور میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں، کہ حضرت علیؓ نے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسی کوڑے لگانے کا مشورہ اور صلاح دی تھی اور پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نجاشی کو بھی اسی کوڑے لگائے، ان تمام وجوہ کی بنا پر روایت بخاری ہی کو ترجیح ہے اور یہ امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ، اوزاعی، احمد، ثوری اور اسحاق کا مذہب ہے، اور شراب کی حرمت پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے اور اس کے پینے والے پر حد لگائی جائے گی، مگر اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

١٩٥٣- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ

۱۹۵۳۔ محمد بن منہال الضریر، یزید بن زریع، سفیان الثوری،

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كُنْتُ أُقِيمُ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتَ فِيهِ فَأَجِدَ مِنْهُ فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ لِأَنَّهُ إِنْ مَاتَ وَدَيْتُهُ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ *

ابو حصین، عمیر بن سعید، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، میں اگر کسی پر حد قائم کروں اور وہ مر جائے تو مجھے کچھ خیال نہیں ہو گا، مگر شراب کی حد میں اگر کوئی مر جائے تو اس کی دیت دلاؤں گا، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بیان نہیں کیا۔

(فائدہ) یعنی اس میں کوئی خاص حد متعین نہیں فرمائی، امام نووی فرماتے ہیں کہ علماء کرام نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ جس پر حد شرعی واجب ہو، پھر امام یا اس کا جلاد اسے حد لگائے اور وہ مر جائے تو نہ دیت ہے نہ کفارہ، نہ امام پر، نہ جلاد پر اور نہ بیت المال پر، میں کہتا ہوں کہ یہ حضرت علیؓ کا تقویٰ ہے اور تمام حدیں آدمی کو کھڑا کر کے لگائی جائیں اور عورت کو بٹھا کر، شیخ ابن الہمام نے فرمایا ہے، گڑھا کھود لینا بھی جائز ہے، واللہ اعلم۔

۱۹۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۹۵۴۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

(۲٤٦) بَاب قَدْرِ أَسْوَاطِ التَّعْزِيرِ *

باب (۲۴۶) تعزیر کے کوڑوں کی مقدار۔

۱۹۵۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَهُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُجْلَدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ *

۱۹۵۵۔ احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو، بکیر بن اشج بیان کرتے ہیں کہ ہم سلیمان بن یسار کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک عبدالرحمٰن بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انہوں نے حدیث بیان کی تو سلیمان بن یسارؒ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور بولے کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن جابرؓ نے بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو بردہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ لگائے جائیں، مگر اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے کسی حد میں۔

(فائدہ) علماء کرام کے نزدیک دس سے بھی زیادہ لگائے جا سکتے ہیں اور یہ حدیث منسوخ ہے، یہ امام کی رائے پر موقوف ہے کہ کتنے کوڑے لگائے، حضرت عمرؓ نے سو کوڑے لگائے، باقی امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اکثر تعزیر انتالیس کوڑے ہیں اور امام ابو یوسف کے نزدیک پچھتر کوڑے ہیں اور یہی قول امام مالک اور ابن ابی لیلیٰ کا ہے اور بالاتفاق اقل مقدار تین درے ہیں اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ تعزیر کے کوڑے مقدار حد شرعی کو نہ پہنچیں اس لئے پورے چالیس درے بھی تعزیر میں نہیں لگائے جاتے، واللہ اعلم۔

(۲٤٧) بَاب الْحُدُودُ كَفَّارَاتٌ لِأَهْلِهَا *

باب (۲۴۷) حدود گناہوں کا کفارہ ہیں۔

۱۹۵٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو

۱۹۵۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن

بَكْرِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍ وَقَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسٍ فَقَالَ تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّاتُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّ لَا تَزْنُوْا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَعُوْقِبَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ *

ابراہیم اور ابن نمیر، ابن عیینہ، زہری، ابی ادریس، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھے تھے آپؐ نے فرمایا مجھ سے اس چیز پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، اور نہ زنا کرو گے اور نہ چوری کرو گے اور نہ اس نفس کو قتل کرو گے کہ جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ لہٰذا جو کوئی تم میں سے اپنے اقرار کو پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان محرمات میں سے اس کا ارتکاب کر بیٹھے تو پھر اسے سزا دی جائے تو وہ گناہ کا کفارہ ہے اور جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا پھر اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اگر چاہے اسے معاف کرے اور چاہے تو اسے عذاب دے۔

(فائدہ) امام عینیؒ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں صاف تردید ہے ان حضرات کی جو کہ یہ کہتے ہیں کہ حدود زاجرات ہیں، مکفرات نہیں ہیں، باقی اس کے ساتھ ساتھ ندامت اور توبہ کی بھی حاجت اور ضرورت ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ فَتَلٰى عَلَيْنَآ اٰيَةَ النِّسَآءِ اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا الْاٰيَةَ *

۱۹۵۷۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپؐ نے ہم پر نساء کی آیت تلاوت فرمائی "ان لَایُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا الایۃ۔

۱۹۵۸ - وَحَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا وَلَا يَعْضَهَ بَعْضُنَا بَعْضًا فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَتَى مِنْكُمْ حَدًّا فَأُقِيمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ

۱۹۵۸۔ اسماعیل بن سالم، ہشیم، خالد، ابوقلابہ، ابوالاشعث الصنعانی، حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مردوں سے بھی ویسی ہی بیعت لی جیسی کہ عورتوں سے لی، یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ چوری کریں اور نہ زنا کریں اور نہ اپنی اولاد کو ماریں اور نہ بعض بعض پر بہتان تراشی کریں، لہٰذا تم میں سے جو ان امور کو پورا کرے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور جو کوئی تم میں سے کسی حد کا کام کرے اور اس پر حد لگا دی جائے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے او جس پر اللہ تعالیٰ پردہ پوشی

عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ *

کردے تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے(۱)، اگر چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو اس کی مغفرت فرمادے۔

١٩٥٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَمِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ فَالْجَنَّةُ إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ قَضَاؤُهُ إِلَى اللَّهِ *

۱۹۵۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، صنابحی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان سرداروں(۲) میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور اس شرط پر بیعت کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور زنا نہیں کریں گے اور نہ چوری کریں گے اور نہ ناحق خون کریں گے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے اور نہ لوٹ مار کریں گے، اور نہ نافرمانی کریں گے اگر ہم ایسا کریں تو ہمارے لئے جنت ہے اور اگر ان کاموں میں سے کوئی کام ہم سے ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے، اور ابن رمح نے "قضاۃ" کا لفظ بولا ہے۔

(٢٤٨) بَاب جُرْحُ الْعَجْمَاءِ وَالْمَعْدِنِ وَالْبِئْرِ جُبَارٌ *

باب (۲۴۸) جانور کسی کو مار ڈالے یا کوئی کان یا کنویں میں گر پڑے تو اس کا خون ہدر ہے۔

١٩٦٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ

۱۹۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن رمح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، سعید بن میسب، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، جانور کا زخمی کیا ہوا ہے لغو ہے، اور کنواں لغو ہے اور کان لغو ہے، اور رکاز میں خمس (پانچواں حصہ) واجب ہے۔

---

(۱) کسی جرم کی بنا پر جب حد لگادی جائے تو جس کو حد لگی ہے اگر وہ توبہ بھی کر لیتا ہے تو یہ حد لگنا آخرت کے اعتبار سے اس کے لئے کفارہ بن جائے گا اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو پھر اگر اس حد کے لگنے سے عبرت پکڑے اور آئندہ اس جرم کے کرنے سے باز رہے تو بھی حد لگنا کفارہ بن جائے گا اور اگر کوئی پرواہ نہ کرے بلکہ دوبارہ بھی اسی جرم کے لئے تیار ہو جائے تو پھر یہ حد اس کے لئے کفارہ نہیں بنے گی۔

(۲) یہ کل بارہ حضرات تھے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں (۱) عبادہؓ بن صامت (۲) حضرت اسعدؓ بن زرارہ (۳) حضرت رافع بن مالکؓ (۴) حضرت براءؓ بن معرور (۵) حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن حرام (۶) حضرت سعدؓ بن ربیع (۷) حضرت عبداللہؓ بن رواحہ (۸) حضرت سعدؓ بن عبادہ (۹) حضرت منذرؓ بن عمرو (۱۰) حضرت سعدؓ بن خیثم (۱۱) حضرت اسیدؓ بن حضیر (۱۲) حضرت ابوالہیثمؓ بن التیہانی۔

جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ *

(فائدہ) اگر جانور کے ساتھ کوئی چلانے والا، اور ہانکنے والا نہ ہو، تب تو یہ حکم ہے ورنہ پھر تلف شدہ حصے کا ضمان واجب ہے اور رکاز، کان اور خزینہ کو بولتے ہیں، اس میں خمس بیت المال کا ہوا، باقی پانے والے کا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٩٦١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ مِثْلَ حَدِيثِهِ *

۱۹۶۱۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، عبدالاعلی بن حماد، ابن عیینہ (دوسری سند) محمد بن رافع، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، زہری سے لیث کی سند کی طرح روایت کرتے ہیں۔

١٩٦٢- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۹۶۲۔ ابوالطاہر اور حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، عبید اللہ بن عبداللہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٩٦٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْبِئْرُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جَرْحُهُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ *

۱۹۶۳۔ محمد بن رمح بن المہاجر، لیث، ایوب بن موسیٰ، اسود بن العلاء، ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، کہ کنویں کا زخم لغو ہے، اور کان کا زخم لغو ہے اور جانور کا زخم لغو ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

١٩٦٤- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۹۶۴۔ عبدالرحمٰن بن عبدالسلام جمحی، ربیع بن مسلم (دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، (تیسری سند) ابن بشار، محمد بن جعفر شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ الْاَقْضِيَةِ

(٢٤٩) بَاب الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ *

١٩٦٥ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ *

١٩٦٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ *

باب (۲۴۹) مدعی علیہ پر قسم واجب ہے۔

۱۹۶۵۔ ابوالطاہر، احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر لوگوں کو وہ دلا دیا جائے جس کا وہ دعویٰ کرتے ہیں تو لوگ انسانوں کے خون اور مال کا دعویٰ کر بیٹھیں گے، لیکن مدعی علیہ پر قسم ہے۔

۱۹۶۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھانے کا مدعی علیہ کے لئے فیصلہ کیا ہے۔

(فائدہ) دوسری روایت میں ہے کہ گواہ مدعی پر ہیں، شریعت کا ایک عظیم اصول ہے کہ جس سے ہزاروں جھگڑوں اور قضیوں کا تصفیہ ہو جاتا ہے، اور یہی جمہور علماء کرام کا مسلک ہے۔

(٢٥٠) بَاب الْقَضَاءِ بِالْيَمِينِ وَالشَّاهِدِ *

١٩٦٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ *

باب (۲۵۰) ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا۔

۱۹۶۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، زید بن حباب، سیف بن سلیمان، قیس بن سعد، عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کیا ہے۔

(فائدہ) حضرت ابن عباسؓ سے دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم اور شاہد پر فیصلہ فرمایا، ممکن ہے کہ مدعی کے پاس ایک شاہد ہو، اور پھر آپؐ نے مدعی علیہ کی قسم پر فیصلہ فرمادیا ہو، لہٰذا اس احتمال کے ہوتے ہوئے کلام اللہ میں جو حکم ہے اسی پر فیصلہ ہوگا کہ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ (مرقاۃ) اس موقف کے تفصیلی دلائل کے لئے تکملہ فتح الملہم ص ۵۶۰ ج ۲ ملاحظہ ہو۔

(۲۵۱) بَاب بَيَانِ حُكْمِ الْحَاكِمِ لَا يُغَيِّرُ الْبَاطِنَ *

باب (۲۵۱) حاکم کے فیصلہ سے حقیقۃ الامر میں تبدیلی نہیں ہوتی۔

۱۹۶۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوٍ مِمَّا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِهِ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ *

۱۹۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میرے پاس اپنے مقدمات لاتے ہو اور ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ اپنی بات کو ثابت کر سکتا ہو اور میں جو سنتا ہوں اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں، پھر جس کو میں اس کے بھائی کا کوئی حق دلا دوں وہ اسے دے، اس لئے کہ میں اسے جہنم کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں (کیونکہ وہ غیر کا حق ہے)

(فائدہ) یعنی میں تو باعتبار ظاہر کے فیصلہ کرتا ہوں، اگر فی الواقع وہ اس کا حق نہیں، جھوٹے دعویٰ سے اس نے اپنے لئے ثابت کرا لیا، تو پھر وہ اسے نہ لے۔

۱۹۶۹- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۹۶۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، (دوسری سند) ابو کریب، ابن نمیر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۹۷۰- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ جَلَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا أَوْ يَذَرْهَا *

۱۹۷۰۔ حرملہ بن یحییٰ، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑنے والے کا شور اپنے حجرے کے دروازے پر سنا تو باہر تشریف لائے اور فرمایا، میں آدمی ہوں اور میرے پاس کوئی مقدمہ والا آتا ہے اور ایک دوسرے سے بہتر بات کرتا ہے اور میں اسے سچا سمجھتا ہوں اور اس کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں، لہٰذا جس کسی کو (اس ظاہری قسم وغیرہ سے) میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو وہ دوزخ کا ایک ٹکڑا اور حصہ ہے، اب چاہے اسے چھوڑ دے یا لے لے۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ میں آدمی ہوں، اس کا مطلب یہ ہے کہ وضع بشری اس چیز کی متقاضی ہے کہ وہ ظاہر پر

ہی فیصلہ کرے، امام نووی فرماتے ہیں کہ آپؐ بھی امور غیب کو نہیں جانتے تھے، مگر جو بات اللہ تعالیٰ آپ کو بتلا دیتا تھا وہ معلوم ہو جاتی تھی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ احکام اور فیصلوں میں جو امر دوسروں سے ہو سکتا ہے، وہ آپؐ سے بھی ہو سکتا ہے اور آپؐ ظاہر پر حکم کرتے تھے، اور پوشیدہ باتیں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کیونکہ منظور الٰہی یہی تھا کہ آپؐ بھی امت کی طرح ظاہر حال پر فیصلہ کریں، تاکہ امت بھی آپؐ کی پیروی کر سکے، غرضیکہ اس حدیث سے خود زبان اقدس سے بشریت رسولؐ، اور یہ کہ حکم غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے، ثابت ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

۱۹۷۱- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ أُمِّ سَلَمَةَ *

۱۹۷۱۔ عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ یونس کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں اور معمر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہؓ کے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی۔

(۲۵۲) بَاب قَضِيَّةِ هِنْدٍ *

باب (۲۵۲) ہند یعنی ابوسفیان کی بیوی کا فیصلہ۔

۱۹۷۲- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ امْرَأَةُ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ لَا يُعْطِينِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِينِي وَيَكْفِي بَنِيَّ إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمِهِ فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ مِنْ جُنَاحٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي بَنِيكِ *

۱۹۷۲۔ علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ، ابوسفیان کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوسفیان بخیل آدمی ہیں، مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے، جو مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو، اگر میں اس کے مال میں سے اس کی لاعلمی میں لے لوں تو کیا اس صورت میں مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تو اس کے مال سے دستور کے موافق اتنا لے سکتی ہے جو کہ تیرے لئے بھی کافی ہو اور تیرے بیٹوں کی بھی کفایت کر جائے۔

۱۹۷۳- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا

۱۹۷۳۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو کریب، عبداللہ بن نمیر، وکیع (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، عبدالعزیز بن محمد، (تیسری سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، یعنی ابن عثمان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

١٩٧٤ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُذِلَّهُمُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُعِزَّهُمُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُمْسِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى عِيَالِهِ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُنْفِقِي عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوفِ *

۱۹۷۴۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہندؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روئے زمین پر مجھے کسی گھر والے کی ذلت آپؐ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ پسند نہ تھی، اور اب روئے زمین پر کسی گھرانے کی عزت، میں آپؐ کے گھرانے سے زیادہ پسند نہیں کرتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابھی اور بھی زیادہ ہوگی قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، پھر ہند نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوسفیان کنجوس آدمی ہے، اگر میں اس کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ اس کے بچوں پر صرف کروں تو مجھے کوئی گناہ ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر کوئی گناہ اور حرج نہیں ہے، اگر تم دستور کے موافق اس کے بال بچوں پر خرچ کرو۔

١٩٧٥ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ خِبَاءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ خِبَاءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ مِنْ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا فَقَالَ لَهَا لَا إِلَّا

۱۹۷۵۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن اخی، الزہری، زہری، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے گھر والوں سے زیادہ روئے زمین پر مجھے کسی گھرانے کی ذلت پسند نہ تھی اور آج روئے زمین پر کسی گھر کی عزت کی آپؐ کے گھر والوں کی عزت سے زیادہ خواستگار نہیں ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ابھی اور بھی (محبت میں) زیادتی ہوگی، ہند نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان بخیل آدمی ہے اگر میں اس کے مال سے کچھ اپنے بچوں کو کھلا دوں تو مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں، آپؐ

بِالْمَعْرُوفِ *

نے فرمایا اگر دستور کے موافق ہو تو کوئی گناہ نہیں ہے۔

(۲۵۳) بَاب النَّهْيِ عَنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ *

باب (۲۵۳) کثرت سوال اور مال کے ضائع کرنے کی ممانعت۔

۱۹۷۶ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ *

۱۹۷۶۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتوں کو پسند کرتا ہے اور تین ناپسند کرتا ہے، یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور اللہ کی رسی (دین اسلام) کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑے رہو، اور متفرق نہ ہو اور تمہاری فضول اور بیہودہ بکواس کرنے اور بکثرت سوال کرنے اور اضاعت مال سے ناخوش ہوتا ہے۔

۱۹۷۷ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَا تَفَرَّقُوا *

۱۹۷۷۔ شیبان بن فروخ، ابوعوانہ، سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے اور اس میں ہے کہ تین باتوں سے ناراض ہوتا ہے، اور متفرق ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۹۷۸ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ *

۱۹۷۸۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، منصور، شعبی، وراد مولیٰ المغیرۃ بن شعبہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اللہ عزوجل نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور زندہ درگور کر دینے اور قدرت کے باوجود دوسرے کا حق نہ دینے، اور (جس کا حق نہیں ہے اس کے) مانگنے کو حرام کر دیا اور تین باتوں کو ناپسند فرمایا ہے، بیہودہ بکواس کرنا، اور بہت پوچھنا اور مال کا ضائع کرنا۔

۱۹۷۹ - وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ *

۱۹۷۹۔ قاسم بن زکریا، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر ان چیزوں کو حرام کر دیا ہے اور یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔

١٩٨٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ *

۱۹۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، خالد حذاء، ابن اشوع، شعبی، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کو لکھا کہ مجھے کچھ احادیث لکھ کر بھیجو، جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں، چنانچہ حضرت مغیرہؓ نے معاویہؓ کو لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تین چیزوں کو ناپسند فرماتا ہے قیل و قال، کثرت سوال، اور اضاعت مال۔

١٩٨١- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ عَنْ وَرَّادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ حَرَّمَ عُقُوقَ الْوَالِدِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَلَا وَهَاتِ وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ *

۱۹۸۱۔ ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ فزاری، محمد بن سوقہ، محمد بن عبید اللہ ثقفی، وراد بیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہؓ کو لکھا کہ سلام علیک، اما بعد میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تین چیزوں کو حرام کیا ہے، اور تین اشیاء کی ممانعت فرمائی ہے، والد کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا، اور حق کو روکنا، ناحق کو طلب کرنا حرام کیا ہے اور فضول بکواس، سوال کی کثرت، مال کو برباد کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٥٤) بَاب بَيَان أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ *

باب (۲۵۴) حاکم کے اجتہاد کا ثواب، خواہ فیصلہ صحیح ہو یا اس میں غلطی ہو جائے۔

١٩٨٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ *

۱۹۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن عبداللہ، محمد بن ابراہیم، بسر بن سعید، ابو قیس، مولیٰ عمرو بن العاص، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب حاکم اجتہاد کے ساتھ فیصلہ کرے اور وہ صحیح ہو تو اس میں دوہرا ثواب ہے، اور اگر سوچ کر حکم نافذ کرے اور اس میں غلطی ہو تو ایک اجر ہے۔

(فائدہ) اس حاکم سے وہ حاکم مراد ہے جو کہ عالم ہو اور دین کے احکام سے اچھی طرح واقف ہو اور اجتہاد کی اہلیت رکھتا ہو، اس حدیث سے ائمہ اربعہ اور علمائے مجتہدین کی فضیلت اور ان کے اجر و ثواب کا ثبوت ہو گیا، واللہ اعلم بالصواب۔

١٩٨٣- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي عَقِبِ الْحَدِيثِ قَالَ يَزِيدُ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۱۹۸۳۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ابی عمر، عبدالعزیز بن محمد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں اور حدیث کے آخر میں اتنی زیادتی ہے کہ یزید نے کہا میں نے یہ حدیث ابو بکر بن محمد سے بیان کی تو انہوں نے کہا اسی طرح مجھ سے ابو سلمہؓ نے حضرت ابوہریرہؓ سے بیان کی۔

١٩٨٤- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِثْلَ رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا *

۱۹۸۴۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، مروان بن محمد دمشقی، لیث بن سعد، یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن الہاد لیثی سے ان دونوں سندوں کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، جس طرح عبدالعزیز بن محمد سے حدیث مروی ہے۔

(٢٥٥) بَاب كَرَاهَةِ قَضَاءِ الْقَاضِي وَهُوَ غَضْبَانُ *

باب (۲۵۵) غصہ کی حالت میں قاضی کو فیصلہ کرنے کی ممانعت۔

١٩٨٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ بِسِجِسْتَانَ أَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْكُمْ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ *

۱۹۸۵۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، عبدالملک بن عمیر، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے عبیداللہ بن ابی بکرہ قاضی سجستان کو لکھوایا اور میں نے لکھا کہ دو آدمیوں میں غصہ کی حالت میں فیصلہ مت کرو، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ فرما رہے تھے کہ تم میں سے کوئی بھی دو آدمیوں کے درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

١٩٨٦- وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح

۱۹۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم۔
(دوسری سند) شیبان بن فروخ، حماد بن سلمہ۔
(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان۔
(چوتھی سند) محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر۔
(پانچویں سند) عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ۔

و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ *

(چھٹی سند) ابو کریب، حسین بن علی، زائدہ، عبدالملک بن عمیر، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو عوانہؓ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

(٢٥٦) بَاب نَقْضِ الْأَحْكَامِ الْبَاطِلَةِ وَرَدِّ مُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ *

باب (۲۵۶) احکام باطلہ کو ختم کرنے اور بدعات و رسومات کی بیخ کنی کرنے کا حکم۔

١٩٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ *

۱۹۸۷۔ ابو جعفر محمد بن صباح، عبداللہ بن عون الہلالی، ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف، بواسطہ اپنے والد قاسم بن محمد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی بات ایجاد کرے (بدعت نکالے) جو اس دین سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

١٩٨٨ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَامِرٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ ثَلَاثَةُ مَسَاكِنَ فَأَوْصَى بِثُلُثِ كُلِّ مَسْكَنٍ مِنْهَا قَالَ يُجْمَعُ ذَلِكَ كُلُّهُ فِي مَسْكَنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ *

۱۹۸۸۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، ابو عامر، عبدالملک بن عمرو، عبداللہ بن جعفر زہری، سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا کہ جس کی رہائش کے تین مکانات ہوں اور ہر مکان میں سے دو تہائی کی وصیت کر دے، تو انہوں نے فرمایا کہ سب کو ایک ہی مکان میں جمع کر دیا جائے گا۔ پھر فرمایا کہ مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کوئی ایسا عمل کرے گا جس کے متعلق ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ شخص مردود ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث جوامع الکلم اور اصول دین میں سے ہے اور ہر ایک بدعت ایجاد کرنے والے اور اسی طرح ہمہ قسم کی بدعات پر عمل کرنے سے روکنے کے لئے کافی وشافی ہے اور لفظ "من احدث" میں احداث کو مطلق فرمایا اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جملہ احداث اور بدعات کو حدیث شامل ہے، خواہ احداث اعتقادی ہو، یا عملی، اور خواہ احداث بالزیادۃ ہو، یا احداث بالنقص اور خواہ مستقل

ہو یا غیر مستقل ہو، علی ہذا القیاس لفظ "مالیس منہ" میں "ما" کا عموم بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ ہر محدث (نئی بات) مذموم ہے، خواہ وہ ذات شے ہو، یا قید اور وصف کا احداث ہو، اور دین میں کسی قسم کی محض اپنی رائے سے زیادتی یا کمی کرنا، خواہ وہ زیادتی یا کمی مستقل ہو، جس طرح کہ دین میں اطاعت مستقل طور پر بڑھا دی جائے یا گھٹا دی جائے یا یہ زیادتی و کمی غیر مستقل ہو کہ کسی طاعت ماموره پر کسی ہیئت کا بڑھا دینا، یا غیر ضروری کو علمایا عملاً ضروری جاننا یا ضروری جیسا عمل کرنا، اسی طرح کسی بیعت کا حکم کرنا، بشر طیکہ یہ ہمہ قسم کی زیادتی اور کمی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے بعد ایجاد ہوئی ہو اس لئے کہ تین زمانوں کا احادیث سے خیر القرون ہونا ثابت ہو چکا ہے اور پھر اس زیادتی یا کمی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعاً اجازت نہ ہو، نہ قولاً نہ فعلاً نہ صراحۃً اور نہ ہی اشارۃً تو ایسی بدعت، بدعت شرعیہ ہے، جو سراسر قبیح اور گمراہی ہے اور ایسے ہی جو محدث فی الدین اور بدعت قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر میں موجود نہ ہو، وہ بدعت یقیناً بدعت ضغمامہ ہے اور بدعت شرعیہ بدعت محرمہ ہو گی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "کل بدعۃ ضلالۃ" چنانچہ بخاری و مسلم، ترمذی، دارمی اور طبرانی و نسائی اور مسند احمد و ابوداؤد، بیہقی اور ابن ماجہ میں بدعات و رسومات کی مذمت اور ان کا باعث ضلالت اور گمراہی ہونا مصرحاً مذکور ہے اور اس باب میں بکثرت احادیث موجود ہیں۔ واللہ اعلم۔

(٢٥٧) بَاب بَيَان خَيْرِ الشُّهُودِ *

١٩٨٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا *

باب (۲۵۷) بہترین گواہ۔

۱۹۸۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، بواسطہ اپنے والد، عبداللہ بن عمرو بن عثمان، ابن ابی عمرہ انصاری، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں سب سے بہترین گواہ نہ بتلا دوں (اور وہ) وہ ہیں جو شہادت کے مطالبہ سے قبل ہی گواہی دے دیں۔

(٢٥٨) بَاب بَيَان اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِينَ *

١٩٩٠- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هَذِهِ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ أَنْتِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَام فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا

باب (۲۴۸) مجتہدین کا اختلاف۔

۱۹۹۰۔ زہیر بن حرب، شبابہ، ورقاء، ابوزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو عورتیں اپنا اپنا بچہ لئے جا رہی تھیں، اتنے میں بھیڑیا آیا اور ایک کا بچہ لے گیا، ایک نے دوسری سے کہا کہ تیرا ہی لڑکا لے کر گیا ہے، وہ بولی کہ تیرا لے کر گیا ہے، بالآخر دونوں اپنا فیصلہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس کرانے کے لئے لائیں، انہوں نے بچہ بڑی عورت کو دلا دیا، پھر وہ دونوں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان کے سامنے تمام واقعہ بیان کیا، انہوں نے کہا کہ چھری لاؤ، تم دونوں کو میں

يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ *

دو ٹکڑے کر کے دے دیتا ہوں، چھوٹی بولی اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ایسامت کرو، بڑی ہی کو دے دو، چنانچہ آپ نے بچہ چھوٹی کو دلا دیا، ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں، خدا کی قسم سکین (چھری) کا لفظ میں نے آج ہی سنا ہے، ہم تو اسے "مدیہ" کہتے ہیں۔

(فائدہ) فائدہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو بچہ کاٹنا مقصود نہیں تھا، بلکہ اس طریقہ سے حقیقی ماں کو دریافت کرنا چاہتے تھے، اور دونوں خدا کے نبی تھے، اور مجتہد بھی تھے اور ایک مجتہد کو دوسرے مجتہد کے خلاف مسائل اجتہادی میں فیصلہ کرنا درست ہے۔

١٩٩١- وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ الصَّنْعَانِيَّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ وَرْقَاءَ *

۱۹۹۱۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ الصنعانی، موسیٰ بن عقبہ، (دوسری سند) امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قسام، محمد بن عجلان، ابوالزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، جس طرح ورقاء نے حدیث بیان کی۔

(٢٥٩) بَاب اسْتِحْبَابِ إِصْلَاحِ الْحَاكِمِ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ *

باب (۲۵۹) حاکم کو دونوں فریقوں میں صلح کرا دینا بہتر ہے۔

١٩٩٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِي شَرَى الْأَرْضَ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا قَالَ فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ

۱۹۹۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ چند مرویات میں سے نقل کرتے ہیں، جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی نے دوسرے سے زمین خریدی، چنانچہ جس نے زمین خریدی تھی، اسے زمین میں سے سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا ملا تو اس نے بائع سے کہا، یہ اپنا گھڑا لے لو، کیونکہ میں نے تم سے صرف زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا، بائع نے کہا میں نے زمین کو اس کی تمام چیزوں کے ساتھ بیچا تھا، بالآخر دونوں مقدمہ لے کر ایک تیسرے شخص کے پاس گئے، چنانچہ جس کے پاس مقدمہ لے کر گئے تھے اس نے کہا تمہارے دونوں کے کوئی اولاد ہے ایک بولا میرا لڑکا ہے، دوسرے نے کہا میرے لڑکی

الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا *

ہے، اس ثالث نے کہا ان دونوں کا نکاح کر دو اور یہ مال اپنے بجائے ان پر صرف کر دو اور انہیں دے دو۔

(فائدہ) قاضی کو خصمین کے درمیان صلح کرا دینا مستحب ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ اللُّقَطَةِ

١٩٩٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ يَحْيَى أَحْسِبُ قَرَأْتُ عِفَاصَهَا *

۱۹۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک، ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن، یزید مولیٰ المنبعث، زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور لقطہ کے متعلق دریافت کرنے لگا، آپؐ نے ارشاد فرمایا اس چیز کا بندھن اور تھیلا پہچان رکھو، پھر ایک سال تک اسے مشتہر کرو، اگر مالک آجائے تو فبہا، ورنہ اپنے کام میں لے آؤ، پھر اس شخص نے دریافت کیا کہ گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے، آپؐ نے فرمایا، وہ تیری ہے، یا تیرے بھائی کی ہے، یا بھیڑیے کی، پھر اس نے دریافت کیا کہ بھولے بھٹکے اونٹ کا کیا حکم ہے، آپؐ نے فرمایا اس سے تجھے کیا مطلب اس کے ساتھ اس کی مشک (پیٹ میں پانی) ہے اور اس کا جوتہ بھی اس کے ساتھ ہے، پانی پیتا ہے، درخت کھاتا ہے، حتی کہ اس کا مالک آکر پکڑ لیتا ہے۔

١٩٩٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا

۱۹۹۴۔ یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، یزید مولیٰ منبعث، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کر اور پھر اس چیز کا بندھن اور اس کا تھیلا محفوظ رکھ، پھر اسے خرچ کر لے، اب اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دے، وہ شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھولی اور بھٹکی ہوئی بکری کا کیا حکم ہے،

رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا *

آپؐ نے ارشاد فرمایا، اسے پکڑ لے وہ تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے، یا بھیڑیئے کے لئے، وہ شخص بولا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بھولے بھٹکے اونٹ کا کیا حکم ہے، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے، یہاں تک کہ آپؐ کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے، پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا، اونٹ سے تجھے کیا مطلب ہے اس کے ساتھ اس کا جوتا ہے، اور مشک، تا آنکہ اس کا مالک اسے ملے۔

١٩٩٥- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُمْ أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ وَقَالَ عَمْرٌو فِي الْحَدِيثِ فَإِذَا لَمْ يَأْتِ لَهَا طَالِبٌ فَاسْتَنْفِقْهَا *

١٩٩٥۔ ابوالطاہر عبداللہ بن وہب، سفیان ثوری، مالک بن انس، عمرو بن حارث، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے اسی سند کے ساتھ مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور میں اس کے ساتھ تھا تو اس نے آپؐ سے لقطہ کے متعلق دریافت کیا، عمرو نے بیان کیا (آخر میں یہ ہے) کہ جب کوئی اس کا مانگنے والا نہ آئے تو اسے خرچ کر ڈال۔

١٩٩٦- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُا أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاحْمَارَّ وَجْهُهُ وَجَبِينُهُ وَغَضِبَ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ يَجِئْ صَاحِبُهَا كَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ *

١٩٩٦۔ احمد بن عثمان بن حکیم اودی، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، یزید مولیٰ منبعث بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے، کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور بقیہ حدیث اسماعیل بن جعفر کی روایت کی طرح مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ آپ کی پیشانی اور چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپؐ غصہ ہوئے، اور اتنی زیادتی ہے کہ پھر ایک سال تک اس کی تشہیر کر، اس کے بعد یہ ہے کہ اگر اس کا مالک نہ آیا تو وہ تیرے پاس امانت رہے گی۔

١٩٩٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ

١٩٩٧۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، یزید مولیٰ منبعث، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سونے یا چاندی کے لقطہ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَأَلَهُ عَنِ الشَّاةِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ *

کے متعلق دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا، اس کا بندھن اور تھیلی پہچان رکھ، اور پھر سال بھر تک اس کی تعریف کر، پھر اگر کوئی نہ پہچانے تو اسے خرچ کر ڈال، لیکن وہ تیرے ذمہ امانت رہے گی، پھر جب کسی دن بھی اس کا مالک آ جائے تو اسے دیدے پھر آپؐ سے بھولے بھٹکے ہوئے اونٹ کے بارے میں دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا اس سے تجھے کیا مطلب؟ اس کے ساتھ اس کا جوتہ ہے، اور مشکیزہ ہے پانی پیتا ہے، درخت کے پتے کھاتا ہے، یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے، پھر اس نے آپؐ سے بکری کے بارے میں دریافت کیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا، اسے لے لے، کیونکہ بکری تیری ہے یا تیرے بھائی کی، یا بھیڑیے کی۔

(فائدہ) لقطہ پڑی ہوئی چیز کو بولتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ اس کا اٹھانا مستحب ہے اور اگر کوئی ایسی شے ہو کہ اگر نہ اٹھائے تو ہلاک ہو جائے گی، تو پھر اس کا اٹھانا واجب ہے اور احادیث میں جو ایک سال کی قید آرہی ہے، وہ اتفاقی ہے اس کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے بلکہ جب تک ظن غالب ہو کہ ابھی کوئی نہ کوئی آسکتا ہے اس وقت تک اس کی تعریف واجب ہے کہ بازاروں اور مسجدوں اور دیگر مقامات پر جہاں لوگوں کا اجتماع ہوتا ہو وہاں اس چیز کی مقدار اور کیفیت کے ساتھ اس کی تعریف کرے، اور ہدایہ میں ہے کہ اگر وہ شے دس درہم سے کم کی ہو تو چند روز تعریف کرے اور اگر دس درہم کی ہو تو ایک ماہ تک اور اگر اس سے بھی زیادہ کی ہو تو پھر ایک سال تک، اب اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کو واپس کر دے، اگر وہ گواہ پیش کرے تو پھر واپس کرنا واجب ہے ورنہ جائز، اور اگر مالک نہ آیا تو پھر اگر غنی ہے تو صدقہ کر دے۔ یہی قول حضرت ابن عباس، سفیان ثوری، ابن المبارک اور علمائے حنفیہ کا ہے، اب اگر مالک آ جائے تو چاہے صدقہ کو نافذ رکھے اور اس کا ثواب لے لے، یا اس سے یا فقیر سے تاوان لے لے، اور شرح وقایہ کے حواشی پر نہایہ سے نقل کیا ہے کہ بعد تعریف کے تصدق جائز ہے، اور رکھ چھوڑنا عزیمت ہے اور بکری حفاظت کی محتاج ہے اس لئے اسے پکڑنے کا حکم دیا، ورنہ وہ تلف ہو جائے گی اور لقطہ امانت ہے، اگر اس کے اٹھاتے وقت گواہ کرے، پھر وہ ہلاک ہو گیا تو ضمان نہیں، ورنہ ضمان ہے۔ واللہ اعلم۔

١٩٩٨ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةُ الرَّأْيِ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ زَادَ رَبِيعَةُ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ

۱۹۹۸۔ اسحاق بن منصور، حبان بن ہلال، حماد بن سلمہ، یحییٰ بن سعید، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، یزید، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ گمشدہ اونٹ کے متعلق کیا حکم ہے، ربیعہ نے اپنی حدیث میں یہ زیادتی بیان کی کہ آپؐ غصہ ہوئے حتیٰ کہ آپؐ کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے اور حسب سابق روایت مروی

حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ *

ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ جب اس کا مالک آئے تو اس سے اس کی تھیلی، گنتی اور بندھن کو دریافت کر پھر اگر وہ بیان کرے، تو وہ اسے دے دے، ورنہ پھر وہ تیرا ہے۔

١٩٩٩- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تُعْتَرَفْ فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ *

۱۹۹۹۔ ابوالطاہر، احمد بن عمرو بن سرح، عبداللہ بن وہب، ضحاک بن عثمان، ابوالنضر، بسر بن سعید، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ایک سال تک اس کی تعریف کر، پھر اگر کوئی نہ پہچانے تو اس کا تھیلہ، اور بندھن یاد کرے، اور پھر کھالے، جب اس کا مالک آئے تو اسے دے دے۔

(فائدہ) تھیلہ اور بندھن محفوظ رکھنے کا حکم اس لئے ہو رہا ہے تاکہ ادائیگی کے وقت کسی قسم کی دشواری نہ ہو جتنا اس کا مال ہو وہی دیدیا جائے اور اگر استعمال ہی نہ کرے تو کم از کم یاد تو رہے (مترجم)

٢٠٠٠- وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَإِنِ اعْتُرِفَتْ فَأَدِّهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا *

۲۰۰۰۔ اسحاق بن منصور، ابوبکر حنفی، ضحاک بن عثمان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی پہچان لے تو اسے دیدے ورنہ اس کا بندھن اس کا تسمہ، اس کا تھیلہ اور اس کا شمار یاد رکھ۔

٢٠٠١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ غَازِينَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ فَقَالَا لِي دَعْهُ فَقُلْتُ لَا وَلَكِنِّي أُعَرِّفُهُ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ قَالَ فَأَبَيْتُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَاتِنَا قُضِيَ لِي أَنِّي حَجَجْتُ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِشَأْنِ السَّوْطِ وَبِقَوْلِهِمَا فَقَالَ

۲۰۰۱۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری سند) ابوبکر بن نافع، غندر، شعبہ، سلمہ بن کہیل بیان کرتے ہیں میں نے حضرت سوید بن غفلہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں اور حضرت زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ سب جہاد کے لئے نکلے میں نے ایک کوڑا پڑا ہوا پایا تو میں نے اٹھالیا، زید اور سلمان بولے، پھینک دو، میں نے کہا نہیں بلکہ میں اس کی تعریف کروں گا، پھر اگر اس کا مالک آئے گا تو خیر، ورنہ میں اسے اپنے کام میں رکھوں گا، اور میں نے ان دونوں کی بات نہ مانی، جب ہم جہاد سے لوٹے تو اتفاق سے میں نے حج کیا اور مدینہ منورہ گیا، وہاں حضرت ابی بن کعب سے ملا تو ان سے میں نے کوڑے اور حضرت زید و سلمان کے قول کا تذکرہ کیا، وہ بولے کہ میں نے

إِنِّي وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا قَالَ فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا فَلَقِيتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي بِثَلَاثَةِ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلٍ وَاحِدٍ *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سواشرفیوں کی ایک تھیلی پائی، میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، آپؐ نے فرمایا ایک سال تک اس کے مالک کو تلاش کر، میں نے تلاش کیا، کوئی پہچاننے والا نہیں ملا، پھر میں آپؐ کی خدمت میں آیا، آپؐ نے فرمایا ایک سال اور تعریف کر، بالآخر میں نے تعریف کی لیکن اس کا پہچاننے والا کوئی نہیں ملا، میں پھر آپؐ کے پاس آیا، فرمایا ایک سال اور تعریف کر، میں نے کی، کوئی نہیں ملا، آخر آپؐ نے فرمایا، اس کی گنتی کر اور اس تھیلی اور بندھن کو دل میں جمالے، پھر اگر اس کا مالک آگیا تو خیر ورنہ تو اس سے فائدہ اٹھا، میں نے اسے خرچ کر لیا، شعبہ نے کہا، کہ میں پھر مکہ مکرمہ میں سلمہ بن کہیل سے ملا، انہوں نے کہا مجھے یاد نہیں کہ تین سال تعریف کے لئے کہا یا ایک سال۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے ہمارے قول کی تائید ہوگئی کہ تعریف لقطہ میں کوئی خاص مقدار معین نہیں بلکہ جیسا مال ہوگا، ویسی ہی تعریف کی جائے گی۔

۲۰۰۲- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ أَوْ أَخْبَرَ الْقَوْمَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا قَالَ شُعْبَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِينَ يَقُولُ عَرِّفْهَا عَامًا وَاحِدًا *

۲۰۰۲۔ عبدالرحمٰن بن بشر عبدی، بہز، شعبہ حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور زید بن صوحان اور سلیمان بن ربیعہ ایک سفر پر نکلے تو میں نے ایک کوڑا پایا، اور بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی، الی قولہ "فاستمتعت بہا" باقی اس میں یہ ہے کہ شعبہ بیان کرتے ہیں میں حضرت سلمہ بن کہیل سے دس سال کے بعد ملا تو وہ فرمانے لگے کہ ایک سال تک اس کی تعریف کر۔

۲۰۰۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ

۲۰۰۳۔ قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش۔
(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔
(تیسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد سفیان۔
(چوتھی سند) محمد بن حاتم، عبداللہ بن جعفر رقی، عبید اللہ، زید

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ إِلَّا حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَزَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعَدَدِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ وَزَادَ سُفْيَانُ فِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ وَإِلَّا فَهِيَ كَسَبِيلِ مَالِكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا *

بن ابی انیسہ۔

(پانچویں سند) عبدالرحمٰن بن بشر، حماد بن سلمہ، سلمہ بن کہیل سے اسی سند کے ساتھ شعبہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، حماد بن سلمہ کی روایت کے علاوہ سب روایات میں تین سال تعریف کرنے کا تذکرہ ہے اور سفیان اور زید بن انیسہ اور حماد بن سلمہ کی روایت میں ہے کہ اگر کوئی آئے اور اس کی مقدار، تھیلی اور بندھن کی تجھے خبر دے تو اسے دے دے، اور سفیان نے وکیع کی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ ورنہ پھر وہ تیرے مال کی طرح ہے اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ ورنہ پھر اس سے نفع حاصل کر۔

٢٠٠٤ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ *

۲۰۰۴۔ ابوالطاہر اور یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن عبداللہ بن اشج، یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب، عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) یعنی ملک کے لئے نہ واسطے حفاظت کے، باقی شیخ ملا علی قاری حنفی مرقاۃ میں فرماتے ہیں کہ ممکن ہے ممانعت اس لئے ہو کہ حاجی دو دنوں کے لئے ایک مقام پر جمع ہوتے ہیں پھر متفرق ہو جاتے ہیں، ایسی صورت میں تعریف مشکل ہے۔ لہٰذا اگر وہ چیز نہ اٹھائی جائے تو اس کے مالک کو جلد مل جائے گی۔

٢٠٠٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ آوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا *

۲۰۰۵۔ ابوالطاہر اور یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکر بن سوادۃ، ابوسالم جیشانی، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے (کسی کی) گم شدہ چیز رکھ لی تو وہ گمراہ ہے، یہاں تک کہ اس چیز کی تعریف اور تشہیر نہ کر دے۔

(فائدہ) یعنی مالک کو تلاش کر کے اسے نہ دے اور اس روایت کی تائید سنن ابن ماجہ کی ایک روایت سے ہو جاتی ہے کہ مسلمان کی گم شدہ چیز دوزخ کی لپٹ ہے، باقی یہ وعید اسی کے لئے ہے جو مالک بننے کے لئے اٹھائے، اور جس کا ارادہ تعریف کا ہو، اسے خود حدیث میں مستثنیٰ کر دیا

ہے، ابن الملک فرماتے ہیں کہ اٹھاتے وقت گواہ بنالے اور کہے کہ یہ چیز میں نے اس لئے اٹھائی ہے کہ اسکے مالک کو دوں گا۔ واللہ اعلم۔

(٢٦٠) بَاب تَحْرِيْمِ حَلْبِ الْمَاشِيَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ مَالِكِهَا *

٢٠٠٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ إِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ *

٢٠٠٧- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَيُنْتَثَلَ إِلَّا اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ كَرِوَايَةِ مَالِكٍ *

(٢٦١) بَاب الضِّيَافَةِ *

باب (۲۶۰) مالک کی اجازت کے بغیر جانور کا دودھ دوہنا حرام ہے۔

۲۰۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک بن انس، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی تم میں سے دوسرے کے جانور کا دودھ بغیر اس کی اجازت کے نہ نکالے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی کوٹھڑی میں آئے، اس کا خزانہ توڑ کر اس کے کھانے کا غلہ نکال کرلے جائے، اسی طرح ان کے جانوروں کے تھن ان کے خزانے ہیں ان کے کھانے کے، لہٰذا کوئی کسی کے جانور کا بغیر اس کی اجازت کے دودھ نہ نکالے۔

۲۰۰۷۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن رمح، لیث بن سعد۔
(دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر۔
(تیسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد عبید اللہ۔
(چوتھی سند) ابوالربیع ابوکامل، حماد۔
(پانچویں سند) زہیر بن حرب، اسماعیل بن امیہ۔
(چھٹی سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ایوب، ابن جریج، موسیٰ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے مگر ان تمام روایتوں میں سوائے لیث بن سعد کی روایت کے "فینتثل" کا لفظ اور اس کی روایت میں مالک روایت کی طرح "فینتقل طعامہ" کا لفظ ہے۔

باب (۲۶۱) مہمان نوازی اور اس کی اہمیت۔

۲۰۰۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالُوا وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ *

۲۰۰۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، ابوشریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا، جس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ تکلف کے ساتھ اپنے مہمان کی خاطر داری کرے، صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تکلف کب تک کرے فرمایا ایک دن اور ایک رات، باقی مہمانی تین دن تک ہے پھر اس کے بعد جو مہمانی کرے وہ صدقہ (تبرع) ہے اور (یہ بھی) ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ رب العزت پر ایمان رکھتا ہو اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ضیافت کی تاکید ثابت ہوئی، اور امام مالکؒ، ابوحنیفہؒ، شافعیؒ اور جمہور علماء کرام کے نزدیک ضیافت سنت ہے، واجب نہیں۔

۲۰۰۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْثِمَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يُؤْثِمُهُ قَالَ يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهِ *

۲۰۰۹۔ ابوکریب، محمد بن العلاء، وکیع، عبدالحمید بن جعفر، سعید بن ابی سعید مقبری، ابوشریح، خزاعی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ضیافت تین دن تک اور اس کا تکلف ایک دن، اور ایک رات ہے اور کسی مسلمان کے لئے یہ چیز زیبا نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے لئے ٹھہرا رہے، یہاں تک کہ اسے گناہ گار کر دے، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس طرح اسے گناہ گار کر دے، آپؐ نے فرمایا کہ اس کے پاس ٹھہرا رہے، یہاں تک کہ اس کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہ رہے۔

۲۰۱۰- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَبَصُرَ عَيْنِي وَوَعَاهُ قَلْبِي حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ

۲۰۱۰۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالحمید بن جعفر، سعید مقبری، ابوشریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا، جب کہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور اور بقیہ حدیث لیث

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَذَكَرَ فِيهِ وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْثِمَهُ بِمِثْلِ مَا فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ *

کی روایت کی طرح مروی ہے اور وکیع کی روایت میں جو مضمون ہے کہ کسی کو زیبا نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے پاس اتنا قیام کرے کہ اسے گناہ میں ڈال دے یہ بھی مذکور ہے۔

(فائدہ) جب اس کے پاس کھلانے کو نہ ہوگا تو یقیناً مہمان کو برا بھلا کہے گا اور اس کی غیبت کرے گا یہی گناہ ہے، ہاں اگر میزبان خود روکے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے، واللہ اعلم۔

۲۰۱۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ *

۲۰۱۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ ہمیں روانہ کرتے ہیں، پھر ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں، اور وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا، اگر تم کسی قوم کے پاس اترو اور وہ تمہارے لئے وہ سامان کر دیں جو کہ مہمان کے لئے چاہئے تو تم اسے قبول کرو، اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمانی کا حق جیسا کہ چاہئے وصول کرلو۔

(فائدہ) جمہور علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مضطر کے لئے ہے جو بھوک سے مر رہا ہو، اسے اس کا حق ہے کیونکہ اس کی ضیافت واجب ہے، یا یہ حکم اوائل اسلام میں تھا، پھر منسوخ ہو گیا۔

(۲۶۲) بَاب اسْتِحْبَابِ الْمُؤَاسَاةِ بِفُضُولِ الْمَالِ *

باب (۲۶۲) زائد مال مسلمان کی خیر خواہی میں صرف کرنے کا استحباب۔

۲۰۱۲- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ قَالَ فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ

۲۰۱۲۔ شیبان بن فروخ، ابوالاشہب، ابونضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اتنے میں ایک شخص اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر آیا اور دائیں اور بائیں دیکھنے لگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے پاس کوئی فاضل سواری ہو، وہ اسے دے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے، اور جس کے پاس فاضل توشہ ہو، وہ اسے دے دے جس کے پاس فاضل توشہ نہیں

عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ *

ہے، پھر آپؐ نے مال کی جو قسمیں بیان کرنی تھیں وہ بیان کیں حتیٰ کہ ہم یہ سمجھے کہ ہم میں سے فاضل مال میں کسی کو کوئی بھی حق نہیں ہے۔

(٢٦٣) بَاب اسْتِحْبَابِ خَلْطِ الْأَزْوَادِ إِذَا قَلَّتْ وَالْمُؤَاسَاةِ فِيهَا *

باب (۲۶۳) جب توشے کم ہوں تو سب توشوں کو ملا دینا مستحب ہے۔

٢٠١٣- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيَّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَأَصَابَنَا جَهْدٌ حَتَّى هَمَمْنَا أَنْ نَنْحَرَ بَعْضَ ظَهْرِنَا فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعْنَا مَزَاوِدَنَا فَبَسَطْنَا لَهُ نِطَعًا فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَى النِّطَعِ قَالَ فَتَطَاوَلْتُ لِأَحْزِرَهُ كَمْ هُوَ فَحَزَرْتُهُ كَرَبْضَةِ الْعَنْزِ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ حَشَوْنَا جُرُبَنَا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ وَضُوءٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بِإِدَاوَةٍ لَهُ فِيهَا نُطْفَةٌ فَأَفْرَغَهَا فِي قَدَحٍ فَتَوَضَّأْنَا كُلُّنَا نُدَغْفِقُهُ دَغْفَقَةً أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ فَقَالُوا هَلْ مِنْ طَهُورٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِغَ الْوَضُوءُ *

۲۰۱۳۔ احمد بن یوسف ازدی، نضر بن محمد یمامی، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں نکلے وہاں ہمیں تنگی ہوئی یہاں تک کہ ہم نے سواریاں کاٹنے کا ارادہ کیا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا، اور ہم سب نے اپنے توشوں کو جمع کیا، اور ایک چمڑے کا دستر خوان بچھایا، اس پر سب لوگوں کے توشے جمع ہوگئے، سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس کے ناپنے کے لئے بڑھا کہ کتنا ہے، چنانچہ اسے ناپا تو وہ اتنا تھا جتنی جگہ میں بکری بیٹھتی ہے، اور ہم چودہ سو تھے، چنانچہ ہم سب نے خوب سیر ہو کر کھایا اور اس کے بعد اپنے اپنے توشہ دان کو بھر لیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کچھ وضو کا پانی ہے؟ تو ایک شخص ڈول میں ذرا سا پانی لے کر آیا، آپؐ نے اسے ایک گڑھے میں ڈال دیا، چنانچہ ہم سب نے اس سے وضو کیا، ہم خوب بہائے جاتے تھے، چودہ سو آدمیوں نے اسی طرح بہایا، اس کے بعد آٹھ آدمی آئے اور انہوں نے دریافت کیا، وضو کا پانی ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا، وضو سے فارغ ہو چکے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو معجزے مذکور ہیں ایک تو کھانے کا بڑھنا، اور دوسرے پانی میں اضافہ ہونا، مازریؒ بیان کرتے ہیں کہ یہ معجزہ اس طرح ہے کہ جو جزء اور حصہ پانی کا صرف ہوتا تھا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دوسرا پیدا کر دیتا تھا، اور آپؐ کے معجزات دو قسم کے ہیں ایک تو قرآن کریم جو متواتر ثابت ہے، دوسرے اس قسم کے یہ اگرچہ متواتر نہیں ہیں مگر معنی متواتر ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

٢٠١٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ قَدْ أَغَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيَى أَحْسِبُهُ قَالَ جُوَيْرِيَةَ أَوْ قَالَ الْبَتَّةَ ابْنَةَ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَاكَ الْجَيْشِ *

۲۰۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، سلیم بن اخضر، ابن عون بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع کو لکھا، کہ کیا لڑائی سے پہلے کفار کو دین کی دعوت دینا ضروری ہے؟ حضرت نافع نے جواب میں لکھا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا، اس حالت میں کہ وہ بے خبر تھے اور ان کے جانور پانی پی رہے تھے، آپؐ نے ان میں سے لڑنے والوں کو قتل کیا اور باقی کو قید کیا اور اسی روز حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہاتھ آئیں، نافع نے بیان کیا کہ یہ حدیث مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کی اور وہ اس لشکر میں شریک تھے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر یکایک غفلت کی حالت میں حملہ کر دینا ٹھیک اور درست نہیں ہے جہاد کے معنی عموماً لڑائی اور جنگ و قتال کے سمجھے جاتے ہیں، مگر مفہوم کی یہ تنگی قطعاً غلط اور خلاف واقع ہے۔ جہاد جہد سے مشتق ہے، جہاد اور مجاہدہ اسی کے مصدر ہیں اور لغت میں اس کے معنی کوشش اور محنت کے ہیں اور اس کے قریب قریب اس کے اصطلاحی معنی ہیں، یعنی حق کی سربلندی اور اس کی تبلیغ و اشاعت اور حفاظت و نگہداشت کے لئے ہر قسم کی جدوجہد، قربانی اور ایثار گوارا کرنا، اور ان تمام جسمانی و مالی اور دماغی قوتوں کو جو اللہ تبارک تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو ملی ہیں اس راہ میں صرف کرنا، یہاں تک کہ اس کے لئے اور اس کے دین کے لئے اپنی اور اپنے عزیز و اقارب کی، اور اہل و عیال اور خاندان و قوم کی جان تک کو قربان کر دینا اور حق کے مخالفوں اور دشمنان دین کی کوششوں کو توڑنا اور بے کار بنا دینا، اور ان کی تدبیروں کو رائیگاں کرنا، ان کے حملوں کو روکنا اور اس مقصد کے لئے اگر جنگ کے میدان میں ان سے لڑنا پڑے تو اس کے لئے بھی پوری طرح تیار رہنا یہی جہاد ہے اور یہ اسلام کا ایک عظیم الشان رکن اور بہت بڑی عبادت ہے جب جہاد کے معنی محنت، جدوجہد اور سعی بلیغ کے ہیں تو ہر ایک نیک کام اس کے تحت داخل ہو سکتا ہے، اسی لئے علمائے دل یعنی صوفیائے کرام کی اصطلاح میں جہاد کی سب سے اعلیٰ قسم خود اپنے نفس سے جہاد کرنا ہے، اور اسی کا نام جہاد اکبر ہے، چنانچہ خطیب نے اپنی تاریخ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے مجاہدین سے فرمایا تم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف آرہے ہو چنانچہ جس پر ملت ابراہیم کی بناء ہے اسی کا نام جہاد اکبر ہے یعنی حق کی راہ میں عیش و آرام، اہل و عیال، جان و مال ہر ایک کو قربان کر دینا، اسی طرح جہاد کی ایک قسم باقسم ہے، دنیا کا تمام شر و فساد جہالت ہی پر مبنی ہے، کیونکہ تلوار کی دلیل سے قلب میں وہ طمانیت پیدا نہیں ہو سکتی جو دلیل و برہان کی قوت سے دل میں پیدا ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

٢٠١٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشُكَّ *

۲۰۱۵۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عبدی، ابن عون سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے اور اس میں بغیر شک کے جویریہ بنت حارث موجود ہے۔

(٢٦٤) بَاب تَأْمِيرِ الْإِمَامِ الْأُمَرَاءَ عَلَى الْبُعُوثِ وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِآدَابِ الْغَزْوِ وَغَيْرِهَا *

باب (۲۶۴) امام کو لشکروں پر امیر بنانا، اور انہیں لڑائی کے آداب اور اس کے طریقے بتانا۔

٢٠١٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ

۲۰۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع بن الجراح، سفیان (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، سفیان (تیسری سند) عبداللہ بن ہاشم، عبدالرحمٰن، سفیان، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو کسی لشکر یا چھوٹی سی جماعت کا امیر بناتے تو اسے خصوصیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم کرتے اور اس کو ساتھ والے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم فرماتے، پھر ارشاد فرماتے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر خدا کی راہ میں جہاد کرنا، جو شخص خدائے قدوس کا منکر ہو اس سے لڑنا، خیانت نہ کرنا، کسی کے ناک کان نہ کاٹنا، اور کسی بچہ کو قتل نہ کرنا اور جب مشرک دشمنوں سے مقابلہ ہو تو انہیں تین امور کی دعوت دینا اور اگر وہ کوئی امر قبول کرلیں تو تم بھی ان سے (صلح) کرلینا، اور لڑنے سے باز رہنا، پھر انہیں اسلام کی دعوت دینا، اگر وہ مان لیں تو تم بھی ان سے (اسلام) قبول کرلینا اور جنگ سے باز رہنا، اس کے بعد انہیں دعوت دینا کہ اپنا مقام چھوڑ کر مہاجرین کے مقام میں آجائیں، اور ان سے کہہ دینا کہ اگر تم ایسا کرو گے، تو نفع اور نقصان میں مہاجرین کے برابر کے شریک ہوں گے اگر وہ مکان کے تبدیل کرنے سے انکار کریں تو کہہ دینا ایسی صورت میں تمہارا حکم دیہاتی مسلمانوں کے طریقہ پر ہوگا، جو حکم الٰہی دیہاتی مسلمانوں پر جاری ہے، وہی تم

أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ وَزَادَ إِسْحَقُ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ قَالَ فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ يَحْيَى يَعْنِي أَنَّ عَلْقَمَةَ يَقُولُهُ لِابْنِ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

پر نافذ ہوگا اور اگر مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہوں گے تو مال غنیمت اور مال صلح میں سے تمہیں کچھ حصہ نہ ملے گا، اور اگر وہ اسلام سے بھی انکار کر دیں تو ان سے جزیہ طلب کرنا، اگر وہ مان لیں تو تم بھی قبول کر لینا، اور جہاد سے باز رہنا، اور اگر وہ انکار کریں تو خدا تعالیٰ سے مدد کے طلب گار ہو کر ان سے جہاد کرنا، اور اگر کسی قلعہ کا تم محاصرہ کرو اور قلعہ والے تم سے خدا تعالیٰ، اور خدا تعالیٰ کے رسول (اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذمہ لینا چاہیں تو تم خدا اور خدا کے رسول کا ذمہ نہ دینا، بلکہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دینا، کیونکہ اگر تم اپنے اور اپنے ساتھیوں کے ذمہ سے پھر جاؤ گے تو یہ اتنا سخت نہ ہوگا، جتنا کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کا عہد توڑنا سخت ہوگا، پھر اگر تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور قلعہ والے چاہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق باہر نکل آتے ہیں تو انہیں اللہ تعالیٰ کے حکم پر باہر نہ نکالنا بلکہ اپنے حکم پر نکالنا اس لئے کہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تجھ سے پورا ہوتا ہے یا نہیں، عبدالرحمٰن نے اسی طرح حدیث بیان کی، اور اسحاق نے اپنی حدیث کے آخر میں یحییٰ بن آدم سے یہ زیادتی روایت کی ہے کہ میں نے یہ حدیث مقاتل بن حیان سے ذکر کی، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے ابن حیان سے تذکرہ کیا، تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے مسلم بن ہیصم نے بواسطہ نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کیا، اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

٢٠١٧- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ بُرَيْدَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا أَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَأَوْصَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ *

۲۰۱۷۔ حجاج بن شاعر، عبدالصمد بن عبدالوارث، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی امیر یا سریہ بھیجتے تو اسے بلاتے اور نصیحت فرماتے، اور بقیہ حدیث سفیان کی روایت کی طرح مروی ہے۔

٢٠١٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا *

۲۰۱۸۔ ابراہیم، محمد بن عبدالوہاب فراء، حسین بن ولید، شعبہ سے اسی طرح روایت مروی ہے۔

٢٠١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا *

۲۰۱۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابواسامہ، برید بن عبداللہ، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو کوئی حکم دے کر روانہ کرتے تو ارشاد فرماتے تھے خوش خبری سناؤ، نفرت مت دلاؤ، اور آسانی کرو، اور (لوگوں کو) دشواری میں مت ڈالو۔

٢٠٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا *

۲۰۲۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، سعید بن ابی بردہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا، اور فرمایا، آسانی کرنا، دشواری اور سختی میں نہ ڈالنا، اور خوش کرنا، نفرت مت دلانا، اتفاق سے کام کرنا، پھوٹ مت ڈالنا۔

٢٠٢١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا *

۲۰۲۱۔ محمد بن عباد، سفیان، عمرو (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی خلف، زکریا بن عدی، عبیداللہ، زید بن ابی انیسہ، سعید بن ابی بردہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں جس طرح کہ شعبہ سے روایت مروی ہے باقی زید بن ابی انیسہؒ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ اتفاق سے کام کرنا اور پھوٹ مت ڈالنا۔

٢٠٢٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

۲۰۲۲۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابوالتیاح، انسؓ، (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، عبیداللہ بن سعید (تیسری سند) محمد بن الولید، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوالتیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آسانی کرو، سختی مت کرو اور آرام دو، نفرت

مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا *

مت دلاؤ۔

(٢٦٥) بَاب تَحْرِيمِ الْغَدْرِ *

باب (۲۶۵) عہد شکنی کی حرمت۔

٢٠٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي أَبَا قُدَامَةَ السَّرَخْسِيَّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيلَ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ *

۲۰۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابواسامہ، (دوسری سند) زہیر بن حرب، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ القطان، عبید اللہ، (تیسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اولین اور آخرین کو قیامت کے دن جمع فرمائے گا تو ہر ایک دغاباز، عہد شکن کے لئے جھنڈا بلند کیا جائے گا اور پھر کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی دغا بازی ہے۔

٢٠٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۲۰۲۴۔ ابوالربیع عتکی، حماد، ایوب، (دوسری سند) عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، عفان، صخر بن جویریہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت بیان فرماتے ہیں۔

٢٠٢٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللَّهُ لَهُ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ أَلَا هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ *

۲۰۲۵۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے ہر عہد شکن کا جھنڈا نصب کرے گا پھر کہا جائے گا آگاہ ہو جاؤ یہ فلاں کی عہد شکنی کا جھنڈا ہے۔

٢٠٢٦ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۰۲۶۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبداللہ، سالم بن عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ ہر

وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

ایک عہد شکن کا قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا۔

۲۰۲۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ *

۲۰۲۷۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، ابن ابی عدی (دوسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابووائل، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہر ایک عہد شکن کا قیامت کے دن جھنڈا ہوگا کہا جائے گا، کہ یہ فلاں کی عہد شکنی (کا جھنڈا) ہے۔

۲۰۲۸- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ح و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ *

۲۰۲۸۔ اسحاق بن ابراہیم، نضر بن شمیل، (دوسری سند) عبید اللہ بن سعید، عبدالرحمٰن، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی یہ عبدالرحمٰن کی روایت میں نہیں ہے کہ یہ فلاں کی عہد شکنی (کا جھنڈا) ہے۔

۲۰۲۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ *

۲۰۲۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، یزید بن عبدالعزیز، اعمش، شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک دغا باز کا قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے پہچانا جائے گا، کہا جائے گا یہ فلاں کی دغا بازی ہے۔

۲۰۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ *

۲۰۳۰۔ محمد بن مثنیٰ، عبیداللہ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر ایک دغا باز کے پاس قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے پہچانا جائے گا۔

۲۰۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۰۳۱۔ محمد بن مثنیٰ، عبید اللہ بن سعید، عبدالرحمٰن، شعبہ، خلید، ابونضرۃ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہر ایک دغا باز کی سرین پر قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا۔

۲۰۳۲- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرِ عَامَّةٍ *

۲۰۳۲۔ زہیر بن حرب، عبدالصمد بن عبدالوارث، مستمر بن الریان، ابونضرۃ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر ایک دغاباز کے سرین پر قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی دغابازی کے بقدر بلند کیا جائے گا، آگاہ ہو جاؤ کہ کسی دغاباز کی دغابازی حاکم اعظم سے بڑھ کر نہیں۔

(فائدہ) کیونکہ ایسے دغابازوں سے ایک عالم اور عامۃ المسلمین اور دین کو نقصان پہنچتا ہے، برخلاف عوام الناس کی دغابازی کے کہ اس سے چند ہی اشخاص کو نقصان پہنچتا ہے اور دغاباز وہی ہے جو وعدہ کرے پھر اس کو پورا نہ کرے، اس حدیث سے دغابازی کی حرمت ثابت ہوئی، خصوصیت کے ساتھ امیر اور حاکم کی دغابازی کی، اور دغابازی عام ہے، خواہ حقوق اللہ میں ہو، یا حقوق العباد میں۔

(۲۶۶) بَاب جَوَازِ الْخِدَاعِ فِي الْحَرْبِ *

باب (۲۶۶) لڑائی میں چال اور حیلہ کا جواز۔

۲۰۳۳- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعَلِيٍّ وَزُهَيْرٍ قَالَ عَلِيٌّ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ *

۲۰۳۳۔ علی بن حجر سعدی اور عمرو ناقد اور زہیر بن حرب سفیان، عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرمارہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، لڑائی حیلہ اور دھوکہ ہے۔

(فائدہ) یہ مکر اور دغابازی نہیں کیونکہ وہ تو قول کے خلاف کرنا ہے، اور یہ چال اور تدبیر ہے، لڑائی میں بغیر اس کے چارہ کار نہیں، اس لئے لڑائی میں اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

۲۰۳۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ *

۲۰۳۴۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن سہم، عبداللہ بن مبارک، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لڑائی چال اور تدبیر کا نام ہے۔

(۲۶۷) بَاب كَرَاهَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللِّقَاءِ *

باب (۲۶۷) دشمن سے مقابلہ کی تمنا کرنے کی ممانعت اور جنگ کے وقت صبر کا حکم۔

۲۰۳۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

۲۰۳۵۔ حسن بن علی الحلوانی اور عبد بن حمید، ابوعامر عقدی، مغیرہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دشمن سے ملاقات کرنے کی خواہش نہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا *

کرو، اور جب ملاقات ہو جائے تو صبر کرو۔

(فائدہ) یعنی استقلال سے لڑو، اور میدان سے مت بھاگو۔

۲۰۳۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ حِينَ سَارَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ يُخْبِرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتَّى إِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ *

۲۰۳۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، ابوالنضر، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کی کتاب سے جو قبیلہ اسلم کے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے روایت کرتے ہیں انہوں نے عمرو بن عبیداللہ کو لکھا، جب وہ مقام حروریہ میں خارجیوں کے پاس گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جن ایام میں دشمنوں سے ملاقات ہوئی تو آپؐ نے انتظار کیا، یہاں تک کہ آفتاب ڈھل گیا تو آپؐ ان کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا، اے لوگو! دشمنوں سے ملاقات کی تمنا مت کرو(۱)، اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگو، اور جب تم دشمن سے ملاقات کرو تو صبر کرو، اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا الٰہی کتاب کے نازل کرنے والے، بادل کے چلانے والے، لشکروں کو شکست دینے والے، ان کو شکست دے اور ہمیں ان پر غالب کر۔

(۲۶۸) بَاب اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ *

باب (۲۶۸) دشمن سے مقابلہ کے وقت فتح کی دعا مانگنے کا استحباب۔

۲۰۳۷- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ *

۲۰۳۷۔ سعید بن منصور، خالد بن عبداللہ، اسماعیل بن ابی خالد، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب (والوں) پر بددعا کی، اور فرمایا، اے اللہ کتاب کے نازل کرنے والے جلد حساب لینے والے، ان جماعتوں کو شکست دے، الٰہی ان کو شکست دے اور انہیں ملا دے۔

(۱) اس ممانعت سے مراد یہ ہے کہ دشمن سے ملاقات اور لڑائی کی تمنا مت کرو اس لئے کہ اس میں ایک قسم کی خود پسندی ہے اور دشمن کو کمزور سمجھنا ہے جو خلاف احتیاط ہے۔

٢٠٣٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ هَازِمَ الْأَحْزَابِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ اللَّهُمَّ *

۲۰۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع بن جراح، اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی سے سنا فرمارہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا فرمائی اور بقیہ حدیث خالد کی روایت کی طرح مروی ہے اور آپؐ کے فرمان "الہم" کا تذکرہ نہیں ہے۔

٢٠٣٩- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ مُجْرِيَ السَّحَابِ *

۲۰۳۹۔ اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں "مجری السحاب" کی زیادتی بیان کی ہے۔

٢٠٤٠- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ *

۲۰۴۰۔ حجاج بن شاعر، عبدالصمد، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن فرمارہے تھے الٰہی اگر تو چاہے تو کوئی زمین میں تری عبادت کرنے والا نہیں رہے گا۔

(فائدہ) ایک روایت میں ہے کہ بدر کے دن آپؐ نے یہ فرمایا، ممکن ہے کہ دونوں مقامات پر یہ فرمایا ہو۔

(٢٦٩) بَاب تَحْرِيمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ *

باب (۲۶۹) لڑائی میں عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے کی ممانعت۔

٢٠٤١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ *

۲۰۴۱۔ یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن رمح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی جہاد میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل کو برا سمجھا۔

٢٠٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

۲۰۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابواسامہ، عبیداللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ کسی جہاد میں ایک عورت مقتول پائی

وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِي فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ *

گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت فرمادی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں علماء کا اجماع ہے کہ عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنا چاہئے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ لڑتے نہ ہوں۔

(٢٧٠) بَاب جَوَازِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْبَيَاتِ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ *

باب (۲۷۰) شبخون میں بغیر ارادہ کے عورتیں اور بچے مارے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

٢٠٤٣ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ فَيُصِيبُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ فَقَالَ هُمْ مِنْهُمْ *

۲۰۴۳۔ یحییٰ بن یحییٰ اور سعید بن منصور، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، عبید اللہ، حضرت ابن عباس، صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی عورتوں اور بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو شب خون میں مارے جائیں، آپؐ نے ارشاد فرمایا، وہ ان ہی میں سے ہیں۔

٢٠٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُصِيبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ *

۲۰۴۴۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! شب خون کے وقت ہم (بلاامتیاز) مشرکین کے بچوں کو مار دیتے ہیں، آپؐ نے فرمایا وہ ان ہی میں سے ہیں۔

٢٠٤٥ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ لَوْ أَنَّ خَيْلًا أَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصَابَتْ مِنْ أَبْنَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ *

۲۰۴۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عمرو بن دینار، ابن شہاب، عبید اللہ، حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ اگر سوار رات کو حملہ کریں (شب خون ماریں) اور مشرکین کے کچھ بچے بھی مارے جائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے باپوں ہی میں سے ہیں۔

(فائدہ) یعنی دنیا کے معاملات میں ان کا شمار کافروں کے ساتھ ہے لہذا رات کو اندھیرے کے وقت عدم امتیاز کی بناء پر ان کو قتل کر دیا جائے تو کوئی گناہ نہیں ہے اور آخرت میں کفار کے بچوں کے متعلق اختلاف ہے، لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ وہ جہنمی ہیں، تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہیں ہے۔

(۲۷۱) بَاب جَوَازِ قَطْعِ أَشْجَارِ الْكُفَّارِ وَتَحْرِيقِهَا *

باب (۲۷۱) کافروں کے درخت کاٹنا، اور ان کا جلا دینا درست ہے۔

۲۰۴٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ زَادَ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ فِي حَدِيثِهِمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ) *

۲۰۴٦۔ یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن رمح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوا دیئے اور کاٹ دیئے جنہیں نخلستان بویرہ کہتے ہیں۔ قتیبہ اور ابن رمح نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ تب اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی، جن درختوں کو تم نے کاٹا ہے یا انہیں ان کی جڑوں پر کھڑا ہوا چھوڑ دیا، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا، تاکہ فاسقوں کو رسوا کرے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ کفار کے درخت کاٹنا یا ان کا جلا دینا، اور اسی طرح ان کے باغات اور کھیتوں کو تلف کرنا صحیح اور درست ہے، یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاق کا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۰۴۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

وَفِي ذَلِكَ نَزَلَتْ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا) الْآيَةَ *

۲۰۴۷۔ سعید بن منصور، ہناد بن سری، ابن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت کٹوا ڈالے اور جلوا ڈالے اور ان کے متعلق حضرت حسان نے کہا۔

اور بنی لوی کے سرداروں میں مقام بویرہ میں
پھیلی ہوئی آگ لگا دینا معمولی بات ہے

اور اسی واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کھجور کے درخت تم نے کاٹ ڈالے یا انہیں ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا، الآیۃ

۲۰۴۸ - وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ

۲۰۴۸۔ سہل بن عثمان، عقبہ بن خالد سکونی، عبیداللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ *

بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوادیئے۔

(٢٧٢) بَاب تَحْلِيْلِ الْغَنَاءِمِ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَاصَّةً *

باب (۲۷۲) خصوصیت کے ساتھ اس امت کے لئے اموال غنیمت کا حلال ہونا۔

٢٠٤٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ وَلَا آخَرُ قَدْ بَنَى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلَا آخَرُ قَدِ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ وِلَادَهَا قَالَ فَغَزَا فَأَدْنَى لِلْقَرْيَةِ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ أَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا فَأَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَأْكُلَهُ فَأَبَتْ أَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيكُمْ غُلُولٌ فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ قَالَ فَلَصِقَتْ بِيَدِ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيدِ فَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

۲۰۴۹۔ ابوکریب، محمد بن العلاء، ابن المبارک، معمر، (دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند مرویات سے روایت کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند حدیثیں ان سے بیان کیں، اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انبیاء کرام میں سے ایک نبی نے جہاد کیا، اور اپنی قوم سے کہا میرے ساتھ وہ شخص نہ جائے جس نے نیا نکاح کیا ہو اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا چاہتا ہو، اور ہنوز اس نے صحبت نہ کی ہو اور نہ وہ شخص کہ جس نے مکان بنایا ہو اور اس کی چھت نہ بلند کی ہو، اور نہ وہ شخص کہ جس نے بکریاں اور گابھن اونٹنیاں مول لے لی ہوں، اور وہ جننے کا منتظر ہو، چنانچہ اس پیغمبر نے جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر کے قریب اس گاؤں کے نزدیک پہنچے، پیغمبر علیہ السلام نے سورج سے فرمایا تو بھی مامور ہے اور میں بھی مامور ہوں، اے اللہ! اسے کچھ دیر کے لئے میرے اوپر روک دے، چنانچہ سورج رک گیا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح دی، چنانچہ لوگوں نے جو لوٹا تھا اسے جمع کیا، پھر آگ اس کے کھانے کے لئے آئی، پر اس نے نہ کھایا، پیغمبر نے فرمایا، تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے تم سے ہر قبیلہ کا ایک ایک آدمی مجھ سے بیعت کرلے، سب نے بیعت کی، ایک آدمی کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے چمٹ گیا، انہوں نے کہا تمہارے اندر خیانت ہے، لہٰذا پورا قبیلہ میری بیعت کرے، بالآخر پورے قبیلہ نے بیعت کی، نبی کا ہاتھ دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ سے چمٹ گیا، نبی نے فرمایا، تمہارے اندر خیانت ہے اور تمہیں نے خیانت

رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا *

کی، بالآخر انہوں نے گائے کے سر کے برابر سونا نکال دیا، وہ سونا مال میں شامل کر کے بلند جگہ پر رکھ دیا گیا، چنانچہ آگ آئی اور وہ اسے کھا گئی، اور ہم سے پہلے کسی کے لئے مال غنیمت حلال نہیں تھا، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو ہمارے لئے غنیمت کو حلال کر دیا۔

(فائدہ) یہ پیغمبر حضرت یوشع علیہ السلام تھے، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ تھے، ملک شام کے ایک شہر میں جمعہ کے دن لڑائی ہوئی تھی، خدا تعالیٰ نے ان کی دعا سے آفتاب کو روکے رکھا تا آنکہ فتح ہو گئی، اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی اور مال غنیمت کو آگ جلا دیتی تھی اور یہی قبولیت کی نشانی تھی، یہ صرف امت محمدیہ کی خصوصیت ہے کہ مال غنیمت ان کے لئے حلال ہے۔

(٢٧٣) بَاب الْأَنْفَالِ *

باب (۲۷۳) غنیمت کا بیان۔

٢٠٥٠- و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَذَ أَبِي مِنَ الْخُمْسِ سَيْفًا فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَبْ لِي هَذَا فَأَبَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ) *

۲۰۵۰۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، سماک، مصعب بن سعد اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خمس میں سے ایک تلوار لی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یہ تلوار مجھے دے دیجئے، آپؐ نے انکار کیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔

٢٠٥١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ ایَاتٍ اَصَبْتُ سَيْفًا فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَفِّلْنِيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعْهُ فَقَامَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ اَاُجْعَلُ كَمَنْ لَاغَنَاءَ لَهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ*

۲۰۵۱۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میرے متعلق چار آیات نازل ہوئی ہیں، ایک مرتبہ مجھے لوٹ میں تلوار ملی، وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ مجھے دے دیجئے، آپؐ نے فرمایا، اسے رکھ دے، پھر میں کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہاں سے لی ہے وہیں رکھ دے، میں پھر کھڑا رہا، اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے دے دیجئے، آپؐ نے فرمایا، اسے رکھ دے، میں پھر کھڑا ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مجھے دے دیجئے، کیا مجھے بھی ان لوگوں کی طرح کیا جا رہا ہے جو کارگزار نہیں ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جہاں سے لی ہے وہیں رکھ دے، تب یہ آیت نازل ہوئی کہ (ترجمہ) آپ سے انفال کے متعلق دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے، انفال اللہ اور رسولؐ کے لئے ہے۔

(فائدہ) یہ حکم احکام غنیمت کے نزول سے پہلے تھا اور دوسری روایت میں ہے کہ پھر آپؐ نے وہ تلوار سعدؓ کو دے دی، اور فرمایا، اللہ نے مجھے دی اور میں نے تجھے دی۔

٢٠٥٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَأَنَا فِيهِمْ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا *

۲۰۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سریہ (چھوٹا لشکر) روانہ کیا میں بھی اس میں تھا، وہاں سے بہت سے اونٹ لوٹ میں آئے، تو ہر ایک کے حصہ میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام میں ملا۔

(فائدہ) انفال اور انعام کے دینے میں علماء کرام کا اتفاق ہے، اور یہی مسلک ہے شافعی، مالک، ابو حنیفہ کا۔

٢٠٥٣ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ وَفِيهِمُ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَّ سُهْمَانَهُمْ بَلَغَتِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا سِوَى ذَلِكَ بَعِيرًا فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۵۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک سریہ روانہ فرمایا، ان میں حضرت ابن عمر بھی تھے تو ہر ایک کے حصہ میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور اس کے علاوہ ایک ایک اونٹ بطور انعام کے دیا گیا، آپؐ نے اس پر کسی قسم کی نکیر نہیں فرمائی۔

٢٠٥٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَّلَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بَعِيرًا *

۲۰۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبدالرحیم بن سلیمان، عبید اللہ بن عمر، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک سریہ روانہ فرمایا، میں بھی اس میں شریک تھا، وہاں سے ہمیں بہت سے اونٹ اور بکریاں ہاتھ آئیں، ہم سب کے حصہ بارہ، بارہ اونٹ تک پہنچے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک اونٹ ہمیں بطور انعام کے بھی دیا۔

٢٠٥٥- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۰۵۵۔ زہیر بن حرب اور محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، حضرت عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔

٢٠٥٦- وَحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ النَّفَلِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۲۰۵۶۔ ابوالربیع اور ابوکامل، حماد، ایوب (دوسری سند) ابن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت نافع سے بذریعہ تحریر غنیمت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک سریہ میں تھے (تیسری سند) ابن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، موسیٰ، (چوتھی سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ بن زید، حضرت نافع سے ان ہی سندوں کے ساتھ اسی طرح حسب سابق روایت مروی ہے۔

٢٠٥٧- وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلًا سِوَى نَصِيبِنَا مِنَ الْخُمْسِ فَأَصَابَنِي شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيرُ *

۲۰۵۷۔ سریج بن یونس اور عمرو ناقد، عبداللہ بن رجاء، یونس، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مال غنیمت کے خمس میں سے حصہ دینے کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ مزید مال بھی عنایت فرمایا اور میرے حصہ میں ایک بڑی عمر والا پورا اونٹ آیا۔

٢٠٥٨- وَحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَفَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ رَجَاءٍ *

۲۰۵۸۔ ہناد بن السری، ابن مبارک، (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ کو مال غنیمت دیا اور بقیہ حدیث ابن رجاء کی روایت کی طرح مروی ہے۔

٢٠٥٩- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا

۲۰۵۹۔ عبدالملک بن شیب بن لیث، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصیت کے ساتھ بعض فوجی دستوں کو عام لشکر کے علاوہ کچھ مزید مال بھی عنایت فرمادیا کرتے تھے،

لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمُسُ فِي ذَلِكَ وَاجِبٌ كُلِّهِ *

باقی تمام لشکر کو مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ تقسیم ہونا واجب تھا۔

(٢٧٤) بَاب اسْتِحْقَاقِ الْقَاتِلِ سَلَبَ الْقَتِيلِ *

باب (۲۷۴) قاتل کو مقتول کا سامان دلانا۔

٢٠٦٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ *

۲۰۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ہشیم، یحییٰ بن سعید، عمر بن کثیر بن افلح، ابو محمد انصاری مصاحب ابو قتادہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اور بقیہ حدیث (آئندہ آتی ہے)

٢٠٦١- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ *

۲۰۶۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یحییٰ بن سعید، عمر بن کثیر، ابو محمد مولیٰ، ابو قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں اور حدیث بیان کی۔

٢٠٦٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدَرْتُ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ فَقُلْتُ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۰۶۲۔ ابو طاہر اور حرملہ، عبداللہ بن وہب، مالک ابن انس، یحییٰ بن سعید، عمر بن کثیر بن افلح، ابو محمد مولیٰ ابو قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کے لئے نکلے جب ہمارا مقابلہ کفار سے ہوا تو مسلمانوں کو کچھ شکست ہوئی، میں نے دیکھا کہ ایک کافر ایک مسلمان پر چڑھا ہوا ہے میں نے گھوم کر اس کے پیچھے سے جا کر اس کی شہ رگ پر ایک تلوار رسید کی، وہ میری جانب متوجہ ہوا اور مجھے پکڑ لیا اور ایسا دبایا کہ مجھے موت کا مزہ آگیا، لیکن فوراً ہی اس نے مجھے چھوڑ دیا اور وہ مر گیا، میں چھوٹ کر حضرت عمرؓ سے آکر مل گیا، حضرت عمرؓ نے فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے میں نے کہا حکم الٰہی، تھوڑی دیر کے بعد لوگ لوٹ آئے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے، آپؐ نے ارشاد فرمایا جو کسی کافر کو قتل کر ڈالے اور اس قتل پر اس کے پاس بینہ بھی موجود ہو تو وہ مقتول کا چھینا ہوا مال لے

وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَلَبُ ذَلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْ حَقِّهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَا هَا اللَّهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسُدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ فَأَعْطَانِي قَالَ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِيهِ أُضَيْبِعَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعُ أَسَدًا مِنْ أُسُدِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ *

سکتا ہے، میں کھڑا ہوا اور بولا کیا کوئی میری شہادت دے سکتا ہے؟ یہ کہہ کر میں بیٹھ گیا، آپؐ نے دوبارہ یہی فرمایا، پھر میں کھڑا ہو گیا، اور بولا کیا کوئی میری شہادت دے سکتا ہے؟ اور پھر میں بیٹھ گیا، آپؐ نے پھر تیسری مرتبہ یہی فرمایا، میں پھر کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ابو قتادہ کیا ہے، میں نے خدمت اقدس میں پورا واقعہ بیان کیا، قوم میں سے ایک شخص بولا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے سچ کہا، اور وہ سامان میرے پاس ہے، اب حضورؐ اس کو راضی کر دیں کہ یہ اپنے حق سے دست بردار ہو جائے، حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا، نہیں ہرگز نہیں، خدا کی قسم ایک شیر خدا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑے اور وہ اپنا چھینا ہوا مال تجھے دے دے، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابو بکرؓ سچ فرمارہے ہیں، تو وہ مال ان کو دے دے، حسب الارشاد اس نے وہ مال مجھے دیدیا، میں نے زرہ کو فروخت کر کے اس کی قیمت سے بنی سلمہ کے محلہ میں ایک باغ خریدا، اور یہ سب سے پہلا مال تھا جو اسلام میں مجھے ملا اور لیث کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا، ہرگز نہیں، حضورؐ یہ اسباب قریش کی ایک لومڑی کو نہیں دیں گے اور اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کو نہیں چھوڑیں گے۔

۲۰۶۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ

۲۰۶۳- یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، یوسف بن ماجشون، صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف بواسطہ اپنے والد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوہ بدر میں صف میں کھڑا تھا، دائیں بائیں کیا دیکھتا ہوں کہ دو انصاری نوخیز لڑکے کھڑے ہیں، مجھے خیال ہوا کہ کاش میں طاقتور آدمیوں کے درمیان ہوتا تو زیادہ اچھا تھا، اتنے میں ایک لڑکے نے میری طرف اشارہ کر کے کہا، چچا، آپؐ ابو جہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا، ہاں اے بھتیجے تمہاری کیا غرض ہے؟ وہ بولا مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں

إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَزُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ *

دیتا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر میں اسے دیکھ لوں تو میرا جسم اس کے جسم سے علیحدہ نہیں ہو سکتا، یہاں تک کہ جس کی قضا جلدی آ جائے اور وہ مر نہ جائے، مجھے اس کے قول سے تعجب ہوا، اتنے میں دوسرے نے مجھے اشارہ کیا اور یہی سوال کیا کچھ دیر گزرنے نہیں پائی تھی کہ ابوجہل پر میری نظر پڑی وہ لوگوں میں گشت لگا رہا تھا میں نے ان لڑکوں سے کہا کہ دیکھو! یہ وہی شخص ہے جس کے متعلق تم مجھ سے دریافت کر رہے تھے، یہ بات سنتے ہی دونوں اس کی طرف جھپٹے اور تلواریں مار مار کر اسے قتل کر دیا اور لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ بیان کیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا تم دونوں میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ ہر ایک نے جواب دیا، میں نے قتل کیا ہے، آپؐ نے فرمایا، کیا تم دونوں نے اپنی اپنی تلواروں سے خون پونچ دیا ہے، لڑکوں نے عرض کیا نہیں، آپؐ نے دونوں تلواروں کو دیکھا اور فرمایا، تم دونوں نے قتل کیا ہے، پھر معاذ بن عمرو بن جموح کو ابوجہل سے چھینا ہوا مال دینے کا حکم فرما دیا، اور یہ دونوں لڑکے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا تھے۔

(فائدہ) کیونکہ معاذ بن عمرو بن جموح نے پہلے زخم کاری لگایا ہوگا، اور پھر معاذ بن عفراء آکر شریک ہوگئے اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی گردن کاٹ لی اور یہ سامان مال غنیمت ہی شمار کیا جائے گا، مگر امام کسی کو خود دے تو پھر وہ اسی کا ہوگا، یہی امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا مسلک ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

٢٠٦٤- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ حِمْيَرَ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ فَأَرَادَ سَلَبَهُ فَمَنَعَهُ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِخَالِدٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ

۲۰۶۴۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن سرح، عبداللہ بن وہب، معاویہ بن صالح، عبدالرحمٰن بن جبیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں قبیلہ حمیر کے ایک شخص نے دشمنوں میں سے ایک شخص کو مار ڈالا، اور اس کا سامان لینا چاہا، مگر خالد بن ولیدؓ نے نہ دیا، اور وہ ان پر سردار تھے، چنانچہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس چیز کی اطلاع دی، آپؐ نے حضرت خالد بن ولیدؓ

تُعْطِيَهُ سَلَبَهُ قَالَ اسْتَكْثَرْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْجَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتُغْضِبَ فَقَالَ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدْرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدْرُهُ عَلَيْهِمْ *

سے فرمایا، کہ تم نے وہ سامان اسے کیوں نہیں دیا؟ حضرت خالدؓ بولے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اسے بہت زیادہ سمجھا، آپؐ نے فرمایا، دے دے، پھر حضرت خالد، حضرت عوف کے سامنے سے گزرے حضرت عوف نے ان کی چادر کھینچی اور بولے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تھا، وہی ہوا نا، یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لی، آپؐ ناراض ہوئے، اور فرمایا، اے خالدؓ مت دے اسے، اے خالد اس کو مت دے، کیا تم میرے سرداروں کو چھوڑنے والے ہو، تمہاری ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے اونٹ اور بکریاں چرانے کے لئے لیں اور ان کی پیاس کا وقت دیکھ کر حوض پر آیا، اور انہوں نے پینا شروع کیا تو صاف صاف پی گئیں اور تلچھٹ چھوڑ دیا تو صاف یعنی اچھی چیزیں تمہارے لئے ہیں اور بری سرداروں کے لئے ہیں۔

(فائدہ) یہ واقعہ غزوہ موتہ ۸ھ کا ہے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہؓ کی سرداری میں تین ہزار مجاہدین کو ایک لاکھ عیسائیوں کے مقابلہ پر روانہ فرمایا تھا، تمام سردار مسلمانوں کے یکے بعد دیگرے شہید ہوگئے، بالآخر مسلمانوں کی صلاح سے خالد بن ولیدؓ سردار ہوئے اور آٹھ تلواریں ان کی ٹوٹیں اور فتح کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں رہا۔ واللہ اعلم۔

٢٠٦٥ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَرَافَقَنِي مَدَدِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَوْفٌ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ *

۲۰۶۵ - زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، صفوان بن عمرو، عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ موتہ میں جو لوگ حضرت زید بن حارثہؓ کے ساتھ گئے، میں بھی ان کے ساتھ گیا، اور میری مدد یمن سے بھی آپہنچی، چنانچہ بقیہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی، جیسے کہ پہلے بیان ہوئی، باقی اس میں یہ ہے کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل کو سامان دلوایا ہے(۱)، حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بے شک، مگر مجھے یہ سامان بہت معلوم ہوتا ہے۔

(۱) جب مجاہدین کو ابھارنے کے لئے امام یا سپہ سالار یہ اعلان کردے کہ جس نے کسی کو قتل کیا تو مقتول کا لباس، ہتھیار، سواری وغیرہ اسی کو ملے گا تو ایسا کرنا جائز ہے پھر وہی مقتول کے سلب کا حقدار ہوگا۔

٢٠٦٦- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَأَنَاخَهُ ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهِ فَقَيَّدَ بِهِ الْجَمَلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدَّى مَعَ الْقَوْمِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ فِي الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَتَى جَمَلَهُ فَأَطْلَقَ قَيْدَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ وَقَعَدَ عَلَيْهِ فَأَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ فَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ فِي الْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ فَنَدَرَ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُودُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ *

۲۰۶۶۔ زہیر بن حرب، عمر بن یونس حنفی، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب قبیلہ ہوازن سے جہاد کیا، ہم صبح کا ناشتہ کر رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ساتھ تھے کہ اتنے میں ایک شخص لال اونٹ پر سوار ہو کر آیا پھر اس کو بٹھایا اور ایک تسمہ اس کی کمر سے نکالا، اور اسے باندھ دیا، اس کے بعد آگے آیا اور لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا، اور ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا اور ان دنوں ہم ناتواں اور سواریوں سے خالی تھے، اور بعض ہم میں پیادہ بھی تھے، اتنے میں وہ تیزی کے ساتھ دوڑا، اور اپنے اونٹ کے پاس آیا اس کا تسمہ کھولا، پھر اسے بٹھایا پھر اس پر سوار ہوا اور اونٹ کو کھڑا کیا، اونٹ اسے لے کر بھاگا، چنانچہ ایک شخص نے خاکی رنگ کی اونٹنی پر اس کا تعاقب کیا، سلمہ کہتے ہیں کہ میں پیدل بھاگا، پہلے میں اونٹنی کی سرین کے پاس تھا، میں اور آگے بڑھا، تاآنکہ اونٹ کے سرین کے پاس پہنچ گیا، اور آگے بڑھا، یہاں تک کہ میں نے اونٹ کی نکیل پکڑ لی اور اس کو بٹھلایا، جونہی اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا میں نے اپنی تلوار کھینچی اور اس مرد کے سر پر ایک وار کیا، وہ گر پڑا، پھر میں اونٹ کو اس کے کجاوے اور ہتھیار سمیت لے آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھ صحابہ کرامؓ نے میرا استقبال کیا، اور دریافت کیا، اس مرد کو کس نے مارا؟ سب نے کہا سلمہ بن اکوع نے، آپؐ نے فرمایا، اس کا سارا سامان ابن اکوع کا ہے۔

٢٠٦٧- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ

۲۰۶۷۔ زہیر بن حرب، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے قبیلہ فزارہ سے جہاد کیا اور ہمارے سردار حضرت ابوبکرؓ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہم پر امیر بنایا تھا، جب ہمارے اور پانی کے درمیان ایک گھڑی کا فاصلہ رہ

سَاعَةٌ أَمَرَنَا أَبُو بَكْرٍ فَعَرَّسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ فَوَرَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَبَى وَأَنْظُرُ إِلَى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِمُ الذَّرَارِيُّ فَخَشِيتُ أَنْ يَسْبِقُونِي إِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَلَمَّا رَأَوُا السَّهْمَ وَقَفُوا فَجِئْتُ بِهِمْ أَسُوقُهُمْ وَفِيهِمُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ مِنْ أَدَمٍ قَالَ الْقَشْعُ النِّطَعُ مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسُقْتُهُمْ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِمْ أَبَا بَكْرٍ فَنَفَّلَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِيَ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْجَبَتْنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ فِي السُّوقِ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ هَبْ لِيَ الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ فَقُلْتُ هِيَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَفَدَى بِهَا نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا أُسِرُوا بِمَكَّةَ *

گیا تو حضرت ابو بکرؓ نے ہمیں حکم دیا، ہم اخیر شب میں اتر پڑے، اور پھر ہر طرف سے حملہ کا حکم کیا اور (ان کے) پانی پر پہنچے، وہاں جو مارا گیا سو مارا گیا، اور کچھ قید ہوئے، اور میں ایک حصہ کو تاک رہا تھا جس میں (کفار کے) بچے اور عورتیں تھیں، میں ڈرا کہ کہیں وہ مجھ سے پہلے پہاڑ تک نہ پہنچ جائیں، میں نے ان کے اور پہاڑ کے درمیان ایک تیر مارا، تیر کو دیکھ کر وہ سب ٹھہر گئیں، میں ان سب کو گھیر لایا، ان میں بنی فزارہ کی ایک عورت جو چمڑے کے کپڑے پہنتی تھی اور اس کے ساتھ ایک نہایت خوبصورت لڑکی تھی میں ان سب کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس لے کر آیا، انہوں نے وہ لڑکی انعام کے طور پر مجھے دے دی جب ہم مدینہ پہنچے، اور ابھی میں نے اس لڑکی کا کپڑا تک نہیں کھولا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں ملے اور فرمایا سلمہ وہ لڑکی مجھے دے دے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ مجھے اچھی لگی ہے، اور میں نے اس کا کپڑا تک نہیں کھولا ہے، پھر دوسرے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بازار میں ملے اور ارشاد فرمایا، اے سلمہؓ وہ لڑکی مجھے دے دے، تیرا باپ بہت اچھا تھا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپؐ کی ہے، خدا کی قسم میں نے تو اس کا کپڑا تک نہیں کھولا ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی مکہ والوں کو بھیج دی اور اس کے بدلے میں کئی مسلمانوں چھڑایا۔

(۲۷۵) بَاب حُكْمِ الْفَيْءِ *

باب (۲۷۵) فئی یعنی جو مال کفار کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے۔

۲۰۶۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ

۲۰۶۸۔ احمد بن حنبل اور محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ احادیث کے ذکر کرنے کے بعد

أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا وَأَقَمْتُمْ فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ *

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس بستی میں تم آئے اور وہاں ٹھہرے تو تمہارا حصہ اس بستی میں ہے، اور جس بستی والوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی (یعنی لڑائی کی) تو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ہے باقی تمہارا۔

(فائدہ) جو مال کفار کا بغیر لڑائی کے ہاتھ لگے اس کو فئی بولتے ہیں اس کا حق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا جسے چاہیں دیں اور جسے چاہیں نہ دیں اور اس میں خمس وغیرہ کچھ جاری نہ ہوگا اور حدیث میں ہے بے شک پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور حدیث بھی اسی چیز پر دال ہے کہ فئے میں خمس نہیں ہے، واللہ اعلم۔

٢٠٦٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۲۰۶۹۔ قتیبہ بن سعید اور محمد بن عبادہ اور ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، سفیان، عمرو، زہری، مالک بن اوس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بنی نضیر کے اموال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے اور مسلمانوں نے ان پر چڑھائی نہیں کی، گھوڑوں اور اونٹوں سے ایسے مال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے، آپؐ اس میں سے اپنے گھر کا ایک سال کا خرچ نکال لیتے تھے اور جو بچ رہتا وہ سواریوں اور ہتھیاروں میں اور جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری میں صرف اور خرچ ہوتا تھا۔

٢٠٧٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۰۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

٢٠٧١ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَوْسٍ حَدَّثَهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَجِئْتُهُ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِهِ جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ مُفْضِيًا إِلَى رُمَالِهِ مُتَّكِئًا إِلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ لِي يَا مَالُ إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ

۲۰۷۱۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء الضبعی، جویریہ، مالک، زہری، حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمرؓ نے بلا بھیجا، میں دن چڑھے حاضر خدمت ہوا دیکھا گھر میں خالی تخت پر چمڑے کا تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہیں، فرمانے لگے، مالکؓ تمہاری قوم کے کچھ لوگ جلدی جلدی آئے تھے میں نے انہیں کچھ سامان دینے کا حکم کر دیا ہے۔ اب تم خود لے کر ان میں تقسیم کر دو، میں نے عرض کیا کہ، امیر

مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ فَقُلْتُ لَوْ اَمَرْتَ بِهٰذَا غَيْرِيْ قَالَ خُذْهُ يَا مَالُ قَالَ فَجَآءَ يَرْفَاُ فَقَالَ لَكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَّ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عَبَّاسٍ وَّعَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا الْكَاذِبِ الْاٰثِمِ الْغَادِرِ الْخَآئِنِ فَقَالَ الْقَوْمُ اَجَلْ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَاَرِحْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا قَدَّمُوْهُمْ لِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدَآ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاصَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالَا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهٗ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ بِهَآ اَحَدًا غَيْرَهٗ قَالَ مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ مَآ اَدْرِيْ هَلْ قَرَءَ الْاٰيَةَ الَّتِيْ قَبْلَهَا اَمْ لَا قَالَ فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ اَمْوَالَ بَنِي النَّضِيْرِ فَوَاللّٰهِ مَا اسْتَاْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَخَذَهَا دُوْنَكُمْ حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ اُسْوَةَ الْمَالِ

المومنین آپ میرے علاوہ کسی اور کو اس خدمت پر مقرر کر دیں فرمایا، مالک تم ہی لے لو، اتنے میں یرفا (ان کا غلام) اندر آیا، اور عرض کرنے لگا، امیر المومنین، حضرت عثمان بن عفان، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت زبیر اور حضرت سعد حاضر ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا اچھا انہیں آنے دو، وہ آئے، پھر یرفا آیا اور کہنے لگا، کہ حضرت عباس اور حضرت علی آنا چاہتے ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا، اچھا انہیں بھی اجازت دو، حضرت عباس بولے، امیر المومنین! میرا اور اس جھوٹے گنہگار، دغاباز کا فیصلہ کر دیجئے، اور انہیں اس نرغہ سے راحت دلائیے، مالک بن اوس بولے، ہاں امیر المومنین ان کا فیصلہ کر دیجئے اور انہیں اس نرغہ سے راحت دلائیے، مالک بن اوس بولے، میں جانتا ہوں کہ ان دونوں نے (یعنی عباس و علیؓ نے) ان حضرات کو اسی لئے آگے بھیجا تھا، حضرت عمرؓ نے فرمایا، ٹھہرو، میں تمہیں قسم دیتا ہوں اس ذات کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم پیغمبروں کے مال میں وارثوں کو کچھ نہیں ملتا، ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، سب نے کہا ہاں، پھر عباسؓ اور علیؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، انہوں نے کہا ہاں! حضرت عمرؓ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ سے ایک بات خاص کی تھی جو اور کسی کے ساتھ خاص نہیں اور فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو گاؤں والوں کے مال میں سے دیا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ ہی کا ہے مجھے معلوم نہیں کہ اس سے پہلے کی آیت بھی انہوں نے پڑھی یا نہیں، پھر حضرت نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لوگوں کو بنی نضیر کے مال تقسیم

ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا وَّ عَلِیًّا رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمُ اَتَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَا وَلِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ مِیْرَاثَكَ مِنِ ابْنِ اَخِیْكَ وَیَطْلُبُ هٰذَا مِیْرَاثَ اِمْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِیْهَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَرَاَیْتُمَاهُ كَاذِبًا اٰثِمًا غَادِرًا خَآئِنًا وَّاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّهٗ لَصَادِقٌ بَآرٌّ رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ ثُمَّ تُوُفِّیَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَاَنَا وَلِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِیُّ اَبِیْ بَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَرَاَیْتُمَانِیْ كَاذِبًا اٰثِمًا غَادِرًا خَآئِنًا وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنِّیْ لَصَادِقٌ بَآرٌّ رَّاشِدٌ لِّلْحَقِّ فَوَلِیْتُهَا ثُمَّ جِئْتَنِیْ اَنْتَ وَهٰذَا وَاَنْتُمَا جَمِیْعٌ وَّاَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَآ اِلَیْنَا فَقُلْتُ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا اِلَیْكُمْ عَلٰی اَنَّ عَلَیْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ اَنْ تَعْمَلَا فِیْهَا بِالَّذِیْ كَانَ یَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذْتُمَاهَا بِذٰلِكَ قَالَ اَكَذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جِئْتُمَانِیْ لَاَقْضِیَ بَیْنَكُمَا وَلَا وَاللّٰهِ لَا اَقْضِیْ بَیْنَكُمَا بِغَیْرِ ذٰلِكَ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا اِلَیَّ *

کر دیئے اور خدا کی قسم آپؐ نے مال کو تم لوگوں سے زیادہ نہیں سمجھا، اور ایسا بھی نہیں کہ خود لے لیا ہو اور تمہیں نہ دیا ہو حتیٰ کہ یہ مال رہ گیا اور اس میں سے آپؐ اپنے سال کا خرچ نکال لیتے اور جو باقی رہتا وہ بیت المال کا ہو جاتا، پھر حضرت عمرؓ بولے میں تمہیں قسم دیتا ہوں، اس اللہ کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، تم یہ جانتے ہو وہ بولے ہاں، پھر اسی طرح عباسؓ اور علیؓ کو قسم دی۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا ولی ہوں اور تم دونوں اپنا ترکہ مانگنے آئے، عباسؓ تو اپنے بھتیجے کا مانگتے تھے اور علیؓ اپنی بیوی کا حصہ ان کے باپ کے مال سے چاہتے تھے، حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے تو تم ان کو جھوٹا، گنہگار، دغاباز اور چور سمجھے، اور اللہ جانتا ہے کہ وہ سچے، نیک اور ہدایت پر تھے، اور حق کے متبع تھے، پھر حضرت ابو بکرؓ کی وفات ہوئی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ کا ولی ہوا تم نے مجھے بھی جھوٹا، گناہگار اور دغاباز چور سمجھا، اور اللہ جانتا ہے میں سچا، نیک اور ہدایت پر ہوں، اور حق کا تابع ہوں، اور میں اس مال کا بھی والی رہا، پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور تم بھی ایک ہو، اور تمہارا معاملہ بھی ایک ہے تم نے کہا یہ مال ہمارے سپرد کرو میں نے کہا اچھا اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہارے سپرد کر دیتا ہوں مگر اس شرط پر کہ تم اس مال میں وہی کرتے رہو گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور تم نے اسی شرط سے یہ مال مجھ سے لیا، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا، کیوں ایسا ہی ہے، وہ بولے جی ہاں! حضرت عمرؓ نے کہا پھر تم دونوں میرے پاس فیصلہ کرانے کے لئے آئے ہو، خدا کی قسم قیامت تک میں اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں، البتہ اگر تم سے اس کا

انتظام نہ ہو سکے تو پھر مجھے دیدو۔

۲۰۷۲- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حَمِيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ حَضَرَ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْهِ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنْهُ سَنَةً وَ رُبَمَا قَالَ مَعْمَرٌ يَحْبِسُ قُوْتَ اَهْلِهٖ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ *

۲۰۷۲۔ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، مالک بن اوس بن الحدثان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری طرف آدمی بھیجا اور ارشاد فرمایا کہ تیری قوم کے چند گھرانے حاضر ہوئے ہیں اور بقیہ حدیث حسب سابق مالک کی روایت کی طرح مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ حضورؐ اس سے ایک سال تک کے لئے اپنے گھر والوں پر خرچہ کرتے اور معمر نے بیان کیا کہ اپنے گھر والوں کے لئے ایک سال کا خرچ روک لیتے اور باقی مال اللہ رب العزت کے راستہ میں خرچ کر دیتے۔

۲۰۷۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَيَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَهُنَّ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ *

۲۰۷۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے حضرت عثمان کو حضرت ابو بکر کے پاس بھیجنے کا ارادہ کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے اپنی میراث کے بارے میں دریافت کریں تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

۲۰۷٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ أَخْبَرَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۰۷۴۔ محمد بن رافع، حجین، لیث، عقیل، ابن شہاب عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہؓ صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس قاصد بھیجا اپنی میراث مانگنے کے لئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اموال میں سے جو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مدینہ منورہ اور فدک میں دیا اور جو کچھ خیبر کے خمس میں سے بچتا تھا، حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ قَالَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وِجْهَةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ

وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک بھی اسی میں سے کھائے اور میں تو خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں اس حال میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کروں گا، جو حالت کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی، اور میں اس میں وہی کروں گا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے غرضیکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کچھ دینے سے انکار کر دیا غرضیکہ حضرت فاطمہؓ کو حضرت ابو بکرؓ پر اس بات پر غصہ (۱) آیا اور انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے گفتگو کرنا چھوڑ دی اور انتقال کر جانے تک گفتگو نہیں کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں، جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے خاوند حضرت علی بن ابی طالبؓ نے انہیں رات کو دفن کیا اور حضرت ابو بکرؓ کو اطلاع نہیں دی، اور حضرت علیؓ نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھی (۲) اور جب تک حضرت فاطمہؓ زندہ تھیں لوگ حضرت

---

(۱) اس روایت کے دوسرے طرق کو سامنے رکھا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی طرف جو یہ منسوب ہے کہ "وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناراض ہو گئیں تھیں اور انہوں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو چھوڑ دیا تھا" بظاہر یہ امام زہری کا خیال ہے حضرت عائشہؓ نے خود یہ بات ارشاد نہیں فرمائی۔ یہی وجہ ہے کہ جن طرق میں امام زہری موجود نہیں ہیں ان میں یہ بات مذکور نہیں ہے۔

تمام روایات کو دیکھنے سے خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ ابتداءً حضرت فاطمہؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے میراث کا مطالبہ کیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے معروف حدیث سنائی کہ انبیاء کے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی تو حضرت فاطمہ نے یہ بات تسلیم کر لی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زمینوں کی ولایت اپنے لئے یا حضرت علیؓ کے لئے طلب کی تو انہوں نے اس کے جواب میں بھی ایک حدیث کی بناء پر انکار فرمایا لیکن حضرت فاطمہؓ کی رائے یہ تھی کہ یہ حدیث ولایت سے مانع نہیں ہے اس بناء پر ان کے دل میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے لئے پہلے جیسی بشاشت نہیں رہی۔ یہ اختلاف ایسا ہی تھا جیسا کہ مجتہدین کے مابین ہوا کرتا ہے کہ رائے کے اختلاف سے کچھ نہ کچھ انقباض پیدا ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اس انقباض کا علم تھا چنانچہ حضرت فاطمہؓ کے مرض الوفات میں آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور انھیں راضی کر لیا تو ان کا انقباض ختم ہو گیا۔

(۲) یہ بات بھی حضرت عائشہؓ نے نہیں فرمائی بلکہ امام زہریؒ نے اپنی طرف سے نقل کی ہے اس لئے کہ دوسری متعدد روایات میں آتا ہے کہ حضرت فاطمہؓ کے انتقال کے بعد حضرات شیخین حضرت علیؓ کے پاس تعزیت کے لئے آئے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی زوجہ محترمہ اسماء بنت عمیس حضرت فاطمہؓ کی خدمت میں مصروف رہیں اور پھر حضرت فاطمہؓ کی وصیت کے مطابق انھوں نے انھیں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنِ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا مَعَكَ أَحَدٌ كَرَاهِيَةَ مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَاهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي إِنِّي وَاللَّهِ لَآتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ نَرَى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَإِنِّي لَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْحَقِّ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ

علیؓ کی طرف مائل تھے، جب وہ انتقال کر گئیں تو حضرت علیؓ نے دیکھا کہ لوگ میری طرف سے پھر گئے تو انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے صلح کر لینا چاہی، اور ان سے بیعت کرنا مناسب سمجھا اور ابھی تک کئی مہینے ہوگئے تھے، انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے بیعت نہیں کی تھی، چنانچہ حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ کو بلا بھیجا اور کہا کہ آپ تنہا آئیں کیونکہ وہ حضرت عمرؓ کا آنا پسند نہیں کرتے تھے، حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا بخدا آپ ان کے پاس اکیلے نہیں جائیں گے، حضرت ابو بکرؓ بولے وہ میرے ساتھ کیا کریں گے بخدا میں تو ضرور جاؤں گا۔ بالآخر حضرت ابو بکرؓ ان کے پاس گئے تو حضرت علیؓ نے خطبہ پڑھا، پھر فرمایا، اے ابو بکر ہم تمہاری فضیلت کو جانتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے آپ کو دیا ہے اور ہم اس نعمت (خلافت) پر جو اللہ نے آپ کو دی ہے رشک نہیں کرتے مگر تم نے یہ چیز اکیلے اکیلے کر لی اور ہم سمجھے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کی وجہ سے اس چیز میں ہمارا بھی حق ہے، چنانچہ حضرت ابو بکرؓ سے برابر گفتگو کرتے رہے حتی کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے پھر جب حضرت ابو بکرؓ نے گفتگو کی تو انہوں نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مجھے اپنی قرابت سے زیادہ محبوب ہے اور یہ جو مجھ میں اور تم میں ان اموال کی بابت اختلاف ہوا تو میں نے اس میں حق کو نہیں چھوڑا اور جس کام کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا اس میں سے میں نے کوئی نہیں چھوڑا بلکہ اس کو میں نے کیا ہے، بالآخر حضرت علیؓ نے

(بقیہ گزشتہ صفحہ) غسل دیا۔ اور روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ حضرت علیؓ نے جنازہ پڑھانے کے لئے حضرت ابو بکرؓ کو آگے کر دیا اور انھوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔ روایات کے لئے ملاحظہ ہو بیہقی ص ۲۹ ج ۴، طبقات ابن سعد ص ۲۹ ج ۸، کنز العمال ص ۳۱۸ ج ۶، حلیۃ الاولیاء ص ۹۴ ج ۴...... راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ جنازہ پڑھانے والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے کیونکہ وہ امام وقت، امیر المومنین اور خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَا فِي الْأَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتُبِدَّ عَلَيْنَا بِهِ فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبْتَ فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ *

حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا کہ آج سہ پہر کو ہم آپ سے بیعت کریں گے جب حضرت ابو بکر نے ظہر کی نماز پڑھی تو منبر پر چڑھے اور تشہد پڑھا اور حضرت علیؓ کا واقعہ بیان کیا اور ان کے بیعت سے دیر کرنے کا اور جو عذر انہوں نے پیش کیا وہ بھی بیان کیا اور دعا مغفرت کی، پھر حضرت علیؓ نے تشہد پڑھا اور حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت بیان کی اور کہا کہ میرا بیعت میں تاخیر کرنا اس وجہ سے نہیں تھا کہ مجھے حضرت ابو بکرؓ پر رشک ہے یا ان کی بزرگی اور فضیلت کا مجھے انکار ہے، بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس خلافت میں ہمارا بھی حصہ ہے اور حضرت ابو بکر اکیلے نے بغیر صلاح کے یہ کام کر لیا، اس وجہ سے ہمارے دل کو رنج ہوا، یہ سن کر تمام صحابہؓ خوش ہوئے اور سب نے کہا تم نے ٹھیک کام کیا، جب حضرت علیؓ نے اس امر معروف کو اختیار کر لیا تو لوگ ان کی طرف مائل ہو گئے۔

(فائدہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بیعت میں دیر کی اس سے بیعت میں کوئی فرق نہیں پڑتا، اور پھر حضرت علیؓ نے کسی قسم کی مخالفت وغیرہ بھی نہیں کی صرف عذر کی بنا پر انہوں نے تاخیر کی اور وہ عذر خود بیان فرما دیا، لہٰذا ان امور میں کسی قسم کا کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۲۰۷۵- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ أَبِي بَكْرٍ وَذَكَرَ فَضِيلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ثُمَّ مَضَى إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا أَصَبْتَ

۲۰۷۵۔ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع اور عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہؓ اور حضرت عباسؓ دونوں حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے اپنا حصہ مانگتے تھے اور اس وقت وہ فدک کی زمین اور خیبر کے حصہ کا مطالبہ کر رہے تھے، حضرت ابو بکرؓ نے ان سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، چنانچہ زہری کی کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی عظمت اور بڑائی بیان کی اور ان کی فضیلت اور سبقت اسلام کا تذکرہ کیا، پھر حضرت ابو بکرؓ کے پاس گئے اور ان سے بیعت کی، اس وقت لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

وَأَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيبًا إِلَى عَلِيٍّ حِينَ قَارَبَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ *

طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا کہ آپ نے ٹھیک کیا اور اچھا کیا، اور اس وقت صحابہ کرام ان کے طرفدار ہوگئے، جب سے انہوں نے ضروری بات کو تسلیم کر لیا۔

٢٠٧٦ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالَ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ

٢٠٧٦۔ ابن نمیر، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) زہیر بن حرب، حسن بن علی حلوانی، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، عروہ بن زبیر حضرت عائشہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہؓ صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپؐ کے اس چھوڑے ہوئے مال میں سے، جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنا حصہ مانگا، حضرت ابو بکرؓ نے ان سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ جائیں، وہ صدقہ ہے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صرف چھ مہینہ تک زندہ رہیں اور اس دوران وہ اپنا حصہ خیبر اور فدک اور مدینہ منورہ کے صدقہ میں سے مانگتی رہیں اور حضرت ابو بکرؓ نے نہیں دیا اور فرمایا کہ میں کوئی کام جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے، چھوڑنے والا نہیں ہوں، مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں میں گمراہ نہ ہو جاؤں، چنانچہ مدینہ کا صدقہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیا، لیکن حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر غلبہ کیا، اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قبضہ اور تصرف میں رکھا اور ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں صدقے تھے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے جو صرف ہوتے تھے آپ کے حقوق میں، اور ان کاموں میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ

وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ *

و آلہ وسلم کو پیش آتے تھے اور یہ دونوں اس کے اختیار میں رہیں گے جو مسلمانوں کا خلیفہ ہو، چنانچہ آج تک ایسا ہی رہا ہے۔

(فائدہ) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی اپنے زمانہ خلافت میں انہیں تقسیم نہیں کیا، تو شیعوں کا اعتراض اور ان کا قول لغو اور مردود ہو گیا، وللہ الحمد۔

٢٠٧٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَّا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَآئِيْ وَمَؤُوْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ *

۲۰۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میرے وارث ایک دینار بھی تقسیم نہیں کر سکتے، جو چھوڑ جاؤں، اپنی ازواج کے خرچ کے بعد اور میرے منتظم کی اجرت کے بعد وہ صدقہ ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے کہ کل انبیاء کرام کا یہی حکم ہے کہ کوئی ان کا وارث نہیں ہوتا، واللہ اعلم بالصواب۔

٢٠٧٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۰۷۸۔ محمد بن یحییٰ بن ابی عمر مکی، سفیان، ابوزناد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٢٠٧٩- وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ *

۲۰۷۹۔ ابن ابی خلف، زکریا بن عدی، ابن مبارک، یونس، زہری، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

(٢٧٦) بَاب كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِيمَةِ بَيْنَ الْحَاضِرِينَ *

باب (۲۷۶) غنیمت کا مال کس طریقہ سے تقسیم کیا جائے گا۔

٢٠٨٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا *

۲۰۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو کامل، فضیل بن حسین، سلیم بن اخضر، عبیداللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے مال میں سے دو حصے گھوڑے کو دیئے اور ایک حصہ آدمی کو دیا۔

(فائدہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دوسری روایت میں ہے کہ گھوڑ سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ، اور اسی کے ہم معنی حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت مروی ہے اور سنن ابوداؤد میں صاف طور پر مجمع کی روایت میں بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دلایا، یہی مسلک امام ابوحنیفہ کا ہے۔

٢٠٨١ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي النَّفَلِ *

۲۰۸۱۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبید اللہ سے اسی کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں غنیمت کا ذکر نہیں ہے۔

(٢٧٧) بَاب الْإِمْدَادِ بِالْمَلَائِكَةِ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَإِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ *

باب (۲۷۷) غزوۂ بدر میں فرشتوں کی امداد اور غنیمت کا مباح ہونا۔

٢٠٨٢ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ هُوَ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ

۲۰۸۲۔ ہناد بن السری، ابن مبارک، عکرمہ بن عمار، سماک حنفی، ابن عباس، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) زہیر بن حرب، عمر بن یونس حنفی، عکرمہ بن عمار، ابوزمیل، عبداللہ بن عباس، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب غزوہ بدر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا، وہ ایک ہزار تھے، اور آپؐ کے اصحاب تین سو انیس تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور پھر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور پکار کر اپنے پروردگار سے دعا مانگنی شروع کر دی کہ اے اللہ جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، اسے پورا کر، اے اللہ جو تم نے مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ مجھے دے، الٰہی اگر تو مسلمانوں کی اس جماعت کو ختم کر دے گا تو پھر تیری عبادت کرنے والا کوئی باقی نہ رہے گا، آپؐ برابر اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے دعا کرتے رہے یہاں تک کہ آپؐ کی چادر مبارک آپؐ کے شانوں پر سے اتر گئی، حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے اور آپؐ کی چادر مبارک آپؐ کے شانوں پر ڈالی اور پیچھے سے چمٹ گئے اور فرمایا، اے اللہ تعالیٰ کے نبیؐ! پروردگار عالم سے اب اتنی آہ وزاری بس کافی ہے، آپؐ کے پروردگار نے جو وعدہ آپؐ سے کیا ہے وہ پورا کر دے گا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، جب تم اپنے پروردگار سے مدد طلب کرتے

فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ) فَأَمَدَّهُ اللَّهُ بِالْمَلَائِكَةِ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي أَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُولُ أَقْدِمْ حَيْزُومُ فَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ أَنْفُهُ وَشُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذَلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذَلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسَرُوا سَبْعِينَ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا أَسَرُوا الْأُسَارَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مَا تَرَوْنَ فِي هَؤُلَاءِ الْأُسَارَى فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ أَرَى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُونُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى الَّذِي رَأَى أَبُو بَكْرٍ وَلَكِنِّي أَرَى أَنْ تُمَكِّنَّا فَنَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتُمَكِّنِّي مِنْ فُلَانٍ نَسِيبًا لِعُمَرَ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ أَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيدُهَا فَهَوِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کر لی اور فرمایا کہ میں تمہاری ایک ہزار لگاتار فرشتوں سے مدد کروں گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی فرشتوں سے مدد کی، ابوزمیل بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ اس روز ایک مسلمان ایک کافر کے پیچھے جو اس کے آگے تھا دوڑ رہا تھا، اتنے میں کوڑے کی آواز اوپر سے اس کے کان میں آئی اور اوپر سے ایک سوار کی آواز سنائی دی، وہ کہتا تھا، بڑھ اے خیروم (خیروم اس فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا) پھر جو دیکھا وہ کافر اس مسلمان کے آگے چت گر پڑا، مسلمان نے دیکھا تو اس کی ناک پر نشان تھا اور اس کا منہ پھٹ گیا تھا، جیسا کوئی کوڑا مارتا ہے، اور وہ سب سبز ہو گیا تھا، پھر وہ انصاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپؐ سے یہ واقعہ بیان کیا، آپؐ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے، یہ تیری مدد آسمان سے آئی تھی، آخر مسلمانوں نے اس دن ستر کافروں کو مارا، اور ستر کو قید کیا، ابوزمیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے کہا جب قیدی گرفتار ہو کر آگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے فرمایا، تمہاری ان قیدیوں کے متعلق کیا رائے ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی! یہ ہماری برادری کے آدمی اور خاندان والے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپؐ ان سے کچھ مال لے کر چھوڑ دیجئے جس سے مسلمانوں کو کفار سے مقابلہ کی طاقت ہو، اور شاید اللہ تعالیٰ انہیں اسلام کی توفیق دے دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن خطاب تمہاری کیا رائے ہے انہوں نے عرض کیا، نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری یہ رائے نہیں ہے، جو ابوبکرؓ کی ہے، میرا خیال یہ ہے کہ آپؐ انہیں ہمارے حوالہ کیجئے کہ ہم ان کی گردنیں ماردیں، عقیل کو علیؓ کے حوالہ کیجئے کہ وہ ان کی گردن ماریں اور مجھے میرا فلاں عزیز دیجئے کہ میں اس کی گردن ماروں کیونکہ یہ لوگ کفر کے مہرے اور ان کے سردار ہیں،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبو بَكْرٍ قَاعِدَيْنِ يَبْكِيَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَبْكِي أَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ وَإِنْ لَمْ أَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِنْ أَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ أَدْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ) إِلَى قَوْلِهِ (فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا) فَأَحَلَّ اللَّهُ الْغَنِيمَةَ لَهُمْ *

مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابو بکرؓ کی رائے پسند آئی، اور میری پسند نہیں آئی، جب دوسرا دن ہوا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، دیکھتا کیا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ دونوں بیٹھے ہوئے رو رہے ہیں، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتلائیں آپؐ اور آپؐ کے ساتھی کیوں رو رہے ہیں، اگر مجھے بھی رونا آیا تو میں بھی روؤں گا، ورنہ آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے کی صورت بنالوں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اس واقعہ کی وجہ سے روتا ہوں جو تمہارے ساتھیوں سے فدیہ لینے کی وجہ سے پیش آیا، میرے سامنے ان کا عذاب لایا گیا، اس درخت سے بھی زیادہ قریب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک درخت تھا (اس کی طرف آپؐ نے اشارہ فرمایا) پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا، ماکان لنبی ان یکون لہ اسری رالی قولہ، فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا، یعنی نبی کو قیدی رکھنے کا حق نہیں، تاوقتیکہ زمین میں کافروں کا زور نہ توڑ دے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے غنیمت کو حلال فرمایا۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی غوث اور ولی کے قبضہ میں کوئی چیز نہیں ہے بلکہ تمام امور اسی ذات وحدہٗ لاشریک کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ فخر الانبیاء کو بھی آہ وزاری کرنی پڑتی ہے اور نزول وحی کے بعد رونا پڑتا ہے، وحی سے پہلے کسی چیز کا علم نہیں ہوتا۔ اس سے صاف واضح ہو گیا کہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اور نیز اس روایت سے بشریت رسول بھی ثابت ہو گئی کیونکہ یہ تمام امور بشریت کے خاصے ہیں اور اگر بالفرض والتقدیر نبی بشر نہیں ہے تو آپ کے صاحب بھی بشر نہیں۔

بدر مدینہ منورہ سے چار منزل پر ایک مقام ہے جس میں پانی ہے۔ ابن قتیبہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کسی کا کنواں تھا اور اس کے مالک کا نام بدر تھا۔ بدر کی لڑائی جمعہ کے دن ۱۷ر رمضان ۲ھ میں ہوئی۔ صحیح قول یہی ہے اور صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ بدر کا دن گرمیوں کا دن تھا اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ بدر کے روز فرشتوں کے سر پر سفید عمامے تھے جو پیٹھ تک لٹکے ہوئے تھے اور حنین کے دن ان کے عمامے سرخ تھے۔ ابن ہشام نے بعض اہل علم سے روایت کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا عمامے تاج ہیں عرب کے، بدر کے دن فرشتوں کے سر پر بھی سفید عمامے تھے مگر حضرت جبریلؑ کے سر پر زرد عمامہ تھا نیز حدیث سے حضرت عمرؓ کی بھی فضیلت اور منقبت ثابت ہو گئی، واللہ اعلم۔

(۲۷۸) بَاب رَبْطِ الْأَسِيرِ وَحَبْسِهِ وَجَوَازِ

باب (۲۷۸) قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس

الْمَنِّ عَلَيْهِ *

۲۰۸۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ

پر احسان کرنے کا جواز!

۲۰۸۳۔ قتبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف بھیجا۔ وہ ایک شخص کو جو بنی حنیفہ میں سے تھا پکڑ لائے، اس کا نام ثمامہ بن اثال تھا اور وہ یمامہ والوں کا سردار تھا، چنانچہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور دریافت کیا اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے؟ وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے، اگر آپ مجھ کو قتل کریں گے، تو ایسے شخص کو قتل کریں گے کہ جو خون والا ہے اور اگر آپ احسان کریں گے، تو ایسے آدمی پر احسان کریں گے، جو شکر گزاری کرے گا اور اگر آپ مال چاہتے ہیں، تو مانگئے جو چاہیں گے، ملے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا، جب اگلا دن ہوا تو پھر آپ نے کہا، ثمامہ تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا وہی جو آپ سے کہہ چکا، کہ اگر آپ احسان کریں گے، تو احسان ماننے والے پر کریں گے اور اگر مار ڈالو گے، تو اچھی عزت والے کو مار ڈالو گے، اور اگر روپیہ چاہتے ہو، تو جتنا مانگو ملے گا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انہیں چھوڑ دیا، تیسرے دن آپ پھر تشریف لائے، اور دریافت کیا، اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے، اس نے کہا میرے پاس وہی ہے جو آپ سے کہہ چکا، اگر احسان کرو گے تو احسان ماننے والوں پر کرو گے، اور اگر مار ڈالو گے تو خون والے کو مارو گے اور اگر مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو گے، دوں گا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ثمامہ کو آزاد کر دو چنانچہ وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کے پاس گئے، اور غسل کیا اور پھر مسجد میں داخل ہوئے اور کہنے لگے **اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ** اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم روئے زمین پر

دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ أَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

آپ کے چہرے سے زیادہ اور کوئی چہرہ مجھے مبغوض نہیں تھا اور اب آپ کے چہرہ انور سے زیادہ کسی کا چہرہ مجھے محبوب نہیں، خدا کی قسم آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برا نہیں تھا، اور اب آپ کا دین سب دینوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے اور خدا کی قسم کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ میری نظر میں برا نہیں تھا، اب آپ کا شہر، سب شہروں سے زیادہ مجھے پسند ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے پکڑ لیا، میں عمرہ کرنے کی نیت سے جا رہا تھا، تو اب کیا کروں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بشارت دی اور عمرہ کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ مکہ مکرمہ پہنچے تو لوگوں نے ان سے کہا تو بد دین ہو گیا ہے، انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشرب باسلام ہو گیا اور خدا کی قسم یمامہ کے ملک سے ایک دانہ گیہوں کا تم تک نہیں پہنچے گا، تاوقتیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیں۔

(فائدہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ کے زمانہ میں جیل وغیرہ نہیں تھی، بلکہ مسجد ہی میں قیدیوں کو باندھ دیا کرتے تھے، سب سے پہلے اسلام میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کوفہ میں جیل بنوائی، مگر وہ ڈاکوؤں کی وجہ سے محفوظ نہ رہ سکی اس لئے انہوں نے پھر دوسری جیل بنوائی اور اس کا نام مخیس رکھا، واللہ اعلم۔

٢٠٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا لَهُ نَحْوَ أَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ الْحَنَفِيُّ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ *

۲۰۸۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابوبکر حنفی، عبدالحمید بن جعفر، سعید بن ابی سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سواروں کو ملک نجد کی طرف روانہ فرمایا۔ وہ ایک آدمی گرفتار کر لائے، جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا اور جو اہل یمامہ کا سردار تھا اور بقیہ حدیث لیث کی روایت کی طرح مروی ہے باقی اس میں "ان تقتلنی تقتل ذا دم" کے الفاظ بیان ہوئے ہیں اور معنی دونوں کا ایک ہی ہے۔

(٢٧٩) بَاب إِجْلَاءِ الْيَهُودِ مِنَ الْحِجَازِ *

باب (۲۷۹) یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا۔

٢٠٨٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

۲۰۸۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ *

ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا، یہودیوں کے پاس چلو، ہم آپ کے ساتھ گئے۔ یہاں تک کہ یہودیوں کے پاس آئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور انہیں پکارا کہ اے یہود کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ محفوظ ہو جاؤ گے، وہ بولے ابوالقاسم آپ نے پیغام پہنچا دیا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں یہی چاہتا ہوں کہ مسلمان ہو جاؤ، محفوظ ہو جاؤ گے، انہوں نے کہا اے ابوالقاسم آپ نے پیغام پہنچا دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں یہی چاہتا ہوں، پھر آپ نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا، اس کے بعد فرمایا، جان لو کہ زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تم کو اس ملک سے جلاوطن کرنا چاہتا ہوں، لہٰذا تم میں سے جو کوئی اپنا مال بیچنا چاہے، وہ بیچ ڈالے، ورنہ جان لو کہ زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے۔

٢٠٨٦ - و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ يَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَنَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ *

٢٠٨٦۔ محمد بن رافع اور اسحاق بن منصور، عبدالرزاق بن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بنی نضیر اور قریظہ کے لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے لوگوں کو نکال دیا اور قریظہ کے لوگوں کو رہنے دیا، اور ان پر احسان کیا، یہاں تک کہ اس کے بعد قریظہ لڑے، تب آپ نے ان کے مردوں کو مار ڈالا، اور ان کی عورتوں اور بچوں اور مالوں کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، مگر بعض ان میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل گئے تھے، آپ نے انہیں امن دیا۔ وہ مشرف باسلام ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے یہود کو نکال دیا، کلی طور پر قینقاع کو جو عبداللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور ہر ایک یہودی کو، جو مدینہ منورہ میں تھا۔

٢٠٨٧- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَكْثَرُ وَأَتَمُّ *

٢٠٨٧۔ ابو الطاہر، عبداللہ بن وہب، حفص بن میسرہ موسیٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی ابن جریج کی حدیث کامل اور بڑی ہے۔

٢٠٨٨- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدَعَ إِلَّا مُسْلِمًا *

٢٠٨٨۔ زہیر بن حرب، ضحاک بن مخلد، ابن جریج (دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج ابوزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے سنا، فرماتے تھے کہ مجھ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ میں یہود اور نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے ضرور نکال دوں گا اور مسلمانوں کے علاوہ اور کسی کو نہیں رہنے دوں گا۔

٢٠٨٩- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

٢٠٨٩۔ زہیر بن حرب، روح بن عبادہ، سفیان ثوری، (دوسری سند) سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، ابن عبید اللہ، ابوزبیرؓ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

(٢٨٠) بَاب جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَهْدَ وَجَوَازِ إِنْزَالِ أَهْلِ الْحِصْنِ عَلَى حُكْمِ حَاكِمٍ عَدْلٍ أَهْلٍ لِلْحُكْمِ *

باب (٢٨٠) جو شخص عہد شکنی کرے اس کا قتل درست ہے، اور قلعہ والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلہ پر اتارنا جائز ہے۔

٢٠٩٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى

٢٠٩٠۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، شعبہ سعید بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو امامہ بن سہیل بن حنیف سے سنا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمارہے تھے کہ قریظہ کے یہودی حضرت سعد بن معاذؓ کے فیصلہ پر اترے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کو بلا بھیجا۔ تو وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آپ کے پاس

حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَاهُ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِي ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَرُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنَّى وَرُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ *

آئے، جب مسجد کے قریب پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار سے ارشاد فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے یا اپنی قوم کے بہتر شخص کے لئے کھڑے ہو جاؤ(۱) پھر فرمایا، یہ لوگ بنی قریظہ (قلعہ سے) تمہارے فیصلہ پر اترے ہیں، حضرت سعدؓ بولے، ان میں جو لڑائی کے قابل ہیں، انہیں قتل کر دیا جائے، اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قید کر لیا جائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو نے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مواقف فیصلہ کیا ہے، اور کبھی کہا کہ تو نے بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور ابن مثنیٰ نے یہ آخری جملہ ذکر کیا۔

(فائدہ) جب بنو قریظہ نے جنگ خندق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا کی اور کافروں کے ساتھ شریک ہو کر مسلمانوں کو مارا، تو آپ نے اس جنگ کے ختم ہو جانے کے بعد بنی قریظہ کا محاصرہ کیا اور وہ لوگ ایک قلعہ میں تھے، جب وہ تنگ آگئے، تو اس شرط پر قلعہ خالی کرنے کے لئے تیار ہوگئے کہ حضرت سعد بن معاذؓ ہمارے حق میں جو فیصلہ کریں، وہ ہمیں منظور ہے اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخمی تھے، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ کہ انہیں سواری پر سے اتار سکیں، ورنہ قیام تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی وقت بھی پسند نہ تھا، اور نہ ہی اب پسند ہے۔

۲۰۹۱- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ وَقَالَ مَرَّةً لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ *

۲۰۹۱- زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور اس حدیث میں یہ بھی بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا اور ایک مرتبہ فرمایا، بادشاہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا۔

۲۰۹۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ

۲۰۹۲- ابوبکر بن ابی شیبہ اور محمد بن علاء الہمدانی، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

(۱) کسی کے لئے کھڑے ہونے کی کئی صورتیں ہیں (۱) سردار اور امیر بیٹھا رہے باقی تمام لوگ اس کے ارد گرد کھڑے رہیں، یہ ممنوع ہے اس لئے کہ یہ طریقہ متکبرین کے مشابہ ہے (۲) جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنے لئے دوسروں کا کھڑا ہونا پسند کرے تو اس کے لئے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے (۳) ایک شخص لمبے سفر سے واپس آیا ہو تو اس کے آنے پر اس سے ملاقات کے لئے کھڑے ہونا مستحب ہے (۴) کسی کو کوئی نعمت حاصل ہوئی ہو اس کو مبارکباد دینے کے لئے کھڑے ہونا بھی مستحب ہے (۵) کسی کو کوئی مصیبت اور پریشانی پہنچی ہو تو اسے تسلی دینے کے لئے کھڑے ہونا بھی مستحب ہے (۶) کسی بڑے کے آنے پر بطور اکرام کے اور تعظیم کے اس کے لئے کھڑے ہونا اس بارے میں علماء کرام کے دونوں قول ہیں۔

نُمَيْرٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُودُهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ فَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَاهُ اخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُكْمَ فِيهِمْ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ وَتُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ *

روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن معاذؓ کو جنگ خندق میں ابن عرقہ قریشی نے ایک تیر مارا جو کہ آپ کی رگ اکحل میں لگا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کے لئے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا اور وہیں قریب سے ان کی مزاج پرسی فرما لیتے، جب آپ جنگ خندق سے واپس ہوئے، تو ہتھیار اتار دیئے اور غسل فرمایا تو جبریل امین آپ کے پاس تشریف لائے اور وہ غبار سے اپنا سر جھٹک رہے تھے اور بولے کہ آپ نے ہتھیار اتار ڈالے اور خدا کی قسم ہم نے تو ہتھیار نہیں اتارے، ان کی طرف چلو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کدھر، تو حضرت جبریل نے بنی قریظہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے قتال کیا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ پر اترے، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا فیصلہ حضرت سعدؓ پر رکھا، حضرت سعدؓ بولے کہ میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جو لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچے اور عورتیں قید کر لی جائیں اور ان کے مالوں کو تقسیم کر دیا جائے۔

(فائدہ) اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم نہیں تھا۔

٢٠٩٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ قَالَ أَبِي فَأُخْبِرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۰۹۳۔ ابو کریم، ابن نمیر، ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کے فیصلہ پر فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

٢٠٩٤- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا قَالَ وَتَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنْ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ اللَّهُمَّ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ

۲۰۹۴۔ ابو کریب، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضرت سعد بن معاذؓ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا انہوں نے دعا کی، الٰہی تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ میں ان لوگوں کے ساتھ جہاد کرنے سے جنہوں نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور اس کو اس کے وطن سے نکالا، کوئی چیز اس سے زیادہ پسند نہیں،

قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي أُجَاهِدْهُمْ فِيكَ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا وَالدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا *

الٰہی اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو، تو مجھے زندہ رکھ، میں ان سے جہاد کروں گا، الٰہی میں سمجھتا ہوں کہ تو نے ان کی اور ہماری لڑائی ختم کر دی ہے، اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھول دے اور میری موت اسی زخم میں کر دے، چنانچہ وہ زخم ہنسلی کے مقام سے بہنے لگا، اور مسجد والے نہیں ڈرے اور مسجد میں ان کے ساتھ ہی بنی غفار کا خیمہ تھا، مگر خون ان کی طرف بہنے لگا، تب وہ بولے، اے خیمہ والو! یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آرہا ہے، دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت سعدؓ کا زخم بہہ رہا ہے اور اسی سے انہوں نے وفات پائی۔

(فائدہ) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمنا، تمنائے شہادت تھی، آرزوئے موت نہ تھی، سو اس مبارک تمنا کو اللہ رب العزت نے فوراً پورا فرمادیا، واللہ اعلم۔

۲۰۹۵- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَمَا زَالَ يَسِيلُ حَتَّى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ فَذَاكَ حِينَ يَقُولُ الشَّاعِرُ

۲۰۹۵۔ علی بن حسین بن سلیمان کوفی، عبدہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ زخم اسی رات سے جاری ہو گیا اور جاری رہا، یہاں تک کہ انتقال فرما گئے، اور یہ حدیث میں زیادتی ہے کہ شاعر نے اسی کے متعلق یہ شعر کہے ہیں،

أَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ	اے (حضرت) سعد بن معاذؓ
فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ	قریظہ اور بنی نضیر کیا ہوئے
لَعَمْرُكَ إِنَّ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ	قسم ہے تیری زندگی کی اے سعد بن معاذ
غَدَاةَ تَحَمَّلُوا لَهُوَ الصَّبُورُ	جس صبح کو تم مصیبت اٹھا رہے ہو خاموش ہے
تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيهَا	اے اوس! تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی
وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ	اور قوم کی ہانڈی گرم ہے جوش مار رہی ہے
وَقَدْ قَالَ الْكَرِيمُ أَبُو حُبَابٍ	نیک نفس ابو حباب (منافق) نے کہہ دیا ہے
أَقِيمُوا قَيْنُقَاعُ وَلَا تَسِيرُوا	قینقاع والو ٹھہرے رہو، اور مت جاؤ
وَقَدْ كَانُوا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا	حالانکہ وہ شہر میں ایسے ذلیل و خوار ہیں
كَمَا ثَقُلَتْ بِمَيْطَانَ الصُّخُورُ	جیسا کہ میطان پہاڑی میں پتھر ذلیل ہیں

(فائدہ) غرض اس سے یہ تھی کہ سعدؓ بنو قریظہ کی سفارش کریں۔

(۲۸۱) بَابُ الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَتَقْدِيمِ

باب (۲۸۱) جہاد میں سبقت کرنا، اور امور ضروریہ

أَهَمِّ الْأَمْرَيْنِ الْمُتَعَارِضَيْنِ *

میں سے اہم کو مقدم کرنا۔

٢٠٩٦- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَادَى فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْأَحْزَابِ أَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الظُّهْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلَّوْا دُونَ بَنِي قُرَيْظَةَ وَقَالَ آخَرُونَ لَا نُصَلِّي إِلَّا حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ *

۲۰۹۶۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء الضبعی، جویریہ بن اسماء، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت ہم غزوہ احزاب سے لوٹے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا، کہ کوئی ظہر کی نماز نہ پڑھے، جب تک بنی قریظہ کے محلہ میں نہ پہنچے، بعض حضرات وقت نکل جانے کی وجہ سے ڈرے انہوں نے وہاں جانے سے قبل ہی نماز پڑھ لی، اور دوسروں نے کہا کہ ہم تو وہیں نماز پڑھیں گے، جہاں حضورؐ نے حکم دیا ہے اگرچہ وقت باقی نہ رہے، پھر آپ دونوں جماعتوں میں سے کسی پر ناراض نہیں ہوئے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں عصر کا ذکر ہے۔ تطبیق بایں صورت ہے کہ یہ حکم آپؐ نے ظہر کا وقت آجانے کے بعد کیا، تو بعض ظہر پڑھ چکے تھے، انہیں عصر کی نماز پڑھنے کا حکم ہوا اور بعض نے ظہر نہیں پڑھی تھی، انہیں ظہر کی نماز وہاں پڑھنے کا حکم ہوا۔

(٢٨٢) بَاب رَدِّ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ مِنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ حِينَ اسْتَغْنَوْا عَنْهَا بِالْفُتُوحِ *

باب (۲۸۲) جب اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کو فتوحات کے ذریعہ غنی کر دیا، تو انصار کے اموال اور ان کے عطایا واپس کر دیئے۔

٢٠٩٧- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ مَكَّةَ الْمَدِينَةَ قَدِمُوا وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ وَكَانَ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ أَعْطَوْهُمْ أَنْصَافَ ثِمَارِ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُونَهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَئُونَةَ وَكَانَتْ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهِيَ تُدْعَى أُمَّ سُلَيْمٍ وَكَانَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ كَانَ أَخًا لِأَنَسٍ لِأُمِّهِ وَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا لَهَا فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۰۹۷۔ ابو طاہر اور حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجرین مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے اور انصار کے پاس زمینیں اور کھیت تھے، تو انصار نے مہاجرین کو اپنی جائیداد اس طریقہ سے تقسیم کر دی کہ اپنے اموال کی نصف آمدنی مہاجرین کی ہے کہ وہ بس کام اور محنت کرتے رہیں، اور حضرت انس بن مالکؓ کی والدہ جن کا نام حضرت ام سلیمؓ تھا اور حضرت عبداللہ بن ابی طلحہؓ کی بھی والدہ تھیں، جو حضرت انس کے مادری بھائی تھے، تو حضرت انسؓ کی والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کا ایک درخت دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ درخت ام ایمن کو دے دیا، جو آپ کی

وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ خَيْبَرَ وَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ قَالَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّي عِذَاقَهَا وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ مِنْ شَأْنِ أُمِّ أَيْمَنَ أُمِّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهَا كَانَتْ وَصِيفَةً لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ آمِنَةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ أَبُوهُ فَكَانَتْ أُمُّ أَيْمَنَ تَحْضُنُهُ حَتَّى كَبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَقَهَا ثُمَّ أَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسَةِ أَشْهُرٍ *

آزاد کردہ باندی تھیں، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر والوں کے قتال سے فارغ ہوئے اور مدینہ منورہ کو لوٹے، تو مہاجرین نے انصار کو ان کی دی ہوئی چیزیں واپس کر دیں، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری والدہ کو بھی ان کا درخت واپس کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام ایمنؓ کو اس کے بدلہ میں اپنے باغ سے درخت دے دیا، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام ایمنؓ جو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں، وہ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی لونڈی تھیں، اور وہ ملک حبش کی رہنے والی تھیں، جب حضرت آمنہؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؐ کے والد محترم کی وفات کے بعد جنا تو اس وقت ام ایمن آپ کی پرورش کرتی تھیں، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے ہوئے، تو آپؐ نے ان کو آزاد کر دیا، اور ان کا نکاح حضرت زید بن حارثہؓ سے کر دیا، اور ام ایمنؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے پانچ ماہ بعد وفات پائی۔

(فائدہ) اسی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ انصار کی شان میں فرماتا ہے، والذين تبوؤ الدار والايمان من قبلهم يحبون من هاجر اليهم الآية.

۲۰۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَالَ حَامِدٌ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ مِنْ أَرْضِهِ حَتَّى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ أَعْطَاهُ قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ مَا كَانَ أَهْلُهُ أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ

۲۰۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور حامد بن عمر البکراوی اور محمد بن عبدالاعلی قیسی، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو کوئی شخص اپنی زمین کے درخت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قریظہ اور نضیر کو فتح کیا، تو آپ نے ہر ایک کو واپس کرنا شروع کیا۔ جو اس نے دیا تھا۔ انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کہ آپ سے وہ مانگوں، جو میرے لوگوں نے آپ کو دیا تھا، سب یا اس میں سے کچھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيهِنَّ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا نُعْطِيكَهُنَّ وَقَدْ أَعْطَانِيهِنَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ اتْرُكِيهِ وَلَكِ كَذَا وَكَذَا وَتَقُولُ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَجَعَلَ يَقُولُ كَذَا حَتَّى أَعْطَاهَا عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ عَشَرَةِ أَمْثَالِهِ *

ام ایمنؓ کو دے دیا تھا، چنانچہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے وہ مجھے دے دیا اتنے میں امن ایمنؓ آگئیں اور انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈالا اور بولیں خدا کی قسم ہم تو تجھے نہیں دیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ام ایمنؓ اسے چھوڑ دے اور میں تجھے یہ، یہ دوں گا۔ اور وہ یہ کہتی تھیں، ہرگز نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، اور آپ فرماتے، میں تجھے اتنا دوں گا، حتیٰ کہ آپؐ نے اسے دس گنا یا دس گنا کے قریب دیا۔

(٢٨٣) بَاب جَوَازِ الْأَكْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِيمَةِ فِي دَارِ الْحَرْبِ *

باب (۲۸۳) دار الحرب میں مال غنیمت میں سے کھانا جائز ہے!

٢٠٩٩ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ أَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا أُعْطِي الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ هَذَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَسِّمًا *

۲۰۹۹۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن میں نے ایک تھیلی پائی، میں نے اس کو دبا لیا اور کہنے لگا کہ اس میں سے آج میں کسی کو نہیں دوں گا۔ مڑ کر جو دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس کہنے پر تبسم فرما رہے ہیں۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ علماء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب تک مسلمان دار الحرب میں رہیں، اہل حرب کا بقدر حاجت کے کھانا کھا لینا درست ہے، خواہ امام سے اجازت لی ہو، یا نہ لی ہو، مگر بیچنا درست نہیں، اگر بیچا ہے، تو اس کی قیمت مال غنیمت میں محسوب ہو گی اور اس بات پر بھی سوائے شیعہ کے اہل اسلام کا اجماع ہے، کہ اہل کتاب کا ذبیحہ درست ہے اور گو چربی یہود پر حرام تھی، مگر مسلمانوں کو ان کی چربی کا استعمال درست ہے، جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے۔

٢١٠٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُولُ رُمِيَ إِلَيْنَا جِرَابٌ فِيهِ طَعَامٌ وَشَحْمٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَوَثَبْتُ لِآخُذَهُ قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ *

۲۱۰۰۔ محمد بن بشار العبدی، بہز بن اسد، شعبہ، حمید بن ہلال، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک تھیلی، جس میں کھانا اور چربی تھی، خیبر کے دن کسی نے ہماری طرف پھینکی، میں دوڑا تا کہ اسے لوں، پھر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں، میں آپ سے شرما گیا۔

٢١٠١ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ

۲۱۰۱۔ محمد بن مثنیٰ، ابو داؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، لیکن اس میں "جراب من شحم" کے لفظ

قَالَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ *

ہیں، اور "طعام" کا تذکرہ نہیں ہے۔

(٢٨٤) كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ *

باب (۲۸۴) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام کی دعوت کے لئے ہرقل کے نام مکتوب!

٢١٠٢- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيهِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّأْمِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ يَعْنِي عَظِيمَ الرُّومِ قَالَ وَكَانَ دَحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللَّهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ

۲۱۰۲۔ اسحاق بن ابراہیم الحنظلی اور ابن ابی عمر اور محمد بن رافع اور عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا تھا کہ اس مدت معاہدہ میں جو میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان پائی تھی، میں ملک شام گیا۔ اور وہاں موجود تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک خط ہرقل بادشاہ روم کے پاس آیا، حضرت دحیہ کلبیؓ (۱) اسے لے کر آئے، اور حاکم بصریٰ کو دے دیا، حاکم بصریٰ نے اسے ہرقل تک پہنچادیا، ہرقل نے کہا، اس مدعی نبوت کی قوم کا کوئی شخص یہاں موجود ہے، حاضرین نے کہاہاں، اس کے بعد مجھے قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ بلایا گیا، چنانچہ ہم ہرقل کے پاس آئے، اور اس کے سامنے بیٹھ گئے، اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھلایا، اور بولا، تم میں سے اس شخص سے جو اپنے کو نبی کہتا ہے، رشتے میں کون زیادہ قریب ہے؟ ابوسفیان نے کہا، میں نے جواب دیا، کہ میں ہوں، پھر مجھے ہرقل کے سامنے بٹھلایا گیا، اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا، اس کے بعد اپنے ترجمان کو بلایا، اور اس سے کہا کہ میں ان سے اس شخص کا حال دریافت کروں گا، جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، تو اگر وہ جھوٹ بولے، تو تم اس کا جھوٹ ظاہر کر دینا۔ ابوسفیان بیان کرتے ہیں، خدا کی قسم اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا، کہ یہ لوگ میرا جھوٹ بیان کر دیں گے، تو میں ضرور جھوٹ بولتا، پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا، کہ اس سے پوچھو، ان کا حسب تم میں کیسا ہے؟ ابوسفیان نے جواب دیا، وہ

(۱) حضرت دحیہ کلبیؓ بہت خوبصورت صحابی تھے حضرت جبریل علیہ السلام اکثر انھیں کی شکل میں آیا کرتے تھے۔

لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ فَوَاللَّهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَهُ سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ

ہم میں بہت عمدہ حسب والے ہیں، ہرقل نے دریافت کیا کہ ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں، ہرقل نے پوچھا، اس دعویٰ نبوت سے پہلے کبھی تم نے ان کو جھوٹ بولتے سنا ہے؟ میں نے کہا نہیں، ہرقل بولا اچھا ان کے پیروکار بڑے بڑے لوگ ہیں، یا کہ غریب و کمزور؟ میں نے کہا کہ غریب، ہرقل بولا، ان کے متبعین بڑھتے جاتے ہیں، یا کم ہوتے جاتے ہیں؟ میں نے کہا بڑھتے جاتے ہیں، ہرقل نے کہا ان کے تابعداروں میں سے کوئی ان کا دین اختیار کر کے اسے برا سمجھ کر پھر بھی جاتا ہے، یا نہیں؟ میں نے کہا نہیں، ہرقل نے کہا، تم نے ان سے لڑائی بھی کی ہے؟ میں نے کہا ہاں، ہرقل نے کہا لڑائی کا نتیجہ کیا رہتا ہے؟ میں نے کہا، لڑائی ہمارے اور ان کے درمیان ڈول کی طرح ہے، کبھی وہ کھینچ لیجاتے ہیں اور کبھی ہم، ہرقل بولا، وہ معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں، مگر اس وقت معاہدہ کی مدت ہے، معلوم نہیں، وہ اس میں کیا کریں، ابوسفیان کہتے ہیں۔ بخدا ہرقل نے سوائے اس بات کے مجھے اور کوئی لفظ گفتگو میں داخل کرنے کا موقعہ ہی نہیں دیا، ہرقل بولا، کیا ان سے پہلے کسی اور نے بھی اس بات کا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں، ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہہ دو میں نے تم سے ان کا حسب پوچھا ہے، اور تم نے ان کا شریف النسب ہونا ظاہر کیا ہے اور اسی طرح پیغمبر اپنی قوم میں شریف ہی ہوا کرتے ہیں، پھر میں نے پوچھا، کیا ان کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے تو تم نے کہا نہیں، یہ اس لئے پوچھا کہ ان کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا، تو یہ گمان ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے بزرگوں کی سلطنت چاہتے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا، کہ ان کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا غریب، تم نے کہا، غریب آدمی، اور ہمیشہ پیغمبروں کی اتباع غریب ہی کیا کرتے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا نبوت کے دعویٰ سے قبل کبھی تم

وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُنْ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَ (يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغْطُ

نے انہیں جھوٹ بولتے دیکھا ہے، تو نے کہا، نہیں، اس سے میں یہ سمجھا کہ جب وہ لوگوں پر جھوٹ نہیں باندھتے، تو اللہ تعالیٰ پر کیونکر جھوٹ بولیں گے اور میں نے تم سے پوچھا، کہ کیا کوئی ان کے دین میں آنے کے بعد اسے برا سمجھ کر پھر بھی جاتا ہے، تم نے کہا نہیں اور ایمان کی یہی حالت ہوتی ہے، جب کہ اس کی بشاشت قلب میں راسخ ہو جاتی ہے، اور میں نے تم سے پوچھا، کہ ان کے پیرو کار بڑھتے جاتے ہیں، یا کم ہوتے جاتے ہیں، تم نے کہا بڑھتے جاتے ہیں، اور ایمان کی یہی حالت ہوتی ہے، تا آنکہ وہ کمال تک پہنچ جاتا ہے، اور میں نے تم سے پوچھا کہ کبھی ان سے لڑے ہو، تم نے کہا ہم لڑے ہیں اور ہماری اور ان کی لڑائی ڈول کی طرح برابر رہی ہے، کبھی وہ تمہارا نقصان کرتے ہیں اور کبھی تم ان کا، اور اسی طرح انبیاء کرام کی آزمائش ہوتی ہے، اور انجام کار ان ہی کے ہاتھ میں رہا کرتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ عہد شکنی کرتے ہیں، تم نے کہا، نہیں اور انبیاء کرام کا یہی حال ہے کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتے، اور میں نے تم سے پوچھا، کہ ان سے پہلے بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ تم نے کہا نہیں، یہ میں نے اس لئے پوچھا کہ اگر ان سے پہلے کسی نے یہ دعویٰ کیا ہوتا، تو گمان ہوتا کہ اس نے بھی اس کی پیروی کی ہے، پھر ہرقل نے کہا، وہ تمہیں کن باتوں کا حکم کرتے ہیں، میں نے کہا، وہ ہمیں نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، صلہ رحمی کرنے اور پاکدامنی کا حکم کرتے ہیں، ہرقل نے کہا، اگر ان کا یہی حال ہے، جو تم نے بیان کیا، تو پھر یقیناً وہ پیغمبر ہیں اور میں جانتا تھا کہ ایک پیغمبر مبعوث ہونے والے ہیں، مگر میرا یہ خیال نہیں تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے اور اگر میں یہ سمجھتا کہ ان تک پہنچ جاؤں گا، تو میں ان کی ملاقات کو پسند کرتا اور اگر میں وہاں موجود ہوتا، تو ان کے قدم مبارک دھوتا اور ضرور ان کی حکومت یہاں تک آجائے گی جہاں اب میرے دونوں قدم ہیں، پھر ہرقل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

وَأَمَرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ *

والا نامہ منگوایا اور اسے پڑھا، اس میں یہ لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ خط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حاکم روم ہرقل کے نام ہے۔ جو ہدایت کا پیرو ہو اس پر سلامتی ہو امابعد میں تم کو، اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام لے آؤ سلامت رہو گے، اسلام لے آؤ، تو اللہ تعالیٰ دوہرا اجر دیگا اور اگر روگردانی کرو گے، تو رعایا کا گناہ بھی تمہارے سر پر رہے گا يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ، جب ہرقل خط پڑھ کر فارغ ہوا، تو اس کے سامنے چیخ و پکار مچ گئی اور شور و غوغا خوب ہونے لگا، ہمیں باہر چلے جانے کا حکم دے دیا، ہم باہر چلے آئے، میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا، اب تو ابن ابی کبشہ (حضور) کی بڑی بات ہو گئی ان سے تو شاہ روم بھی ڈرتا ہے، اس وقت سے برابر مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ضرور غالب آکر رہے گی، بالآخر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرف باسلام کر دیا۔

(فائدہ) ابن ابی کبشہ ابوسفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا، کیونکہ ابن ابی کبشہ عرب میں ایک شخص تھا جس کا مذہب اور عربوں کے خلاف تھا، اس لئے آپ کو اس کے ساتھ تشبیہ دی کیونکہ آپ کے اصلی نسب میں تو طعن کرنے کا موقعہ نہیں ملا، اس لئے بطور عداوت کے یہ کہا، اور خط میں پہلے کاتب کو اپنا نام لکھنا اور بعد میں مکتوب الیہ کا لکھنا مستحب ہے۔ اکثر علمائے کرام کا یہی قول ہے۔ واللہ اعلم

۲۱۰۳- وَحَدَّثَنَاه حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ مَشَى مِنْ حِمْصَ إِلَى إِيلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا أَبْلَاهُ اللَّهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَ إِثْمَ الْيَرِيسِيِّينَ وَقَالَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ *

۲۱۰۳۔ حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد صالح بن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اتنی زیادتی ہے کہ جب ایران کی فوج کو اللہ تعالیٰ نے شکست دی، تو قیصر حمص سے ایلیا (بیت المقدس) کی طرف اس فتح کا شکر ادا کرنے کے لئے گیا، اور اس حدیث میں "من محمد عبداللہ ورسولہ" کے الفاظ ہیں، اور "اریسیین" کے بدلے "داعیۃ الاسلام" ہے۔

(۲۸۵) بَاب كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باب (۲۸۵) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

وَسَلَّمَ إِلَى مُلُوكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

دعوت دین اسلام کے لئے کافر بادشاہوں کے نام خطوط!

٢١٠٤- حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۰۴۔ یوسف بن حماد المعنی، عبدالاعلی، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر، کسریٰ، نجاشی اور ہر ایک حاکم کی طرف لکھا، آپؐ انہیں اللہ رب العزت کی طرف دعوت دیتے تھے اور یہ نجاشی وہ نہیں ہے کہ جس کی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے (غائبانہ) نماز جنازہ پڑھی، (بلکہ یہ دوسرا ہے)

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ کسریٰ ہر ایک فارس کے بادشاہ کو، اور قیصر روم کے بادشاہ اور نجاشی حبش کے بادشاہ اور خاقان ترک کے بادشاہ اور فرعون قبط کے بادشاہ اور عزیز مصر کے بادشاہ اور تبع حمیر کے بادشاہ اور فغفور چین کے بادشاہ کو کہتے ہیں۔

٢١٠٥- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرُّزِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و حَدَّثَنِيهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۰۵۔ محمد بن عبداللہ الرزی، عبدالوہاب بن عطاء، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب روایت مروی ہے، باقی آخری جملہ کہ یہ نجاشی وہ نہیں ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی ہے، مذکور نہیں ہے، نصر بن علی الجہضمی، بواسطہ اپنے والد خالد بن قیس، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی اس میں یہ جملہ مذکور نہیں کہ یہ نجاشی وہ نہیں، جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

(٢٨٦) بَاب فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ *

باب (۲۸۶) غزوہ حنین کا بیان۔

٢١٠٦- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ عَبَّاسٌ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ

۲۱۰۶۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، کثیر بن عباس بن عبدالمطلب، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حنین کے دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا چنانچہ میں اور ابوسفیان بن حارث آپؐ کے ساتھ پیٹے رہے، اور آپؐ سے جدا نہیں اور آپؐ ایک سفید خچر پر سوار تھے، جو فروہ بن نفاثہ نے آپ کو تحفہ میں روانہ کیا تھا، جب مسلمانوں اور کافروں کا مقابلہ ہوا تو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ قَالَ عَبَّاسٌ وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُو سُفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَقَالُوا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ قَالَ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرَى قَالَ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا *

مسلمان پشت پھیر کر بھاگے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر کو کفار کی طرف بھگا رہے تھے، حضرت عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھا اور اسے تیز بھاگنے سے روک رہا تھا اور حضرت ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب تھامے تھے، بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عباسؓ اصحاب سمرہ کو پکارو اور حضرت عباسؓ کی آواز بہت بلند تھی، حضرت عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بہت بلند آواز سے پکارا کہاں ہیں اصحاب السمرہ، یہ سنتے ہی خدا کی قسم وہ اس طرح لوٹ کر آئے جس طرح گائے اپنے بچوں کی طرف آتی ہے اور کہنے لگے ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں غرضیکہ انہوں نے کفار سے قتال شروع کر دیا، پھر انصار کے لوگو! غرضیکہ بنی حارث بن خزرج پر بلانا پورا ہوا، انہیں پکارا اے بنی حارث بن خزرج، اے بنی حارث بن خزرج! اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار تھے آپؐ نے اپنی گردن کو لمبا کیا اور ان کی لڑائی کا ایک منظر دیکھا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ وقت ہے (لڑائی کے) تنور کے جوش مارنے کا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کنکریاں اٹھائیں اور کفار کے منہ پر پھینک ماریں اور ارشاد فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم کفار نے شکست کھائی، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں لڑائی کا حال دیکھنے گیا تو لڑائی اسی طرح (زور) سے ہو رہی تھی کہ اتنے میں خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں تو کیا دیکھتا ہوں کہ کفار کا زور گھٹ چکا ہے اور ان کا معاملہ الٹ پلٹ ہو چکا ہے۔

٢١٠٧- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ

۲۱۰۷۔ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع اور عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ حسب سابق

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُذَامِيُّ وَقَالَ انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلَى بَغْلَتِهِ *

روایت مروی ہے، اور اس میں فروہ بن نعامہ جذامی ہے، اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپؐ نے فرمایا شکست کھا گئے کعبہ کے پروردگار کی قسم، شکست کھا گئے کعبہ کے پروردگار کی قسم، اور حدیث میں یہ بھی زیادتی ہے کہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی اور گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا کہ آپؐ ان کے پیچھے اپنے خچر پر دوڑ رہے تھے۔

۲۱۰۸ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ يُونُسَ وَحَدِيثَ مَعْمَرٍ أَكْثَرُ مِنْهُ وَأَتَمُّ *

۲۱۰۸۔ ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، کثیر بن عباس، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حنین کے دن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی یونس اور معمر کی روایت زیادہ کامل ہے۔

۲۱۰۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ أَوْ كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ فَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

ثُمَّ صَفَّهُمْ *

۲۱۰۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوخیثمہ، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت براء سے کہا کہ اے ابو عمارہ تم حنین کے دن بھاگ گئے تھے، انہوں نے فرمایا، نہیں خدا کی قسم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پشت نہیں پھیری بلکہ آپؐ کے اصحاب میں سے چند نوجوان جلد باز جن کے پاس ہتھیار نہیں تھے یا پورے ہتھیار نہیں تھے، وہ نکلے اور ان کا مقابلہ ایسے تیر اندازوں سے ہوا جن کا کوئی تیر خطا نہیں جاتا تھا، وہ لوگ ہوازن اور بنی نضر کے تھے، غرضیکہ انہوں نے ایک بارگی تیروں کی ایسی بوچھاڑ کی کہ ان کا کوئی تیر خطا نہیں ہوا تو یہ حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے، آپؐ سفید خچر پر سوار تھے، اور ابوسفیان بن حرب، آپؐ کے قائد تھے اور اترے، اور مدد کی دعا مانگی اور فرمایا۔

انا النبی لا کذب
انا ابن عبدالمطلب

اس کے بعد اپنے اصحاب کی صف باندھی۔

۲۱۱۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي

۲۱۱۰۔ احمد بن جناب مصیصی، عیسیٰ بن یونس، زکریا، ابواسحاق سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت براء بن عازب رضی اللہ

إِسْحَقَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْبَرَاءِ فَقَالَ أَكُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَلَّى وَلَكِنَّهُ انْطَلَقَ أَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ وَحُسَّرٌ إِلَى هَذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلٍ كَأَنَّهَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَانْكَشَفُوا فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُودُ بِهِ بَغْلَتَهُ فَنَزَلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُولُ

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

اللَّهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللَّهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۱۱ - و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ الْبَرَاءُ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ وَكَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمُ انْكَشَفُوا فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا تم حنین کے دن اے ابو عمارہ بھاگ گئے تھے، انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں، کہ آپؐ نے منہ تک نہیں موڑا لیکن چند جلد باز لوگ اور بے ہتھیار، ہوازن کے قبیلہ کی طرف گئے اور وہ تیر انداز تھے، انہوں نے تیروں کی ایک بوچھاڑ کی جیسا کہ ٹڈی دل، تو یہ لوگ سامنے سے ہٹ گئے تو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت ابوسفیان بن حارثؓ آپؐ کے خچر کو ہانک رہے تھے، آپؐ خچر پر سے اترے اور دعا کی، اور مدد مانگی اور آپؐ فرماتے جاتے تھے۔

میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں ہے
میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

الٰہی اپنی مدد نازل فرما، براءؓ بیان کرتے ہیں، بخدا جب لڑائی ہوتی اور خونخوار ہوتی تو ہم اپنے کو آپؐ کی آڑ میں بچاتے، اور ہم میں بہادر وہ تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب میدان جنگ میں رہتے۔

۲۱۱۱۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، ان سے ایک آدمی نے دریافت کیا کہ کیا حنین کے دن تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بھاگ گئے تھے، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے، ایسا ہوا کہ قبیلہ ہوازن کے لوگ ان دنوں تیر انداز تھے، اور ہم نے جب ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگے او ہم لوٹ کے مال پر جھکے، تب انہوں نے ہم پر تیر برسائے، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؐ کے سفید خچر پر سوار دیکھا، اور حضرت ابوسفیان بن حارث اس کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آپؐ فرما رہے تھے۔

میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں
میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

٢١١٢- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَهُوَ أَقَلُّ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَهَؤُلَاءِ أَتَمُّ حَدِيثًا *

۲۱۱۲ زہیر بن حرب اور محمد بن مثنیٰ اور ابوبکر بن خلاد، یحییٰ بن سعید، سفیان، ابواسحاق سے ایک آدمی نے دریافت کیا کہ اے ابوعمارہ اور حسب سابق روایت مروی ہے باقی پہلی روایتیں کامل ہیں اور یہ بہت کم ہے۔

٢١١٣- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَأَعْلُو ثَنِيَّةً فَاسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَرْمِيهِ بِسَهْمٍ فَتَوَارَى عَنِّي فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَنَظَرْتُ إِلَى الْقَوْمِ فَإِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوا مِنْ ثَنِيَّةٍ أُخْرَى فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَلَّى صَحَابَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْجِعُ مُنْهَزِمًا وَعَلَيَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِإِحْدَاهُمَا مُرْتَدِيًا بِالْأُخْرَى فَاسْتَطْلَقَ إِزَارِي فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيعًا وَمَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَى ابْنُ الْأَكْوَعِ فَزَعًا فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ *

۲۱۱۳۔ زہیر بن حرب، عمر بن یونس حنفی، عکرمہ، ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین کیا، جب دشمن کا سامنا ہوا تو میں آگے ہوا اور ایک گھاٹی پر چڑھا، ایک شخص دشمن میں سے میرے سامنے آیا میں نے تیر مارا اور وہ چھپ گیا، معلوم نہیں ہوا کہ اس نے کیا کیا، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ دوسری گھاٹی سے نمودار ہوئے اور ان سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سے جنگ ہوئی، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو شکست ہوئی، میں بھی شکست کھا کر لوٹا اور میں دو چادریں پہنے تھا، ایک باندھ رکھی تھی اور دوسری اوڑھ رکھی تھی، میری تہ بند کھل چلی تو میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے شکست کھا کر لوٹا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بغلہ شہباء پر سوار تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اکوع کا بیٹا گھبرا کر لوٹا، پھر جب دشمنوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا، آپؐ خچر پر سے اترے اور ایک مٹھی خاک زمین پر سے اٹھائی، اور ان کے منہ پر ماری، اور فرمایا دشمنوں کے منہ رسوا ہوگئے، چنانچہ کوئی آدمی ایسا باقی نہیں بچا جس کی آنکھ میں اسی ایک مٹھی کی بناء پر خاک نہ بھر گئی ہو، بالآخر وہ بھاگے اور شکست کھا کر بھاگے، اور اللہ رب العزت نے ان کو شکست دی، اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم فرمائے۔

(فائدہ) ابن اکوع نے اپنے شکست کھا جانے کو بیان کیا ہے ورنہ تمام صحابہ کرام نے فرمایا کہ حضورؐ نے شکست نہیں کھائی، اور جنگ کے کسی بھی لمحہ میں آپؐ کا شکست کھانا منقول نہیں، اور مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ اعتقاد رکھنا کہ آپؐ نے شکست کھائی، درست نہیں، اور براء بن عازب کی سابقہ روایات میں اس کی صاف تصریح آگئی اور حنین طائف اور مکہ مکرمہ کے درمیان عرفات کے پیچھے ایک وادی ہے۔ قرآن عزیز میں اس غزوہ کا تذکرہ ہے۔ واللہ اعلم۔

(٢٨٧) بَاب غَزْوَةِ الطَّائِفِ *

٢١١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْأَعْمَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَصْحَابُهُ نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا عَلَيْهِ فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا قَالَ فَأَعْجَبَهُمْ ذَلِكَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۲۸۷) غزوہ طائف۔

۲۱۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب اور ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، عمرو، ابوالعباس الشاعر اعمی، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کا محاصرہ کیا اور ان سے کچھ حاصل نہیں کیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا، انشاء اللہ ہم لوٹ جائیں گے، تو آپؐ کے اصحاب نے فرمایا کہ بغیر فتح کے ہم لوٹ جائیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اچھا صبح کو لڑو، وہ لڑے اور زخمی ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا، کل ہم لوٹ جائیں گے، راوی بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کو یہ بات بہت پسند آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔

(فائدہ) یعنی پہلے تو لوٹنے پر راضی نہ تھے مگر جب مشقت محسوس ہوئی تو تیار ہو گئے۔

(٢٨٨) بَاب غَزْوَةِ بَدْرٍ *

٢١١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ إِيَّانَا تُرِيدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ

باب (۲۸۸) غزوہ بدر۔

۲۱۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان کے آنے کی اطلاع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا، چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے گفتگو کی، آپؐ نے جواب نہ دیا، پھر حضرت عمرؓ نے گفتگو کی، آپؐ نے توجہ نہیں کی، آخر حضرت سعد بن عبادہؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ ہم سے پوچھنا چاہتے ہیں، خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر آپؐ حکم دیں

نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَفِيهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذُوهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ فَيَقُولُ مَا لِي عِلْمٌ بِأَبِي سُفْيَانَ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ ضَرَبُوهُ فَقَالَ نَعَمْ أَنَا أُخْبِرُكُمْ هَذَا أَبُو سُفْيَانَ فَإِذَا تَرَكُوهُ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ مَا لِي بِأَبِي سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ هَذَا أَيْضًا ضَرَبُوهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَضْرِبُوهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوهُ إِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هَاهُنَا هَاهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

کہ گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں تو ضرور ڈال دیں گے، اور آپؐ اگر گھوڑوں کو برک الغماد تک بھگانے کا حکم دیں تو ہم بھگا دیں گے، تب آپؐ نے لوگوں کو بلایا اور وہ چلے اور بدر میں اترے، وہاں قریش کے پانی پلانے والے ملے، ان میں بنی حجاج کا ایک کالا غلام تھا، صحابہ کرام نے اسے پکڑا، اور اس سے ابوسفیان اور اس کے قافلہ والوں کا حال دریافت کرتے جاتے تھے وہ کہتا تھا کہ مجھے ابوسفیان کا علم نہیں ہے، البتہ ابوجہل، عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو یہ موجود ہیں، جب وہ یہ کہتا تو پھر اس کو مارتے، جب وہ یہ کہتا، اچھا اچھا میں ابوسفیان کا حال بتاتا ہوں تو اسے چھوڑ دیتے، پھر اس سے پوچھتے تو وہ یہی کہتا کہ میں ابوسفیان کا حال نہیں جانتا، البتہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگوں میں موجود ہیں، جب وہ یہ کہتا تو پھر اسے مارتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپؐ نے یہ دیکھا تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، جب وہ تم سے سچ بولتا ہے تو اسے مارتے ہو، اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو، پھر حضورؐ نے فرمایا یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور آپؐ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا، اس جگہ اور اس جگہ، پھر ہر کافر اسی جگہ مرا جہاں آپؐ نے ہاتھ رکھا تھا۔

(فائدہ) علماء کرام نے فرمایا ہے کہ حضورؐ نے انصار کو آزمانے کا ارادہ فرمایا، اس لئے کہ انہوں نے آپؐ سے جہاد کرنے پر بیعت نہیں کی تھی، لہٰذا آپؐ نے مناسب سمجھا کہ جس وقت ابوسفیان کے قافلہ کے ارادہ سے چلے تو انصار کو گوش گزار کر دیں، ممکن ہے کہ قتال اور جہاد کی نوبت بھی پیش آئے، چنانچہ انہوں نے اس کا پورا پورا حق ادا کیا، مسلمانوں کا یہ لشکر جو قافلہ کے تعاقب میں نکلا، سامان حرب سے بے پرواہ ہو کر مدینہ سے نکلا تھا کیونکہ یہ لشکر جنگی لشکر نہیں تھا، بلکہ فدا کاران توحید کا ایک مختصر سا قافلہ تھا جو قریش کے حرب و ضرب کے سرمایہ پر قابض ہو کر دشمن کو بے مایہ بنانے کے لئے نکلا تھا۔ واللہ اعلم۔

(۲۸۹) بَاب فَتْحِ مَكَّةَ *

باب (۲۸۹) فتح مکہ کا بیان۔

۲۱۱۶ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

۲۱۱۶۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت بنانی، عبداللہ

بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَفَدَتْ وُفُودٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُونَا إِلَى رَحْلِهِ فَقُلْتُ أَلَا أَصْنَعُ طَعَامًا فَأَدْعُوهُمْ إِلَى رَحْلِي فَأَمَرْتُ بِطَعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ فَقُلْتُ الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ فَقَالَ سَبَقْتَنِي قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَلَا أُعْلِمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ عَلَى إِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدًا عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْأُخْرَى وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ فَأَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَتِيبَةٍ قَالَ فَنَظَرَ فَرَآنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَأْتِينِي إِلَّا أَنْصَارِيٌّ زَادَ غَيْرُ شَيْبَانَ فَقَالَ اهْتِفْ لِي بِالْأَنْصَارِ قَالَ فَأَطَافُوا بِهِ وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ أَوْبَاشًا لَهَا وَأَتْبَاعًا فَقَالُوا نُقَدِّمُ هَؤُلَاءِ فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيبُوا أَعْطَيْنَا الَّذِي سُئِلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَوْنَ إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ حَتَّى تُوَافُونِي بِالصَّفَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ وَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ يُوَجِّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ

بن رباح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کئی جماعتیں رمضان المبارک کے مہینہ میں حضرت معاویہؓ کی طرف گئیں، عبداللہ بن رباح بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک دوسرے کے لئے کھانا تیار کرتا تھا تو حضرت ابوہریرہؓ اکثر ہم کو اپنے مقام پر بلاتے، ایک دن میں نے کہا کہ میں بھی کھانا تیار کروں اور سب کو اپنے مقام پر بلاؤ، چنانچہ میں نے کھانے کا حکم دیا، اور شام کو حضرت ابوہریرہؓ سے ملا کہ آج کی رات میرے ہاں کھانے کی دعوت ہے، حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ تم نے مجھ سے پہلے سبقت کرلی، میں نے کہا، جی ہاں! چنانچہ میں نے سب کو بلایا، حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا، میں انصار میں تمہارے متعلق ایک حدیث بیان کرتا ہوں، پھر فتح مکہ کا واقعہ بیان کیا، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے، یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو ایک جانب پر زبیرؓ کو بھیجا اور دوسری جانب پر حضرت خالد بن ولید کو، اور حضرت ابوعبیدہ کو ایسے صحابہ پر سردار کیا جن کے پاس زرہیں نہیں تھیں، وہ بطن وادی پر سے گزرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حصہ میں تھے، آپؐ نے مجھے دیکھا تو فرمایا، ابوہریرہؓ میں نے عرض کیا، حاضر ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کی جماعت ختم ہوگئی، آج کے بعد قریش سے کوئی باقی نہ رہے گا، پھر آپؐ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اسے امن ہے، انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے (حضور کو) اپنے وطن پر الفت آگئی اور اپنے خاندان پر ترس آگیا، ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ وحی آنے لگی، اور جب وحی آنے لگتی تو ہمیں معلوم ہو جاتا، اور جس وقت تک وحی نازل ہوتی رہتی کوئی بھی اپنی آنکھ آپؐ کی طرف نہ اٹھا سکتا، یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی، جب وحی نازل ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے گروہ انصار، انہوں نے عرض کیا، لبیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ نے فرمایا

أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَجَاءَ الْوَحْيُ وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَا يَخْفَى عَلَيْنَا فَإِذَا جَاءَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ فَلَمَّا انْقَضَى الْوَحْيُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذَاكَ قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ وَاللَّهِ مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا الضِّنَّ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَغْلَقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ قَالَ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعُنُهُ فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتَّى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَا *

تم نے یہ کہا کہ اس شخص (یعنی حضورؐ) کو اپنے وطن کی الفت آ گئی، انہوں نے عرض کیا بیشک، آپؐ نے فرمایا، ایسا ہر گز نہیں، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نے ہجرت کی اللہ کی طرف اور تمہاری طرف، اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ ہے، اور میرا مرنا بھی، یہ سنتے ہی انصار روتے ہوئے دوڑے، اور عرض کیا، خدا کی قسم ہم نے جو کچھ کہا ہے وہ محض اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی حرص اور محبت میں کہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں چنانچہ لوگ ابوسفیان کے مکان میں داخل ہوئے اور لوگوں نے اپنے مکانوں کے دروازے بند کر لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے پاس آئے اور اس کو چوما، اور پھر بیت اللہ کا طواف کیا، پھر ایک بت کے پاس آئے، جو کعبہ کے بازو پر رکھا ہوا تھا، لوگ اسے پوجا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک کمان تھی، اور آپؐ اس کا کونا پکڑے ہوئے تھے جب آپ بت کے پاس آئے تو اس کی آنکھوں میں کونچہ مارنے لگے، اور فرمانے لگے، جاء الحق وزہق الباطل، پھر جب آپؐ طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پر آئے اور اس پر چڑھے حتیٰ کہ کعبہ کو دیکھا اور دونوں ہاتھوں کو بلند کیا، اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور دعا مانگی، جو آپ نے مانگنا چاہی۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے صاف طور پر آپ کی زبان اقدس سے خود آپ کی بشریت ثابت ہو گئی کہ آپؐ نے ارشاد فرمادیا، میں اللہ کا بندہ ہوں اور نیز معلوم ہو گیا کہ آپ کو علم غیب نہیں تھا، اور نہ آپؐ حاضر و ناظر ہیں، اگر یہ امور آپ کو حاصل ہوتے تو پھر

بذریعہ وحی الٰہی انصار کی باتوں کا علم ہونے کے کیا معنی؟ آپؐ تو بغیر وحی ہی کے سن لیتے، اس سے معلوم ہوا کہ جن امور کی اطلاع اللہ رب العزت آپ کو دیں، وہ آپ کو حاصل ہیں اور اسی کا نام اطلاع غیب ہے، علم غیب نہیں، واللہ اعلم الصواب۔

٢١١٧ - وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى احْصُدُوهُمْ حَصْدًا وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالُوا قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَمَا اسْمِي إِذًا كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ *

۲۱۱۷۔ عبداللہ بن ہاشم، بہز، سلیمان بن مغیرہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی آپؐ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ انہیں اس طرح کاٹ دو اور روایت میں یہ بھی ہے کہ صحابہ نے عرض کیا، بات تو اتنی ہی تھی، آپؐ نے فرمایا، ایسی صورت میں میرا کیا نام ہے، ہرگز ایسا نہیں، بلاشبہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسولؐ ہوں۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ بزور شمشیر فتح ہوا، یہ قول امام مالکؒ، ابو حنیفہؒ اور احمدؒ اور جمہور اہل سیر کا ہے۔ ماذری بیان کرتے ہیں کہ اس بارے میں صرف امام شافعیؒ کا قول ہے کہ مکہ شریف بطور صلح کے فتح ہوا ہے (نووی) واللہ اعلم بالصواب۔

٢١١٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ فَكَانَتْ نَوْبَتِي فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ الْيَوْمُ نَوْبَتِي فَجَاءُوا إِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنَى وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْبَيَاذِقَةِ وَبَطْنِ الْوَادِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ لِيَ الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا يُهَرْوِلُونَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ هَلْ تَرَوْنَ أَوْبَاشَ قُرَيْشٍ قَالُوا نَعَمْ قَالَ انْظُرُوا إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا أَنْ تَحْصُدُوهُمْ حَصْدًا وَأَخْفَى بِيَدِهِ وَوَضَعَ يَمِينَهُ

۲۱۱۸۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، یحییٰ بن حسان، حماد بن سلمہ، ثابت، عبداللہ بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سفر کر کے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے ہم میں حضرت ابوہریرہؓ بھی تھے، ہم میں سے ہر ایک شخص ایک ایک روز اپنے ساتھیوں کے لئے کھانا تیار کرتا تھا، میری باری آئی تو میں نے کہا، ابوہریرہؓ آج میری باری ہے، لوگ مکان پر آگئے اور ابھی تک کھانا تیار نہیں ہوا تھا، میں نے عرض کیا، ابوہریرہؓ جتنے میں کھانا تیار ہو، اگر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کریں تو اچھا ہو، حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ فتح مکہ کو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولیدؓ کو میمنہ پر اور حضرت زبیرؓ کو میسرہ پر اور حضرت ابوعبیدہؓ کو پیدلوں پر افسر مقرر بنا کر وادی کے اندر روانہ کر دیا، پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا ابوہریرہؓ انصار کو بلاؤ، حسب الحکم میں نے انصار کو بلایا، وہ دوڑتے ہوئے آئے، آپؐ نے فرمایا، اے گروہ انصار تم قریش کے مخلوط آدمیوں کو دیکھ رہے ہو، انصار نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا کل جب ان سے مقابلہ ہو تو انہیں کھیتی کی طرح کاٹ کر رکھ دینا، اور آپؐ نے ہاتھ سے صاف کر کے بتلایا اور داہنا ہاتھ بائیں

عَلَى شِمَالِهِ وَقَالَ مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا قَالَ فَمَا أَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَامُوهُ قَالَ وَصَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا وَجَاءَتِ الْأَنْصَارُ فَأَطَافُوا بِالصَّفَا فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبِيدَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ أَلَا فَمَا اسْمِي إِذًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضِنًّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ *

ہاتھ پر رکھا اور فرمایا، اب تم ہم سے صفا پر ملنا، حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں، چنانچہ اس دن جو کوئی انصار کو دکھلائی دیا انہوں نے اسے سلادیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر چڑھے اور انصار آئے، انہوں نے صفا کو گھیر لیا، اتنے میں ابوسفیان آئے اور عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کا جتھا ختم ہو گیا آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے، ابوسفیان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے، اور جو اپنا دروازہ بند کرلے اسے امن ہے، انصار بولے، ان (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے عزیزوں کی محبت غالب آگئی، اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہوگئی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی آپؐ نے ارشاد فرمایا تم نے کہا ہے کہ مجھے خاندان والوں کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا ہوگئی، تم جانتے ہو، میرا نام کیا ہے، تین مرتبہ یہی فرمایا، میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں اللہ کا بندہ اور اس کا رسولؐ، میں نے ہجرت کی اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف، لہٰذا میری زندگی تمہاری زندگی اور میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے، انصار نے عرض کیا بخدا ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت میں ایسا کہا ہے، فرمایا، تو اللہ اور اس کا رسولؐ تمہیں سچا جانتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

(فائدہ) اس روایت سے بشریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عدم حضور و نظور، اور علم غیب کانہ ہونا سب امور صراحۃً و درایۃً ثابت ہوگئے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

۲۱۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ نُصُبًا فَجَعَلَ

۲۱۱۹- ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابن ابی نجیح، مجاہد، ابومعمر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور کعبہ کے اردگرد میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے، آپؐ ہر ایک کو لکڑی سے جو کہ آپؐ کے دست مبارک میں تھی کونچہ دیتے

يَطْعُنُهَا بِعُودٍ كَانَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا) (جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ) زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ *

جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے، حق آگیا، اور باطل ختم ہو گیا، بے شک باطل ختم ہی ہونے والا ہے حق آگیا، اور باطل نہ کسی چیز کو بناتا ہے اور نہ لوٹاتا ہے، ابن ابی عمرؓ نے فتح مکہ کے دن کا لفظ زیادہ بیان کیا ہے۔

۲۱۲۰- وَحَدَّثَنَاه حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ زَهُوقًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْآيَةَ الْأُخْرَى وَقَالَ بَدَلَ نُصُبًا صَنَمًا *

۲۱۲۰۔ حسن بن علی حلوانی اور عبد بن حمید، عبدالرزاق، ثوری، ابن ابی نجیح سے کچھ الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ حسب سابق روایت مروی ہے باقی اس میں دوسری آیت (جاء الحق وما یبدی الباطل وما یعید) کا ذکر نہیں ہے، اور "نصبا" کے بجائے "صنما" کا لفظ ہے۔

۲۱۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَوَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۲۱۲۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، وکیع، زکریا، شعبی، حضرت عبداللہ بن مطیع، اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس دن مکہ فتح ہوا، تو آپؐ فرما رہے تھے کہ آج کے بعد کر کوئی قریشی آدمی باندھ کر قیامت تک قتل نہیں کیا جائے گا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ قریش مشرف باسلام ہو جائیں گے اور ان میں سے کوئی اسلام سے نہیں پھرے گا، اور تحفۃ الاخیار میں ہے کہ ابن خطل نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت صدمہ پہنچایا تھا، فتح مکہ کے دن کسی نے حضورؐ سے آکر عرض کیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا، اسے پکڑ لاؤ، لوگ اس کی مشکیں باندھ کر پکڑ کے لائے، تب آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۱۲۲- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ أَحَدٌ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرَ مُطِيعٍ كَانَ اسْمُهُ الْعَاصِي فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا *

۲۱۲۲۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، زکریا اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ قریش میں سے جن لوگوں کے نام "عاص" (۱) تھے اس روز ان میں سے کوئی بھی مشرف باسلام نہیں ہوا، سوائے عاص بن اسود کے، آپؐ نے ان کا نام بدل کر مطیع کر دیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ایک عاص اس دن اور مسلمان ہوئے، مگر وہ اپنی کنیت ابوجندل کے ساتھ مشہور تھے، اس لئے راوی کو اس کا خیال نہیں رہا۔

(۲۹۰) بَابُ صُلْحِ الْحُدَيْبِيَةِ *

باب (۲۹۰) صلح حدیبیہ کا بیان۔

(۱) دیگر عاص نامی اشخاص جیسے عاص بن وائل السہمی، عاص بن ہشام، عاص بن سعید بن عاص وغیرہ۔ یہ حضرات مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

٢١٢٣- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُا كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ هَذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا لَا تَكْتُبْ رَسُولُ اللَّهِ فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ قَالَ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطُوا أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَيُقِيمُوا بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلُهَا بِسِلَاحٍ إِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيهِ *

٢١٢٣۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ حضرت علیؓ نے اس صلح نامہ کو لکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان حدیبیہ کے دن طے پایا تھا، چنانچہ لکھا، یہ وہ فیصلہ ہے کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسولؐ نے کیا ہے، مشرکین بولے، رسول اللہ کا لفظ نہ لکھئے، کیونکہ اگر ہمیں اس بات کا یقین ہو تا کہ آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں تو پھر ہم آپؐ سے کیوں قتال کرتے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا، اچھا اس لفظ کو مٹا دو، انہوں نے عرض کیا کہ میں تو اس لفظ کو نہیں مٹاؤں گا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے ہاتھ سے مٹایا، اور ان شرطوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ مکہ میں مسلمان تین دن تک رہیں اور ہتھیار لے کر نہ آئیں، مگر تلواریں اور وہ بھی اس حالت میں کہ نیام میں ہوں۔

٢١٢٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ هَذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ *

٢١٢٤۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرمارہے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے صلح کی تو حضرت علیؓ نے فیصلہ کی تحریر لکھی اور اس میں لکھا کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے اور بقیہ حدیث حسب سابق مروی ہے، باقی اس میں "ہذا ما کاتب علیہ" کے الفاظ نہیں ہیں۔

٢١٢٥- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا أُحْصِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالَحَهُ أَهْلُ مَكَّةَ

٢١٢٥۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی اور احمد بن جناب المصیصی، عیسیٰ بن یونس، زکریا، ابی اسحاق، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہونے سے روک دیئے گئے تو مکہ والوں نے آپؐ سے اس شرط پر صلح کی کہ (آئندہ سال) آئیں اور تین دن تک مکہ مکرمہ میں قیام کریں اور

عَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا فَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَقِرَابِهِ وَلَا يَخْرُجَ بِأَحَدٍ مَعَهُ مِنْ أَهْلِهَا وَلَا يَمْنَعَ أَحَدًا يَمْكُثُ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ قَالَ لِعَلِيٍّ اكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ تَابَعْنَاكَ وَلَكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَمْحَاهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَا وَاللَّهِ لَا أَمْحَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرِنِي مَكَانَهَا فَأَرَاهُ مَكَانَهَا فَمَحَاهَا وَكَتَبَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا أَنْ كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ قَالُوا لِعَلِيٍّ هَذَا آخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَأْمُرْهُ فَلْيَخْرُجْ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجَ و قَالَ ابْنُ جَنَابٍ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ تَابَعْنَاكَ بَايَعْنَاكَ *

ہتھیاروں کو غلاف میں رکھیں، اور مکہ کے لوگوں میں سے کسی کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں، اور ان کے ساتھ والوں میں سے جو مکہ میں رہنا چاہے تو آپؐ اس کو منع نہ کریں، چنانچہ آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا، اچھا اس شرط پر لکھو، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ، مشرکین بولے کہ اگر ہم یہ جانتے کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ہیں تو آپؐ کی اطاعت کرتے یا آپؐ سے بیعت کرتے بلکہ محمد بن عبداللہ لکھئے، آپؐ نے حضرت علیؓ کو رسول اللہ کا لفظ مٹانے کا حکم دیا، حضرت علیؓ بولے، بخدا میں تو اسے نہیں مٹاؤں گا، آپؐ نے فرمایا اچھا مجھے اس لفظ کی جگہ بتاؤ، حضرت علیؓ نے بتادی، آپؐ نے اسے مٹادیا، اور ابن عبداللہ لکھ دیا، اگلے سال آپؐ نے تین دن قیام کیا جب تیسرا دن ہوا تو مشرکین نے حضرت علیؓ سے کہا کہ یہ تمہارے صاحب کی شرط کا تیسرا دن ہے، انہیں جانے کے متعلق کہو، حضرت علیؓ نے آپؐ کو اطلاع دی، آپؐ نے فرمایا اچھا، اور روانہ ہوگئے اور ابن جناب کی روایت میں "تابعناک" کے بجائے "بایعناک" ہے۔

(فائدہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ازراہ محبت اور ادب کے یہ عرض کیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قطعی نہیں تھا، اور آپؐ نے اس لفظ کو مٹادیا اور ابن عبداللہ لکھا، یہ بھی ایک معجزہ ہے اور اس سے آپؐ کے امی ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا، مگر اکثر علمائے کرام کی جماعت کہتی ہے کہ آپؐ نے مٹوادیا، جیسا کہ اگلی روایت اس پر شاہد ہے، اور پھر آپؐ نبی امی تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ماکنت تتلوا من قبلہ من کتاب و لا تخطہ بیمینك" اور آپؐ کا خود ارشاد موجود ہے "انا امة امیة لا نکتب و لا نحسب" واللہ اعلم بالصواب۔

٢١٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ سُهَيْلٌ أَمَّا بِاسْمِ اللَّهِ فَمَا نَدْرِي مَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ فَقَالَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ

٢١٢٦۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی اور قریش میں سہیل بن عمرو بھی تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا لکھو، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سہیل بولا، بسم اللہ تو ہم نہیں جانتے، کہ بسم الرحمٰن الرحیم کیا ہے، لیکن جو ہم جانتے ہیں، وہ لکھو، باسمک اللہم، پھر آپؐ نے فرمایا، اچھا محمد رسول اللہ لکھو، مشرکین بولے کہ اگر ہم جانتے کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے

رَسُولِ اللَّهِ قَالُوا لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَاتَّبَعْنَاكَ وَلَكِنِ اكْتُبِ اسْمَكَ وَاسْمَ أَبِيكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَكْتُبُ هَذَا قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا *

رسولؐ ہیں تو آپؐ کی پیروی کرتے، بلکہ اپنا نام اور اپنے والد کا نام لکھو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا لکھو، من محمد بن عبداللہ، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے یہ شرط لگائی کہ اگر تم میں سے کوئی ہمارے پاس چلا آئے تو ہم اسے واپس نہیں کریں گے اور ہم میں سے اگر کوئی تمہارے پاس جائے تو آپؐ اسے ہمارے پاس روانہ کر دینا، صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ شرطیں لکھیں، فرمایا ہاں، ہم میں سے جو کوئی ان کے پاس جائے، اللہ تعالیٰ اسے دور ہی رکھے اور جو ان سے ہمارے پاس آئے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جلدی آسانی اور راستہ پیدا کر دے گا۔

(فائدہ) چنانچہ ایسا ہوا کہ چند روز کے بعد بعض حضرات آپؐ کے پاس آنے لگے تو وہ اس شرط کی وجہ سے نہ آسکے تو حضرت ابوبصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے راستہ ہی میں ایک جتھہ بنالیا اور پھر مشرکین کو اس قدر لوٹا کہ انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا کہ ان کو بلا لیجئے۔ واللہ اعلم۔

٢١٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّينَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذَلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ قَالَ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ

۲۱۲۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبدالعزیز بن سیاہ، حبیب بن ابی ثابت، حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفین کے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! اپنا قصور سمجھو، جس دن حدیبیہ کی صلح ہوئی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور اگر ہم لڑنا چاہتے تو لڑتے اور یہ اس صلح کا ذکر ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان ہوئی، تو حضرت عمرؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم سچے دین پر نہیں ہیں اور کافر جھوٹے دین پر نہیں ہیں (ایسا یقینی ہے) آپؐ نے فرمایا، کیوں نہیں، پھر عرض کیا کہ ہمارے آدمی جو شہید ہو جائیں وہ جنت میں نہیں جائیں گے اور ان سے جو مارے جائیں گے وہ جہنم میں نہیں جائیں گے، آپؐ نے فرمایا، کیوں نہیں، پھر عرض کیا، تو ہم کیوں اپنے دین پر دھبہ لگائیں اور لوٹ جائیں اور ابھی اللہ تعالیٰ نے ہمارا اور ان کا فیصلہ

فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا قَالَ فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ قَالَ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا قَالَ فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ فَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ *

نہیں کیا ہے، آپؐ نے فرمایا ابن خطاب! میں اللہ کا رسولؐ ہوں اور وہ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا، یہ سن کر حضرت عمرؓ چلے اور غصہ کی وجہ سے صبر نہ ہو سکا، اور حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اور کہا اے ابو بکرؓ کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں، انہوں نے کہا کیوں نہیں، عمرؓ بولے کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے دوزخ میں نہیں ہیں، ابو بکرؓ نے فرمایا، کیوں نہیں، عمرؓ بولے تو پھر کیوں ہم اپنے دین کا نقصان کریں اور لوٹ جائیں، اور ابھی اللہ نے ہمارا اور ان کا فیصلہ نہیں کیا، ابو بکرؓ نے کہا، ابن خطاب! آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور اللہ آپؐ کو ضائع نہیں کرے گا چنانچہ حضورؐ پر فتح کی خوشخبری میں قرآن نازل ہوا، آپؐ نے عمرؓ کو بلا بھیجا، اور یہ سورت پڑھائی، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ صلح ہماری فتح ہے؟ فرمایا ہاں، تب وہ خوش(۱) ہو گئے اور لوٹ آئے۔

٢١٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ بِصِفِّينَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَنِّي أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ قَطُّ إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ إِلَّا أَمْرَكُمْ هَذَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ إِلَى أَمْرٍ قَطُّ *

۲۱۲۸۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو معاویہ، اعمش، شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ صفین کے دن کہہ رہے تھے، اے لوگو! اپنی عقلوں کا قصور سمجھو، خدا کی قسم اگر تم مجھے ابو جندل (یعنی صلح حدیبیہ) کے دن دیکھتے اور اگر میں طاقت رکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے پھیرنے کی تو البتہ پھیر دیتا، خدا کی قسم ہم نے کبھی اپنی تلواریں اپنے کاندھوں پر نہیں رکھیں مگر وہ ہمیں اس چیز کی طرف لے گئیں، جسے ہم جانتے ہیں مگر تمہاری اس لڑائی میں (یعنی جو شام والوں سے تھی)

(۱) صلح حدیبیہ کو فتح فرمایا گیا حالانکہ اس موقع پر ہونے والے معاہدے میں بظاہر کفار کے مطالبات تسلیم کئے گئے اور مسلمان دبے لیکن یہ صلح بہت سے اہم فوائد پر مشتمل ہوئی اور مسلمانوں کی بہت سی مصلحتوں کے حصول کا پیش خیمہ بنی مثلاً مسلمانوں کے لئے خیبر کی فتح آسان ہوئی، کفار کو اسلام کی طرف دعوت دینا ممکن ہوا، جزیرۂ عرب کے باہر سربراہان مملکت کی طرف دعوت اسلام کے خطوط روانہ کرنے کا موقع ملا۔ اس صلح کے بعد کافروں کا مسلمانوں کے پاس اور مسلمانوں کا کافروں کے پاس آنا جانا ہوا جس سے اسلامی تعلیمات کو سمجھنے کا موقع ملا اور فوج در فوج لوگ حلقہ اسلام میں داخل ہوئے اور یہی صلح فتح مکہ کا ذریعہ بنی جس سے تمام مکہ والے بھی مسلمان ہوئے۔

(فائدہ) یعنی صلح ہم میں سے کسی کو پسند نہ تھی، مشرکین کی سرکوبی کا ہر ایک خواستگار تھا مگر صلح ہی فتح کا باعث اور سبب بنی، واللہ اعلم بالصواب۔

٢١٢٩ - وَحَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا *

۲۱۲۹۔ عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق، جریر (دوسری سند) ابوسعید اشج، وکیع، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ان دونوں روایتوں میں یہ الفاظ ہیں کہ ایسے امر کی طرف جو کہ ہمیں پریشانی میں ڈال دے۔

٢١٣٠ - وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ بِصِفِّينَ يَقُولُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَتَحْنَا مِنْهُ فِي خُصْمٍ إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ *

۲۱۳۰۔ ابراہیم بن سعد جوہری، ابواسامہ، مالک بن مغول، ابوحصین، حضرت ابووائل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صفین کے دن سنا، فرما رہے تھے، اے لوگو! اپنے دین کے خلاف اپنی آراء کو غلط سمجھو، اور مجھے دیکھو کہ یوم ابوجندل کو اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو لوٹا سکتا (تو لوٹا دیتا) تمہاری رائے ایسی ہے، کہ جب ہم اس کا ایک کونا کھولتے ہیں تو دوسرا خود بخود کھل جاتا ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، بخاری کی روایت میں ہے کہ "ماسدونا" اور یہی ٹھیک ہے، مطلب یہ ہے کہ جب ہم ایک کونا اس کا باندھتے ہیں تو دوسرا کھل جاتا ہے۔

٢١٣١ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ) إِلَى قَوْلِهِ (فَوْزًا عَظِيمًا) مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا *

۲۱۳۱۔ نصر بن علی جہضمی، خالد بن حارث، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ سورت انا فتحنالک فتحامبینا لیغفر لک اللہ (الی قولہ) فوزاً عظیماً نازل ہوئی تو اس وقت آپؐ حدیبیہ سے لوٹ کر آرہے تھے اور صحابہ کرامؓ کو اس کا بہت رنج و غم تھا اور آپؐ نے مقام حدیبیہ ہی میں قربانی کو نحر کر دیا تھا، آپؐ نے فرمایا، مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے، جو ساری دنیا سے مجھے محبوب ہے۔

٢١٣٢ - وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

۲۱۳۲۔ عاصم بن نضر تیمی، معتمر، بواسطہ اپنے والد قتادہ، حضرت انس بن مالکؓ، (دوسری سند) ابن مثنیٰ، ابوداؤد، ہمام، (تیسری سند) عبد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن ابی عروبہ کی روایت

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ *

کی طرح حدیث مروی ہے۔

(۲۹۱) بَاب الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ *

باب (۲۹۱) اقرار کا پورا کرنا۔

۲۱۳۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْلٌ قَالَ فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالُوا إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا مَا نُرِيدُهُ مَا نُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ*

۲۱۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ولید بن جمیع، ابوالطفیل، حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بدر میں حاضر ہونے سے اور کسی چیز نے نہیں روکا مگر یہ کہ میں اور میرے والد ابو حسیل (ان کے والد کی کنیت ہے) دونوں نکلے تو ہمیں قریش کے کافروں نے پکڑ لیا، اور انہوں نے کہا کہ تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جانا چاہتے ہو، ہم نے کہا ہم ان کے پاس جانا نہیں چاہتے بلکہ ہم مدینہ جانا چاہتے ہیں، تو انہوں نے ہم سے اللہ تعالیٰ کا عہد و میثاق کیا کہ ہم مدینہ کو چلے جائیں گے اور آپؐ کے ساتھ ہو کر نہیں لڑیں گے جب ہم آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپؐ سے واقعہ بیان کیا، آپؐ نے فرمایا تم مدینہ چلے جاؤ، ہم ان کا اقرار پورا کریں گے اور اللہ سے ان پر مدد چاہیں گے۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عہد کو پورا کرنے کے لئے اس لئے فرمایا تاکہ کفار مکہ اس چیز کو نہ اچھالیں، ورنہ اگر کفار کسی مسلمان کو گرفتار کرلیں اور اس سے نہ بھاگنے کا اقرار لے لیں تو امام ابو حنیفہ، امام شافعی، اور اہل کوفہ کے نزدیک اس کو اقرار کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے۔ جب موقع ملے فرار ہو جائے اور اگر جبراً اس بات کا اقرار لیں تو بالاتفاق بھاگنا درست اور صحیح ہے کیونکہ زبردستی کی قسم لازم نہیں ہوا کرتی (نووی جلد ۲)

(۲۹۲) بَاب غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ *

باب (۲۹۲) غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق۔

۲۱۳۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ أَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلْتُ مَعَهُ وَأَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذَلِكَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

۲۱۳۴۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابراہیم تیمی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص بولا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوتا تو آپؐ کے ساتھ جہاد کرتا، اور آپؐ کے ساتھ لڑائی میں کوشش کرتا، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا تو اور ایسا کرتا، ہمیں دیکھو! کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ وَأَخَذَتْنَا رِيحٌ شَدِيدَةٌ وَقُرٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ فَقَالَ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَأْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَلَمْ أَجِدْ بُدًّا إِذْ دَعَانِي بِاسْمِي أَنْ أَقُومَ قَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَأَنَّمَا أَمْشِي فِي حَمَّامٍ حَتَّى أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَمْشِي فِي مِثْلِ الْحَمَّامِ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَفَرَغْتُ قُرِرْتُ فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحْتُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَالَ قُمْ يَا نَوْمَانُ*

کے ساتھ احزاب کی رات میں تھے، اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی، اور سردی بھی کڑاکے کی پڑ رہی تھی، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کوئی شخص ہے جو جا کر کافروں کی خبر لائے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے میری معیت نصیب کرے گا، ہم خاموش ہوگئے اور کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، پھر آپؐ نے فرمایا کوئی ہے جو جا کر کافروں کی خبر لائے، اللہ قیامت کے دن اسے میرے ساتھ رکھے گا، ہم خاموش ہوگئے او کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، آپؐ نے پھر فرمایا، کوئی ہے جو کافروں کی خبر لائے، اللہ اسے قیامت کے دن میرا ساتھ نصیب کرے گا، ہم خاموش رہے اور کسی نے جواب نہیں دیا بالآخر آپؐ نے فرمایا حذیفہ اٹھ اور جا کر کفار کی خبر لا، اب مجھے کوئی چارہ کار نہیں رہا کہ آپؐ نے میرا نام لے کر کہا آپؐ نے فرمایا جا اور کفار کی خبر لا، اور انہیں مجھ پر نہ اکسانا جب میں آپؐ کے پاس سے چلا تو ایسا محسوس ہوا جیسا کہ حمام(۱) میں جا رہا ہوں، تا آنکہ میں ان کے پاس پہنچا، دیکھتا کیا ہوں کہ ابوسفیان اپنی پیٹھ آگ سے سینک رہا ہے، میں نے تیر کمان پر چڑھایا، اور اسے مارنے کا ارادہ کیا، مگر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یاد آگیا کہ انہیں مجھ پر غصہ نہ دلانا اور اگر میں تیر مارتا تو بلاشبہ ابوسفیان کے لگتا، آخر میں واپس ہوا تو پھر مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میں حمام کے اندر چل رہا ہوں، جب آپؐ کے پاس آیا اور آپؐ سے سب حال بیان کر دیا اس وقت سردی محسوس ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا ایک فاضل عبا اوڑھا دیا جسے اوڑھ کر آپؐ نماز پڑھا کرتے تھے تو میں اسے اوڑھ کر صبح تک سوتا رہا، جب صبح ہوگئی تو آپؐ نے فرمایا، اے بہت زیادہ سونے والے اٹھ جا۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے یہ جا رہے تھے تو سخت سردی کی رات میں ایسی گرمی محسوس فرما رہے تھے گویا کہ گرم حمام میں چل رہے تھے یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔

(فائدہ) غزوہ احزاب یعنی خندق ۵ھ میں ہوا، مشرکین کی بکثرت جماعتیں تھیں، اس واسطے اس غزوہ کو احزاب بولتے ہیں، حدیث کے مضمون سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اولاً تو دشواری سی نظر آتی ہے مگر اس کے بعد ہمہ قسم کی راحتیں ہیں، آج کل مسلمانوں کی پستی اور زوال کا یہی سبب ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسولؐ سے روگردانی کرلی ہے اور اللہ تعالیٰ کا خوف بالائے طاق رکھ دیا ہے، اور دنیا کی محبت میں غرق ہوگئے، بیداری میں بھی دنیا اور خواب میں بھی دنیا، رات دن کا یہی چکر ہے بس اسی کا نام عقلمندی ہے اور جو اس سے عاری ہو، وہ ان بیوقوفوں کی نظر میں احمق ہے موجودہ زمانہ میں خواہ کتنی ہی کوئی اعلیٰ تعلیم حاصل کرلے، ثمرہ اور نتیجہ بس اتنا ہے کہ وہ تعلیم مردوں کو عورت بناتی ہے اور عورتوں کو مرد اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر لعنت فرماتا ہے، جیسا کہ آئندہ احادیث میں با مضمون آجائے گا۔

(٢٩٣) بَاب غَزْوَةِ أُحُدٍ *

٢١٣٥- وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُفْرِدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهِقُوهُ قَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوهُ أَيْضًا فَقَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبَيْهِ مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا *

باب (۲۹۳) غزوہ احد کا بیان۔

۲۱۳۵۔ ہداب بن خالد ازدی، حماد بن سلمہ، علی بن زید، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن علیحدہ ہوگئے، سات انصاری اور دو قریشی آپؐ کے پاس رہ گئے، جب کفار نے آپؐ پر ہجوم کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کون انہیں ہم سے ہٹاتا ہے، اسے جنت ملے گی یا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا، ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا، یہاں تک کہ مارا گیا، پھر انہوں نے ہجوم کیا، پھر آپؐ نے فرمایا، انہیں کون ہٹاتا ہے، اسے جنت ملے گی، یا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا، چنانچہ ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا، پھر یہی حال رہا، یہاں تک کہ انصار کے ساتوں آدمی شہید ہوگئے، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ساتھیوں سے فرمایا کہ ہم نے اپنے اصحاب کے ساتھ انصاف نہ کیا۔

(فائدہ) یعنی ساتوں انصاری شہید ہوگئے اور دونوں قریشی موجود رہے، سبحان اللہ انصار کی وفاداری اور جان نثاری کے کیا کہنے، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

٢١٣٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۳۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، عبدالعزیز بن ابی حازم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احد کے دن زخمی ہونے کا حال دریافت کیا گیا انہوں نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ زخمی ہوگیا تھا،

وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ *

اور اگلا دانت ٹوٹ (۱) گیا تھا اور خود سر مبارک پر ٹوٹ گیا تھا، حضرت فاطمہؓ صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی بن ابی طالبؓ ڈھال میں پانی لا کر ڈال رہے تھے، جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ پانی سے خون بہنے میں کمی نہیں ہوئی بلکہ اضافہ ہوتا جارہا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر اس کو جلا کر راکھ کر کے زخم پر لگادیا اس سے خون رک گیا۔

۲۱۳۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَاذَا دُووِيَ جُرْحُهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَقَالَ مَكَانَ هُشِمَتْ كُسِرَتْ *

۲۱۳۷۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کی کیفیت دریافت کی گئی تو کہنے لگے سنو! خدا کی قسم مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم کون دھو رہا تھا، اور کون شخص اس پر پانی ڈال رہا تھا، ارو کیا دوا کی گئی تھی، پھر بقیہ حدیث عبدالعزیز کی روایت کی طرح بیان کی۔ باقی اتنی زیادتی بیان کی ہے کہ آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور "ہشمت" کے بجائے "کسرت" کا لفظ ہے معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

۲۱۳۸ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ مُطَرِّفٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي

۲۱۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب واسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر، ابن عیینہ، (دوسری سند) عمرو بن سواد عامری، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن ابی ہلال، (تیسری سند) محمد بن سہل تمیمی، ابن ابی مریم، محمد بن مطرف، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اتنا فرق ہے کہ ابن ابی ہلال کی حدیث میں "اصیب وجہہ" کے لفظ بیان ہوئے ہیں اور ابن مطرف کی حدیث میں "جرح وجہہ" کے الفاظ مروی ہیں اور معنی ایک ہے۔

---

(۱) انبیاء علیہم السلام کو اس جیسے جو صدمات پہنچتے ہیں ان میں ان کے لئے اجر کی زیادتی ہوتی ہے، ان کی امتوں کے لئے تسلی کا سامان ہوتا ہے جب امت کو ایسے حالات پہنچیں، اور ان واقعات سے امتوں کو یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جماعت بھی بشر ہیں اور مخلوق ہیں تاکہ امت انھیں الوہیت کے مقام پر نہ سمجھے۔

هِلَالٍ أُصِيبَ وَجْهُهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُطَرِّفٍ جُرِحَ وَجْهُهُ *

٢١٣٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) *

۲۱۳۹۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، حماد بن سلمۃ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اگلا دانت ٹوٹ گیا تھا اور سر مبارک میں زخم آیا تھا، آپ خون پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے، ایسی قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا، اور اگلا دانت توڑ دیا، حالانکہ نبی ان کو خدا کی طرف بلا رہا تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ"

(فائدہ) یہ حالت دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی ہلاکت اور بربادی کا یقین ہو گیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ آپ کا کارخانہ قدرت میں کوئی اختیار نہیں ہے، اللہ تعالیٰ چاہے انہیں معاف فرمائے اور چاہے تو عذاب کرے، اب سردار انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ حال ہے تو اور کسی ولی یا پیر یا غوث وغیرہ کا کیا ذکر، ان لوگوں کی طرف ایسے امور کو منسوب کرنا اپنی حماقت اور بے دینی کا ثبوت دینا ہے۔ معاذ اللہ۔

٢١٤٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ *

۲۱۴۰۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، وکیع، اعمش، شقیق، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے سامنے اس وقت وہ منظر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام میں سے کسی نبی کا واقعہ بیان فرما رہے تھے کہ ان کی قوم نے انہیں مارا، اور وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے پروردگار میری قوم کی مغفرت فرما یہ نہیں جانتے۔

٢١٤١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَهُوَ يَنْضِحُ الدَّمَ عَنْ جَبِينِهِ *

۲۱۴۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، محمد بن بشر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ زیادتی ہے کہ اپنی پیشانی سے خون پونچھتے جاتے تھے۔

(٢٩٤) بَاب اشْتِدَادِ غَضَبِ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۲۹۴) جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کر دیں اس پر غضب الہٰی کا نازل ہونا۔

۲۱۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا هَذَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۱۴۲- محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہؓ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ بڑا غصے ہے ان لوگوں پر جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا کیا، اور آپؐ اپنے دندان مبارک کی طرف اشارہ فرما رہے تھے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ خدا میں قتل کر دیں اس پر اللہ عزوجل بہت سخت غضب ناک ہوتا ہے۔

(۲۹۵) بَاب مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَذَى الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ *

باب (۲۹۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین و منافقین سے جو تکالیف پہنچیں۔

۲۱۴۳- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُورٌ بِالْأَمْسِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى سَلَا جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ فَيَأْخُذُهُ فَيَضَعُهُ فِي كَتِفَيْ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَأَخَذَهُ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ فَاسْتَضْحَكُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَمِيلُ عَلَى بَعْضٍ وَأَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى انْطَلَقَ إِنْسَانٌ فَأَخْبَرَ فَاطِمَةَ فَجَاءَتْ

۲۱۴۳- عبداللہ بن عمرو بن محمد بن ابان جعفی، عبدالرحیم بن سلیمان، زکریا، ابواسحاق، عمرو بن میمون اودی، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے ابوجہل اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے، اور ایک دن پہلے ایک اونٹ ذبح ہوا تھا، ابوجہل بولا، تم میں سے کوئی شخص جا کر فلاں محلہ سے اونٹ کا اوج لے آئے اور لے کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دونوں شانوں کے درمیان اس وقت رکھ دے جب وہ سجدہ میں جائیں، چنانچہ ایک بدبخت آدمی اس کے لئے کھڑا ہوا اور جب حضور سجدے میں گئے تو اس نے دونوں شانوں کے درمیان اوج لا کر رکھ دیا اور پھر سب اس قدر ہنسے کہ ایک دوسرے پر گر پڑے، میں یہ ماجرا دیکھ رہا تھا، کاش مجھے اتنی طاقت ہوتی کہ میں حضورؐ پر سے اسے اٹھا سکتا اور حضورؐ سجدے میں پڑے تھے، سر نہیں اٹھا سکتے تھے بالآخر ایک شخص نے جا کر حضرت فاطمہؓ کو اطلاع دی وہ تشریف لائیں اور اس وقت وہ چھوٹی بچی تھیں، آپؓ نے آکر

وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَشْتِمُهُمْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضِّحْكُ وَخَافُوا دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ ابْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ أَحْفَظْهُ فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ سَمَّى صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ *

اس اوجھ کو حضورؐ پر سے اٹھایا اور پھر کافروں کی طرف رخ کر کے انہیں برا بھلا کہنے لگیں، جب آپ نماز پوری کر چکے تو بلند آواز سے آپؐ نے ان پر بددعا کی، اور جب آپؐ بددعا کرتے تو تین مرتبہ کرتے، اور جب سوال کرتے، تب بھی تین مرتبہ کرتے، آپؐ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا الٰہی قریش کی پکڑ کر، جب کفار نے آپؐ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپؐ کی بددعا سے خوفزدہ ہوگئے، پھر آپؐ نے فرمایا، اللہ ابوجہل بن ہشام کی، عتبہ بن ربیعہ کی، شیبہ بن ربیعہ کی، ولید بن عقبہ کی، امیہ بن خلف کی، اور عقبہ بن ابی معیط کی گرفت فرما، ساتویں شخص کا نام حضورؐ نے لیا تھا، مگر مجھے یاد نہیں رہا، قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا کہ میں نے ان کو جنہیں آپؐ نے نام لے کر بددعا دی بدر کے دن مرا ہوا دیکھا، پھر ان کی لاشیں گھسیٹ کر بدر کے کنویں میں ڈالی گئیں، ابواسحاق کہتے ہیں کہ اس روایت میں ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے۔

(فائدہ) بلکہ صحیح ولید بن عتبہ ہے، امام بخاری نے اپنی صحیح میں اسی طرح روایت کیا ہے اور ولید بن عقبہ تو اس وقت موجود نہیں تھا، اور اگر ہوگا تو بچہ ہوگا کیونکہ فتح مکہ کے دن وہ حضور کی خدمت میں سر پر ہاتھ پھیرنے کے لئے لایا گیا، تو وہ اس وقت جوانی کے قریب تھا۔

٢١٤٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُورٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلِ ابْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ

۲۱۴۴۔ محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے اور آپؐ کے آس پاس کچھ قریشی جمع تھے کہ اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹ کا اوجھ لے آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر ڈال دیا جس کی وجہ سے آپؐ سر مبارک نہ اٹھا سکے، چنانچہ حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں اور آپؐ کی پشت مبارک سے اس بوجھ کو اٹھایا، اور ایسی حرکت کرنے والوں کو بددعا دی، آپؐ نے فرمایا، اے اللہ اس قریشی جماعت کی گرفت فرما (اے اللہ) ابوجہل بن ہشام کی، عتبہ بن ربیعہ کی، شیبہ بن ربیعہ کی، عقبہ بن ابی معیط کی، امیہ

رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أَنَّ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيًّا تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ *

بن خلف یا ابی بن خلف کی (شعبہ راوی کو ان دونوں ناموں میں شک ہے) میں نے ان سب کو دیکھا کہ بدر کے دن مارے گئے اور سب کو کنوئیں میں ڈالا گیا، البتہ امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو کنویں میں نہیں ڈالا گیا کیونکہ اس کے جوڑ جوڑ کے ٹکڑے ہو گئے تھے۔

(فائدہ) صحیح بخاری باب "طرح جيف المشركين في البئر" میں ہے کہ امیہ یا ابی کو جس وقت کنویں میں ڈالنے کیلئے گھسیٹا گیا تو اس کے جوڑ جوڑ علیحدہ ہو گئے کیونکہ یہ بہت موٹا آدمی تھا صحیح یہ ہے کہ یہ امیہ بن خلف تھا جیسا کہ بخاری کتاب الجہاد میں اس کی تصریح آگئی ہے۔

٢١٤٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلَاثًا يَقُولُ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا وَذَكَرَ فِيهِمُ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ وَلَمْ يَشُكَّ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ *

۲۱۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، جعفر بن عون، سفیان، ابو اسحاق سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ حضورؐ تین مرتبہ دعا کرنے کو پسند فرماتے تھے، چنانچہ فرمایا، الٰہی قریش کی پکڑ کر، الٰہی قریش کی گرفت کر، الٰہی قریش کی پکڑ کر اور اس روایت میں ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف کا نام بلاشبہ موجود ہے، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ ساتویں آدمی کا نام میں بھول گیا۔

٢١٤٦- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلَى سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى عَلَى بَدْرٍ قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا *

۲۱۴۶۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، زہیر، ابواسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف منہ کر کے کفار قریش کے چھ آدمیوں کے لئے بددعا فرمائی تھی، ان میں ابو جہل، امیہ بن خلف، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط شامل تھے اور میں اللہ رب العزت کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بدر کے کنویں میں پڑا ہوا دیکھا ہے، کہ دھوپ کی شدت نے ان کے رنگ بدل دیئے تھے (کیونکہ) یہ دن بہت سخت گرم تھا۔

٢١٤٧- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ

۲۱۴۷۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن سرح، حرملہ بن یحییٰ، عمرو بن سواد عامری، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد سے بھی زیادہ سخت دن کوئی آپؐ پر گزرا ہے، فرمایا، میں نے تمہاری قوم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رُدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا*

سے سخت تکلیف اٹھائی ہیں اور سخت ترین تکلیف وہ تھی جو میں نے یوم عقبہ میں اٹھائی تھی، جب میں نے عبدیالیل بن عبدکلال کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا تھا (یعنی اس کو اسلام کی دعوت دی تھی) لیکن جو کچھ میں نے چاہا، اس نے قبول نہیں کیا، میں غمگین ہو کر اپنے رخ پر چلا آیا اور قرن الثعالب میں آکر مجھے ہوش آیا، میں نے اپنا سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو ایک ابر نظر آیا جو مجھ پر سایہ کئے ہوئے تھا، میں نے دیکھا تو اس میں جبریل امین دکھائی دیے، جبریل نے مجھے پکارا اور کہا کہ اللہ رب العزت نے آپ کی قوم کی بات کو سنا ہے، اور ان کے جواب کو بھی سنا ہے، اب اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو آپ کے پاس بھیجا ہے، آپ ان کے متعلق جو چاہیں حکم دیں، اس کے بعد پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے آواز دی اور سلام کیا، اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کے جواب کو سن لیا اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں، آپ کے پروردگار نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ مجھے جو حکم کرنا چاہیں کر دیں اگر آپ چاہیں تو میں ان دونوں پہاڑوں کو ان کے اوپر برابر کر دوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نہیں) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں میں سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو اس ذات، وحدہ لاشریک کی عبادت کریں گے۔

٢١٤٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ دَمِيَتْ إِصْبَعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ
وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ

۲۱۴۸۔ یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، اسود بن قیس، حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کسی ایک جنگ میں خون آلود ہو گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

تو صرف ایک انگلی ہے جو خون آلود ہو گئی ہے
اور جو کچھ تو نے تکلیف پائی ہے، اللہ کی راہ میں پائی ہے۔

٢١٤٩-وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ

۲۱۴۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ، اسود

بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَنُكِبَتْ إِصْبَعُهُ *

بن قیس، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر میں تھے اور وہاں آپؐ کی انگشت زخمی ہو گئی۔

٢١٥٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُنْدُبًا يَقُولُ أَبْطَأَ جِبْرِيلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى) *

۲۱۵۰۔ اسحاق بن ابراہیم، سفیان، اسود بن قیس بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جندب سے سنا فرما رہے تھے، جبریل امین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے میں تاخیر ہو گئی، تو مشرکین کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا گیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے والضحى والليل اذاسجى ماودعك ربك وماقلى نازل فرمائی۔

٢١٥١ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ يَقُولُ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى) *

۲۱۵۱۔ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، زہیر، اسود بن قیس، جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے اور آپؐ دو یا تین شب تک اٹھ نہیں سکے، تو ایک عورت نے آکر کہا، کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے امید ہے کہ (عیاذ باللہ) تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں دیکھتی ہوں کہ وہ دو یا تین رات سے تمہارے پاس نہیں آیا، تو اس پر اللہ تبارک تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی، وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى، آخر تک۔

(فائدہ) یہ بدبخت عورت حمالۃ الحطب یعنی ابوجہل کی بیوی اور ابوسفیان کی بہن تھی، واللہ اعلم۔

٢١٥٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا *

۲۱۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد جعفر، شعبہ، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، الملائی، حضرت اسود بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٢١٥٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ

۲۱۵۳۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی اور محمد بن رافع اور عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَاكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ قَالَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَهُ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ

وسلم ایک روز ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر ایک پالان تھا اور اس کے نیچے فدک کی ایک چادر تھی اور اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زیدؓ کو بٹھلا کر حضرت سعد بن عبادہؓ کی عیادت کو محلہ بنی حارث میں تشریف لے جا رہے تھے اور یہ واقعہ جنگ بدر سے پہلے کا ہے، یہاں تک کہ آپؐ ایک مجلس پر سے گزرے، جس میں ہمہ قسم کے لوگ تھے، مسلمان بھی، مشرک بھی، بت پرست بھی، یہودی بھی اور یہودیوں میں عبداللہ بن ابی تھا، اور عبداللہ بن رواحہؓ بھی مجلس میں موجود تھے، جب اس مجلس میں جانور کی گرد پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک بند کر لی، پھر کہنے لگا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا اور ٹھہر کر اتر کر سب کو اسلام کی دعوت دی، اور قرآن کریم پڑھ کر سنایا، عبداللہ بن ابی بولا کہ اے شخص جو کچھ تو کہہ رہا ہے اگر وہ سچ ہے تب بھی ہماری مجلس میں آکر ہمیں تکلیف نہ پہنچا، اس سے بہتر یہ ہے کہ اپنے گھر چلا جا، ہم سے جو آدمی تیرے پاس جائے اسے یہ قصہ سنانا (استغفر اللہ) حضرت عبداللہ بن رواحہ بولے، ہماری مجالس میں آکر ضرور سنائیے ہم تو ان باتوں کو پسند کرتے ہیں، بالآخر مسلمانوں میں اور مشرکین اور یہودیوں میں گالی گلوچ ہونے لگی اور ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر اس معاملہ کو دباتے رہے، بالآخر آپؐ اپنے گدھے پر سوار ہو کر چل دیئے اور حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، اے سعد تم نے وہ بات نہیں سنی، جو ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی نے کہی، ایسی ایسی باتیں کہیں ہیں، حضرت سعدؓ بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے درگزر فرمائیے، بخدا اب تو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ کو عنایت فرمایا، وہ فرما ہی دیا اور اس شہر والوں نے تو یہ طے کیا تھا کہ اس کو تاج پہنا دیں اور بادشاہت کا عمامہ بندھوائیں مگر جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کی وجہ سے جو آپ کو

فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

دیا ہے یہ بات نہ ہونے دی تو وہ جل دیا، اور آپؐ نے جو کچھ ملاحظہ فرمایا، اس کی یہی وجہ ہے، چنانچہ حضورؐ نے اسے معاف فرمادیا۔

٢١٥٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ *

۲۱۵۴۔ محمد بن رافع، حجین بن مثنیٰ، لیث، عقیل، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ اس وقت تک عبداللہ بن ابی نے اپنے اسلام کو ظاہر نہیں کیا تھا۔

٢١٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ وَرَكِبَ حِمَارًا وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ أَرْضٌ سَبَخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَيْكَ عَنِّي فَوَاللَّهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ قَالَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ لِكُلٍّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ قَالَ فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَبِالْأَيْدِي وَبِالنِّعَالِ قَالَ فَبَلَغَنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِمْ (وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا)*

۲۱۵۵۔ محمد بن عبدالاعلیٰ قیسی، معتمر، بواسطہ اپنے والد حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کاش آپؐ عبداللہ بن ابی کے پاس (اسلام کی دعوت کے لئے) تشریف لے جائیں، چنانچہ آپؐ اس کے پاس چلے، اور ایک گدھے پر سوار ہوئے، اور مسلمان بھی چلے، وہ زمین شور تھی، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تو وہ بولا مجھ سے جدا ہو، بخدا تمہارے گدھے کی بو نے مجھے پریشان کر دیا، ایک انصاری بولے، خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے اس پر عبداللہ بن ابی کی قوم کا ایک آدمی اس کی طرف سے غضبناک ہو گیا اور پھر ہر جانب کے لوگوں کو غصہ آگیا اور ہاتھوں، جوتوں سے مار پیٹ ہونے لگی، ہمیں خبر ملی کہ انہیں لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی، وان طائفتان من المومنین اقتتلوا الآیۃ یعنی اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں قتال کریں تو ان میں صلح کرادو۔

(٢٩٦) بَاب قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ *

باب (۲۹۶) ابو جہل مردود کے قتل کا بیان۔

٢١٥٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ

۲۱۵۶۔ علی بن حجر سعدی، اسماعیل بن علیہ، سلیمان تیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ابو جہل کی کون جا کر خبر لاتا ہے؟ یہ سن کر حضرت ابن مسعودؓ تشریف لے گئے، دیکھا کہ عفراء کے بیٹوں نے اسے ایسا مارا کہ ٹھنڈا (ہونے کے

ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَكَ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي *

قریب) ہو گیا، حضرت ابن مسعودؓ نے اس کی داڑھی پکڑی اور فرمایا، کیا تو ابوجہل ہے؟ ابوجہل بولا کہ جس شخص کو تم نے یا اس کی قوم نے قتل کیا ہے، کیا اس سے بڑھ کر کوئی آدمی ہے، ابو مجلز کہتے ہیں کہ ابوجہل نے یہ بھی کہا تھا کہ کاش کاشتکار کے علاوہ اور کوئی مجھے قتل کرتا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ ابوجہل کا کہنا کہ کیا مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی آدمی مارا ہے، بظاہر اس کا یہ کہنا ایک معنی کے اعتبار سے ٹھیک تھا، یعنی بدبخت اور دوزخی ہونے میں اس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں، اور پھر حضورؐ نے اس کے قتل ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا یہ اس امت کا فرعون تھا تو اس کا کہنا ٹھیک تھا، کہ فرعونیت اور شقاوت میں اس امت میں اس سے بڑا کوئی نہیں تھا۔

٢١٥٧- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْلَمُ لِي مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَقَوْلِ أَبِي مِجْلَزٍ كَمَا ذَكَرَهُ إِسْمَعِيلُ *

۲۱۵۷۔ حامد بن عمر بکراوی، معتمر، بواسطہ اپنے والد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ابوجہل کا کیا بنا ہے، اور بقیہ حدیث ابن علیہ کی روایت کی طرح مروی ہے، اور ابو مجلز کا قول اسی طرح ہے جس طرح اسماعیل نے بیان کیا۔

(٢٩٧) بَاب قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ طَاغُوتِ الْيَهُودِ *

باب (۲۹۷) طاغوت یہود یعنی کعب بن اشرف(۱) کے قتل کا بیان۔

٢١٥٨- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِلزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ ائْذَنْ لِي فَلْأَقُلْ قَالَ قُلْ فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا

۲۱۵۸۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی اور عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن مسور الزہری، سفیان بن عیینہ، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کعب بن اشرف کو کون قتل کرتا ہے، کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ستا رکھا ہے، محمد بن مسلمہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپؐ یہ چاہتے ہیں کہ میں اسے مار ڈالوں، آپؐ نے فرمایا، ہاں، محمد بن مسلمہؓ نے کہا، مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیجئے، آپؐ نے فرمایا کہہ لے، چنانچہ محمد بن مسلمہؓ آپ کے پاس آئے اور کعب سے

(۱) کعب بن اشرف یہود کے رؤسا میں سے ایک رئیس تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کا سخت مخالف تھا۔ شاعر تھا اپنے شعروں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا تھا (نعوذ باللہ) اور کفار کو آپ کے خلاف ابھارتا تھا۔

بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَرَادَ صَدَقَةً وَقَدْ عَنَّانَا فَلَمَّا سَمِعَهُ قَالَ وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الْآنَ وَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ تُسْلِفَنِي سَلَفًا قَالَ فَمَا تَرْهَنُنِي قَالَ مَا تُرِيدُ قَالَ تَرْهَنُنِي نِسَاءَكُمْ قَالَ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ أَنَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا قَالَ لَهُ تَرْهَنُونِي أَوْلَادَكُمْ قَالَ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنَ فِي وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَلَكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ يَعْنِي السِّلَاحَ قَالَ فَنَعَمْ وَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَأَبِي عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ فَجَاءُوا فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ إِنِّي لَأَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ صَوْتُ دَمٍ قَالَ إِنَّمَا هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعُهُ وَأَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَأَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ إِنِّي إِذَا جَاءَ فَسَوْفَ أَمُدُّ يَدِي إِلَى رَأْسِهِ فَإِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُونَكُمْ قَالَ فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الطِّيبِ قَالَ نَعَمْ تَحْتِي فُلَانَةُ هِيَ أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ قَالَ فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشُمَّ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَشُمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَعُودَ قَالَ فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ دُونَكُمْ قَالَ فَقَتَلُوهُ *

باتیں کیں، اور اپنا اور حضورؐ کا معاملہ بیان کیا، اور کہا اس شخص (حضورؐ) نے صدقہ لینے کا ارادہ کیا اور ہمیں تکلیف دے رکھی ہے (یہ تعریض ہے) جب کعب نے یہ سنا تو بولا ابھی اور خدا کی قسم تمہیں تکلیف ہو گی، محمد بن مسلمہؓ نے کہا، اب ہم اس کے شریک ہو چکے ہیں اور اس کا چھوڑ دینا بھی برا معلوم ہوتا ہے تاوقتیکہ اس کا انجام نہ دیکھ لیں کہ کیا ہوتا ہے، محمد بن مسلمہؓ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے کچھ قرض دو، کعب نے کہا تم میرے پاس کیا چیز رہن رکھو گے؟ ابن مسلمہ بولے جو تو چاہے، کعب نے کہا، اپنی عورتیں رہن رکھ دو، ابن مسلمہ بولے تم عرب کے حسین ترین آدمی ہو، ہم یہ کیسے کر سکتے ہیں، کعب بولا، اچھا اپنے بچے رہن رکھ دو، ابن مسلمہ بولے بعد میں ہمارے بچوں کو عار دلائی جائے گی، اور کہا جائے گا کہ دو وسق کھجور کے عوض تمہیں رہن رکھا گیا، البتہ ہم اپنے ہتھیار تیرے پاس رہن رکھ دیں گے، کعب نے کہا اچھا، ابن مسلمہ نے کعب سے وعدہ کیا تھا کہ حارث اور ابو عبس بن جبر اور عبادہ بن بشر کو تمہارے پاس لے کر آؤں گا، چنانچہ یہ حضرات اس کے پاس آئے اور رات ہی کو اسے بلایا، کعب نیچے اترنے لگا تو اس کی بیوی بولی مجھے ایسی آواز آرہی ہے جیسا کہ خون کی آواز ہو، کعب بولا، یہ محمد بن مسلمہ اور اس کا دودھ شریک اور ابونائلہ ہی ہیں اور شریف آدمی کو تو اگر رات کے وقت بھی نیزہ بازی کے لئے بلایا جاتا ہے تو وہ قبول کرتا ہے، ابن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا، جب کعب آئے گا تو میں اس کے سر کی طرف ہاتھ بڑھاؤں گا جب میں اس پر قابو پالوں تو تم حملہ کر دینا، چنانچہ کعب جب اترا تو سر کو چادر سے چھپائے ہوئے تھا، انہوں نے کہا کہ آپ سے خوشبو کی مہک آرہی ہے، وہ بولا میرے ہاں فلاں عورت ہے جو عرب کی سب عورتوں سے زیادہ معطر ہے، ابن مسلمہ نے کہا کیا آپ مجھے سونگھنے کی اجازت دیتے ہیں، کعب نے کہا ہاں! سونگھ لو، ابن مسلمہ نے اس کا سر سونگھا پھر پکڑا، پھر

سونگھا اور دوبارہ سونگھنے کے خواہاں ہوئے اور مضبوطی سے اس کا سر پکڑ لیا اور اپنے ساتھیوں سے کہا تو، چنانچہ اس کا کام تمام کر دیا۔

(۲۹۸) بَاب غَزْوَةِ خَيْبَرَ *

باب (۲۹۸) غزوہ خیبر۔

۲۱۵۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسَ قَالَ وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً *

۲۱۵۹۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا جہاد کیا تو ہم نے صبح کی نماز مقام خیبر کے پاس اندھیرے میں پڑھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے اور میں ابو طلحہ کے پیچھے (ایک ہی سواری پر) سوار ہوا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی گلیوں میں گھوڑا دوڑایا اور میرا گھٹنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کو چھو جاتا تھا اور آپ کی ران سے (گھوڑا دوڑانے میں) تہ بند ہٹ گیا تھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا، جب آپ بستی میں پہنچے تو فرمایا، اللہ اکبر، خیبر برباد ہو گیا، جب ہم کسی قوم کے میدانوں میں اترتے ہیں تو ان کی صبح جن کو ڈرایا جاتا ہے، بری ہو جاتی ہے، تین مرتبہ آپ نے یہی فرمایا اور اسی وقت یہودی لوگ اپنے کام کاج کے لئے نکلے تھے، تو کہنے لگے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آگئے، عبدالعزیز راوی بیان کرتے ہیں کہ بعض حضرات نے لشکر کا بھی ذکر کیا ہے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خیبر کو بزور شمشیر فتح کیا ہے۔

۲۱۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسَ

۲۱۶۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن میں ابو طلحہؓ کے ساتھ سوار تھا اور میرا پاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے چھو رہا تھا، آفتاب نکلنے کے وقت ہم خیبر والوں کے پاس جا پہنچے اس وقت انہوں نے اپنے مویشی باہر نکالے تھے اور خود درانتیاں، ٹوکرے اور درختوں پر چڑھنے کی رسیاں لے کر نکلے تو کہنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ *

اور پورا لشکر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خراب ہوا خیبر ہم جب کسی قوم کے میدانوں میں اترتے ہیں تو ان کی صبح جن کو ڈرایا جاتا ہے، بری ہو جاتی ہے، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں شکست دی۔

۲۱۶۱- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) *

۲۱۶۱۔ اسحاق بن ابراہیم اور اسحاق بن منصور، نضر بن شمیل، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت خیبر میں پہنچے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب ہم کسی قوم کے میدانوں میں اترتے ہیں تو جنہیں ڈرایا جاتا ہے ان کی صبح بری ہو جاتی ہے (انجام اچھا نہیں ہوتا)

۲۱۶۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَتَسَيَّرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرٌ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْلَا

۲۱۶۲۔ قتیبہ بن سعید اور محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید مولیٰ سلمہ بن اکوع، حضرت سلمہ ابن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب نکلے اور خیبر کو چلے اور ہم رات کو چلتے رہے تو قوم میں سے ایک آدمی نے حضرت عامر بن اکوعؓ سے کہا، کیا آپ ہمیں اپنے کچھ اشعار نہیں سنائیں گے اور حضرت عامر شاعر تھے، چنانچہ حضرت عامر اترے اور حدی خوانی شروع کی کہنے لگے۔

الٰہی اگر تیری مدد نہ ہوتی تو ہمیں راہ راست نہ ملتی
نہ ہم زکوٰۃ دیتے اور نہ ہم نماز پڑھتے
ہمارے گناہ معاف کر، اسی کی ہمیں طلب ہے
اور دشمن سے مقابلہ کے وقت ہمارے قدم ثابت رکھ
اور ہمیں تسلی و تشفی عطا فرما
اور جب ہم کو آواز دی جاتی ہے تو ہم جا پہنچتے ہیں
اور آواز دینے کیساتھ ہی لوگ ہم پر بھروسہ کرتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہنکانے والا کون ہے، حاضرین نے عرض کیا عامر ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے قوم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی

أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْكُمْ قَالَ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ فَقَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ أَيُّ لَحْمٍ قَالُوا لَحْمُ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ يُهْرِيقُوهَا وَيَغْسِلُوهَا فَقَالَ أَوْ ذَاكَ قَالَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي قَالَ فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتًا قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ لَهُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ قُلْتُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ وَخَالَفَ قُتَيْبَةُ مُحَمَّدًا فِي الْحَدِيثِ فِي حَرْفَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادٍ وَأَلْقِ سَكِينَةً عَلَيْنَا*

اللہ علیہ وسلم اس کے لئے (شہادت) واجب ہوگئی، آپ نے ہم کو اس سے فائدہ اٹھانے دیا ہوتا، پھر ہم خیبر پہنچے اور خیبر والوں کا محاصرہ کیا اور ہمیں بہت سخت بھوک لگی، اس کے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے خیبر تمہارے ہاتھوں پر فتح کر دیا، جب روز فتح کی شام ہوئی تو لوگوں نے بہت آگ روشن کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ کیسی ہے؟ کس چیز کے نیچے یہ جلا رہے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، گوشت کے نیچے، فرمایا کس چیز کا گوشت ہے؟ عرض کیا، خانگی گدھوں کا گوشت ہے، آپ نے فرمایا، اسے پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ ڈالو، ایک شخص نے عرض کیا، کہ اسے پھینک کر ہانڈیاں دھوڈالیں، آپ نے فرمایا چاہے ایسا ہی کرو، جب قوم نے صف بندی کی، تو عامرؓ کی تلوار چھوٹی تھی وہ ایک یہودی کے پیر میں مارنے لگے تو خود لوٹ کر ان کے گھٹنے میں لگی، اور اسی زخم سے انتقال فرماگئے، جب سب واپس ہوئے، تو سلمہؓ نے کہا، وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے خاموش خاموش دیکھا، فرمایا، اے سلمہ تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان، لوگ کہتے ہیں کہ عامرؓ کا سارا عمل برباد ہو گیا، آپ نے فرمایا، کون کہتا ہے، میں نے کہا فلاں فلاں شخص اور اسید بن حضیر انصاری، آپ نے فرمایا، جو ایسا کہتا ہے غلط کہتا ہے، اس کے لئے دوہرا ثواب ہے، حضورؐ نے اپنی دونوں انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا، وہ طاعت الٰہی میں کوشش کرنے والا اور مجاہد ہے کم عرب اس طرح زمین پر چلے ہیں، قتیبہ نے حدیث میں محمد راوی کے دو حرفوں میں مخالفت کی ہے اور ابن عباد کی روایت میں الق ہے، القین نہیں ہے۔

٢١٦٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَنَسَبَهُ غَيْرُ ابْنِ وَهْبٍ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ

۲۱۶۳۔ ابو الطاہر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن میرا بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب ہو کر خوب لڑا مگر اتفاق سے اس کی تلوار

الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ فِي سِلَاحِهِ وَشَكُّوا فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي أَنْ أَرْجُزَ لَكَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَعْلَمُ مَا تَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ

وَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتَ

وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

قَالَ فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هَذَا قُلْتُ قَالَهُ أَخِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نَاسًا لَيَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ يَقُولُونَ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ قُلْتُ إِنَّ نَاسًا يُهَابُونَ الصَّلَوٰةَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبُوا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ *

لوٹ کر اسی کے لگ گئی اور اسی سے اس کا انتقال ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اس کے بارے میں چہ میگوئیاں شروع کر دیں، اور شک کرنے لگے اور کہنے لگے یہ شخص خود اپنے ہتھیار سے مر گیا، اسی طرح اس کے بارے میں کچھ شکایات کیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس ہوئے تو میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو کچھ رجز سناؤں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت مرحمت فرما دی، حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا جو کہو اس کو سمجھ لینا، میں نے کہا:

بخدا اگر اللہ کی مدد نہ ہوتی تو ہمیں راہ راست نہ ملتی
اور نہ ہم زکوٰۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے سچ کہا ہے۔

اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما
اور کفار سے مقابلہ کے وقت ہمارے قدم ثابت رکھ
اور مشرکین نے ہم پر جو ہجوم کر رکھا ہے

جب میں یہ رجز پوری کر چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ اشعار کس کے ہیں، میں نے عرض کیا، میرے بھائی (عامرؓ) نے کہے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگ اس پر نماز پڑھتے ہوئے ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اپنے ہتھیار سے مرا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اطاعت الٰہی میں کوشش کرتے اور راہ خدا میں جہاد کرنے کی حالت میں مرا ہے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوع کے ایک لڑکے سے دریافت کیا، تو انہوں نے اپنے والد سے یہی روایت اسی طرح نقل کی، باقی یہ ہے کہ میں نے جب یہ کہا کہ بعض لوگ اس پر نماز پڑھتے ہوئے ڈرتے ہیں تو فرمایا، وہ جھوٹے ہیں وہ تو جاہد

اور مجاہد مرا ہے، اس کو دوہرا ثواب ہے، اور آپؐ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

(۲۹۹) بَاب غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ وَهِيَ الْخَنْدَقُ *

باب (۲۹۹) غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے دیگر واقعات۔

٢١٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَلَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ

وَاللَّهِ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّ الْأُلَى قَدْ أَبَوْا عَلَيْنَا

قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ

إِنَّ الْمَلَا قَدْ أَبَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ *

۲۱۶۴۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، ابی اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مٹی ڈھوتے تھے اور مٹی نے آپؐ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپالیا تھا، اور آپؐ یہ فرماتے جاتے تھے:

اگر اللہ کی مدد نہ ہوتی، تو ہم ہدایت نہ پاتے
نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ یہ نماز پڑھتے
(الٰہی) ہم پر اپنی رحمت نازل فرما
بیشک دشمنوں نے ہم پر ہجوم کیا ہے

اور یہ فرماتے:

ان لوگوں (کفار) نے ہماری بات نہ مانی
جب وہ فساد کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں

اور یہ آپؐ بلند آواز سے فرماتے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے جہاد اور محنت و مشقت کے وقت رجز پڑھنے کا استحباب معلوم ہوتا ہے اور یہ کہ امام کو بھی ان امور میں شریک ہونا چاہئے۔

٢١٦٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا *

۲۱۶۵۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں ''ان الالی قد بغوا علینا'' کا لفظ ہے۔

٢١٦٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ

۲۱۶۶۔ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، عبدالعزیز بن ابی حازم بواسطہ اپنے والد، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، اور ہم خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کاندھوں پر ڈھو

التُّرَابَ عَلَى أَكْتَافِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ *

٢١٦٧- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

٢١٦٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ

اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ
فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

٢١٦٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ شَيْبَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانُوا يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ

اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ بَدَلَ فَانْصُرْ فَاغْفِرْ *

٢١٧٠- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَقُولُونَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

رہے تھے، نور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے اللہ! زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے، لہٰذا تو مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

۲۱۶۷۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، معاویہ بن قرہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

الٰہی زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے
لہٰذا تو انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما

۲۱۶۸۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے، الٰہی عیش تو آخرت ہی کی ہے، شعبہ نے کہا، یا یہ فرمایا:

الٰہی عیش تو آخرت ہی کی عیش ہے
لہٰذا تو انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما

۲۱۶۹۔ یحییٰ بن یحییٰ اور شیبان بن فروخ، ابوالتیاح حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ صحابہ کرامؓ رجز پڑھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ شریک ہوتے تھے، چنانچہ سب کہہ رہے تھے:

الٰہی بھلائی تو آخرت ہی کی بھلائی ہے
تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما

اور شیبان کی روایت میں "فانصر" کی بجائے "فاغفر" ہے۔

۲۱۷۰۔ محمد بن حاتم، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ فرما رہے تھے:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا
أَوْ قَالَ عَلَى الْجِهَادِ شَكَّ حَمَّادٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
تا بقاء حیات اسلام پر بیعت کی ہے
یا "علی الجہاد" کا لفظ فرمایا، حماد راوی کو شک ہے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے:۔
اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

(۳۰۰) بَاب غَزْوَةِ ذِي قَرَدٍ وَغَيْرِهَا *

باب (۳۰۰) ذی قرد وغیرہ لڑائیاں۔

۲۱۷۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعَى بِذِي قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهْ قَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِي حَتَّى أَدْرَكْتُهُمْ بِذِي قَرَدٍ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي وَكُنْتُ رَامِيًا وَأَقُولُ

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ
وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَأَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۱۷۱۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں پہلی اذان ہونے سے قبل ہی مدینہ سے باہر نکل گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں مقام ذی قرہ میں چرا کرتی تھیں، مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا غلام ملا اور اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ کی اونٹنیاں پکڑ لی گئیں، میں نے دریافت کیا، کس نے پکڑلی ہیں؟ غلام نے کہا غطفان والوں نے، تو میں نے تین بار چیخیں ماریں، یا صباحاہ! میری یہ آواز مدینہ کے ایک پتھریلے کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچ گئی، پھر میں اپنے رخ پر چلدیا، اور مقام ذی فرد میں غطفان والوں کو جاکر پکڑلیا، اور وہ لوگ پانی پلارہے تھے، میں نے انہیں اپنے تیروں سے مارنا شروع کیا اور میں ایک بہت اچھا تیر انداز تھا، اور میں کہنے لگا:

میں اکوع کا بیٹا ہوں
اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے

میں یہی رجز پڑھتا رہا، یہاں تک کہ ان سے اونٹنیاں چھڑالیں اور ان کی تیس چادریں بھی چھین لیں، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کرام تشریف لائے میں نے عرض کیا، یا نبی اللہؐ میں نے انہیں پانی سے روک دیا، وہ پیاسے ہیں، ابھی ان کے پاس کسی کو بھیج دیجئے، آپؐ نے فرمایا، ابن اکوع! تو چیزیں لے چکا ہے، اب رہنے دے، اس کے بعد ہم لوٹے اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ *

حضورؐ نے مجھے اپنے ساتھ اپنی اونٹنی پر بٹھالیا، حتی کہ ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

۲۱۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَهَذَا حَدِيثُهُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَعَلَيْهَا خَمْسُونَ شَاةً لَا تُرْوِيهَا قَالَ فَقَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبَا الرَّكِيَّةِ فَإِمَّا دَعَا وَإِمَّا بَصَقَ فِيهَا قَالَ فَجَاشَتْ فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ أَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَسَطٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ بَايِعْ يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَوَّلِ النَّاسِ قَالَ وَأَيْضًا قَالَ وَرَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزِلًا يَعْنِي لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ قَالَ فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَفَةً أَوْ دَرَقَةً ثُمَّ بَايَعَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ النَّاسِ قَالَ أَلَا تُبَايِعُنِي يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَوَّلِ النَّاسِ وَفِي أَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ وَأَيْضًا قَالَ فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ قَالَ لِي يَا سَلَمَةُ أَيْنَ حَجَفَتُكَ أَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِي أَعْطَيْتُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۲۱۷۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، ہاشم بن قاسم، (دوسری سند) اسحاق بن عامر، ابو عامر عقدی، عکرمہ بن عمار، (تیسری سند) عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، ابو علی حنفی، عبید اللہ بن عبدالمجید، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ، حضرت سلمہ بن اکوعؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب مقام حدیبیہ میں پہنچے، اس وقت ہم چودہ سو آدمی تھے، اور حدیبیہ میں پچاس بکریاں بھی سیراب نہیں ہو سکتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنویں کے من پر بیٹھ گئے اور بیٹھ کر یا تو دعا کی یا اس میں تھوکا، بہر حال اس میں جوش آیا جس کی وجہ سے ہم نے اپنے جانوروں کو بھی سیراب کر لیا اور خود بھی سیراب ہوگئے، اس کے بعد درخت کی جڑ میں بیٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیعت کے لئے بلایا، سب سے پہلے میں نے بیعت کی، اس کے بعد اور لوگوں نے بیعت کی، جب آدھے آدمیوں تک نوبت آگئی تو آپؐ نے فرمایا، سلمہ تم بیعت کرو، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو سب سے پہلے بیعت کر چکا، آپؐ نے فرمایا، پھر سہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میرے پاس ہتھیار نہیں ہیں، اس لئے مجھے ایک ڈھال عنایت کی اس کے بعد لوگوں نے بیعت کی، جب سلسلہ ختم ہوگیا، تو آپؐ نے فرمایا سلمہؓ تم بیعت نہیں کرتے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو سب سے پہلے بیعت کر چکا، اور درمیان میں بھی، فرمایا پھر سہی، غرضیکہ تیسری مرتبہ میں نے پھر بیعت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمہؓ میں نے تمہیں جو ڈھال دی تھی، وہ کہاں ہے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے چچا عامرؓ کے پاس ہتھیار نہیں تھے میں نے وہ ڈھال ان کو دیدی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ

لَقِيَنِي عَمِّي عَامِرٌ عَزِلًا فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّكَ كَالَّذِي قَالَ الْأَوَّلُ اللَّهُمَّ أَبْغِنِي حَبِيبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ رَاسَلُونَا الصُّلْحَ حَتَّى مَشَى بَعْضُنَا فِي بَعْضٍ وَاصْطَلَحْنَا قَالَ وَكُنْتُ تَبِيعًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَسْقِي فَرَسَهُ وَأَحُسُّهُ وَأَخْدِمُهُ وَآكُلُ مِنْ طَعَامِهِ وَتَرَكْتُ أَهْلِي وَمَالِي مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَأَهْلُ مَكَّةَ وَاخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا فَاضْطَجَعْتُ فِي أَصْلِهَا قَالَ فَأَتَانِي أَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوا يَقَعُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْغَضْتُهُمْ فَتَحَوَّلْتُ إِلَى شَجَرَةٍ أُخْرَى وَعَلَّقُوا سِلَاحَهُمْ وَاضْطَجَعُوا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَادَى مُنَادٍ مِنْ أَسْفَلِ الْوَادِي يَا لِلْمُهَاجِرِينَ قُتِلَ ابْنُ زُنَيْمٍ قَالَ فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي ثُمَّ شَدَدْتُ عَلَى أُولَئِكَ الْأَرْبَعَةِ وَهُمْ رُقُودٌ فَأَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتُهُ ضِغْثًا فِي يَدِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لَا يَرْفَعُ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَأْسَهُ إِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ أَسُوقُهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَاءَ عَمِّي عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِنَ الْعَبَلَاتِ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزٌ يَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ مُجَفَّفٍ فِي سَبْعِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوهُمْ

وسلم مسکرائے اور فرمایا، تم بھی اس پہلے شخص کی طرح ہو جس نے دعا کی تھی، الٰہی مجھے ایسا دوست عطا فرما جو میری جان سے زیادہ پیارا ہو، پھر مشرکین نے صلح کا پیغام بھیجا، یہاں تک کہ ہر ایک طرف کا آدمی دوسری جانے لگا، اور ہم نے صلح کرلی، سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں تھا، ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا، کھریرا کرتا، ان کی خدمت کرتا اور ان کے ساتھ ہی کھانا کھاتا تھا کیونکہ اپنے اہل و عیال کو چھوڑ کر خدا کے لئے ہجرت کر آیا تھا، اور جب ہماری اور مکہ والوں کی صلح ہو گئی اور ایک دوسرے سے ملنے لگا، تو میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے نیچے سے کانٹے صاف کر کے اس کی جڑ میں لیٹ گیا، اتنے میں مشرکین مکہ میں سے چار آدمی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہنے لگے، مجھے ان پر غصہ آیا، میں وہاں سے دوسرے درخت کے پاس آگیا، انہوں نے اپنے ہتھیار لٹکائے اور لیٹ گئے، وہ اسی حال میں تھے کہ یکایک وادی کے نشیب میں سے آواز آئی، کہ اے مہاجرین، ابن زنیم قتل کر دیئے گئے یہ سنتے ہی میں نے اپنی تلوار سونتی اور ان چار آدمیوں پر حملہ کر دیا، وہ سو رہے تھے، اور ان کے ہتھیار میں نے لے لئے اور گٹھا بنا کر اپنے ہاتھ میں رکھے، پھر میں نے کہا، قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو عزت عطا فرمائی ہے تم میں سے جس نے بھی اپنا سر اٹھایا تو میں اس کا وہ حصہ اڑا دوں گا جس میں اس کی دونوں آنکھیں ہیں، چنانچہ میں ان کو کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا، اور میرے چچا عامرؓ بھی قبیلہ عبلات کے ایک آدمی کو جس کا نام مکرز تھا، مشرکین کے ستر آدمیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گھسیٹ کر لے آئے، اس وقت عامر جھول پوش گھوڑے پر سوار تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا، اور فرمایا چھوڑ دو گناہ کی ابتداء بھی ان کی طرف سے ہوئی اور

يَكُنْ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُورِ وَثِنَاهُ فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) الْآيَةَ كُلَّهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي لَحْيَانَ جَبَلٌ وَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَاسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَقِيَ هَذَا الْجَبَلَ اللَّيْلَةَ كَأَنَّهُ طَلِيعَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَرَقِيتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهِ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ وَخَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسِ طَلْحَةَ أُنَدِّيهِ مَعَ الظَّهْرِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاقَهُ أَجْمَعَ وَقَتَلَ رَاعِيَهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَبَاحُ خُذْ هَذَا الْفَرَسَ فَأَبْلِغْهُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَخْبِرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَغَارُوا عَلَى سَرْحِهِ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ عَلَى أَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا يَا صَبَاحَاهْ ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ أَقُولُ

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ

وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصُكُّ سَهْمًا فِي رَحْلِهِ حَتَّى خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ إِلَى كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا

وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ

تکرار بھی، غرضیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معاف کر دیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وہوالذی الخ یعنی اس خدا نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روکا، اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روکا، مکہ کی سرحد میں جب کہ تم کو ان پر فتح اور کامیابی دے چکا تھا، پھر ہم مدینہ کے ارادہ سے لوٹے، راستہ میں ایک منزل پر اترے جہاں ہمارے اور بنی لحیان کے مشرکوں کے درمیان ایک پہاڑ حائل تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کی جو رات کو اس پہاڑ پر چڑھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا پہرہ دے، سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں رات کو اس پہاڑ پر دو مرتبہ یا تین مرتبہ چڑھا پھر ہم مدینہ منورہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اونٹ رباح غلام (جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا) کے ساتھ روانہ کر دیا، میں بھی اونٹوں کے ساتھ ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر نکل چلا، جب صبح ہوئی تو عبدالرحمٰن فزاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو لوٹ لیا اور سب کو ہانک کر لے گیا، اور آپؐ کے چرواہے کو مار ڈالا، میں نے کہا اے رباحؓ یہ گھوڑا لے اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ کو پہنچا دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کر دے کہ مشرکین نے آپؐ کی اونٹنیاں لوٹ لی ہیں، سلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک ٹیلہ پر کھڑا ہوا اور میں نے اپنا منہ مدینہ منورہ کی طرف کیا، اور بہت بلند آواز سے تین مرتبہ آواز دی "یا صباحاہ" اس کے بعد میں ان لٹیروں کے پیچھے تیر مارتا ہوا اور رجز پڑھتا ہوا روانہ ہوا:۔

میں اکوع کا بیٹا ہوں!

اور آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے

میں ان میں سے ایک ایک آدمی کو ملتا اور تیر مارتا تھا یہاں تک کہ تیر ان کے کندھے سے نکل جاتا اور میں یہ کہتا کہ یہ وار لے:

میں اکوع کا بیٹا ہوا!

وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَجَلَسْتُ فِي أَصْلِهَا ثُمَّ رَمَيْتُهُ فَعَقَرْتُ بِهِ حَتَّى إِذَا تَضَايَقَ الْجَبَلُ فَدَخَلُوا فِي تَضَايُقِهِ عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَجَعَلْتُ أُرَدِّيهِمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ كَذَلِكَ أَتْبَعُهُمْ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي وَخَلَّوْا بَيْنِي وَبَيْنَهُ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أَرْمِيهِمْ حَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً وَثَلَاثِينَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّونَ وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى أَتَوْا مُتَضَايِقًا مِنْ ثَنِيَّةٍ فَإِذَا هُمْ قَدْ أَتَاهُمْ فُلَانُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ فَجَلَسُوا يَتَضَحَّوْنَ يَعْنِي يَتَغَدَّوْنَ وَجَلَسْتُ عَلَى رَأْسِ قَرْنٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى قَالُوا لَقِينَا مِنْ هَذَا الْبَرْحَ وَاللَّهِ مَا فَارَقَنَا مُنْذُ غَلَسٍ يَرْمِينَا حَتَّى انْتَزَعَ كُلَّ شَيْءٍ فِي أَيْدِينَا قَالَ فَلْيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ أَرْبَعَةٌ قَالَ فَصَعِدَ إِلَيَّ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فِي الْجَبَلِ قَالَ فَلَمَّا أَمْكَنُونِي مِنَ الْكَلَامِ قَالَ قُلْتُ هَلْ تَعْرِفُونِي قَالُوا لَا وَمَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ أَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ إِلَّا أَدْرَكْتُهُ وَلَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكَنِي قَالَ أَحَدُهُمْ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَرَجَعُوا فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِي حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ

اور آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے

خدا کی قسم ان کو برابر تیر مارتا رہا، اور انہیں زخمی کرتا رہا جب ان میں سے کوئی سوار میری طرف لوٹتا تو میں درخت کے نیچے آکر اس کی جڑ میں بیٹھ جاتا اور ایک تیر مارتا کہ وہ زخمی ہو جاتا، حتی کہ وہ پہاڑ کے تنگ راستہ میں گھسے اور میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور وہاں سے پتھر مارنا شروع کئے اور میں برابر ان کا پیچھا کرتا رہا یہاں تک کہ کوئی اونٹ جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا تھا، ایسا نہیں رہا کہ جسے میں نے اپنی پشت کے پیچھے نہ چھوڑ دیا ہو، سلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں ان کے پیچھے تیر مارتا ہوا چلا، اور مجبور اُہلکا ہونے کے لئے انہوں نے تیس چادروں اور تیس نیزوں سے زیادہ پھینک دیئے مگر جو چیز وہ پھینکتے تھے، میں پتھروں سے میل کی طرح ان پر نشان کر دیتا تھا، تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ پہچان لیں، چلتے چلتے وہ ایک تنگ گھاٹی پر پہنچے اور فلاں بن بدر فزاری بھی ان کے پاس پہنچ گیا، سب لوگ دوپہر کا کھانا کھانے بیٹھے اور میں پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ گیا، فزاری بولا، یہ کون شخص ہمیں دیکھ رہا ہے، وہ بولے اس شخص نے ہمیں تنگ کر دیا ہے، خدا کی قسم اندھیری رات سے ہمارے ساتھ ہے، برابر تیر مارے جاتا ہے، یہاں تک کہ جو کچھ ہمارے پاس تھا، سب چھین لیا ہے، فرازی بولا تم میں سے چار آدمی جا کر اس کو مار دیں، یہ سن کر چار آدمی پہاڑ پر میری طرف چڑھے، جب وہ اتنی دور رہ گئے کہ میری بات سن سکیں تو میں نے کہا تم مجھے پہچانتے ہو، انہوں نے کہا، تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا کہ میں سلمہ بن اکوع ہوں، قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو بزرگی عطا کی ہے میں تم میں سے جس کو چاہوں گا، مار ڈالوں گا، اور تم میں سے کوئی مجھے نہیں مار سکتا، ان میں سے ایک بولا، یہ ایسا ہی نظر آتا ہے، پھر وہ سب وہاں سے لوٹے، میں ابھی وہاں سے چلا ہی

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ قَالَ فَإِذَا أَوَّلُهُمُ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ عَلَى إِثْرِهِ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَعَلَى إِثْرِهِ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ قَالَ فَأَخَذْتُ بِعِنَانِ الْأَخْرَمِ قَالَ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ قُلْتُ يَا أَخْرَمُ احْذَرْهُمْ لَا يَقْتَطِعُوكَ حَتَّى يَلْحَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ قَالَ يَا سَلَمَةُ إِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ فَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ قَالَ فَخَلَّيْتُهُ فَالْتَقَى هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ فَعَقَرَ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَرَسَهُ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَلَى فَرَسِهِ وَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَبِعْتُهُمْ أَعْدُو عَلَى رِجْلَيَّ حَتَّى مَا أَرَى وَرَائِي مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا غُبَارِهِمْ شَيْئًا حَتَّى يَعْدِلُوا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى شِعْبٍ فِيهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ ذُو قَرَدٍ لِيَشْرَبُوا مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ قَالَ فَنَظَرُوا إِلَيَّ أَعْدُو وَرَاءَهُمْ فَخَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِي أَجْلَيْتُهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَاقُوا مِنْهُ قَطْرَةً قَالَ وَيَخْرُجُونَ فَيَشْتَدُّونَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَأَعْدُو فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصُكُّهُ بِسَهْمٍ فِي نُغْضِ كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ يَا ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ أَكْوَعُهُ بُكْرَةَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ أَكْوَعُكَ بُكْرَةَ قَالَ وَأَرْدَوْا فَرَسَيْنِ

نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار نظر آئے جو درختوں میں گھس گئے تھے، سب سے آگے اخرم اسدی تھے، ان کے بعد ابو قتادہ انصاری اور ان کے پیچھے مقداد بن اسود کندی تھے میں نے اخرم کے گھوڑے کی باگ تھام لی، یہ دیکھ کر وہ الٹے بھاگے، میں نے اس سے کہا، اخرم تم ان سے احتیاط رکھنا تاوقتیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب نہ آئیں، ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو مار ڈالیں، وہ بولے اے سلمہؓ اگر تو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے، تو میری شہادت کے درمیان حائل نہ ہو، میں نے ان کو چھوڑ دیا، اور ان کا مقابلہ عبدالرحمٰن فزاری سے ہوا، اخرم نے اس کے گھوڑے کو زخمی کیا، اور عبدالرحمٰن نے اخرم کو برچھی مار کر شہید کر دیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا، اتنے میں حضرت ابو قتادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسوار آپہنچے، اور انہوں نے عبدالرحمٰنؓ کو برچھی مار کر قتل کیا، قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو بزرگی عطا کی ہے، میں ان کا تعاقب کرتا رہا، اور اپنے پیروں سے ایسا دوڑ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہیں دکھائی دیا اور نہ ہی ان کا غبار، یہاں تک کہ آفتاب غروب ہونے سے پہلے وہ لٹیرے ایک گھاٹی پہ پہنچے، جہاں پانی تھا، اور ان کا نام ذی قرد تھا، وہ پانی پینے کے لئے اترے کیونکہ پیاسے تھے، پھر مجھے دیکھا اور میں ان کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تھا، آخر میں نے ان کو پانی پر سے ہٹا دیا، وہ ایک قطرہ بھی نہ پی سکے، اب وہ کسی گھاٹی کی جانب دوڑے میں بھی دوڑا، اور ان میں سے کسی کو پا کر اس کی شانے کی ہڈی میں ایک تیر لگا دیا، میں نے کہا لے اس کو، اور میں اکوع کا بیٹا ہوں، اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا دن ہے، وہ بولا، اس کی ماں اس پر روئے، کہ یہ وہی اکوع ہے جو صبح کو میرے ساتھ تھا، میں نے کہا، اے اپنی جان کے دشمن وہی اکوع ہے، جو صبح کو تیرے

عَلَى ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجِئْتُ بِهِمَا أَسُوقُهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَحِقَنِي عَامِرٌ بِسَطِيحَةٍ فِيهَا مَذْقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَسَطِيحَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأْتُ وَشَرِبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَّأْتُهُمْ عَنْهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَ تِلْكَ الْإِبِلَ وَكُلَّ شَيْءٍ اسْتَنْقَذْتُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَكُلَّ رُمْحٍ وَبُرْدَةٍ وَإِذَا بِلَالٌ نَحَرَ نَاقَةً مِنَ الْإِبِلِ الَّذِي اسْتَنْقَذْتُ مِنَ الْقَوْمِ وَإِذَا هُوَ يَشْوِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلِّنِي فَأَنْتَخِبُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَأَتَّبِعُ الْقَوْمَ فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلَّا قَتَلْتُهُ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فِي ضَوْءِ النَّارِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ أَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ فَقَالَ إِنَّهُمُ الْآنَ لَيُقْرَوْنَ فِي أَرْضِ غَطَفَانَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ فَقَالَ نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ جَزُورًا فَلَمَّا كَشَفُوا جِلْدَهَا رَأَوْا غُبَارًا فَقَالُوا أَتَاكُمُ الْقَوْمُ فَخَرَجُوا هَارِبِينَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى

ساتھ تھا، سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں، ان لوگوں نے دو گھوڑے ایک گھاٹی پر چھوڑ دیئے، میں ان دونوں کو ہنکا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا وہاں مجھے عامر ملے ایک چھاگل دودھ کی پانی ملا ہوا، اور ایک چھاگل پانی کی لئے ہوئے میں نے وضو کیا، اور دودھ پیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپؐ اس پانی پر تھے، جہاں سے میں نے لٹیروں کو بھگایا تھا، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب اونٹ لے لئے ہیں، اور تمام وہ چیزیں جو میں نے مشرکین سے چھینی تھیں، اور تمام برچھیاں، چادریں لے لیں، اور بلال نے ان اونٹوں میں سے جو میں نے چھینے تھے، ایک اونٹ نحر کیا، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کی کلیجی اور کوہان بھون رہے تھے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت دیجئے، لشکر میں سے سو آدمی چن لینے کی اور پھر اس کے بعد میں ان لٹیروں کا تعاقب کرتا ہوں، اور ان میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑوں گا، جو اپنی قوم کو جا کر خبر دے، یہ سن کر حضورؐ ہنسے، یہاں تک کہ آپؐ کی داڑھیں آگ کی روشنی میں کھل گئیں، آپؐ نے فرمایا، اے سلمہ تو یہ کر سکتا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو بزرگی دی، آپؐ نے فرمایا، اب تو وہ ارض غطفان ہی میں ہوں گے، اتنے میں ایک غطفانی آیا اور کہنے لگا کہ فلاں شخص نے ان لوگوں کے لئے اونٹ ذبح کیا تھا اور ابھی کھال ہی اتارنے پائے تھے کہ غبار نظر آیا تو کہنے لگے کہ لوگ آگئے، اور وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے الغرض جب صبح ہوئی تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا، آج کے دن ہمارے سواروں میں سے بہتر سوار ابو قتادہ ہیں اور پیادوں میں سے سب سے بڑھ کر سلمہ ہیں، پھر حضورؐ نے مجھے دو حصے دیئے، ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادہ کا، اور دونوں اکٹھے مجھے ہی مرحمت فرمائے، پھر عضباء اونٹنی پر مجھے اپنے ساتھ بٹھلایا، اور سب ہم

الْمَدِينَةِ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسْبَقُ شَدًّا قَالَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَلَا مُسَابِقٌ إِلَى الْمَدِينَةِ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَجَعَلَ يُعِيدُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا وَلَا تَهَابُ شَرِيفًا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي وَأُمِّي ذَرْنِي فَلِأُسَابِقَ الرَّجُلَ قَالَ إِنْ شِئْتَ قَالَ قُلْتُ اذْهَبْ إِلَيْكَ وَثَنَيْتُ رِجْلَيَّ فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ أَسْتَبْقِي نَفَسِي ثُمَّ عَدَوْتُ فِي إِثْرِهِ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ حَتَّى أَلْحَقَهُ قَالَ فَأَصُكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ قُلْتُ قَدْ سُبِقْتَ وَاللَّهِ قَالَ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَسَبَقْتُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا لَبِثْنَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتَّى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ عَمِّي عَامِرٌ يَرْتَجِزُ بِالْقَوْمِ

تَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا
فَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا قَالَ أَنَا عَامِرٌ قَالَ غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ قَالَ وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ يَخُصُّهُ إِلَّا اسْتُشْهِدَ قَالَ فَنَادَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ عَلَى جَمَلٍ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ

مدینہ منورہ کو واپس آئے راستہ میں ایک انصاری جن سے دوڑ میں کوئی سبقت نہیں کر سکتا تھا، بولے کوئی ہے جو مدینہ تک میرے ساتھ دوڑ لگانے والا ہو اور بار بار یہی کہتے رہے، جب میں نے سنا تو کہا تمہیں کسی بزرگ کی بزرگی کا لحاظ بھی ہے، اور کسی بزرگ سے ڈرتے بھی ہو، وہ بولے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کے علاوہ اور کسی کی بزرگی کا خیال نہیں، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، مجھے ان سے دوڑ لگانے دیجئے، آپؐ نے فرمایا، اچھا اگر تیرا جی چاہے، میں نے انصاری سے کہا میں تیری طرف آتا ہوں، اور میں نے اپنا پاؤں ٹیڑھا کیا، اور کود پڑا، اور میں دوڑا اور جب ایک یا دو چڑھائی باقی رہی تو میں نے اپنے دم کو روکا، پھر ان کے پیچھے دوڑا، اور جب ایک یا دو چڑھائی باقی رہی تو پھر دم کو سنبھالا، پھر جو دوڑا تو ان سے جا کر مل گیا، حتی کہ ان کے دونوں شانوں کے درمیان ایک گھونسا مارا اور کہا بخدا اب میں آگے بڑھا، پھر ان سے پہلے مدینہ پہنچ گیا، اس کے بعد خدا کی قسم مدینہ میں تین ہی رات ٹھہرنے پائے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر خیبر چل دیئے، تو میرے چچا عامرؓ نے رجز پڑھنا شروع کیا:

تَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا
فَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا عامر ہے، آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے لئے خاص کر استغفار فرماتے تو وہ ضرور شہید ہوتا، حضرت عمرؓ نے بلند آواز سے کہا، اور وہ اپنے اونٹ پر تھے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَوْلَا مَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ قَالَ خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ وَيَقُولُ

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

قَالَ وَبَرَزَ لَهُ عَمِّي عَامِرٌ فَقَالَ

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي عَامِرٌ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ

قَالَ فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِي تُرْسِ عَامِرٍ وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلَى نَفْسِهِ فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ فَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ قَالَ سَلَمَةُ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ قَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ بَلْ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ أَرْمَدُ فَقَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَجِئْتُ بِهِ أَقُودُهُ وَهُوَ أَرْمَدُ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

آپؐ نے عامرؓ سے ہمیں کیوں نہ فائدہ اٹھانے دیا، جب ہم خیبر آئے تو ان کا بادشاہ مرحب یہ رجز پڑھتا ہوا نکلا۔

خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں
جب لڑائی کی آگ بھڑکنے لگتی ہے تو میں
ہتھیار بند بہادر اور جنگ آزمودہ ہوتا ہوں

یہ سن کر میرے چچا عامرؓ اس کے مقابلہ کو نکلے اور یہ رجز پڑھا۔

خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں
ہتھیار بند بہادر اور لڑائیوں میں گھسنے والا ہوں

دونوں کی ضربیں مختلف طور پر پڑنے لگیں، مرحب کی تلوار میرے چچا عامرؓ کی ڈھال پر پڑی، عامرؓ نے نیچے سے تلوار ماری، مگر ان کی تلوار لوٹ کر خود ان ہی کے لگ گئی جس سے ان کی شہ رگ کٹ گئی، اور اسی سے ان کی شہادت ہوگئی، سلمہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نکلا تو حضورؐ کے چند اصحاب کو دیکھا، وہ کہتے تھے کہ عامرؓ کا عمل رائیگاں ہوگیا، انہوں نے اپنے آپ کو خود مار ڈالا یہ سن کر میں حضورؐ کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا، اور عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامرؓ کا عمل لغو ہوگیا، آپؐ نے فرمایا، کون کہتا ہے، میں نے عرض کیا، آپؐ کے بعض اصحاب کہتے ہیں، فرمایا جس نے بھی کہا جھوٹ کہا، بلکہ اس کو دوگنا ثواب ہے، پھر آپؐ نے مجھے حضرت علیؓ کے پاس بھیجا، ان کی آنکھ دکھ رہی تھی، آپؐ نے فرمایا، میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہو، یا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ اسے دوست رکھتا ہو، میں حضرت علیؓ کو پکڑ کر آپ کی خدمت میں لایا، کیونکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں، آپؐ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا، وہ اسی وقت تندرست ہوگئے، آپؐ نے ان کو جھنڈا دیا اور مرحب میدان میں یہ کہتا ہوا نکلا:۔

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ
فَقَالَ عَلِيٌّ
أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ
كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ
أُوفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ
قَالَ فَضَرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِطُولِهِ *

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ
حضرت علیؓ نے اس کے جواب میں کہا:
میں وہ ہوں کہ مری ماں نے تیرا نام حیدر رکھا ہے
اس شیر کی طرح(۱) جو جنگلات میں ڈراؤنی صورت ہوتا ہے
میں لوگوں کے ایک صاع کے بدلے اس سے بڑا پیمانہ دیتا ہوں
پھر حضرت علیؓ نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور اسے مار ڈالا، پھر انہی کے ہاتھوں پر فتح رہی، ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ ہم سے محمد بن یحییٰ نے بواسطہ عبدالصمد بن عبدالوارث، عکرمہ بن عمار سے اس حدیث کو بطولہ بیان کیا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ صحیح یہی ہے کہ مرحب کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قتل کیا تھا، اور بعض کا قول ہے کہ محمد بن مسلمہؓ نے قتل کیا ہے، مگر ابن عبدالبر نے اپنی کتاب درر فی مختصر السیر میں لکھا کہ ہمارے نزدیک صحیح چیز یہی ہے کہ اس کے قاتل حضرت علیؓ تھے اور یہی ابن اشہر سے مروی ہے اور اکثر اہل حدیث اور اصحاب سیر کی یہی رائے ہے۔

اور نیز اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار معجزے مذکور ہوئے ہیں ایک تو حدیبیہ کا پانی بڑھ جانا، دوسرے دفعتاً حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ کا تندرست ہو جانا، تیسرے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فتح کی خبر دینا، اور چوتھے اس بات کی اطلاع دینا کہ وہ لٹیرے اب غطفان میں ہیں، باقی یہ سب معجزات ہیں، جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبیؐ کے ہاتھ پر ظاہر فرمائے، اگر اللہ رب العزت اپنے نبیؐ کے ہاتھ پر کسی خرق عادت چیز کا ظہور فرمادے تو اسی کا نام معجزہ ہے اور حدیث سے شہسواری کے ساتھ ساتھ دوڑ لگانے کی بھی فضیلت ثابت ہوتی ہے، اور اللہ اکبر کہ حضرت سلمہ بن اکوعؓ کی ہمت ہے کہ صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی، گھوڑے تھک گئے، اونٹ تھک گئے، لوگ مر گئے، اسباب وسامان رہ گیا، مگر سلمہؓ نہ تھکے اور دن بھر نہ کچھ کھایا، نہ پیا، یہ محض اللہ جل جلالہ کی امداد تھی اور کمال ایمانی اور جوش دین تھا، اللّٰھم ارزقنا۔

۲۱۷۳- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهَذَا *

۲۱۷۳۔ احمد بن یوسف ازدی، نضر بن محمد، عکرمہ بن عمار سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

(۳۰۱) بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ) الْآيَةَ *

باب (۳۰۱) اللہ تعالیٰ کا فرمان وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ الخ۔

۲۱۷۴- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

۲۱۷۴۔ عمرو بن محمد الناقد، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

(۱) مرحب نے خواب دیکھا تھا کہ اسے شیر مار رہا ہے تو اس لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آپ کو شیر کے ساتھ تشبیہ دی تاکہ اسے خواب یاد دلائیں اور اسے مرعوب کریں۔

ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ مُتَسَلِّحِينَ يُرِيدُونَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَأَخَذَهُمْ سِلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) *

تنعیم کے پہاڑ سے مکہ والے ۸۰ آدمی ہتھیاروں سے آراستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اترے، وہ آپ کو اور آپؐ کے اصحاب کو دھوکا دے کر غفلت میں حملہ کرنا چاہتے تھے، آپؐ نے انہیں پکڑ لیا اور قید کیا اس کے بعد آپؐ نے انہیں چھوڑ دیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، یعنی خدا وہ ہے کہ جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روکا، مکہ کی سرحد میں تمہیں ان پر فتح ہو جانے کے بعد۔

(٣٠٢) بَاب غَزْوَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ*

باب (۳۰۲) عورتوں کا مردوں کے ساتھ جہاد کرنا۔

٢١٧٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ خِنْجَرًا فَكَانَ مَعَهَا فَرَآهَا أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْخِنْجَرُ قَالَتِ اتَّخَذْتُهُ إِنْ دَنَا مِنِّي أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَرْتُ بِهِ بَطْنَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوا بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَفَى وَأَحْسَنَ *

۲۱۷۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حنین کے دن ام سلیمؓ نے خنجر لیا، جو ان کے پاس تھا، حضرت ابو طلحہؓ نے انہیں دیکھا تو عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیمؓ ہیں اور ان کے پاس ایک خنجر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ خنجر کیسا ہے، ام سلیمؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی مشرک میرے پاس آئے گا تو اس خنجر سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے، پھر ام سلیمؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے طلقاء میں سے جو لوگ ہیں جنہوں نے آپؐ سے شکست پائی ہے انہیں مار ڈالئے، آپؐ نے فرمایا، ام سلیمؓ! کافروں کے شر کو اللہ تعالیٰ کفایت کر گیا اور اس نے ہم پر احسان کیا ہے۔

(فائدہ) طلقاء وہ لوگ ہیں جو فتح مکہ کے دن مکہ والوں میں سے مسلمان ہوئے، ان کے شکست کھا جانے کی وجہ سے ام سلیم انہیں منافق سمجھیں، اس لئے یہ فرمایا کہ انہیں قتل کر دیجئے۔

٢١٧٦- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي

۲۱۷۶۔ محمد بن حاتم، بہز، حماد بن سلمہ، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

قِصَّةِ أُمِّ سُلَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ *

وسلم سے ثابت روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٢١٧٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى *

۲۱۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن سلیمان، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں اپنے ساتھ ام سلیمؓ اور انصار کی چند عورتوں کو رکھتے تھے جو کہ پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کی دوا کرتی تھیں۔

(فائدہ) یہ دوا وہ اپنے محرموں کی کرتیں اور غیروں کی بھی کر سکتی ہیں، بشرطیکہ بے پردگی نہ ہو۔

٢١٧٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ أَبُو مَعْمَرٍ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ قَالَ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ لَا يُصِبْكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا

۲۱۷۸۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، عبداللہ بن عمرو، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب احد کا دن ہوا تو چند لوگوں نے شکست کھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دیا، اور ابوطلحہؓ آپؐ کے سامنے تھے اور ڈھال کی آڑ آپؐ پر کئے ہوئے تھے، اور ابوطلحہؓ بڑے تیر انداز تھے، اس روز ان کی دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئی تھیں، جب کوئی تیروں کا ترکش لے کر نکلتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فرماتے، یہ تیر طلحہؓ کے لئے رکھ دے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گردن اٹھا کر کافروں کی طرف دیکھتے تو حضرت ابوطلحہؓ عرض کرتے یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں، آپؐ گردن نہ اٹھائیے، ایسا نہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر آپؐ کو لگ جائے، میرا گلا آپؐ کے گلے کے سامنے رہے (تاکہ تیر میرے گلے میں لگے) حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر الصدیقؓ اور حضرت ام سلیمؓ (اپنی والدہ) کو دیکھا کہ وہ کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں اور میں ان کی پنڈلی کی پازیب کو دیکھ رہا تھا، وہ دونوں مشکیں اپنی پشت پر لاد کر لاتی تھیں اور انہیں لوگوں کے منہ میں ڈالتی تھیں، اور پھر جاتیں اور بھر کر لاتیں، پھر لوگوں کے منہ میں ڈالتیں اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ اونگھ کی وجہ سے تلوار

ثَلَاثًا مِنَ النُّعَاسِ *

گر پڑی۔

(فائدہ) اس سے حضرت ابو طلحہؓ کی جاں نثاری اور وفاداری ثابت ہوتی ہے، سیرت ابن ہشام میں ہے کہ حضرت ابو دجانہؓ نے اپنی پیٹھ کافروں کی طرف کر کے آپؐ پر آڑ کرلی تھی، اور تیر ان کی پیٹھ پر برابر پڑ رہے تھے، اور حضرت سعد بن وقاصؓ بھی کافروں پر تیر برسا رہے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تیر دیتے جا رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے، مار اے سعد! میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے، پھر اس کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا، اور پھر وہ کمان حضرت قتادہ بن نعمانؓ نے لے لی، اور ان کے پاس رہی، اور حضرت قتادہؓ کی آنکھ کفار کی ضرب سے نکل کر ان کے رخسار پر گری، حضورؐ نے اپنے دست مبارک سے اسے اس کی جگہ پر کر دیا، وہ بالکل درست ہو گئی بلکہ اس سے اور زیادہ نظر آنے لگا، اور غزوہ احد تک پردہ کے احکام نازل نہیں ہوئے تھے، اور قصداً نہیں دیکھا بلکہ نظر پڑ گئی۔

(۳۰۳) بَاب النِّسَاءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ وَالنَّهْيِ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ أَهْلِ الْحَرْبِ *

باب (۳۰۳) جہاد میں شریک ہونے والی عورتوں کو انعام ملے گا، حصہ نہیں دیا جائے گا، اور حربیوں کے بچے مار ڈالنے کی ممانعت۔

۲۱۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ كَتَبَ إِلَيْهِ نَجْدَةُ أَمَّا بَعْدُ فَأَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَمَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ وَعَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ

۲۱۷۹۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، جعفر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں کہ نجدہ (حروریوں کے سردار) نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو پانچ باتیں دریافت کرنے کے لئے لکھا، حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا اگر مجھے علم چھپانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اسے جواب نہ لکھتا، نجدہ نے لکھا تھا، امابعد! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے اور انہیں کچھ حصہ دیتے تھے اور کیا آپؐ بچوں کو بھی قتل کرتے تھے؟ اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ اور خمس کس کا حصہ ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے لکھا، تو نے لکھا، مجھ سے دریافت کرتا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو جہاد میں ساتھ رکھتے تھے، بیشک آپؐ رکھتے تھے اور انہیں انعام دیا جاتا تھا، ان کا حصہ نہیں لگایا گیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو قتل نہیں کیا کرتے تھے، تم بھی قتل نہ کرنا(۱)، اور تو نے لکھا، مجھ سے پوچھتا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی

(۱) کفار کے بچے اور عورتیں اگر لڑائی میں شریک نہ ہوں تو انھیں قتل کرنا جائز نہیں ہے۔

يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ فَلَعَمْرِي إِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْأَخْذِ لِنَفْسِهِ ضَعِيفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ وَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ *

ہے تو میری زندگی کی قسم بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے داڑھی نکل آتی ہے مگر انہیں نہ لینے کا شعور ہوتا ہے اور نہ دینے کا، پھر جب وہ اپنے فائدہ کے لئے اچھی باتیں کرنے لگیں جیسا کہ لوگ کرتے ہیں تو پھر اس کی یتیمی ختم ہو گئی، اور تو نے لکھا، اور مجھ سے دریافت کرتا ہے کہ خمس (مال غنیمت) کس کے لئے ہے، تو خمس ہمارے ہی لئے ہے، پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

(فائدہ) امام ابوحنیفہ، شافعی، ثوری، لیث اور جمہور علماء کرام کا یہی قول ہے کہ عورت کو انعام ملے گا مال غنیمت میں سے حصہ وغیرہ نہیں دیا جائے گا، اور دواو غیرہ پردہ کے پیچھے سے کرے گی اور یتیمی بلوغ کے بعد ختم ہو جاتی ہے، کیونکہ ارشاد ہے، "لایتم بعد احتلام" باقی لین دین میں جب ہوشیار ہو جائے گا تب اس کا مال اس کے سپرد کر دیا جائے گا، اور اس کی میعاد امام ابوحنیفہ نے پچیس سال بیان کی ہے اور قوم سے مراد امراء بنی امیہ ہیں، واللہ اعلم۔

٢١٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ حَاتِمِ ابْنِ إِسْمَعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ حَاتِمٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ وَزَادَ إِسْحَقُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَاتِمٍ وَتُمَيِّزَ الْمُؤْمِنَ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ *

۲۱۸۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، یزید بن ہرمز سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف لکھا آپؐ سے دریافت کرتا تھا اور سلیمان بن بلالؓ کی طرح حدیث مروی ہے، باقی حاتم کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو قتل نہیں کیا کرتے تھے تو بھی مت قتل کر، مگر یہ کہ تجھے اتنا علم ہو، جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام کو تھا کہ جب انہوں نے بچے کو مار دیا تھا، اسحاق کی روایت میں ہے کہ (یا) تو مومن کی تمیز کرے، کہ کافر کو قتل کرے اور مومن کو چھوڑ دے۔

٢١٨١ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحَرُورِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَعَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ

۲۱۸۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل بن امیہ، سعید مقبری، یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں کہ نجدہ بن عامر خارجی نے حضرت ابن عباسؓ کو لکھا، پوچھتا تھا کہ غلام اور باندی اگر جہاد میں موجود ہوں تو ان کو حصہ ملے گا یا نہیں، اور بچوں کا قتل کیسا ہے؟ اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ اور ذوی القربیٰ (جن کا خمس کے بیان میں قرآن میں ذکر ہے) وہ کون ہیں؟ حضرت ابن عباسؓ

وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ فَقَالَ لِيَزِيدَ اكْتُبْ إِلَيْهِ فَلَوْلَا أَنْ يَقَعَ فِي أُحْمُوقَةٍ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ اكْتُبْ إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ وَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْهُمْ وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلْهُمْ إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوسَى مِنَ الْغُلَامِ الَّذِي قَتَلَهُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ وَإِنَّهُ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ حَتَّى يَبْلُغَ وَيُؤْنَسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ وَإِنَّا زَعَمْنَا أَنَّا هُمْ فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا *

نے یزید سے فرمایا تو اسے جواب لکھ، اگر وہ حماقت میں پڑنے والا نہ ہوتا تو میں اسے جواب نہ لکھتا، لکھ کہ تو نے مجھ سے لکھ کر پوچھا، کہ عورت اور غلام کو مال غنیمت میں سے حصہ ملے گا، یا نہیں تو انہیں کچھ حصہ نہیں ملے گا، البتہ انعام مل سکتا ہے، اور تو نے لکھ کر مجھ سے بچوں کے قتل کے متعلق دریافت کیا ہے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو قتل نہیں کیا ہے مگر یہ کہ تجھے ایسا علم ہو جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ (خضر علیہ السلام) کو تھا جنہوں نے بچہ کو قتل کر دیا تھا، اور تو نے لکھ کر دریافت کیا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے، تو یتیم کا نام اس سے اس وقت تک نہیں جائے گا تاوقتیکہ بالغ نہ ہو اور اسے عقل نہ آئے اور تو نے ذوی القربیٰ کے بارے میں بھی لکھا ہے تو ہماری رائے میں وہ ہم ہی لوگ ہیں، مگر ہماری قوم نے نہ مانا۔

(فائدہ) ذوی القربیٰ سے مراد بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں، اور اس پر ابوداؤد کی روایت جو حضرت جبیر بن مطعمؓ سے مروی ہے، شاہد ہے کہ خیبر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربیٰ کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا، اور بنی نوفل اور بنی عبد شمس کو چھوڑ دیا اور یہی رائے حضرت ابن عباسؓ اور جمہور علماء کرام کی ہے اور قوم سے مراد بنو امیہ ہے کہ جنہوں نے یہ خمس بھی حضورؐ کے عزیزوں اور رشتہ داروں کو نہ دیا۔

۲۱۸۲ - وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِطُولِهِ *

۲۱۸۲۔ عبدالرحمٰن بن بشر عبدی، سفیان، اسماعیل بن امیہ، سعید بن ابی سعید، یزید بن ہرمز سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف لکھا، اور حسب سابق روایت مروی ہے، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن بشر نے سفیان سے اسی طرح مفصل حدیث مجھ سے بھی بیان کی ہے۔

۲۱۸۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ

۲۱۸۳۔ اسحاق بن ابراہیم، وہب بن جریر، بن حازم، بواسطہ اپنے والد، قیس، یزید بن ہرمز (دوسری سند) محمد بن حاتم، بہز، جریر بن حازم، قیس بن سعد، یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں کہ نجدہ بن عامر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تحریر بھیجی تھی تو جس وقت حضرت ابن عباسؓ نے یہ تحریر

سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَشَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِينَ قَرَأَ كِتَابَهُ وَحِينَ كَتَبَ جَوَابَهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللَّهِ لَوْلَا أَنْ أَرُدَّهُ عَنْ نَتْنٍ يَقَعُ فِيهِ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ وَلَا نُعْمَةَ عَيْنٍ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّكَ سَأَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مَنْ هُمْ وَإِنَّا كُنَّا نَرَى أَنَّ قَرَابَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ نَحْنُ فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا وَسَأَلْتَ عَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُهُ وَإِنَّهُ إِذَا بَلَغَ النِّكَاحَ وَأُونِسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَدُفِعَ إِلَيْهِ مَالُهُ فَقَدِ انْقَضَى يُتْمُهُ وَسَأَلْتَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِينَ أَحَدًا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلْ مِنْهُمْ أَحَدًا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغُلَامِ حِينَ قَتَلَهُ وَسَأَلْتَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ *

پڑھی اور جس وقت اس کا جواب لکھا میں موجود تھا، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تھا خدا کی قسم اگر مجھے یہ خیال نہ ہو تا کہ وہ بدبو (فعل قبیح) میں پڑجائے گا تو میں اس کا جواب نہ لکھتا اور اس کی آنکھیں خوش نہ ہوتیں، حضرت ابن عباسؓ نے تحریر فرمایا تو نے ان ذوی القربیٰ کے حصہ کے متعلق لکھا تھا جس کا ذکر خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اور تحریر کیا تھا، وہ کون لوگ ہیں تو ہمارا خیال یہی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتداروں سے ہم ہی لوگ مراد ہیں، مگر ہماری قوم نے اسے نہ مانا اور یتیم کے متعلق تو نے دریافت کیا کہ اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو جب وہ نکاح کے قابل ہو جائے، اور اس کے سمجھدار ہونے کا احساس ہونے لگے اور اس کا مال اسے دیدیا جائے تو یتیمی کا حکم جاتا رہتا ہے، اور تو نے پوچھا کہ کیا حضورؐ مشرکین کی اولاد میں سے کسی کو قتل کر دیتے تھے، تو حضورؐ ان کے بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے، لہٰذا تو بھی ان سے میں سے کسی کو مت قتل کر، تاوقتیکہ تجھے وہ حکمت معلوم نہ ہو جو خضر کو لڑکے کے قتل کرنے کی معلوم تھی، تو نے باندی اور غلام کے متعلق بھی پوچھا تھا کہ جب وہ لڑائی میں موجود ہو تو ان کا کوئی حصہ مقرر ہے تو ان کا کوئی حصہ متعین نہیں، ہاں اگر لوگوں کے مال غنیمت میں سے انہیں کچھ حصہ دے دیا جائے۔

(فائدہ) یہی قول امام ابوحنیفہ، امام شافعی، اور جمہور علماء کرام کا ہے کہ امام جتنا مناسب سمجھے انعام دے سکتا ہے، مال غنیمت میں سے غلام یا لونڈی کو کچھ حصہ نہیں ملے گا۔

٢١٨٤ - وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُتِمَّ الْقِصَّةَ كَإِتْمَامِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ *

۲۱۸۴۔ ابو کریب، ابواسامہ، زائدہ، سلیمان اعمش، مختار بن صیفی، یزید بن ہرمز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لکھا پھر حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی اس میں پورا واقعہ مذکور نہیں ہے، جیسا کہ دوسری حدیثوں میں ہے۔

(٣٠٤) بَاب عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى

باب (۳۰۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

غزوات کی تعداد۔

٢١٨٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجَرْحَى وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى *

۲۱۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالرحیم بن سلیمان، ہشام، حفصہ بنت سیرین، حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں سات جہادوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی تھی، مگر سامان کے ساتھ رہتی تھی، میں ان کے لئے کھانا تیار کرتی تھی اور زخمیوں کا علاج معالجہ کرتی تھی، اور بیماروں کی تیمارداری کرتی تھی۔

٢١٨٦- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۱۸۶۔ عمرو ناقد، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

٢١٨٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقَى قَالَ فَلَقِيتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ وَقَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَمْ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ فَقُلْتُ فَمَا أَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَالَ ذَاتُ الْعُسَيْرِ أَوِ الْعُشَيْرِ *

۲۱۸۷۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن یزید استسقاء کی نماز پڑھانے کے لئے نکلے اور دو رکعت پڑھا کر بارش کی دعا کی، اس روز میری ملاقات حضرت زید بن ارقمؓ سے ہوئی میرے اور ان کے درمیان صرف ایک آدمی تھا میں نے ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کئے ہیں؟ فرمانے لگے، انیس، میں نے دریافت کیا کہ آپ کتنے جہادوں میں حضورؐ کے ساتھ رہے؟ انہوں نے کہا کہ سترہ میں، پھر میں نے دریافت کیا کہ آپ نے سب سے پہلا جہاد کون سا کیا، انہوں نے کہا ذات العسیر یا عشیر۔

(فائدہ) یہ ایک مقام کا نام ہے، سیرت ابن ہشام میں اس غزوہ کو غزوۃ العشیر لکھا ہے، یہ واقعہ ۲ھ میں ہوا، اس میں لڑائی نہیں ہوئی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشیرہ تک جاکر واپس تشریف لے آئے تھے، ابن ہشام بیان کرتے ہیں کہ مدینہ آنے کے بعد سب سے پہلا غزوہ ودان ہوا ہے لیکن اس میں بھی لڑائی نہیں ہوئی تھی۔

٢١٨٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ سَمِعَهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَحَجَّ بَعْدَ مَا

۲۱۸۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، زہیر، ابواسحاق، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کئے اور ہجرت کے بعد آپؐ نے صرف ایک ہی حج کیا ہے۔

هَاجَرَ حَجَّةً لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ *

جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

٢١٨٩- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُا غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ جَابِرٌ لَمْ أَشْهَدْ بَدْرًا وَلَا أُحُدًا مَنَعَنِي أَبِي فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَطُّ *

۲۱۸۹۔ زہیر بن حرب، روح بن عبادہ زکریا، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں انیس جہادوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا، البتہ بدر اور احد میں شریک نہیں تھا، میرے والد نے مجھے روک دیا تھا، جب احد کے دن (میرے والد) عبداللہ شہید ہو گئے تو پھر کسی بھی جہاد میں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

٢١٩٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ مِنْهُنَّ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ مِنْهُنَّ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ *

۲۱۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زید بن الحباب (دوسری سند) سعید بن محمد الجرمی، ابو تمیلہ، حسین بن واقد، حضرت عبداللہ بن بریدہ، اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کئے اور ان میں سے آٹھ غزوات میں لڑائی کی، ابو بکر راوی نے "منہن" کا لفظ ذکر کیا ہے، اور اپنی روایت میں "عن" کے بجائے "حدثنی عبداللہ بن بریدہ" کہا ہے۔

٢١٩١- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً *

۲۱۹۱۔ احمد بن حنبل، معتمر بن سلیمان، کہمس، ابن بریدہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کئے۔

٢١٩٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ *

۲۱۹۲۔ محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کئے ہیں اور جو لشکر آپ روانہ کرتے ان میں نو مرتبہ میں شریک رہا، ایک مرتبہ ہمارے سردار حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، اور دوسری مرتبہ حضرت اسامہ بن زید تھے۔

٢١٩٣- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ

۲۱۹۳۔ قتیبہ بن سعید، حاتم سے اسی سند کے ساتھ روایت

بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي كِلْتَيْهِمَا سَبْعَ غَزَوَاتٍ *

مروی ہے، باقی اس میں دونوں جگہ سات کا عدد مذکور ہے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد کے متعلق اصحاب سیر نے اختلاف کیا ہے، ابن سعد نے ان کا شمار مفصلاً بالترتیب کیا ہے اور ان کی تعداد ستائیس غزوات اور چھپن سریہ ہیں، جن میں سے نو میں لڑائی ہوئی ہے، تفصیل یہ ہے، ا۔ بدر۔ ۲۔ احد۔ ۳۔ مریسیع۔ ۴۔ خندق۔ ۵۔ قریظہ۔ ۶۔ خیبر۔ ۷۔ فتح مکہ۔ ۸۔ حنین۔ ۹۔ طائف اور حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو آٹھ ذکر کیے ہیں تو بظاہر انہوں نے فتح مکہ کا ذکر نہیں کیا ہے، کیونکہ ان کا مذہب یہ ہو گا کہ مکہ صلحاً فتح ہوا ہے، جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے، باقی جمہور علمائے کرام کے نزدیک مکہ بزور شمشیر فتح ہوا ہے، مترجم کہتا ہے، یہی صواب اور درست ہے، اور سریہ اسے کہتے ہیں کہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف نہیں لے گئے۔ واللہ اعلم۔

(٣٠٥) بَاب غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ *

باب (۳۰۵) غزوہ ذات الرقاع۔

٢١٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ قَالَ فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا فَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي فَكُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نُعَصِّبُ عَلَى أَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ قَالَ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَزَادَنِي غَيْرُ بُرَيْدٍ وَاللَّهُ يُجْزِي بِهِ *

۲۱۹۴۔ ابو عامر عبداللہ بن براد اشعری، محمد بن العلاء ہمدانی، ابواسامہ، برید بن ابی بردہ، حضرت ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو نکلے اور ہم چھ آدمیوں کے حصہ میں ایک اونٹ تھا، جس پر باری باری ہم چڑھتے تھے، بالآخر ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے اور میرے بھی دونوں پیر زخمی ہو گئے اور ناخن گر پڑے، ہم نے ان زخموں پر چیتھڑے لپیٹے، اس وجہ سے اس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع پڑ گیا، حضرت ابو بردہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بیان کی، پھر اس کا بیان کرنا انہیں ناگوار محسوس ہوا، گویا کہ وہ اپنے کسی عمل کا اظہار اور افشاء کرنا نہیں چاہتے تھے، حضرت ابواسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بریدؓ کے علاوہ دوسرے راویوں نے اس حدیث میں یہ بھی زیادتی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس محنت کا بدلہ دے گا۔

(٣٠٦) بَاب كَرَاهَةِ الِاسْتِعَانَةِ فِي الْغَزْوِ بِكَافِرٍ *

باب (۳۰۶) بغیر کسی حاجت کے کافر سے جہاد میں امداد لینے کی ممانعت۔

٢١٩٥ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

۲۱۹۵۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، مالک (دوسری سند) ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، مالک ابن انس، فضیل بن ابی عبداللہ، عبداللہ بن نیار اسلمی، عبداللہ بن زبیرؓ حضرت عائشہ

وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نِيَارٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَنَجْدَةٌ فَفَرِحَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ فَلَمَّا أَدْرَكَهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ لِأَتَّبِعَكَ وَأُصِيبَ مَعَكَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ قَالَتْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ أَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلِقْ *

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ محترمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف تشریف لے چلے، جب مقام حرۃ الوبرہ (مدینہ سے چار میل کے فاصلہ) پر پہنچے تو حضور کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، جس کی بہادری اور اصالت کا شہرہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے جب اسے دیکھا تو خوش ہوئے، جب وہ آپؐ سے ملا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آپؐ کے ساتھ چلوں، اور جو ملے اس میں سے حصہ پاؤں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتا ہے؟ اس نے کہا نہیں تو آپؐ نے فرمایا، لوٹ جا، میں مشرک سے مدد نہیں لیتا، پھر آپؐ چلے، جب شجرہ پر پہنچے تو وہ شخص پھر آپؐ سے ملا، اور وہی کہا، جو پہلے کہا تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے جواب دیا تھا، کہ لوٹ جا، میں مشرک سے مدد نہیں لیتا، چنانچہ وہ چلا گیا، اس کے بعد وہ آپؐ سے مقام بیداء میں ملا، آپؐ نے اس سے وہی فرمایا جو پہلی مرتبہ فرمایا تھا کہ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتا ہے؟ وہ بولا جی ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو چل۔

(فائدہ) اگر ضرورت ہو اور کافر مسلمان کا خیر خواہ بھی ہو تو امداد لینا جائز ہے، اور جب کافر لڑائی میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہو گا تو اسے انعام ملے گا، حصہ نہیں دیا جائے گا، امام مالک، ابو حنیفہ، اور شافعی اور جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

الحمد للہ کہ صحیح مسلم شریف جلد دوم ختم ہوئی

ریاض الصالحین مترجم

عربی، اردو

مصنف

امام محی الدین ابی زکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی سنہ ۶۷۱ھ)

ترجمہ و فوائد

مولانا عابد الرحمٰن صدیقی

ادارۂ اسلامیات لاہور - کراچی
پاکستان